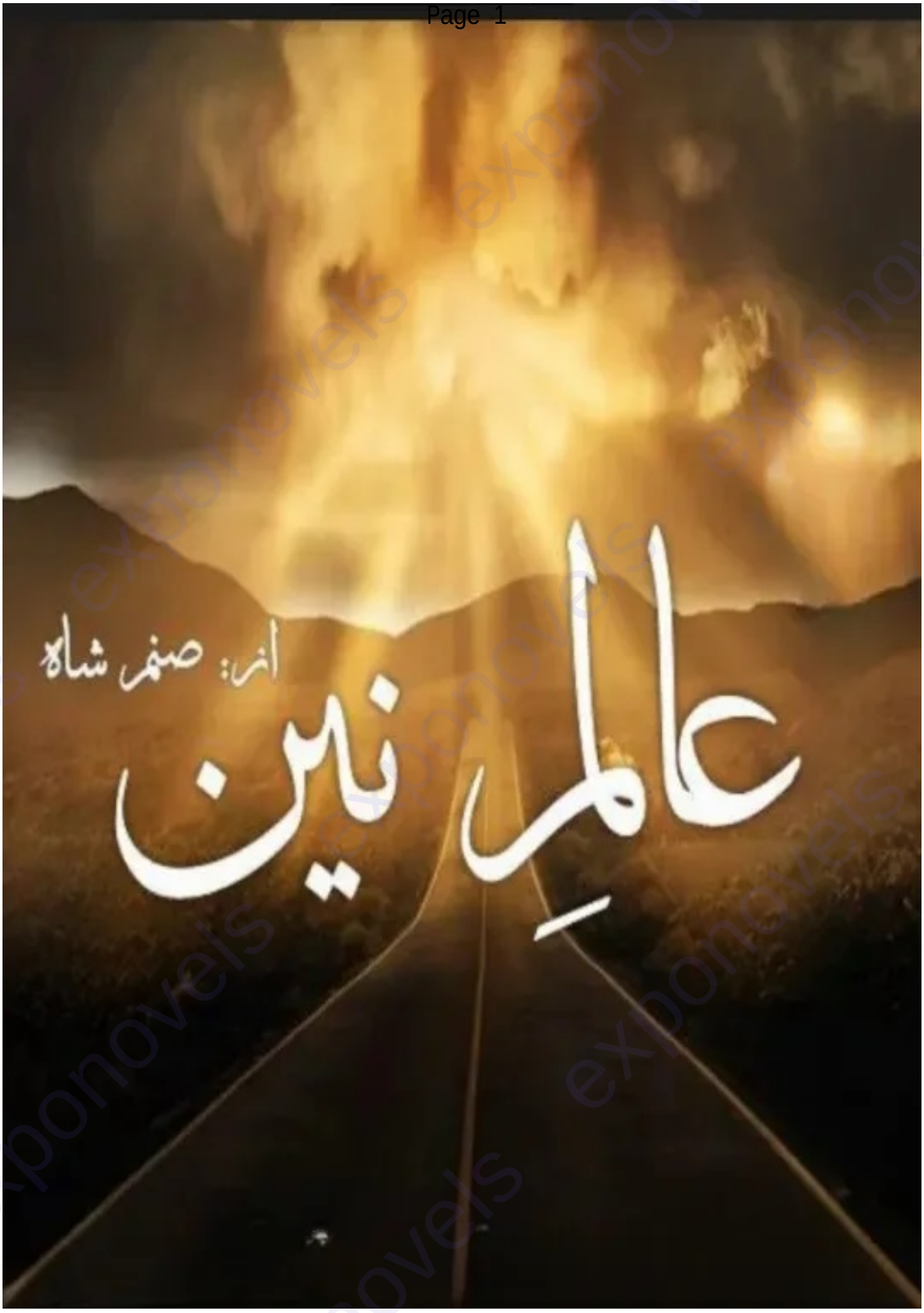


For more visit (exponovels.com)

# عالمِ نین

صنم شاہ

For more visit (exponovels.com)

وہ بھاگ رہا تھا اسکے پیچھے بہت سارے لوگ تھے جنہیں اسنے رک کر ایک چاقو سے مار دیا -- پھر وہاں سے بھاگنے لگا-- لیکن شائد کوئی ان میں سے زندہ بچ گیا تھا تبھی اسنے اسے گولی مار دی --آہ--گولی لگتے ہی دلخراش چیخ اسکے منہ سے برآمد ہوئی --

اہ-- نہیں --یہ کیا ہے--ک --ک کیوں بار بار ایسا خواب دیکھتی ہوں آخر کون ہے یہ شخص جسے میں دھندلا سا دیکھتی ہوں خواب میں ۔کیوں آتا ہے یہ ایسی حالت میں--میرے خواب میں--اخر میرا اس سے کیا رشتہ ہے جو وہ میرے خواب میں آتا ہے--

وہ بیڈ پر بیٹھی پسینے سے شرابور تھی ۔۔گہرے گہرے سانس لیتی وہ خود سے بڑ بڑا رہی تھی تبھی دور سے کہیں اسے اذان کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھ کر نماز پڑھنے کی غرض سے چلی گئی۔۔

---

---

اندھیری رات میں اس ویرانے میں دور دور تک کوئی زی روح موجود نہ تھا۔۔

ایک بھیانک ہی منظر اس ویرانے میں دیکھنے کو ملتا رہا تھا۔۔

تین لوگ اس حویلی میں جو اندھیرے میں نہائی ہوئی تھی --لان میں کھڑے تھے--بس ایک ہی بلب روشن تھا وہاں جو خراب ہونے کے باعث کبھی بجھتا تو کبھی جلتا --اسکے اس طرح جلنے بجھنے سے تو وہاں کا منظر اور بھی خوفناک معلوم ہو رہا تھا--

دو ہیولے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے ، وہاں کے سفاکیت بھرے منظر سے لطف اٹھا رہے تھے اور ان میں سے ایک جو شاید انکا لیڈر تھا--

ہاتھ میں چاقو پکڑے اسکے سامنے سیاہ ہڈی پہنے کھڑا تھا جو معافیاں مانگ رہا تھا اس سے گڑگڑا رہا تھا اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا پر اسکی آنکھوں میں کوئی رحم کا تاثر نہ تھا اگر تھا تو صرف سفاکیت، سرد بھرا تاثر جو اگلے کو ڈرنے اور کپکپانے پر مجبور کر دیتا تھا--

اور یہی حال اس سامنے گھٹنوں کے بل اسکے آگے ہاتھ جوڑے جھکے آدمی کا تھا۔۔

سر کے اشارہ سے اسنے ان دو ہیولوں میں سے ایک کو اشارہ کیا وہ اسکا اشارہ سمجھ کر اس آدمی کو اٹھا کر کرسی پر پٹخنے والے انداز میں بیٹھاتا ہے جو عجیب سی لال پیلی۔ تاروں میں جکڑی ہوئی تھی اسکے ہاتھ پاؤں کرسی کے ساتھ باندھ کر وہ واپس اپنی جگہ پہ جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔اب دوسرا آدمی ہاتھ میں موجود ریموٹ پر بٹن پریس کرتا اسے کرنٹ کے کئی جھٹکوں سے نوازتا ہے۔۔

کرنٹ کے جھٹکے لگتے ہی وہ آدمی تھر تھر کانپ اٹھا تھا ۔۔اسکی درد ناک چیخیں دیواروں سے ٹکرائیں تھیں۔ لیکن ان جلادوں پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔

ہڈی والے نے انگلی کے اشارے سے اسے رکنے کو بولا تو وہ رک گیا ۔۔

چاقو لیئے وہ اب اسکے قریب جا رکا۔۔اسکا چاقو بھی ۔۔بہت ۔۔ عجیب سے ڈیزائن کا تھا جسے وہ گھما بھی رہا تھا۔۔

وہ کوئی انوکھا تھا اسکے آگے جیسے عقاب سا بنایا گیا تھا۔ اور وہ تیز دھار معلوم ہورہا تھا ۔۔

کیا بناوٹ تھی اسکی۔۔

دیکھنے والا تو اسکی بناوٹ پر کانپنے پر مجبور ہو جاتا۔۔

جیسے وہ ہو رہا تھا۔۔

وہ چاقو کو اسکے دماغ کے عین درمیان میں گھونپ دیتا ہے۔۔اور خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلتا ہے ۔۔کچھ چھینٹے اسکے ماسک پر بھی پڑی تھیں۔۔اور شرٹ تو ہڈی کی کھولی ہونے کے باعث خون پڑنے پر خراب ہو چکی تھی بندے کے چیخیں پوری حویلی میں گونجی تھیں۔۔وہ اب بھی رکا نہیں تھا۔۔

وہ چاقو اسکے دماغ سے نکال کر اسکے بازو اسکے تھر سے جدا کر کے دل پر لگاتار وار کرتا رہا اسکا اشتعال بڑھتا ہی جا رہا تھا ۔۔انکھیں خون آلود تھیں دیکھ کر ہی زی روح فنا ہو جائے ۔۔

اسکا سرد پن اور سفاکیت عروج پر تھی ایسے لگتا جیسے وہ کسی بدلے کی آگ میں جھلس رہا ہے ۔ اور وہ آگ وہ اس پر بھی برسا رہا تھا جس میں وہ تو کب کا خاک بن چکا تھا۔ ۔۔لیکن اسکی آگ شاید اب بھی نہی بجھی تھی۔۔ تبھی تو وہ لگاتار وار کرتا ہی جا رہا تھا ۔۔۔

پھر جھٹکے سے اس کے اندر سے چاقو نکال کر صوفے پر پڑے اسکے کپڑوں سے شرٹ صاف کر کے سیگریٹ کا کش لیتے نکل گیا جو ان میں سے ایک نے اسے تھمایا تھا باقی وہ دونوں بھی اسکے پیچھے ہی تھے۔۔

---

پتر ناشتہ تو کرتی جا اتنی بھی کیا جلدی ہے کوئی نہیں ہوتی لیٹ۔۔چل آجا اپنی بی جان کے ہاتھوں سے کھا لے چل شاباش اجا۔۔وہ اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولیں یہ روز کا ہی معمول تھا وہ افراتفری میں ناشتہ ٹال جاتی تھی یا شائد نا کھانہ چاہتی چاہتی تھی ۔۔جو بھی تھا پر ہماری بی جان تو اسے کھلا کر بھیجتی تھیں۔۔ بی جان مجھے جانا ہے لیٹ ہو رہا ہے ۔۔پلیز سمجھنے کی کوشش کیجئے۔۔ روز کا ہی جملہ دہرایا گیا۔۔ ہاں ہاں پتہ ہے مینو تو بار بار بول کے اب حفظ کرائے گی کیا اپنی بڑھیا بی جان کو ۔۔۔ ارے

بڑھیا کس کو بولا اپنے ہاں خبر دار جو میر ی بی جان کے لئیے ایسے لفظ استعمال بھی کئیے تو ۔۔بات نہیں کروں گی میں آپسے پہلے بتا دوں۔۔ منہ بسور کر بولا گیا تھا۔۔

ہاہا ۔۔اچھا جی نہیں کہتے بھائی ہم تو آپکی بی جان کو کچھ بھی ارے ہم آپکی ناراضگی تھوڑی نہ مول لے سکتے ہیں۔۔ ہاہا۔۔یس یو آر رائٹ بی جان ۔۔چلیں اب بہت کر لی باتیں اور بہت کر لیا یہ ناشتہ اب میں چلتی ہوں ورنہ تو بہت لیٹ ہو جائے گا مجھے۔۔وہ سلیپرز پاؤں میں اڑستی بولی ہمیشہ کی طرح شال چیئر پر سے اٹھاتے اسکے ہاتھ پل بھر کو تھمے تھے ساتھ ہی ایک موتی پلکوں کی باڑ توڑ کر گال پر پھسلا تھا جسے وہ جلدی سے ہتھیلی کی پشت سے رگڑتی شال اٹھا

کر خود کو اس میں چھپا گئی۔۔۔ اوکے میں اب چلتی ہوں خیال ہاتھ لگایا رکھئے گا اور خبر دار جو کھانہ بنایا یا پھر کسی بھی کام کو تو ۔۔ورنہ میں بات نہیں کروں گی ۔۔پھر نہ کہیے گا کہ بتایا نہیں تھا ہاں۔۔میں خود آکر سب کام فٹا فٹ سے کر لوں گی۔۔ اچھا جی اور آپکی یہ بی جان کیا کریں گی زرہ یہ بھی بتاتی جائیں۔۔ اپ بس آرام فرمائیے گا۔۔وہ انکی آنکھوں پر بوسہ دیتی بیگ لیتی باہر کی طرف لپکی مبادہ وہ اسے روک ہی نہ لیں۔۔ وہ اسکی حرکت پر مسکراتی دراوزہ بند کرنے چلی گئیں۔۔

---

پورے نو بجے لفٹ کا دروازہ کھلنے پر پورا سٹاف الرٹ ہوا سب اپنے کام کو پوری غور وفکر سے کر رہے تھے۔۔

بلیک سوٹ میں اپنی ڈیشنگ پرسنیلیٹی کے ساتھ وہ لفٹ سے نکل کے اپنے آفس کی طرف بڑھا سب نے اپنی گھڑیاں دیکھیں مجال ہے جو یہ بندہ ایک منٹ بھی لیٹ ہو جائے پورے نو بجے ہی آفس میں موجود ہوتا ہے۔۔

ایک نظر اردگرد سٹاف پہ ڈالتے اپنے آفس کی طرف بڑھ رہا تھا کے رکا ساتھ سٹاف کی سانسیں بھی رکیں یقینا کسی کی شامت انی تھی۔۔

صفائی کس نے کی ہے یہاں کی ۔۔سپاٹ چہرے سے پوچھا۔۔

سر میں نے۔۔ایک نہایت ہی صحت مند لڑکا سامنے آیا ابھی یہاں نیا تھا اس لئے اسکے سامنے بڑے جوش و خروش سے اپنا کارنامہ بتایا۔۔ورنہ تو کسی کی آواز اسے دیکھتے ہی نہیں نکلتی تھی۔۔

نظر ٹھیک ہے تمہاری۔۔بڑے ضبط سے سوال کیا

جی سر بلکل ٹھیک ہے۔۔وہ مسکرا کر بولا۔۔

تو پھر یہ نظر کیوں نہیں آیا تمہیں یہاں کام کرنا ہے تو آنکھیں کھلی رکھا کرو ناکہ منہ کہ ٹھوس ٹھوس کر اتنا وزن بنا لیا کہ ہلنے جلنے میں بھی دشواری ہورہی تو کام کیا خاک کروگے تم ۔۔اور اگر ایسا نہ کر سکو تو کل سے آنے کی ضرورت نہیں۔۔

لیکن سر یہ تو اتنا سا ہے نظر بھی نہیں آتا ۔۔وہ لڑکا پھر بولا۔

سٹاف کو اسکے بولنے پر افسوس ہوا۔۔

آج میرے سامنے زبان کھولی ہے آئندہ ایسا کچھ ہوا تو کچھ بھی بولنے کے لائق نہیں رہوگے ۔اب صرف اس ایریا کی صفائی تم نے نہیں کرنی بلکہ آج کے دن اس پوری انڈسٹری کی صفائی تم ہی کروگے اور کوئی تمہاری ہیلپ نہیں کریگا۔۔ایک ٹیبل پہ پڑا کاغذ

کا بلکل چھوٹا سا ٹکرا دیکھ کے بڑے ضبط سے بولا کہ ابھی اسکا پہلا دن ہے اسی لئے کچھ نہیں کہا ورنہ اٹھا کے باہر پھینک چکا ہوتا --ناؤ گیٹ لاسٹ --وہ آخر میں اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ وہ لڑکا پل بھر میں ہی وہاں سے غائب ہوگیا--

باقی سب اسکی سزا کا سنتے ہی سکتے میں چلے گئے--

بیک ٹو یور ورک --ایک سخت نگاہ ان سب پر ڈالی جو اپنا کام چھوڑے کھڑے تھے سب فورآ سے اپنی جگہ پہ گئے--

12 بجے میٹنگ روم میں سب اکھٹے تھے اور دوسری کمپنی کے لوگوں کا ویٹ کر رہے تھے جیسے جیسے سیکنڈ گزر رہے تھے اسکے ماتھے پر بلوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا سٹاف ممبر

کبھی دروازہ دیکھتے تو کبھی اس مغرور شخص کو کچھ ہی منٹ بعد دروازہ کھلا اور تین لوگ داخل ہوئے۔

رافع بیک اپ کرو ہم کوئی ڈیل نہیں کر رہے --وہ اٹھتا بولا--

یس باس --رافع تو جیسے انتظار میں تھا--

لیکن کیوں --آنے والوں میں سے ایک نے سوال کیا--

میٹنگ کا ٹائم کیا تھا مسٹر ہیری --وہ کرخت ہوا--

بجے تھا۔۔ہیری حیران سا بولا۔۔ 12

اب 12 بج کر دس منٹ ہو چکے ہیں۔۔پہلے تم وقت کی پابندی سیکھ لو پھر مجھ سے ڈیلنگ کے لئے آنا میں ان لوگوں کے ساتھ بلکل۔ بھی کام نہیں کرتا جو وقت کی قدر کرنا نہیں جانتے ۔۔تم نے دس منٹ ویسٹ کئے میں ان دس منٹ میں تین ڈیلز کر لیتا ہوں وقت برباد کرنے والے لوگ زہر لگتے ہیں مجھے آئندہ کام کرنا ہو تو وقت پہ آنا ورنہ مجھے ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے بزنس مین بعد میں بننا پہلے وقت پہ چلنا سیکھ لو۔۔اپنی عادت کے خلاف لمبی بات کرتا اسکو باور کروا چکا تھا کے اسکی ڈیل سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

ایک سخت نظر رافع پر ڈال کر وہ چلا گیا جیسے ساری غلطی ہی رافع ہی کی ہو۔۔

مسٹر ہیری کا چہرہ اہانت سے سرخ ہوگیا تھا اسنے اس شخص کے بارے میں سنا تھا کے وہ بہت ہی کھڑوس اکڑو اور وقت کا پابند ہے لیکن اتنا ہوگا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔

جتنا بڑا وہ لندن میں بزنس چلا رہا تھا ہیری اسکے سامنے کچھ بھی نہ تھا لندن میں بزنس کی دنیا کا کنگ تھا وہ یا ہوں کہہ لیں مافیا کنگ تھا۔۔وہاں وہ ساری چیزیں بنتی تھیں جو الیگل ہوتیں اور وہ انہیں دوسرے ممالک میں سپلائی کرتے جسے وہ اتنا کما لیتے تھے کہ۔اگر وہ آرام سے بیٹھ بھی جائیں تو انکی ساتھ پشتیں عیش و آرام کی زندگی گزار سکتے تھے۔۔اور یہ لندن بھی اسی کی سر زمین تھی جسے اسنے ایک سال پہلے خریدا تھا۔۔اسنے جب سے مافیا کی دنیا میں سر اٹھایا تھا یہ پہلی جگہ تھی جو اسنے اپنے قبضے میں کر لی

تھی تب اسکی عمر پچیس سال تھی اور اب وہ اٹھائیس کا ہونے والا تھا اس نے بہت کم عمری میں یہ سب کیا تھا ،اور اب آہستہ آہستہ وہ ان ساری جگھوں پر قبضہ کرنا چاہتا تھا جو اسے پسند آتی تھی ۔۔لندن میں بھی سب سے من چاہی جگہ اسکا اپنا کلب تھا جسمیں اسکی جان تھی۔اب اسکا اگلا نشانہ نیویارک تھی جو اسے پسند آگئی تھی ۔۔اور جب وہ کسی کو پسند کر لیتا تھا تو وہ ہمیشہ اسکی ہوکر رہ جاتی تھی ۔۔لیکن مافیا والے سب یہی کہتے تھے کہ یہ ناممکن ہے وہ نیویارک کبھی نہیں خرید پائے گا ۔۔اور اسے اسی کام کو ممکن بنانے سے عشق تھا جسے لوگ ناممکن کہتے ہوں۔۔اور جب وہ ناممکن ممکن میں بدلتا تو لوگوں کی حالت اسے جو لطف دیتی تھی اسکا اپنا ہی سرور تھا جسے وہ بیان کرنے سے قاصر تھا۔ اسی لئے مافیا والے اسکے غلام بن کر رہ گئے اب جو بھی سپلائی کرنا ہوتا وہ پہلے اسے مشورہ کرتے اگر وہ ہاں کہہ دیتا تو ہی وہ وہ کام کر سکتے تھے ورنہ کسی کی مجال نہیں ہوتی تھی کہ وہ اسکی اجازت کے بغیر کچھ کر سکے لیکن ان سب کا کلو دو کلو خون تو ضرور تھا جب وہ اسکے آگے جھکتے تھے کیونکہ جھکنے والے اس سے عمر میں کافی

بڑے ہوتے اور یہ بات انہیں کہاں ہضم ہوتی تھی کہ وہ اپنے سے چھوٹے کی غلامی کریں لیکن کرتے تھے کیونکہ یہ انکی مجبوری تھی۔۔۔وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا تھا اسمیں اتنی ترقی ہوتی کہ وہ سب اگر اپنی مرضی سے بھی کرتے تب بھی اتنا منافع نہیں کما سکتے تھے۔۔اسنے اپنی دہشت اس قدر پھیلا لی تھی کہ کوئی بھی اسے وہاں دیکھ لیتا تو ڈر سے اسکی آنکھیں پھیل جاتی تھیں۔۔وہاں جو بھی اسکے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہو وہ اسے گولیوں سے چھلنی کر دیتا تھا۔۔

ہیری بھی اسے ملنے آیا تھا کہ وہ ایک ڈیل فائنل کر سکے جو اسنے دبئی کے لئے تیار کرنا تھی لیکن اب اسکا کڑوروں کا نقصان ہو چکا تھا اسکے میٹینگ کینسل کرنے کی وجہ سے۔۔

--رافع نے انکو واپس بھیج دیا ہیری نے کافی اسرار کیا تھا ڈیل کرنے پر لیکن رافع نے کہہ دیا کہ سر جو ایک بار منع کر دیں دوبارا نہیں کریں گے--

---

---

افففف ایک کام تو ختم ہوتا نہیں کہ آجاتے ہیں دوسرا لے کر کیا کروں اگر باؤجی آگئے نہ تو تیری تو واٹ لگ جانی ہے جلدی کر--وہ پریشانی سے خود سے ہم کلام تھی --

اور جلدی جلدی کباب فرائے کرنے میں لگی تھی --

کیونکہ اسے آڈر ملا تھا دس منٹ میں کھانا لگ جانا چاہیے اور وہ ننھی سی جان ان دس منٹ میں اس کام کو پورا کرنے کی پوری تگودو میں تھی۔۔جو آج شائد ہو کہ بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اوچ۔۔جلدی جلدی میں کباب ڈش آؤٹ کرتے اسکا ہاتھ پین کے ساتھ ٹچ ہوا جو بہت ہی گرم تھا۔۔

اور اسکی شہادت کی انگلی کی پور جل گئی تھی۔۔

آہو اب ایک یہی رہ گیا تھا۔۔

اوہ نہیں اگر میں لیٹ ہو گی نہ تو وہ تو مجھے پورا کا پورا ہی جلا ڈالیں گے۔۔

وہ ہاتھ جھٹکتی کھانا گرم کرنے لگی جو اسنے پہلے ہی بنا لیا تھا۔

---

---

آج پارٹی ہوگی بار کلب میں سب کو انوٹیشن دے دو --وہ دایان کو حکم دیتا اپنے روم میں چلا گیا--پیچھے رافع اور دایان کو سمجھ ہی نہ آیا کہ پارٹی ہے کس خوشی میں--

لیکن اس کے فورا جانے کا مطلب تھا کہ وہ تفصیل بتانے سے قاصر ہے--

اس لئے جو اسنے کہا وہ اسی کی تیاریوں میں لگ گئے--

رات ہو چکی تھی--اور بار کلب میں خوب ہلا گلا ہو رہا تھا--ہر طرف شور شرابہ سب کپلز اپنے آپ میں ہی مگن تھے --نہ کسی کو کسی کا ڈر تھا نہ ہی خوف کھلم کھلا بے حیائی کا سا سماں تھا--

ڈانس فلور میں کچھ کپلز ڈانس کررہے تھے ،تو کچھ وائن کے گلاس منہ سے لگائے مدہوش تھے۔۔غرض نظارہ اگر کوئی مشرقی آکر دیکھے جو نظریں اٹھانے کے قابل ہی نہ رہے۔۔لیکن کوئی کیا یہ یقین کر سکتا ہے جسکا یہ بار کلب ہے وہ خود ایک مسلم ہے اور آج کی یہ بے ہنگم پارٹی بھی اسی نے آرگنائز کی ہے۔۔

دایان ،رافع اسکا ویٹ کر رہے تھے ۔۔وہ خود پارٹی کا کہہ کر ناجانے کہاں غائب ہوگیا تھا انہوں نے کل ہی پاکستان بھی جانا تھا۔۔

Hey dude where is my prince charm, I don't see him anywhere.

تالیہ بے ہودہ لباس زیب تن کئے فل نشے میں دھت ادھر ادھر دیکھتے ان دونوں سے مخاطب ہوئی جو اسکے سوال پر تپ کر اسے دیکھنے لگے --

It is good that he is not showing you

رافع جلے کٹے انداز میں بولتا وہاں سے ایک روم۔ میں اگیا--

تالیہ نشے میں بھی اسکا یہ جواب پاکر سرخ ہوگئی --

You ..I will kill you..

وہ غصے میں بولتی اس بند دروازے کو دیکھ رہی تھی --

بیبی ریلیکس --وہ نہیں ہے تو کیا ہوا میں تو یہیں ہوں نہ چلو ڈانس کرتے ہیں--ریحان جو کہ ان کی گفتگو سن چکا تھا اسکے پاس آتے اسے لئے ڈانس فلور میں چلا گیا--تالیہ نا چاہتے ہوئے بھی اسکی بانہوں میں بانہیں ڈالے اپنی تشنگی بجھانے لگی--وہ جانتی تھی ٹائگر اس سے بات بھی نہیں کریگا کس کرنا تو دور کی بات تھی اسی لئے وہ اسکے کزن ریحان جو اس جیسا تو نہیں لیکن ہینڈسم ضرور تھا --کی مراقبت میں خود کو ڈبو رہی تھی اور وہ اس بجلی کے نازک اندام نرم لبوں سے کھیلنے میں لگ گیا تھا--

دایان یہ سب دیکھ کر نخوت سے سر جھٹک کر رافع کے پاس آگیا۔۔

کچھ ہی دیر میں ٹائگر بھی وہاں آگیا ۔۔اسکے آتے ہی وہاں سب لڑکیاں جو اپنے کپلز کے ساتھ مگن تھیں اب انسے دور ہوکر اسے دیکھ کر اپنی پیاس بجھانے لگی جو انپر ایک نظرکرم بھی نہیں کرتا تھا۔۔وہ لگ ہی اتنا ڈیشنگ ہینڈسم تھا کہ سب اسکی طرف متوجہ ہوگئے تھیں۔۔

رافع اور دایان بھی باہر اسکے پاس اگئے۔۔

آگئے ۔۔کافی ٹائم لگا دیا نہیں۔دایان نے اسے دریافت کرنا چاہا۔۔

ہمم انہوں نے بلا لیا تھا --اسی لئے لیٹ ہوگیا --ٹائگر کولڈرنک کا گلاس ویٹر سے لیتے بولا--

کوئی خاص بات ہوئی ہے--رافع نے پوچھنا ضروری سمجھا--

ہاں پاکستان جانے کے لئے ریڈی ہو جاؤ --کل ہی ہمنے نکلنا ہے --

ٹھیک ہے باس --دونوں بیک وقت بولے تو ٹائگر مسکرا دیا--

For more visit (exponovels.com)

پاکستان کل جانا ہے ابھی تو چل کرو ۔۔ٹائگر کے کہنے پر وہ بھی ڈانس فلور پر چلے گئے انکے جاتے ہی سب نے ڈانس فلور خود ہی خالی کردیا تھا ۔۔اور ڈانس کرنے لگے سب ہی بہت خوشی سے انکا یہ رقص دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ دونوں ڈانس بہت اچھا کرتے تھے ۔ تالیہ اسکو اکیلا کھڑے دیکھ اسکے پاس چلی آئی ۔۔ٹائگر نے اسے ناگواری سے دیکھا ۔۔

ہائے مائے پرنس ۔۔تالیہ اسکی گردن میں بانہیں ڈالے بولی تو ٹائگر نے اسکے ہاتھوں کو دیکھا جو اسکی گردن پر تھے،اور پھر اسکو۔۔لگتا ہے تمہیں اپنے ہاتھ پسند نہیں،ایسا کیوں کہا تم نے ،وہ منہ بسور کر نا سمجھی سے بولی۔۔

پسند ہوتے تو کبھی میرے بدن پر نہ رینگتے -- لیکن اب تم یہ غلطی کر چکی تو اسکی سزا تمہیں ملے گی-- بہت شوق ہے نہ دوسروں کی جھولی میں خود کو ڈالنے کا تو تم کیوں نہ شادی کر لو یہ ایک بہترین حل ہے تمہاری اس آگ کو بجھانے کا جو تمہیں اندر سے کھائے جارہی ہے--تالیہ کو اپنی اتنی توہین کا بلکل اندازہ نہیں تھا پہلے بھی وہ کئی بار اسکے قریب آنے کی کوشش کر چکی تھی لیکن اسپر جا وہ خود وہاں سے ہی چلا جاتا تھا یا پھر اسے گھوری سے نواز دیتا جو اسکے لئے بہت ہو جاتی تھی لیکن آج تو اسکے غصے کی انتہا کو دیکھ اسے اپنے آس پاس خطرے کی بو آتی محسوس ہوئی--

وہ یہ بات تو اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ جو بھی ایک بار کہہ دیتا تھا وہ پتھر پر لکیر ہو جاتی تھی --اور اگر اب اسنے شادی کا کہہ ہی دیا تھا تو اسکا مطلب تھا اسکی شادی بھی ہو کر

ہی رہے گی --پر کس سے--یہ سوال اسکے ذہن میں جھماکے سے آیا تھا کیونکہ وہ خود تو شادی کرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ شادی جیسے رشتے کی اسکی زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی--

کچھ وقت اور جی لو ایسے ہی ،میں جب بھی فری ہونگا تمہاری شادی خود کروانوگا یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ--

وہ اسے خون خوار نظروں سے گھورتے بولا

وہ جب پارٹی میں آیا اور وہاں کا ماحول دیکھ پہلے تو ریحان کو ڈھونڈھا جو تالیہ کے ساتھ تھا شائد اسکا کسی بات پر موڈ اوفف تھا اسے تو یہی لگا اور ریحان ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا عفان تو وہاں کا منظر دیکھ کر یہی اندازاہ لگا سکا--

پھر انہیں بھی اپنے ساتھ لئے ڈانس میں شامل ہوگیا۔۔اب وہ سب ڈانس کر رہے تھے ۔۔اور باقی سب بھی آہستہ آہستہ انہیں فلو کرنے لگے ۔۔

جبکہ عالم وہاں سے اپنے روم میں چلا گیا جہاں اسکی میٹنگ تھی۔۔کچھ دیر میں وہ دونوں بھی آگئے تھے۔۔

---

آہ نہیں باؤجی بس میں لا ہی رہی تھی --وہ--ان سے التجا کر رہی تھی ،بے بس تھی آج بھی ہمیشہ کی طرح کچھ غلط نہ کر کے بھی سزا اسی کے حصے میں آئی تھی--

وہ کھانا گرم کر کے انہیں ڈش آؤٹ کر کے ٹرالی میں سجا کر لے کر جانے ہی والی تھی کہ باؤجی --اپنی شال درست کرتے موچھوں کو تاؤ دیتے غصے میں وہاں آ ٹپکے -- کیونکہ انہوں نے اس معصوم کو جو احسان کرتے ہوئے دس منٹ دیئے تھے۔لیکن وہ معصوم کیا دو منٹ لیٹ ہو گئی وہ آگئے اسے سزا دینے--

وہ اسکا ہاتھ بے دردی سے تھامے گرم پتیلے پر لگا گئے تھے وہ چیخ رہی تھی لیکن ان ظالم جلاد کو رحم نہ آیا اسکا ہاتھ جلا کر ہی دم لیا--

پھر وہاں سے اسے نفرت بھری نظروں سے گھورتے چلے گئے پیچھے اسکی ۔۔سسکیاں ،اہاو بکاء سننے والا کوئی نہ تھا۔۔سوائے اس ذات کے ۔۔کوئی ہو یا نہ ہو وہ تو ہر جگہ موجود ہوتا ہے

اور بیشک وہ انسان کو اسکی قوت و ہمت سے بڑھ کر نہیں آزماتا

تو کیا اسکی آزمائش بھی جلد ختم ہونے والی تھی۔یا اسکو اور بھی آزمایا جانا تھا اب یہ تو وقت ہی بتائے گا

---

وہ لوگ پاکستان چار دن پہلے ہی اچکے تھے اور انہوں نے اپنا ایک شکار کر لیا تھا دوسرے کو ڈسکس کرنے ہی وہ آنکھوں پر گوگلز چڑھائے فریش فریش سا گاڑی کا دراوزہ کھولتا اپنی نشست پر بیھٹا --وہ دایان کے ہاں جا رہا تھا

وہاں کھانے کے بعد انہوں نے ٹاسک کو بھی ڈسکس کرنا تھا جو باس نے دیا تھا --یہ دونوں تو مل کر کمپلیٹ کرتے لیکن ٹائگر اکیلا ہی کافی تھا --

وہ چار بندوں کا کام ایک رات میں مکمل کر لیتا تھا تو اسے انکی مدد کی کیا ضرورت تھی --اسی لیے وہ ان دونوں کو انکے مطابق کام دے کر وقت دیتا کہ اس میں وہ مکمل کر

لیں اور وہ وقت کم ہونے کی وجہ سے مل کر کرتے ۔۔اور اسپر ٹائگر کو کوئی اعتراض بھی نہ تھا۔۔

ٹائگر اپنا ہر کام وقت کو دیکھتے ہوئے انکا

schedule

بناتا اور وہ اسکے مطابق اسے ختم کرتے ۔۔اسنے ساری پلینگ کی ہوئی تھی ۔اپنے دشمنوں کو کیف کردار تک پہچانے کی ۔ ان میں وہ اپنا خوف بیٹھا چکا تھا بے رحمی سے ظالموں کو ۔۔جن کو آج تک کوئی فورس ، کوئی پولیس، کوئی رینجر کوئی ایجنسی والے نہ سزا دلا سکے ٹائگر انہیں ایک ایک کر کے اس دنیا سے مٹاتا جا رہا تھا وہ بھی اتنے برے طریقے سے کہ روح کانپ جاتی انکی لاشوں کو دیکھ کر کئیوں کی تو لاش بھی ملتی بلکہ انکی باڈی کے پارٹس ملتے جو بڑی سفاکیت سے کاٹے گئے ہوتے۔۔

اب تو سارے اسمگلر چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگے تھے اس بلا سے جسکو آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا کہ جس سے انکی جان بچ سکے لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے چاہے وہ زمین و آسمان کے کسی کونے میں بھی کیوں نہ چھپ جائیں وہ انہیں ڈھونڈ نکال کر کاٹ ڈالے گا۔۔اور وہ کچھ نہ کر سکے گے۔۔

---

---

---

وہ کام کر کے تھک ہار کر اپنے روم میں آئی یا یوں کہنا چاہیئے سٹور روم میں جو کسی کباڑ خانے سے کم تو نہیں تھا مگر جو بھی تھا اسکی قسمت اسی سے جڑی تھی جس میں اس نے ناجانے کب تک سڑتے رہنا تھا ---

یا اللہ تیرا شکر ہے مجھے کچھ دیر آرام کے لیئے وقت میسر کیا --وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگاتے آنکھیں موندے اس ذات کو پکار رہی تھی جو کل کائنات میں اس سے یکتا پیار کرنے والا تھا ،اسکے سوا اب اسکا اس دنیا میں کوئی اور راستہ تو تھا ہی نہیں وہ اکیلی اسی بھری ظالم دنیا میں رہ گئی تھی جو دن رات اسے صرف ٹارچر کرتے ،اور وہ تو افف بھی کرنے کی قوت نہ رکھتی تھی ---اج اسکو بہت تکلیف سے دوچار کیا گیا تھا اسکے ہاتھ جلا کر وہ خود تو جا چکے تھے مگر پیچھے وہ بلبلا کر رہ گئی تھی ،اس سب کے باوجود اسکو باقی کے آڈرز بھی وقت پر ریڈی رکھنے تھے ،اس سے کسی کو فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کس تکلیف

سے گزر رہی ہے اس وقت وہ سب تو بغیر دل کے پیدا کیئے گئے تھے جنہیں دوسروں کو صرف تکلیف دینے میں ہی لطف آتا تھا ،وہ اسی تکلیف کے باعث اپنے چہرے پر لڑکھتے آنسو کو بے دردی سے رگڑتے وضو کرنے کی غرض سے واشروم کی راہ لیتی بڑھ گئی تاکہ اپنے رب کے آگے رجوع کرسکے بیشک ہر تکلیف کی مرحم تو رب کو یاد کرنے میں ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی مرحم نہیں اس دنیا میں ---

---

باتھ لے کر وہ بغیر کچھ کھائے ہی سوگیا تھا اسے پاکستان آئے چار دن ہو چکے تھے اور وہ اتنے دنوں سے سویا نہیں تھا اور اب اسکی آنکھیں سرخ انگارا ہو گئی تھی سر بھی بھاری محسوس کرتے اسنے آرام کرنا ہی بہتر سمجھا اگلے شکار کی ساری تیاری وہ پہلے ہی کر چکا تھا

تبھی سکون بھری نیند سے بیدار ہوتا وہ انگڑائی لیتے دھیرے دھیرے آنکھیں وا کرتا چھت کو تکنے لگا ایسے جیسے اس دنیا میں جاگ کر سب سے ضروری کام تو یہی کرنا تھا اسنے ،کافی دیر وہ چت لیٹے چھت کو گھورتا گیا جو خود بیچاری کنفیوز تھی کہ آیا مجھ سے ایسی بھی کیا غلطی ہوگئی جو وہ مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا ہے اور اپنی نظریں مجھ پر سے ،، ہٹانے کا نام ہی نہیں لے رہا

وہ تو شائد اسے نہ بخشتا اگر فون کی مسلسل رنگ ٹون نہ بجتی تو برا سامنہ بناتے وہ لیٹے ہی سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھاتا کال اٹینڈ کر گیا۔۔

دوسری طرف سے جو خبر اسے سننے کو ملی تھی اسنے اسکی آنکھوں میں لہو اتار دیا تھا جبڑے سختی سے بھینچے وہ بغیر کچھ بولے فون زور سے دیوار پر دے مارا اور بریڈز پر ہاتھ، پھیرتا واشروم میں چلا گیا۔۔اج اسکے اعتاب سے کوئی بھی اسے نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔

---

---

۔۔

کمرے میں ایک ہی بلب روشن تھا،وہ کمرہ کسی جہنم سے کم تو ہر گز نہ تھا۔۔اسکے بیچ و بیچ ہی کوئی چھت سے لٹکا ہوا تھا سر کے بل ،زمین پر نوکیلی میخیں تھیں کہ زرہ سی رسی پر لگام ڈھیلی پڑ جاتی جسے وہ رسی سے باندھا گیا تھا تو اسکی آنکھیں سیدھا ان نوکیلے میخوں کی

زد میں آجاتیں۔۔اور شاید اس نقاب پوش کا ارادہ بھی یہی تھا۔۔جو آہستہ آہستہ روم کے کونے میں پڑی ہنٹر اٹھا کر اسکی جانب چلا آ رہا تھا وہ آدمی جو بیہوش حالت کے زیر اثر تھا اس کو اپنی اوڑھ بڑھتے دیکھ کپکپانے لگا تھا۔۔

دو نقاب پوش سائیڈ پر کھڑے اسکی موت کا تماشہ دیکھنے کے لیئے بےتاب تھے۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسکی ہڈیوں پر ہنڑ سے لگاتار وار کرتا اسے نڈھال کر گیا تھا۔۔ٹانگوں پر اتنی زور سے ضربیں لگائیں تھیں کہ اسکی ہڈیوں کا تو یقیناً کچومر تو بن ہی گیا ہوگا۔۔

اور نہیں بھی بنا ہو تو وہ نقاب پوش ابھی تک یہیں تھا جو ہارٹ لیس تھا تبھی تو اسکی دلخراش چیخوں کا اسپر کوئی اثر نہیں ہوا تھا باقی دو نقاب پوشوں نے تو کانوں میں کوئی خاص قسم۔کے ائیر فونز ڈال رکھے تھے جس سے وہ اسکی آواز نہیں سن سکتے تھے۔۔

لیکن وہ بنا ایسا کوئی ہتھار لیئے ہوئے تھا۔۔تب بھی اسکے کانوں سے کوئی جوں تک نہ رینگی تھی ۔۔

اپنا سب سے دلنشین ہتھار ہاں صحیح پہنچانا چاقو جو انگیٹھی پر گرم کرنے کے لیئے رکھا تھا اٹھا کر اسکے پاس آگیا وہ جو ابھی تک پہلی والی خاطر تواضع سے نہیں سنبھلا تھا اس چاقو کو دیکھتے تو اسکے رونگٹے کھڑے ہوگئے ۔۔اسنے سن رکھا تھا کہ اب تک جتنے گینگسٹرز کا مرڈر ہوا تھا وہ چاقو سے بڑی ہی سفاکیت سے کیا گیا تھا ۔۔اور اب تو اسے اپنی موت آنکھوں کے

سامنے نظر آتی محسوس ہوئی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ مرڈر کرنے والا ہے کون --

--

ک--ک--کو۔ننن۔ہو ت--- تم--

بڑی مشکل سے اٹکتی سانسوں سے پوچھا گیا تھا --

اس سوال پر اسکی آنکھیں جو سرخ انگارہ تھی اب مزید ان میں سرخی سما گئی تھی ۔

For more visit (exponovels.com)

ٹائگر تمہاری موت ۔۔کانوں میں جیسے سیسے پگلا کر ڈالے گئے ہوں اس آواز میں سنے گئے جملوں سے ۔۔

اسے وہ ٹائگر اپنی موت نظر آرہا تھا ۔۔اسکی آنکھیں ایسی تھیں مانو جیسی ابھی باہر نکل آئیں گی ۔۔

وہ اسے سوچے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ہی اسکے پیٹ پر لگاتار جارہانہ طریقے سے گرم گرم تپتا ہوا چاقو سے وار پر وار کر رہا تھا ۔۔اسکی درد سے بھری چیخیں تو اب گونجی تھی ۔۔لیکن وہ شخص ہارٹ لیس ہی تھا تبھی تو ابھی اسے سکون نہ آیا جو خون میں لت پت بس مرنے والا بنا ہوا تھا۔۔

اسی چاقو سے بڑے ماہرانہ طریقے سے اسکا بازو کاٹنے لگا جیسے اس میں اسے بہت سکون مل رہا ہو۔۔

دائیں طرف کا بازو بڑی بے دردی سے کاٹ کر بائیں جانب رخ پھیرتا اسکا ہاتھ پکڑتا بڑی بے رحمی سے ایک ایک انگلی کو اسکے ہاتھ سے جدا کرتا جا رہا تھا ۔۔جب وہ یہ کر چکا تو اسکے دل پر دونوں ہاتھوں سے چاقو پکڑ کر وار کرتا اسکی سانسیں چھین گیا تھا ۔۔

لیکن تب بھی اسے سکون نہ آیا اور اسکے رسی کو ڈھیل دیتے وہ اسکی آنکھیں ان کیل دار مخیوں میں دنھسا چکا تھا ۔۔

اسکا دم نکال کر اپنا سیگرٹ کا کش لیتے چاقو کو دائیں ہاتھ میں گھماتے اپنے ساتھیوں کو لیئے باہر کی جانب نکل پڑے جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے ---

.. ..... ..... .....

آہ -- نیم-اندھیرے کمرے میں کوئی کراہ رہا تھا--وہاں کھڑی نرس فورا سے اٹھ کر اسکے پاس آئی اوہ اسے تو ہوش آرہا ہے مجھے جلد ہی جلدی سے ڈاکٹر کو بلانا ہوگا--وہ کہتی فورا سے ڈاکٹر کو بلانے گئی--

ڈاکٹر ڈاکٹر اسے ہوش آرہا ہے --وہ ڈاکٹر کے کیبن میں کھڑی پھولی سانسوں کے درمیان ں--رئیلی--وہ حیران ہوکر اٹھا--اور جلدی سے بھاگ کر اسکے --

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔۔یہ کیا۔۔یہاں تو کوئی نہیں ہے۔۔یہ۔کیسے ہوسکتا ہے۔۔وہ کہاں چلا گیا۔۔اسکی کنڈیشن تو خود چلنے والی تھی ہی نہیں ۔۔ڈھونڈو اسے جلدی ۔۔پورے ہسپتال میں شور برپا ہوگیا۔۔

ہر کوئی اسے۔ تلاش کر رہا تھا جو نجانے کہاں چلا گیا تھا۔۔

ایک تو ہم۔جانتے بھی نہیں۔کہ وہ کون ہے کیا کرتا تھا۔۔کہاں سے آیا تھا کس سے اسکا تعلق تھا ۔۔پتہ ہوتا یا شائد اس سے کچھ پوچھتے تو کچھ معلوم ہی ہو جاتا ۔۔تاکہ ہم اسکے اہل اہباب کو انفارم کر دیتے ایک تو اسکا سامان جو ہمیں ملا تھا وہ بھی ہمارے تو کسی کام کا نہیں ہے۔اتنی بری حالت میں ملا تھا کہ لگتا تھا شائد کسی نے دشمنی نکالی ہو پر

کس نے کیا ہوگا ،کوئی پتہ نہیں چلا سکا۔۔اتنی عجیب بات لگتی ہے جنہوں نے مارا تھا وہ اسکی باقی ساری چیزیں چھوڑ کر ایک سیل۔فون ہی کیوں لے کر گئے ۔۔

۔۔ڈاکٹر متفکر تھا۔۔۔

.....

تم دونوں جاؤ میں کل تک آؤں گا ۔۔کرسی پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھا وہ مغرور شہزادہ دھواں اڑاتا انہیں حکم دے گیا تھا ۔۔وہ دونوں اسے ایسے دیکھنے لگے جیسے پتہ نہیں کیا سن لیا ہو ۔۔

کیا --وہ انہیں دیکھتا سوالیہ نشان چھوڑ گیا --

ہم چلے جائیں --رافع دایان اور اپنی جانب اشارہ کرتے حیرانی سے پوچھ رہا تھا--

ہمم--وہ کندھے آچکا گیا --جس پر دایان نے نہ میں سر ہلایا --وہ جو سمجھ گیا تھا وہ رافع نہیں سمجھا تھا --

ہم چلے جائیں گے ٹھیک ہے --دایان نے سمجھتے ہوئے کہا--

وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔بس گہرے گہرے کش لیتا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔جو وہ دونوں۔ سمجھنے سے قاصر تھے لیکن اتنا تو سمجھ گئے تھے ۔۔اسنے انکے ساتھ نہیں انا تھا تو مطلب صاف تھا۔کوئی کام ایسا کرنا باقی تھا جس سے وہ بے خبر تھے اور شائد انہیں بے خبر ہی رہنا تھا۔۔

اسی لیئے مزید کوئی سوال و جواب نہیں کیئے گئے ۔۔

---

نین، کون ہے یہ لڑکی مجھے اسے ڈھونڈنا ہوگا وہی مجھے بتائے گی میرے ساتھ یہ سب کیا ہوا۔۔ لیکن۔کیسے ڈھونڈوں گا میں اسے کیا کرنا ہوگا مجھے آخر۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔اسکے پاس اس وقت نہ پیسے تھے کہ وہ کچھ کھا سکتا اور نہ ہی کوئی رہنے کی جگہ جہاں رہ کر وہ آرام کر سکتا۔۔اور اس لڑکی کو تلاشنے کے لئے کوئی اچھا سا سولڈ پلین بنانا ہوگا۔۔۔۔وہ شخص رہ داری پر سیدھ میں چلتے خود میں ۔الجھا ہوا تھا۔۔ تبھی وہ کسی سے بری طرح ٹکرایا۔۔

عالم تم ۔۔یہاں کیا کررہے ہو۔۔وہ آدمی اسے پکار رہا تھا جسکے نام۔لینے پر وہ ٹھٹھکا ۔۔لیکن پھر سر جھٹک کر انہیں دیکھنے لگا۔۔جو کافی ادھیڑ عمر کے معلوم ہو رہے تھے ۔۔اور اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔

میں یہاں وہی کر رہا ہوں جو سب کرتے نظر آرہے ہیں ۔اسنے اس پاس گزرتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ نہیں میں حیران ہوں کہ آج تم اپنے اصلی روپ میں کسطرح سے گھوم۔رہے ہو اگر پاشا نے دیکھ لیا تو وہ تمہیں یہیں قتل کر دیگا۔۔وہ آدمی اب قدرے فکرمندی سے بول رہا تھا ۔وہ کھسیانی ہنسی ہنسا۔۔۔اوہ ہاں وہ بس میں آج یونہی ٹہلنے کو نکلا تھا وہ بھی اسی طرح سے۔۔اور جہاں تک پاشا کے مجھے مارنے کی بات ہے تو اب تک کوئی پیدا ہی نہیں ہوا کہ وہ عالم کو مار سکے۔۔وہ زرہ سلگتے لہجے میں بولا۔۔تو بوڑھا آدمی جو پاشا کے زکر ہر اسکے خوف سے کانپ رہا تھا اب اسکے لہجے سے خوفزدہ لگ رہا تھا۔۔

ہاں ٹھیک کہا تم نے ۔۔کیا تم میرے غریب خانے چلو گے۔۔وہ اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دے رہے تھے جسے کچھ توقف کے بعد اسنے قبول کر لیا۔۔ہاں چلیں پھر آج آپ پر بھی یہ مہربانی کر ہی دیتے ہیں جیسے ان سڑکوں پر کی ہے اپنی اصلی روپ میں گھومتے

ہوئے۔۔لیکن یاد رکھنا عالم کبھی کبھی ایسے موڈ میں ملتا ہے اور جب مل جائے تو سمجھ جانا کہ آپکی قسمت تو کھل گئی۔۔وہ ایک اسٹائل سے بولا تھا اور بوڑھا آدمی مسکرایا جیسے اسے اسکے اسی جواب کی توقع تھی۔۔

وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چل پڑے اور ایک تاریک گلی میں داخل ہوئے وہاں سے کچھ آگے جا کر مڑو تو ایک چھوٹا سا گھر آتا ہے جسکے علاوہ بھی وہاں کئی گھر بنے ہوئے تھے لیکن وہ سن سب سے منفرد تھا۔۔

وہ دونوں گھر کے اندر چلے گئے۔۔یہاں کافی ٹھنڈ تھی اس آدمی نے جلدی سے فائر کیمپ جلایا تاکہ گھر میں کچھ حرارت مل سکے اور جسم کو سکون ۔۔

..کیونکہ یہاں کافی ٹھنڈ تھی--

کیا میں تمہارے کچھ لاؤں --وہ آدمی اسے پوچھ رہا جو گھر کا جائزہ لینے میں مگن تھا--ہمم نہیں ابھی بھوک نہیں ہے--اسنے صرف اتنا ہی کہا--

یہ گھر ویسا ہی ہے اسمیں میں نے کوئی ردو بدل نہیں کروائی اتنے پیسے ہی نہیں ہوتے کہ کچھ کروا سکو ویسا ہی ہے بس جیسا تم نے خرید کر دیا تھا--میں کبھی تمہاری اس اچھائی کا احسان۔نہیں اتار سکوں گا---وہ آدمی اسے گھر کو دیکھتے ہوئے بولا--

اور اتارنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ عالم۔احسان اتروانے کے لئے نہیں کرتا-- سمجھے--وہ ایک دم ہی بولا تو وہ آدمی خوشی سے اسے دیکھنے لگا--تمہارے جیسا دل

شائد ہی کسی کا ہو اللہ تمہیں تمہارے مقصد میں کامیاب فرمائے۔۔وہ آدمی اسے دعا دے رہا تھا۔۔

..میری تعریف کوئی کرے مجھے یہ پسند نہیں ۔۔وہ اب کے زرہ عجیب سے لہجے میں بولا

تو وہ آدمی پھر سے ایک بار خاموش ہوگیا جبکہ وہ شخص اپنے مقصد کو سوچنے لگا۔۔

ٹھیک ہے اب مجھے چلنا چاہیئے ۔۔وہ۔اٹھتے ہوئے بولا۔۔مگر مجھے اچھا لگتا اگر تم کچھ دن یہاں رکتے تو۔۔

اسکے کہنے پر وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ٹھیک ہے مجھے میرا کمرہ دیکھا دو۔۔لیکن کل میں صبح ہوتے ہی چلا جاؤں گا۔۔ سمجھے ۔۔وہ آدمی اسے بولا تو بوڑھا سر ہلا گیا۔۔

---------- ..... .....

وہ دونوں جا چکے تھے ۔۔پرائیوٹ جیٹ میں ۔۔اب وہ یہاں اکیلا رہ گیا ۔۔وہ جب بھی اپنا شکار کر لیتا تھا تو وہ تنہائی چاہتا تھا ۔۔اور شائد آج بھی اسکی چاہت یہی تھی یا کچھ اور خاص جس سے شائد ابھی تک ہم ناواقف ہیں۔۔

وقت ہر چیز پر راز سے پردہ اٹھانے کا سب سے بہترین ہتھیار ہوتا ہے اور اگر اس کے یہاں آج رکنے پر کوئی راز چھپا ہے تو جلد ہی اس سے پردہ فاش ہو جائگا ۔۔بس تھوڑا صبر تھوڑا انتظار کرنا ہوگا۔۔،

---

---

صبح ہوتے ہی وہ وہاں سے چلا آیا تھا اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اس لڑکی کو ڈھونڈنے کے لئے کہاں سے شروع کرے ایک تو اسکے پاس پیسے بھی نہیں تھے لیکن دماغ میں کچھ سوچ آتے ہی وہ ہسپتال چلا گیا سب سے بچتے بچاتے وہ اس ڈاکٹر کے روم میں آیا جہاں وہ سارا سامان پڑا تھا جسکی اسے اشد ضرورت تھی اسنے وہاں پر موجود

ایک کیبن کو کھولا جس میں ایک ہڈی تھی جسکی اسے اشد ضرورت تھی ۔۔اسنے وہ پہن لی اور چہرہ اسے چھپا لیا۔۔بال جو لمبے تھے وہ اسنے آگے کو کر لئے تھے وہ اس حیلے میں بھی کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔اسنے دیکھا اس میں ایک کارڈ بھی تھا ۔۔

اب یہ میرے کسی کام ہوگا یا نہیں۔۔وہ صرف سوچ کر رہ گیا۔۔

اور وہاں سے باہر نکل کر اپنے لئے کچھ کپڑے لئے پیمنٹ کرتے وقت اسے انداز ہوگیا تھا کہ اس کارڈ میں کافی پیسے موجود ہیں۔۔

ساتھ ہی اسنے ایک ہوٹل کا روم بھی بک کروایا جہاں رہ کر وہ اپنا کام کر سکے۔۔

---

چاچو آپ ا۔اسلام و علیکم۔۔ائیے نہ اندر۔۔وہ دروازہ کھولے کھڑ ی تھی سلام کے بعد اندر بلانے کا ہو ش آیا ۔۔وہ اسکی معصومیت پر مسکرا دیا دیتے ہمیشہ کی طرح۔۔اندر آتے سلام کا جواب سر پر ہاتھ رکھ کر تھا انہوں نے۔۔کیسی ہو بیٹی ۔اور سناؤ بی جان کیسی ہیں۔۔وہ اسکے ساتھ اندر چلتے ہوئے بی جان کی بابت دریافت کر رہے تھے۔۔۔ جی ٹھیک ہیں وہ شکر ہے اللہ کا۔۔اپ بھیٹے انکے ساتھ اندر ہیں وہ ۔۔میں ابھی ائی۔۔وہ انہیں کہتی کچن کی طرف چلی گئی تو وہ بھی بی جان کی طرف چلے گئے ۔۔بی جان اپنے بیٹے کو دیکھ کر بہت خوش

ہوئیں تھیں۔۔۔۔وہ انکے ساتھ ہی بیٹھتے انسے باتوں میں مصروف ہوگئے۔۔ دوسری طرف وہ کچن میں جلدی سے چولہے پر چائے چڑھا کر ڈنر کی تیاری میں مشغول ہوگئی۔۔اج وہ گھر آتے لیٹ ہوگئی تھی۔۔کام سے ۔۔اسی لئیے کھانہ اب تک تیار کرنا تھا۔۔چائے جب بن گئ تو انہیں دے کر پھر سے کچن میں اپنے کام کے گئی۔۔

چاچو آج یہی رک جائیں ۔پلیز ۔۔کافی دنوں بعد تو آئے ہیں اپ۔۔کھانے کے بعد وہ جب جانے لگے تو وہ انہیں رکنے کے لئیے فورس کرنے لگی جس پر وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کسی اور دن تھی رکنے کا کہتے چلے گئے۔۔۔۔ اسے برا نہیں لگا کیونکہ وہ جانتی وہ بہت بیزی رہتے ہیں آج بھی وہ کس طرح وقت نکال کر آئے ہونگے

یہ بھی وہ اچھے سے جانتی تھی ۔۔۔اسی لئیے کبھی گلا نہیں کیا تھا ان سے۔۔

پتر کل آئیں گے رشتے والے تجھے دیکھنے کے لئیے اچھے سے بن عوڑ کے آنا انکے سامنے اور دیکھ نہ مت کرنا اس بار۔۔جو بھی آتا ہے تو اسے بھیج دیتی ہے الٹی سیدھی باتیں کر کے۔۔بی جان کو آج پھر سے پڑ گیا نہ دورا افف۔۔ میرے اللہ جی میں انہیں کیسے سمجھاؤں کہ میں میں تو پہلے سے ہی کسی کے نکاح میں ہوں تو کسی اور کا تو نہ سوچنا چاہتی ہوں اور نہ ہی توبہ توبہ۔۔۔۔وہ کانوں پر ہاتھ لگاتی ۔۔ نکاح استغفار نکاح پہ نکاح بی جان یہ کون سے بھوت اکسانے لگ جاتے ہیں آپکو مجھے خود سے الگ کرنے کے لئیے ۔۔اوپر سے آپ

مجھ سے پوچھتی بھی نہیں ہیں خود ہی جسے دل کرتا ہے بلا لیتی ہیں آپ نے کبھی مجھ سے پوچھا ہے کہ میری مرضی کیا ہے۔۔کیوں کرتی ہیں آپ یہ سب مزہ آتا ہے نہ آپکو ہاں۔۔وہ کہتے کہتے رو دی تھی۔۔ہائے نہ میرا پتر روتے نہیں ہیں ایسے۔۔تو نے شادی نہیں کرنی ہے اچھا نہ کر میں خود ہی منع کر دونگی انہیں مگر ایسے رو کر میرا دل نہ بند کروا پتر۔۔وہ اسے سینے سے لگاتی کسی بچے کی طرح پچکارتے ہوئے بولی۔۔۔نہیں روؤ گی لیکن پہلے وعدہ کریں ۔کہ پھر کسی رشتے کی بات نہیں کریں گی آپ ۔وہ بھی کسی بچے کی ہی طرح اپنی بات منوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی جو فی الحال تو کامیاب ہوگئی تھی۔۔اگے کا پتہ نہیں تھا کہ بی جان کو میں پھر سے دورا نہ پڑ جائے ۔۔اچھا نہیں کرتی بس۔۔لیکن کیا کروں بھی اگر کوئی لڑکا مجھے پسند آگیا تو کیسے اس دل پر قابو پاؤں

گی۔۔تو ہی بتا دے۔۔ارے بی جان کہہ تو ایسے رہی ہیں آپ جیسے شادی میر ی نہیں اپنی کرنی ہو اپنے ۔۔اس عمر میں آپکو اتنے لڑکے پسند آجاتے ہیں تو جوانی میں کیا حال ہوتا ہوگا۔۔۔وہ کہتے ہی بھاگی تھی ۔۔اے ٹہر جا زرہ بتاتی ہوں کتنے لڑکے آتے تھے پسند مجھے۔۔وہ اپنی چھڑ ی اٹھاتی ہوئی بولی تھیں۔۔۔اور اسکا کا قہقہ پورے گھر میں گونجا تھا۔۔ویسے گھر تھا بڑا وہی کمرے تھے اس گھر میں۔۔۔۔

---

---

اسنے پورا برازیل چھان مارا تھا لیکن وہ اسے کہیں نہیں ملی تھی جسکا چہرہ اسکے دماغ میں حفظ تھا۔۔جسکا نام اسکے دماغ میں درج تھا۔۔

ویسی دکھنے والی لڑکی وہاں کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

وہ برازیل سے نکل کر کئی دوسرے ممالک میں اسے دیکھ چکا تھا لیکن وہ کہیں نہیں تھی۔۔اور کوئی ایسے نشانی بھی نہیں ہے جس سے میں اسے ڈھونڈ
سکوں۔۔سوچو۔۔سوچو۔۔شائد کچھ تو یاد آجائے اسکے بارے میں۔۔وہ اپنے دماغ پر زور دیتا بولا۔۔اس لڑکی کی جو شکل میرے دماغ میں حفظ ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسلامی ٹائپ ہے۔۔اسنے سر کو کور کیا ہوا ہے۔۔وہ دماغ پر زور دیتے بولا۔۔

اسنے اسکا اسکیچ ڈرا کیا تھا جس کی مدد سے وہ کئی لوگوں سے پوچھ چکا تھا اسکے بارے میں لیکن سب کا یہی کہنا تھا کہ کسی نے اسے کہیں نہیں دیکھا۔۔اخر تھک ہار کر اسنے کوئی کسی اور طریقے سے اسکا پتہ لگانے کے لئے سوچنے لگا۔۔

رات گئے وہ اپنے روم میں آیا تھا اور پوری رات اسنے لیپ ٹاپ پر لگا دی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی سے اسے یہ سب کیسے آتا ہے لیکن وہ کر رہا تھا ساری رات لگا کر اسنے اتنی تو انفارمیشن نکال ہی لی تھی کہ وہ پاکستان میں ہی ہے۔۔اب وہ تھوڑی دیر ریسٹ کر کے پھر پاکستان کے لئے نکلنا چاہتا تھا جسکی ٹکٹس وہ کروا چکا تھا۔۔

سوتے وقت تک وہ اسے ہی سوچتا رہا۔۔اور کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

جب اسکی آنکھ کھلی تو ایک گھنٹہ ہی بچا ہی تھا فلائٹ نکلنے میں وہ جلدی سے ریڈی ہو کر وہاں سے نکلا۔۔اپنے نئے سفر پر۔۔

..... ..... .....

تین دن ہو گئے تھے پاکستان ۔میں اس کو اسے ڈھونڈتے ہوئے مگر اب تک کوئی سراغ نہیں ملا تھا اسے ۔وہ کافی دیر سے گاڑی میں گھوم رہا تھا ۔۔شائد وہ اس ایریا میں اسے کہیں نظر ہی اجائے وہ سوچ ہی سکا کیونکہ اب تک وہ تو اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔

اسنے پاکستان آتے ہی ایک کار رینٹ پر لے لی تھی۔۔ تبھی وہ اسپر آسانی سے اسے ڈھونڈنے کا کام سر انجام دے رہا تھا۔۔

اتنے روٹس پر جا جا کر تلاش کر چکا ہوں مگر نہیں اسکا کوئی اتا پتا نہیں ۔۔کہاں ہوگی وہ لڑکی۔ ابھی وہ اپنی کار میں یہی بیٹھے سوچ رہا تھا ۔۔کہ اسکی سامنے روڈ پر نظر پڑی جہاں کوئی بڑھیا ابھی آکر بیٹھی تھی۔۔۔عالم ٹرانس کی سی کیفیت میں گاڑی سے نکل کر انکی طرف آیا تھا۔مانو۔ایسے جیسے کوئی اسے اس بڑھیا کی طرف لے کر جا رہا ہو ۔۔زبردستی۔۔۔۔ آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں کیا بات ہے ۔۔وہ انکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے پوچھنے لگا۔۔ان بزرگ خاتون نے ہو اسکی طرف بڑے انہماک سے دیکھا تھا ۔۔جیسے انہیں یقین نہ آیا

کہ وہ انسے ہی پوچھ رہا ہے۔۔اج کل کے دور میں تو کوئی نہیں پوچھتا کسی کو کہ وہ کس حال میں ہے کیوں، بس وہ اس دنیا کی بھاگ دور میں لگے ہیں۔۔۔پر تو نے پوچھا۔۔ کون ہو تم ۔۔اور کیوں پوچھتے ہو مجھ سے ۔۔ میں دنیا میں رہنے والے ان دغلے لوگوں سے زرہ مختلف ہوں بی جان۔اپ یہاں ایسے آکر بیٹھیں ہیں یا تو آپ راستہ بھٹک گئی۔۔یا کوئی زریعہ نہیں ہے گھر پہنچنے کا۔۔عالم کے بی جان لفظ پر وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔۔انہیں یاد آیا پہلی بار جب دانی ان سے ملی تھی تو اسنے بھی انہیں اسی لفظ سے مخاطب کیا تھا۔۔۔ ہمم ایسا ہی ہے کوئی آٹو نہیں مل رہا مجھے کب سے چل چل کر تھک گئی ہوں جانا کہیں اور تھا مگر نکل کہیں اور ہی پڑ ی اب واپسی مشکل ہوگئی ہے میرے لئیے گھر پر میر ی بچی میرا انتظار کر رہی ہوگی۔۔اگر وقت پر نہیں پہنچی تو وہ پریشان ہوجائے گی اور پھر

مجھے ڈھونڈنے کے لئیے نکل پڑے گی ۔۔۔لیکن اسے کیا پتہ چلے گا کہ میں کہاں ہوں۔۔ آپ فکر نہ کریں آئیے میں آپکو چھوڑ دیتا ہوں چلئیے مجھے اڈریس بتا دیں میں آپکو چھوڑ دونگا۔۔وہ انہیں اٹھنے میں سہارا دیتا بولا۔۔ بہت شکریہ بیٹے ۔۔جیتے رہو۔۔ہمیشہ خوش رہو۔۔انہوں نے اسے ڈھیروں دعائیں دے ڈالی تھیں۔۔ عالم کو جو انہوں نے اڈریس بتایا تھا وہ اس مطابق انہیں لے جا رہا تھا۔۔گوگل میپ کی مدد سے کیونکہ وہ پہلے کبھی اس علاقے کی طرف نہیں آیا تھا ۔ ۔۔ وہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ بی جان تھوڑی دیر بعد کچھ نہ کچھ بولنا شروع ہوجاتی۔۔ عالم کو اتنا تو اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ بولنے کے شوقین لوگوں کی فہرست میں ہی شامل ہیں۔۔اسی لئیے بس برا سن کر ہوں ہاں میں جواب دے دیتا۔۔۔ بیٹا ایک سوال کروں کیا تو نہیں مناؤ گے۔۔بی جان کے اسطرح کہنے پر عالم نے نہیں میں

سر ہلا۔۔پوچھیں آپ میں سن رہا ہوں۔۔کافی دیر کے بعد جب وہ نہ بولیں تو عالم نے کہا تھا انسے۔۔ کیا تم شادی شدہ ہو ۔۔ویسے لگتے تو نہیں ہو۔۔ماشاءاللہ سے جوان اور بڑے ہی خوبرو وجہہ شخصیت کے مالک ہو۔۔ جی نہیں میں سنگل ہی ہوں ۔ اچھا میری دعا ہے کہ بہت ہی خوبصورت پری پیکر اور خلوص نیت والی لڑکی تمہاری زندگی کا حصہ بنے۔۔بہت خوش قسمت ہوگی وہ جو تمہاری جیون ساتھی بنے گی۔۔ آہ میری بیٹی بھی بہت خوبصورت ہے ماشاءاللہ سے لاکھوں میں ایک ہے وہ ۔۔پڑھی لکھی ہے ماشاءاللہ سے۔جاب بھی کرتی ہے۔کھانہ بھی بنا لیتی ہے ۔۔باقی سارے کاموں میں بھی مہارت حاصل ہے اسے۔۔پر اسکا کھانہ تو بہت لاجواب ہوتا ہے جو بھی ایک بار کھا لے نہ تو وہ دوبارہ کھانے کی خواہش رکھتا ہے ۔۔بیٹا بڑے رشتے آتے ہیں ہر روز ایک نیا رشتہ ایک سے بڑھ کر ایک ہوتا

ہے مگر کیا کروں اپنی بیٹی کا اسے کوئی پسند ہی نہیں آتا ۔۔ہمیشہ نہ کر دیتی ہے ۔۔مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا کہ اسے آخر کونسا لڑکا پسند آئے گا۔۔میں ٹہری بوڑھی ۔بیمار کبھی بھی اس دنیا سے چل بسوں اور پتہ ہی نہ چلے۔۔چاہتی ہوں جانے سے پہلے اسکے ہاتھ پیلے کر دوں۔۔بڑی پیاری بچی ہے وہ تمہیں بھی پسند آئے گی ۔۔دیکھنا ۔۔کیا تم میری بیٹی سے شادی کرو گے۔۔وہ اپنے موڈ میں آہی گئی تھیں عالم جو سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اسکے سامنے اپنی بیٹی کی تعریفیں کیوں کر رہی ہیں اب سمجھا انکی بات سن کر ۔۔پچھتایا تھا سچ بتا کر کہ سنگل۔ہوں نہیں سوری بی جان میرا فی الحال ایسا کوئی موڈ نہیں ۔۔عالم کے صاف انکار پر تو انہوں نے کان ہی نہیں دھرے ارے بیٹا لڑکی دیکھنے سے پہلے ہی تم تو انکار کر رہے ہو

پہلے دیکھ تو لو پھر فیصلہ سنانا۔۔انکی بات پر وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔۔

..... ..... .....

.....

افففف اللہ جی یہ بی جان بھی نہ پتہ نہیں کہاں چلی گئی واپس آنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔کیا کروں محلے میں پتہ کروں شائد کسی کے گھر گئی ہوں۔۔نہیں نہیں تھوڑا سا اور ویٹ کر لیتی ہوں شاید آجائیں ۔۔وہ پریشانی سے باہر صحن میں ٹہلتے ہوئے خود سے بولے جارہی تھی ۔۔۔۔ مسلسل ناخن بھی دانتوں تلے رکھ کر انہیں

کاٹنے کا بھی کام سر انجام دے رہی تھی۔۔جو دیکھیں جائیں تو ہیں ہی نہیں۔۔ پھر بھی اپنی عادت سے مجبور اس فعل کو بھی سر انجام دے رہی تھی ۔۔

---

---

---

ہاں پتر بس بس یہی روک دے ۔۔یہی میرا سامنے گھر ہے آجا چل۔۔وہ اسے گاڑی روکنے کا کہتی خود ہی دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی جو انسے لاک ہونے کی وجہ سے کھل کے ہی نہیں دے رہا تھا ۔

عالم دروازہ ان لوک کرتا انکی طرف سے آکر انہیں۔ باہر نکلنے میں مدد کرنے لگا ۔۔ہاں آجا پتر ۔۔وہ اسے بھی چلنے کا اشارہ کرنے لگی ۔۔۔عالم انہیں گھر کے دروازے تک لایا تو وہ اپنی بیٹی کو دروازہ بجاتے آوازیں دینے لگی انکی آواز پر ۔۔وہ جو پہلے ہی صحن میں چکر کاٹ رہی تھی جلدی سے دروازہ کھولنے لپکی۔۔اور فورا سے دروازہ کھول دیا۔۔

عالم کا فون رنگ کرنے لگا جسے وہ اٹینڈ کرتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا ۔۔ عالم کی پشت بڑھے غور سے دیکھتی وہ کچھ پل ٹھٹک گئی ۔۔بلکل وہی قد کاٹھ وہی بھری بھری جسامت۔۔لمبا چوڑا مرد لگا وہ اسکا شوہر ہے جو ایک۔بار پھر اس سے دور جا رہا ہے۔۔اوہو مجھے کیا ہو گیا یہ کیا سوچ رہی۔ہوں میں وہ یہاں کیسے آسکتے ہیں انہیں

کیسے پتہ چلا میں یہاں ہوں میں بھی نہ --لیکن پھر اپنی ہی سوچ کی۔نفی کرتی وہ بی جان کی طرف متوجہ ہوئی---- بی جان شکر ہے اللہ کا آپ آگئی کہاں چلی گئی تھیں پتہ ہے آپکو کتنا پریشان ہوگئی تھی میں۔وہ دروازہ کھولتے ہی شروع ہو چکی تھی --جب بی جان نے اسے ٹوک دیا --ارے بس کر جا میری لاڈو وہ دیکھ کون ایا مجھے لے کر شکر ہے یہ نہ آتا تو میں گھر کبھی نہ پہنچ پاتی--بہت ہی پیارا اور نیک بچہ ہے --وہ پیچھے کی طرف جہاں عالم تھوڑی دیر پہلے کھڑا تھا اشارہ کرتی اسے بتا رہی تھی جبکہ وہ انکے اشارے کی طرف دیکھتی کچھ نہ پاکر انہیں آنکھیں چھوٹی کئیے دیکھنے لگی--بی جان پیچھے دیکھیں --کون ہے مجھے تو کوئی نظر نہیں آرہا --اپ جسکی تعریفوں کے پل باندھ رہی ہیں وہ تو یہاں ہے ہی نہیں--ارے پر یہیں تو تھا کہاں چلا گیا--بہت بڑی کار تھی اسکے

پاس تو یہی تو کھڑی کی تھی اسنے --کوئی نہیں ہے بی جان آئیے اپ اندر کیا یہی کھڑے رات بتانے کا ارادہ ہے اپکا --وہ انہیں سہارا دیتی اندر کی طرف لائی--جبکہ دروازہ بند کرنے سے پہلے اسے اسکی کی خوشبو کا احساس ہوا --افف او یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے --پہلے وہ شخص جو کوئی بھی تھا وہ اسے دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ ہیں اور اب یہ خوشبو--یہ تو ان کی خوشبو ہے --پر وہ یہاں ہیں ہی نہیں تو مجھے یہ خوشبو کیوں ارہی ہے----شائد ہر لمحے انکے خیالات کا اثر ہے جو مجھے آتے ہیں جو میرے اب تک جینے کی وجہ ہیں--اسی لئیے انکی خوشبو اپنے اندر اترتے محسوس کر رہی ہوں--وہ زخمی سا مسکرا دی---او پتر ابھی جا تو کیوں اب دروازے پر کھڑی ہے--بی جان نے اسے وہی کھڑے دیکھ کر ہانک لگائی -- ان ہاں

آئی بی جان --وہ اپنی سوچوں کے بھنور سے نکلتی جلدی سے گیٹ لاک کرتی اندر کی جانب بھاگی--

---

---

---

وہ تھک ہار کر ہوٹل آگیا اسنے نہ ہی کچھ کھایا تھا نہ ہی آرام کیا تھا--اسے اب غصہ آنے لگا تھا خود پر یہ سب اسکے ساتھ ہو کیا رہا تھا --اپنا نام تک یاد نہیں لیکن اس لڑکی کا نام یاد ہے جس کو میں جانتا تک نہیں --اپنی پہچان یاد نہیں لیکن اسکا چہرہ میرے زہن میں ایسے حفظ ہے جو خود کو بھول جانے کے بعد بھی یاد ہے--اپنا پروفیشن تک یاد نہیں

کہ خود کیا کرتا تھا لیکن اتنا یاد ہے کہ وہ --وہ لڑکی ایک سوفٹویئر انجینیئر ہے --اسکی ہر وہ بات یاد ہے جو مجھے خود کے بارے میں یاد ہونی چاہیئے تھیں -یقینا کوئی بہت گہرا رشتہ ہے میرا اس سے شائد تبھی وہ مجھے نہیں بھولی--کیا میں اسے عشق وشق تو نہیں کرتا تھا جو -وہ اپسرا میرے زہن میں چپک کر رہ گئی لیکن خود مل کے ہی نہیں دے رہی-- نہیں ایسا نہیں ہوسکتا عشق اور مجھے --وہ خود ہی اپنی نفی کرنے لگا--اگر وہ میرا عاشق نہیں تھا تو پھر وہی مجھے کیوں یاد ہے---جب سے ہوش آیا ہے تب سے اسے ڈھونڈ رہا ہوں --کیونکہ میری پہچان اسکے پاس ہے ---وہ بتائے گی ---کون ہوں میں--کیا کرتا ہوں میں--کیسے ہوا یہ سب میرے ساتھ جو میں-سب بھول گیا--میرے ہر سوال کا جواب ہے وہ-لیکن وہ خود کہاں ہے --کہاں ڈھونڈوں اسے--تھک گیا ہوں اب تو--وہ چڑتے ہوئے بولتے ہی بیڈ پر ڈھے گیا جوتوں سمیت ہی -تھکن سے آنکھیں خود ہی بند ہوگئیں تھیں--تھوڑی دیر یوں ہی لیٹے رہنے کے بعد جیسے وہ گہری نیند میں چلا گیا--

آہ --یہ--یہ کیا دیکھا میں نے --میں کسی کا۔خون۔کر رہا ہوں --پر کیوں--ایک نہیں وہ بھی کتنے خون کرتے دیکھ چکا ہوں میں--کیا میں ایک خونی رہ چکا ہوں--ایک قاتل--ایک خون پینے والا--ویمپائر یا پھر ایک بلڈی ٹانگر --وہ بڑبڑاتے اٹھ بیٹھا --جو کچھ وہ ابھی دیکھ چکا تھا اسنے اسکے اوسان خطا کر دیئے تھے وہ پورا پسینے میں شرابور ہو چکا تھا--وہ سب بولتے جو اسنے ابھی دیکھا تھا اسکی حالت عجیب سی کر رہے تھے --اسے سمجھ نہیں آرہی تھی یہ سب کیا ہو رہا تھا--لیکن اچانک ہی آخری کہے گئے لفظ کے ساتھ جیسے اسکے دماغ میں کوئی جھماکہ سا ہوا تھا----اور پھر جیسے ایک فلم سی اسکے دماغ میں چلنے لگی--اور اسے سب یاد آگیا--

کون تھا وہ ۔۔کیا کرتا تھا ۔۔کیسے سب بھول گیا ۔۔کیا ہوا تھا اسکے ساتھ۔۔تو پاشا تم۔جانتے تھے کہ عالم تمہیں ختم کرنے آنے والا ہے۔جسے کوئی نہیں جانتا تھا اسے تو جانتا تھا۔۔پر کیسے ۔۔تو یہ تو جانتا تھا کہ عالم تجھے مارنے آنے والا ہے پر یہ نہیں جانتا تھا کہ میں ہی عالم ہوں۔۔کیونکہ تو نے میری شکل نہیں دیکھی تھی۔کیونکہ تیرے آدمیوں نے مجھے وہاں دیکھ کر فون پر تجھے اطلاع دی تھی کہ عالم کی جگہ کوئی اور آیا ہے ۔۔۔پھر شائد تو نے انہیں کہہ دیا کہ ہاں مجھے بھی مار دو ۔۔لیکن اسے چین نہیں آیا اسی لئے تو خود چل کر آگیا مجھے ختم کرنے کے لئے کیونکہ تو اسی وقت یہ جان گیا تھا کہ میں ہی عالم سلطان شاہ ہوں۔۔پر کیسے۔۔اتنے کم وقت میں تونے یہ کیسے پتہ لگا لیا۔۔شکل نہ ہی تو تب دیکھ پایا تھا جب تونے مجھ پر نظر رکھی ہوئی تھی اور نہ ہی مجھے مارتے وقت دیکھ پایا۔۔اسکا مطلب تو یہ ہی ہے کہ تونے کوئی آدمی نہیں کوئی ڈائوائس میرے اس پاس کہیں رکھی ہوئی ہے جسکی بدولت تو سب سنتا تو رہا کہ میں کیا پلینگ کر رہا ہوں لیکن دیکھ نہیں پایا کہ کرنے والا ہے کون اور کر کیسے رہا ہے۔۔۔

لیکن کیا وہ ڈیوائس اس وقت بھی میرے اس پاس تھی جب میں جنگل میں تھا۔۔لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے میری نظروں سے وہ اوجھل کیسے ہو سکتی ہے ۔۔وہ ڈیوائس کہاں ہو سکتی ہے پھر کہاں۔۔وہ ادھر سے ادھر ٹہلتے دماغ پر مکے کی صورت میں ہاں ہلکے سے مارتے وہ سوچ رہا تھا۔۔لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔لیکن پھر جیسے اسکے زہن میں ایک ماضی کی جھلک آئی اور وہ دم سادھے رہ گیا۔۔وہ ایک مشن پر تھا لیکن وہاں اسے سینے میں گولی لگی تھی لیکن ہسپتال دور ہونے کی وجہ سے وہ لیٹ پہنچے تھے اور بلیڈنگ زیادہ ہوگئی تھی۔۔اسکو اوپریٹ کیا گیا تھا اور وہ ڈیوائس بھی اسی دوران ہی ڈاکٹر نے اسکی دل میں فٹ کر دی تھی کہ اسکی دھڑکنوں کے ساتھ جو بھی بولتا وہ سب پاشا کو پتہ چل جاتا۔۔اسے یہ سب اسی لئے پتہ چلا تھا کہ جب اسے پاشا کے آدمی نے گولی ماری تھی جو اسنے غار میں بیٹھ کر نکالی تھی اسے نکال کر جب اسنے باہر پھینکا تھا تو ساتھ ایک چھوٹی سی چپ بھی دیکھی تھی لیکن وہ اس آگ میں گر جانے کی وجہ سے وہ اسکا

ٹھیک سے معاینہ نہ کر سکا تھا۔۔اور اب اسے سمجھ آیا کہ کیسے وہ اسکے ادھر پہنچنے سے واقف ہوگیا تھا۔۔بہت اچھی پلینگ تھی پاشے۔ لیکن افسوس تیری یہ پلینگ بھی مجھے اوپر نہ پہنچا سکی۔۔پر اب تو میری پلینگ دیکھنا جسمیں تو جل کر راکھ ہو جائے گا۔۔وہ زہر خند لہجے میں غرایا تھا۔۔فریش ہونے کے لئے وہ واشروم میں گھس گیا اور تھوڑی دیر میں وہ باہر نائٹ گاؤن میں تھا۔۔اسکا مطلب وہ اب سونے والا تھا تاکہ اٹھ کر وہ دشمنوں کو مات دینے والی پلیننگ کر سکے۔

لیکن اسے نیند نہ آئی اسی لئے چیج کر کے وہ روم سے نکل کر ہوٹل کے اوپن فلور میں آگیا جہاں پول بھی تھا۔۔بہت سے لوگ وہاں آپس میں خوش گپیوں میں مگن تھے۔۔وہ ان سب سے الگ جا کر کھڑا ہوگیا کچھ دیر بعد ایک لڑکا وہاں ایا۔۔

کیا سوچ رہے ہو۔۔اسنے عالم سے ایسے پوچھا جیسے وہ اسکو جانتا ہو اور بہت فرینک ہو ۔۔عالم۔نے اچٹتی نگاہ اسپر ڈالی ۔۔پر اسکے دوبارہ بولنے پر وہ پول میں دیکھنے لگا۔۔

پاشہ کو مارنے کی پلیننگ کر رہا ہوں۔۔وہ لڑکا جو گلاس پکڑے کچھ پی رہا تھا اسکی بات سن کر اسے اچھوکا لگا ۔۔

کیا پاگل۔واگل ہوگیا ہے کیا ۔۔پاشہ وہ مافیا گینگسٹر اسے مارنے کی بات کر رہا ہے۔۔اسنے جیسے اسکا مزاق اڑایا ۔۔

ہاں وہی۔۔

یا تو پاگل ہے یا تو گریٹ ۔۔اگر تو نے پاشہ کو مار دیا تو تو گریٹ ہے

ورنہ تو تو پاگل ہے۔۔وہ لڑکا کہہ کر رکا نہیں چلا گیا۔۔کیونکہ اسے کسی کی کال آرہی تھی ۔۔

---

---

وہ صبح ہوٹل سے نکل کر گاڑی میں۔ بیٹھا ابھی جا ہی رہا تھا کہ اسنے اپنے اس پاس نظر گھومائی تو حیران رہ گیا۔۔وہ یہاں پھر سے افف ایک تو یہ جگہ میرے پیچھے ہی پڑ گئی۔۔بار بار کیوں میں ادھر ہی آجاتا ہوں ایسا بھی کیا ہے یہاں۔۔

وہ غصے سے گاڑی سے نکلا اور چل کر اس گلی میں آگیا جہاں بی جان کا گھر تھا۔۔وہاں آتے ہی وہ ٹھٹکا۔۔وہاں ایک لڑکی گیٹ کے درمیان کھڑی تھی جو ہو بہو وہی شال اوڑھے کھڑی تھی جو اسکی اپنی تھی اور اسنے نین کو دی تھی۔۔مگر وہ شال اس لڑکی کے پاس کیسے۔۔۔۔وہ اس لڑکی کے چھپے وجود کو دیکھ کر بڑبڑایا جس نے اسی شال سے اپنا چہرہ بھی ڈھانپ رکھا تھا۔۔اسے اس گھر سے باہر نکلتے دیکھ کر وہ اور بھی حیران ہو گیا یہ وہی گھر تھا جس میں وہ تین دن پہلے ان بڑھیا کو چھوڑا تھا اسنے ۔۔ اور وہ لڑکی اسی

گھر سے نکلی تھی ۔۔وہ لڑکی اب گیٹ بند کر کے آگے چل کر کھڑ ی ہو گئی ایسے لگتا جیسے کسی کا ویٹ کر رہی ہو۔۔عالم اسکی ایک ایک حرکت کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

---

---

پتر مجھے ایک لڑکا پسند آیا تیرے لئیے بہت ہی بھلا اور نیک ہے وہ ۔۔وہ لڑکا خود بھی مان گیا ہے شادی کے لئیے ویسے مجھے لگتا ۔۔پتہ نہیں تھا کہ وہ مانے گا اتنی آسانی سے ۔۔۔پر شکر کہ مان گیا ہے تجھے اسنے، تجھے دیکھے بنا ہی شادی کے لئیے ہاں کر دی

---اچھا بھلا ہے اچھے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے امیر بھی ہے اور کیا چاہیے --اب اس بار اگر تو نے نہ کی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھے گی --پہلے بتا دوں تجھے----وہ جو ابھی انہیں منع کرنے لگی تھی انکی وا اگلی بات پر ساکت رہ گئی--پر بی جان ---بولنے کے لئیے جب لب کئیے تو بی جان نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا --اگر شادی کرے گی تو ہی بی جان بلانا ورنہ بھول جا اس بی جان کو--بی جان یہ کیسی بات کر رہی ہیں آپ --پلیز ایسے تو نہ کہیں -- وہ انکے پاس جلدی سے آکر ہاتھ پکڑے نم لہجے میں بولی--میرا آپکے سوا کوئی نہیں ہے بی جان اگر آپ بھی مجھ سے یوں منہ موڑلے گی تو میں جیتے جی مر ہی جاؤں گی--پلیز ایسے نہ کریں--اپ میری شادی کے پیچھے کیوں پڑی ہیں کیا میں بوجھ ہوں آپ پر جو آپ مجھ سے جان چھڑانا چاہتی ہیں--دیکھ لڑکی آج یہ تو کہہ دیا اگر آئیندہ ایسا

کچھ سوچا بھی نہ تو پھر دیکھنا۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی سخت لہجے میں گویا ہوئیں۔۔تجھے کیا لگتا ہے میں تجھے سے جان چھڑانا چاہتی ہوں ارے تو تو میرے دل کا ٹکڑا ہے۔۔تجھ میں تو تیری بی جان کی جان بستی ہے ۔۔تجھے بیانا اس لئیے چاہتی ہوں کہ کل کو مجھے گی ہاں کہ اپنا کچھ ہوگیا تو تیرا کیا ہوگا اور اللہ کو میں کیا منہ دکھاؤں فرض ہی ادا نہ کیا میں نے ۔۔تو تو جانتی ہے ہر روز میری طبیعت پہلے سے بگڑ ہی رہی ہے ٹھیک ہونے کی بجائے ۔۔تو نے تو جان لگا دی ہے مجھ پر میری بچی ۔۔لیکن اللہ تو وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے ۔۔۔کسی کے جان لٹانے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ بڑا ہی بے پروا ہے۔۔اور بے نیاز۔۔اور بیٹی یہ تو اللہ اور اسکے رسول کا حکم ہے جسے تو بار بار ٹھکرا رہی ہے پر اس بار نہیں میں ایسا کچھ نہیں ہونے دونگی میرا فیصلہ اٹل ہے ۔۔اور میں نے تیرے چاچو کو

بھی بتا دیا ہے اس رشتے کے بارے میں انہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اور جلد ہی وہ خود اس چھوکرے سے ملے گے --پھر ہی آگے بات بڑھے گی-- --اب مجھے اور کوئی بات نہیں کرنی چل جا بہت رات ہوگئی ہے چل سو جا جا کر-- مجھے بھی بہت نیند آرہی ہے--وہ کمبل کر میں گھستے اسے جانے کا کہہ گئی اور وہ بے بسی سے انہیں دیکھ رہ گئی--وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ نکاح پر نکاح نہیں کر سکتی لیکن پھر بتا بھی تو نہیں سکتی تھی--کیا کرے تو کیا نہ کرے وہ لائٹ اوف کرتی باہر لان میں اگئی----اللہ جی یہ کیسی آزمائش میں ڈال رہے ہیں آپ مجھے جب کہ آپ جانتے ہیں میں یہ شادی نہیں کر سکتی ۔بلکہ یہ کیا کسی سے بھی نہیں کر سکتی --یا رب مجھے ہمت اور طاقت عطا فرما کہ میں تیری اس آزمائش سے نکل سکوں بی جان کے دل سے کسی طرح یہ شادی کا بھوت نکال دیئجے میرے رب مجھے اب

اب اور مت آزمائیں اب مجه میں اور سکت نہیں کچه بهی جهیلنے کی کیا یہ کم نہیں کہ مجهے اپنے محرم سے اتنے سال دور رکھا گیا بلکہ اب بهی تو وہ میرے ساتھ نہیں اگر ہوتے تو کبهی ایسا نہ ہوتا ۔۔انکو میرے پاس لے آئیے اللہ جی ۔۔۔اب یہ دوری ختم کر دیجئے مالک پلیز ۔۔میں کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی مگر یہ بی جان کو بهی نہیں بتا سکتی اب آپکو میری مدد کرنی ہوگی اگر آپ دو راستے بند کرتے ہیں تو ایک کهولتے بهی ہیں مجهے یقین ہے کہ اب بهی ایسا ساتھ ہی ہو گا آپ۔ نے آج تک مجهے اکیلا نہیں چهوڑا ہر قدم پر میرا دیا تو آگے بهی دیں گے میرے رب میں آج خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی ہوں۔۔مجهے اس بے بسی سے نکال لئجیے میرے رب۔۔پلیز اگر آپکو میری شادی کروانی ہی ہے تو میرے محرم کے ساتھ ہی کروائیے ایک بار پهر سے سب کے سامنے مجهے عزت

سے وہ اپنے ساتھ لے کر جا سکے۔۔اگر آپ میری شادی میرے محرم سے نہیں کروانا چاہتے تو کسی سے نہ کراوئیں۔۔اگر مجھے میرے لئیے محرم کو نہیں ملوانا چاہتے تو اس شادی والے باب کو ہمیشہ کے بند کر دئیجئے۔۔۔ میری دعا قبول کرنی ہی ہوگی آپکو کئیجے مری دعا قبول میرے رب ۔۔۔ کئیجئے۔انہیں واپس لے آئیے زندہ صحیح سلامت ۔۔وہ آج اپنا ضبط کھو چکی تھی تبھی تو پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔۔ ۔۔۔وہ کفر نہیں کر رہی تھی اور نہ ہی ناشکری بس وہ اپنے رب سے اپنے ہی محرم کو مانگ رہی تھی۔۔اب دیکھنا یہ تھا کہ کیا اسکی دعا رنگ لاتی ہے یا نہیں۔۔۔وہ اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی اور کہیں بہت پیچھے چلی گئ ۔۔جس سے اسکی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے۔۔

---

آج وہ جلدی ہی نکل گئی تھی گھر سے ۔۔۔۔اج اسکا ویھان چاہ کر بھی اپنے کام میں نہیں لگ رہا تھا بس ہر وقت اسے یہی ڈر لگ رہا تھا کہ اگر اسکی شادی واقع کسی اور سے ہو گئی تو۔۔یہ سوچ ہی اسکے آفس لئیے جان لیوا تھی۔۔کام وقت پر نہیں ہوسکا تو رات دیر تک وہ میں ہی تھی بڑی مشکل سے تو آج کی اسائنمنٹ کمپلیٹ کر کے وہ نکلی تھی لیکن اج۔بھی اسے پیدل۔ہی جانا تھا کیونکہ بس تو جا

چکی تھی۔۔زخمی مسکراہٹ لئیے وہ اپنی منزل کے لئیے رواں دواں تھی

---

---

آج موسم بھی خراب ہو رہا تھا چاند کو بادلوں نے چھپا رکھا تھا۔۔اور وقفے وقفے سے وہ گرجتے بھی تھے ایسے لگتا تھا جیسے آج کچھ بہت بڑا ہونے والا ہو۔۔بارش کسی بھی وقت برس سکتی تھی ۔۔اس ماحول نے تو الگ اسکی حالت غیر کر دی تھی۔۔ یا اللہ اتنی دیر ہوگئی بی جان تو پریشان ہو رہی ہونگی اور یہ موسم ۔۔افففف۔۔ایک تو

پیسے ہی اتنے کم ہیں  پتہ نہیں کیوں اتنا خراب ہو رہا ہے اگر آٹو کر لیا تو دودھ کے لئیے پیسے نہیں بچے گے نہیں نہیں۔۔مجھے چل کر ہی جانا پڑے گا۔۔وہ سنسان سڑک پر چلتے ہم کلام تھی۔۔مسٹر ہسبینڈ آپکی امانت کی حفاظت کرنا نا بہت ہی مشکل لگتا ہے ایسے موڑ پر آکر ۔۔ وہ اندھیرے میں ڈوبی سڑک پر نظریں دوڑاتے ڈرتے ڈرتے بولی ۔۔ایک تو آج صبح سے ہی ایسا فیل ہو رہا ہے جیسے کوئی مجھے فولو کر رہا ہو لیکن جب دیکھتی ہوں تو کوئی نظر ہی نہیں آتا اللہ جی بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے پلیز میرے ٹی کی امانت کی حفاظت کیجیے گا جیسے اب تک آپ کرتے آئے ہیں آسمان کی جانب نگاہ اسے کئیے اپنے رب سے التجا کر رہی تھی ابھی وہ چل ہی رہی تھی جب کچھ قدموں کی چاپ سنائی دی ۔۔ اسے اپنا سانس حلق میں اٹکتا محسوس ہورہا تھا آنکھوں کو کھولتی دیکھنے لگی جو قدموں کی آواز پر ڈر

سے بند کر لی تھی ۔۔لیکن سامنے دیکھ کر وہ منجمد رہ گئی۔۔ واہ بھائی۔۔کیا بات ہے یارو دیکھو ایک دم مست پیس ہے ہاں لیکن پہلے میں۔۔نہیں۔۔پہلے میں ٹیسٹ کروں گا اسے۔۔نہیں پہلے میں۔۔وہ۔چار لڑکے

اسے اپنے گھیرے میں لے چکے تھے ۔۔اور انکی باتیں سن کر دانی کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی اسکے کانوں میں کسی کے الفاظ گونجے تھے۔۔اوہ نہیں اللہ جی آپ ایسے نہیں کر سکتے میرے مسٹر ہسبیڈ کے ساتھ ۔۔انسو روانی سے بہنے لگے تھے ۔۔ان میں سے ایک لڑکا اسکے پاس آرہا تھا۔۔ نہیں میرے پاس مت آئیے گا دیکھئے مجھ سے دور رہئیے ۔ واہ ان کتوں کو بھی دانی عزت دے رہی تھی جو اسکی خود کی عزت لوٹنے کے در پر تھے ہماری دانی بھی کتنی معصوم اور

بھولی ہیں نہ۔۔ دور رہیں مجھے سے پاس ۔۔پ۔۔پاس مت ائیے۔۔وہ شال کو مظبوطی سے جکڑے بولی تھی جب وہ اسکے پاس آکر اسکی شال کو پکڑنے لگا۔۔اور پھر بس۔۔اللہ جی۔۔۔مدددددد۔۔دل خراش چیخ بلند ہوئی تھی جس پر ان سب کے قہقے گونجے ۔۔اللہ کیا یہاں تو کوئی بھی تیری مدد کو نہیں آئے گا۔۔دیکھ تو اس سڑک پر اکیلی ہم چاروں کی ہوس پوری کرے گی ۔۔ان میں ایک لڑکا بہت ہی کمینگی سے کہتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسکے اور قریب ہوا۔۔دانی کی آنکھیں خوف سے پھیل چکی تھی چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔۔۔اللہ جی میری حفاظت کے لئیے میرے محافظ کو بھیج دئیے ۔۔اسنے صدق دل سے اپنے رب سے دعا کی تھی اور لگتا تھا جیسے دعا فرش سے عرش تک جا کر صرف ٹکرائی ہی نہیں بلکہ اپنی دعا بھی قبول کروا چکی تھی۔۔زن سے کوئی گاڑی وہاں سے گزری تھی

جیسے کوئی آندھی طوفان ہو ۔۔۔وہ چاروں بھی گاڑی کے اتنی سپیڈ سے گزرنے پر بوکھلا گئے لیکن جب وہ آگے چلی گئی تو پھر سے اپنے شیطانی عمل کو تکمیل پہچانے کے لئیے اسپر ہاوی ہونے لگے لیکن یہ کیا وہ گاڑی گزری تھی ویسے ہی واپس آئی۔۔ٹائیر زکی چڑچڑانے کی آواز بھی جیسے اس ماحول کا حصہ بنے تھی۔۔ گاڑی انکے گرد اسٹائل سے چکر کاٹتی رکی تھی دانی جو گہری گہری سانیں لے رہی تھی گاڑی کا ڈور اوپن ہوتے ہی اسمیں سے نکلنے والے شخص کو دیکھ کر ساکت رہ گئی۔۔

---

---

وہ شخص گاڑی کا ڈور زور سے بند کرتا آنکھوں پر سے گوگلز ہٹاتے انکی طرف بڑھنے لگا۔۔ان چاروں میں سے ایک تو شائد اسے دیکھ کر پہچان گیا تھا تبھی آہستگی سے پیچھے ہونے لگا۔۔جبکہ باقی تینوں اس واقف نہیں تھے تبھی تو وہ ایسے ہی کھڑے تھے۔۔بلکہ ان میں سے ایک کو تو شائد اپنی جان بلکل بھی پیاری نہیں تھی ۔۔اسی لئیے تو کہہ بیٹھا ۔۔۔اوہ ابھی نہیں مل سکتی یہ ہوٹ گرل پہلے ہم بول رہا تھا اس فری ہو جائیں پھر □ □تجھ سے کہہ رہا ہوں ۔۔جیسے جیسے وہ شخص کی آنکھیں لہو لہان ہوگئی تھیں۔۔۔لب بھینچے ہاتھ مٹھی کی صورت بندھ چکے تھے دماغ کی رگیں تنی ہوئیں ۔۔اسے یوں دیکھ کر اسکی زبان کو خود ہی بریک لگ چکی تھی۔۔۔۔اسنے اتنی شدت سے اسکے منہ پر مکا مارا تھا کہ دانت ٹوٹ کر باہر کو آگئے خون فوارے

کی صورت نکلا تھا۔۔جسکے بارے میں تم بکواس کر رہے ہو وہ بیوی ہے میری ڈیم اٹ۔۔عالم کی عزت پر گندی نگاہ ڈالنے کی جرات کیسے ہوئی تیری وہ عالم سلطان شاہ کی بیوی اسکی عزت ہے۔۔۔عالم نے اسکی آنکھیں پھوڑ ڈالی تھیں دل خراش چیخیں بلند ہوئیں ۔۔وہ اسے جنونی انداز میں مکوں سے دھو رہا تھا باقی دو کو تو اسکا انداز اور اسکے لفظوں نے ہی ہلا کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔وہ اس سے پہلے بھاگتے عالم انہیں اپنے شکنجے میں لے چکا تھا ۔۔انکا تو اس سے بھی برا حال کیا تھا ۔۔پلیز ہمیں معاف کر دیں آئیندہ کبھی کسی کو بھی تنگ نہیں کریں گے کسی کا راستہ نہیں روکیں گے کبھی کسی لڑکی پر غلط نگاہ کر نگاہ نہیں ڈالیں گے پلیز معاف کر دو ۔۔چوتھے لڑکے نے گڑ گڑا اسے معافی مانگی تھی ۔۔عالم جو انہیں بے حال کر کے اسکی طرف آیا تھا اسکے یوں گڑگڑانے پر اسے سرد نگاہوں سے گھورتے

چلنے کا اشارہ کیا تو اسکے ساتھ ہی وہ اور باقی تینوں بھی پھوٹی آنکھوں ٹوٹی ہڈیوں سے خود کو گھسیٹتے وہاں سے غائب ہونے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔انکے جانے کے بعد عالم اس کے پاس آیا ۔۔وہ جو ابھی تک شاکڈ کھڑی تھی اسکے ہاتھ لہرانے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔جو اسے دیکھ نہیں گھور رہا تھا۔۔

اتنی رات میں کہاں جارہی تھیں۔۔اگر تمہیں کچھ ہوجاتا تو۔۔وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کرتا دبے دبے غصے میں بولا۔۔

وہ جو پہلے ہی یقین نہیں کر پارہی تھی کہ وہ واقع میں اسکے سامنے کھڑا ہے جسکا اسنے اتنے سال انتظار کیا اور آیا بھی تو کس لی اپنی عزت کو محفوظ کر لینے کے لئے۔۔وہ

ہونقوں کی طرح بس اسے ایک ٹک تکے جارہی تھی۔۔عالم۔کو اسکا یوں دیکھنا مزید تعیش دلا رہا تھا۔۔

لیکن نظر جب اسے کپکپاتے گلابی لبوں پر گئ تو اسکا سارہ غصہ کسی جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔۔اس سے پہلے وہ اسکے لبوں پر جھکتا تیز موسلا دھار۔۔بارش بھی شروع ہو چکی تھی۔اسپر جیسے ہی بارش کی بوندیں گری وہ ہوش میں ائی۔۔اور اسے اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر وہ شرم سے سرخ ہوگئی۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تو وہ اسی کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔

آپ ۔۔اپ آگئے ۔۔اللہ جی اگر آپ نہ آتے تو ۔۔اس سے آگے وہ بول ہی نہیں سکی۔۔۔وہ اسکی بات کا مطلب سمجھتے اسکے گرد بازو کو گھیرا بناتے

اپنی گرفت اسپر سخت کر گیا اسے اس پر غصہ بھی آرہا تھا کہ وہ اتنی دیر رات کو پیدل جا ہی کیوں رہی تھی --اپ --اپ کہاں تھے۔میں نے کتنا انتظار کیا آپکا مگر آپ نہیں آئے آپ اپنے مشن پر گئے تھے نہ وہاں تو کچھ ہی دن لگنے تھے پھر جب آپ واپس پیلیس آئیں تھے تو مجھے نہ پاکر اپنے ڈھونڈا بھی نہیں مجھے--جبکہ آپکے لئے تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل تھا نہ--پھر اتنا وقت کیوں لگایا آپ نے --وہ اسکے سینے سے لگی اس سے شکوہ کر رہی تھی--وہ سب چھوڑو پہلے تم اتنا بتاو کہ تمہیں اس وقت پیدل چل کر جانے کی ، پیدل جائے بھاڑ میں تم جاب کس خوشی میں کر رہی ہو ہاں--عالم سرد لہجے میں گویا ہوا--جس پر وہ حیران ہوئی اسے سمجھ نہ آیا کہ عالم کو کیسے پتہ کہ وہ جاب کر رہی ہے--اگر میں نہ پہنچتا تو کیا ہو سکتا تھا --وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر زرہ سختی سے بولا جس پر اس کی انکھوں سے

آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے رخسار کو بھگونے لگے ۔۔عالم کو اسکے آنسو دیکھ اپنا لہجہ اور گرفت دونوں ہی نرم کرنے پڑے۔۔

۔تم یہ بتاؤ اتنی بھی کیا مجبوری تھی ایسے چل کر جانے کی ۔۔ وہ ۔۔وہ میری ہاف سے زیادہ سیلری بی جان کے ٹریٹمنٹ میں لگ جاتی کھانا سب مشکل سے ہی ہوتا ہے ایسے ، بلز اور باقی گھر کا رینٹ۔۔ میں اگر ۔۔آٹو یا ٹیکسی بھی لوں تو ادھار پر کام چلنا تھا ۔۔جو مجھے بلکل بھی منظور نہیں۔۔چچا جب بھی آتے ہیں زبردستی کافی زیادہ پیمینٹ دے جاتے ہیں بٹ وہ میں نے کبھی یوز نہیں کی ۔۔بس مجھے نہیں پسند مجھ پر صرف آپکا حق ہے۔۔جو میں کسی بھی صورت میں کبھی بھی کسی کو نہیں دے سکتی چاہے

کچھ اور۔۔عالم کی گھنی مونچھوں تلے عنابی لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔وہ جو اپنی ہی رو میں بولتی چلی جا رہی تھی اسکی طرف دیکھتے زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔

ڈھرکنیں ایک سو بیس کی سپیڈ پکر چکی تھی وہ پہلے سے زیادہ پر کشش ہو گیا تھا اوپر سے اسکی مسکراہٹ تو نین کی ڈھرکنیں اتھل پتھل کرنے کے لئیے کافی تھی۔۔ عالم اسے بنا کسی تاثر کے دیکھ رہا تھا پھر بھی اسکی یہ حالت تھی اگر اسنے کوئی بات چھیڑی ہوتی تو کیا ہوتا ہماری معصوم سی پرنسس کا۔۔

For more visit (exponovels.com)

اوپر سے وہ دونوں ہی بارش میں پوری طرح سے بھیگ چکے تھے نین کو اپنی حالت پر مزید شرمندگی ہونے لگی تھی۔۔وہ شال کو جو پہلے سے ہی ٹھیک اسے بلاوجہ ٹھیک کرنے لگی۔۔

چلو جلدی سے ہمیں ابھی جانا ہوگا۔۔

وہ اسکی کلائی پکڑے گاڑی کی جانب جانے لگا۔۔عالم بنا اسکی جانب غلط نگاہ ڈالے اسکی کلائی تھامے کار کی جانب بڑھ گیا۔۔

لیکن کہاں لے جارہے ہیں اپ۔۔وہ اسکے ساتھ چلتی پریشانی سے پوچھ رہی تھی کہیں وہ اسے لے گیا تو بی جان کا کیا ہوگا۔۔وہ انکا سوچتے ہی کانپنے لگی۔۔

بی جان وہ تو بہت پریشان ہو رہی ہونگی --اج تو بہت لیٹ ہوگئی افف -- بہت دیر ہو رہی ہے وہ ڈنر میرے بغیر نہیں کرتی اور ڈنر نہیں کریں گی تو مڈیسین کیسے لیں گی --اور میڈیسن ٹائم پر نہ لی تو انہی طبیعت بگڑ جائے گی--پلیز --پلیز بتائیں کہاں لے جارہے ہیں --کہیں اپ--وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے اسکی آنکھوں میں دیکھتی اپنا ڈر واضح کر گئی جسے عالم۔بخوبی سمجھ گیا--ٹھیک سوچ رہی ہو سب بیٹھو گاڑی میں بناچوں چڑا کئے--وہ اسے اندر بیٹھنے کا حکم دیتے بولا--

نین کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں--وہ کیا کرے گی اب اگر اسنے زبردستی کی تو--

میں نے کہا بیٹھو۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو وہ جلدی سے اندر بیٹھ گئی۔۔عالم زور سے ڈور بند کرتا ڈرائورنگ سیٹ سنبھال کر کار اسٹارٹ کرنے لگا۔۔

پلیز میری بات تو سنیں آپ ۔۔لے چلیئے گا لیکن پہلے بی جان کو مجھے بتانے تو دیئجے ۔۔وہ کیا سوچیں گی ۔۔پلیز۔۔وہ اسکی منت کرتے کرتے خاموشی ہوگئی اور کچھ سوچتے باہر گزرتے راستوں پر نظر گھوماتے اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔وہ وہیں تو لے کر جارہا تھا جہاں اسے ابھی ہونا چاہیے تھا۔۔

ایک منٹ آپ آپ تو اسی محلے کی طرف جارہے ہیں جہاں میں رہتی ہوں۔۔لیکن ۔۔اپ۔کو کیسے پتہ میں یہاں اس محلے میں رہتی ہوں۔۔اور ایک منٹ میں کب سے بی جان کا زکر کر رہی ہوں لیکن آپ نے ایک دفعہ بھی یہ نہیں پوچھا کہ وہ کون ہے ۔۔تو

اسکا مطلب آپ سب جانتے ہیں۔۔وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھتے آنکھیں بڑی بڑی کرتی بول رہی تھی ۔۔عالم۔کو اسکی حالت دیکھ کر قہقہ لگانے کا دل چاہا لیکن کمال مہارت سے روک گیا۔۔

تو کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ بی ۔۔بی جان میر ی۔۔میر ی شادی کر وانا چاہتی ہیں انہوں نے تو کسی سے رشتہ بھی پکا کر لیا ہے ۔۔وہ ڈرتے ڈرتے بول رہی تھی کہیں وہ اسکا گلا ہی نہ دبا دے۔۔لیکن وہ کچھ نہ بولا جیسے یہ سب وہ جانتا ہو۔۔اسے حیرانگی ہوئی وہ کوئی ری ایکٹ کیوں نہیں کر رہا۔۔

۔۔میں نے دو سال بڑ ی مشکل سے روکے رکھا ہے مگر اب تو وہ جیسے ٹھانے بیٹھی ہیں کہ مجھے رخصت کر کے ہی چھوڑیں گی

کسی کے ساتھ ۔۔پتہ نہیں کون ہے ۔۔میں نے ہمارے رشتے کے بارے میں انہیں نہیں بتایا تھا کیونکہ اپکے بارے میں جب وہ پوچھتے تو کیا جواب دیتی ۔۔ آپ ۔۔اپ چپ کیوں ہیں کچھ بولتے کیوں نہیں وہ ۔ وہ میر ی شادی کر و رہی ہیں کسی سے ۔۔آدھا راستہ بھی نہیں ہو ا تھا جب اس کو اپنی کچھ دن پہلے بی جان سے کی گئی رشتہ کی بات یاد آئی تو بولتی ہی چلی گئی۔۔ کیا بولوں میں۔۔عالم بے نیاز سا بولا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔ وہ منہ کھولے اسے دیکھنے آپ کہہ لگی۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ہاں ، شادی ہو رہی ہے میری اور رہے ہیں کر لو شادی بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔وہی لہجہ اسکے لفظوں نے تو اس کے اندر کچھ توڑ دیا تھا۔۔۔ ہاں ۔۔یار اس میں اتنا حیر ان ہونے والی کیا بات ہے کرنی نہیں ہے شادی کیا تم نے ۔۔ہاں ۔وہ اسکی تھی۔۔اور وہ پھر بھی اسے کسی اور کا ہونے کا اتنی آسانی سے کہہ رہا تھا

۔۔انسو ٹوٹ کر پلکوں کی باڑ توڑتے اسکے رخسار پر بہہ نکلے ۔۔۔۔کیا تمہیں لگتا ہے شادی تو کیا تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی عالم کے ہوتے کوئی دیکھے گا تو کیا اسکی آنکھیں سلامت رہیں گی ۔وہ سنجیدہ سا اسے کہہ رہا تھا ۔۔ نو ڈاوٹ ۔۔۔وہ دائیں بائیں سر ہلاتے ہولی۔۔ پر وہ جس سے رشتہ ڈن کر دیا بی جان نے وہ کون ہے۔۔

کون ہو سکتا ہے عالم کے ہوتے ہوئے اسکا جواب سن کر وہ دنگ رہ گئی۔۔۔ آ۔۔آپ۔۔آپ ہیں وہ ۔۔رائیلی۔۔اوہ اللہ جی ۔۔جہاں پہلے الجھن اور پریشانی تھی اب وہاں مسکراہٹ نے گھر بنا لیا تھا۔۔ آپ کیسے بتائیے نہ مجھے جاننا ہے ۔۔بے تابی سے پوچھا گیا۔۔ دیر ہو رہی ہے

تم میرے سایہ ابھی بی جان کو کچھ ہو گیا تو ۔ابھی کے لئے اتنا کافی ہے کہ سے کبھی پیچھا نہیں چھوڑا سکتی۔سپاٹ لہجہ تھا۔۔

اور میں کبھی چھڑوانا بھی نہیں۔ چاہوں گی۔۔وہ بے ساختہ بولی ۔۔عالم اسے ایک نظر دیکھ کر واپس سے سامنے دیکھنے لگا۔۔

پھر اس نے بھی کوئی سوال نہیں کیا اسکے لئیے یہی کافی تھا کہ وہ ان حقیقت میں اسکے ساتھ ہے اب خیالوں یا خوابوں میں نہیں جو وہ دو سالوں میں دیکھتی آئی تھی۔۔

---

---

گھر پہنچ کر اس نے ڈور ناک کیا تو فورا ہی دروازہ کھول لیا گیا جیسے کھولنے والا تو اسی انتظار میں بیٹھا تھا وانی پتر آگئی تو شکر آج تو اتنی دیر کر دی اور اوپر سے بارش نے بھی جان اٹکائی رکھی دیکھ بھیگ گئی ہے نہ تو بھی اب سردی لگ جائے گی چل جا جلدی سے کپڑے بدل لے۔۔بی جان تو دروازہ کھولتے ہی شروع ہو گئی بنا نین کے پیچھے دیکھے۔۔بی جان ریلیکس میں ٹھیک ہوں وہ میں تو شائد ابھی تک نہ پہنچ پاتی اگر یہ نہ آتے تو ۔۔نین اندر آتے اپنے پیچھے عالم۔کی جانب اشارہ کئیے بتانے لگی جسے دیکھ بی جان کی آنکھیں

چمکی۔۔پتر تو صد شکر کیسا ہے اجاو اندر وہ اسکے کندھے پر شفقت سے لب رکھتی مسکرائی ۔۔ بی جان آپ انہیں جانتی ہیں ۔۔نین انجان بنی۔۔ ہاں پتر یہی تو تیرا ہونے والا مجازی خدا ہے چل جا جلدی سے چینج کر کے کھانے کا انتظام کر ۔۔۔۔ نین تو بی جان کے ڈھرلے سے ایسے کہنے پر شرم سے سرخ پڑ گئی اور جلدی سے اندر کی جانب بھاگی۔۔ شرما گئی بچی۔۔بی جان ہنستے ہوئے اسکے ساتھ اندر چلی آئیں۔۔اور سنائیں بی جان آپ کی طبیعت کیسی ہے اب ۔۔عالم نے انکے ساتھ ہی بیٹھتے دریافت کیا۔۔ اللہ کا شکر ہے پتر میں ٹھیک ہوں ۔۔ بیٹا میری بیٹی کا خیال رکھنا بہت معصوم ہے وہ ۔۔دنیا کی جب اتنی سمجھ بوجھ نہ ہی ہے اس میں۔۔اور یہ تو ہے بھی بڑی ظالم وہ گھر سے باہر جاتی ہے نہ اسکے واپس آنے تک مجھے سکون نہیں ملتا کیا کروں۔ میں بھی بہت بار کہا ہے نہ کرے جاب میرا علاج

بھی نہ کر وائے اب بس کر دے لیکن نہیں سنتی میر ی تو کہتی ہو ں
جو چچا پیسے دیں گے اسپر ہی ہمارا گزارا ہو جائے گا ۔۔لیکن ضد کر
کے اس نے جاب پہ جانا شروع کیا وہ تو شکر چچا کی اس کمپنی میں
جان پہچان تھی تو کوئی وقت نہیں ہوئی آرام سے نوکر ی مل
گئی۔۔بہت اچھی تنخا ہے جو وہ ساری مجھ پر ہی لٹا دیتی ہے۔۔اوپر
سے کام والی بھی رکھی ہوئی ہے جو دن بھر یہی ہوتی ہے شام میں
اسکے آنے کے بعد ہی جاتی ہے لیکن آج کل تو اسے کہیں ضر وری
جانا تھا تو میں اکیلی ہی ہوتی ہو ں ۔۔تم اسکا خیال رکھنا ۔۔بی جان
ساری روداد سنا کر پھر سے ایک بار ہدایت کرنے لگی۔۔ آپ فکر نہ
کریں اپنی زندگی کا بھی کو ن سی مخلوق خیال نہ رکھتی ہو گی۔۔اس
میں طر ف سے آپ بے فکر ہو جائیں عالم انہیں یقین دلاتا بو لا۔۔ اتنے
وانی کھانہ تیار کر کے لگا چکی تھی۔۔انہیں بلانے آئی کہ کھانہ لگ

چکا ہے۔۔بی جان عالم کو ساتھ لئیے چھوٹے سے ڈائنگ ٹیبل پر آگئی اور بی تین چئیر ز رکھی ہوئی تھی چھوٹی سے راؤنڈ ٹیبل کے گرد ۔۔عالم جان بیٹھے تو دانی نے کھانہ سر وو کیا ۔اور پھر خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔عالم نے ابھی تک ایک لقمہ بھی نہ لیا تھا ۔نین نے پلاو بنایا تھا۔ ۔۔عالم۔نے پہلے کھانے کو دیکھا پھر دانی کو جو خود کھانہ شروع کر چکی تھی۔ اسے غصہ آرہا تھا کہ وہ یہ کیسے کھائے گا کیونکہ اسنے کبھی پلاؤ نہیں کھایا تھا ۔ارے بیٹا شروع کیوں نہیں کیا ابھی تک ۔۔بی جان اسے اپنی پیلیٹ کو گھورتے بولی تو اسے مجبوراً شروع کرنا پڑا۔۔ ایک سپون منہ ڈالا برا سا منہ بناتے ہوئے لیکن جب ٹیسٹ چھکا تو اسے وہ بہت ذائقہ دار لگے اور اسنے پیٹ بھر کر کھانا کھایا کیونکہ اسنے دو تین دنوں سے کھانہ نہیں کھایا تھا۔۔دانی پہلے ڈر رہی تھی کہ وہ کھانہ چھوڑ کر ہی نہ چلا جائے کیونکہ اسے پتہ تھا آج تک اسنے ایسا کھانہ نہیں کھایا ہوگا۔۔سوائے جھینگوں مینگوں کے۔۔لیکن جب اسے کھاتا دیکھا تو اسے بہت حیرانگی اور خوشی ہوئی ۔۔لیکن سر جھکائے کھاتی بھی رہی اسکی طرف اب دیکھنے

سے گریز کر رہی تھی کہیں وہ اسے اپنی آنکھوں سے ہی نہ نگل لے۔۔۔۔ کھانے کا دور ختم ہوا ۔۔تو عالم نے گلا کھنکار کر بات کا اغاز کیا۔۔

بی جان تو پھر نکاح کا کیا خیال ہے آپکا ابھی مولوی کا انتظام کروں یا کل تک ۔۔اسکے اتنی جلدی کرنے پر جہاں دانی پریشان ہوئی وہیں بی جان کو گھبراہٹ ہوئی لیکن پھر سنبھل کر گویا ہوئیں۔۔پتر ہن تا بہت رات ہوگئی وے نہ اور تیرے انکل کیسے آئیں گے اتنی رات گئے۔۔پھر کر لیو انتظام۔ارام سے ۔۔بی جان آرام کرنے کا وقت نہیں ہے تو آرام سے نکاح کیسے کروں گا۔۔مجھے دراصل کسی ضروری کام سے جانا ہے اور کافی عرصہ لگے گا اسی لئے انہیں بھی ساتھ ہی لے کر جانے کا ارادہ ہے۔۔تو کل ہی نکاح ہوگا وہ بھی سادگی سے ۔۔کوئی دھوم دھڑکے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اسکی بات میں کسی قسم کی لچک نہیں تھی۔۔ٹھیک ہے جیسا تو مناسب سمجھے۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں

--بی جان نے رضامندی ظاہر کی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا مطلب صاف تھا اب چلتا ہوں--ارے پتر رات یہیں گزار لیتا آج بی جان موسم کو دیکھتے ہوئے اس سے بولی--نہیں بی جان مجھے ابھی نکلنا ہے کافی کام کرنے ہیں بتایا نہ آپکو جانا ہے مجھے، تو وقت کم ہے--چلتا ہوں پھر وہ جانے لگا تو بی جان اسکے کندھے پر پیار دیتی اسے باہر تک چھوڑنے گئیں--

اسکے جاتے ہی وہ تھوڑا مایوس ہوئی لیکن بی جان کو آتا دیکھ جلدی جلدی ٹیبل پر سے سامان اٹھاتی کچن میں لے جانے لگی--

---

یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا مجھے ان سے ملا دیا اب پلیز انکا ساتھ ہمیشہ کے لئیے میرا مقدر بنا دیئجے کبھی انکا سایہ مجھ سے دور نہ ہونے دیجے گا

۔ میری دعا ہے انکا ساتھ ہمیشہ میرے لئیے قائم و دائم رہے میرے رب ۔۔بس اب یہ شادی بھی خیریت و عافیت سے ہو جائے آمین ۔۔

واقع اللہ نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا اتنے بڑے حادثے کے بعد کے بعد کچھ بھی اسکو زندگی کی ہر آسائش دی اسکو سلامت رکھا کیا ہوا اگر عرصے کے لئیے عالم سے جدا کیا تو اکیلا تو پھر بھی نہیں چھوڑا جب ماما بابا گئے انکل اور انکے بعد وہ ائے۔۔انہیں کونسا اسے

ہمیشہ کے لئیے دور کیا بس کچھ ہی تو عرصے کے لئیے کی یہ دیکھنے کے لئیے کیا وہ ایک بار پھر اس آزمائش میں پورا اترتی ہے بھی یا ناشکری اور بے صبری اپنے رب سے شکوے شکایات کرے گی مگر نہیں اس نے ایسا کچھ بھی تو نہیں کیا صبر سے کام لیا ہر موڑ پر مدد طلب کی تو عالم سے جدا کر کے بھی تو انہوں نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ ایک محفوظ جگہ دی رہنے کے لئیے پیار کرنے کے لئیے بی جان دیں ۔۔اور کیا چاہیے تھا اسے اور سب سے بڑھ کر عزت دی جو جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے۔۔بیشک ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے اور اگر وہ کچھ چھینتا بھی ہے تو بدلے میں دیتا بھی تو ہے جیسے دانی کو دیا ہمیشہ ہر بار۔۔لیکن اکثر لوگ دانی کی کی طرح نہیں ہوتے وہ ایسے موقعوں پر بھی اللہ کی دی ہوئی نعمتیں نہیں دیکھتے بلکہ وہی تکلیف دیکھتے ہیں جن سے وہ گزر رہے ہوتے

ہیں صبر سے کام لینے کی بجائے شکوے شکایات سے بھی کہیں آگے بڑھ جاتے ہیں۔۔

لیکن کچھ نہیں کرتے تو وہ سر خرو ہو جاتے ہیں جیسے دانی ہوئی تھی ہاں وہ اس وجہ سے سر خرو ہوئی تھی کہ وہ ہر آزمائش میں پوری اتری تھی تو سر خرو ہو گئی تھی ۔۔

---

---

وہ رات کو سکون سے سو بھی نہیں پائی تھی اسے بہت سے کام کرنے تھے۔۔اسی لئے وہ جلدی اٹھ گئی تھی اور کاموں میں جت گئی۔۔بی جان اسے بھاگ بھاگ کر مسکراتے ہوئے کام کرتا دیکھ حیران ہوئی تھیں کیونکہ یہ مسکراہٹ انہوں اسکے چہرے کبھی نہیں دیکھی تھی جو اسکو مکمل گلاب کی طرح کھل کھلا دیتی تھی۔۔وہ خوش بھی ہوئیں چلو کوئی تو اسے بھی پسند آگیا۔۔ورنہ یہ مسکراہٹ شائد ہی میں اپنی زندگی میں دیکھ پاتی۔۔

پہلی بار ایسی کھلتی مسکراہٹ تیرے سونہے مکڑھے میں دیکھ رہی ہوں ماشاءاللہ بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں خوش دیکھ کر ورنہ تو میں نے تجھے جب سے دیکھا ہے مرجھایا ہوا اداس چہرہ ہی دیکھا۔جس سے ہم بہت چاہتے ہیں نہ اسکے کھو جانے کے بعد ایسے ہی ہو جاتا ہے جیسے تو ہوا کرتی تھی۔۔ایسا ہی تو ہوا تھا بی جان پر میں آپکو نہیں بتا

ہے سکتی ایم سوری۔۔نین انکی بات پر بس سوچ کر ہی رہ گئی۔۔ لگتا میری پسند تمہارے معیار پر پوری اتری ہے تبھی مسکراہٹ لوٹ آئی ہے تمہاری ۔۔پہلے بتا دیتی ایسا لڑکا چاہیے تو زمین آسمان ایک کر دیتی ۔۔اہ ۔۔نہیں بی جان ایسی کوئی بات نہیں۔۔وہ شرماتے لجھاتے بس اتنا ہی بول پائی۔۔اج شکر ہے رب نے میری سن لی ۔۔مسکراتے کتنی خوبصورت لگتی ہو تمہیں تو شائد اسکا اندازہ بھی نہیں ہوگا ۔۔سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے بولی۔۔تو دانی شرما کر سر انکے کندھے پر ٹکا گئی۔۔ اللہ تمہیں ہمیشہ ایسے ہی مسکراتا رکھے میری بچی۔۔وہ اسکا ماتھا چومتی دل سے اسکی دائمی خوشی کے لئیے دعا گو تھی۔۔دانی دل میں آمین کہتی انکے گرد باوزوں حائل کر گئی۔۔

---

---

دھی ہن باہر وی آجا --بی جان کی آواز پر وہ کچن میں کام جو بس ہونے ہی والا وہ ادھر ہی چھوڑتی باہر آئی ---جی بی جان جلدی کہیں مجھے کام ختم کرنا ہے--وہ بنا سامنے دیکھے آٹے سے اٹے ایک ہاتھ سے بال جو گال پر آتے اسے تنگ کررہے تھے پیچھے کرتی ان پر بھی آٹا لگا گئی--ساتھ ہی چہرے پر بھی نشان چھوڑ گئی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسٹالر جو کندھے سے ڈھلکا ہوا تھا ٹھیک کرتی اسپر بھی آٹا مل چکی تھی--اسکی ایک ایک حرکت کو وہ بڑے غور سے اپنے ہونٹ پر انگلی رکھے آئی برو اچکائے اسے دیکھنے میں مصروف تھا جیسے اس سے ذیادہ ضروری تو اور کوئی کام ہی نہیں تھا اسکے پاس--اس حسین اپسرا کے سراپے پر نظر ڈالنے کے علاؤہ جسے دیکھ کر وہ ایک پل کے لئے مبہوت

ہو گیا تھا۔لیکن پھر جلد ہی خود کو سنبھال گیا۔۔اسکا ملائی سا چمکتا چہرہ جس پر ہلکی سی لالی بھی بکھری ہوئی تھی بہت ہی دلفریب لگ رہا تھا گلاب کی پنکھڑی سے لب جب تھرتھرائے تو اسکے دل میں کچھ ہل چل سی مچی جسے وہ سرے سے اگنور کر گیا۔۔بڑی بڑی سیاہ آنکھیں جو وہ مزید پھیلائے بی جان سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔اسے اور حسین بنا رہی تھیں۔۔بال جو پیچھے جوڑے کی شکل میں باندھے گئے تھے وہ آدھے کمر پر کسی آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے اور کچھ آوارہ لٹیں اسکے خوبصورت مکھڑے کا طواف کرنے سے خود کو روک نہیں پائیں تھی تبھی اسے اٹکیلیاں کرتی تنگ کر رہی تھی۔۔

دانی نے بول کر جب سامنے دیکھا تو بوکھلاتے جلدی سے اسٹالر سر پر کرتی سٹپٹائی ۔۔اسکی اس حرکت ۔پر جو وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔کام چھوڑ وہ میں پڑوس سے کسی کو بلا کر کوا لونگی تو جا جلدی سے تیار ہو جا اپنے سنگ نال پالر وچ

اسکی دلہنیا بن کر انا ایسی دلہن جو کبھی کسی نے نہ دیکھی ہو۔۔بی جان کے اسی دشمن جان کے سامنے کہے گئے جملوں پر اسکا دل کیا وہ کہیں چھپ جائے ۔۔اور ساتھ بی جان کو لے جاکر کہہ سکے کیا ضرورت ہے ایسی بات انکے سامنے کہنے کی۔۔

جی۔میرا مطلب ہے کہ میں ریڈی ہو کر آئی ۔۔دانی کہتے ہی اندر کی جانب بھاگی۔۔

عالم اس دوران خاموش ہی رہا تھا۔۔جبکہ دانی کے اندر جانے کے بعد بی جان ایک بار پھر سے اسے پتہ نہیں کون سے قصے سنانے بیٹھ گئی تھیں۔۔جنہیں وہ بڑے ضبط سے سن رہا تھا۔۔

دانی آدھے گھنٹے بعد فریش سی اسکے سامنے کھڑی تھی دوسرے لباس میں سجائے بلیو کلر کی شرٹ پر ٹراؤزر پہنے اوپر شال اوڑھے وہ اسکے سارے غصے کو چھو منتر کر گئی تھی جو عالم کو وہاں بیٹھے اسکا انتظار کرنے کے چکر میں بی جان کے قصے سننے کی بدولت آرہا تھا۔۔

عالم بنا کسی کو مخاطب کئے باہر چلا گیا اسکا مطلب تھا اب ایک منٹ بھی اور نہیں لے سکتی دانی۔۔اور دانی بھی فورا ہی اسکے پیچھے چلی گئی۔۔

عالم کار سٹارٹ کئے بیٹھا تھا۔۔دانی کار کا دروازہ کھول کر اسکے پہلو میں بیٹھ گئی ۔۔عالم نے اسکے بیٹھتے ہی زن سے گاڑی کو آگے بڑھا دی ۔۔دانی بوکھلاتی جلدی سے سیٹ

بیلٹ پہنتے اسے گھورنے لگی ۔۔جو اتنی اسپیڈ میں ڈرائورنگ کرتا اسکا ننھا سا دل بے حال کر رہا تھا ۔۔

دس منٹ میں وہ ایک بہت بڑے پالر کے سامنے رکے تھے۔۔جو انکے محلے سے تیس منٹ کی دوری پر تھا لیکن مسٹر عالم نے یہ راستہ دس منٹ میں طے کیا تھا۔۔دس منٹ ہیں تمہارے پاس پالر والی سے کہنا اگر اس سے بھی جلدی ہوسکے تو تیار کر کے تمہیں میرے پاس بھیجے ورنہ میں خود آجاؤنگا۔۔اور پھر کیا ہوگا یہ بھی مجھے نہیں لگتا بتانے ضرورت ہے۔۔یو بیٹر نو ۔۔رائٹ۔۔اسکے لہجے کی سختی اور وارننگ دانی کو پریشان کر رہے تھے کیونکہ یہ تو مشکل تھا وہ ایسے ریڈی ہونے میں اتنا ٹائم لیتی تھی اب تو برائیڈ بننے جا رہی تھی تو کیسے دس منٹ میں وہ معصوم اسے تیار کر کے بھیجے گی۔۔لیکن۔کچھ بولنے کی ہمت نہ ہوئی اسی لئے خاموشی سے وہاں سے اندر چلی ائی۔۔

---

---

---

ہاف وائف لہنگا جسمیں گولڈن رنگ کا بہت نفیس اور عمدہ کام ہوا تھا۔لمبے سیاہ گھنے ریشمی بالوں کو اچھے سے ہیئر اسٹائل میں مقید کیاگیا تھا۔گلے میں ڈائمنڈ کا خوبصورت امتزاج کا بنا نفیس سا نازک سیٹ اسکی گلے کی زینت بنا ہوا تھا جو اسکی صراحی دار چمکتی گردن کی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا۔۔کانوں میں ڈائمنڈ کے ہی چھوٹے سائز کے ٹوپس تھے۔۔میک آپ کے نام پر لائٹ سا فاؤنڈیشن کے ساتھ نیچرل پنک کلر کی لپسٹک لگائے سر پر لال ڈوپٹہ جسے پنس کی مدد سے اسپر سیٹ کیا گیا تھا۔۔یہ سب اسے حسین ترین،

قدرت کا شاہکار بنا رہا تھا۔۔لالی لگانا ضروری نہیں سمجھی گئی تھی کیونکہ دانی کے گال پہلے ہی ہلکے ہلکے سرخ تھے۔۔اور خود کو آئینے میں اس روپ میں دیکھ کر تو وہ شرم سے مزید لال ہو رہے تھے۔۔گھنی پلکیں جنہیں کسی بناوٹی شے کی ضرورت ہی نہیں تھی وہ مڑی ہوئی تھی ۔۔آئی برو قدرتی ہی خوبصورت طریقے سے بنائی گئی تھیں جنہیں چھونے کی نوبت نہ پیش آئی تھی۔۔وہ دلہن کی مناسبت سے تیار بیٹھی تھی۔۔عالم جو ایک گھنٹہ سے اسکا باہر ویٹ کر رہا تھا اسکے نہ آنے پر وہ خود ہی تن فن کرتا اسے لینے آیا تھا اس روپ میں دیکھ کر منجمد رہ گیا۔۔

کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں وہ چل۔کر اس اپسرا کے پاس آیا جو نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی۔۔اپنے سامنے کسی کا بڑھا ہوا ہاتھ دیکھا کر وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ کر ٹھٹکی جو خود ہی اسے لینے آگیا تھا۔۔دانی اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے گئی جسے عالم نے بڑی مظبوطی سے

تھام کر اسے کھڑا کیا تھا۔۔دانی دوسرے ہاتھ سے اپنے لہنگے کو سنبھالے اسکے ہم قدم ہو لی۔۔دل میں ڈر جاگ گیا تھا کہ اب وہ اسپر غصہ کریگا اتنی دیر کرنے پر۔۔لیکن وہ بھی کیا کرتی تیار ہونے میں اب اتنا وقت تو لگ ہی جاتا ہے۔۔لیکن اس سے کون سمجھائے جو وقت کا ضیاع بلکل برداشت نہیں کرتا ۔۔وہ کار کے پاس پہنچے تو عالم نے اسکی جانب کا ڈور کھول کر اسے بیٹھنے میں مدد دی۔۔اور اسکا ڈور بند کر کے خود بھی اکر اپنی نشست سنبھال کر ڈرائورنگ کرنے لگا۔خاموشی سے وہ اسے گھر لے آیا اور اس دوران اسنے اسے کوئی بات نہیں کی تھی وہ جو سمجھے بیٹھی تھی ابھی غصہ کریگا لیکن ایسا کچھ نہ ہوتے دیکھ وہ مطمئن ہوگئی۔۔

---

وہ گھر آئے تو تھوڑی ہی دیر میں مولوی بھی آگیا تھا جسے دانی کے چچا ہی لائے تھے۔۔

بی جان اپنی لاڈو کو اس روپ میں دیکھ کر بلائے اتارتے نہیں تھک رہی تھیں۔۔

کچھ ہی دیر میں نکاح کی تقریب بی شروع ہوگئی۔۔

دانین مرتضی نواز شاہ آپکا نکاح عالم سلطان شاہ سے بعوض دس کروڑ روپے۔ سکہ رائج الوقت۔ طے پایا۔ گیا ہے۔ کیا آپکو۔ یہ نکاح منظور ہے۔۔

ہر گز نہیں ۔۔میں کسی عالم سے نکاح نہیں کرونگی۔میں۔۔یہ میرا۔ پہلا پہلا نکاح ہے اور یہ میرے ہونے والے اکلوتے شوہر جنکا اپ نام بھی صحیح سے نہیں لے رہے۔۔مجھے نہیں کرنا نکاح کسی عالم شاہ سے۔۔دانی فورا سے اٹھتے حواس باختہ سی انکار کر رہی تھی ۔۔عالم کو اسکی اس بیوقوفی پر دل کیا دو لگا جائے لیکن اسے چچا اور بی جان کی وجہ سے برداشت کرنا تھا۔۔دانی پتر کیا ہوگیا ہے تجھے ۔۔تیرا نکاح تو عالم سے ہی ہونے ہے اس پر تو نے پہلے کوئی اعتراض نہیں کیا تو پھر اب کیوں کر رہی ہے ۔۔بی جان پریشان سی بولی۔۔نین میں نے بتایا تو تھا کہ میرا نام عالم سلطان شاہ ہے کیا آپ بھول گئی ہی۔اور سب کا ایک ہی شوہر ہوتا ہے ،جو مولوی صاحب پوچھ رہے ہیں اسکا مثبت جواب دو۔۔ عالم چڑ کر بولا دانی اسکے نین کہنے پر ٹھر سی گئی۔۔لب تھرتھرائے لیکن آواز نہ نکل سکی عالم نے اسکی کلائی پکڑ کر واپس بیٹھا دیا۔۔اپ۔ شروع کیجئے وہ کنفیوز ہوگئی اس نام کو لے کر۔۔عالم اسکی کلائی پر گرفت سخت کرتا اسے دیکھتے مولوی کو بولا۔۔

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔مولوی صاحب نے پھر پوچھا۔۔جسپر دانی نے عالم کو بے یقین سی نظروں سے دیکھا پھر سر جھکائے بولی۔۔

قبول ہے۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔

کیا آپکو قبول ہے۔

قبول ہے۔۔

پھر اسی طرح عالم سے پوچھا گیا اور یہ نکاح اللہ اللہ کر کے اختتام کو پہنچا اور پھر مبارکباد کا سلسلہ شروع ہوا ساتھ ہی منہ میٹھا کیا گیا۔۔پھر کھانہ کھایا گیا۔۔تھوڑے سے ہی مہمان تھے گھر پر جنکے لئے کھانے کا انتظام گھر پر ہی کیا گیا تھا۔۔

کھانے کے بعد عالم جانے کے لئے اٹھا۔۔تو بی جان کی آنکھیں آبدیدہ ہوگئی دانی کو دیکھ کر جسکا حال انہی کی طرح ہی تھا۔۔

آپ اپنا بہت خیال رکھا بی جان ۔۔پلیز۔۔وہ روتے ہوئے انکے ہاتھ پر اپنے لب رکھتے انسے التجا کر رہی تھی۔۔نہ میرا پتر روتے نہیں۔ ہے ۔ایسے موقعے پر۔۔اور تو میری فکر نہ کر میں اپنا خیال رکھونگی۔۔وہ اسکے گال پر سے موتی چنتے پیار سے بولی۔۔

اسکے بعد وہ چچا سے ملی۔۔جو اسے دعا دے رہے تھے۔۔

آپکا احسان میں کبھی نہیں اتار پاؤں گی چچا آپ تب میری زندگی۔میں آئے جب مجھے سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔

نہیں بیٹی یہ کوئی احسان نہیں تھا۔۔وہ تو میں اللہ کی جانب سے ذریعہ بنکر آیا تھا تمہارے پاس ورنہ مجھ میں کیا اوقات کسی پر احسان کرنے کی ۔۔اور کیا باپ بیٹی کے بیچ احسان کا بھی وجود ہوتا ہے۔۔وہ اسے شکوہ کرتے بولے تو وہ نفی کرتے مسکرا دی۔۔

پتر بہت خیال رکھنا میری بچی کا -- بہت معصوم ہے -- پر صرف تیری ہے -- بی جان عالم کے کندھے پر بوسہ دیتی پیار سے بولی --

آپ فکر نہ کریں میں اپنی امانتوں کا بہت اچھے سے خیال رکھتا ہوں -- عالم کہہ انسے رہا تھا جبکہ دیکھ نین کو رہا تھا جو اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی نظریں جھکا گئی --

عالم چچا سے بھی ملا پھر وہ باہر آگئے عالم نے کار کا دروازہ کھولا نین کو بیٹھایا اور۔ پھر خود بیٹھ کر کار زن سے بھگا لے گیا --

نین اس سے سوال۔کرنا چاہتی تھی کہ اسنے یہ سب کیوں کیا -- کیا وجہ تھی اس سب کے پیچھے ۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی آنسو یہ سوچ سوچ کر بہتے چلے جارہے تھے۔۔لیکن پوچھنے کی ہمت وہ خود میں جمع نہیں کر پارہی تھی۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک شاندار ہوٹل۔کے پارکنگ ایریا میں رکے ۔۔اور عالم نے اسے باہر نکلنے کو کہا نین بنا کسی چوں چڑا کے باہر نکل ائی۔۔عالم نے کار لوک کی اور اسے لئے ہوٹل میں اینٹر ہوگیا۔۔

---

---

نین کو عجیب سے وسوسے ستانے لگے۔۔جب بھی وہ ایک عالی شان روم میں داخل۔ہوئے۔۔

اندر آتے ہی عالم واشروم میں گھس گیا اسنے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔نین کو اسکی خاموشی مزید پریشان کر رہی تھی۔۔اسکا سر اب شدید درد کرنے لگا تھا ۔۔وہ بیڈ آکر بمشکل خود کو سنبھالتے بیٹھی تھی۔۔تھوڑی ہی دیر میں عالم بھی باہر نکل آیا لیکن نین کو آنکھیں موندے بیٹھے بیڈ پر عجیب طریقے سے پڑے دیکھ کر ناگواری سے سر جھٹکا۔۔

اسے اسکی حرکتوں سے پہلے ہی کافی غصہ آیا ہوا تھا اوپر اسکا اب یوں بیڈ پر بے ڈھنگے طریقے سے گرنے پڑنے والے انداز میں آنکھیں بند کئے لیٹے رہنا اسے مزید تیعش دلانے کے لئے کافی تھا۔۔

اٹھو۔ میں نے کہا نین اٹھو ۔۔وہ آسکے سر پر مسلط ہوتا اسے جھنجھوڑتے ہوئے بول رہا تھا لیکن۔وہ ہوش میں ہوتی تو کچھ حرکت میں آتی نہ۔۔اسے سٹل پڑے دیکھ عالم کو لگا کہ کچھ گڑ بڑ ہے۔۔اسنے گلاس میں پانی ڈال کر اسکے منہ پر چھینٹے مار کر ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں ائی۔۔۔

واٹ دا ہیل ۔۔اب تمہیں کیا ہوگیا۔۔وہ غصے سے بپھرا ڈاکٹر کو فون کھڑکھا گیا۔۔تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر رہا تھا۔۔

سر انہوں نے کافی سٹریس لیا ہے کسی بات کا جسکی بدولت انکی یہ حالت ہوگئی انکے لئے سٹریس لینا بہت خطرناک ناک ہے ۔یہ کافی ویک ہیں۔۔انکا بلڈ کم ہونے کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔۔انہیں بلڈ کی اشد ضرورت ہے۔۔جب انسان حد سے زیادہ سوچنے

لگ جائے تو اسکا خون سوکھنے لگتا ہے جیسے اب آپکی وائف کا سوکھ رہا ہے۔۔اوپر سے انہیں بلڈ نہیں لگایا گیا جسکی وجہ سے یہ فیزیکلی بھی کافی ویک ہوگئی ہیں۔۔ڈاکٹر ایک ترنگ میں اسے سب بتا گیا۔۔یہ بکواس تو مجھے کیوں سنا رہا ہے جو کرنا ہے جلدی کر میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔ سمجھا۔ عالم اسکا گریبان پکڑے دھاڑا تو وہ بیچارہ خود کو چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگا۔۔دیکھ تیرے پاس آدھہ گھنٹہ ہے جو کرنا ہے جلدی کر مگر اسے بلکل ٹھیک کر دے سمجھا۔۔

عالم اسکو جھٹکے سے دور دھکیل کر بولا۔۔

لیکن اسکا بلڈ گروپ ہمارے پستال میں نہیں ہے۔۔اور کہیں اور سے آدھے گھنٹے میں انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔۔وہ ہانپتا ہوا اسے بتا رہا تھا۔۔

کون سا بلڈ گروپ ہے جو ملنے میں ٹائم لگائے گا۔۔او نیگیٹو ۔۔وہ جھٹ سے بولا۔۔ابے تو میرا نکال جتنا چاہیئے اتنا لے مگر اسے جلدی ہوش میں لا سمجھا ۔۔وہ ایک بار پھر اسکے قریب آکر پھنکارا تھا ۔ڈاکٹر جلدی سے اپنا کام کرنے لگا۔۔عالم کا خون وہ لے چکا تھا اور اس میں ہی ایک گھنٹہ سے زیادہ ٹائم لگ چکا تھا ایک بوتل لی تھی بلڈ کی عالم سے تو اتنا ٹائم تو پھر لگتا ہی تھا۔۔جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا عالم اسے خون آشام نظروں سالم ہی نگل رہا تھا۔۔

جیسے تیسے ڈاکٹر اپنا کام ختم کر چکا تھا لیکن ایک بوتل خون دینے کے بعد بھی اسے اب تک ہوش نہیں آیا تھا ۔۔لیکن۔ ڈاکٹر چلا گیا۔۔یہ کہہ کر ایک دو گھنٹہ تک اسے ہوش اجائے گا ۔۔عالم نے بھی جانے دیا ۔۔

اسکے جانے کے بعد عالم اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔۔

وہ اپنا کام کررہا تھا کہ نین کو ہوش آگیا۔۔بمشکل اٹھتے وہ اپنے ہاتھ میں لگے نکولے کو دیکھ کر ڈر گئی اسے یاد تھا یہ اسے نہیں لگا ہوا کیونکہ اسنے کوئی خون نہیں لگوایا تھا پھر یہ کیسے۔ عالم جو سامنے ہی صوفے پر بیٹھے کام کر رہا تھا اسے بیٹھا دیکھ کر بھی اپنا کام ہی کرتا رہا۔۔نین اٹھ کر اسکے پاس ائی۔۔

یہ سب کیا۔۔مجھے کیا ہوا تھا۔۔اسکے پوچھنے پر بھی جب عالم نے کوئی جواب نہ دیا تو اسکا دل کیا وہ لیپ ٹاپ اس سے لے لے اور پوچھے پہلے میرے سوال کا جواب دیجئے پھر اپنا لیپ ٹاپ لیجئے ورنہ بھول جائیے۔۔

عالم اسکے تیور دیکھ کر آئی برو اچکائے اسے گھورنے لگا۔۔دانی اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی لیپ ٹاپ واپس ٹیبل پر رکھ کر اسکے قدموں میں بیٹھ گئی۔۔

پلیز بتائیں آخر کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں آپ ۔۔جو کچھ بول نہیں رہے بس تکے جا رہے ہیں۔۔دانی اپنے کہربا روپ میں اسکے دل کے تار چھیڑنے کے لئے کافی تھی۔پر یہاں اسکے علاؤہ کوئی اور ہوتا تو یہ سب اس کے لئے آسان تھا لیکن عالم سلطان شاہ کے لئے نہیں ۔۔

جا کر سو جاؤ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔زیادہ پٹر پٹر کرو گی تو پھر سے بے ہوش ہوجاو گی۔۔موم کی گڑیا ہو ۔۔بہت نازک سی۔۔اسی لئے خود کو ہلکان مت کرو اور آرام فرماؤ

--وہ اسکو مزید تنگ کرنے کو بولا--دانی اس سر پھرے سے مزید کچھ بھی نہ بولی--جانتی تھی سب بیکار ہے لہذا آرام کرنا ہی بہتر ہے--عالم لیپ ٹاپ بند کرتا بیڈ پر آکر لیٹ گیا--جبکہ دانی تذبذب کا شکار تھی --اسے اپنا بیگ تو نظر نہیں آرہا تھا اسکا مطلب تھا وہ گاڑی میں ہی ہے--اور اب وہ یہاں کیسے اے گا--اس کھڑوس دیو سے بولنے کی ہمت اسمیں نہیں ہو پارہی تھی--لیکن اسٹل اسے کھڑے دیکھ وہ خود ہی بول پڑا--

ساری رات کھڑے رہ کر مزید کاغذ کا ٹکڑا بننے کا ارادہ ہے تو مجھے وہ منظور نہیں کیونکہ پھر تو تم ہر وقت سوتی ہی پڑی نظر آؤ گی اور جس مقصد کے لئے میں تمہیں لایا ہوں وہ خاک میں مل جائے گا--اسی لئے اب کھڑی رہنے سے بہتر ہے جاؤ جاکر میرے ہی کوئی کپڑے نکال کر پہن لو اور سو جاؤ--ساتھ مجھے بھی سونے دو--وہ کانوں میں بلوٹوتھ

لگاتے بولا ۔۔دانی خاموشی سے کبرڈ کھول کر اسکی۔ شرٹس دیکھنے لگی۔۔اسنے اس میں سے ہاف وائٹ کلر کی شرٹ نکالی ساتھ اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا پہنے ۔۔کیونکہ پینٹس اسے پسند نہیں تھی اور اسنے کبھی زندگی میں زیب تن نہیں کی تھی تو پھر اب کیسے کر لیتی ۔۔اسی لئے کافی مشقت کے بعد آخر اسے ہلکا نرم سا ڈھیلا سا ٹراؤزر اسے نظر آہی گیا جو ہلکے نیلے کلر میں تھا۔۔سائز تو اسکی لئے کافی بڑا تھا پر یہ اسے پسند آیا تھا ۔۔وہ کپڑے لئے واشروم میں گھس گئی۔۔بڑی مشکل سے اسنے کیسے تیسے بھاری کامدار ڈوپٹہ اتارا جو کافی ساری پنس کی مدد سے اسکے سر پر فٹ ہوا۔ہوا تھا پنس نکالتے ہی اسے اتنا ٹائم لگ گیا ۔۔پھر جلدی سے شاور لے کر اسنے عالم کی شرٹ زیب تن کی۔۔جو اسے گھٹنوں تک آرہی تھی کوز اتنی تھی کہ بازو ہی اندر چلا جاتا۔جنہیں وہ بار بار پیچھے کرکے اپنے نازک ہاتھ نکالتی ۔۔ ٹراؤزر کی باری آئی تو اسے کافی کھلا تھا۔۔لیکن۔ لیسس کی ہیلپ سے اسنے فٹ کیا۔۔پھر جلدی سے اسنے گیلے بالوں میں برش کیا ۔۔اور اپنا لہنگا اچھے سے تہہ کر کے باہر آگئی اسے شرم آرہی تھی بنا ڈوپٹے کے۔۔لیکن صد شکر کہ وہ تو سو گیا تھا

اسنے جلدی سے لہنگا کبرڈ میں رکھ دیا--اور سونے کے لئے صوفے کی جانب بڑھنے لگی--کہ اسکی آواز پر قدم وہیں جم گئے--

یہاں کوئی فلم نہیں چل رہی مائے اسٹابری پرنسس --جو تم صوفے پر سو جاوگی اور میں تمہیں سونے دونگا--نکاح ہوا ہے ہمارا ایک بار نہیں--دو بار وہ بھی مجھ سے--تو قدم واپس لو اور بیڈ پر آکر سو جاؤ --

نہیں آپ سے نہیں میرا نکاح ٹائگر سے ہوا تھا پہلی بار اور اب آپ پتہ نہیں کیوں خود کو عالم کہہ رہے ہیں یا پھر اپنے جان بوجھ کر ہی میرا نکاح کسی اور سے کر دیا ہے --اپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا میرے بارے میں جسنے اس نکاح کو مزاق نہیں لیا کہ بھولنے کو کہا گیا تو بھول جاؤ بلکہ آپکے لئے خود کی کسی جنت کے پھول کی طرح حفاظت

کی ہے۔۔۔اور بدلے میں اپنے کیا کیا میرے ساتھ ۔۔دانی اب باقاعدہ روتے ہوئے اسے شکوا کر رہی تھی۔۔

میں۔ جانتا ہوں نین۔کہ تم سیپ میں چھپی موتی۔کی طرح انمول ہو۔۔تمہارا۔ کردار۔ آسمان سے گرتی۔ بارش کی بوندوں کی طرح پاک ہے ۔اسی لئے تو دوسری مرتبہ بھی تمہیں ہی اپنے نکاح میں لیا ہے۔۔جبکہ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتی تو سوچتا بھی نہ کہ وہ اسوقت ہے کہاں۔۔۔تمہارا نکاح پہلے بھی عالم سلطان شاہ سے ہی ہوا تھا۔۔اور اب بھی اسی سے ہوا ہے۔۔فرق صرف اتنا ہے تب تم اپنے ہوش میں نہیں تھی ۔۔اور اب اپنے ہواس میں شوہر کا نام سن کر ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔تو اسمیں میرا کیا قصور ۔۔ٹائگر تو میں مافیا ورلڈ کے لئے ہوں۔۔لیکن رائیلٹی میں تو میرا نام۔عالم سلطان شاہ ہے جسکی

تم بیوی ہو۔۔ تمھیں اور ہمیشہ رہو گی۔۔عالم۔اسے کلائی سے تھامے بیڈ پر بیٹھاتے نرمی سے بولا۔۔تاکہ وہ اس بات کو زیادہ سوچ کر اپنی طبیعت پھر سے نہ خراب کر لے۔۔

جبکہ وہ تو جیسے گنگ رہ گئی۔۔اسے پتہ نہیں تھا کہ اسکے شوہر کا نام کیا ہے ۔۔کتنی بڑی بیوقوف ہے۔۔

پر آپکو آپکی فیملی میں بھی تو سب ٹائگر ہی کہتے تھے۔۔۔۔دانی نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔

کیونکہ عالم دنیا کے لئے اسی دن مر گیا تھا جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔۔لیکن در حقیقت اللہ نے مجھے زندہ رکھا تاکہ میں دشمنوں کو نیست و نابود کر دوں۔۔میں جب دنیا کے سامنے آیا

تو ٹائگر کے نام سے --جو ایک مافیا کنگ ہے -- سمجھی--اور عالم مجھے فیملی میں کوئی نہیں کہتا کیونکہ اسکی اجازت عالم نے انہیں خود نہیں دی ہوئی--

اب سو جاؤ --وہ اسے بتاتے سونے کے لئے کہتا خود اپنی سائڈ لیٹ گیا--جب اتنا بتا دیا تو پلیز یہ بتا دیں کہ دو سال بعد ہی کیوں آئے آپ --ایسا کیا ہوگیا جو اپنی امانت کو اتنا انتظار کروایا--دانی کے سوال کرنے پر وہ روم کی لائٹ اوف کرتا آنکھوں پر بازو رکھے لیٹ گیا جسکا مطلب تھا مجھے سونے دو--اور خود بھی سو جاؤ--

پھر وہ بھی لیٹ گئی بنا کوئی اور سوال کئے---لیکن۔لیٹتے ہی اسکی آنکھوں کے پردے پر ایک فلم سی چلنے لگی--

---

---

،اے بے غیرت لڑکی

شرم نہ تجھے آئی اپنے خاندان کی عزت پامال کرتے ہوئے ہاں ۔وہ اسکے ریشم سلک سیاہ بالوں کو سختی سے جکڑے چلائے ، تو انکے منہ میں پان جو وہ چباتے تھکتے نہیں تھے اسکی چھینٹیں اسکے شفاف مکھڑے پر چھاپ چھوڑ گئیں۔۔

باؤ جی ہم تو کہہ رہے ہیں اسے یہیں کھڑے کھڑے آگ ہی لگا دیتے ہیں اگر یہ زندہ رہی نہ تو سمجھ لیجئے ہماری حویلی کی لڑکیاں تو ساری زندگی گھر بیٹھی رہے جاویں گی اسی لیئے ہم

تو کہہ رہے ہیں جلا ڈالو اس سالی کو وہ غصے میں آگ بگولہ ہوئے بغیر سوچے سمجھے جو منہ میں آتا بولے جا رہا تھا اور یہ سنتے ہی لڑکی کانپنے لگتی ہے

ارے پہلے تو اسکی وہ جلاؤ جو اس سارے فساد کی جڑ بنی ہوئی ہے کہتے کیا ہیں اسے ،وہ منہ پان سے بھرے ہاتھ کے اشارے سے پوچھنے لگے

ڈگری باؤ جی ڈگری کہتے ہیں رحمت جوش سے بتانے لگا۔

ہاں ہاں وہی چلو جلا ڈالو اسے سارہ سیاپا ہی ختم ہو جاوے گا پھر اس بد چلن کا بھی سوچیں گے

وہ حکم دیتے بولے

نہیں اسے مت جلائے آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گی میرے ساتھ جو کریں گے۔۔ میں ۔۔میں وہ سب سہنے کیلئے تیار ہوں لیکن میری ڈگری اسے۔۔۔ اسے مت جلائیے آپ کو اللہ کا واسطہ ہے باؤ جی ۔

لڑکی جو اب تک ناجانے کیا کیا انسے سنتی آئی تھی بغیر کچھ بولے صبر کے گھونٹ بھرنے کے سوا اسکے پاس کوئی چارہ نہ تھا لیکن اب اسکا صبر جواب دے گیا تھا اپنی دن رات کی محنت وہ کیسے اتنی آسانی سے جانے دیتی بھلا۔ روتی سسکتی لب وا کر ہی دیئے اسنے جسکا رتی برابر بھی اثر نہ ہوا تھا ان ظالم جلادوں پر۔

باؤ جی خاموشی سے بس اسکی ڈگری کو آگ لگاتے رحمت کو دیکھتے رہے جو اب آگ لگا رہا تھا۔

لڑکی چیختی رہی لیکن اسکی کسی نے نہ سنی پورا گاؤں کھڑا بس خاموش اس لڑکی کی زندگی برباد ہوتے دیکھ رہا تھا کسی میں اتنی ہمت بھی نہ ہو سکی کہ اسکے دفاع میں بول سکے ارے دفاع میں تو تب بولتے نہ جب انکے لیئے یہ سب غلط ہوتا اس گاؤں میں تعلیم حاصل کرنے کا رواج ہی نہ تھا انکے قاعدے قانون بڑے ہی جاہلانہ تھے گاؤں کے سردار کا خیال تھا کہ تعلیم حاصل کر کے جو آج انکی غلامی کرتے ہیں وہ کل کو انہی کے آگے سر اٹھا کر ایک آزاد پنچھی کی طرح زندگی گزاریں گے اور انکا رعب و دبدبا کچھ کام نہ آئے گا اسی لئے انکے گاؤں میں آج تک کوئی شہر جاکر تعلیم نہ حاصل کر سکا تھا۔لیکن اسنے

تعلیم حاصل کی تھی وہ بھی سوفٹ وئیر انجنیئرنگ کی تھی مگر کیسے وہ چٹان بھر کی لڑکی نے یہ کیا تو کیا کیسے اتنے کڑے قانون کو اسنے توڑا تو توڑا کیسے کیا اسے ڈر نہ لگا حالانکہ وہ اچھے سے واقف تھی گاؤں کے قانون سے آخر جنم اسنے اسی حویلی میں ہی تو لیا تھا اپنا بچپن گزارا بھی یہیں تو پھر وہ اتنی بڑی غداری کیسے کر گئی اب اسکی سزا بہت ہی درد ناک ،ہولناک تھی

جسکا تصور ہی سوہانے روح تھا۔

وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی محنت کو راکھ بنتے دیکھ رہی تھی لیکن کچھ کر نہ سکی بے بسی ہی بے بسی تھی وہ اسے راکھ بنتے دیکھ جیسے سکتے میں چلی گئی بس اگر آنکھیں ٹکیں تھیں تو راکھ ہوتی محنت پر۔

باؤ جی اسے قہر برساتی آنکھوں سے دیکھتے اسکی طرف بڑھے --

---

آج وہ کافی عرصے بعد اپنی

(ninjay)

لیئے کھلی فضا میں ڈوراتا مزے لوٹ رہا تھا یہ اسکا ہمیشہ کا پسندیدہ مشغلہ تھا جب بھی وہ فارغ ہوتا اپنی نتجے پر سوار سڑکوں میں بلا وجہ گھومتا رہتا نتجے اسکی بائیک تھی جسے اسنے خود بنایا تھا اور اکثر اوقات میں وہ اسی کے ذریعے اپنے دشمنوں کو انکے انجام تک پہنچاتا

اور کسی کو کانوں کان بھنک بھی نہ ہوتی۔ اسکے اپنے ہی قوانین تھے اگر اس سے کوئی ایسا نظر آتا جو اسکے قوانین سے ہٹ کر کام کرتا وہ اسے کیف کردار تک پہنچا دیتا ۔

اسے رائیڈ کرتے تین سے چار گھنٹے ہوگے تھے اور وہ کسی گاؤں میں پہنچ چکا تھا وہاں پہنچ کر اسے عجیب سے احساس نے گھیر لیا اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا ہے بائیک سڑک کنارے روک کر ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھا تو تین ہو رہے تھے کافی ٹائم ہوگیا ہے زرہ دیکھیں اس گاؤں کے احوال کیا ہیں اور اگر کافی کہیں سے ملتی ہے تو وہ بھی پی لیتے ہیں کافی اسے بیحد پسند تھی اگر اسے بھوک نہ بھی ہو اور کافی سامنے آجائے تو بھی وہ پی لیتا اور اج تو صبح سے صرف دو مرتبہ ہی تو پی تھی جناب نے وہ یہی سوچتے زرہ اور آگے کو آیا کہ کہیں کسی ڈھابہ پر جا کر اپنی طلب پوری کر لے

لیکن یہ کیا وہ گاؤں میں گیا تو اسے وہاں کا ماحول کافی عجیب لگا بلکل خاموشی اور وہاں جو دکانیں تھی وہ بھی ایسے ہی کھلی پڑی تھی کوئی ذی روح اسے نظر نہ آیا یہ دیکھ کر اسے کافی حیرانی ہوئی ۔ یہ کیا عجیب مخلوق ہیں یہ بھی کوئی اپنی ملکیت ایسے چھوڑ کر جاتا ہے کیا سب ہی کی دکانیں کھلی پڑی ہیں پر وہاں کوئی آدم زاد اسے نظر نہ آیا

شاید کوئی مسلہ ہو دیکھ ہی لیتا ہوں بات کیا ہے آخر وہ خود کلامی کرتا وہ کچھ آگے گیا وہاں جا کر اسے عجیب ہی منظر دیکھنے کو ملا وہاں بہت بھیڑ جمع تھی لیکن اتنے مجمعے، میں اگر کوئی آواز آرہی تھی تو چیخنے چلانے کی مگر کس کی تھی وہ آواز جو اس شخص کے دل کو ہلا کر رکھ گی تھی اتنی درد بھری آواز کس کی تھی ویسے تو جناب کے سینے میں دل نہیں پتھر ہے لیکن آج اسے یہ احساس کیسے ہوگیا کہ اس آواز میں کتنا درد بھرا پڑا ہے۔۔وہ جو دوسروں کو درد دے کر سکوں محسوس کرتا تھا آج کسی نسوانی آواز میں درد محسوس کر کے

کیوں بیچینی محسوس کر رہا تھا وہ یہ سب سمجھنے سے قاصر تھا۔ وہ اس بھیڑ میں سے راستہ وہ ہارن بجا کر بنارہا تھا وہاں سب اسے ایک عالی شان بائیک میں دیکھ کر ٹھٹھک گئے اور بے خودی کے عالم میں سائیڈ پر ہوتے گئے۔۔۔ باؤجی جو اس کی طرف بڑھ رہے تھے اچانک انکے قدموں کو بریک لگ گئی اور وہ اس شاہکار کو دیکھنے لگے جو ایک اسٹائل سے اپنی نتجے میں آرہا تھا میدان کا گول چکر کاٹتے وہ اسنے اتنی سپیڈ رکھی ہوئی تھی کہ بریک لگتے وقت گول گول گھومتے ٹائرز کے چرچڑانے کی آواز پیدا ہوئی ۔۔وہ بہت ہی بڑی طرح چکر کاٹ رہا تھا ۔۔وہاں کے سب ہی نفوس حیرت زدہ سے اس منظر کو دیکھے گئے۔۔

وہ بائیک روک کر اس پر سے اٹھتے کھڑا ہوگیا چہرے پر بلا کی چٹانوں جیسی سختی تھی آنکھوں میں سرد پن۔۔جسے دیکھ کر ایک پل کو تو خود باؤجی بھی نظریں چرا گئے۔۔لیکن نظر جب اس کھڑی لڑکی پڑ گئی جو اس آنے والے کو ہی دیکھ رہی تھی مگر اسکا دیکھنا بھی

عجیب تھا لوگ سروں سے جائزہ لیتے ہیں وہ پاؤں سے لے رہی تھی ۔۔جب وہ اپنی نتجے میں بیٹھا تھا تب بھی وہ اسکے بائیک چلانے کا اسٹائل دیکھ رہی تھی اسے ایک نظر بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا جو اتنی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا ۔۔

اچانک ہی گال پر پڑنے والے تمانچہ سے اپنی جگہ سے ہلا کر رکھ دیا تھا وہ چونکہ کھڑی بھی سیڑھیوں کے کارنر پر تھی تھپڑ پڑنے پر پاؤں سلپ ہوگیا جسکے باعث وہ لہراتے ہوئے مظبوط چٹان سے آٹکرائی ۔۔لڑکی نے سر اٹھا کر دیکھا اس فرشتے کو جس نے اسے سہارا دیا تھا۔۔

۔۔فٹ سے نکلتا قد ،سرخ و سفید رنگت،دایں گال پر پڑتا ڈمپل ،کسرتی جسامت اس پر اسکے سسکس پیک ایبز ، بلاشبہ وہ ایک بے حد پر کشش مرد تھا۔

--

آنکھوں کو بلیک گلاسز سے کور کیے ، بال رف سے انداز میں سیٹ کیے ،جو کہ اب بکھر کر چہرے پر آگے تھے ، وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا--

دو نظروں کا تصادم ہوا تھا--

ہوا تھم سی گی ہر سو خاموشی کا راج اگر اس خاموشی میں آواز آرہی تھی تو ان دو انجانے دلوں کے دھڑکنوں کی جو ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے ----

سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جو آنسوؤں سے بھری تھیں --پیاری سی چھوٹی سی ناک جو مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی -- گلاب کی پنکھڑیوں سے گلابی لب جن کے کنارے سے خون رس رہا تھا-- جو کانپ بھی رہے تھے -- سرخ و سفید گال جن پر انگلیوں کے نشان سبت ہو چکے تھے ، کمر تک آتے سیاہ رنگ بال جنہیں اس نے جوڑے کی شکل میں قید کیا ہوا تھا پھر شاید ان پر تششدد ہوا تھا اسی لیے وہ بکھرے پڑے تھے، چھوٹا سا اسٹالر جو اسکے گلے کی زینت بنا ہوا تھا ، گھٹنوں تک آتی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اتنے بے حال ہلیئے میں بھی بلاشبہ وہ قدرت کا حسین شاہکار تھی -- وہ تو کوئی موم کی گڑیا تھی----

وہ اسے دیکھے گیا کسی ٹرانس کی کیفیت میں۔۔اسکی آنکھوں میں جو سرد پن اور سفاکیت جھلک رہی تھی وہ لمحے کے لیئے صرف لمحے کے لئے غائب ہوئی تھی لیکن پھر سے وہی سختی ،وہی سرد پن ،وہی سفاکیت اتر آئی تھی جسے دیکھ کر وہ ڈر کر فورا پیچھے ہوئی۔۔

ظفر تیزی سے آگے بڑھتے لڑکی کو کندھے سے پکڑ اپنی طرف کھینچا تو اسکا کرتا پھاڑ ڈالا اور اسکی سفید ملائی جیسا کندھا نمایاں ہونے لگا اتنی ذلت افففف وہ جو سکتے میں تھی اچانک اس ذلت پر ہوش میں آئی پر کیا کرتی وہ اسکے پاس تو چھوٹا سا اسٹالر تھا جو وہ کمرے میں اوڑھا کرتی تھی آج بھی وہ کمرے میں کبرڈ میں سامان ترتیب دے رہی تھی جب اچانک ظفر ، اپنے باؤ جی (شاہنواز ٹھاکر ) کے ساتھ ایک طوفان کی طرح اسکے کمرے میں داخل ہوئے اور اسپر تھپڑوں کی بارش برسانا شروع کر دی اسے تو سمجھ ہی نہ آیا کہ آخر ہوا کیا ہے میرے ساتھ لیکن جب انہوں نے ڈگری اسکے سامنے کچرے کی طرح پھینکی تو وہ

سمجھ گئی کہ انہیں پتہ چل چکا ہے اب تو اسکی دردناک موت ہی اسکا مقدر بن چکی ہے وہ اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر اسے گھسیٹتے ہوئے حویلی سے باہر لے آئے تھے ۔۔

اس طرح کے واویلا پر پورا گاؤں اکٹھا ہو جاتا تھا اور سب کے سامنے سردار فیصلے کیا کرتے تھے ۔

آج بھی ایسا ہی ہوا تھا اس معصوم سی شہزادی کا تماشہ پورا گاؤں دیکھ رہا تھا ۔۔

اور وہ بے بس تھی ۔۔یا اللہ ۔۔اسکے دل نے چیخ کر اپنے اللہ کو پکارا ۔۔اور یہی وہ لمحہ تھا جو اسکی قسمت بدلنے والا تھا ۔

یو بلڈی باسٹرڈ۔۔۔ وہ جو اسکی آنکھوں میں کھویا جارہا تھا ہوش میں آیا اسکی اس قمینگی پر وہ اگ بگولہ ہو گیا اور ایک زور دار لات اسکے پیٹ میں رسید کی ۔۔

آہ۔ہ۔ ہ۔ ہ۔۔۔ وہ اچانک اس حملے پر بوکھلاہٹ اور تکلیف سے کراہا۔۔

اسنے جلدی سے اپنی شال اسکے کندھوں کے گرد ڈال دی جس سے اسکا بدن باطن ہوگیا ۔۔وہ خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اپنے گرد شال دیکھ کر حیرانگی سے وہ اسے دیکھتے اچھے سے شال کو اپنے گرد لپیٹ کر خود کو ان سب ظالموں کی نظروں سے محفوظ کرگئی۔۔

---

شال وہ بہت کم کرتا تھا سردی لگتی تو بس جیکٹ ہی پہنتا تھا لیکن آج جب وہ گھر سے نکلا تو ناجانے کس خیال کے تحت اوڑھ لی --

اب آیا تھا اسے سمجھ میں --

وہ شال کسی کی عزت محفوظ کرنے کے لئے اوڑھی تھی --

کیا کچھ نہ تھا اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میں ،تشکر ،عزت صرف اسکے لیے --

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ شال اس پر ڈالنے سے وہ اسکی کس قدر اہمیت کا حامل بن چکا تھا یہ تو وہ خود بھی نہ جانتی تھی۔

ابے کون ہے تو سالے ۔۔تیری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی ہاں ظفر خود کو سنبھلتا سیدھا ہوتے دھاڑا تھا۔

وہ اپنے گاگلز اتار کر شرٹ کے اندر اڑستا گویا ہوا ۔۔

گاگلز ہٹتے ہی لڑکی کی نظر اسکی آئیز پر گئی تو ہٹانا بھول گئی اتنی پرکششش اور حسین آئیز تو اس نے آج تک نہ دیکھی تھیں اور نہ ہی وہاں موجود گوار لوگوں نے دیکھی تھیں تبھی تو ہونقوں کی طرح تکے گئے۔۔

گولڈن بلوئش آئیز ہوتی بھی ہیں اسنے صرف سن رکھا تھا لیکن آج دیکھ بھی لیا تھا۔۔

تجھ جیسے گھٹیا انسانوں کے لئے موت ہوں۔۔

آہاں ۔۔ اسنے تصصیح کرنی چاہی۔۔

انسان بھائی غلطی ہوگی تم تو انسان ہو ہی نہیں ارے انسان میں انسانیت نام کی کوئی چیز ہوتی ہے پر تم میں نہیں ہے رتی بھر بھی تم حیوان ہو حیوان -- تم جیسے لوگ انسانوں کے نام پر کالہ دھبہ ہوتے ہیں --اور رہی بات کہ میں کون ہوں تو

--- - میں تجھ جیسے بلڈی باسٹرڈز کو منٹوں کو میں ڈھیر کر دیتا ہے--

اس نے اس پر سے نظریں ہٹا کر ظفر کی جانب دیکھتے کہا جو اب اسکی طرف بڑھ رہا تھا--

ظفر کو تو اس لات کا بدلہ لینے حملے کی غرض سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اسنے اسپر مکوں کی برسات شروع کر دی --

آج تک ظفر سے کسی نے اونچی آواز میں بات تک نہ کی تھی بات کرنا تو دور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا اور یہ -- اسے کن کن القابات اسے نواز رہا تھا

القابات تو کہیں دور رہے گئے تھے اسے نے تو اسے منٹوں میں مار مار کر بے حال کر دیا تھا۔

وہاں کھڑے لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے

ارے یہ دیکھو کون ہے یہ کتنا بہادر ہے جو بیخوفی سے ٹھاکر پر حملہ کر رہا ہے۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔

شاہنواز ٹھاکر تو ہکا بکا دیکھتے رہے کہ آخر یہ ہو کیا رہا ہے پھر اپنے بیوقوف سپاہیوں کو حکم دیا جو اپنے سردار کے پوتے کو پٹتا دیکھ رہے تھے ۔۔

وہ آگے بڑھے اس پر حملہ کرنے کی غرض سے ۔۔

اس نے ان لوگوں کو اپنے قریب آتا دیکھ کر اپنے ہاتھ میں پہنی ریسٹ واچ میں ایک بٹن پریس کیا سیکنڈز کی ہی دیری میں اسکی تجے اسکے پاس تھی سارے حیران رہ گئے تھے کہ وہ بائیک وہ خود ہی دوڑتی ہوئی اسکے پاس آکیسے گئی تھی ، جو ہٹے کٹے آدمی اسکی طرف۔

بڑھ رہے تھے وہ بھی اپنی جگہ رک کر متغیر رہ گئے انکے سامنے رکی تھی ان میں سے اگر جو شاید انکا لیڈر تھا اسی لیے سب سے آگے تھا اگر نہ رکتا تو اب تک کام تمام ہوچکا ہوتا اسکا تو، وہ لڑکی جو اسکی بیوٹیفل آئیز میں کھوئی ہوئی تھی سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ آیا یہ ہو کیا رہا ہے، وہ نیچے پر کھڑا ہو ا اور ان سب کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا جو جو اسکی طرف آتا جا رہا تھا وہ زمین پر گویا لیٹنا سیکھ رہا تھا، اپنے اسٹائل میں عالم ان سب کو مات دے چکا تھا۔ وہ دس تھے اور وہ ایک پر وہ ان سب پر بھاری تھا، یہ دیکھ کر تو لڑکی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں، یہ سب کیسے ہوا کچھ سمجھ نہ آیا منٹوں کا کھیل تھا سحر آنگیز آنکھیوں والے کا جسکے نام سے وہ انجان تھی ،یہ دس تو اسکے سامنے کچھ نہ تھے اسنے ناجانے اب تک کتنوں کو تو اس دنیا سے رفو چکر کر چکا تھا۔۔

شاہنواز اسکی گولڈن بلوئش آنکھوں میں بہادری اور بارعب شخصیت دیکھ چکے تھے ۔۔

آج تک لوگ انکے تلوے چاٹنے پھرتے تھے اور

کسی میں اتنی ہمت ہی نہ تھی کہ ظفر کو کوئی ڈھیر کر سکے لیکن اس نے صرف ظفر کو ہی نہیں بلکہ انکے بہت بہادر نوجوان کو بھی ڈھیر کر دیا تھا

مطلب کہ وہ کوئی عام آدمی نہ تھا --

اس لیئے معاملے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی --

For more visit (exponovels.com)

دیکھو -- تم جو کوئی بھی ہو یہاں سے چلے جاؤ اور ہمارے فیصلے میں دخل اندازی مت کرو --

شاہنواز نے تحمل سے کہا

اوہ رئیلی !فیصلہ کون سا فیصلہ کیسا فیصلہ کس لئے فیصلہ --ہاں اس لڑکی نے آخر ایسا بھی کیا کر دیا جو یوں دنیا والوں کے سامنے اسکی بے حرمتی کر رہے ہو -- جاہل انسان ڈگری حاصل کی ہے نا اسنے اور کونسا گناہ کر دیا ہاں جو سر عام رسوا کر رہے ہو وہ تعیش سے بولا ---

اے لڑکے سنو تم جو کوئی بھی جہاں سے آئے ہو چلے جاؤ تمہارا ہم سے کوئی واسطہ ہی نہیں تو کیوں پڑ رہے ہو اس معاملے میں جاؤ یہاں سے، انہوں نے زرہ لہجے کو سختی کیا۔۔

ہاں ضرور ۔۔

نہ پڑتا اگر یہ معاملہ آپ لوگ گھر پر طریقے سے سلجھاتے مگر نہیں آپ نے تو اتنی سی بات کو کہاں تک پہنچا دیا حتی کہ اس پر ہاتھ بھی اٹھایا چلو وہ آپ بڑے ہو آپکی نظر میں اگر اس نے کوئی غلطی کی بھی تھی تو آپ اسے اکیلے بھی تو سلجھا سکتے تھے نہ پر نہیں تھپڑ پر تھپڑ آپ جاہلوں نے تو حد ہی پار کر دی آپکے اس جوان نے کیا حرکت کی کیا وہ نظر نہیں آیا آپ کو ہاں ۔۔

پھر ایسے تو کوئی بھی آکر ایسا ہی کریگا جیسا میں نے کیا۔۔

اسنے ڈگری کیسے لی ہے وہ بھی ہمیں پتہ ہے یاریاں جو بنای ہوں گی وہ کس کام آئیں گی آخر اپنا حسن کا جلوہ دکھا کر پھسا لیا ہو گا ڈگری بنانے والے کو بھی ۔۔

اپنی عزت بیچتے اسے شرم نہ آئی جو اب ہم شرم کھاتے پھریں اسکا فیصلہ کرتے وقت

تائی نے بھی اپنا حصہ ڈالنا مناسب سمجھا۔۔

خوب مرچ مصالحہ لگا کر بولی تھیں وہ یہ جانے بغیر جسکے لیے یہ جملے کسے جا رہے ہیں اسکی کیا حالت ہو رہی ہوگی --

جاننے کا کیا تھا وہ کہہ ہی اسی لیئے رہی تھیں کہ وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل ہی نہ رہے --

سن لیا اب ہوگی تسلی جو تم نے اسپر چادر ڈالی ہے ہمارے ہاں مرد اپنی چادر صرف اپنی بیوی کو ہی اوڑھا سکتا ہے یہ دستور ہیں یہاں کے،

اب بتاو کیا تم ایک ایسی لڑکی سے کرو گے شادی جسکے دامن کی پاکیزگی پر شک کے دھبے پہلے سے ہی ہوں -- نہیں-- نہیں--کرو گے تم ایسا تم تو کیا کوئی بھی نہیں کرے گا

ایسا اس لیئے اگر یہ اس حویلی میں ژندہ رہی تو ہماری بچیوں کا کہیں بھی رشتہ نہ ہو پاوے گا --

اور ہم اس دھبے کو اپنے اوپر لگا ساری زندگی نہیں گزار سکتے اسی لیئے اب اسکی موت ہی اسکا مقدر بنے گی --

وہ اپنی بات پوری کر کے خاموشی سے کھڑے اس بے خوف شخص کے تاثرات جانچنے کی کوشش کرنے لگے --

جہاں انہیں غصے کے علاؤہ کچھ نظر نہ آیا۔

ہاں کروں گا میں شادی وہ بھی ابھی اور اسی وقت یہاں آپ سب کے سامنے --

اپنی عزت بنا کر لے کر جاؤں گا اسے میں ۔

یہی دستور ہمارا بھی ہے مرد کی چادر صرف اسکی بیوی ہی اوڑھ سکتی ہے --

بلوائیے ابھی اور اسی وقت مولوی صاحب کو اور پڑھوائیے نکاح ۔کیجئے تیاری، نکاح ابھی ہوگا اور یہ میرے ساتھ جائے گی ۔

اس نے لمحہ بھی نہ لگایا تھا فیصلہ کرنے میں اور اسکا فیصلہ سب کو متحیر کر دیا تھا ۔۔

خاص کر شاہنواز کو جو ابھی ابھی کہہ رہے تھے کہ وہ بھی اسے اپنی بیوی نہیں بنائے گا لیکن اسنے تو انکا خیال غلط ثابت کردیا تھا ۔۔

لڑکی تو ہونک بنے اسے دیکھنے لگی جو اتنا بڑا فیصلہ لمحوں میں کر گیا تھا اسے یہاں سب لتاڑ رہے تھے بے عزت کر رہے تھے اور وہ اسکے لیئے لڑ رہا تھا ہاں یہ بات بھی تھی کہ وہ اسکی لڑائی دیکھ کر کافی زیادہ ڈر گئی تھی۔اور اوپر سے وہ شادی کی بات کر رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی ۔۔ شاہنواز نے زیادہ نہیں سوچا اور ہاں کردی وہ تو بس اسکی شکل ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گم کر دینا چاہتے تھے اپنی نظروں سے اور ایسا ہی ہونے جارہا تھا تو پھر انہیں اور کیا چاہیئے تھا ۔

وہ لڑکی تو اپنے باؤ جی کو دیکھنے لگی جنہوں نے ہاں کر دی تھی ۔۔

یا اللہ میرے لیئے جو بہتر ہے وہ فیصلہ فرما ۔۔ آنکھوں سے بہتے گرم سیال کے ساتھ صدق دل سے دعا کی تھی اسنے اور وہ کر بھی کیا سکتی تھی ننھی سی جان ۔۔۔۔

---

---

یہ نوکرانی کا نکاح اتنے ہینڈسم آدمی سے کیوں کروا رہے ہیں باؤ جی کیا انہیں ہم نظر نہیں آتے ہمارا کروا دیتے اس سے نکاح ظفر کی بہن نے اپنی ماں سے جلے کٹے انداز میں عالم کو دیکھتے حسرت سے کہا تھا۔۔

چپ کر حسین شکل پر مت جا ہے کون کہاں سے تعلق ہے اسکا ہمیں کیا معلوم ۔۔اگر گنڈوں سے واسطہ ہوا اسکا تو اگر یہ نوکرانی چلی بھی گئی اسکے ساتھ یہ کچھ بھی کرے ہماری بلا سے فی الحال یہ جارہی ہے دفا ہو جانے دو اسے اسکی ماں اسے ٹھوکا دیتے بولی تو وہ برا سا منہ بنا کر وہاں سے چلی گئی اور وہ اپنی بیٹی کی اس عادت سے سخت بے زار تھیں جو انہیں سمجھنے کی بجائے اپنی ہی کروانے پر تلی رہتی ۔۔

---

چلیں --نکاح کے فورا بعد ہی وہ اسے جانے کے لیئے کہہ کر خود باہر کی جانب چل پڑا تو وہ بھی خاموشی سے سر جھکا کر اسکے پیچھے چلنے لگی ---

اور باقی سب انہیں دیکھتے رہ گئے --

وہ اسے ایسے اپنے ساتھ لے جارہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو ۔

لیکن وہاں دو شخص ایسے تھے جو بدلے کی آگ میں جھلس رہے تھے ---

حویلی سے باہر جب وہ بائیک کے پاس آئے تو وہ بائیک دیکھ کر ڈر گئی کیونکہ آج تک وہ کبھی بائیک پر نہیں بیٹھی تھی لیکن اسنے کہا کچھ نہیں ۔وہ اپنی تنجے اسٹارٹ کر کے اسکی طرف دیکھنے لگا جو کبھی بائیک کو دیکھتی تو کبھی اسے ۔۔اس کو ڈرتے ہوئے دیکھ اسے سمجھ تو نہ آیا کہ وہ اسکے ساتھ جانے سے ڈر رہی ہے یا کوئی اور وجہ ہے لیکن پوچھنے لگا ، کیا ہوا بھیتی کیوں نہیں اسنے بھویں اچکائیں ۔۔۔

وہ ممممیں بیھتی ہوں۔۔وہ بولنا چاہتی تھی لیکن پھر اپنی اوقات یاد آئی تو وہ خاموشی سے اسے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی ۔لیکن جب اسنے اپنی ریس پکڑی تو وہ بوکھلاتی جلدی سے اسکے قریب ہوکر اسے کندھوں سے تھام گئی اور گرفت مظبوط کر لی اس عمل سے وہ شرمندہ بہت ہوئی لیکن وہ اگر اسے نہ پکڑتی تو شاید گر ہی جاتی کیونکہ سپیڈ بہت تیز تھی جہاں وہ شرمائی تھی وہیں وہ شخص کسی لڑکی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا تھا جو مرتی تھیں اسکے

پاس آنے کے لئے اور آج اسکے لمس پر اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی لیکن سر جھٹک کر اور بڑھا دی۔۔ ، پلیز تھوڑا۔۔۔ آہستہ۔۔ چلائیے نہ ممم۔۔ مجھے ڈر ۔ ۔ڈر۔۔۔لگ رہا ہے۔ بمشکل لفظ ادا ہوئیے تھے کہ ناجانے مقابل کا رد عمل کیا ہو گا۔۔۔

اسنے پہلے تو اسکے ہاتھ اپنے کندھوں پر سے ہٹائے ۔۔ اسکا ڈر کے مارے سانس ہوا میں ہی معلق رہ گئی ۔لیکن یہ کیا اسنے اسکے ہاتھ کندھوں سے ہٹا کر سینے پر رکھ دیئے تھے ۔۔اسکے اس عمل سے نین کی سانس میں سانس تو آئی تھی مگر لالی کی انتہا نہ رہی تھی افف اسے تو میک اپ کی بھی ضرورت نہ تھی شرم سے اسکا برا حال تھا ۔۔کیونکہ آج تک اسے کسی کے وہ اتنا قریب نہ آئی تھی لیکن یہ اسکا محرم تھا اسکے قریب جانے میں کوئی عیب نہ تھا پر شرم و حیا کا کیا کرتی ۔۔اور پھر کچھ ہی دیر میں اسکے چہرے سے حیا کے رنگ غلیب ہو گئے کیونکہ اسے اپنی اوقات بھولی نہ تھی اس شخص نے اسکی عزت بچائی

تھی ۔۔یہ اسکا بہت بڑا احسان تھا جسے وہ نہیں چکا سکتی تھی ۔لیکن وہ اگر اسے اپنے ساتھ رکھے تو وہ اسکی خدمت تو کر سکتی ہے ساری زندگی۔احسان تو وہ تب بھی نہ چکا پائے گی مگر ایک دل کو ڈھارس تو ملے گی کہ وہ اسکے کچھ کام آئی ۔۔۔۔

اسنے اسپیڈ کم ہرگز نہیں کی تھی اور نہ ہی کچھ بولا تھا

اسنے بھی پھر نہ کہا اس ڈر سے کہیں وہ اسے یہیں انجان راستوں پر ہی چھوڑ کر نہ چلا جائے۔۔اپنی گرفت اسکے سینے پر اور تنگ کر گئی۔۔اور دل ہی دل میں اللہ کو پکار رہی تھی۔۔۔

---

---

---

اسکی کب آنکھ لگ گئی احساس ہی نہیں ہوا ہوش میں تو وہ اچانک بریک لگنے پر آئی --اپنے اس پاس دیکھا تو سوائے اندھیرے کے کچھ نہیں تھا --بس روشنی تھی تو بائیک کی --وہ کہاں جارہے تھے --اسے کچھ معلوم نہیں تھا --

..کیا وقت ہے-؟؟

خود میں ڈھیروں ہمت جمع کرتی وہ بمشکل بولی--

بج چکے ہیں--- 4

اسکی خشک آواز ہوا میں گونجی --اتنے روڈلی جواب پر اسکا ننھا سا دل مسوس کر رہ گیا--

اسکا دل کیا وہ پوچھ لے کہ وہ کہاں جارہے ہیں لیکن پہلا جواب پاکر ہی وہ جان گئی تھی وہ اس سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں --شائد مجھ سے نکاح بھی صرف میری مدد کے تحت ہی کیا ہے ہوسکتا ہے مجھے چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہوں ،یا اگر بیچنے کا ارادہ --اوہ نہیں --یہ سوچ ہی۔ اسکے لیئے سوہانے روح تھی --اسنے فورا سے اسکے سینے پر سے ہاتھ کھینچ لیئے--لیکن پھر احساس ہوا غلط وقت پر غلط جگہ یہ حرکت اسنے کی ہے --ابھی وہ گر جاتی جلدی سے اسے کندھوں سے تھام گئی---

وہ کسی تاریک تنگ گلی میں اب جارہا تھا ۔۔کچھ اور دیر سے یوں ہی وقت گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رکے ۔۔

اترو ۔۔سرد آواز میں حکم صادر کیا گیا تھا۔۔

وہ جلدی سے بائیک سے اتر کر کھڑی ہوکر یہاں وہاں دیکھنے لگی ادھر اور بھی گھر تھے۔۔کافی آبادی معلوم ہوتی ہے اسنے دل میں سوچا۔۔۔

اس وقت اسکی باڈی درد سے چوڑ ہورہی تھی اسنے مقابل کو دیکھا جو پاکٹ سے کیز نکال رہا تھا شائد وہ گھر کی ہی تھیں۔۔اسکے چہرے پر تھکن کے صاف آثار نمایاں تھے۔۔

یہ ک۔۔کس۔۔کا گھر ہے۔۔وہ پوچھے بنا نا رہ سکی ۔۔

اپنا ۔۔منہ بند رکھو اور اندر چلو ۔۔تپے ہوئے لہجے میں بولتا وہ اسکی آنکھوں سے بہنے والے قطروں کی وجہ بن گیا تھا وہ جلدی سے اندر کی جانب دوڑی کہ کہیں وہ اسے پھر اندر ہی نہ آنے دے گا۔۔

اندر آکر وہ گھر کو دیکھنے لگی جو چھوٹا سا نفیس بند گھر تھا مگر حیرت کی بات یہ تھی وہ صاف ستھرا تھا جیسے کسی نے ان دنوں ہی اسے صاف کروایا ہو ۔۔پھر وہ ایک دم چونکی چیخ

مارتے مارتے وہ تکی خود ہی سامنے کا منظر دیکھ کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔وہاں تین آدمی کھڑے تھے۔۔حلیے سے ایسے لگتا کسی امیر گھرانے کے ملازم ہوں کیونکہ وہی اتنی اچھی ڈیوٹی کپڑوں میں بن سنور کر رہتے ہیں یہ اسنے سنا تھا۔۔اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہیں یہ اسے ان کے پاس چھوڑ کر چلا گیا تو اسکی آنکھیں بھیگنے کو بے تاب تھیں۔۔

۔۔وہ اس وقت سوات میں تھے چونکہ اور ٹھنڈ کافی حد تک تھی پورے راستے لڑکی تو سردی میں کانپتے آئے تھی اسی لئے اسے یہ گھر گرم سا محسوس ہوا۔۔اسنے دیکھا وہاں فائر پیلز چل رہا تھا۔۔۔وہ۔اندر آیا۔ جبکہ لڑکی لیونگ روم میں ونڈو سے ہوتی سنو فال دیکھ رہی تھی ۔۔کیونکہ اسکا شوق تھا وہ اس شہر میں آئے اور یہاں آکر پورا سوات گھومے ۔

گلا کھنکھارنے کی آواز پر وہ پیچھے مڑی جہاں وہ شخص پوری شان سے کھڑا تھا اور اسکی شرٹ کے بٹن ان میں سے ایک آدمی کھول رہا تھا جبکہ وہ پتھرائی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

یا اللہ کہیں انکا ارداہ میرے ساتھ کچھ غلط کرنے کا تو نہیں۔۔

وہ وحشت سے اسے دیکھتے ہوئے سوچنے لگی مگر وہ کچھ قدم پیچھے لے کر صوفہ پر بیٹھ گیا اور پھر شائد اسنے کوئی اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک آدمی ٹیبل پر پڑے بیگ کو کھول کر اس میں سے وگ نکالی اور پھر کچھ عورتوں والے لباس۔۔ساتھ کچھ کارڈز نکالے۔۔وہ حیرانی سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔وہ کیا اتنا امیر تھا کہ اسکی شرٹ تک کے بٹن اسکے نوکر کھول رہے تھے اسنے سوچا۔۔اور اب یہ سب بھی وہ کیا نکال رہے تھے۔۔

تم یہ کپڑے پہنوگی اور اسکے اوپر یہ چیزیں استعمال کروگی۔۔

وہ اسکی جانب کپڑے ،وگ اور کچھ کارڈز وغیرہ اچھالتے ہوئے بولا۔۔تو وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنا نقلی آئی ڈی کارڈ ،پلین کی ٹکٹ دیکھنے لگی۔۔

..یہ سب انہوں نے کیسے کیا۔۔میری آئ ڈی یہ سب۔۔؟؟

ہم پاکستان سے جارہے ہیں ۔۔اسنے حیرانگی سے پوچھا۔۔

ہاں اور تم یہ سب پہنو گی ---

جلدی سے فریش ہوکر آؤ پھر ان زخموں کو بھی چھپانا ہے --ہری آپ ٹائم از گوئنگ --وہ اسکے چہرے پر نگاہیں ٹکاتے بولا--

وہ سب سامان لے کر روم میں بند ہوگئی --بیس منٹ بعد وہ اسکے سامنے تھی --فریش فریش وہ بہت دلکش شاہکار لگ رہی تھی --وہ ایک پل بس ایک پل کے لیئے اسے دیکھے گیا --لیکن پھر سے نظروں کا زاویہ بدل گیا --لڑکی اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی بال جو پہلے سے سیٹ تھے انہیں مزید ٹھیک کرنے لگی--

میک اپ بھی کرو وہ اسکے سامنے بریںڈڈ میک اپ کٹ رکھتے ہوئے بولا تو وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

کیا کھڑی کیوں ہو جلدی کرو ۔۔وی ہیو نو مور ٹائم سو دو اٹ فاسٹ۔۔

پر ۔۔وہ کہتے رک گی۔۔

کیا پر ۔۔اسنے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

مجھے میک اپ کرنا نہیں آتا ۔جلدی سے جواب دیا گیا جس پر اسے اچھنبے سے اسنے دیکھا جیسے یقین چاہ رہا ہو واقع آج کہ دور میں بھی ایک لڑکی یہ کہے گی کہ اسے میک۔ اپ کرنا نہیں اتا۔۔

دیکھو مجھے تنگ مت کرو جیسے کہہ رہا ہوں ویسے کرو ٹھیک ۔۔ہمیں تھوڑی دیر میں نکلنا ہے۔۔اور اگر یہ سب ایسے ہی چلتا رہا تو ہم وقت پر پہنچنے سے رہے۔۔اسنے اس بار اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے نہیں کرنا آتا اور یہ سب مجھے نہیں پسند میں نے کبھی نہیں کیا۔۔وہ منمنائی ۔۔

آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جمع ہونے لگے جنہیں دیکھ وہ خود اسکی جانب بڑھنے لگا۔۔

لڑکی اسکے پاس آنے پر ڈرتے پیچھے کی جانب قدم لینے لگی اسے لگا وہ شائد اسے مارے گا ۔۔لیکن یہ کیا وہ اسکا میک اپ کرنے لگا۔۔وہ متعجب سی اسکی گولڈن بلوئش آئیز میں دیکھے گئی جو ہر احساس سے عاری تھیں۔۔۔۔

اسکے آنکھ مارنے پر وہ گڑبڑا گئی شرم سے نظریں جھکاتے خود کو کوسنے لگی ۔۔۔۔

وہ آدمی اپنے مالک کو کسی اور کا میک اپ کرتے دیکھ حیران ہوئے ۔۔کیونکہ انہوں نے تو خود کبھی کچھ نہیں کیا تھا پھر وہ کیوں کر رہے تھے ۔۔لیکن ان میں سوال کرنے کی ہمت اور جرات نہ تھی سو خاموش ہی رہے

دونوں کا عکس مرر میں دیکھائی دے رہا تھا ۔۔ایک ساتھ بیوٹیفل کپل لگ رہے تھے دونوں۔۔بٹ وہ کھڑوس دیو ابھی اس بات سے انجان تھا۔۔

جب وہ اسکا میک اپ کر چکا تو اسکے سامنے گرئیش لینز پکڑائے جو اس نے نا سمجھی سے پکڑے ۔۔

For God sake plz don't tell me you even can't put it in the eyes..

اسکے نا میں سر ہلانے پر اسکا دل چاہا وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے ۔۔پھر اسکی حالت دیکھ کر خود کو کمپوز کرتے اسکی آئیز میں میں جھٹ سے وہ ڈال گیا ۔۔

یہ سب اتنے اچانک ہوا تھا کہ اسے پتہ بھی نہ چلا۔۔

اسکے بعد اسنے لڑکی سے کہا کہ وہ ونڈو کے پاس جاکر کھڑی ہو جائے ۔۔ وہ وہاں کھڑی ہوئی تو اس کے ایک آدمی نے بیگ سے کیمرہ نکالا اور اسکی ایک تصویر کلک کر دی جو فوری پاسپورٹ سائیز کی اندر سے نکل آئی ۔

وہ منہ کھولے اسکی جانب دیکھنے لگی جو نقلی آئی ڈی کی تصویر جواب اس تصویر سے بڑی ہنرمندی سے بدل رہا تھا ۔۔

تم جب بھی میرے ساتھ کہیں باہر نکلو گی تمہیں اسی حلیے میں رہنا ہوگا ،مطلب وگ،لینز اور میک اپ۔۔

وہ جو کب سے منہ کھولے کھڑی تھی اسکی آواز پر ہوش کی دنیا میں آئی تو جلدی سے سر ہلانے لگی ۔

میں فریش ہوکر ابھی آتا ہوں۔۔

اگر تم نے پیچھے کسی چیز کو بھی ہاتھ لگایا تو قسم سے تم بہت پچھتاؤ گی۔۔

میں ابھی بہت نرمی سے پیش آرہا ہوں تمہارے ساتھ۔۔میرے ساتھ الجھنے کی کوشش بھی مت کرنا صرف بربادی ہی ملے گی اور کچھ نہیں۔۔کیونکہ تم ابھی مجھے نہیں جانتی ہو۔۔

وہ اسے وارن کرتا ہوا واشروم میں گھس گیا تھوڑی دیر بعد کوئی بیل سنائی دی جس پر وہ تینوں کچھ کپڑے لے کر اندر ہی چلے گئے ۔۔ جبکہ وہ یہ سوچ رہی تھی کیا یہ باتھ بھی ان سے لے گے۔افف اسنے دیکھا تھا اس شخص نے ابھی تک خود کچھ بھی تو نہیں کیا تھا سب وہی کر رہے تھے۔۔

وہ خوف زرہ بھی تھی --آنکھیں نم ہوگئی-- نہیں تم نے رونے کی جرات بھی نہیں کرنی تم کمزور نہیں ہو اور سب سے بڑھ کر یہ تم اکیلی نہیں ہو اللہ ہے تو پھر کس بات کا ڈر و خوف --وہ خود کو ڈپٹتے ٹہلنے لگی----اسے ان سے بھی ڈر لگ رہا تھا--

تبھی وہ کپڑے بدل کر باہر نکل آیا --وہ اسے کافی مختلف لگا کیونکہ اس نے اپنے کچھ بالوں کو گولڈن سپرے کیا ہوا تھا،بلیک جینز اور شرٹ پہنے وہ اس ہلیے میں بھی کافی ہینڈسم لگ رہا تھا--

پھر اسنے ان تینوں کو ائیرپورٹ بھیج دیا اور ایک کو گاڑی لانے کا کہا--وہ جلدی سے گھر سے باہر نکل گئے--

وہ اپنا جائزہ آئینے میں کھڑے ہو کر لینے لگا۔۔تو اسکی نظر اپنی گردن کی بیک سائیڈ پر بنے ٹیٹو پر گئی۔۔

وہ میک اپ کٹ لایا اور اور اپنی گردن پر کرنے لگا لیکن وہ بیک سائیڈ پر تھا اسی لئے اسے کرنے میں مشکل ہورہی تھی۔۔

لڑکی۔ اسکے پاس آتی اسکے ہاتھ سے سامان لے کر خود کرنے لگی۔۔

واٹ دا ہیل ۔۔وہ غرایا تو وہ اچھل کر پیچھے ہوئی۔۔

تم نے کہا تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا اسی لیئے میں نے خود کیا اور اب تم یہاں آکر میرا حشر بگاڑنے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔

نہیں ۔۔اپکو دیکھا تھا کیسے کر رہے تھے اور جب میں کچھ دیکھ لوں تو اسے کرنے کا ہنر اپنے آپ آجاتا ہے بغیر کسی غلطی کے۔۔وہ پہلی مرتبہ پر اعتماد ہوکر اس سے کچھ بولی تھی۔۔

وہ اسکے جواب پر بھوئیں اچکاتا اسے دیکھنے لگا۔۔جیسے کہہ رہا ہو میری شکل پر بیوقوف لکھا ہوا ہے۔۔

آزما کر دیکھ لیں ۔۔اسکے یوں دیکھنے پر وہ مزید بولی۔۔

تو وہ بھی سامنے مرر میں دیکھنے لگا۔۔اگر خراب ہوا تو اسکا انجام بہت بڑا ہوگا ۔۔وہ اسے سخت تنبیہی نگاہوں سے گھورتا ہوا بولا۔۔

ایک لمحے کو تو اسکے ہاتھ کانپے لیکن خود کو مظبوط ظاہر کرتی وہ بھی اسی کی طرح ہاتھ چلانے لگی جیسے کچھ دیر قبل وہ چلا رہا تھا اسکا میک اپ کرتے وقت ۔۔

وہ اسکی حرکت کرتے ہاتھ کو دیکھ کر ٹھٹھکا ضرور تھا لیکن پھر بیگانا سا ہوگیا۔۔

جب وہ کر چکی تو اسنے مرر سے اپنا ٹیٹو دیکھا ۔۔

پرفیکٹ"--"

اسکے لبوں سے بے ساختہ نکلا جس پر اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی --

وہ سمجھ گیا اسکا فیصلہ نہ پہلے کبھی غلط ہوا ہے اور نہ ہی اب تھا وہ جس مقصد کے لئے اسے لے جا رہا تھا اسمیں وہ ضرور کامیاب ہوگا--اسنے دل میں سوچا--

پھر اسنے براؤن لینز نکال کر اپنی آنکھوں میں لگا کر وہ اسکے اوپر گاگلز لگا گیا--لڑکی کو اس وقت وہ ایک نارمل ،سویٹ لڑکا لگا--

۔ہماری کچھ ہی دیر میں فلائٹ ہے ۔تمہارے پاس 10 منٹس ہیں ۔۔جاو کچن میں اور جو بھی جلدی بنا سکو بناؤ اور کھاو۔۔وہ گھڑی پر ٹائم دیکھتے بولا۔۔

ہم کدھر جارہے ہیں ۔۔؟؟

اسنے ہمت کرتے ہوئے پوچھا۔۔

تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔

وہ غصے سے بولا تو وہ لب بھینچتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔

جب وہ کچن سے باہر آئی تو ان میں ایک آدمی جسکو اسنے گاڑی لانے کا کہا تھا وہ اسکا ٹرپول بیگ اٹھا کے باہر کی جانب لے جا رہا تھا۔۔اور تھوڑی دیر پہلے جو وہاں سامان بکھرا پڑا تھا وہ سب صاف ہوچکا تھا۔۔

وہ شخص اسے مخاطب کیئے بنا ہی باہر کی جانب نکلا۔۔وہ بھی باہر ائی۔۔اس آدمی نے اسکے لئے پہلے سے ہی دروازہ کھولا ہوا تھا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔وہ۔ بھی دوسری طرف سے آتے بیٹھی۔۔وہ آدمی گھر کا ڈور لاک کرتے ڈرائیور سیٹ سنبھال کر بیٹھ گیا اور کچھ ہی دیر میں گاڑی رواں دواں تھی۔۔

For more visit (exponovels.com)

اسنے نوٹ کیا تھا کہ وہ پیاری سی بائیک جسمیں وہ ڈرتے ڈرتے یہاں پہنچی تھی۔ لیکن اب وہ یہاں سے غائب تھی۔۔اسنے شانے اچکائے ۔۔شائد وہ بھی کہیں لے جانے کا آڈر دیا ہوگا ان مسٹر نے وہ سوچتی باہر دیکھنے لگی۔۔لیکن اسنے شکر بھی ادا کیا کہ وہ بائیک پر نہیں جارہے ۔۔کیونکہ اسے بہت ڈر لگ رہا جس قدر یہ شخص تیزی سے بھگا رہا تھا اس بائیک کو اسنے اسکے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دئے تھے۔۔

---

---

---

حد ہے ، عجیب بات ہے،اتنے سیکیورٹی کیمرے ،اور ائیرپورٹ کی اتنی اعلیٰ سیکیورٹی فیک آئی ڈی اور پاسپورٹ نہیں پکڑ پائی --

وہ پلین کو بادلوں کے اتنے قریب اڑتا دیکھتے ہوئے زیر لب بولی--

کیا کریں گے آپ میرے ساتھ--؟؟ کیا کرنے والے ہیں اپ--کیا آپ مجھے اپنے ارادوں سے آشنا کریں گے --

وہ اسکی جانب دیکھتی سہمی ہوئی سی بولی --

میں نہیں جانتا۔۔باس کو پتہ ہوگا۔۔وہ کیا کرے گے۔۔وہ کندھے آچکا گیا۔۔

باس ۔۔باس کو پتہ ہوگا مطلب۔۔وہ اسکے کہے الفاظوں کو سمجھنے کی کوشش کرتی سراپا سوال تھی۔۔

باس مطلب باس جن کے پاس ہم جارہے ہیں ۔۔۔

یا اللہ یہ مجھے بیچنے کا ارادہ رکھتے ہیں اسے جتنی تکلیف یہ سوچتے ہوئے ہو رہی تھی وہ اسکی آنکھوں میں صاف عیاں تھی۔۔۔

مطلب پہلے تو صرف ایک ٹریلر تھا تکلیف کا اصل میں میرا امتحان اب لیا جائے گا --یارب جو بھی جیسا بھی امتحان لینا چاہیں لیں -- شائد میں خود کی مظبوطی سے اب تک واقف نہیں ہوئی آپ وہی کروانا چاہتے ہیں -- پر میں ہر موڑ پر آپ مجھے اپنا منتظر ہی پائے گے میرا ساتھ کبھی مت چھوڑیئے گا میں اکیلے کچھ بھی نہیں۔ --اپ ہیں تو مجھ میں قوت باقی ہے اگر آپ ہی مجھ سے ناراض ہوگئے تو وہ دن میرا اس ظالم دنیا میں جینے کا آخری دن ہوگا اسکے بعد میں ایک زندہ لاش بن جاؤں گی--

وہ تڑپتے اپنے رب سے گویا تھی--

پھر پورا سفر انکا خاموشی کی نظر ہوگیا--دونوں میں کسی بھی قسم کی بات چیت نہیں ہوئی تھی---

وہ اپنے لیپ ٹاپ پر لگا تھا اور وہ باہر کے منظر کو دیکھ رہی تھی اور آنے والے وقت کے لیئے خود کو مظبوط ظاہر کرنے کی کوشش کررہی تھی جو کہ ایک بہت مشکل کام تھا اس وقت اسکے لیئے۔۔۔

کچھ دیر کے بعد اسنے اس پاس نظر گھومائی تو اسے محسوس ہوا کہ فلائٹ میں موجود سب ہی لوگ آہستہ آہستہ نیند کی وادی میں اتر رہے ہیں سوائے اسکے اور اسکے ساتھ بیٹھے اس پتھر دل انسان کے۔۔ مگر وہ نظر انداز کر کے انار کا جوس پکڑ گئ کیونکہ اس وقت اسے اسکی اشد ضرورت محسوس ہورہی تھی۔۔

اس سے پہلے وہ اسے اپنے لبوں سے لگاتی --اس بے رحم شخص نے اسکے ہاتھوں سے وہ پکڑ لیا--

یہ مت پیو --؟؟؟

کیوں --وہ روہانسی ہوئی--

کیونکہ اس میں نیند کا پاؤڈر ہے--

اسکی بات پر وہ شاک سے فلائٹ کے اندر موجود لوگوں کو دیکھنے لگی جو گہری نیند میں تھے۔۔ اور کچھ تو فلائٹ اٹینڈرز بھی سوئے پڑے تھے۔۔

اوہ میرے اللہ جی !کیا یہ سب آپ نے کیا ہے۔۔؟؟

وہ خوفزدہ ہوتے ہوئے بولی۔۔

پلیز کہہ دیں کہ پائلٹ نہیں سو رہا۔۔؟؟

وہ مزید التجایا بولی تو وہ اسے حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔

تم سچ میں اتنی معصوم ہو یا ایکٹنگ کر رہی ہو۔۔

نہیں اگر پائلٹ سو رہا ہوتا تو کیا اب تک ہم زندہ ہوتے یہ پلین کریش نہ کر چکا ہوتا کیا۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔تو اسنے سکون بھرا سانس لیا۔۔

اسی وقت ایک آدمی آکر اس شخص سے بات کرنے لگا، یونیفارم سے تو وہ فلائیٹ سٹینڈرڈ لگا۔۔

For more visit (exponovels.com)

گڈ جاب خضر لیکن جاکر دیہان رکھو پائلٹس اپنے کیبن سے باہر نہ نکلیں۔۔

اس نے رعب دار لہجے میں کہا تو وہ ہاں میں سر ہلا کر وہاں سے نکل گیا۔۔

اسنے نوٹ کیا کہ وہ صرف اسے ہی کرخت لہجے میں بات نہیں کرتا بلکہ وہ تھا ہی اتنا روڈ جسکی کوئی حد نہیں۔۔

وہ صرف سوچ کر رہ گئی۔۔

For more visit (exponovels.com)

---

---

لیکن اسے ابھی تک کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر یہ سب ہوکیا رہا ہے--

آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں--؟؟

وہ الجھتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی--

کھڑی ہوجاو--

کیا--؟؟

اسٹینڈ اپ--

وہ کھڑے ہوکر اسکا بازو کھینچتے ہوئے بولا جسکی وجہ سے وہ کھڑی ہوگئی--

پھر وہ اسے اپنے ساتھ زبردستی کھینچ کر فرسٹ کلاس میں لے گیا جہاں امیر لوگ اور انکے اٹینڈرز ایسے سوئے پڑے تھے جیسے دوبارہ زندہ ہی نہ ہونا ہو--

For more visit (exponovels.com)

یہ پہنو --

اس نے اسکی جانب دستانے بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھنے لگی

--

لیکن کیوں--؟؟

مجھے غصہ مت دلا جو کہہ رہا ہوں وہ کرو --

تو اسنے خاموشی سے پہن لئے ساتھ وہ اسے دیکھنے لگی جو ابھی دستانے پہن رہا تھا--

For more visit (exponovels.com)

تمہیں وہ آدمی نظر آرہا ہے --جس کے سفید بال ہیں --؟؟

اسکے اشارے کرنے پر اس نے اسکی نسبت دیکھا جہاں ایک بوڑھا آدمی سویا ہوا تھا--

او اللہ جی کہیں انکا ارادہ میرے ہاتھوں انکا قتل کروانا تو نہیں--یہ سوچ اسکے وجود کو لرزا کر رکھ گئی--

اسکے بلکل پاس غور سے دیکھو --وہاں بریف کیس ہے--نظر ایا--؟

اس نے دیہان سے دیکھا تو اسکے پاس پڑا ہوا تھا۔۔

ہاں ۔۔

اس میں گھڑی ہے ۔۔جو اس بوڑھے آدمی کے ہیں۔۔

تو یہ آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔۔

جاؤ اس بریف کیس میں سے گھڑی نکال کر لاؤ ۔۔

For more visit (exponovels.com)

اس نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا شائد وہ مزاق کر رہا ہو ۔۔مگر وہ خالی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔۔

واٹ ۔۔؟؟

میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔

وہ بوکھلاتے ہوئے بولی۔۔

Nain do what I say!!

اس نے کرخت لہجے میں کہا --مگر اسے کوئی پرواہ نہیں۔ تھی --

وہ ایک پل کے لیئے ٹھٹکی اسنے اسے نام سے پکارا بھی تو غلط نام سے افسوس سے سر ہلاتی وہ اسے دیکھنے لگی--

پہلی بات میرا نام دانین ہے --میں کوئی نین وین نہیں ہوں--

اور دوسری بات آپ کوئی اور کام کروا لیں لیکن میں چوری ہرگز نہیں کروں گی----اپ کا دماغ خراب ہوسکتا ہے

میرا نہیں--

وہ اسے سلگتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھنے لگا--تو وہ بغیر پلکیں جھپکے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

پہلی بات --- مجھے انکار سننے کی۔ عادت نہیں

دوسری بات --تمہارا نام بھلے سے جو بھی ہو میرے لیئے تم نین ہو --

For more visit (exponovels.com)

اب جاؤ جو کہا ہے وہ کرو وقت کم ہے ہمارے پاس۔۔

اسنے سرد لہجے میں اس سے وارن کیا۔۔

وہ تو اسکے لفظوں پر پتھرا گئی ۔۔ایک طرف وہ اتنی سردمہری سے بات کرتا ہے اور دوسری طرف وہ اسے کہہ رہا کہ وہ اسکے لیئے نین ہے۔۔

جب وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو وہ گن نکال کر اسکی جلد پر دباؤ بڑھاتے جانے کا اشارہ کرنے لگا۔۔

وہ گن دیکھ کر پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی ۔

اسے لگا اگر وہ نہیں گئی تو وہ اسے شوٹ کر دے گا۔۔

اسکے دوبارہ اشارہ کرنے پر وہ کپکپاتے وجود کے ساتھ اسکی جانب بڑھ گئی۔۔اس نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ بریف کیس کھولا۔۔اور اسمیں سے گھڑی نکال لی جو ایک خوبصورت ڈبے میں قید تھی وہ گھڑی بھی کوئی عام گھڑی نہیں تھی ڈائمنڈ واچ تھی ۔۔جسے وہ جلدی سے نکال کر اس ظالم دیو کے کی جانب بڑھا گئی۔۔جو اسنے تھام لی۔۔

اسکے دوسرے ہاتھ میں جو نیلا بیگ تھا اسمیں سے ایک اسی کی ڈپلیکیٹ واچ نکال کر اسے واپس رکھنے کا اشارہ کرتا رئیل ڈائمنڈ واچ اپنے بیگ میں ڈال گیا۔۔

دانین تو اس ڈپلیکیٹ گھڑی کو دیکھ کر حیران رہ گئی وہ بلکل اس جیسی ہی معلوم ہوتی تھی کوئی بھی اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ نقلی ہے۔۔

اپنا کام مکمل ہوتے ہی وہ اسے لیکر واپس اپنی جگہ پر آگیا جیسے وہ کبھی فرسٹ کلاس میں گئے ہی نہ یوں۔۔۔

واؤ میرے اللہ جی میں انسان سے اب پروفیشنل چور بن گی ہوں۔۔وہ آنسو اپنے اندر اتارتے ہوئے دل میں بولی ۔۔

میں آئیندہ ایسا کوئی کام نہیں کروں گی۔۔وہ اسکی طرف رخ کر کے بولی جو اپنے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کر رہا تھا۔

مگر وہ اسے نظر انداز کرتا اپنے کام میں مگن رہا اور وہ اپنا اسطرح سے نظر انداز کرنے پر بہت دلبرداشتہ ہوئی۔۔

نم آنکھوں سے کھڑکھی سے باہر دیکھنے لگی۔۔

کچھ دیر بعد اسنے پلین میں نظر گھمائی تو اس نے دیکھا اب سب لوگ آہستہ آہستہ جاگ رہے ہیں۔۔

کیا آپ مجھے اب بتانا پسند کریں گے ۔۔ہم کدھر جارہے ہیں۔؟؟

وہ چڑتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

لندن

وہ دو ٹوک لہجے میں بولا۔۔

واٹ ۔۔لندن

وہ حیرات سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولی لیکن وہ اگنور کرتا اپنے کام میں لگا رہا۔۔تو وہ بھی نہ میں سر ہلاتی پلین سے باہر اڑتے بادلوں کو دیکھنے لگی۔۔

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد وہ اٹھ کر کہیں غائب ہوگیا۔۔وہ پانچ منٹ بعد آیا اور پھر سے اپنے کام میں جت گیا۔۔نین کو چھٹی حس نے سنگل دیا کہ کچھ تو غلط ہوا ہے ۔۔لیکن خود کو وہاں کا ماحول دیکھ کر پرسکون کرتی بیٹھ گئی۔۔

---

---

---

جب وہ لوگ ائیرپورٹ سے گزرہے تھے تو نین کے کانوں میں لوگوں کی مختلف زبانیں ٹکرنیں لگی ،لیکن وہ انگلش نہیں تھی اس وجہ سے وہ سمجھنے سے قاصر تھی ۔۔جہاں تک وہ اندازہ لگا پائی اسکے مطابق وہ لوگ بہت سی زبانیں جیسے اسنے اندازہ لگایا اٹالین بول رہے تھے ۔۔یا سپینش

وہاں بڑے بڑے ایل سی ڈی لگے ہوئے تھے جن میں جو خبر بتائی جا رہی تھی وہ اسکے ہوش اڑا گئی ۔۔مطلب اسے جو احساس ہوا تھا غلط ہونے کا وہ بے وجہ نہیں تھا ۔۔لیکن۔اسنے اگر اس بوڑھے آدمی کو مارا تو پانچ منٹ میں یہ کیسے پوسبل ہوا اور وہاں اتنے سارے لوگ تھے کسی نے اسے مارتے نہیں دیکھا تھا۔۔اور اب نیوز کاسٹر چیخ چیخ کر بتارہے۔ تھے کہ اسکا کسی نے بے رحمی سے قتل کر دیا ہے ۔۔

اس آدمی کی شکل پہنچانا مشکل ہو رہا تھا کیمرے میں اس قدر سفاکیت سے اسکا قتل کیا گیا تھا --

اس پلین میں جتنی بھی لوگ تھے سب کو انہوں نے باہر جانے سے روک لیا تھا انویسٹیگیشن کرنے کے لئے لیکن وہ نین کو وہاں سے بھی لے آیا اور کسی کو بھنک بھی نہ پڑنے دی نین یہ سب دیکھ کر پہلے ہی اس سے خوفزدہ تھی اور زیادہ ہوگئی --

واؤ --

ائیر پورٹ سے باہر نکلتے ہی نین کی نظر جب مرسیڈی پر پڑی تو وہ بے ساختہ بولی۔ تھوڑی دیر پہلے جو ڈر و خوف اسپر چھایا ہوا تھا وہ سب ہوا ہوگیا۔۔۔

چلو چلیں۔۔

وہ شخص جسکے نام تک سے وہ واقف نہ تھی نکاح میں جب اسکا نام بولا جا رہا تھا وہ اپنے ہوش و ہواس میں نہ تھی جو اسے مولوی صاحب پوچھ رہے تھے غائب دماغ سے وہ بس قبول ہے قبول ہے کرتی گئ۔۔

اور اب وہ بہت پچھتائی تھی کہ سن ہی لیا ہوتا نام اتنا تو ہوش رکھنا چاہیے تھا لیکن اس سے تو وہ پوچھنے سے رہی ۔۔کہے گا سوتے ہوئے نکاح نامے قبول فرمایا ہے کیا۔۔

وہ یہی سب سوچ رہی تھی کہ وہ اسے جھٹکے سے بازو پکڑتے اپنے ساتھ لیئے مرسیڈی کے پاس لے گیا جو انکے لیئے ہی وہاں موجود تھی۔۔

اندر بیٹھو۔۔نہائت ہی روڈ لہجہ افففف۔۔

وہ اسکا دروازے کھول کر حکمیہ لہجے میں بولا تو وہ اسے زخمی دل کے ساتھ دیکھتے اندر بیٹھ گئی۔۔

آپ جانتے ہیں یہ میری پسندیدہ کار ہے۔۔

It's so beautiful ..!!

وہ چہکتے ہوئے بولی تو وہ شدید حیرت سے اسکی طرف دیکھنے لگا مگر جلد ہی خود کو سنبھال گیا۔۔

یا اللہ میرے ساتھ کیا ہوگا کیا ہونے والا ہے وہ سب تو جانتا ہے بس مجھے طاقت عطا فرما میں ہر مشکل کامقابلہ ڈٹ کر کر سکو۔۔

وہ چہکتی مسکراہٹ جو کچھ دیر پہلے اسکے چہرے کا احاطہ کیئے ہوئے تھی اب وہاں سنجیدگی نے لے لی تھی اسکے چہرے سے صاف پتہ چلتا تھا کہ وہ اس وقت بہت درد میں ہے کسی گہری سوچ کے زیر اثر --

نین ---

کچھ لمحوں بعد اسکی گہری آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی --

ہمم-؟

For more visit (exponovels.com)

وہ عام۔لہجے میں بولی ۔۔جبکہ وہ ٹھٹھکی ضرور تھی اچانک اتنا نرم لہجہ ۔۔

اب تک وہ۔ تو صرف اسے سرد پن سے پیش آرہا تھا۔۔جیسے اسنے اسے کہا تھا او مجھ سے نکاح کرو ۔۔اور اسکے بعد یوں پیش آؤ ۔۔

زیادہ مت سوچو ۔۔اگر باس تمہیں خود کے پاس رکھتے ہیں تو تمہیں صرف انہیں عزت دینی ہوگی اور وہ جس مشن پر تمہیں بھیجیں گے وہ اچھے سے کرنا سمپل ۔۔ اسکے بدلے میں تمہیں زندگی گزارنے۔ کا موقع ملے گا ورنہ تم جلد ہی مر جاؤ گی ۔۔

وہ جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔ جو اپنی گولڈن بلوئش آئیز سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔۔

کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں یا سچ میں آپ مجھے نصیحت کر رہے ہیں۔۔

یا پھر یہ سب ایک مزاق ہے ۔۔تو پلیز نہ کریں ایسا مزاق۔۔

اسکے پوچھنے پر وہ ایک دم خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

کیا تمہیں لگتا ہے ٹائیگر مزاق کر سکتا ہے ۔۔۔جبکہ اسے مزاق کرنا بلکل۔ پسند نہیں۔۔

وہی سرد پن اسکے لہجے میں در آیا تھا۔۔

میں صرف تمہیں تمہاری زندگی کے لیئے مشورہ دے رہا ہوں۔۔یہ سفر تمہارے لیئے فائدہ مند اور نقصان دہ دونوں ہی ہوسکتا ہے۔۔

وہ کہہ کر واپس سے اپنے کام میں جت گیا۔۔ جبکہ نین اپنی نظریں گھما کے رہ گئی ۔

اور خود کو تسلیاں دینے لگی ۔کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

ہیں ۔۔یی کیسا نام ہوا بھلا ٹائگر ۔۔ پھر یاد آنے پر منہ کے زاویے بگاڑتی خود سے بڑبڑائی۔۔

ٹائیگر تو ہیں یا نہیں گینگسٹر ضرور لگتے ہیں اسکو تو بولنے کی ہمت نہ تھی زیر لب بڑبڑا کر رہ گئی

اسے اتنا تو یقین ہوگیا تھا وہ شخص کوئی عام تو ہر گز نہ تھا۔۔جسکی اتنی پہنچ تھی کہ اسکی حویلی میں گھس کر اسکی ساری انفارمیشن نکلوالے اور پھر اسکے نکلی آئی ڈی کارڈز افف وہ کوئی عام شخص نہیں تھا پر جون ہو سکتا ہے ،اور پھر وہ سب ڈرامہ کیا مجھے وہاں سپورٹ کیا پھر نکاح کرکے ساتھ لے آئے ۔۔یا اللہ انکا ارداہ کیا ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے اوپر سے مجھ سے کام بھی کیا کروایا چوری ۔۔اللہ جی۔۔وہ لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی ابھرتی سسکیوں کو دبا گئی ۔۔

آپ تو مجھے پکا گینگسٹر بنا دیں گے ۔میری آخرت تباہ و برباد ہو جائے گی۔۔۔۔اب بندہ پوچھے فائدہ کیا ہے --؟؟

آپکی نظر میں تو یہ فائدہ ہوا نا--

Welcome to me in mafia

لیکن میری نظر میں یہ ہے--

Welcome to me in hell

For more visit (exponovels.com)

وہ دانت پیستے ہوئے زیر لب بڑبڑائی اور باہر سڑکوں کو دیکھنے لگی جو اسنے نہ جانے اس بیگانے ملک میں کس شہر کی جانب لے جارہی تھی ۔۔

-- ----------

---

---

ٹائگر کی فنگرز تیزی سے کیپیڈ پر حرکت کرتی رہی اسنے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور خود اٹھ کر واشروم کی سائڈ ہو لیا۔۔نین کو اسے جاتا دیکھ کر باہر نظریں گھما گئ۔۔

For more visit (exponovels.com)

ٹائگر واشروم آیا تو وہ بوڑھا آدمی بھی وہیں موجود تھا ٹائگر نارمل سا اسکے پیچھے آکھڑا ہوا اور اپنا چاقو اسکی گردن میں رکھ کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا وہ بوڑھا تھڑ تھڑ کانپنے لگا اسے سمجھ نہ آیا یہ میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔ اسکی آواز کو بند کرنے کے لئے ٹائگر نے اسکے منہ میں کپڑا ڈال دیا --یہ سب اسنے دو منٹ میں کیا تھا اسکی ریسٹ واچ ٹک ٹک کر آواز پیدا کرتی اسے وقت کا پتہ دے رہی تھی --ٹائگر نے کچھ ہی سیکنڈز میں اسکی آنکھوں میں چاقو سے کئ وار کر کے اسے نابینا کر دیا ساتھ ہی اسکا رخ اپنی جانب کرتا وہ اسکے دل پر چھید کر رہا تھا جب اسکا دل اندر دھڑکتے اسے نظر آنے لگا تو وہ اسنے اپنے ہاتھ سے باہر نکال کر ایک باکس میں ڈال دیا اور وہ شخص وہیں ڈھیر ہوگیا--

اسکی روح وہ پرواز کر چکا تھا--

وہ اپنے ہینڈ اور چاقو واش کرتا باہر آیا تو سامنے ہی ایک آدمی کھڑا تھا شاید اسکے انتظار میں ہی تھا وہ باکس ٹائگر نے اسے تھما دیا اور خود واپس اندر آگیا --

یہ سب اسنے صرف پانچ منٹ میں کیا تھا --اور اس سب کے دوران کیمرے ہیک کئے ہوئے تھے اسنے --

نین اسے دوبارا کام کرتا دیکھ منہ بنا گئی --

---

---

ادھر آؤ--

کچھ وقت بعد اس ظالم دیو کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ سڑک کو چھوڑ کر نا سمجھیں سے اسکی طرف دیکھنے لگی----

کیا--

اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا--

For more visit (exponovels.com)

مجھے اپنے الفاظ دہرانا پسند نہیں۔۔۔

اسنے ہلکی آواز میں اسے وارن کیا تو اسکا دل 120 کی سپیڈ میں ڈھرکتے اسکے اندر خوف کی لہر۔ دہرا گیا۔۔

مگر اسنے خود کو مظبوط ظاہر کرنے کی بھر پور کوشش کی ۔۔ اسنے سوچ لیا تھا وہ خود کو اس دیو ٹائگر کے سامنے کبھی کمزور نہیں پڑنے دے گی اسکا ارادہ جو بھی ہو وہ اسے ثابت کر کے دیکھائے گی کہ وہ اسکا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتی ہے وہ کوئی عام شخص نہیں تھا تو وہ بھی کوئی عام نہیں تھی۔۔

وہ اسکے کہنے پر تھوڑا سا اسکے قریب ہوئی۔۔

تبھی اسکے ہاتھ میں رسی اور بلیک پٹی دیکھ کر اسکی۔ بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گئی ۔

ی --یہ--یہ --کسس لیئے --وہ جو ابھی خود سے کہہ رہی تھی وہ اسکا مقابلہ بہادری سے کرے گی اسکے ہاتھ میں یہ سب دیکھ کر ڈرتے ہوئے بمشکل اپنے الفاظ مکمل کر پائی--

مگر وہ ان سنا کرتا ہوا اسکی آنکھوں پر بلیک پٹی باندھنے لگا جبکہ نین کا وجود ڈر سے کپکپانے لگا----

ک--کیوں--وہ نم لہجے میں بمشکل ہی بولی--

تاکہ تم یہ نہ دیکھ پاؤ ،ہم جا کدھر رہے ہیں--

اسکے کہنے پر نین کا دل کیا اسکا حشر بگاڑ دے اسے اس پر اب غصہ آنے لگا تھا جو اسے اب کڈنیپ کر رہا تھا--

ٹھیک --مزید اب کیا کیا ہوگا میرے ساتھ -- ہمم--میرے پاؤں بھی باندھے گے--

وہ اپنے خوف کو سائیڈ پر کرتے ہوئے طنزیہ لہجے میں تلخی سے بولی اور یہ اتنے عرصے میں پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ وہ اسے یوں بات کر رہی تھی --اور بات ٹائگر نے نوٹ بھی کی

تبھی تو اسکے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ نہ احاطہ کیا جیسے وہ یہی تو چاہتا تھا اور وہ ہوا بھی

--

May be I should tie your mouth..

اپنا منہ بند رکھو ،ورنہ یہ منہ تمہیں آگے جا کر بہت تکلیف پہنچائے گا --

وہ تحمل سے کہتا ہوا اسے وارن کرنے لگا۔

اس سے بھی برا کیا کریں گے آپ میرے ساتھ مجھے کسی اپنے باس کے پاس بھیج رہیں ہیں وہ بھی کڈنیپ کر کے ۔۔ بھلا کوئی اپنی بیوی کو یوں بھی کسی کے پاس بھیجتا ہے وہ بھی تب جب وہ اس جگہ پہلی مرتبہ آئی ہو انجانے ملک ۔کے انجانے شہر میں انجانے لوگوں کے بیچ ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں آپ ۔۔اوہ میں بھی کتنی بڑی بیوقوف ہوں ۔۔کیا اور کیسے سوچ لیا کہ آپ نے مجھ سے نکاح میری عزت رکھنے کے لیئے کیا بلکہ اس میں تو آپکو اپنا ہی کوئی فائدہ نظر آیا اور لے آئے مجھے دھوکے سے یہاں پر ۔۔کاش معلوم ہوتا یہ سب ہونے والا ہے نا میرے ساتھ تو یقین کریں کبھی نا آتی انا تو دور کی بات کبھی نکاح ہی نا کرتی بلکہ ان سب کے ہاتھوں میں سو بار سو موتیں مرنا پسند کرتی ۔۔اور یقین کریں وہ موت سب سے بہترین ہوتی میرے لیئے کم سے کم انڈرولڈر کے لوگوں سے کوئی تعلق تو نا تھا نہ تب میرا اور نہ ہی میں نے اس میں اپنا قدم رکھا لیکن آپ نے رکھوایا مجھے منجھے دھوکے سے اپنے ساتھ لے آئے آپ سب پہلے سے ہی جانتے تھے میرے بارے میں

۔آپ نے ساری پلیننگ پہلے سے ہی کر کے رکھی ہوئی تھی ۔۔لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتا دنیا میں میں ہی ملی تھی آپکو اس۔ سب میں شامل ہونے کے لیئے۔۔

کیا بگاڑا میں نے اپنا میں تو آپکو جانتی تک نہیں کبھی دیکھا نہیں جاننا تو دور کی بات ہے۔۔

آپ ایک بے رحم، جلاد ،سرپھرے ،اور بہت ہی روڈ انسان ہیں ۔۔جو مافیہ والرڈ کا بادشاہ ہے۔۔ ۔۔باڑھ میں جائیں آپ اور آپکے باس بھی۔۔وہ آپے سے باہر ہوتے ایک بپھری ہوئی شیرنی بنی کھڑی تھی اسکے سامنے ۔۔

لیکن غلط وقت پر غلط جگہ اپنا یہ روپ دھاڑا تھا اسنے وہ یہ بھول گئی تھی کہ ٹائیگر نے اب تک جو کہا تھا وہ کیا بھی تھا ۔۔لیکن اسوقت وہ غصے میں اپنا اچھا برا بھلا بیٹھی تھی۔۔۔۔اسی لیئے تو جو منہ میں آیا وہی بولے جا رہی تھی۔۔۔۔

جب کافی دیر گزرنے کے بعد بھی اسکی طرف سے کوئی جوابی کارروائی نہیں ہوئی تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوگیا۔۔کہ وہ کیا کر بیٹھی تھی۔۔

پھر تو اسے اپنے الفاظوں پر پچھتاوا ہوا۔۔لیکن اسنے کوئی غلط بات بھی نہیں کی تھی۔۔چھوٹی سی دلیل دی خود کو۔۔

اسکی خاموشی اسے زندہ نگلنے لگی۔۔

وہ اسکی آنکھوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی ۔۔جسکی وجہ سے اسکی ہتھیلیاں نم ہونے لگیں ۔۔یہ کیوں نہیں بول رہے کچھ۔۔اللہ جی ۔۔میں نے غلط کر دیا کیا اتنا بول کر۔۔وہ پریشانی سے سوچنے لگی۔۔

ابھی کے ابھی مافی مانگو ۔۔

اسکی ہلکی مگر غصے سے لبریز حکمیہ آواز نین کے کانوں سے ٹکرائی ۔۔جس پر اسنے تھوک نگلا۔۔

ن-- نہیں--

وہ ضدی لہجے میں لرزتی آواز میں بولی -- تبھی اسنے اسے غصے سے لمبا سانس کھینچتے ہوئے محسوس کیا مگر وہ نظر انداز کر گئی--

بہت ہی جلد تمہیں اس کارنامے کی سزا بھگتنی پڑے گی--

مجھے یقین ہے اسکے بعد تمہارا منہ میرے سامنے کبھی نہیں کھلے گا --

Just wait and watch .

For more visit (exponovels.com)

وہ کچھ دیر بعد ایک ایک لفظ چبا کر بولتا اسکی ڈھرکنیں کچھ پل کے لیئے روک گیا۔۔۔وہ جو تب سے مظبوطی کا مظاہرہ کر رہی تھی اسکی آنکھوں میں ڈر کی وجہ سے آنسو گرنے لگے۔۔کیونکہ

اسنے سنا تھا گینگسٹرز بہت خطرناک ہوتے ہیں انکے پاس ٹارچر کرنے والے آلات ہوتے ہیں جو وہ اپنے شکاری کو سزا دینے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔

کیونکہ انکو لوگوں کو دیھرے دھیرے مارنے میں لطف آتا ہے۔۔۔وہ انکے ذریعے لوگوں کی آنکھیں ،زبان، نکال دیتے ہیں ،انکے ناخوں کو انکے ہاتھوں سے بڑی بے دردی سے جدا کر دیتے ہیں۔۔وغیرہ۔۔وغیرہ۔۔

یہ سب زہن میں آتے ہی اسکے وجود میں ڈورتا خون مانو جامد ہونے لگا۔۔

ا۔۔اا۔۔اووکے مج۔۔مجھے مععاف کردیں۔۔

اسنے کپکپاتے ہوئے کہا۔۔

سانسیں ڈر سے بے ترتیب ہونے لگی۔۔

پلیززز مجھے۔۔مجھے معاف کریں۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ دوبارہ سے سسکتے ہوئے بولی کیونکہ اس وقت اسے ٹائگر کی خاموشی جان لیوا لگ رہی تھی

I..I'm s.. sorry...

وہ اب مسلسل روتے ہوئے اسے سوری کہے رہی تھی۔۔اسکا دل چاہا ہاتھ سے چھو کر اسے محسوس کرے وہ یہاں ہے بھی یا نہیں۔۔لیکن افسوس اسکے ہاتھ تو اس ظالم دیو نے پہلے سے ہی باندھ رکھے تھے۔۔جسکی وجہ سے وہ انہیں ہلا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔ وہ تقریبا بیس منٹ اس سے معافی مانتی رہی مگر اس جانب سے کوئی بھی آہٹ نہیں ہوئی ۔۔

پلیززززز---

وہ اب باقاعدہ بچوں کی طرح رونے لگی تھی --

اپنے پاس رکھو اپنا یہ سوری--

اسکی سرد آواز گاڑی میں گونجی ---

For more visit (exponovels.com)

ہم پہنچ گئے۔۔وہ مزید بولا۔۔تو نین کا اس خیال سے ہی سانس لینا مشکل ہوگیا کہ وہ اب اسکے ساتھ کیا کریگا۔۔

تبھی اسنے محسوس کیا دروازہ کھل گیا ہے۔۔اوروہ گاڑی سے نکل گیا ہے۔۔باہر نکلتے ہی اسنے جھٹکے سے اسکا بازو کھینچ کر باہر نکالا جسکی وجہ سے اسنے جلدی سے اپنے ہونٹوں پر دانت رکھ دیئے تاکہ درد سے اسکے منہ سے چیخ نہ نکلے۔۔

وہ اسے لیئے گھر کے اندرونی حصے میں لے گیا۔۔

ویلکم ۔۔فائنلی تم اس مشن میں بھی کامیاب رہے ڈیوڈ۔۔

اسکے کانوں سے کسی مرد کی رعب دار آواز ٹکرائی۔۔

اسکی آنکھوں میں پٹی ہونے کی وجہ سے انہیں دیکھ نہیں پا رہی تھی ۔۔

ٹائگر نے ہارنا سیکھا ہی نہیں ۔۔وہ قہقہ لگاتے ہوئے بولا تو نین کے دل نے ایک بیٹ مس کی ۔۔ کیونکہ اسنے اب تک اسے ہنستا ہوئے نہیں دیکھا تھا ۔۔اور اس وقت اسکے دل نے شدید خواہش کی کاش وہ اسے مسکراتے ہوئے بھی دیکھ پاتی ۔۔

یہ تو ہے، ویسے بھی جب ٹائگر شکار کرنے نکلتا ہے تو وہ کبھی۔ بغیر شکار کیئے نہیں لوٹتا

--

ایک اور آدمی کی شوخ بھری آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی--

Who is she ..????

کسی اور آدمی کی آواز آئی --اسے اتنا تو اندازہ ہوگیا تھا وہاں پر کافی سارے لوگ موجود تھے--اور سب ہی کی آواز کسی بھی احساس سے عاری تھی--یعنی وہ پتھر دل لوگوں کے بیچ میں آئی تھی اپنی قوت کو پہچاننے --کیا یہ سب کسی آسان طریقے سے نہیں ہوسکتا تھا --یہ سب ہونا ضروری تھا--

وہ اس وقت بہت اوکورڈ فیل کر رہی تھی۔۔

Danain...

یک لفظی جواب پر کچھ بھی آگے سے نہ پوچھا گیا تھا جیسے سب ہی جان گئے ہوں کہ وہ بتانے میں انڑسٹڈ نہیں ہے۔۔

By the way she is beautiful ..!!

For more visit (exponovels.com)

اسے اسی آدمی کی آواز آئی جس نے اس ظالم دیو کا ویلکم کیا تھا۔۔

It might be dangerous to say...so next time be careful about that..

وہ سرد آواز میں کہتا اسکا بازو پکڑے سیڑھیوں سے گزرتا ہوا اسے کسی بے جان شے کی طرح کمرے میں لے ایا۔۔

اس دوران اسنے ایک مرتبہ بھی اپنا ہاتھ اس سے چھڑوانے کی کوشش نہیں کی جانتی تھی ایک سزا ابھی پینڈینگ پہ ہے کہیں دوسری بھی نہ مقرر کر دی جائے ۔۔اس غلطی پر۔۔

وہاں جاکر اسنے اسکی پٹی اتاری ۔۔۔۔نین کو کچھ پل روشنی میں اپنی آنکھیں کھولنا محال لگا۔۔مگر آہستہ آہستہ جب اسنے آنکھوں سے فوکس کیا تو اسنے خود کو ایک عالی شان خوبصورت روم میں پایا ۔۔یہ کمرہ بلکل کسی پرنسس کا کمرہ معلوم ہوتا ہے ۔۔اسنے دل میں سوچا۔۔

اس سے اسنے اتنا تو اندازہ لگایا لیا تھا کہ وہ کسی حویلی یا پیلس میں موجود ہیں۔۔

ممیں۔کہاں ہوں۔۔

اسنے پریشانی سے پوچھا۔۔

تمہارا جاننا اتنا ضروری نہیں۔ ۔۔جب تک تم باس سے نہیں مل لیتی تم یہیں رہو گی۔۔

اور تمہاری سزا ابھی پینڈینگ پر ہے۔۔

اسکی آخری بات پر وہ جو کمرے کو دیکھنے میں کھوئی ہوئی تھی خوف سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔

پلیز سوری نا۔۔

For more visit (exponovels.com)

آپ نے بولا تھا معافی مانگو۔۔میں ۔۔میں کب سے مانگ رہی ہوں ۔۔

اس سے پہلے وہ باہر نکل جاتا نین نے نم آنکھوں سے بھیگے لہجے میں کہا۔

جس پر وہ خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

نہیں۔۔جب کہا تھا تب تم نے انکار کردیا۔۔جبکہ مجھے انکار سننا قطعی پسند نہیں۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

سزا تو ملے گی مائی پرنسس۔۔وہ بے حسی سے کہتا روم سے نکلتا چلا گیا اور وہ اسکے لفظ مائے پرنسس پر شاکڈ رہ گئی۔۔

کیا سچ میں انہوں نے مائے پرنسس کہا۔۔وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتے ہوئے ونڈو کے پاس آکر کھڑے ہوتے خود سے بڑائی ۔۔

آں ۔۔ہاں۔۔ہاہاہا۔۔دانین تم نے یقیناً غلط سنا ہے ورنہ ٹائگر جیسا روڈ پرسن یوں کسی سے مخاطب ہوسکتا ہے بھلا۔۔۔

وہ خشک سا قہقہ لگاتے اپنا آنکھ سے نکلتا آنسو بے دردی سے رگڑتے ہوئے ونڈو کے آگے کرٹنز سرکا کر واشروم میں بند ہوگئی۔۔

فیس واش کرتے اسکی نظر آئنہ میں گئی تو اسے شدید جھٹکا لگا ۔۔اسکی آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے سوجھی ہوئی تھی ن میں سرخ ڈورے بھی واضح ہو رہے تھے اتنے دنوں سے نا سونے کی بدولت ،گال لال رنگت ظاہر کر رہے تھے، جبکہ اسکے گلابی لب ہلکے ہلکے لرز رہے تھے۔۔ اور اسکے سیاہ بال آبشار کی مانند کمر پر بکھرے پڑے تھے حجاب اسنے واش روم میں آتے ساتھ اتار دیا تھا ۔۔اسنے بالوں کو جوڑے کی شکل دی ہوئی تھی حجاب کھلنے پر بال کمر پر بکھر چکے تھے۔۔ جسکی کچھ لٹیں اسکے رخسار کو بوسا دے رہی تھیں۔۔

یا اللہ کوئی انسان اتنا بھی بے رحم ہوسکتا ہے ، کیا آپ نے انکے سینے میں دل رکھنے کی بجائے پتھر رکھ دیا تھا ۔۔کہتے ہیں انسان تو آنسو دیکھ کر پگھل جاتے ہیں پر میرا تو اب تک

جن جن سے واسطہ پڑا ہے وہ سب ہی پتھر دل کے انسان تھے اور اب آپ نے ہمسفر بھی دیا تو کیسا نہایت ہی کٹھوڑ اور بے رحم شخصیت کا مالک ۔۔کیا میری ساری زندگی ایسے ہی گزر جائے گی ۔۔کیا میری زندگی میں کوئی مجھ سے محبت کرنے والا نہیں آئے گا ۔۔سب ایسے ہی جلاد آئیں گے جنہیں کسی کے احساسات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

اگر میں آپ سے اپنے شوہر کے دل میں اپنے لیئے محبت مانگو تو آپ دیں گے نا، مجھے آج تک کسی چیز کی چاہت نہیں ہوئی اللہ جی ، لیکن آج سے میرے اندر یہ چاہت بیدار ہوگئی ہے کہ میرے محرم کو مجھ سے محبت ہو جائے۔۔مجھے نہیں پتہ کیوں، کیسے، کب اور کس لیئے ہوئی، لیکن یہ چاہت آپ کے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا میری ،اور میں، جانتی ہوں جب میں آپ سے سجدے میں گڑگڑا کر انہیں مانگو گی تو آپ مجھے ضرور دیں گے۔۔۔

وہ آئینہ میں اپنا عکس دیکھتے اپنے رب سے مخاطب تھی جو اپنے بندوں کی شہ رگ سے ،، بھی زیادہ قریب ہے

وہ جلدی جلدی باوضو ہوکر روم میں آکر جائے نماز بچھا کر اپنے رب سے آج وہ مانگنے جارہی تھی جسکی چاہت اسکے دل میں شائد اس ظالم دیو کو دیکھنے کے بعد سے ہی بیدار ہوگئی تھی ،لیکن وہ غافل تھی۔

مجھے نہیں معلوم میرے رب کہ کیا یہ ٹھیک ہے جو میں ایک بندے کو تجھ سے مانگ رہی ہوں انکے دل میں اپنے لیئے محبت کی تڑپ مانگ کر ٹھیک کر رہی ہوں یا نہیں مجھے یہ مانگنا چاہیئے بھی یا نہیں ،لیکن مجھے اتنا پتہ ہے کہ آپ سے جو بھی جائز و حلال شے کی

طلب کی جائے وہ آپ ضرور پورا کرتے ہیں ،اور ٹانگر بھی تو میرے محرم ہیں ، میرے شوہر ،اب جو بھی ہیں آپ کے بعد وہی تو ہیں اس دنیا میں ۔کیا مجھے اتنا بھی حق نہیں کہ میں انکے دل میں اپنے لیئے محبت مانگ سکو۔۔وہ یہ سب کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ مجھے نہیں پتہ میرے اللہ جی ، وہ مجھے کیسے جانتے تھے پہلے سے ،انہوں نے ساری پلیننگ کر کے رکھی ہوئی تھی مجھے اپنے ساتھ کھانے کی ، کیوں میں نہیں جانتی ،انہوں نے مجھ سے نکاح کیا ،کیوں ،میں نہیں جانتی ،نکاح بھی خود ہی کیا اور پھر یہ نفرت یہ غصہ یہ سب ،یہ سب کیوں اللہ جی۔۔کس لیئے ۔میں ان سب کیوں کا جواب نہیں مانگو گی آپ سے اور نہ ہی مجھے جاننا ہے لیکن میں آپ سے انکے دل میں اپنے لیئے محبت مانگ رہی ہوں جو آپکو مجھے دینی ہوگی اللہ جی ۔۔پلیز مجھے مایوس نہ کیجے گا ۔۔ورنہ میں ٹوٹ کر بکھر جاؤں گی۔۔

وہ سلام پھیر لینے کے بعد اپنے اللہ سے دعاگو تھی۔۔

نماز۔ سے فارغ ہوکر وہ بیڈ پر آکر لیٹ گئی ،اسے بھوک کافی زوروں کی لگی ہوئی تھی اسنے اب تک کچھ نا کھایا تھا نا ہی آرام کیا تھا ۔لیکن بنا کچھ کھائے نیند کا انا تو امپوسیبل تھا۔۔

ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی کہ اچانک دروازہ ناک ہوتے ساتھ ہی کھلا اور کوئی ٹرالی لیئے اندر داخل ہوا اسے لگا وہ ظالم دیو ہوگا ۔لیکن وہ کوئی بوڑھی خاتون تھی۔۔سر پر حجاب لیئے وہ خاتون نہایت ہی پرکشش دکھ رہی تھی۔۔

اس بوڑھی عورت نے وہ کھانے والی ٹرالی لاکر ٹیبل پر کھانا لگا دیا۔۔اور کچھ کہے بغیر ہی وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی ۔۔

وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھتی کھانہ کھانے لگی۔کھا کر وہ سونے کے لیئے لیٹ گئی۔۔اس وقت اسے آرام کی اشد ضرورت تھی لیکن نیند کا انا بھی ایک معجزہ تھا کیونکہ وہ اوپر سے خود کو جتنا بھی مظبوط کیوں نہ ظاہر کر رہی ہو اندر سے اسکا دل سوکھے پتے کی مانند دھڑک رہا تھا ایک تو یہی خیال اسکی جان پر بنا ہوا تھا کہ اسکا باس اسکے ساتھ کیا کریگا،کیا کروائے گا، اور سب سے بڑھ کر جو اسنے خود سزا دینی تھی وہ کیا دیگا،،یہ سب سوچتے ہی اتنی ٹھنڈ میں بھی اسکی جبین پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگی تھی۔۔

وہ خود کو لاکھ دلاسے دیتی پر سکون کرنے کی کوشش کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

جلد ہی نیند کی دیوی کو بھی اس معصوم پیکر پری پر رحم آہی گیا۔۔۔۔

---

میں نے سنا ہے بڑی حویلی میں کوئی لڑکی آئی ہے ٹائگر کے ساتھ پاکستان سے --اور جب سے سنا ہے دل کر رہا جا کر اس حور پری کو دیکھوں تو جس نے نا جانے اس شخص کے ساتھ سفر کیا جو ہم میں کسی کو منہ تک نہیں لگاتا جو یہاں کی بیوٹی کوئن ہیں --

اور وہ اسکے ساتھ کیسے اتنا وقت گزار سکتا ہے--

For more visit (exponovels.com)

آں ہنہ --یہ بڑی بات نہیں تالیہ کہ وہ اسکے ساتھ آئی ہے بات یہ۔ بڑی ہے کہ وہ یہاں اسے لایا ہی کیوں ہے--طانیہ جو اسکی ہی بہن تھی نے اسکی بات کی نفی کی --

یس بیبی یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں --اسنے اسکی بات پر اکتفا کیا--

مجھے لگتا ہے مجھے جانا چاہیے وہاں --ایک بار چلی جاؤں تو خود ہی پتہ لگا لونگی ۔

صحیح کہا میں بھی ایگری ہوں تم سے --بلکہ۔کافی ٹائم ہوگیا ہے ہم ڈی سے بھی تو نہیں ملے چلو انسے بھی مل گے اور اسی بہانے اس چڑیل کو بھی دیکھ آئیں گے--تانیہ کی بات پر تالیہ بھی خوش ہوئی اور دونوں تیار ہوکر پیلیس کے لئے روانہ ہوگئیں --

راستے میں وہ کئی سارے پلینز بناتی جسے وہ اس سے وہاں سے نکال باہر کریں لیکن پھر اپنے ہی پلین کی نفی کرتی کچھ اور سوچنے لگتی -- غرض پورا رستہ وہ اپنے شیطانی دماغ میں اوٹ پٹانگ ہی سوچتی رہیں --

---

Hi bro what's up?

Nothing special..

For more visit (exponovels.com)

وہ جو نین کے روم میں جارہا تھا راستے میں رافع کی آواز پر رکا۔۔اسکے پوچھنے پر اسنے لفظی جواب دیا۔۔

کیا بات ہے پاکستان سے آئے ہو تو بتایا بھی نہیں اور کہاں بزی ہو اجکل تم۔۔جو نظر ہی نہیں آتے ۔۔اسنے شکوا کیا۔۔

اس بارے میں بعد میں بات ہوگی ۔۔ابھی کچھ مشنز ہیں جنہیں مجھے کمپلیٹ کرنا ہے جلد از جلد پھر ہی سکون سے بات چیت ہوگی ۔۔تب تک بہت بزی روٹین ہے ۔۔ دایان اور تم اپنا کام بلکل سکپ مت کرنا ایک بھی دن بہت کم ٹائم ہے مجھے باقی ڈیلز بھی فائنل

کرنی شکار کے ساتھ ساتھ اسی لئے رات میں شکار ہوگا اور دن میں ڈیلز۔۔اور مجھے کوئی بھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں چاہیئے۔۔انڈراسٹینڈ۔۔

ہمم بہت اچھے سے۔۔وہ سر ہلتا بولا۔

سنا ہے کوئی لڑکی لایا ہے تو پاکستان سے ۔۔بتایا نہیں ۔۔کہیں کوئی پیار ویار تو نہیں ہوگیا۔۔جب وہ خود کچھ نہ بولا تو رافع نے خود ہی اسے تنگ کرنے کے لئے پوچھ لیا۔۔

ٹائگر نے پہلے تو اسے گھورا جس پر رافع ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔اب تم اپنے ساتھ کسی لڑکی کو لائے یہ بات ہم سے ہضم نہیں ہوئی ۔۔اسی لئے اندازاہ لگایا جو کہ جسٹ جوک تھا اینڈ ناتھنگ اسپیشل ۔۔

اور اب بھی صرف گھور ہی رہا ہے اگر شک نہ بھی ہوا نہ تو تیرے گھورنے سے ہوجائے گا--

میں نے کہا نہ وقت پر سب پتہ چل جائے گا --اور وہ اگر یہاں میرے ساتھ آئی ہے تو کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی --

اوکے-- سمجھ گیا--رافع سمجھ گیا تھا اگر وہ اپنے ساتھ کسی لڑکی کو لایا تھا تو یہ کوئی عام بات نہیں تھی --کیونکہ ٹائگر کے لئے۔ کسی لڑکی کو برداشت کرنا بہت مشکل تھا یہ وہ سب ہی جانتے تھے کہ اسے لڑکیوں سے کتنی چڑ ہے--اسی لئے وہ سمجھ گیا کہ وہ لائی گئی ہے تو کسی خاص مقصد کے لئے --یا ہو سکتا ہو کوئی اور بھی بات ہو --جو بھی تھا

وہ سب انجان تھے وقت سب کچھ خود عیاں کر ہی دیتا ہے ۔۔کیونکہ ٹائگر نے آجتک انسے بھی کوئی بھی بات وقت سے پہلے نہیں کرتا تھا۔۔اسی لئے اسنے زیادہ نہیں کریدہ اس بات کو۔۔

میں باس سے مل لوں بلایا انہوں نے مجھے ۔۔رافع اس سے کہہ کر چلا گیا تو ٹائگر بھی نین کے روم کی جانب ہو لیا۔۔

اسکی صبح جب آنکھ کھلی تو سامنے ہی اس ستمگر کو پا کر سٹپٹاتی اٹھ بیٹھی ۔۔وہ حیران بھی تھی کہ صبح صبح وہ دیو کا دیدار کر کے اٹھی ہے ،پھر اسکی سزا والی بات یاد آئی تو ڈرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی جو اسے ہی خالی نگاہوں سے تک رہا تھا۔۔

اسکی نظروں کو کب سے خود پر جمے دیکھ وہ کنفیوز سی اپنے سر پر جلدی سے ڈپٹا اوڑھا گئی۔۔جو کندھوں پر ڈھلک رہا تھا۔ ۔۔

بریک فاسٹ کر کے جلدی سے ریڈی ہو جاؤ ڈریس ابھی سجائے گا بریک فاسٹ کے ساتھ ۔ باس کے پاس جانا ہے تم خود کو اچھے سے زہنی طور پر تیار کر لو۔۔کوئی بھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے ۔۔

وہ اسے عام سے لہجے میں سمجھاتے ہوئے کم وارن کرتا زیادہ بول رہا تھا ساتھ ہی وہ اسکا حلیہ بھی دیکھ رہا تھا جو اسے۔

کسی طور قبول نہ ہوا کیونکہ وہ انہی کپڑوں میں موجود تھی اب تک جو اس دن اسنے اسے پہننے کو دئے تھے۔۔۔دانین اسکے وارن کرتے لہجے سے بخوبی واقف تھی۔۔لیکن اسکا موڈ صبح صبح ہی خراب ہوگیا اسکے منہ سے باس کا زکر سن کر۔۔

اسکا بلکل بھی من نہیں تھا کہ وہ اسکے باس کے سامنے بھی جائے بلکہ اسکے علاؤہ وہ کسی کے سامنے جانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔لیکن اس دیو نے کہا تھا تو اسے پورا تو کرنا تھا حکم۔۔

کیا آپ مجھے سے تھوڑی دیر کے لیئے بھی پیار سے بات نہیں کر سکتے۔۔اتنی نفرت بھری نظروں سے کیوں دیکھتے ہیں اور یہ زہر خند لہجہ مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔۔مجھے نہیں معلوم آپ۔۔اپ مجھ سے نکاح کر کے کیوں مجھے ساتھ لائے۔مجھے نہیں معلوم

آپ میرے بارے میں پہلے سے کیسے سب جانتے تھے۔۔پر مجھے نہیں یاد پڑتا کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہو میری۔۔ کبھی میں نے آپکا کوئی ایسا نقصان کر دیا ہو ،شائد جسکی بھرپائی مجھے اب آپکی نفرت کو سہتے ہوئے کرنی پڑ رہی ہے۔۔

وہ آنسو بہاتی اسے التجا کر رہی تھی۔۔

وہ خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

لگتا ہے تم نے اس رشتہ سے امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں جو کہ غلط ہے تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔۔اپنے دل میں ایسی کوئی امید مت پالو جو پوری ہونے سے رہے۔۔

ہاں میں تمہیں جانتا تھا،اور تمہیں لانے کے لیئے ہی میں وہاں آیا تھا --

لیکن وہاں کی سچویشن ایسی تھی کہ تم سے نکاح کرنا میری مجبوری بن گئی--

ہاں ایسا نہیں تھا کہ میں تمہیں بغیر نکاح کے لا نہیں سکتا تھا --اسکے لیئے تمہیں کڈنیپ کر کے آرام سے میں لا سکتا --لیکن وقت درکار تھا جو کہ میرے پاس نہیں تھا --مجھے کل ہی یہاں پہنچنا تھا اسی لیئے--مجھے تم سے نکاح کر کے یہاں لانا پڑا --

بھول جاؤ اس نکاح کو بھول جاؤ کہ کبھی ہمارا نکاح بھی ہوا تھا۔۔بس یاد رکھنا ہے تو اتنا کہ تمہیں باس کی ہر وہ بات ماننی ہے جو وہ تم سے کہیں ۔۔اور سب سے بڑھ کر انکی عزت کرنا ۔۔

اور آخری بات کسی کو بھی پتہ نہیں چلنا چاہیئے کبھی کہ ہمارے بیچ کوئی رشتہ ہے ۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔

وہ اسکے لفظوں پر لرزتے لب پر دانت رکھتی اپنی سسکی دبا گئی۔۔وہ ظالم شخص اپنے ساتھ اسے باندھ کر کہہ رہا تھا کہ بھول جاؤ جیسے کوئی چوہے بلی کا کھیل ہو جو کھیل کر بھول جاؤ، وہ سوچ کر رہ گئی۔۔کہنے کی ہمت اسمیں ہر گز نہ تھی اس دیو کے سامنے تو

آئی بات سمجھ میں --وہ اسے دیکھتے ہوئے پھر سے زرہ سخت لہجے میں بولا تو ہاں میں گردن ہلا گئی--

منہ سے بولو نین --ہاں یا نا--وہ سرد پن سے بولا--

جج۔جی ہاں ---اگئی -- سمجھ--وہ اٹکتی بمشکل ہی بول پائی--

گڈ---

For more visit (exponovels.com)

اور جہاں تک پیار کی بات ہے تو اسکی میرے زندگی میں کوئی جگہ نہیں اس بات کو بھی اچھے سے یہاں فٹ کر لو --وہ اسکے ماتھے پر انگلی رکھتے بولا--

-اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ -- بریک فاسٹ کر کے--وہ اسے کہتا خود اٹھ کر جانے کے لیئے پلٹا--

پلیز نہ بھیجیں نا --ا--اگ-- اگر انہوں نے میرے ساتھ -- کچھ غلط کر--کر دیا تو --وہ جو کب سے اسے کہنا چاہ رہی تھی آخر اپنی بات زبان پر لے ہی آئی --

اسکے کہے جملے پر اسکے قدم ساکت ہوگئے--وہ پلٹ کر اسکے پاس آیا--

میرے ہوتے ہوئے کسی کے باپ میں بھی اتنا دم نہیں کہ میری نین کو گندی نگاہ سے بھی دیکھے ----

اور کسی نے ایسی جرات کی بھی تو میں اسکی آنکھیں نکال کر کتوں کو کھلا دونگا--

اسے گالوں سے تھام کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ جنونیت سے بولا--

اسکے لہجے پر نین اسے دیکھے گئی اسے وہ شخص بلکل سمجھ نہیں آتا تھا ۔۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ اسے کہہ رہا تھا وہ نکاح کو بھول جائے اور اب وہ کس قدر جنون بھرے لہجے میں وہ میری نین کہہ رہا تھا۔۔

پہلے میرے دل۔میں چاہت اجاگر ہوئی تھی آپکو مجھ سے محبت ہو جائے ۔۔اور میں اپنے رب سے آپکے دل میں اپنے لیئے محبت مانگ بھی رہی تھی ۔۔لیکن اب میری یہ چاہت۔ میرا ضدی جنوں بن چکی ہے ۔۔اور دیکھئے ایک دن آپ مجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے اور خود سب کے سامنے اقرار کریں گے کہ میں آپکی بیوی ہوں جسے اب آپ بھولنے کا کہہ رہے ہیں اس رشتہ کو۔۔۔

ٹانگر جو جانے والا تھا اسکی بات پر اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے اسے خود جھٹکے سے خود کے قریب کرتا اسکی اور اپنے درمیان فاصلے نا ہونے کے برابر چھوڑتا وہ اسکی ڈھرکنوں کو بے لگام چھوڑ گیا تھا۔۔

ایک پل کے لیئے تو ایسا لگا وہ سانس لینے کے لیئے بھی ایک ہی ہوا استعمال کر رہے ہیں ۔۔

ایسا کچھ کرنے کا کبھی ڈریمز میں بھی مت سوچنا کیونکہ اگر ایسا ہوگیا جو کہ ناممکنات میں سے ہے ،تو تم بہت پچھتاؤ گی ۔۔اس ہر لمحے پر جس میں تم نے اپنے رب سے میرے دل میں اپنے لیئے محبت آگ مانگی ہوگی۔۔میری جنونیت ،میرا عشق تم برداشت کرنے کی سکت ہرگز نہیں رکھتیں۔۔کیونکہ۔۔جب جب میں تمہارے پاس آؤں گا تم مجھ سے صرف

راہ فرار ہی چاہو گی جو کہ تمہیں کبھی نہیں ملے گی۔۔چاہے پھر یہ پوری کائنات ہی کیوں نہ تمہارے ساتھ اس کام میں کیوں نہ لگ جائے۔۔صرف ناکامی ہی ملے گی۔۔اور دوسری بات مرد عشق کرتا ہے محبت تو صنف نازک کرتی ہے۔۔

وہ کہتے ساتھ ہی وہاں سے چلا گیا اسے اپنے لفظوں پر الجھائے۔۔

---

کچھ دیر بعد بوڑھی عورت بریک فاسٹ اور ایک باکس لیئے اندر داخل ہوئی اور کھانا لگا کر واپس چلی گئی۔۔

نین تب واشروم میں تھی جب وہ آئیں تھی اسی لیئے جب وہ باہر آئی تو ایک پل کے لیئے ٹھٹکی کیونکہ پہلے بریک فاسٹ نہیں آیا تھا۔۔وہ لگا کر جا چکی تھیں۔۔ساتھ اسکی نظر بیڈ پر پڑے ایک باکس پر گئی۔۔شائد اسمیں کپڑے ہیں۔۔

وہ کہتے آرام سے بریک فاسٹ کر کے تیار ہونے لگی۔۔

تیاری کیا تھی اسکی، کپڑے پہن کر اچھے سے حجاب کرتی وہ سینڈل پہنے بلکل ریڈی تھی

۔۔

چلیں مس دانین --

بوڑھی عورت کے پوچھنے پر وہ جو خود کو آئینہ میں دیکھ رہی تھی پلٹ کر انہیں دیکھتے ہوئے پھیکا سا مسکرا دی لیکن اندر سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی--

فکر مت کریں سب ٹھیک ہوگا--

بوڑھی عورت ٹائگر کے کہنے پر ہی اسے نیچے حال میں لاتے ہوئے سرگوشی نما بولی ---

وہ اسکے چہرے سے اندازہ لگا چکی تھیں وہ اندر سے بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔اسی لیئے اسے یقین دلاتے ہوئے بولی ۔۔

تو وہ ہاں میں گردن ہلا گئی ۔۔

،وہ اسے حال میں چھوڑ کر چلی گئی جہاں تقریباً دس کے قریب آدمی کھڑے تھے۔۔

اوہ تو یہ ہے وہ لڑکی جو ٹائگر کے ساتھ اس مشن پر جائے گی ۔۔وہاں پر موجود لوگوں میں سے ایک نے کہا۔۔

ہاں یہی جائے گی ۔۔۔ان میں سے ایک آدمی جو کہ بیٹھا ہوا تھا اور اسکا چہرہ بھی ماسک سے چھپا ہوا تھا بولا ۔۔تو وہ خاموش ہو گیا ۔۔انکی آواز کافی کرخت تھی۔۔۔۔

اسکا۔ دل 120 کی رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔وہ کس مشن کی بات کر رہے تھے ۔۔وہ کیا کروانا چاہتے تھے ۔۔اسے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔

پر یہ ہمارے لیئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔۔ایشیاء کی لڑکیاں ٹیپیکل اور ایمونشنل فولز ہوتی ہیں۔۔جذبات میں آکر کوئی بھی غلطی کر سکتی ہیں جسکا مداوا نہیں کیا جا سکتا۔۔اور وہ افورڈایبل بھی ہر گز نہیں ہے۔۔ان میں سے ایک اور آدمی سرد مہری سے گویا ہوا۔۔

نہیں ،جہاں تک میں نے دیکھا ہے یہ سٹرونگ ،باہمت اور باحوصلہ ہے تبھی تو اتنے دن اس نے ٹائگر کے ساتھ گزار لئے ۔۔وعنہ اسکے سامنے کوئی دو سیکنڈز بھی نہیں ٹک پاتا خاص کر کوئی لڑکی تو بلکل بھی نہیں۔

آہاں ۔۔اور جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں یہ بہت خوبصورت بھی ہے۔۔وہ اسے اپنی رکھیل۔ کے طور پر رکھ سکتے ہو۔۔۔

ایک اور آدمی نے دانین کو تمسخر سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

دانین کو لگا وہ اب سانس نہیں لے سکے گی۔۔

یہ سب جو وہ بول رہے تھے جانے بغیر کہ کوئی انہیں اپنی نگاہوں میں لئے ہوئے ہے اور وہ مکمل ہمہ تن گوش ہے --

نہیں --اپ جانتے ہیں ٹائگر کو ان واہیات کاموں سے سخت نفرت ہے--اور رہی بات اس لڑکی کی تو وہ اس میں انٹرسٹ نہیں رکھتا اسمیں تو کیا --کیا آپ بھول گئے وہ کسی لڑکی کو بھی پسند نہیں کرتا --رکھیل تو دور کی بات ہے وہ تو اسے ہاتھ لگانا بھی پسند نا کرے --اسکے لئے اسکا کام اسکی دنیا ہے--

دایان جسکو ٹائگر نے ہی اس میٹنگ میں شامل ہونے کا کہا تھا نے اسکے خیال سب کو اچھے سے باور کروانا ضروری سمجھے --جسپر وہ آدمی خاموش ہوگیا--

باس اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اسے اپنی رکھیل رکھنے کے لیئے تیار ہوں ۔۔ماسک والا آدمی باس تھا اسے یہ بات سمجھ آگئی تھی کیونکہ وہ شخص اسے ہی دیکھ کر باس کہہ رہا تھا ۔۔ٹائگر نے ٹیبل پر گرفت مظبوط کر لی تھی۔۔انکھیں لہو چلھکا رہی تھیں۔۔

اسکے یوں کہنے پر دانین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔۔

بس ۔۔بہت ہوگیا ۔۔۔وہ جو تب سے خاموش تماشائی بنی کھڑی تھی غراتے ہوتے بولی تو حال میں خاموشی چھا گئی۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی اگر ابھی اسنے اپنے لیئے کچھ نہیں کہا تو وہ کبھی نہیں کہہ پائی گی ۔

میں کوئی سڑک چھاپ نہیں ہوں اور نہ کوئی طوائف ۔۔جس پر جسکا جو دل چاہے ویسے کومنٹس پاس کرے ۔۔

ایک شریف اور عزت دار گھرانے کی لڑکی ہوں ۔۔ایک بھی فضول لفظ اب میرے حق میں کسی نے استعمال کیا تو مجھ سے بڑا کوئی نہیں ہوگا ۔۔

وہ سامنے پڑے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔

اور ہاں اگر آپ مجھے کسی جائز مشن پر بھیجنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں جانے کے لیئے کیونکہ اللہ کے فضل و کرم سے میرا دماغ یہاں پر موجود 50 سے 60 سالہ مردوں کے دماغ سے زیادہ تیز چلتا ہے۔۔یہ سب سن کر ٹائگر کے لب مسکرائے تھے وہ وہاں ہوتا تو کوئی ایسی بات کرنے کی ہمت ہرگز نہ کرتا ،لیکن دایان نے اسے سپورٹ کیا تھا اس بات پر جہاں وہ خوش ہوا وہیں نین کی اپنی بہادری پر وہ مطمئن ہوا کہ وہ کسی بھی ایسی سچویشن کو ہینڈل کر سکتی تھی۔۔

تمیز سے بات کرو ۔۔ دایان اسکی بدتمیزی پر غصے سے بولا۔تو دانین اسے گھوڑ کر رہ گئی۔۔

بولنے دو اسے دایان ۔۔

اور اگر تم اپنے اس تیز دماغ سے مشن نہیں کر پائی تو--

باس ائبرو اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا--

تو آپ جو سزا میرے لیئے مقرر کریں گے وہ مجھے قبول ہے --وہ فٹ سے بولی--

اس بات سے کوئی بھی انجان نہیں کہ ٹائگر بھولے سے بھی کوئی غلطی نہیں کرتا ، اسے یہاں لاکر اسنے کوئی غلطی نہیں کی ، اس مشن کو مکمل کرنے کے۔لیئے ہمیں اس وقت اسی کی ضرورت ہے--اور اسکی چوائس کو ہمیشہ کی طرح داد دیتا ہوں --جب بھی وہ فری ہو اسے میرے پاس بھیجنا دایان --

For more visit (exponovels.com)

، وہ کہہ کر وہاں سے نکل گئے

انکے بعد باری باری سب نکل گئے۔۔ جبکہ دایان کے اشارہ کرنے پر بوڑھی عورت اسے واپس اسی کمرے میں لے گئی ۔۔

---

For more visit (exponovels.com)

وہ جو باہر بہت ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں چیلنج کر آئی تھی کہ وہ اس مشن کو کریگی اب تنہائی ملتے ہی کمزور پڑنے لگی۔۔اسے کچھ نہیں معلوم تھا۔۔وہ۔ مشن کیسا کرنے والی ہے۔

کیا کرنا تھا اسے مشن میں ۔۔اسکا کیا کردار ہوگا۔۔

کہیں اسے پھر سے کوئی چوری تو نہیں کرنی ہوگی۔۔کہیں کوئی قتل وتل۔تو نہیں کرنا مجھے۔۔یا اللہ ۔۔وہ آنسو بہاتے ڈرتے ہوئے سوچ کر کانپتی اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

اور اگر وہ ناکام رہی تو اسکی سزا یہ جلاد لوگ کتنی خوفناک دیں گے۔۔

اسی پل دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیئے --

اپنی آنکھوں پر پٹی باندھو--

باس تم سے بات کرنا چاہتے ہیں--

باہر سے کسی آدمی کی آواز آئی تو اس نے دراز سے پٹی نکال کر باندھ دی تبھی اسنے دروازہ کھلنے کی آواز سنی اور کچھ لوگوں کی آمد اسے اپنے کمرے میں محسوس ہوئی--

اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔

تم جس مشن پر جارہی ہو وہاں کچھ انگلینڈ سے اور کچھ۔ رشیا کے بہت ہی نامی گرامی خطرناک گینگ لیڈرز وہاں موجود ہونگے انکی ترکی میں موجودگی کی وجہ آج کی اسپیشل تقریب ہے جو ترکی کے سب سے بڑے اور خطرناک گینگسٹر تھومس جسکا تعلق پیرس سے ہے نے رکھی ہے جس میں وہ بلیک ڈائمنڈ کا افتتاح کرے گا۔۔

اس ڈائمنڈ کی قیمت ہنڈریڈ ملین امریکن ڈالرز ہے،مجھے بس وہ ڈائمنڈ چاہیئے ،جو تم لاؤ گئی۔۔

باس نے سکون بھرے لہجے میں کہا جبکہ نین کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہونے لگی۔۔

اللہ جی --کیا یہ لوگ چور ہیں--ٹائگر نے بھی تو پلین میں گھڑی چورائی تھی---

اور اب ڈائمنڈ افف وہ دل ہی دل میں بولی

،تم وہاں ایملی کرسٹینا بن کر جاؤ گی جس کا تعلق برازیل برا عظم کے امیر گھرانے سے ہے تمہارے ساتھ وہاں ڈیوڈ جیسن (ٹائگر ) بھی ہوگا ،جو سب جانتا ہے کیسے کب کیا کرنا ہے اور کس طرح اس مشن کو اینڈ کرنا ہے وہ بھی

successfully

--وہ آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے بولے--

تو نین کے دل نے جہاں ٹائگر کے ذکر پر ایک بیٹ مس کی وہیں اسنے اپنے ہاتھ آپس میں پیوست کر لیئے۔۔ جیسے۔ ڈر ہو کھولنے پر کہیں وہ مشن میں ناکام ہو جائے ۔۔

باس ہدایت دے کر وہاں سے کچھ آدمیوں کے ساتھ نکل گیا۔۔

اسی وقت بوڑھی خاتون ایک۔ باکس لے کر آئی اندر داخل ہوئی۔۔

جس میں بلیو گاؤن تھا اور اسپر سکن حجاب ، سکن کلر کی ہی ہیلز اور پاؤچ جو کہ سکن کلر میں تھا ۔۔

میں پہلے نوافل پڑھ لوں --پھر ریڈی ہو جاؤں گی--

انہوں نے کہا کچھ نہیں بس ہاں میں گردن ہلا کر وہیں سائیڈ پر کھڑی رہیں--

جبکہ وہ وضو کرتی نماز پڑھنے لگی--

یا اللہ تجھ سے قوت میں بڑھ کر اور کوئی طاقت والا نہیں--جو ہے تو بس تو ہی ---

میں جانتی چوری کرنا گناہ ہے --اور میں یہ بھی جانتی ہوں جس گناہ کا آپکو علم ہو اور وہ اپ کر بیٹھو تو اسکی کوئی معافی نہیں--اسی لیئے میری آپ سے دعا ہے کہ اگر تو یہ ٹھیک ہے جو نہیں ہے لیکن پھر بھی ہوسکتا ہے انکا اصل میں کوئی اور مقصد ہو جس سے میں تو انجان ہوں لیکن۔ آپ نہیں اسی لئے مجھے کامیابی عطا فرمائیے گا --وہ دعا کر کے اٹھی --

اور جلدی سے تیار ہوگئی--

ماشاءاللہ !بہت پیاری لگ رہا ہو ،جیسے جنت سے اتری کوئی حور--

بوڑھی خاتون اس عرصے میں پہلی مرتبہ اسے توصیفی کلمات سے مخاطب ہوئی تھی۔۔ وہ بنا میک اپ کے بھی سچ مچ بہت دلکش لگ رہی تھی آج تو تم ہی اس تقریب میں ڈائمنڈ سے زیادہ توجہ کا مرکز بننے والی ہو ۔۔بوڑھی خاتون اسکے گالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت پاش لہجے میں بولی۔۔

جلدی سے بلائنڈ فولڈ اپنی آنکھوں پر پہنو ہمیں نکلنا ہے۔۔

اس سے پہلے نین کوئی جواب دیتی باہر سے آواز آنے پر بوڑھی خاتون نے جلدی سے پٹی اسکی آنکھوں پر باندھ کر دروازہ کھول دیا۔۔

میں تمہیں سی سائڈ تک لیکر جاؤنگا وہاں سر تمہارا انتظار کر رہے ہیں،وہاں سے آگے تم افتتاح پر انکے ساتھ ہی جاؤگی۔۔

ایک آدمی کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی ۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔

خوف تھا جو کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے سارا رستہ گاڑی میں بیٹھی رہی ۔۔

تقریبآ چالیس منٹ کا کے بعد اسنے محسوس کیا کہ گاڑی رک گئی ہے ،جب وہ کار سے باہر نکلی تو اسکی آنکھوں سے پٹی ہٹادی گئی اسنے پلٹ کر اس آدمی کی جان۔ دیکھا جس کے ساتھ وہ ائی تھی مگر اسکے چہرے پر ماسک ٹھا۔۔

ٹ۔۔ٹائگر ۔۔کدھر ہے۔۔

اس نے عام سے لہجہ میں پوچھنا چاہا مگر اسکی آواز لڑکھرائی کیونکہ وہاں تو بھی تو وہ نہیں تھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

یہاں سے رائٹ روڈ پر۔جاو وہاں سے بلکل سیدھا چلتے جانا وہیں تمہیں سر مل۔جائیں گے۔۔۔

اور بھاگنے کی جرات بھی مت کرنا۔۔

آخری بات پر اسنے وارن کرتے ہوئے کہا۔جس پر وہ سوچنے لگی۔۔وہ یہاں سے بھاگ کر کیوں جائے گی جبکہ اسکا مجازی خدا تو یہاں ہے۔۔اور اگر وہ جائے بھی تو کہاں۔۔

نہیں ۔۔میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔

وہ بول کر راستے پر چل۔پڑی جو اس نے بتایا تھا۔۔

اچھی بات ہے کیونکہ۔میں تمہیں دیکھ رہا ہوں اگر تم نے کوشش بھی کی تو میں تمہیں شوٹ کردونگا ۔

اسنے پیچھے سے اسے ہانک لگائی اسکے لہجے سے صاف سفاکیت جھلک رہی تھی۔۔

یا اللہ یہ لوگ انسان ہیں یا کوئی احساس سے عاری مخلوق بھی اس دنیا میں وجود رکھتی ہے۔۔

وہ صرف سوچ کر رہ گئی۔۔

جاتے ہوئے اسنے ایک مرتبہ بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔۔کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے بھی یا نہیں۔۔کیونکہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

گلی ختم ہونے پر اسے سامنے ہی سمندر دیکھائی دیا۔۔

جس کے کنارے کے پاس کشتیاں کھڑی تھی۔۔

For more visit (exponovels.com)

قریب جانے پر اس نے ٹائگر کا سائد سے چہرہ دیکھا جو اسکی جانب پشت کیئے کھڑا موبائل استعمال کررہا تھا۔۔

ٹا۔۔ٹائیگر۔۔

اس نے اسے پکارا تو وہ پلٹ کر اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔

---

---

یار کیا تم سچ کہے رہے ہو مجھے یقین کتنا مشکل ہو رہا ہے رئیلی -- تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا میں بھی وہاں شامل ہوتا کم ازکم جو تم بتا رہے ہو وہ سب اپنی آنکھوں سے تو دیکھ پاتا --رافع کو دایان نے میٹنگ میں ساری گفتگو سنا ڈالی تھی --جسے سننے کے بعد وہ اس لڑکی سے ملنے کے لئے بےتاب ہوا --

سنبھل کر ٹائگر اسے اپنے ساتھ صرف مشن کے لئے ہی لایا ہے کچھ الٹا سیدھا مت سوچنا --دایان اسکے کندھے پر تھپکی مار کر بولا --

اوہ رئیلی برو کیا آپکو ایسا لگتا ہے میں اس ٹائپ کا ہوں جو اس لڑکی سے--

How did you say it?

وہ دایان کے کومنٹس پر حیران ہوا --

Haha just kidding ..

دایان اسکا لٹکا منہ دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا--

ٹائگر نے اب تک ساری تیاری کر لی ہوگی --وہ اسی لئے اس میٹنگ میں خود نہیں تھا --رافع پرسوچ ہوا --

ہمممم ٹھیک کہا تم نے--دایان نے بھی ہامی بھری --

For more visit (exponovels.com)

اب دیکھتے کیا وہ لڑکی اس مشن میں سکسیسفل ہوپائے گی یا نہیں۔۔رافع کو پھر سے اسکا خیال ایا۔۔لیکن اس بار وہ فکرمند ہوا ۔۔

ہمم اگر وہ نہ کر پائی تو اسکی سزا بہت ہی بھیانک ہوگی۔۔بہت ہی ویک ہے وہ فزیکلی اسے پہلے انہیں سٹرانگ بنانا چاہیئے تھا تاکہ وہ ٹائگر کی پنش کو سہن تو کرپارتی ۔۔دایان اسکا فگر سوچتے ہوئے بوکا۔۔لہجے میں صاف فکر کا عنصر نمایاں تھا۔۔

کیونکہ۔وہ دونوں ہی جانتے تھے ۔۔باس تو جو سزا دیں۔ بیشک اسکا کوئی مقابلہ نہیں لیکن یہاں بات ٹائگر کی تھی اور اسکی سزا جتنی بھیانک ہوتی تھی دشمن بھی پناہ مانگتے تھے۔۔

---

---

جس پر نین کے دل نے ایک بیٹ مس کی کیونکہ وہ ضرورت سے زیادہ ڈیشنگ ہینڈسم لگ رہا تھا کہ اس پر سے نظر اٹھانا نین کے لیئے مشکل ہوگیا۔۔

افف اللہ یہ کتنے ڈیشنگ ہینڈسم لگ رہیں ہیں ۔۔

اسے احساس ہی نہیں ہوسکا اسکے لبوں سے یہ الفاظ نکلے۔۔ وہ جو خود اسے سر تا پاؤں دیکھنے میں مگن تھا اسکی بات پر آئبرو آچکا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

اسکے یوں دیکھنے پر اسے احساس ہوا کی وہ تو سچ میں دل کی بات زبان پر لے آئ ہے۔۔

افف یہ کیا کردیا نین۔۔یہ کیا سوچ رہیں ہونگے۔۔

وہ سٹپٹاتی نگاہیں چراگئ۔۔۔۔

یا اللہ جی یہ تو اپنی نظریں مجھ پر سے ہٹانے کا نام ہی نہیں لے رہے۔۔

For more visit (exponovels.com)

تجھے بھی نین سکون تو نہیں ملتا خود ہی مصیبت کو گلے لگا لیتی ہے --اب یہ کھڑوس پلس بلڈی ہینڈسم کیا کرنے والا ہے تیرے ساتھ --وہ اپنے ہاتھوں پر نظریں جمائے دل ہی دل میں بڑبڑائی--

لیکن اسے اپنے قریب آتا دیکھ اسکی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں--

پرنسس اپنا دیہان اس ڈیشنگ ہینڈسم سے ہٹاکر سارا فوکس اپنے مشن پر کر لیں --کیونکہ میں کوئی کسی قسم۔کا رزک نہیں لے سکتا--

تم اتنا تو جان ہی گئی ہوگی --مجھے ہارنا بلکل بھی پسند نہیں ----

وہ سرد لہجے میں کہتا جٹ کی جانب بڑھ گیا۔۔جسپر وہ سوار ہوکر ترکی جانے والے تھے۔۔

تو وہ بھی اسی کے پیچھے جٹ میں چلی گئ اور ۔خود کو کوسنے کا شغل کار فرمانے لگی۔۔

کیا تمہیں ترکی زبان آتی ہے۔۔کیونکہ جن س ہم نے بات چیت کرنی ہے وہ بھلے ہی ترکی سے بلونگ نہیں کرتے بٹ انہیں ترکش لینگویج پر پوری طرح سے عبور حاصل ہے۔۔۔

کیا تمہیں آتی ہے۔۔؟؟

For more visit (exponovels.com)

نننہیں۔۔۔وہ پریشانی سے منہ بسورتی نہ میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔اسکے گول گول کٹورے موٹے موٹے آنسوؤں سے بھرنے کی بھر پور تیاری کر چکے تھے پل بھر میں ہی بھرنے کی تیاری پکڑ چکے تھے۔۔۔جنہیں دیکھتے ہی ٹائگر تیوری چڑھائے اسے گھورتے ہوئے وارن کرنے لگا۔۔۔۔

نووووو بیبز ۔۔روںے کی رو کوشش بھی مت کرنا ۔۔۔

مجھے رونے والی لڑکیوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔۔

کچھ ہوا ہو جانا ہو تم لڑکیوں کے یہ موٹے موٹے آنسو دیکھ کر نا وہ خود ہی ہو جاتا ہے جو نہیں ہونا چاہیئے ۔۔۔

تمہیں ترکش آتی نہیں ہے تو اس میں کوئی مضحکہ خیز بات بھی نہیں --وہاں اور بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یہ زبان بولنا نہیں جانتے --لیکن تمہیں اگر کسی سے بات کرنی پڑ بھی جائے تو اسی زبان میں کرنی ہوگی --کیونکہ وہاں سب ہی تمہیں۔ یعنی (ایملی کرسٹینا )کو ترکش زبان بولنے میں بہت ایکسپرٹ سمجھتے ہیں---اور اس صورتحال میں اگر تم سے کوئی بھی تھوڑی بہت بھی گڑ بڑ ہوگئی تو تم وہاں ہی ماری جاؤگی--

So,be careful about that sweetie....

وہ سرد پن کی حدوں انتہا کو چھوتے ہوئے اس سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بتا رہا تھا۔۔اس وقت نین کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سماء جائے۔۔وہ یہ سب اسے اب بتارہا تھا

کیا کریگی وہیں کوئ اس سے بات کریگا تو۔۔اسے وہ زبان بولنی ہی نہیں آتی تو۔۔۔

دیکھو اس وقت میں تمہیں کچھ جملے بتاتا ہوں جنکا استعمال کرنا پڑے گا اور یہ تمہارے لیئے فائدہ مند رہے گا اور بھی زیادہ جب تم اپنی زبان ضرورت سے زیادہ نہ کھلوگی تو۔۔۔

وہ سفاک جلاد لوگ اتنی آسانی سے بول دیتے تھے یہ نہیں کیا تو ماری جاؤگی وہ نہیں کیا تو ماری جاؤگی۔۔ارے کوئی پوچھے کچھ ایسا ہے بھی جو نہیں کیا تو زندہ رہونگی۔۔۔

بولنے کی ہمت تو اسمیں ہرگز نہ تھی صرف سوچ کر رہ گی۔۔۔

یہاں سب ہی جب کسی کو مخاطب کرتے ہیں تو انکے نام کے ساتھ اگر وہ نر ہے تو بے اگر مادہ تو چہ کہہ کر پکارتے ہیں ۔۔جیسے ہم عام زبان میں مس، مسزز، مسٹر کہتے ہیں ویسے ہی۔۔

اسکے علاؤہ تمہیں اتنا بولنا نہیں پڑے گا میں وہاں ہی ہونگا ۔۔

وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی ۔۔بنا کچھ کہے باہر دیکھنے لگی۔۔

اس وقت اسے مشن اسٹارٹ ہونے سے پہلے ہی اپنی ہار پکی دیکھائی دینے لگی۔۔ہار مطلب موت ۔۔یا اللہ ۔۔وہ ونڈو سے باہر دیکھتے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے دل میں شدت سے بولی۔۔۔۔

وہ لوگ ترکی پہنچ گئے تھے جٹ سے اتر کر ایک خوبصورت بلیک کار میں بیٹھے اور روانہ ہوگئے۔۔

یہ پہن لو ۔۔وہ اسکی طرف بریسلٹ بڑھاتے ہوئے بولا ساتھ دوسرے ہاتھ میں لینز بھی تھے۔۔وہ بریلسٹ دیکھ کر جہاں ٹھٹکی تھی کہ وہ اسے گفٹ دے رہا ہے وہ ایسے موقع

پر--وہیں دوسرے ہاتھ میں لینز دیکھ کر سمجھ گئی کہ یہ بھی کوئی اس مشن میں پہنے رکھنے کا پلین کا پارٹ ہے--

وہ بنا کچھ بولے بریسلٹ پہنتی ،آنکھوں پر لینز لگاتی اسکے ساتھ باہر نکل آئی --

ٹائگر نے اسکے سامنے ہاتھ پھیلایا تو اسنے بنا چوں چراں اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ دے دیا--

وہ دونوں جو کپلز وہاں سے گزر رہا تھا انکے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ گئے--

جسکی اینٹی پر دو آدمی کھڑے تھے جو آنے والے مہمانوں کی تصدیق کر رہے تھے۔۔

ismin ne..??

تمہارا نام کیا ہے۔۔؟؟

اس آدمی نے ٹائگر کی طرف دیکھتے ہوئے ترکش میں پوچھا۔۔

جس پر اسکے ک مسکرائے۔۔

For more visit (exponovels.com)

بے ڈیوڈ جیسن --

ٹائگر نے بھی اسے ترکش میں ہی جواب دیا--

Ve ortağın.

اور آپکی پاٹنر کا--

چہ ایملی کرسٹینا--

For more visit (exponovels.com)

اسکے بتانے پر وہ لسٹ میں انکے نام دیکھتے ہی اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔نین نے تقریب ہال میں نظر گھمائی جو بہت بڑا تھا اور جسے لائٹس کی مدد سے بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جہاں بہت سے لوگ موجود۔ تھے نین کی خوف سے ٹائگر کے بازو پر گرفت سخت ہوگئی۔۔۔

نین پریشان نظروں سے اپنے آس پاس کے لوگوں کو دیکھا جو چہروں سے ہی خطرناک لگ رہے تھے ، اسے انکی یہ تقریب اپنی موت کا جال لگی کیونکہ یہاں سے بچ کر نکلنا ناممکن تھا ۔۔۔ٹائگر اسے بازو سے سے پکڑ کر ایک ٹیبل کی جانب لے گیا ۔۔جہاں پہلے سے ایک کپل موجود تھا۔۔

وہاں جا کر ٹائگر ٹرکش میں اپنا تعارف کروانے لگا جبکہ نین ہونقوں کی طرح اسے فر فر ٹرکش بولتے دیکھنے لگی۔۔

وہ جو اسے ہی دیکھنے میں مگن تھی ۔ اس نے محسوس کیا کہ اس عورت نے اس سے۔ سوال پوچھا ہے ۔

آں ایملی کرسٹینا ۔۔

اسنے اندازہ لگایا شاید نام ہی ہوگا ہو کیونکہ ٹائگر نے بھی اسے کہا تھا کہ وہ عام طور پر نام ہی پوچھتے ہیں اس سے زیادہ بات چیت نہیں ہوگی۔۔

اس نے یہی سوچتے ہوئے اسے جواب دے دیا--

جس پر عورت اسے دیکھنے لگی--

یا اللہ میں نے غلط بول دیا ----اب میری موت پکی ہے--

وہ خوف سے دل ہی دل میں بولی ---

For more visit (exponovels.com)

وہ عورت مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلاتے اپنے پارٹنر سے باتوں میں مصروف ہوگئیں۔۔ جبھی اسکی اٹکی سانسیں بحال ہوئیں۔۔

Good job with guessing her questions.

ٹائگر نے اسکے کان کے قریب جھکتے سرگوشی نما سراہا۔۔جس پر نین کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔ٹائگر اسکے خوبصورت مکھڑے پر مسکراہٹ دیکھ کر ایک پل کو ٹھٹھکا لیکن پھر وہی سنجیدہ تاثر اوڑھ لیا جو اسکی شخصیت کا حصہ تھی۔۔

---

---

انہیں تقریب میں آئے کافی وقت ہوچکا تھا لیکن نین نے ابھی تک گینگسٹر تھومس کو نہیں دیکھا تھا۔۔ جسکا بلیک ڈائمنڈ اسنے چرانا تھا۔۔

وہاں موجود سبھی لوگ گپ شپ میں مصروف تھے تبھی ایک آدمی شان و شوکت سے اسٹیج پر آکھڑا ہوا،اسکی موجودگی پر سبھی لوگ تالیاں بجانے لگے۔۔

یہی تمہارا شکار ہے اور یہی میری خوراک۔۔

ٹائگر نے اسکے کان میں سرگوشی کی جس پر نین کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اسکی نظر فوری اس آدمی پر گئی --جو اپنی عمر سے چھوٹا ہی معلوم ہوتا تھا --

نین نے پورے ہال میں ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی وہ جب سے یہاں آئی تھی کتنی ہی بار وہاں کا جائزہ لے چکی تھی اب تو وہاں کی ہر شے کون سی کہاں پر موجود ہے اسے آزبر ہوچکا تھا--لیکن اسے وہ بلیک ڈائمنڈ ابھی تک کہیں نظر نہیں آیا تھا--

بلیک ڈائمنڈ ہے۔کہاں--؟؟

وہ گھبراتے ہوئے۔پوچھنے لگی--

اپنے ایموشن کنٹرول کرو -- اپنے فیس کو بلینک شو کرو ورنہ یہاں موجود لوگ سیکنڈز میں سمجھ جائیں گے کچھ غلط ہے--اور تم انکی نظر میں آجاؤ گی--

اور پھر میں ماری جاؤں گی--نین نے جب وہ بولتے بولتے رکا تو اسکا جملہ خود ہی پورا کردیا--زخمی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے--

ٹائگر کے دل کو اسکی مسکراہٹ دیکھ کر کچھ ہوا لیکن پھر سر جھٹک گیا--

رائٹ --وہ سر کو خم- دیتا یہاں وہاں دیکھنے لگا--

نین کی آنکھیں نم ہونے لگی اسکی اس بے رخی پر۔۔لیکن جلد ہی سنبھل کر مسکراتے سٹیج کی جانب دیکھنے لگی۔۔

وہ شخص جب سے آیا تھا کچھ کہے جا رہا تھا جس پر وہاں ں موجود لوگ کبھی اسے سراہتے تو کبھی تالیاں بجاتے۔۔پھر کچھ دیر بولتے رہنے کے بعد وہ سٹیج سے اتر کر جا چکا تھا۔۔،

اسی پل لوگ اٹھ کر اسکے پاس جانے لگے۔۔۔

جبکہ نین پریشانی سے اپنے لب چبانے لگی۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی اسکا ایک قدم یا بول اسے موت کی جانب لے جاسکتا ہے۔۔۔

وہ جو اپنی سوچوں میں غرق تھی۔ اپنے سامنے ٹائگر کی پھیلی ہتھیلی کو نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔۔

Let's dance.....

اسکے کہنے پر نین کے دل نے ایک بیٹ مس کی مگر وہ الجھتی نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگی کیونکہ اسکے الفاظ ہضم نہیں ہورہے تھے۔۔

وہ اسے اوفر کر رہا تھا وہ بھی کہاں اور کس جگہ ،اور کیوں۔۔جو شخص اسے اس سے اس حد تک نفرت کرتا ہے کہ اسکے اور اپنے درمیان کے دنیا کے سب سے پاکیزہ رشتے کو بھول جانے کا کہے وہ اچانک اسے ڈانس کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔

لوگ ادھر ہی دیکھ رہیں ہیں۔۔ہاتھ تھامو اور اٹھو۔۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ہونٹوں پر نقلی مسکراہٹ سجائے بولا۔۔تو نین ڈرتے شرماتے ملے۔ جلے تاثر لیئے اسکے ہتھیلی پر اپنا نازک ، مخملی دودھیا ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ٹائگر نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔۔

اسکے ہاتھ چھونے کے احساس پر اسکا وجود تھما۔

اسکا ہاتھ پرفیکٹلی اسکے ہاتھ میں فٹ ہوا تھا۔ جیسے بنا ہی اسکے لیئے ہوا ۔۔

وہ اسکی حالت سے انجان اسے لیئے۔ ڈانس فلور پر لے گیا۔۔جہاں پہلے سے کپلز ڈانس کرنے میں مگن تھے ۔۔

ٹائگر نے اسکا رخ اپنی طرف کیا تو وہ اسکی گولڈن بلوئش آئیز میں دیکھنے لگی۔۔جو کسی انسان کو بھی اپنے صحر میں قید کرنے کا ہنر رکھتی تھیں۔۔

اس نے نین کے دونوں بازوؤں کو اپنی گردن میں ڈالا اور خود اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر میوزک کی آواز پر دھیرے دھیرے ڈانس کرنے لگا۔۔جبکہ نین کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی۔۔گال شرم سے سرخ اناری پڑ گئے۔۔۔۔

کیونکہ اس نے آج سے پہلے کسی مرد کا ہاتھ نا تھاما تھا اور نہ ہی اپنا ہاتھ تھمایا تھا۔۔ ڈانس کرنا تو دور کی بات تھی۔۔یہی وجہ تھی وہ اس سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہی تھی۔۔جبکہ وہ اسکی ساری حرکتیں بڑی گہری نظروں سے ملاحظہ کررہا تھا۔۔۔۔

نین۔۔۔۔

ٹانگر نے اسے گھما کر واپس اپنی جانب کھینچتے ہوئے پکارا جس سے وہ اسکے سینے سے آٹکرائی ۔۔

یا اللہ ۔۔انکے منہ سے میرا یہ نام کتنا پیارا لگتا ہے۔۔کسی موسیقی سے بھی زیادہ خوبصورت۔۔

وہ اسے جواب دینے کی بجائے سوچنے لگی۔۔

For more visit (exponovels.com)

..تمہارا وقت اب شروع ہوچکا

وہ اسکے کان میں بول کر اسے کمر سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا گیا جس پر وہ اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نیچے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو کسی بھی جذبات سے خالی تھی۔۔

بلیک ڈائمنڈ کا افتتاح رات 12 بجے کے بعد ہوگا اس سے پہلے پہلے تمہیں اپنا کام کو انجام تک پہنچانا ہوگا بہت احتیاط اور خیال سے ۔۔اور جب تک تم یہ نہیں کرلیتی تب تک اس ٹائگر کی بھوک بڑھتی ہی جائے گی جو کسی کو بھی اپنی خوراک بنانے کے لیئے نہیں کترائے گا ۔۔اور مجھے نہیں لگتا تم اپنی وجہ سے کسی بھی بے قصور کی جان لینے کا سبب بننا چاہو گی۔۔

اندر جاؤ تمہارے پاس یہی وقت ہے -- ابھی گیارہ بج رہے ہیں--

ڈھونڈو اسے اور لیکر آؤ میں باہر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں --

تم جیسے ہی اپنا کام کر لوگی مجھے سگنل یہ بریسلٹ جو اسوقت تمہارے ہاتھ کی زینت بنا ہوا جگمگا رہا ہے دے دیگا--اور اس طرح سگنل ملتے ہی میں اپنی بھوک مٹانے جاؤں گا جسکا مجھے بے صبری سے انتظار ہے--اب سے نہیں اور نہ-ہی کل سے بلکہ بہت وقت سے

--

مجھے امید ہے تم مجھے سمجھ رہی ہوگی۔۔

اسکے الفاظ پر وہ ہوش میں آئی جو اسے بتا رہا تھا کہ ایگزیکٹلی بلیک ڈائمنڈ پڑا کہاں ہوا ہے۔۔

اور اسے وہاں پہنچنے تک گارڈز کے سامنے کتنا محتاط رہنا ہوگا۔۔

میں کیوں رہوں گی محتاط اور کیوں کروں خیال سے۔۔۔

وہ چبتے ہوئے لہجے میں بولی۔۔

واٹ۔۔؟وہ اسکے جواب پر آئبرو چڑھائے دبے دبے غصے میں غرایا۔۔

وہی جو آپ چاہتے ہیں۔۔

آپ لوگوں نے جان بوجھ کر یہ پلین بنایا ،تاکہ میں یہاں سے زندہ لوٹ کر واپس نہ جا سکوں۔۔

What are you kidding ..

For more visit (exponovels.com)

تم نے خود ہی کہا تھا تم اس مشن پر جانا چاہتی ہو۔۔۔۔

ہاں میں نے کہا تھا۔۔کیوں کہ میرے پاس آپ لوگوں نے کوئی اور آپشن ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔مجھے اپنی عزت بہت پیاری۔ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت عزیز بھی ہے۔ مسٹر ٹائگر۔۔۔۔وہاں سب کے سامنے اپنی عزت اچھلتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی ۔۔۔۔اسی لیئے مجھے ہامی بھرنا پڑی ۔۔اس مشن کو کرنے کے لیئے۔۔۔۔لیکن مجھے، نہیں پتہ تھا اس مشن کو کرنے لیئے مجھے ترکش پر عبور حاصل ہونا بہت ضروری ہے اسکے بولے بغیر بھی گزارا نہیں ۔۔پر یہ بات آپ سب لوگ جانتے تھے اسی لیئے مجھے یہاں لے کر آئے ۔۔اتنی نفرت کرتے ہیں آپ مجھ سے کہ مجھے موت دینی بھی چاہی تو کس طرح ۔۔جب ان لوگوں کو پتہ چلے گا تو یہ میرے ساتھ کیا کچھ نہیں کریں گے یہ سب آپ لوگوں سے زیادہ کون جانتا ہوگا۔۔پر ایک بار یاد رکھیئے گا مسٹر اگر مجھے عزت کی

موت نہ نصیب ہوئی تو روز محشر آپکا گریبان میرے ہاتھوں میں ہوگا۔۔اور اس وقت اپ کو کوئی معافی نہیں ملے گی۔۔دل سے بہت عزت کرتی ہوں آپکی پھر اچانک سے خواہش ناجانے کہاں سے بیدار ہوگئی کہ آپ کو مجھ سے محبت ہوجائے۔۔لیکن اگر میری عزت کے ساتھ کسی نے بھی کھیلنے کی کوشش کی تو اسکے لیئے آپ جواب دہ ہونگے کیونکہ مجھے یہاں لانے والے آپ ہی ہیں مجھ سے نکاح کرنے والے آپ ہی ہیں۔۔کوئی ضرورت نہیں میرا باہر انتظار کرنے کی آپ اپنی بھوک مٹا کر یہاں سے جا سکتے ہیں ۔۔کیونکہ میں یہ اچھی طرح سے جانتی ہوں آپ باہر جاکر ویٹ کرنے کا صرف دکھاوا کر رہے ہیں اصل میں تو آپ مجھے اس جہنم میں تنہا بے آبرو ہونے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔

وہ تلخی سے بولی تو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا ۔۔جس پر وہ اسے گھورنے لگی۔۔لیکن جلد ہی اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔

ایسا کچھ نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو۔۔۔ہم نے کوئی پلین نہیں بنایا۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

میں بیوقوف نہیں ہوں جو آپکی باتوں میں آجاؤں گی۔۔میں سب جانتی ہوں آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں اسی لیئے مجھے اس مشن پر لے کر آئے۔۔۔۔وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ کی پشت رگڑتے ہوئے بولی۔۔

نین آر یو میڈ۔۔۔۔۔میں ایسا کیوں کروں گا۔۔ تم یہ کیا فضول بولی جا رہی ہو۔۔ دیکھو میرا دماغ خراب کر کے میرے صبر کو مت آزماؤ۔۔

وہ اسکے بازو کو پکڑتے ہوئے بولا۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ ۔۔اور نہ کیجئے گا میرا ویٹ۔۔کیونکہ میں واپس نہیں آسکوں گی۔۔یہ بات آپ اچھے سے جانتے ہیں سو اس دکھاوے کی ضرورت بھی نہیں۔۔ اللہ حافظ۔۔

وہ بھیگے لہجے میں کہہ کر۔ بغیر اسکی سنے اپنا ہاتھ چھڑا کر اندر کی جانب چلی گئی۔۔

جبکہ وہ پیچھے اپنے بالوں پر غصے سے ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔۔ل

---

---

---

جب وہ پیلیس کے مین گیٹ کی جانب بڑھی وہاں دو گارڈز کھڑے تھے۔۔اسنے خود کو اچھے سے کمپوز کیا اور اپنے قدم انکی جانب بڑھائے۔۔

I go to washroom urgently...

نین نے انگلش میں کہا تو وہ دونوں گارڈز آپس میں کچھ بات چیت کرنے لگے جو اسکی سمجھ میں بلکل نہیں آرہی تھی۔۔

Who are you...

ان میں سے ایک نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھتے انگلش میں ہی پوچھا۔۔

Emily crestena ..i belong to Brazil estate ..

وہ تھوڑا مغرور لہجے میں گویا ہوئی تو وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتے دروازہ چھوڑ گئے۔۔تاکہ وہ گزر سکے۔۔

For more visit (exponovels.com)

لیونگ ایریا سے گزر کر آگے سامنے ہی واشروم کا دروازہ ہے۔۔

There is a washroom door in front of the living area....

ان میں سے ایک آدمی بولا تو وہ رعب سے چلتی ان کے قریب سے گزر گئی۔۔انکی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی اس نے سکون بھرا سانس کھینچا۔۔۔

وہاں سے سیدھا چلتے ہوئے۔ وہ لیونگ ایریا میں آئی جو خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔۔۔جس میں تھومس اور اسکی فیملی کی تصویریں موجود تھیں ۔۔اسنے جلدی سے اپنی ہیل اتاری

تاکہ چلتے ہوئے شور برپا نہ ہو پھر وہ ننگے پاؤں سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی کیونکہ اسکی منزل اوپر ہی تھی۔۔

یا میرے اللہ اب کس دروازے سے جاؤں پلیز میری مدد فرمائیں ۔۔کونسا دروازہ ہوسکتا ہے۔۔

اوپر ہال۔میں پہنچ کر جب اسنے پندرویں کے قریب دروازے دیکھے تو وہ بوکھلاتے ہوئے سوچنے لگی۔۔کیونکہ اس وقت وہ ایک ایک کمرہ جا کر دیکھ نہیں سکتی تھی کہ اسکی منزل کس دروازے کو پار کر کے ملے گی ۔۔

ایک منٹ پاؤچ--ہاں پاؤچ میں شائد کچھ ہو جو باکس کے اندر موجود تھا--اس نے نم ہتھیلیوں سے جلدی پاؤچ کھولا لیکن اس میں ایک پین کے سوا کچھ نہ تھا جسکے اوپر کچھ لکھا ہوا تھا اس سے پہلے وہ پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کرتی اسے کسی کے چلنے کی آہٹ محسوس ہوئی-- لگتا ہے انہیں مجھ پر شک ہوگیا ہے اسی لیئے وہ یہاں تک آئے ہیں--یہ سوچ آتے ہی اسکے چمکتی سفید جبین پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں امڈ آئیں --اسکا وجود ہولے ہولے لرزنے لگا جو اسکے خوف کا صاف پتہ دے رہا تھا---

اگر ان لوگوں کو پتہ چل گیا میں کہاں ہوں تو میرا کیا ہوگا اللہ کیا میرے نصیب میں سچ میں عزت کی موت نہیں لکھی کیا یہی میری تقدیر ہے--؟؟

وہ چھت کی جانب نظریں کیئے سراپا سوال تھی--

نہیں یقین رکھو اپنے اللہ پر جو کل کائنات کا مالک ہے نین۔۔تمہیں کچھ نہیں ہوگا ۔۔تمہیں وہ کبھی برہنہ نہیں ہونے دیگا میرا محافظ وہ ہے جس نے مجھے بنایا اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔۔اپنے کسی فرشتے کو بھیج کر میری عزت بچا لیئے گا اللہ جی پلیز پلیز ۔۔وہ مسلسل دعائیں لیئے جارہی تھی۔۔

عزت کے لٹ جانے کے خیال سے ہی اسکے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔۔۔۔

تبھی دروازہ کھلا اور زور سے کچھ اسکے سر پر لگا جسکی وجہ سے وہ زمین بوس ہوگئی تکلیف سے اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔

Oh my god.. Pakistani spy..

آدمی جو اندر داخل ہوا تھا وہ اسے زمین پر گرتے دیکھ تبصرہ کرنے لگا

Yeah I think you're right..

مقابل اسکی بات سے متفق ہوا۔۔

گھبراہٹ اور خوف سے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اسے بلکل اندازہ ہی نہیں ہوا کب اسکی آنکھیں بلکل بند ہوگئیں ۔۔

چہرے پر پانی پڑنے کی وجہ سے اسکی آنکھیں کھل گئیں ،مگر اسکے سر میں شدید درد ہو رہا تھا جسکی وجہ سے وہ کراہ کر رہ گئی۔۔

آؤچ۔۔

۔

For more visit (exponovels.com)

اس نے خود کے سر پر ہاتھ رکھ کر خود کو کمپوز کرنا چاہا مگر وہ نہیں کر پائی کیونکہ اسکے ہاتھ پاؤں رسی میں مظبوطی سے جکڑے گئے تھے۔اسنے چکراتے سر کے ساتھ سامنے کی جانب دیکھا جہاں چار باڈی گارڈ کھڑے تھے اور انکے درمیان میں تھومس ۔۔۔

جسکی آنکھیں غصے کے مارے سرخ انگارہ ہوئیں نظر آرہی تھیں ۔۔جنہیں دیکھتے اسنے ڈر سے تھوک نگلا۔۔

Who are you..???

اسنے اشتعال سے پوچھا تو نین کا پورا وجود لرزا ،انکھیں نم ہوگئیں۔

ااایملی کریسٹینا۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے بولی۔۔

Oh just shut up...??

تم یہاں میرا بلیک ڈائمنڈ چرانے ائی ہو نا۔

تو صاف صاف بتاؤ کس نے بھیجا ہے تمہیں ۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ دھاڑا--

ننہیں ۔

۔اسنے اسکے لفظوں کو جھٹلانا چاہا--

اوہ تو تم یہاں کسی کے کہنے پر نہیں آئی ہو یہی کہنا چاہتی ہو--

اسکے سوال پر نین نے ہاں میں سر ہلایا--

اوکے ۔۔تو تم یہاں پھر اپنی مرضی سے آئی ہو یقینا ۔۔۔ائم رائٹ

وہ آبرو اچکاتے ہوئے سوال کر رہا تھا ۔۔

جججی۔۔

نین بمشکل یہی بولی۔۔

بکواس بند کرو اپنی اور سیدھے سیدھے بتاؤ کیا کر رہی ہو تم یہاں پر کس نے بھیجا ہے تمہیں --بتاو مجھے ورنہ تمہاری جو سزا میں اخذ کرونگا یقین جانو تم اسے سہن نہیں کر پاؤگی--

اس۔ لیئے بھلائی اسی میں ہے پہلی مرتبہ میں ہی سب کچھ صاف صاف اگل دو--ورنہ میں اگلوانے پر آیا نہ تو تم چوبارہ کچھ بولنے کے قابل نہیں رہوگی--تھومس غرایا--

نین کا خوف سے برا حال ہوگیا--

میں نے کہا نا مجھے نہیں پتہ آپ کس بارے میں بات کررہے ہیں --مجھے تو یہاں تک نہیں پتہ کہ میں خود کیا کر رہی ہوں یہاں پر --مجھے جانے دو پلیز---مجھے جانا ہے--

چھوڑو مجھے۔۔نین اپنے ہاتھ پاؤں چلاتے ہوئے چیختے ہوئے بولی ۔

اے لڑکی تیری یہ مجال کہ تو مجھ پر چلائے۔۔وہ اسکے قریب آتے جھٹکے سے اسکے بالوں کو سختی سے جکڑے دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

ننہی مجھے جانے دو میں نہیں چلا رہی مجھے جانے دو ۔۔

وہ تکلیف سے آنکھیں میچیں بولی ۔۔

جانے دونگا لیکن پہلے یہ بتادو کہ تم کام کس کے لیئے کرتی ہو۔

میں نے کہا میں نہیں جانتی آپ کیا بولے جارہے ہیں مجھے بس جانا ہے۔۔سنائی نہیں دیتا کیا اپکو۔۔وہ غصے میں جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی ۔۔

اوکے فائن تو تم ایسے نہیں مانو گی۔۔ٹھیک ہے میں نے تمہیں ایک چانس دیا تمہاری اس غضب کی خوبصورتی کو دیکھ کر ورنہ آج تک میں نے کبھی کسی کو چانس ہی نہیں دیا لیکن تمہیں دیا مگر تمہاری بدقسمتی تم نے اسے قبول نہیں کیا تو اب اگے جو کچھ بھی تمہارے ساتھ ہوگا اسکی زمہ دار تم خود ہی ہوگی۔۔

یہ دیکھ رہی ہو نہ چار ہٹے کٹے مرد جن میں سے ایک نے بھی اگر تمہارا ریپ کیا نہ تو اگلے کا ریپ کرنے سے پہلے ہی تم اوپر پہنچ چکی ہوگی۔۔اس قدر طاقتور ہو تم ۔۔وہ ان چاروں کی جانب انگلی سے باری باری اشارہ کرتے اسکی صحت پر طنزیہ دیکھتے ہوئے بولا۔۔

نین کی سانسیں ریپ لفظ سن کر ہی بند ہونے لگیں۔۔

چلو اوئے باری باری شروع ہوجاؤ اور تب تک لگے رہنا جب تک یہ اپنا منہ نہیں کھول لیتی وہ سفاکیت سے کہتے وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ سب خبیث ہوس بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اسکے قریب آنے لگے ۔۔انہیں اپنے پاس آتا دیکھ نین سر نہیں میں ہلاتی ۔۔۔۔۔

اسٹاپ سے یو بسٹرز--وہ سلگتے لہجے میں غرائی --

تبھی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ان چاروں نے پیچھے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا---

ٹائگر----

نین نے حیرت سے اسکو دیکھتے ہوئے دل میں کہا جو نفرت بھری خون آشام نگاہوں سے انکو دیکھ رہا تھا وہ چاروں ہی اسکی جانب بڑھے --

-

جاؤ تم یہاں سے یہاں کسی بھی مہمان کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔۔

ان میں سے ایک نے ٹائگر سے کہا۔

مجھے تھومس نے بھیجا ہے یہ کہہ کر کہ میری یہاں ضرورت ہے۔۔

وہ تحمل سے کہتا ان کی طرف دیکھنے لگا۔۔

For more visit (exponovels.com)

تم جھوٹ بول رہے ہو -- تم یہاں کام نہیں کرتے -- ہم نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا ----بتاو کون ہو تم ۔

ان میں سے دوسرے نے سرد لہجے میں دریافت کیا ---

وہ آدمی آبرو اچکاتے ہوا مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگا--

جاؤ جا کر اپنے باس سے ہی پوچھ لو وہ تمہیں اچھا جواب دیں گے--

وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا تو نین کھوئی کھوئی نظروں سے ان دونوں کی باتیں سننے لگی--

جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہارا قتل کر دونگا۔۔

وہ آدمی پلٹ کر رخ اسکی جانب کیئے غصے سے بولا۔۔

Relax ..take a chill pill dude..

وہ اس موقع پر بھی سگریٹ نکال کر لائٹر سے سگریٹ کا کش لینے کے لیئے اسے جلاتا دو انگلیوں کی مدد سے لبوں کے درمیان رکھتا گہرا کش لیتا دھواں ہوا میں بکھیرے کہہ رہا تھا۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

اسے سگریٹ سے مزے لیتے دیکھ اس آدمی کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔۔

نین کا دل تو پسٹل دیکھ کر ہی سکڑ گیا۔۔سانسیں جیسے حلق میں ہی دم توڑنے لگیں۔۔

مگر بغیر اس آدمی کو سمجھنے کا موقع دیئے ،وہ اچانک سے پلٹا اور زور سے پنچ اسکی تھوڑی پر مارا۔ جس پر اس آدمی کا بیلینس بگڑا پھر وہ آگے بڑھا اور اسکی ٹانگ پر ٹانگ اتنے زور سے ماری کہ وہ آدمی منہ کے بل نیچے گرا۔۔اور اسی دوران اسنے اسکی پسٹل بھی لے لی تھی۔۔جسے باری باری وہ ان سب پر گولیوں کی برسات کر رہا تھا ،چونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اسی لیئے اس سارے ہلبے کی آواز باہر سے کوئی سن نہیں سکتا تھا۔۔

نین ٹائگر کو اس عجیب جنون میں انہیں گولیوں سے چھلنی کرتے دیکھ اسپر خوف سے کپکپی طاری ہوگی۔۔

اسے اس وقت حقیقت میں سب سے زیادہ ڈر ٹائگر سے ہی لگ رہا تھا جو فرشتہ بن کر ایک بار پھر اسکی جان سے بھی پیاری عزت بچانے کا باعث بنا تھا۔۔

.نین کودو کھڑکی سے جلدی ۔۔

ٹائگر کے الفاظ نے اسے جامد کردیا ،وہ ہونقوں کی طرح اسے منہ کھولے دیکھے گئی ،اور یقین کرنے کی کوشش کرنے لگی آیا اسنے سہی سنا ہے بھی یا نہیں ۔۔

نین میں نے کہا کودو --

اسکے پھر سے کہنے پر نین نے بے ساختہ ہی کھڑکی سے نیچے جھانکا تو اسے ایسا معلوم ہوا جیسے وہ کسی بہت اونچی چٹان پر کھڑی ہے اور اسکے نیچے کھائی اگر وہ تھوڑا سا آگے ہوئی تو اللہ کو پیاری ہو جائے گی--

وہ واپس سے پلٹ کر دیکھنے لگی جو اسکی طرف بڑھ رہا تھا--

اور وہ نہیں میں سر ہلا رہی تھی--

اتنے میں کچھ لوگ اس روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگئے تقریبا سب ہی کے ہاتھوں میں گنزز تھیں نین وہ منظر دیکھ کر اور زیادہ ڈر گئی۔۔

کودو ۔۔۔ٹائگر کہتے ساتھ ہی اسے دکھا دیتے خود بھی نیچے کی جانب چھلانگ لگا چکا تھا۔۔

نین کو جیسے ہی۔ دکھا لگا وہ نیچے گرتی چلی جارہی تھی ساتھ اسکے منہ سے چیخ کی بھی آواز نکلی ۔۔

نین کو لگا وہ اب اگلی سانس اللہ کو پیاری ہونے پر جنت میں نئے جسم میں پھونکی گئی اس روح سے جنت کی ہوا میں لے گی۔۔وہ آنکھیں زور سے میچے ہوئے تھی لیکن پھر اچانک سے خود کو کسی کے مظبوط حصار میں پاکر فٹ سے آنکھیں کھولے حیرانی سے سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو ٹائگر کی سرخ آنکھیں خود پر گاڑھے پایا جو شدید تعیش میں لگ رہا تھا۔۔

اسنے تھوک نگلا۔

پھر خود کو یک دم ہی یخ ٹھنڈے پانی میں گرتے پاکر اسکے منہ سے ایک بار چیخ ہوا میں گونجی ۔۔۔بہت سا پانی اسکے گلے میں گیا تو اسکو سانس لینے میں دقت ہونے لگی۔تو گری بھی پول کے کنارے ہی تھی اگر بیچ میں گری ہوتی تو وہ اگلی سانس جو اکھڑی کھڑی سی تھی وہ بھی نہیں لے پاتی کیونکہ اسے تیرنا نہیں آتا تھا۔۔

وہ ہمت کر کے ریلنگ کی مدد سے پول کی سیڑھیوں پر چڑھتے اوپر اکر گرنے کے سے انداز میں بیٹھتی چلی گئی --ایک ہاتھ زمین پر تو دوسرا گلے پر رکھے کھانستے لمبے لمبے سانس لینے لگی--

ٹانگر--

جب اسنے خود کو نارمل ہوتے ہوئے دیکھا تو اسکی تلاش میں یہاں وہاں دیکھنے لگی--
لیکن وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا--

ٹائگر کہاں ہیں اپ--؟؟ وہ کھڑے ہوتے ہوئے پول میں جھانکتے ہوئے اسے پکارنے لگی لیکن وہ اسے وہاں نظر نہیں آیا--

ٹائگر-----

ٹائگر----------

ٹائگر----------

اب جو وہ اسے ہلکی آواز میں پکار رہی تھی وہ آواز چیخوں میں بدلنا شروع ہوگئی اسوقت وہ اس قدر ڈر گئی تھی کہ وہ ہذیانی ہوکر چیخ رہی تھی --اسے لگا کہ وہ اپنے کھڑوس پلس جلاد ٹائگر کو کھو چکی ہے --وہ شائد اندر ہی دم ٹور گیا پانی میں گزرتے ساتھ ہی اسے لگا کہ وہ تیرنا نہیں جانتا تھا اسی لیئے --یہی سوچ اسکی چیخوں کا سبب بن رہی تھی ،وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ وہاں تھومس کی پوری ٹیم انہیں ڈھونڈ رہی ہے---

تبھی اسکے کان میں شیشے کے ٹوٹنے کی آواز ٹکرائی تو وہ کان پر ہاتھ رکھ وہیں پول کے کنارے بیٹھے رونے لگی--

لپپ آپ کہاں ہیں --؟؟

پلیز آجائیں --پلیز--

فائنلی تم۔مل ہی گئں --

جو آدمی انکے پیچھے آرہے تھے ان میں سے ایک اسکے پیچھے کھڑے ہو کر بولا-- جو واپس پول کے اندر جانے کا سوچ رہی تھی --وہ ان بھیڑیوں کی خوراک ہرگز نہیں بن سکتی تھی --اسی لیئے پول میں کودنے کے لیئے وہ اٹھنے لگی --

یہاں سے ہلنے کی کوشش بھی مت کرنا لڑکی--

وہ جب اٹھنے لگی تو اس آدمی کی آواز کے ساتھ ہی اسے اپنی کنپٹی پر کچھ سخت سا محسوس ہوا اسکے اندر خوف کی لہریں تو پہلے سے ہی دوڑ رہی تھی اب وہ سیلاب کی صورت اختیار کر چکی تھیں۔اسکا جسم اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔۔

موو۔۔وہ شخص اسکی کنپٹی پر دباؤ ڈالتا ہوا بولا تو نین ڈرتے ڈرتے بمشکل اسکی جانب پلٹی۔۔تبھی گولی چلنے کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی ۔۔

لیکن اسے کسی قسم کا درد یا تکلیف۔ محسوس نہیں ہوئی ،اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں کھولیں تو سامنے کا منظر اسی آدمی کی ڈیڈ باڈی کو دیکھ کر اسکے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئ۔۔

For more visit (exponovels.com)

بہت شور مچاتی ہو تم۔۔

جانی پہچانی آواز پر نین نے اپنا رخ بائیں جانب کیا جہاں ٹائگر پوری شان سے بھیگا دونوں ہاتھوں میں لوڈڈ گنز تھامے کھڑا تھا ۔۔کہتے ساتھ ہی وہ باقیوں کو بھی جہنم واصل کر چکا تھا اپنی گن سے ۔۔

اٹھو نکلنا ہے ،فرسٹ سائیڈ میدان جنگ بنی ہوئی ہے ۔۔۔تھومس کے آدمی ہمیں ہر جگہ تلاش کر رہے ہیں کسی بھی وقت یہاں آسکتے ہیں چلو۔۔

وہ اسکا بازو پکڑے گھر کے پچھلے حصے کی جانب لے جاتے ہوئے بول رہا تھا ۔۔

تھومس مر چکا ہے ۔۔تھومس مرچکا ہے ۔۔ہر جگہ سے یہی آواز کانوں میں پہنچ رہی تھی جسے سن کر نین بے یقینی سے ٹائگر کو دیکھنے لگی کہ اسنے یہ سب کیسے اور کب کیا ۔۔

اتنے میں اسے گولی چلنے کی آواز سنائی دی ۔۔اسنے ٹائگر کے چہرے سے نظر ہٹائی تو چیخ اسکے منہ سے بے ساختہ وا ہوئی۔۔

ٹائگر کے بازو سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا ۔۔اللہ جی۔۔اسنے کہتے ساتھ ہی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا ٹائگر نے جلدی سے نین کو اپنی طرف کھینچا اور جس نے اسپر گولی چلائی تھی وہ اب نین کو بھی نشانہ بنا رہا تھا ٹائگر نے نین کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے

اسپر لگاتار چار سے پانچ مرتبہ فائر کیا --اور وہاں سے اسے لیئے بھاگنے لگا نین پر تو جیسے سکتا طاری ہوگیا تھا--

وہ اسے کے ساتھ بے جان جسم کے ساتھ گھسیٹتی چلی جا رہی تھی --

جمپ---

اسکا سکتا تب ٹوٹا جب اسنے خود کو دیوار پر بیٹھے پایا--ٹائگر اسے لیئے دیوار تک پہنچ چکا تھا اسے اٹھا کر اسنے دیوار پر بٹھایا اور خود دیوار کراس کر کے اسے بھی کہا کودنے کو--

For more visit (exponovels.com)

اسکے کہنے پر اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا ۔۔مگر اس وقت انکار کا حوصلہ اس میں نہیں تھا اور نہ ہی وقت ۔۔۔۔اگر وہ یہاں دو منٹ بھی اور رکی تو اپنی وجہ سے وہ ٹائگر کی بھی جان خطرے میں ڈال سکتی تھی بلکہ ڈال چکی تھی ۔۔اسے اسکی ہی وجہ سے گولی لگی تھی ۔۔

آنکھیں بند کیئے وہ کود گئی۔۔مگر خود کو کسی کے حصار میں پایا تو دھڑکتے دل کے ساتھ اسنے اپنی آنکھوں کو کھولا تو اسکی گولڈن بلوئش آئیز سے ٹکرائی جس پر۔ دل نے ایک بیٹ مس کی ، مگر وہ فوری اسے سیدھا زمین پر کھڑا کر کے اسکا ہاتھ پکڑ کر ایک گلی میں گھس گیا جو مین سڑک کی جانب جا رہی تھی ۔۔

سامنے مرسیڈی کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی --وہ یہاں کیسے آگئی --جبکہ وہ تو فرنٹ سائیڈ پر تھی --

آپ نے یہ سب کیسے کیا--

گاڑی میں بیٹھو --وہ دروازہ کھولے اسے ان سنا کرتا اندر بیٹھ گیا تو نین بھی بیٹھ گئی--

کیوں کیا آپ نے ایسے ہاں ،کیوں بچایا مجھے ،میری جگہ خود گولی کھا لی--اگر یہی گولی آپکو کہیں اور لگ جاتی تو ، دیکھیں تو کتنا خون بہہ چکا ہے آپکا --اس پر بینڈیج کرنی ہوگی ورنہ ورنہ اور زیادہ خون بہہ جائے گا ،،کیا کروں --اپ آپ سیدھا پہلے ہسپتال چلیں --،

وہ مکمل ہوش میں آتے ہی اسکے بازو سے لگاتار بہتے خون کو دیکھ پریشانی سے بولے ہی جارہی تھی۔۔

ہو گیا ۔۔اب ایک اور لفظ نہیں۔۔خاموش رہو ،ورنہ میں تمہارا منہ بند کرنے میں سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا اور یقین کرو تمہیں میرا طریقہ بلکل بھی پسند نہیں آئے گا ۔۔اگر زبان کاٹنا پڑی تو بھی نہیں ہچکچاؤں گا ۔۔آئ بات سمجھ میں۔۔۔

ٹائگر اسکا بازو پکڑے اسے اپنے بے حد قریب کھینچ کر بول رہا تھا وہ اس وقت اتنا قریب تھے کہ ٹائگر کے لب ہلتے ہوئے نین کے لبوں سے بھی دو تین مرتبہ مس ہوئے ،نین

کی تو پہلے بھی حالت غیر ہو رہی تھی اسکے لبوں کا لمس پاکر اسکے اندر کرنٹ کی لہر دور گئی۔۔سانسیں اتھل پتھل ہوگئی ۔گال پل بھر میں ہی سرخی بکھیر چکے تھے ۔۔

لیکن ٹائگر اسکی حالت کی پرواہ کیئے بنا اپنی کہے جا رہا تھا۔۔

جہاں تک تمہیں بچانے کی بات ہے تو وہ تو بچانا ہی تھا کیونکہ اگر تمہیں کچھ ہوگیا تو یہ مشن کیسے پورا ہوگا جسکے لیئے تمہیں لایا ہوں ،کیونکہ ہارنا میری فطرت میں نہیں ۔۔اور جیت تمہارے بغیر ناممکن ہے۔۔کیونکہ تم ہی ہو وہ ، جسکی ہمیں ضرورت ہے۔۔

اس لیئے جب تک یہ مشن پورا نہیں ہو جاتا تمہیں تب تک زندہ رہنا ہوگا ہر حال میں۔۔اور رہی بات مجھے گولی لگنے کی تو تمہیں میرے لیئے اتنا فکرمند ہونے کی کوئی

ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے درمیان ایسا کوئی بھی رشتہ نہیں جسکی بنا پر ہم ایک دوسرے کی فکر کرتے پھریں ۔۔گوٹ اٹ۔۔

وہ اپنی بات مکمل کر کے اپنی شرٹ اتارنے لگا ۔۔نین کو اسکے لفظوں نے اندر سے زخمی کر دیا تھا ۔۔وہ صرف اپنے مشن کے لیئے بچا رہا تھا ہر بار اور وہ کیا سمجھ رہی تھی ۔۔اسے شرٹ اتارتے دیکھ نین نے اپنا منہ ونڈو کی جانب کر لیا اور تھوڑا سا جو فاصلہ رہتا تھا ونڈو سے وہ بھی عبور کر کے اسکے ساتھ جڑ کے بیٹھ گئی۔ ۔۔اسے عجیب سے بیچینی نے آن گھیرا ۔۔یا اللہ ابھی تو یہ کہہ رہے تھے ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں اور اب خود ہی اپنی شرٹ اتار رہے ہیں کیا کرنا چاہ رہے ہیں افففف اللہ جی۔۔

وہ شرم اور گھبراہٹ کے مارے دل ہی دل۔میں سوچ کر رہ گئی۔۔

اتنے میں اسنے دیکھا ٹائگر شرٹ اپنے بازو پر باندھ گیا۔۔

گاڑی اچانک رکی اور وہ اتر کر جٹ میں آگئے اور اس دوران انکی آپس میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی اور پھر جٹ سے اتر کر وہ مرسیڈی میں بیٹھ گئی۔۔ٹائگر نے ہی اسے بیٹھنے کو کہا تھا اور خود وہاں سے چلا گیا۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی ۔۔اور منہ کھولے اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی جو اسکے منہ پر زور سے دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کر کے گیا تھا نین ایک دم اچھلی اپنی نشست پر۔۔اسکے جانے کے بعد گاڑی پھر سے چلنے لگ پڑی اور وہ اتنی سی بھی اوقات نہیں رکھتی تھی کہ گاڑی رکوا کر اسکے پیچھے چلی جاتی ۔۔

---

---

وہ اپنے کمرے میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رودی -- کیونکہ ایک تو اسے مشن نہیں مکمل ہوا تھا دوسرا اسکی وجہ سے ٹائگر کے بازو پر گولی لگی تھی --جو غصے سے اسے یہاں ہی چھوڑ کر ناجانے کہاں چلا گیا تھا --اوپر سے اسکے الفاظ اندر سے کھوکھلا کر رہے تھے----اسے اپنی پورانی زندگی یاد آئی جس میں زبان سے زیادہ اسے ہاتھ سے تکلیف دی جاتی تھی اور اب جو دیو اسکی زندگی تھا اسکا مجازی خدا ،اسکا سب کچھ وہی جو اسے اب زبانی تکلیف سے دوچار کرتا،اوروں کے دئے گئے زخموں کی پرواہ اسے بالکل نہیں تھی لیکن ٹائگر اوروں میں شامل نہیں تھا وہ اسکا تھا صرف اسکا اور وہ اسکی ،اسے یقین تھا آج نہیں تو کل وہ

اسے محبت کرنے لگ جائے گا ،لیکن کل تک کا جو سفر ہے اسے وہ صبر سے ہی عبور ،کرکے انعام مل سکتا تھا جسکے لئے وہ کریگی ،یہ اس نے ٹھان لیا تھا

ہاں مسٹر ٹائگر آزما رہے ہیں تو آزما لیں مجھے اپنی باتوں سے ،اپنی نظروں سے ،لیکن میں آپکی ہر دی گئی تکلیف کا جواب محبت سے دونگی ,اور دیکھنا ایک دن میری یہی محبت میرا یہی صبر آپکو مجھ سے محبت کرنے پر مجبور کردیگا،۔۔وہ کہتے ساتھ پھر سے رونے لگی،

۔۔

کافی دیر رونے کے بعد اٹھی اور اسنے شاور لیا۔۔اسکے پاس کوئی دوسرے کپڑے نہیں تھے اسی لئے وہی پہن لئے۔۔اسے غصہ بھی آرہا تھا ٹائگر کتنا لاپرواہ تھا جسے اتنا بھی احساس نہیں تھا کہ وہ اسے کپڑے ہی دلا دے بس جب کہیں جانا ہوتا تو بھیج دیتا ویسے

وہ کیا پہنے --روم۔میں وہ لگژری الماری جو باہر سے اپنی طرف دیکھنے والے کو پاس آنے پر اکساتی تھی لیکن اندر سے دیکھو تو خالی منہ چڑا رہی ہوتی اسے ساتھ ہی اس الماری پر بھی غصہ ایا۔۔

دوپہر رات میں ڈھل گئی تھی اور اسنے اب تک کچھ نہیں کھایا تھا لیکن جب وہ واپس آئی تو بوڑھی خاتون کھانہ لے کر آئی تھی جسے اسنے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا،کیونکہ سزا کے خوف سے اسکی بھوک مٹ چکی تھی۔۔۔۔وہ جو سب کے سامنے بڑے بڑے دعوے کر کے آئی تھی اب ہار جانے پر اپنی سزا جسکا اسے زرہ برابر بھی علم نہ تھاکہ اسکے ساتھ آگے کیا کیا ہونے والا تھا،لیکن ڈر نے اس سے بلکل ہلکان کر دیا تھا۔۔اسے اپنی موت سے ڈر نہیں لگتا تھا ڈر تھا تو صرف اپنی عزت کھو جانے کا،یہ سوچ ہی اسے کئی بار بے موت مار چکی تھی کہ اگر اسکی سزا کسی کی رکھیل بن کر رہنے کی صورت میں ملی تو وہ کیا

کریگی ،نہ۔ہی خودکشی کفر جیسا عمل کر کے اپنی آخرت برباد کرسکتی تھی اور نہ ہی کسی کے آگے اپنے آپکو پیش کرسکتی تھی۔۔

، اللہ جی ۔۔میری مدد فرمائیں آپ کہاں ہے ،اپکی بندی اس وقت بہت تکلیف میں ہے میری تکلیف دور کر دیئں میرے مولا کل شائد میری سزا متعین ہو نہیں معلوم کیا ہو گی لیکن مجھے میرے ٹائگر سے جدا نہ ہونے دیجئے گا خواہش ہے کہ ہر صبح کی شروعات انہیں دیکھ کر ہو لیکن ڈرتی ہوں کہیں یہ رات بہت جلدی نہ بیت جائے اور میری سزا کا وقت آن مقرر ہو ۔۔وہ شاور کے ساتھ ہی وضو کر کے آئی تھی اور اب اپنے رب کے آگے گڑگڑا کر اسے مدد مانگ رہی تھی ۔۔

بیشک رب سب کی سنتا ہے تو اسکی کیوں نہیں سنتا لیکن کیا ابھی وہ وقت ان پہنچا تھا کہ اسے تکلیف سے نجات دی جاتی،یا ابھی اور آزمائشیں باقی تھیں۔۔

خیر وقت ہر شے عیاں کر دیتا ہے اور یہ بھی جلد ہی کریگا ۔۔

وہ جو کشن میں منہ چھپائے ایک بار پھر سے رونے کے شغل میں مصروف تھی دروازہ کھلنے پر دھڑکنیں خوف سے ایک سو بیس کی رفتار پکڑ گئیں۔۔

کیا تم ٹھیک ہو بیٹی ۔۔۔۔

بوڑھی عورت نے جب دیکھا کھانہ ویسا ہی پڑا ہے تو پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔

اسنے لفظ بیٹی پر سرخ آنکھوں سے سر اٹھا کر انکی جانب دیکھا جو ٹرے میں کچھ چیزیں اٹھائے ہوئے تھی۔۔جس میں کاٹن نمایاں نظر آرہی تھی۔۔

ابھی کے لیئے تو زندہ ہوں ،اگے کا وقت بتائے گا،یہ ۔یہ کس لیئے ہے۔۔؟؟اسنے بیٹھ کر ٹرے کی جانب اشارہ کیا۔۔

آں یہ ٹانگر سر کے لیئے ۔۔ان کے زخموں کو صاف کرنا ہے۔۔

اوہ رکیں لائیں مجھے دیں میں کر دیتی ہوں --وہ جلدی سے اپنے دکھتے سر کو ایک ہاتھ سے تھامے اٹھتے ہوئے بولی --

ایسا کریں یہ فولڈ میری آنکھوں پر باندھ دیں--

اس نے جلدی سے ٹرے تھامتے ہوئے بلیک پٹی کی جانب اشارہ کیا۔ کیونکہ اسے اس گھر میں گھومنے کی اجازت ہرگز نہیں تھی اور اگر ایسے میں وہ بنا پٹی کے چلی جاتی تو مسٹر ٹائگر کے باس تو سزا دیتے ہی دیتے پر جو وہ خود اسکی سزا کا تعین کرتا وہ نین سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی --

بیٹی میرا نہیں خیال --

پلیز آنٹی مجھے کرنے دیں ویسے بھی میری غلطی سے اسے گولی لگی تھی۔۔

جس پر عورت ہاں میں سر ہلا کر اسے ساتھ لئے ٹائگر کے کمرے۔ میں پہنچ گئی ۔۔

کمرے کے دروازے کے پاس۔ جا کر بوڑھی عورت۔ نے اسکی آنکھوں سے بلیک پٹی اتار دی ۔۔نین نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں جو بہت۔ بڑے دروازے سے ٹکرائی اسنے نظر گھما کر اس پاس دیکھا لیکن اندھیرا ہونے کے باعث اسے کچھ واضح نہیں دکھ رہا، تھا ۔۔۔

جاؤ بیٹا۔۔

انکے کہنے پر نین نے دھڑکتے دل۔ کے ساتھ دروازے پر دستک دی ۔۔

آجائیں بی جی۔۔

اسکے کانوں سے۔ ٹانگر کی گہری آواز ٹکرائی۔ جس پر نین کے دل نے ایک بیٹ مس کی اسنے آہستگی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگئ ۔۔،

اسکا کمرہ نین کے کمرے سے کافی زیادہ بڑا تھا۔۔

اور انتہائی دلکش بھی ۔۔اسکی سجاوٹ اسے متحرک کر گئی۔۔

دروازہ بند کر کے جیسے۔ ہی اسکی آنکھیں اس سے ٹکرائی تو اسکے گال شرم و حیا سے دہکنے لگے کیونکہ ٹائگر اسکی جانب پشت کئے ،شرٹ لیس۔ کھڑا مرر میں خود کو دیکھ رہا تھا ،،وہ جلدی سے نظریں جھکا گئی۔۔

اللہ جی انہیں۔ بھی اپنی شرٹ ابھی۔ ہی اتارنی تھی کیا ۔۔کیا کروں۔۔ہاں نین تو تو جیسے۔ اسے۔ بتا کر آئی نہ کہ میں آنے والی ہوں مسٹر ٹائگر اس لیئے سب کچھ پہن کے رکھئے گا ۔۔ سلی گرل وہ خود سے بڑبڑائی جا رہی تھی ۔۔کہ اپنے چہرے پر کسی کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے اسنے اپنی آنکھیں جو شرم سے خود ہی بند ہوگئی تھیں فٹ

سے کھولتی دنگ رہ گئی ، وہ دشمن جان اسی طرح اسکے سامنے کھڑا تھا سامنے کیا اسکے بہت پاس ، اتنے کے نین کا سر اسکے کشرتی سینے سے ٹکرایا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے کو ہوئی پر اسنے اسکی یہ کوشش ناکام بنا دی اسے کمر سے پکڑ کر ۔۔نین کی سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھی ۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی یہ سب ہو کیا رہا ہے ۔۔۔

ٹائگر مدہوشی میں اسکے گلابی پنکھڑیوں جیسے لبوں کو اپنی نظروں کے حصار میں لیئے ہوئے تھا ۔۔نین اسکی اتنی قربت میں مچلنے لگی اسکے مچلنے پر ٹائگر نے اپنی گرفت مظبوط کر لی تاکہ وہ اس سے آزاد ہونے میں کامیاب نہ ہو سکے۔۔دیکھتے ہی دیکھتے ٹائگر اسکے لبوں پر جھکنے لگا ۔۔

ٹائگر جو ہر شے سے بیگانہ بس اس میں اس حد تک کھو گیا کہ اسکے لبوں پر اپنے لب رکھنے ہی والا تھا کہ اچانک ہی اس سے جھٹکے سے دور ہوا ،آنکھیں سرخ انگارہ ہوگئیں نین کی حالت اسکی قربت۔ پر۔ ہی غیر ہو رہی تھی اچانک جھٹکا لگنے پر وہ جو آنکھیں میچے ہوئے تھی کھولتی اسے دیکھنے لگی ۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا نین سے اسکی آنکھوں میں ایک سیکنڈ کے لیئے بھی نہ دیکھا گیا۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو ۔۔ٹائگر سرد لہجے میں غراتے ہوئے پوچھ رہا تھا نین کو اسکا لہجہ تیر کی طرح اپنے سینے میں پیوست ہوتا محسوس ہوا ۔وہ زخمی نگاہوں سے اسے تکنے لگی۔۔

چلی جاؤں واپس ،جاو۔۔وہ دھاڑا ۔۔

نین دو قدم۔ پیچھے کو ہوئی --

ٹائگر مرر کے سامنے جا کر کچھ کرنے لگا --نین کو تب ہوش آیا جب ٹائگر کوئی نوکیلی چیز سے گولی نکالنے کی کوشش کرنے لگا--

مت کریں پلیز اس سے ۔ اس سے آپکو تکلیف ہوگی---نین کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ کر زمین پر گر گئ اسمیں پڑا سارا سامان زمین پر بکھر چکا تھا--

پر وہ سامان کی پرواہ کئے بغیر اسکے پاس دوڑی چلی آئی --

اور اسکے ہاتھ سے چھری چھینتے زمین پر پٹخ دی --یہ سب آنا فانا ہوا کہ۔ٹائگر بھونچکا رہ گیا۔۔اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ اسمیں اتنی ہمت کہاں سے آگئی --

گولی تو بازو پر لگی ہے پر اثر آپکے دماغ پر کر رہی ہے۔یہ کیا کر رہے تھے --اگر زیادہ اندر چلی جاتی تو --کچھ بھی ہو سکتا تھا اوپر سے آنکھیں بند کر کے بھی کوئی اوپریٹ کرتا ہے کیا۔۔جو بھی اس میں آتا ہے وہی کرتے ہیں کبھی یہاں سے بھی سوچ کر عمل کر لیا کریں یقین جانے قیامت نہیں اجائے گی۔۔نین اسکے دماغ پر اور پھر دل پر ہاتھ رکھتے جو منہ میں آئے جا رہا تھا بولی جا رہی تھی بغیر سوچے سمجھے کہ۔وہ اس وقت بھپرے ہوئے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال رہی ہے--

ٹائگر نے پہلے زمین پر پھینکی ہوئی چھری دیکھی ،پھر اسکو بے حد غصے سے گھورنے لگا--

نین اسکے یوں دیکھنے پر گڑبڑائی تو ، لیکن پھر خود کو۔ کمپوز کرتی خود کو بہادر ظاہر کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

یہ کیا تھا نین۔۔ٹائگر دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

شششششش۔۔نین اسکے یوں بولنے پر اسکے لبوں پر اپنی نازک انگلی رکھتی نہ میں سر ہلاتے اسے خاموش کروا گئی۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

آپ کچھ نہیں بولیں گے جو بولنا تھا وہ آپ پہلے بول چکے ہیں اور میں سن چکی ہوں اب آپ سنیں اور خاموش رہیں۔۔کیونکہ جب جب آپ کچھ بولے میں خاموش رہی ۔۔اور ہمیشہ تابعداری کی ۔۔صرف بیوی کا فرض نہیں کہ وہی شوہر کی ہر بات مانے ، شوہر کا بھی کچھ حق بنتا ہے ۔۔۔

نین جاکر بینڈیج کا سامان لے کر ائی۔۔اور اسکا زخم بہت نرمی سے صاف کرنے لگی۔۔یہ۔کام۔اسکے ننھے سے دل کے لئے نہایت مشکل تھا ۔۔پر وہ کر رہی تھی اور ٹائگر اسے تکے جا رہا تھا ۔۔

نین گولی نکالو ۔۔بینڈیج بعد میں کرنا ٹائگر اسے پٹی کرتا دیکھ۔ بولا۔۔نہیں مجھ سے تو یہ نہیں ہوگا میں صرف بینڈیج کرونگی باقی کا کام ڈاکٹر خود آکر کریں گے۔۔نین آخر میں معصومیت سے بولی ۔۔جس پر ٹائگر کے بھینچے لب مسکرائے جسے وہ مہارت سے چھپا گیا ۔۔

،آں ہاں کرنا تو آپ ہی نے ہے ،کسی ڈاکٹر نے نہیں ،جب میرے سامنے ،میرے پاس ایک پریٹی ڈاکٹر موجود ہے تو کسی اور ڈاکٹر کی کیا ضرورت ہے۔۔انداز شوخانا ،لیکن آواز میں ہنوز سرد پن تھا۔۔نین جو اتنی بہادری کا مظاہرہ کررہی تھی اسکی سرد آواز پر ساری بہادری چھو منتر ہوگئی۔۔

وہ اسے چھری پکڑا کر خود چیئر کھسکا کر مرر کے سامنے ہی بیٹھ گیا تھا۔۔نین منہ کھولے اسے دیکھے گئی۔۔پہلے اسے لگا کہ وہ اس سے مزاق کررہا ہے لیکن پھر اسے یاد آیا کہ وہ کھڑوس تو مزاق کرتا ہی نہیں۔ ہے۔۔

اسے اسٹل کھڑے دیکھ ٹائگر آئبرو آچکا کر اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔جس پر نین فورا حرکت میں آگئی۔۔

وہ اسکے پاس آئی تو ٹائگر نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے اوپر بٹھا دیا۔۔ نین اس افتاد پر بوکھلا کر رہ گئی۔۔یہ سب اچانک ہوا تھا۔۔اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔

وہ منہ کھولے اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی۔۔

اسے ٹانگر کا اسکڑو ڈھیلا لگا۔۔

ڈو یور ورک ۔۔وہ اسے منہ کھولے دیکھ سپاٹ سا بولا تو نین نے اپنا منہ بند کیا پھر سرخ دہکتے گالوں سے اسکے بازو جو اسنے اسکے گرد حائل کئے ہوئے تھے پر چھری رکھ کر آنکھیں بند کر گئی۔۔

مائی روزی پرنسس آنکھیں کھول کر یہ کام کریں گی تو ہو بھی جائے گا

Otherwise I don't think so..

For more visit (exponovels.com)

تم آنکھیں بند کیئے گولی نکالنے کی۔ بجائے یقینا ایک اور گھاؤ ضرور بنا دو گی۔۔

سو پلیز آنکھیں کھولیں ۔۔کیونکہ اگر غلطی سے بھی کچھ غلط ہوگیا نہ تو اسکی سزا پینڈینگ والی سزا کے ساتھ پلس ہو جائے گی اور مجھے نہیں لگتا کاٹن بیبی ڈول میں اتنا سب برداشت کرنے کی سکت خود میں رکھتی ہیں۔۔وہ اسکی صحت پر چوٹ کرتے بولا نین کو غصہ۔تو آیا لیکن وہ کچھ بھی بول کر اپنے سر ایک اور سزا پلس کروانا تو ہر گز نہیں چاہتی تھی اسی لیئے خاموش رہی ۔۔

نین ۔۔اب کی بار وہ زرا سخت لہجے میں بولا ۔۔

آپ۔۔۔ آپ پہلے مجھے نیچے اتارے ایسے مجھ سے نہیں ہوگا۔۔وہ اپنی شرم اسپر عیاں نہیں ہونے دینا چاہتی تھی لیکن ان دہکتے گالوں کا کیا کرتی جو شرم سے سرخ اسٹابری ہوئے جارہے تھے ،جو اسکی اس کوشش کو ناکام بنا رہے تھے ۔۔ٹائگر اتنا تو جان گیا تھا وہ شرمانے میں بہت دلفراخ ہے۔مگر اسنے ایسے ری ایکٹ کیا جیسے اسے پتہ ہی نہ۔ہو۔۔نین اسے ہلتے نہ۔دیکھ خود ہی اس پر سے اترنے کی کوشش کرنے لگی مگر مقابل بھی ٹائگر تھا ۔۔کیسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیتا اسے ۔۔۔نین نے دیکھا اسکی کوشش بیکار جارہی ہے تو اسے دل میں کئی القابات سے نوازتی کانپتے ہاتھوں میں پکڑے چھری سے گولی نکالنے لگی ۔۔

آں ۔۔یہ۔۔یہ مجھے سے نہیں ہوگا پلیز آپ آپ ڈاکٹر کو بلا لائیں وہ کر دیگیں ۔۔نین ہار مانتے ہوئے اسکے وسیع سینے میں منہ چھپائے بولی۔۔اصل میں وہ اسکی نظر کا سامنا ہی

نہیں کر پارہی تھی --جو مسلسل اسے ہی دیکھے جا رہا تھا --نین کی دھڑکنیں بہت تیزی سے چل رہی تھیں --

جب خود کر نہیں سکتی تو مجھے روکنے کی کوشش کیوں کی نین تم نے --مجھے اپنے کام میں کسی قسم کی بھی رکاوٹ پسند نہیں --لیکن تم نے پیدا کی ، اسکی سزا تو تمہیں ملے گی --چاہے تم چاہو نہ چاہو ،وہ کام کر سکو یا نہ-کر سکو جو میں نے تمہیں کرنے کے لیئے دیا ہے-- مجھ میں ایک بہت بری عادت ہے جس سے سب ہی ڈرتے ہیں اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو اسے اسکی سزا میرے اسٹائل میں بھگتنی پڑتی ہے --

آپ اتنے ظالم کیوں ہیں--ہر بات کی سزا -- کبھی پیار سے بھی پیش آجاتا ہے بندہ لیکن نہیں آپ تو ہر وقت ہی جلے بھنے رہتے ہیں--بہت ہی کھڑوس شوہر ہیں اپ--

وہ اسکے سینے پر ہی منہ چھپائے روتے ہوئے ایک ہاتھ سے اسکے سینے پر مکے برسا رہی تھی۔۔

ٹائگر اسکا چہرہ اپنے سامنے لاتا اسکے آنسوؤں کو اپنے انگوٹھے کے پوروں سے چننے لگا۔۔۔

نین میں نے پہلے بھی کہا تھا مجھے رونے والوں سے سخت چڑ ہے رہی بات سزا دینے کی ہے تو وہ تو میں نے ابھی تک تمہیں دی ہی نہیں جب دونگا تب تم دوبارا مجھ سے ملنا بھی نہیں چاہو گی۔۔

اپنا کام ختم کرو اور جاؤ۔ یہاں سے بہت رات ہوچکی ہے --

جلدی کرو--

اسے ہنوز بیٹھے دیکھ وہ پھر سے بولا --نین صدمے سے سر ہلا گئی--وہ کیا کہہ رہا تھا کہ ابھی تک اسنے اسے سزا ہی نہیں دی ہاں اسے یاد آیا ٹائگر نے اسے واقع ابھی تک کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا تو بلکہ اسکی سزا پینڈینگ پر تھی اوپر سے وہ آجکا مشن بھی ہار گئی تو وہ سزا بھی اسمیں ایڈ ہوگئی ہوگئ--اورپتہ نہیں اسکی سزا ہوگی کیسی --وہ سوچ کر کانپ گئی--اور ایک بار پھر سے کوشش کرنے لگی--

اللہ جی پلیز میری مدد کریں--

آپ آپ مجھے نیچے کیوں نہیں اتار۔ رہے اتار دیں پھر میں کر لوں گی۔۔ایسے مجھے سے نہیں ہوگا۔۔اسکی سوئی وہی اٹکی تھی۔۔

ایک طرف آپ کہتے ہیں ہمارے بیچ کوئی رشتہ نہیں۔ پھر جب نہیں ہے اپکی نظر میں تو کیوں مجھے اپنی قربت میں ہلکان کر رہے ہیں۔۔اسے ایک اور وجہ مل گئی تھی اسے ٹالنے کی۔۔

جب میں بیٹھا ہوں تو تم کھڑے ہو کر کیسے کر سکتی ہو،میں نے شوق سے نہیں بٹھایا کوئی الٹے سیدھے خرافات پالنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں جو اللہ نے۔ ہڈیوں کے ڈھانچے کو تھوڑا بہت سوچنے سمجھنے کے لئے دیا ہے۔۔اور رہی

بات ہمارے رشتے کی تو اسے تمہیں بار بار یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے سمجھیں۔۔اگر آپ میری قربت سے ہلکان ہورہی ہیں بقول آپکے تو جلدی سے جو کہا ہے وہ کر کے تم اس بندہ بشر سے اپنی جان چھڑوا سکتی ہو۔۔لیکن اگر تمہیں یہ ہلاکت پسند ہے تو کہہ دو ہم بیڈ پر چلے جاتے ہیں وہاں زیادہ اچھے سے۔۔ابھی وہ کچھ اور بولتا کہ نین ، نے اسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

ٹائگر۔۔

وہ اس سے آگے کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی خود میں ۔آپ کو پتہ ہے آپ ۔۔آپ نہ ۔۔اپ بہت بہت بہت برے ہیں۔۔وہ منہ بسورے معصومیت سے بولی ٹائگر بنا کسی تاثر سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہو گیا۔۔اب کر بھی لو۔۔تھوڑی دیر بعد وہ بولا تو اسے اندر سے جلا ہی گیا۔۔

نین ڈرتے ڈرتے چھری سے گولی نکالنے کی کوشش کرنے لگی ۔۔وہ کر رہی تھی لیکن ہو نہیں رہا تھا ۔۔لیکن اس بار اسنے ہار نہیں مانی کیونکہ اس ظالم دیو کو اسپر ترس آنے والا نہیں تھا لہذا وہ کیوں اپنا ماتھا پتھر پر پھوڑتی۔ ۔۔گولی نکل کر نہیں دے رہی تھی مگر خون نکلنے لگ گیا تھا بہت زیادہ نین خوف سے کانپنے لگی۔۔

ٹائگر ۔۔ٹائگر۔۔ خون ۔۔ خون۔۔اپ کو لگ گئی نہ میں نے کہا تھا مجھ سے نہیں ہوگا پر آپ نے کسی کی سنسنی کہاں ہوتی ہے بس ہر وقت اپنی ہی کرتے ہیں۔۔۔اب اتنا خون بہہ رہا ہے کیا کروں۔۔وہ روتے ہوئے اسے شکوے کر رہی تھی۔۔ٹائگر اسکے ہاتھ سے

چھری لیتا۔ جھٹکے سے خود ہی گولی نکالنے کے لئے اسنے بے رحمی سے گولی نکالی تھی کہ خون بہت۔ تیزی سے نکلنے لگا۔۔نین شاک تھی ۔۔اسکے کپڑے خون سے لے پت ہو چکے تھے کیونکہ وہ اسکے اوپر۔ بیٹھی ہوئی تھی اس لیئے اسکا نکلنے والا خون اسے ہی نہلا چکا تھا۔۔

نین ہوش میں آتی جلدی سے اپنا دوپٹہ اتار کر اسکے بازو پر۔ باندھ کر خود اسپر سے اٹھتی اپنے ارد گرد ٹائگر کی ہی دی گئی شال سر پر کرتی۔ جلدی سے ٹرے لئے اسکے پاس آئی۔۔کاٹن لیکر اسے الکوحل میں ڈپ کیا، دوپٹہ آرام سے ہٹا کر اسے خون صاف کرنے ہی لگی تھی کہ اسنے اسکا ہاتھ تھام کر روک لیا۔۔

یہ کیا ہے۔۔اسکے چہرے پر کسی قسم کے کوئی تکلیف کے آثار نہیں تھے وہ اپنے احساسات چھپانے میں ماہر تھا یہ بات وہ سمجھ گئی تھی ۔لیکن وہ جانتی تھی وہ تکلیف ۔میں ہے بھلے سے وہ ظاہر نہیں ہونے دے رہا لیکن دل تو اسکے اندر بھی ہے ،جو دھڑکنا جانتا ہے ۔بیشک وہ دل تھا پتھر ۔۔لیکن تھا تو دل۔۔

Cotton soaked in alcohol..

وہ اپنی دھڑکنوں کو قابو کر کے مظبوط لہجے میں بولی۔۔

تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں

وہ چٹان سے بھی سخت لہجے میں بولا ۔۔

کیوں ڈر لگ رہا ہے کہ زہر ملایا ہوگا ۔۔

وہ اسکی سرخ ہوتی۔ آنکھوں میں دیکھتی۔ ہوئی ولی۔۔

ہوسکتا ہے ۔۔وہ آئبرو اچکاتا ہوا بولا ۔۔

ناول کے تمام کردار اور واقعات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ محض خیالات پر مبنی ہے اور صرف کہانی ہے جو کے حقیقت سے نابلد ہے۔

تو اچھی بات ہے --مجھے نہیں لگتا زہر آپ پر اثر کریگا--وہ کہہ کر کاٹن سے اسکا زخم صاف کرنے لگی،پھر اسنے۔ سٹیچز لگا۔کر اچھے سے پٹی باندھنے کے بعد اسکی۔ طرف۔ دیکھا۔ جو آنکھیں بند کئے ہوئے تھا--

اپنے ہاتھ کو۔ زیادہ حرکت مت دینا ، جلد۔ بہتر محسوس کریں گے --

وہ ٹرے میں واپس سے سبھی چیزیں سمیٹتے ہوئے بولی--

آئندہ آدھی رات کو کسی کے کمرے میں جانے سے گریز کرنا خاص کر مرد کے --

وہ جو اپنے روم میں جانے۔کیلے پلٹنے لگی تھی اسکے الفاظ پر اسکے قدم تھمے۔۔

کیا مطلب۔۔وہ نا سمجھی سے بولی۔

سمجھدار ہو بچی تھوڑی جو میں تمہیں سمجھاؤں ۔۔

وہ بغیر اسکی طرف دیکھتے ایک ایک لفظ چباتے بولا۔۔

جی تو میں نے نہیں کہا مجھے سمجھانے کو ۔۔

وہ منہ بناتے ترکی بہ ترکی بولتی دروازہ کھولتی باہر جانے لگی۔۔

بندہ شکریہ ہی بول دیتا ہے پر نہیں یہ پتھر دل کہاں جانے کسی ہیرے کی قدر کیسے کی جاتی ہے ،وہ بڑبڑاتے باہر کی جانب قدم لیتی آگے بڑھی ہی تھی کہ ٹائگر نے اسے کمر کے گرد اپنے بازو حائل کر کے۔ اسکا رخ۔ اپنی جانب۔ کیا جسکے باعث خوف سے۔ نین کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ کر زمین پر گر گئی ۔۔

چھوڑیں مجھے۔ جانا ہے۔ آپ بہت ہی پتھر دل انسان ہیں۔۔چھوڑیں مجھے ۔۔وہ شرم اور غصے۔ سے پاگل ہوتی۔ اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے ولی۔۔

میں نے جو کہا وہ اپنے دماغ میں۔ اچھے سے بیٹھا لو۔۔اور آئندہ ایسے کبھی کرنے کی غلطی بھی مت کرنا۔۔۔

مسٹر ہسبنڈ ،مجھے کسی مرد کے کمرے میں جانے کا کوئی شوق نہیں ہے یہ بات جب آپ اچھی طرح جانتے ہیں تو سمجھانے کی ضرورت ۔اور رہی بات آپکی تو آپ کسی میں نہیں میرے اپنے میں شمار ہوتے ہیں ،اور جو اپنا ہوتا ہے اسکی ہر چیز پر حق ہوتا ہے چاہے پھر وہ کوئی بھی شے کیوں نہ ہو،بھلے سے کمرہ ہی ،اور اپنے کمرے میں جاتے ہوئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آدھی رات کو آرہے ہیں یا آدھے دن میں ۔۔۔وہ اسکے سینے پہ فنگر سے اٹکیلیاں کررہی تھی ۔۔جس پر ٹائگر نے کوئی ریکٹ نہیں کیا ،نین اس وقت یہ بھول چکی تھی کہ وہ اسکی باہوں میں ہے اسکے بے حد قریب ،وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی وہ بول کیا رہی ہے ،جو منہ میں آیا وہ بولتی گئی مگر پھر اپنی حرکت اور باتیں یاد آئیں جو

وہ کر رہی تھی شرمندہ سی اسی کے سینے میں خود کو چھپانے کے لئے جائے پناہ ڈھونڈنے لگی۔۔اسکے گال سرخی مائل ہوگئے ،ٹائگر کے لب اسکی مونچھوں کی آڑ میں مسکراہٹ میں ڈھلے ،لیکن یہ مسکراہٹ کچھ ہی سیکنڈز کی تھی لیکن نین کو پل بھر کی مسکراہٹ بھی دیکھنا نصیب نہیں ہوئی اور اسکا پھر سے وہی سرد پن عود آیا تھا جو اسکی شخصیت کا خاصا تھی۔

---

تمہاری اوقات میرے سامنے کسی خریدی ہوئی چیز سے کم نہیں ہے ۔۔اس لئے یہ خود کو میری بیوی بیوی کہنا بند کرو پہلے بھی کہا تھا کہ بھول جاؤ اس رشتے کو اور اب پھر کہہ رہا ہوں لیکن اگر اب پھر تم نے کچھ ایسا کہا،تو میرے اندر کا سویا ہوا شیطان تمہیں کہیں کا

نہیں چھوڑے گا ، تم ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو، چھوٹی سی ، بچی سی، آہاں یار ڈھانچے کی توہین کر رہا ہوں میں تم، تم نہ کسی کپڑے کی بنی ڈول کی طرح ہو جسے کہیں بندہ رکھ بھی دے تو ہوا کے ذرا سے جھونکے سے اڑ جائے گی۔۔۔وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر خود کے سامنے کرتے ہوئے اسکی ذات پر چوٹ کر رہا تھا ، نین جو پہلے سی لال سرخ ہورہی تھی شرم ، سے اپنی اتنی توہین سن کر غصے میں اور زیادہ لال ہوگئی

مائی اسٹابری پرنسس آپ کا نیچرل میک اپ ہوگیا ہے جا سکتی ہیں اپ۔وہ اسکے سرخ گالوں کو نظروں کے گھیرے میں لئے اسے باہر کی جانب اشارہ کرتے بولا ۔۔نین نے جو بولنے کے لئے لب واہ کئے ہی تھے اسکے مزید بولنے پر بند کرگئی۔۔

زیادتیاں اتنی ہی کریں جنکا بعد میں مداوا کر سکیں --اتنا نہ گریں کے بعد میں مداوا بھی نہ کر سکیں ،سنا ہے آپ لڑکیوں سے نفرت کرتے ہیں تو یقیناً اسمیں کوئی وجہ ہوگی جو میں سمجھنے سے قاصر ہوں لیکن اگر آپ بتا دیتے تو اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی اب آپکے رویہ سے ہوتی ہے ،بہت درد ہوتا ہے ،پتہ نہیں کیوں ،لیکن آپکا یہ رویہ مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے ،لیکن دیکھئے گا ایک دن آپ اسی زبان سے اقرار محبت کریں گے ،جس زبان سے اپنے مجھے خریدا ہوا کہا ہے، میں نے اپنے اللہ سے آج تک کچھ نہیں مانگا ،لیکن آپ سے نکاح کے بعد سے آپکو مانگ رہی ہوں تو مجھے وہ کیسے خالی ہاتھ رہنے دیگا ،پیار تو وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ کرتے ہیں تو میری اتنی سی فریاد کیوں نہیں سنیں گے وہ ،ہاں ،بتائیں کیوں نہیں سنیں گے وہ ،نین اسے بازوؤں سے تھامے جھنجھوڑ کر بولی --

ٹائگر کو اسکے الفاظوں سے جھٹکا لگا۔۔

سنیں گے وہ دیکھئے گا آپ ،،اور جس دن آپ میرے پاس آئیں گے یہ نصیحت اس دن کے لئے ہے کہ آپ میرے پاس سر اٹھا کر آئیں ،ایک مرد کی طرح ،کیونکہ مرد کمزور نہیں ہوتا ،لیکن جس میں اٹھنے کی طاقت ہی نہیں ہوگی اسکے لئے تو کمزور لفظ بھی بہت چھوٹا ہوگا نہ ،نہیں ،ٹائگر ،ٹائگر مجھے نہیں پتہ کہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ ،میں کیوں اپنی چاہت کے لئے مری جارہی ہوں ،لیکن سچ یہی ہے ،مجھے آپکی محبت چاہئے ہر قیمت پر۔۔

چاہے اسکے لئے میرا اللہ مجھ سے کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ لے لیں میں سب قربان کرنے کے لئے تیار ہوں بدلے میں مجھے آپ چاہئے ،ویسے بھی قربان کرنے کے لئے

اپکے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے ،اور اگر اللہ تعالیٰ آپکو مجھ سے چھین کر قربانی لینا چاہتے ہیں تو میں اسمیں بھی نہیں ہچکچاؤں گی ،کیونکہ میں دینا تو چاہتی نہیں ہوں تو انکے لینے کو میں چھیننا ہی کہوں گی ،لیکن بدلے میں مجھے آپ ہی ہمیشہ کے لئے چاہیں --

مجھے نہیں معلوم تم نے کیا سوچ کر یہ کہا میں جو بھی کر رہا ہوں وہ کسی وجہ سے --پر تمہاری غلط فہمی کو ضرور دور کرنا چاہوں گا --ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو --اور نہ ہی کبھی ہوگا --اپنے دماغ پر زیادہ زور نہ دیا کرو --پہلے ہی ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو پھر ناجانے کیا حالت ہو جائے تمہاری--

نین بے یقینی سے اسے دیکھتے نہ میں سر ہلاتے آنکھیں پھاڑے دیکھتی رہی اسے یقین ہوگیا تھا کہ اللہ نے اسکے سینے میں دل نہیں پتھر رکھ دیا ہے جسے اسکی باتوں سے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا یا پھر وہ اس فرق کو ہی اگنور کرنا چاہ رہا ہے جو اسے پڑا ہو ۔۔نین نے دل میں سوچا ابھی وہ کچھ اسے کہتی اسے پھر سے اس ظالم دیو کی آواز آئی ۔۔

دروازہ سامنے ہے جا سکتی ہو۔۔اور امید کرتا ہوں آدھی رات کو کبھی میرے روم میں نہیں آوگی۔۔میری اس بات کو اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں فٹ کر لو ۔۔کیونکہ۔میرے پاس اتنا فالو ٹائم نہیں تمہیں یہ بات بار بار سمجھاتا پھروں ۔۔گوٹ اٹ ۔۔اور لاسٹ ون اینڈ دا موسٹ امپورٹینٹ ۔۔

صرف میں اپنے روم کی بات نہیں کر رہا بلکہ اس پورے پیلیس کی بات کر رہا ہوں تم اپنے روم کے سوا کہیں نہیں جاوگی اور باہر جب نکلوگی میرے ساتھ یا کسی بھی کام کے لئے تو تمہارے ساتھ بی جی ہونگی اور تمہاری آنکھوں پر پٹی ہوگی ۔۔اور اگر تم نے غلطی سے بھی کچھ بھی ایسا کیا جو میں نے کرنے سے منع کیا ہے تو آئی سوئر تمہیں وہ پنش کرونگا کہ پوری لائف یاد رکھوں گی۔۔وہ اسکے بازو پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولا۔۔

نین کی آنکھوں سے پانی برسات کی طرح ٹپ ٹپ کر بہتے اسکے گالوں کو بھگونے لگا ۔۔اسکے موتی سے آنسو بھی اس پتھر کو نہیں نرم کر سکتے تھے ۔۔ تبھی تو وہ اسے دیکھے بنا آئنہ کے سامنے جا کھڑا ہوا ۔۔

اور نین بے جان قدموں سے بمشکل اپنے روم میں آکر بیڈ پر ڈھے گئی --جو آنسو بنا آواز کے ابتک بہہ رہے تھے وہ ہچکیوں کی زد میں آگئے آہستہ آہستہ یہ ہچکیاں چیخوں میں بدل گئیں روم ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے باہر کوئی بھی اسکے دل کا حال۔نہ جان سکتا تھا اور جان بھی لیتے تو کونسا انہوں نے اسکی وہ تمنا پوری کر لینی تھی جو وہ اپنے رب سے پورے کامل یقین سے طلب کرتی تھی --کیونکہ یہ تمنائیں ،آرزوئیں ،خواہشیں ،دعائیں تو اللہ ہی قبول کر سکتا ہے بندے کو اسنے اتنی قوت عطا نہیں کی کہ وہ اسی کی قدرت کا مقابلہ کر سکے----

اسکی پوری رات روتے ہوئے گزری فجر کی نماز ادا کر کے اسے طمانیت محسوس ہوئی تو وہیں سجدے کی حالت میں ہی وہ نیند کی وادیوں میں ڈوبتی چلی گئی۔

اسکی آنکھ دروازہ ناک کرنے کی آواز پر کھلی ۔۔وہ اٹھی اور جلدی سے جائے نماز سنبھالی ۔۔

خاتون کی آواز پر وہ سیدھی ہوئی جو اندر آگئی تھی ۔۔

جی آنٹی ۔۔

بیٹی جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہیں باہر بلایا جا رہا ہے۔۔

آنٹی کی بات سن کر اسکے اندر جو اطمینان آیا تھا وہ پھر سے غارت ہونے لگا۔۔

اپنی سزا کا سوچ کر اسکے اندر کرنٹ کی لہر دوڑ گئی ۔۔جو اسے وہ ظالموں کا ٹولا دینے والا تھا ۔۔

بیٹی ہمارے پاس وقت کم ہے جلدی کرلو ۔۔جاو شاباش فریش ہو کر ناشتا کر لو پہلے پھر تیار ہونا ۔۔

وہ اسکی اداس ڈری سہمی شکل دیکھ کر سمجھ تو گئی تھیں کہ رات کو کچھ غلط ہوا ہے اسکے ساتھ ۔۔لیکن پوچھنے کی اجازت اسے نہ تھی۔۔سو چپ ہی رہیں۔۔

For more visit (exponovels.com)

ہمم نین اٹھ کر واشروم میں بند ہوگئی ۔۔باہر آئی تو جلدی سے تیار ہوکر باہر آگئی جس خوف میں وہ مبتلا تھی اسمیں اسے بھوک لگنا تو بہت دور کی بات تھی۔۔

بیٹا کچھ کھا کر تو جائیں اگر سر ٹائگر کو پتا چلا کہ آپ نے کچھ نہیں کھایا تو وہ بہت غصہ ہونگے ۔

آپ فکرمند نہ ہوں کچھ نہیں ہوگا ۔۔وہ کھسیانی مسکراہٹ سے بمشکل بول پائی ۔۔خاتون نے مزید اسرار نہیں کیا ۔۔

اور اسے اپنے ساتھ لیئے چل پڑیں۔۔

For more visit (exponovels.com)

آگے اب خود جائیں مجھے اس سے آگے جانے کی پرمیشن نہیں ہے۔۔وہ اسکی پٹی کھول کر بولی جو آتے ہوئے انہوں نے باندھی تھی اسکی آنکھوں میں ۔۔

۔ہمم

وہ کہہ کر اندر روم میں چلی گئی جو ہال نما دکھ رہا تھا۔۔اور بہت ہی دلکش ۔۔فرنیچر ڈیکوریشن بھی کمال کی تھی بنانے والے نے بڑی ہی سمجھداری سے کام لیا تھا۔۔،

وہ ادھر ادھر دیکھتے سوچ کررہ گئی۔۔اس ہال میں سب ہی براجمان تھے سینٹر میں وہ ماسک پہنے ہوئے شخص ۔۔کون ہونگے یہ جو ماسک پہنتے ہیں ۔۔وہ بھوئیں آچکا کر سرگوشی میں خود سے بڑبڑائی ۔۔

پورے ہال میں دیکھ چکی لیکن اسے وہاں ٹائگر کہیں نظر نہیں ایا۔۔ابھی وہ آگے قدم بڑھانے ہی والی تھی کہ کسی نے اسکا بازو تھام کر اپنے ساتھ باہر لے گیا۔۔

نین کے تو ہوش ہی کھو گئے ۔۔سب کے سامنے کون اسے باہر لے آیا جب اس شخص نے اسکا رخ اپنی جانب کیا ۔۔نین کی جان میں جان آئی سامنے کھڑے اپنے ٹائگر کو دیکھ کر۔۔

اللہ جی ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا--اپ نہ حد ہی کرتے ہیں افف مجھے تو ڈرا ہی دیا--

نین ابھی پھولی سانس کے ساتھ بول ہی رہی تھی ۔

ششششش وقت نہیں ہے میرے پاس میں تمہاری فضول گوئی سنوں --یہ لو اور اندر جاؤ --وہ اسکے سامنے ایک خوبصورت کریسٹل باکس کرتا بولا--

نین اس ڈبے کی خوبصورتی دیکھ کر ہی دنگ رہ گئی--

یہ کیا ہے--وہ نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی اور اسکا یہ نا سمجھنا ٹائگر کو تیعش دلا رہا تھا--

نین نے پوچھتے ساتھ ہی باکس کھولا تو اندر بلیک ڈائمنڈ دیکھ کر اسکے حواس باختہ ہوگئے۔۔

یہ۔۔یہ کیسے ۔۔اگیا آپکے پاس میں تو ہار گئی تھی نہ ۔۔ہم تو نکل گئے تھے میں تو لا ہی نہیں پائی تھی یہ ڈائمنڈ پھر آپکے پاس کیسے آگیا۔۔

مسز شائد آپ بھول رہی ہیں ۔۔مجھے ہار پسند نہیں ۔۔اور تم میری ٹیم کا حصہ تھی سو مجھے یہ کرنا پڑا اب جاؤ اندر سب تمہارا ہی ویٹ کر رہے ہیں۔۔ٹائگر اسے کچھ بولنے کا موقع دیئے اندر کی جانب جان کا اشارہ کرتا خود بھی اندر چلا گیا۔۔

اور وہ منہ کھولے دیکھے گئی --پھر پیر پٹختی اندر چلی گئی--

---

نین کو جب انہوں نے پکڑ لیا تو ٹائگر جو اسے ہی فالو کر رہا تھا بنا کسی کو بھنک پڑے -- سمجھ گیا کہ اب وہ نہیں لے پائے گی اسی لئے وہ خود ہی اس روم میں چلا گیا اور جلدی بلیک ڈائمنڈ نکال کر اپنی پاکٹ میں ڈال لیا اور جب وہ باہر نکلا تو سامنے سے تھومس کو آتے دیکھا اسنے اسے دبوچتے ہوئے اسی کمرے میں لے گیا جہاں بلیک ڈائمنڈ تھا--

اسنے بنا وقت ضائع کیئے تھومس کی گردن پر چاقو پھیرا -- کچھ اس طرح سے تاکہ وہ مکمل طور پر نہ مرے خون کی تیزدھار بہنے لگی--اس کی دل خراش چیخ بر آمد ہوئی--

روم ساؤنڈ پروف تھا اسی لیئے باہر آواز نہ جا سکی اسنے اسکے باری باری ہاتھ کاٹ کر زبان بھی کاٹ دی بہت ہی بے رحمی سے اب اسکی آواز ہی نہیں نکل پا رہی تھی وہ چلا رہا تھا لیکن آواز نہیں ساتھ دے رہی تھی--

پھر ٹائگر نے ایک ساتھ اسکے دل پر کئی وار کیئے اور اسے اپنے حقیقی خالق سے جا ملایا--

---

نین نے جب وہ بلیک ڈائمنڈ باس کے سامنے کیا تو وہ انہوں نے پکڑ لیا۔۔

ہمم ۔۔تو کیا تیار ہو تم اپنی سزا کے لئے۔۔باس کے منہ سے یہ سن کر اسنے تھوک نگلا۔۔

ککک۔کیا مطلب۔۔وہ معصومیت سے بولی۔۔

تمہارے سامنے بیٹھے اس شخص نے دھوپ میں بال سفید نہیں کئے اور نہ ہی ایسے ہی یہ باس بنے بیٹھے ہیں انہیں سب پتہ ہے کہ یہ ڈائمنڈ کون لانے میں کامیاب ہوا ۔۔

باس کے ساتھ والی نشست پر بیٹھے آدمی نے کہا۔۔

تو نین نے ٹائگر کی جانب دیکھا۔۔

لیکن ٹائگر کی آنکھیں خالی تھیں۔۔

وہ مایوس ہوئی۔۔

یہاں دس لوگ موجود ہے اور ایک طرف ٹائگر ہے۔۔تو کل ملا کے ہوگئے گیارہ ۔۔فیصلہ کرنے والا میں ہوں تم اسمیں شامل نہیں۔۔

ٹھیک۔۔

اب تم خود ان دس میں سے جسکی بھی رکھیل بننا چاہتی ہو تو اسکی جانب تمہارا ایک اشارہ ہی کافی ہوگا اور اسکے برعکس اگر تم شیر کے منہ میں جانا چاہتی تو۔۔رکھیل بنو گی شائد زندگی میں کبھی آزادی تمہیں مل ہی جائے۔۔لیکن اگر ٹائگر کو چنو گی تو آزادی کو کبھی اپنے تصور میں بھی نہ لاسکو گی۔۔اب چوائس تمہاری اپنی ہے۔۔

اس آزادی سے بہتر قید میں رہنا ہی ہے۔۔نین ہر لحاظ بلائے طاق رکھتے ہوئے بولی۔۔

اوہ تو تمہارا مطلب ہے موت کو گلے لگانا جینے سے بہتر ہے۔۔

جی ہاں ایسی موت تو میں ہزار بار بھی مرنا پڑے نہ تو نہیں کتراؤں گی ۔۔لیکن اپنی عزت کو بیچنا مجھے ہرگز منظور نہیں ۔۔نین نے غصے میں کہا۔۔

نائس تمہاری چوائس کا ہم احترام کرتے ہوئے تمہیں ہمیشہ کے لئے ٹائگر کے حوالے کرتے ہیں وہ بھی

us$120 000.00

میں ۔۔باس کہہ کر خاموش ہوئے تو نین کی آنکھیں اپنی لگی قیمت پر سن کر حیرت کی زیادتی سے پھیل گئیں۔۔وہ کیا کوئی چیز تھی جسے بیچا جا رہا تھا۔۔

ٹائگر نے ایک بیگ انکے سامنے کیا جسے انکے ساتھ بیٹھے ایک آدمی نے پکڑ لیا۔۔اور پھر وہ وہاں سے چلے گئے انکے جاتے ہی باقی سب بھی رفتہ رفتہ ہال نما روم سے چلے گئے ۔اب ہال میں صرف وہ دونوں نفوس ہی رہ گئے۔۔

وہ بک چکی تھی آج حقیقت میں ۔۔وہ جو پہلے ہی اس سے کہہ چکا تھا کہ اسنے اسے خریدا ہے آج اسنے اسے سچ میں یہ باور کرا دیا تھا۔۔

اب تو تم نے دیکھ ہی لیا نہ کہ میں تمہیں خرید چکا ہوں تو اسکے بعد خود کو میری بیوی تصور بھی مت کرنا سمجھی۔۔وہ اسکے پاس آتے اسپر غصے سے پھنکارتا تھا۔۔

نین کچھ نہیں بولی تھی۔۔اب بولنے کو بچا ہی کچھ نہیں تھا۔۔

جاؤ اپنے کمرے میں اور وہاں سے باہر تبھی نکلنا جب میں باہر آنے کو کہوں ورنہ نہیں

۔۔وہ اسے کہتا خاتون کو اسے وہاں سے لے جانے کا اشارہ کرتا خود باس کے پاس چلا گیا

۔۔

---

---

---

ہائے ڈی کیسے ہو آپ وہ انکے پاس آتی خوشی سے جھومتے انکے گلے میں بانہیں ڈال کر بولیں ۔۔اگئی میری یاد تم لوگوں کو بھی ۔۔وہ ان دونوں کے سروں پر چپت لگاتی بولیں ۔۔

آں ڈی ہمارا ہیئر سٹائل خراب ہو جائے گا ۔۔دونوں بیک وقت اپنے سروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے منہ بسور کر بولیں ۔۔

ارے چپ کرو ۔ہمارا ہئر سٹائل خراب ہو جائے گا۔۔وہ انکی نقل کرتی بولیں تو تینوں کا قہقہ ابھرا۔۔

آؤ بیٹھو۔۔وہ انہیں اپنے ساتھ لئے صوفے پر براجمان ہوگئیں۔۔

تھینکس ڈی--

دونوں انکے آس پاس بیٹھتی بولیں--

اور پھر انکا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا--ڈی انکی دادی تھیں جنہیں وہ سب ڈی کہہ کر پکارتے تھے--

دکھنے میں تو وہ ینگ ہی لگتی تھیں --اور پھر اپنے پوتوں سے جب بھی ملتی انکے ساتھ ایسے گھل مل جاتیں کہ فیل ہی نہیں ہوتا کہ وہ بیچلرز کے ساتھ بیٹھی ہیں --ہنسی مزاک

پاڑیز یہ سب چونچلے انکے عام۔تھے --اور انہیں بے حد پسند بھی-- جن میں وہ خود کو، بے حد بزی رکھتی تھیں ۔انکے چار بیٹے تھے اور آگے انکی اولادیں لیکن وہ سب اپنی اپنی زندگیوں میں مگن کوئی انہیں وقت ہی نہیں دیتا ۔لیکن جب کبھی انکا دل کرتا کہ وہ انکے ساتھ رہیں تو انہیں اپنے پاس لے آتے وہ بھی انکار نہیں کرتی تھی اور کچھ دن رہ کر واپس سے پیلیس آجاتی انہیں پیلیس میں رہنا پسند تھا کیونکہ یہاں انکے ہبی جو رہتے تھے

---

ڈی مجھے واش روم جانا ہے میں آئی ہاں۔تالیہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی --

وہ اندر آکر اسے ڈھونڈنے لگی-- بڑی مشکل سے اسے اسکا کمرہ مل۔ہی گیا--وہ ڈور نوک کیئے ہی اندر چلی گئی--

نین ابھی روم میں آئی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک انجانے چہرے کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔۔

اب یہ کون ہے۔۔اور کیوں اگئی۔۔شائد ٹائگر نے بھیجا ہو۔۔پر انہوں نے خود ابھی مجھے روم میں بھیجا ہے ۔۔پھر کیوں بلائیں گے ۔اسکے دماغ میں ایک ساتھ اتنے سارے سوالات گردش کرنے لگے ۔۔اور وہ کنفیوز سی ہوگئی۔۔

تالیہ اسے دیکھ کر جل کڑھ کر رہ گئی وہ اسے ایک پل کے لئے خود سے زیادہ حسین لگی وہ بھی بنا کسی میک اپ کے ۔۔

یہ اسے کہاں ہضم ہوسکتا تھا کہ اسے بھی زیادہ کوئی خوبصورت ہو اسی لئے اسنے سوچ لیا کہ وہ کچھ ایسا کرے کہ ٹائگر خود ہی اسے اسکی زندگی سے دور پھینک دے --اگر وہ اسکی زندگی میں نہیں رہ سکتی تھی تو کوئی اور لڑکی کیسے رہ سکتی ہے --ٹائگر تو اسکی شادی کسی سے کروانے ہی والا تھا لیکن اگر اسے یہ لڑکی پسند آگئی تو -- نہیں نہیں تالیہ ایسا نہیں ہوسکتا --وہ یہ سب سوچتی اسکے پاس آئی --

ہائے ائم تالیہ --وہ اسکے سامنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے خوشی سے بولی--

ہائے--نین کو اسکے لہجے میں گھلی چاشنی کو محسوس کر کے مسرت ہوئی اور خوش اسلوبی سے اسنے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر جواب دیا--

میں نے جب سے سنا ہے ٹائگر تمہیں اپنے ساتھ پاکستان سے لایا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی جان کر کہ ہمارے درمیان ایک نیا دوست آگیا۔۔

کیا میں نے صحیح کہا ہم دوست ہیں ۔۔وہ اپنی تصحیح کرنا چاہ رہی تھی۔۔

ہاں ضرور ۔۔نین اسکے اس دوستانہ روپ کے پیچھے چھپے شیطانی روپ کو نہ دیکھ سکی ۔۔ہاں کیسے دیکھتی اسے کون سا اس شیطانی دنیا کی سمجھ بوجھ تھی جو وہ اسکی شاطرانہ نظروں میں چھپے مقصد کو سمجھ پاتی۔۔اسی لئے تو اسکی ہاں میں ہاں ملا گئی۔۔

اسے بہت خوشی ہوئی تھی یہ سوچ کر کہ ٹائگر نے اسے صرف اذیت ہی دی تھی کوئی تو آیا جسکے ساتھ وہ تھوڑا وقت گزار کر بہتر محسوس کریگی۔۔

کیا تم نے پیلیس دیکھا۔۔وہ جانتی تھی کہ ٹائگر نے سخت وارننگ دی ہوگی اسے یہاں نہ گھومنے کی اسی لئے اس سے پوچھ بیٹھی۔۔

نین نے نہیں میں سر ہلایا۔۔اسکی اداس شکل دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ ٹائگر کا اسکے ساتھ کیسا بی ہیوو ہوگا ۔۔لیکن پھر بھی وہ کوئی چانس نہیں لے سکتی تھی ۔۔اوہ نو پرابلم ۔۔

چلو آؤ میں تمہیں ہمارے پیلیس میں گھماتی ہوں ۔۔تم بھی نہ اس خوبصورتی سے منہ۔موڑے بیٹھی ہو جو تمہارے آس پاس جگمگا رہی ہے۔۔وہ اسکا بازو پکڑے اسے اپنے ساتھ لئے چل دی۔۔

نین اسے منع کرنا چاہتی تھی لیکن اسکی ناراضگی کا سوچ کر خاموش رہ گئی۔۔اسے یہ ڈر لاحق ہوگیا کہ ابھی ابھی تو انکی دوستی ہوئی ہے اور وہ اسے انکار کر دیگی تو اسے برا لگے گا ۔۔اور وہ شائد اسے چھوڑ کر چلی جائے۔۔اس خیال کے تحت وہ ٹائگر کی تنبیہ بھول چکی تھی کہ اسنے کس قدر سخت وارننگ دی تھی اسے ۔۔

وہ اسے ساتھ لئے چل دی۔۔وہ راہداری عبور کر ہی رہی تھی کہ تالیہ واشروم کا بہانہ بناتی چلی گئی۔۔

نین تھوڑی دیر تو ادھر ہی کھڑی اسکا انتظار کرتی رہی جب وہ نہ آئی تو وہ خود ہی گھومنے لگی۔۔جیسے جیسے وہ چلتی جارہی تھی اسکی انکھوں میں ایک الگ ہی چمک دیکھائی دے رہی تھی۔۔

واؤ کتنا خوبصورت ہے یہ پیلیس --تالیہ نے ٹھیک ہی کہا میں اس خوبصورتی سے نا آشنا تھی--وہ ہر ڈر سے آزاد گارڈن میں اگئی--

سینٹر میں فوارا لگا ہوا تھا جو اس گارڈن کو اور بھی حسین بنا رہا تھا --نین اسکے قریب چلی آئی اور پانی میں ہاتھ ڈال کر اپنے منہ پر اسکے چھینٹے مارنے لگی --اس طرح کرنے سے وہ کھلکھلانے لگی--

---

For more visit (exponovels.com)

اپنے اسے اتنی واہیات بات کی بھی تو کیوں کی --وہ بھی سب کے سامنے اسے شرمندہ کردیا--ٹانگر کر خفگی سے انسے سوال کر رہا تھا جو اسے سامنے میں دیکھ کر خود کو صحیح جواب دینے کے لئے تیار کرنے لگے ۔

تمہیں تو فرق نہیں پڑنا چاہئیے --وہ ایک لڑکی ہے جن سے تمہیں نفرت ہے --پھر کیوں اسکی حمایت میں مجھ سے یہ سوال کر رہے ہو ۔

مجھے فرق ہر اس چیز سے پڑتا ہے جو میری ہو اور اسے نیلام کیا جائے --تو وہ مجھ سے برداشت نہیں یہ آپ اچھے سے جانتے ہیں --اور اسے تو میں نے ابھی خریدا ہے--ٹانگر انکے جواب پر تپ کر بولا--

خریدا تو ابھی ہے لیکن خریدنے سے پہلے یہ مت بھولو کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔۔نکاح کر کے لائے ہو۔۔

ہاں کیا میں نے نکاح کیونکہ حالات ہی وہ کچھ ایسے تھے کہ مجھے نکاح کرنا ہی بہتر لگا۔۔بس وہ صرف اس مشن کو سکسیسفل بنانے تک ہی میرے نکاح میں رہے گی جسکی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں اور پھر اسکے بعد میں اسے فارغ کر دونگا ۔۔اور اس نکاح کے بارے میں نہ کسی کو پتہ چلنا چاہیئے اور نہ ہی چلے گا۔۔وہ انہیں وارن کر رہا تھا۔۔جو اسکی بات پر سر ہلا گئے ۔کہیں نہ کہیں انکے دل نے اسکی بات کا انکار کیا تھا ۔۔شائد جیسا تم اب کہہ رہے ہو ویسا تم کر نہ سکو ۔یہ بات انہوں نے ٹائگر کے وہاں سے چلے جانے کے بعد کی تھی۔۔جو غصے میں انکا بھی لحاظ نہیں کرتا تھا ۔۔

---

عفان دایان اور رافع کی بات سن چکا تھا کہ پیلس میں کوئی لڑکی آئی ہے۔۔اسے بہت درد اٹھا کہ وہ کیسے اب تک اس خبر سے بے خبر رہا۔۔اگر وہ لڑکی ٹائگر کے ساتھ آئی ہے تو تو وہ یقیناً کوئی عام پر گز نہیں ہوگی ۔۔اگر وہ خوبصورت ہوئی تو وہ اسکی قربت سے کیسے محروم رہ سکتا ہے بھلا۔۔وہ اپنے اندر اٹھتے آگ کے شعلوں کو بجھانے پیلیس پہنچ گیا ۔۔وہ اندر ا ہی رہا تھا کہ گارڈن میں اسے کوئی لڑکی دیکھائی دی جو بے حد حسین تھی۔۔اسکی بڑی بڑی آنکھیں اور گلابی ہونٹ اسی اپنی طرف بلا رہے تھے۔۔لیکن وہ وہیں کھڑا اسے تکنے لگا۔۔

پھولوں پر اڑتی تتلیاں دیکھ وہ انہیں پکڑنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

مگر وہ انہیں پکڑ نہیں پارہی تھی۔۔یہ۔جانے بغیر کے خطرہ اسکے اس پاس ہی منڈلا رہا ہے۔۔

نین یہ کیا کر رہی ہے تو اگر ٹائگر آگئے اور تجھے یہاں دیکھ لیا تو تیرا حشر نشر بگاڑ دیں گے وہ ۔۔وہ جو کب سے اپنی ہی دنیا میں مگن تھی اچانک دل میں ٹائگر کے آجانے کا ڈر اجاگر ہوا۔۔

آہاں انہیں پتہ چلے گا تو وہ آئیں گے نا اور ویسے بھی انہیں کون بتائے گا ۔۔چھوڑ نین چل کر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی تجھے اسی کمرے میں جانے کب

تک اور قید رہنا ہوگا اس لئے کچھ اچھی یادیں ہی بنالے تاکہ قید میں انہیں یاد کر کے مسکرانے کی وجہ تو ملے گی۔۔وہ خود ہی اپنے آپکو تسلیاں دیتی پھر سے ادھر مگن ہوگئی۔۔

تھوڑی دیر وہاں اور رکنے کے بعد وہ اندر چلی آئی اور کچن ڈھونڈنے لگی کیونکہ اسے بہت بھوک لگی تھی ۔۔اور اسے کوئی نظر ہی نہیں آرہا تھا کہ کسی سے پوچھ ہی لے کچن ہے کہاں ۔۔کیونکہ وہ کب سے ڈھونڈ رہی تھی لیکن وہ تو اسے مل کے ہی نہیں دے رہا تھا۔۔عفان اسکے پیچھے ہی تھا ۔۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اسکے پیچھے ہے اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا اسنے وہم سمجھ کر پھر سے چلنا شروع کر دیا۔۔

افف کتنا بڑا ہوتا ہے یہ پیلیس جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا ہماری حویلی بھی اتنی بڑی نہیں تھی جتنا بڑا یہ پیلیس ہے ۔۔اور اتنی ویرانی ہے یہاں پر جیسے کوئی یہاں رہتا

ہی نہ ہو --پتہ نہیں کہاں چلے گئے سارے کے سارے --اور وہ تالیہ بھی واشروم کا کہہ کر گئی تھی اب تک نہیں آئی پتہ نہیں کہاں چلی گئی--

شکر مجھے کچن مل گیا--وہ کچن ڈھونڈنے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی--خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی وہ --

کوئی اور کام پڑ گیا ہوگا تو بھی نین بلاوجہ ہی ٹینسڈ ہو رہی ہے --سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کھانہ کھا بہت بھوک لگی سچ میں اللہ جی تیرا شکر ہے تو نے اپنی نعمتوں سے ہمیں نوازا ہے ورنہ تو ہم بھوکے ہی مر جاتے --

نین ریفریجریٹر کھولتے اندر اتنا سب دیکھ خوشی سے اللہ کا شکر ادا کرنے لگی--

اتنا سب دیکھ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ان میں سے کیا کھائے ۔۔اسلئے اسنے پہلے پیزا نکالا وہ کھایا پھر کیک کھا کر وہ چاکلیٹ جو اسے فریج بند کرتے نظر آئی تھیں وہ تو بہت ساری تھیں اسنے ان میں سے تین بڑی والی چاکلٹس نکال کر وہ واپس اپنے روم میں اگئی۔۔

نین آکر چاکلیٹ کھا کر نماز پڑھ کر سوگئی ۔۔اسے تھکاوٹ ہوچکی تھی گھوم گھوم کر کیونکہ پیلیس بہت بڑا تھا اور وہ ننھی سی جان اب بیڈ پر ڈھیر ہوگئی تھی۔۔یہ جانے بنا کے ٹائگر اسے کمرے سے باہر دیکھ چکا تھا اپنے ٹیب میں ۔۔

وہ ایک ڈیل کر کے فری ہوا تو اسے فورا سے ٹیب نکال۔کر نین کی لوکیشن چیک کی اور نوٹیفیکیشن دیکھ کر اسکی دماغ کی رگیں تن گیئں۔۔

وہ آنا فانا اس تک پہنچنا چاہتا تھا ۔۔۔ جسنے اسکے حکم کی عدولی کی تھی ۔۔

---

وہ اسے وہاں چھوڑ کر خود ڈی کے پاس آگئی اور انسے جانے کی اجازت کرتی وہ تانیہ کو لئے چل۔دی۔۔

For more visit (exponovels.com)

کام۔ہواکہ۔ نہیں۔۔تانیہ نے گاڑی میں بیٹھتے اس سے سوال کیا۔۔

ہوگیا۔۔اب دیکھنا ٹائگر جب پیلیس آئے گا اور اسے دیکھے گا باہر تو یقیناً وہ اسے سزا کے طور پر پیلیس کے باہر دھکے مار کے پھینک دے گا۔۔وہ پھنکاری ۔۔

ہمممم ۔۔دیکھتے ہیں تم کہاں تک کامیاب ہوتی ہو ۔ویسے یہ سب کر کے بھی کیا فائدہ تمہاری شادی تو کسی اور سے ہو جائے گی ۔۔تانیہ کو اسکی یہ منتق سمجھ نہیں آئی تھی جس نے جانے بغیر ہی اسکا اس پلین میں بھر پور ساتھ دیا تھا۔

یہی تو بات ہے بیبی جو میرا نہیں وہ کسی کا نہیں ہوسکتا اور وہ پریٹی ہے لیکن ہمارے سے کم ۔۔اسکے تعریف کرنے پر تانیہ نے اسے گھور کر دیکھا جیسے اسنے کوئی علط بات کہہ

دی ہو --اس لئے اسنے اپنی بات کی تصحیح کی-- جسپر تانیہ اترائی--انہیں اپنی خوبصورتی پر بہت غرور تھا--

اگر اسکا اسپر دل آگیا تو آخر ہے تو وہ مرد ہی نہ --میں کوئی چانس نہیں لے سکتی--تالیہ بالوں کو کان پیچھے اڑستے ہوئے بولی ۔

وٹ ایور --جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا بیبی اگر ٹائگر جو زرہ سے بھی بھنک پڑ گئی نہ تو وہ تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دیگا --یاد رکھنا میری یہ بات --اوہ ریلیکس یار ایسا کچھ نہیں ہوگا بلکہ زندہ تو وہ اس لڑکی کو زمین میں گاڑھے گا جو اس پیلیس میں رہ رہی ہے --ہم میں سے آج تک کوئی وہاں نہیں رہا کیونکہ سب جانتے ہیں ٹائگر جب بھی لندن ہو وہ وہیں رہتا ہے --اور جب وہ وہاں ہوتا ہے تو وہاں کسی بھی لڑکی کو جانے کی پرمیشن نہیں ہوتی

تالیہ اسکی بات پر جھکتے ہوئے بولی ۔۔۔لیکن آج تو شکر کے وہ وہاں تھا ہی نہیں ورنہ اگر ہمیں دیکھ لیتا تو پتہ نہیں کیا ہوتا ۔۔تانیہ اسکی بات پر آنکھیں نکالے ڈرتے ہوئے بولی ۔۔

ہاں دیکھو ڈیسٹنی بھی ہمارے ساتھ ہے۔۔تالیہ اسکی بات پر خوشی سے بولی تو دونوں نے ہاتھ پہ ہاتھ مارا اور کھلکھلا دیں۔۔

اور تمہیں کوئی فرق کیوں نہیں پڑا جب میں نے تمہیں اس لڑکی کے ٹائگر کے ساتھ ہونے کا بتایا تو۔۔۔تالیہ جو سمجھتی تھی وہ بھی اسپر کرش ہوگی لیکن اسے بے تاثر دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔

For more visit (exponovels.com)

جو ہمارے لئے بنا ہی نہ ہو اسکے بارے میں کیا سوچنا تالیہ اور ویسے بھی میرے لئے ایک ہی کافی ہے عفان مجھے وہ ہر حال میں چاہیئے لیکن وہ ہے کہ مجھے امپورٹینس ہی نہیں دیتا --اور بار گل میں پتہ نہیں اسے ایسا کیا دیکھتا ہے جہاں وہ منہ مارتا رہتا ہے ۔

اسے تو میں نے اپنی طرف مائل نہیں کیا نہ تو پھر دیکھنا --وہ خود مجھے پروپوز بھی کریگا اور مجھے سے ڈھیر سارا لوو بھی اور میں شادی بھی اسی سے ہی کروں گی--تانیہ اسے اپنے خواب بتانے لگی--ایسا نہیں تھا کہ تالیہ اسکی پسند سے ناواقف تھی لیکن اسے لگا یہ وقت اٹریکشن ہے یا پھر وہ یہ برداشت نہیں کر پارہی ہے خوبصورتی گھر میں پیالے میں رکھی مل۔رہی ہے تو باہر کیا ضرورت ہے ڈھونڈنے کی --ہاں یہ سچ تھا کہ عفان نے کبھی اسکی طرف دیکھا بھی نہ تھا لیکن وہ اسے پسند کرتی تھی اور اسے ایک بار پسند آجائے تو پھر اسے منظور نہیں تھا کہ وہ اسے گنوا دے--

اگر کبھی ہیلپ چاہیئے ہوئی تو میں تمہارے ساتھ ہوں بیبی۔۔تالیہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی بولی

تھینکس ۔۔وہ خوشی سے بولی۔۔

---

ابھی اسکی آنکھ لگی ہی تھی کہ اسے اپنے چہرے پر کسی کی گرم سانسیں محسوس ہوئی اسنے پٹ سے آنکھیں وا کی تو اسکے منہ سے چیخ نکلی اسپر کوئی جھکا ہوا تھا ناجانے وہ کون

تھا جو اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔نین کو اسے ڈر لگنے لگا۔۔وہ اسے خود سے دور کرنا چاہ رہی تھی لیکن اسپر سے پڑنے کانام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔نین کی آنکھیں بھیگ چکی تھی۔۔

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔۔وہ اسے زور سے دھکا دے کر بیڈ سے اٹھتی اسے سوال کر رہی تھی جو خود کو کسی لڑکی کے ہاتھوں پہلی بار اس طرح جھکتے پر بپھرا ہوا شیر کی طرح اسے جھپٹنے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ اسکے ہاتھ ہی نہیں لگ رہی تھی ۔۔بچاو بچاؤ۔۔ارے کوئی ہے۔۔وہ چیخ رہی تھی چکا رہی تھی لیکن اسکی آواز باہر جاتی تو کوئی سنتا نہ۔۔

عفان اسے جھٹکے سے بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کرنے لگا کہ نین نے اسکے چہرے پر رکھ کر تھپڑ دے مارا ۔۔عفان مشتعل سا اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے چھوڑنے لگا۔۔

یو بچ تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا ۔۔اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔اسے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا ۔۔دایان روم میں آگیا اور اسے گریبان سے پکڑے دو مکے اسکے منہ پر جڑ دئے ۔۔تم یہاں کیسے ائے۔۔ٹائگر کو پتہ چلا تو تمہیں جان سے مار دیگا۔۔منہ مارنا ہے تو کوئی اور جاکر مارو ۔۔یہ ٹائگر کی ملکیت ہے اور وہ تمہیں اسکی سزا ضرور دیگا۔۔دایان کے منہ سے یہ سنتے تو اسکا اپنا رنگ فق ہوا۔۔کہ اسنے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔اسے اگر یہ پتہ ہوتا کہ ٹائگر اسے خرید کر لایا ہے تو وہ کبھی یہاں نہ آتا۔کیونکہ۔وہ۔جانتا تھا ٹائگر کو بلکل بھی برداشت نہیں کہ کوئی اسکی چیز پر نظر بھی رکھے اور یہاں بات تو انسان کی تھی ۔۔

برو پلیز مجھے معاف کر دو آئی سوئر مجھے نہیں پتہ تھا ٹائگر برو نے اسے ائم رئیلی سوری پلیز آپ آپ برو کو کچھ مت بتانا میں ---میں کبھی نہیں آؤں گا سوری --وہ اسکی۔منتوں پر اتر آیا تھا --پسینہ خوف سے اسکے ماتھے پر پھوٹ پڑا تھا--

اوکے جاؤ یہاں سے اگر ٹائگر نے دیکھ لیا تو وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا--لیکن ایسا دوبارہ کبھی نہیں ہونا چاہئیے --اسنے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا--تو وہ وہاں سے چلا گیا--

آر یو اوکے--دایان اسے ڈرا سہما دیکھ نرمی سے بولا--

For more visit (exponovels.com)

نین نے سر اثبات میں ہلایا۔۔ٹینس مت ہو یہ بہت بڑا لفنٹر ہے لیکن اسے پتہ نہیں تھا تمہیں۔ ٹائگر لایا ہے ورنہ کبھی ایسی حرکت نہ کرتا۔۔گھبراو مت تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔نین کو وہ تفصیل بتا کر وہ چلا گیا۔۔

نین جو اتنی اچھی سونے جارہی تھی اب اسکی ساری نیند ہی اڑ چکی تھی۔۔وہ فریش ہو کر بال بنا کر صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔وہ ابھی بیٹھی ہی ہوئی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اسنے سر اٹھا کر دیکھا تو پہلے تو اسے ڈر لگا کہ کہیں ٹائگر کو پتہ نہیں چل گیا نہیں نہیں انہیں کیسے پتہ چل سکتا ہے وہ ایسے ہی آئیں ہونگے ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے دل میں سوچتی ایک طرف ہوکر بیٹھ گئی۔۔

ٹائگر پورا جلال بنا اسکے روم تک پہنچا روم کا دروازہ بند کر کے آرام سے اس تک آیا اسکے سامنے اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکا ۔اپنا بیلٹ اتار کر سامنے ٹیبل پر رکھتا اسکے پاس آکر بیٹھ گیا ۔۔نین کو خطرہ اپنے آس پاس منڈلاتا محسوس ہوا ۔۔ٹائگر اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا اسکا سر اپنے گھٹنے پر رکھ کر اسکے بالوں پر انگلیاں چلانے لگا۔۔نین کو اسکے عمل سے خوف بھی محسوس ہوتا تھا اور سمجھ بھی نہیں آرہی تھی کہ وہ اسپر اتنا مہربان کیوں ہو رہا ہے۔۔

جو پوچھوں اسکا سچ سچ جواب دینا اوکے۔۔کچھ دیر یونہی گزرنے کے بعد ٹائگر نے اتنا کہا تو نین اسکی طرف دیکھنے لگی لیکن ٹائگر نے اسے ہلنے نہ دیا۔۔نین کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔

روم سے باہر کیوں نکلی تھی جبکہ میں نے منع کیا تھا۔۔ٹائگر کا لہجہ سخت تھا اس سوال پر نین کا رنگ فق ہوا اسپر اسکے لہجے کی چٹانوں کی سی سختی نے اسکی حالت اور بگاڑ دی۔۔نہ۔۔نہیں۔۔میں وہ ۔۔نین سے کچھ بولا ہی نہ جارہا تھا۔۔۔

نین جو پوچھا ہے اسی کا جواب دو۔۔تم نے میرے حکم کی عدولی کیسے کر لی۔۔ہاں وہ اسکا سر جھٹکے سے بالوں سے پکڑتے اوپر اٹھا کر غرایا۔۔نین درد سے کراہی ۔۔وہ دیکھ رہی اس اسے اب میں تمہاری وہ حالت کرونگا جس سے تم جب جب میرے حکم کی تعمیل کرنے سے ہچکچاؤ گی تب تب تمہیں میرے دئے ہوئے زخم یاد آئیں گے اور تم دوبارا ایسا کرنے کا کبھی نہیں سوچو گی۔۔وہ ٹیبل پر پڑے بیلٹ کی طرف اشارہ کرتی بولا تو نین کا سانس حلق میں ہی اٹک گیا۔۔

اور وہ زور و شور سے نہ میں سر ہلانے لگی۔

نہیں۔پلیز نہیں۔آئیندہ نہیں کرونگی اس بار معاف کردیں۔۔نین روتے ہوئے اسے بول رہی تھی ۔۔سوری مائی اسٹابری ۔۔پر وہ کیا ہے نہ مجھ میں ایک بہت بری عادت ہے اگر کوئی میرے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے یا رتی بھر بھی غلطی کرتا ہے تو اسکی سزا اسے ہر حال میں بھگتنا پڑتی ہے جیسے اب تم بھگتو گی۔۔اسنے اسے دھکا دیا۔۔نی صوفے سے نیچے جا گری جبکہ اسکے منہ سے چیخ بر آمد ہوئی۔۔۔۔ٹائگر نے بیلٹ اٹھا لی۔ نین اسے اپنے پاس آتا دیکھ پیچھے ہوتے اسے التجا کر رہی تھی معافی مانگ رہی تھی پر وہ تو جیسے بہرہ ہوگیا تھا اور اسکی نازک کمر پر چھاپ چھوڑ چکا تھا اور ساتھ ہی نین کی دلخراش چیخ پورے کمرے میں گونجی ۔۔پھر ٹائگر لگاتار اسپر بیلٹ سے ضربیں لگتا رہا۔۔نین کی آواز

بھی اب چیخ چیخ کر نہیں نکل پارہی تھی ۔۔ٹانگر جب تھک گیا تو بیلٹ وہیں پھینکتا چلا گیا جبکہ نین فرش پر بے ہوش ہوگئی تھی۔

وہ فریش ہوکر آیا تو اسنے عفان کو کال ملائی اسے اسنے کرون لانے کو کہا تھا آج الیانہ کا برتھڈے تھا اور اسنے گفٹ میں کرون مانگا تھا ۔۔وہ اسے پہلے لانے کا ٹائم۔ نہیں ملا اسی لئے اسنے عفان کو لانے کے لئے کہا ۔۔

ہاں گفٹ ریڈی ہے کہ نہیں رات بارہ بجے مجھے وہ چاہیئے ۔۔

اوکے برو۔۔

وہ بات کر کے فون بیڈ پر پھینکتے ریڈی ہونے لگا ۔۔ملازم اسکے روم میں اسے تیار کرنے آگئے تھے ۔۔۔کوئی ٹائگر کے شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا تو کوئی اسے کوٹ پہنا رہا تھا غرض اسے ریڈی کرنے کے لئے بھی تین تین آدمی یہاں موجود تھے ۔۔سب اپنا کام کر کے اسکے اشارہ کرنے پر وہاں سے سر جھکائے ہی نکل گئے۔۔ٹائگر اب آئنے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھ رہا تھا وہ بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا ۔۔

ایک بار خود کو آئینے میں دیکھ کر وہ باہر نکل گیا پیچھے رافع اور دایان بھی تھے جو ابھی وہاں آئے تھے اسے لینے ۔۔وہ تینوں اکھٹے پارٹی کے لئے نکل گئے۔۔

---

---

پارٹی میں پہلے ہی کافی شور شرابہ تھا ٹائگر کے جانے کے بعد خوب ہلا گلا ہوا --اور یہ سب صرف الیانہ کی ہی وجہ سے تھا کیونکہ وہ اس پارٹی کی جان تھی یہ سب اسی کے لئے ارینج کیا گیا تھا وہ بہت خوش ہوئی ٹائگر کو دیکھ کر اسنے اسے وش کیا

تھینکس برو --کیسے ہو آپ --وہ خوشی سے اسکی بانہوں میں ہاتھ ڈالے لاڈ سے پوچھ رہی تھی جیسے تمہیں دکھ رہا ہوں ۔ہمم آپ تو آج بہت ہینڈسم دکھ رہے ہو--ٹائگر کے جواب پر وہ اسے کہتی کھلکھلانے لگی--تو ٹائگر نے اسکی ناک دبائی--آوچ--میں بیبی نہیں رہی نہ اب بڑی ہوگئی ہوں سو پلیز ایسے مت کیا کرو--وہ اپنی ناک سہلاتی منہ بسورتی بولی

--ہاہا-- تم میرے لئے بیبی ہو ، تھی ،اور ہمیشہ رہوگئ --وہ ایک بار پھر سے اسکی ناک دباتے بولا تو الیانہ اسے مکہ مار کر سونیا کے پاس آگئی جو اسکی بڑی بہن تھی --اور ایک سائڈ پر کھڑی ہو کر وہ منظر دیکھتے اپنی خوشی کے آنسو صاف کرنے لگی--ٹائگر کی جب اسپر نظر پڑی تو وہ بھی اسکے پاس چلا ایا--اپ جاؤ یہاں سے میں اپنی دی کے پاس آئی ہوں نہ تو آپ کیوں آئے --ہاں جاؤ الیانہ اسے آتا دیکھ مصنوعی غصے سے بولی تو ٹائگر جو اسکی ایک بار پھر ناک دبانے والا تھا الیانہ سمجھتے فورا سونیا کے پیچھے چھپ گئی--دی دیکھو نہ یہ میری چھوٹی سی ناک پر کتنا ظلم کرتے ہیں -ہاں دیکھ رہی ہوں--سونیا اسکی بات پر ٹائگر کو دیکھتے ہوئے بولی--بہت دنوں بعد نظر آئے --بہت مس کیا ہم نے اپکو--سونیا اسے دیکھتی بولی--پر میں نے نہیں کیا اسنے ہمیشہ والا جواب دیا جسپر اس بار سونیا نے اسے بہت لگائی--الیانہ بڑا سا منہ کھولے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی--اپنے ہمیں مس نہیں کیا جائے بھار میں --لیکن مجھے پہلے میرا گفٹ دے

کر جائے۔۔وہ فل سنو کوئن لگ رہی تھی ۔۔اور اسکی یہ حرکتیں کوئی بڑے اشتیاق سے دیکھ رہا تھا ویسے بھی یہ نظارہ بہت ہی کم کرنے کو ملتا تھا۔۔۔

اوہ نو بٹ میں تو اپنے کام میں اس قدر بزی تھا کہ وہ بھی بھول گیا۔۔ٹائگر سنجیدگی سے بولا۔۔سونیا نے اسے آنکھیں دیکھا کہ ایسا کرنے سے روکا ۔۔پر وہ بھی اسٹل سنجیدہ کھڑا رہا۔۔الیانہ کی آنکھیں آنسو سے بھرنے لگیں جنہیں دیکھ وہ اپنا ڈرامہ سائڈ پر رکھتا بولا۔۔ایسا ہوسکتا ہے میرا بیبی مجھ سے کوئی فرمائش کرے وہ پوری نہ ہو۔وہ بولا تو الیانہ کی آنکھیں چمکی۔۔میرے ساتھ ایسا مزاق نہ۔کیا کریں اوکے ورنہ آئی ول کل یو ۔۔گوٹ اٹ۔۔وہ اپنی بندوق نکال کر اسکے سینے پر رکھتی بولی ۔۔ٹائگر ویسے ہی کھڑا رہا اور تھوڑی دیر بعد ان تینوں کا قہقہ ابھرا وہ یہ سب مستیاں سائڈ پر ہوکر رہے تھے اگر سٹیج پر ایسا کرتے تو

وہاں کھڑی دنیا بے ہوش ہو جاتی ٹائگر کو قہقہ لگاتے دیکھ ۔۔کیونکہ وہ بہت کم ہنستا تھا اور جب ہنستا بھی تو وہ اسکی ہنسی کسی کے لئے موت کا ہی سبب بنتی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد الیانہ نے کیک کاٹا سب سے پہلا بائٹ اسنے ٹائگر کو ہی کھلایا ۔۔ٹائگر نے بھی ایک بائٹ اسکے منہ ڈالا جسے الیانہ نے بخوشی کھایا۔پھر اسنے سونیا کو کھلایا ساتھ ساتھ وہ سنیپس بھی لے رہی تھی جو کہ اسنے انسٹا پہ پوسٹ کرنی تھی۔۔ اور ۔اس طرح باقی سب نے بھی کیک کو انجوائے کیا۔۔

وئر از عفان ۔۔ٹائگر ایک طرف ہو کر کانوں میں لگے بلوٹوتھ میں بول کر رافع سے کہا۔۔تو رافع نے اردگرد دیکھا لیکن اسے عفان کہیں نہیں دیکھائی دے رہا تھا۔۔

وہ یہاں نہیں ہے۔۔وہ بولا تو ٹائگر کو غصہ آنے لگا۔۔

سرچ کرو کہاں ہے۔۔اسنے کہا اور الیانہ کے پاس آگیا۔۔

کچھ ہی دیر میں سب سے مل کر اسنے دوبارہ رافع سے عفان کے بارے میں پوچھا۔۔

وہ اب بھی نہیں دکھا۔۔رافع نے وہی بات کہی ۔۔

وہ آگیا ۔۔رافع نے کہا تو ٹائگر کے سر سے تناؤ ختم ہوا ۔۔

---

عفان پیلیس میں داخل ہوا تو اسکا وجود خوف سے کانپ رہا تھا --

سمجھ نہیں آرہا تھا اب کیا کرے تبھی رافع کی کال اگئ--

ٹانگر کہہ رہا ہے بوکس لے کر اسکے پاس پہنچو --رافع نے کہا--تو عفان کے طوطے اڑ گئے اسنے فون بند کیا کرون کا خالی ڈبہ اسکا منہ چڑا رہا تھا--

اور اچانک اسکے دماغ میں جھبا کا سا ہوا--

اور لبوں پر شاطرانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔تم نے میرے منہ پر تھپڑ مارا تھا نہ اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔۔میں تمہارا ریپ نہیں کر سکتا کیونکہ تم ٹائگر کی ملکیت ہو اور میں اسکے گریبان ہر ہاتھ ڈال کر اپنی موت کو تو دعوت نہیں دے سکتا۔۔لیکن تمہارے تھپڑ کا بدلہ تو میں ضرور لونگا۔۔وہ اپنے منہ سے زہر اگلتا بولا۔۔

وہ جلدی سے ٹائگر کے روم میں گیا دروازہ کھلا تھا شائد اسکی قسمت اچھی تھی وہ چپکے سے اندر داخل ہوا تو کمرے میں وہ خالی باکس رکھ کر وہ خود کو مطمئن کرتا پارٹی میں شامل ہوگیا ۔۔اسکے اندر اب بلکل۔خوف اڑ چکا تھا

اسے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ٹائگر نے اسکی جانب دیکھا اور اسے اشارے سے اپنے پاس بلایا لوگ ایکسائٹڈ تھے کہ ٹائگر الیانہ جو کہ اسکی بہن تھی کو کیا گفٹ دیگا --

عفان کو کچھ گھبراہٹ تو ہوئی لیکن خود کو کانفیڈنٹ سا اسکے پاس آگیا--

وئیر از باکس --ٹائگر نے شور میں قدرے اونچا کہا--

سوری برو مجھے نہیں پتہ تھا آپ یہاں ہیں میں نے تو آپکے روم میں بوکس رکھ دیا تھا --

عفان نے اپنی آواز پر قابو پاکر کہا--تو ٹائگر نے اسے سختی سے گھورا

آر یو میڈ۔۔ٹائگر نے اسکو دیکھا ۔۔

سوری برو ،وہ بولا تو ٹائگر نے رافع کو کال کی ۔۔

رافع میرے روم میں بوکس لے آؤ اسمیں کرون ہوگا۔۔ٹائگر کو غصہ تو بہت آرہا تھا ۔۔وہ تپ کر بولا تو رافع جو اسے کبھی کہنا چاہتا تھا فون بند ہونے پر وہ منشن کی جانب بڑھا ۔اور ٹائگر کے روم میں آگیا۔۔اسنے ڈبہ اٹھایا ۔۔ڈبہ کھولا تو خالی دیکھ کر رافع کے ماتھے پر اچانک پسینہ پھوٹ پڑا اسنے ارد گرد دیکھا مگر اسے وہاں کرون کہیں دیکھائی نہیں دیا۔۔

ٹائگر جو رافع اور عفان کی اس حرکت پر شدید غصے میں تھا کہ وہ اتنا لیٹ کس لئے کر رہے تھے جبکہ سب لوگ مسلسل الیانہ کے گفٹ کی بازپرس کر رہے تھے۔۔

ٹائگر اپنے روم آیا۔۔اور رافع کو آنکھیں پھاڑے کھڑے دیکھا۔۔تو نظر کرون ہر گئی جو موجود نہیں تھا۔۔اور یہ اتنا مہنگا کرون تھا کہ اگر وہ بیچ دیتا تو اسکی سات نسلیں بھی سکون سے کھاتی۔۔

ٹائگر خاموشی سے رافع کو دیکھ رہا تھا۔۔

ٹائگر یہ۔۔رافع نے اسکو دیکھا۔۔جبکہ ٹائگر نے پاس پڑا واس زمین پر دے مارا۔

چھناکے کی آواز کمرے میں گونجی۔۔

ٹائگر کا غصے سے پھنکارتا وجود جیسے شعلے اگل۔رہا تھا۔۔اسنے دوسرا واس بھی پھینک دیا۔۔

ٹائگر۔۔رافع اسکی طرف بڑھا اسکا ہاتھ تھامنا چاہا مگر رافع کو دھکا دے کر اسکے گریبان سے پکڑ لیا۔۔

کہاں ہے کرون ۔۔وہ ڈھارا۔۔رافع اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔

For more visit (exponovels.com)

کیا وہ اسپر شک کر رہا ٹھا۔۔ مگر رافع کی آنکھوں کا تاثر دیکھ ٹائگر نے اسے پرے دھکیلا۔۔اور خود تن فن کرتا پلٹ گیا۔۔

رافع نے اپنا کالر درست کیا۔۔

اور وہاں سے جلدی سے دروازہ بند کرتے چلا گیا۔۔

For more visit (exponovels.com)

ٹائگر نیچے آیا سب پارٹی میں مشغول تھے۔۔ ٹائگر نے عفان کو تلاشہ ۔رافع اور دایان اسکے پیچھے ہی تھے۔۔دایان کو کب سے گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا انکو بھاگم بھاگ کرتے لیکن اب معاملہ دیکھتے اسے لگا یہ سنگین ہے۔۔

یہ کام عفان کا تھا اور اب اسے نہ جانے کون بچائے گا ٹائگر کے عتاب سے ۔۔وہ خود پریشان دکھ رہا تھا ۔۔

ٹائگر عفان کی طرف بڑھا ۔ اسے ڈانس فلور سے نیچے کھینچا ۔۔اور اسکا گریبان پکڑ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔

عفان کا چہرہ سرخ ہوگیا اتنا کہ گویا اسکے منہ سے خون چھلک آئے گا پارٹی تھم گئی تھی ۔۔لوگ حیرانگی سے ٹائگر کو دیکھنے لگے خیر حیرانگی کی کوئی بات نہیں۔ تھی ۔۔وہ تو ایسا ہی تھا۔۔

کہاں ہے کرون۔۔ٹائگر دھاڑا ۔۔

الیانہ کا کلیجہ منہ کو آیا کیا وہ گم ہوگیا ہے۔۔عفان کا رنگ سفید پڑا تھا۔۔دایان نے اس بدمزگی کو دیکھتے ہوئے سب سے معزرت کی لوگ جانا شروع ہوگئے۔۔

وہ پہلے کیوں نہیں سمجھا سب کے سامنے اسنے عفان کو ہی تھپڑ مار دیا۔۔تو یہ سب اسنے کیا ہے۔ اسکے دماغ میں اس خیال کے آتے ہی وہ ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے پیلس

کی جانب قدم بڑھائے لگا۔۔دایان اسکے پیچھے بھاگا۔۔وہ جانتا تھا وہ لڑکی بے قصور ہے ۔۔یہ کام عفان نے ہی کیا ہوگا۔۔مگر ٹائگر جس شدید غصے کا شکار تھا اگر اسنے اپنا غصہ اسپر انڈیل دیا تو۔

ٹائگر رکو بات سنو۔۔وہ کیوں چرائے گی ۔۔دایان اسے روکا۔۔

یہ بات میں نے کیوں نہیں سوچی اپنے بھائی پر شک کیا میں نے ۔۔ٹائگر نے مٹھیاں بھینچی ۔۔ٹائگر پاگل مت بنو تم جانتے ہو عفان کیسا ہے پھر بھی۔۔دایان اسکے سامنے ایا۔۔

وہ کیوں چرائے گا کرون ،کرون کیا اسنے پہننا تھا۔۔ٹائگر دھاڑا اور دایان کو دور دھکیلا اور تن فن سے اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر لیا۔۔

گارڈز پلٹ کر دایان کے پاس اگئے۔۔

سر پورے پیلیس میں کرون کہیں نہیں ہے۔۔انہوں نے کہا جبکہ دایان نے افسوس سے بند دروازے کو دیکھا ۔۔اسے یقین تھا یہ سب اسکا کیا دھرا ہے۔۔ ۔۔ تبھی اسنے فون گھمایا ۔۔

عفان کی لوکیشن چیک کرو پچھلے چار گھنٹوں میں وہ کہاں کہاں گیا تھا۔۔اسنے حکم دیا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔

پہلی بار اسے افسوس ہو رہا تھا ناجانے ٹائگر اسکا کیا حال۔کریگا۔۔

وہ وہاں سے ہٹ گیا۔۔نیچے سارے سر جوڑے کھڑے تھے۔۔رافع جھٹ سے اس تک ایا۔۔ چلو یہاں سے جلدی۔۔وہ رافع کو لئے باہر نکل گیا جبکہ الیانہ اپنے آنسو بہا رہی تھی ۔۔سونیا کو سمجھ نہیں آیا جب اسنے عفان کو کرون لانے کا کہا تھا تو وہ اوپر گیا ہی کیوں تھا ۔۔کیا کوئی اور تھا اوپر جسپر اسے شک ہو۔۔وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کیونکہ وہ دونوں ابھی تک نین کی یہاں موجودگی سے بے خبر تھیں۔۔

وہ الیانہ کو لئے وہاں سے چلی گئی۔۔کیونکہ یہاں کھڑے رہنے کا اب کوئی فائدہ نہیں تھا بعد میں وہ سب خود ہی ٹائگر سے دریافت کر لے گی۔۔

---

وہ جلاد بنا اسکے کمرے میں آیا--وہ جو پہلے سے ہی بیہوش تھی یہ جانے بغیر وہ ظالم اسے ایک اور زخم دینے چلا آیا ہے--

ٹائگر اسے زمین پر ہی پڑا دیکھ اس تک آیا اور اسے بالوں سے پکڑ اوپر کیا نین کی آنکھیں بند تھی--لیکن درد سے اسکے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی--لیکن آنکھیں ابھی تک نہیں کھلی تھی--کیونکہ وہ رو رو کر سوج چکی تھی ،بکھرے بال،--ناک رونے کی وجہ سے سرخ تھی-- اس وقت یہ سب اسے دنیاکی حسین ترین لڑکی ثابت کر رہی تھی--

ٹائگر نے اسکی جانب دیکھا--

کرون کہاں ہے۔۔وہ اسے سوال کر رہا تھا جس میں خود آنکھیں کھول کر اس دیو کو دیکھنے تک کی ہمت نہیں تھی ۔۔لیکن وہ تو جیسے آج اندھا ہوگیا تھا غصے سے اسکا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا۔۔ تبھی اسے یہ بھی نہ دکھا کہ وہ نازک اندام۔لڑکی اسکا اتنا ظلم سہہ کر کیسے وہ کرون چرا سکتی ہے جسے میں اٹھنے کی سکت ہی نہ بچی تھی۔۔

جواب نا پاکر وہ اور تعیش میں آیا۔۔اور اسکے گال پر اپنے دانت گاڑھ دیئے ۔۔نین کی چیخ ہوا میں معلق ہوئی۔۔اسکا گال پر سے خون نکل رہا تھا جسکی اسے زرہ بھی پرواہ نہ تھی ۔نین اپنی آنکھیں کھولے گال پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی جو نہ جانے اب اسے کونسی سزا دے کر وہیں پھینکتے جارہا تھا۔۔

نین گھٹی گھٹی آواز میں روتی رہی ۔۔اسکا بہت برا حال ہوگیا تھا جو رہی سہی کثر تھی وہ اب اس نے پوری کر دی تھی۔۔

آہ ۔۔اہ۔۔اہ۔۔۔اسکی آہو بقا سننے والا کوئی نہیں تھا ۔۔وہ روتے روتے ایک بار پھر سے بے ہوش ہوچکی تھی۔۔

---

دایان اسے وہ سب بتا گیا جو ٹائگر نین کے بارے میں سمجھ بیٹھا تھا یہ سب سن کر رافع نے اپنا سر پکڑا۔۔اوہ گاڈ اب ٹائگر اسکا کیا حال۔کریگا وہ تو لڑکی ہے کیسے سہن کر پائے گی

--وہ پریشانی سے بولا--اسی لئے ہمیں ثبوت اکھٹے کرنا ہوگیے تاکہ ٹائگر کو اصل۔ مجرم کا پتہ چلے --ہمم ٹھیک--

وہ دونوں سر جوڑے اب کام پر لگ گئے--

دایان نے سب کچھ چیک کیا--اور جیساکہ اسے شک تھا --وہ بلکل درست نکلا--

عفان کرون لے کر کئ جگھوں پر گیا تھا--یہاں تک کہ وہ پارٹی میں آنے سے پہلے ایک کلب میں گیا تھا اور وہاں روم میں ایک لڑکی کے ساتھ تھا اسی لڑکی نے وہ کرون نکال۔لیا اور مسٹر ٹھرکی عفان کو اسکا پتہ بھی نہ چلا---اور پھر خالی ڈبہ لے کر وہ پیلیس پہنچا --

دایان نے اس لڑکی کو تلاشہ اور اسی چکر میں لندن میں رات کی پھیلی سیاہی چھٹتی صبح کی کرنیں اجالا بکھرنے لگ پڑیں تھیں۔۔

دایان نے رات کو ہی رافع کو ویلا بھیج دیا تھا وہ جا نہیں رہا تھا لیکن اسنے زبردستی اسے بھیج دیا۔۔یہ کہہ کر کہ وہ اب خود کرون ڈھونڈ لے گا پہلے ہی وہ سب سرچ کرتے کرتے رافع بھی نہیں سو پارہا تھا اسی لئے اسنے اسے جانے کا کہہ دیا کہ وہ جا کر ریسٹ کرے۔۔

پیلیس میں اسی طرح خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ وہ سیدھا ٹائگر کے روم میں اگیا۔۔دروازہ بند تھا ۔۔دایان نے روم میں کارڈ لگایا وہ ان لوک ہوگیا۔۔یہ کارڈ وہ ایمرجنسی کی صورت میں ہی یوز کرتا تھا جب ٹائگر سے ارجنٹ کام ہو اور اسکی اجازت ٹائگر نے ان دونوں کی

دی ہوئی تھی ۔۔دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو۔۔ٹائگر کو اپنے بیڈ پر نرم گرم مخملی بستر پر پایا وہ رات والے کپڑوں میں تھا ۔۔البتہ بدن میں شرٹ کی کمی تھی۔۔دایان جانتا تھا اسے اندر داخل ہوتے ہی ٹائگر جاگ۔ چکا ہے۔۔

ٹائگر۔۔دایان نے اسے پکارا۔۔

ہمم۔۔بس اتنا ہی جواب موصول ہوا۔۔

کرون مل گیا ۔دایان نے وہ کرون اسکی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا جسکی چمک ہی الگ تھی۔۔

پیلیس سے یہ پھر--اسنے اسی طرح لیٹے لیٹے ہی جواب دیا--

نہ پیلیس سے--نہ ہی پیلیس کے نزدیکی مقامات سے جہاں وہ لڑکی باآسانی جاکر اسے چھپا سکتی ہو--اسنے آخری جملے پر زرہ زور دے کر کہا--

یہ ایک لڑکی کے پاس سے موصول ہوا ہے----کل پارٹی تی سے پہلے عفان جس لڑکی کے ساتھ تھا ----دایان نے طنزیہ کہا--

ٹانگر نے ایکدم سر اُٹھایا--

دایان کو مڑ کر دیکھا۔۔جسکاچہرہ نہایت سپاٹ تھا۔۔

چلتا ہوں۔۔دایان نے کہا تو ٹانگر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔

Why are you doing this.?

وہ زرہ بھڑک کر بولا۔۔

دایان کا یہ رویہ اسے ناقابل قبول تھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

Go to her room and see the girl whose fate has been spoiled..she may not want to look at herself in the mirror..

دایان ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔

دایان میں کہہ رہا ہوں وہ لڑکی تمہارا سر درد نہیں۔۔ٹائگر سرد مہری سے بولا۔۔

That's right..

دایان شانے اچکائے وہاں سے چلا گیا۔۔جبکہ۔پیچھے ٹائگر نے اس کرون کو دیکھا اور غصے سے سائیڈ ٹیبل پر سے نیچے پھینک دیا۔۔کیا کوئی مان سکتا تھا یہ آدمی اس کرون کے لئے ایک دن پہلے کسی معصوم کا چہرہ کاٹ آیا تھا ۔۔اور اس وقت اسکو وہ خود ہی زمین بوس کر چکا تھا۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا ۔۔فریش ہو کر واشروم گیا۔۔اور بیل بجا دی ۔۔تین مخصوص نوکر کمرے میں داخل ہوئے ۔۔

اور ٹائگر کی تیاری میں مدد کرنے لگے۔۔جبکہ انکی نگاہ اس کرون پر تھی جو زمین پر پڑا اپنی بے قدری پر ماتم کناں تھا۔۔

ٹائگر مکمل تیار ہوگیا ۔۔تو ان سب کو وہاں سے جانے کا حکم۔دیا۔۔اور قدم نین کے روم کی جانب بڑھائے۔۔

دروازہ کھولا تو اسے اب بھی زمین پر اسی طرح پڑا پایا۔۔

چہرے پر خون خشک ہوچکا تھا۔جبکہ وہ سکڑی سمٹی پڑی تھی۔۔

ٹائگر اس تک آیا اور زمین پر دوزانوں بیٹھ کر اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔جیسے ہی اسنے اسے اٹھایا اچانک نین تکلیف سے کراہی۔۔ٹائگر کو محسوس ہوا اسکا وجود آگ میں جھلس رہا ہے۔۔وہ اسے لئے بیڈ پر لے ایا۔۔۔نین کے حلیے پر اسکی نگاہ گئی ۔۔اسنے دیکھا وہی کپڑے کافی دنوں سے پہنے ہوئے ، تو ڈھٹائی سے دایان کو فون ملایا۔۔

جسنے پہلی ہی بیل پر کال اٹھالی تھی لیکن بولا کچھ نہیں۔۔

ڈریسز کا ارینج کرو۔۔ٹائگر نے کہا اور فون بند کردیا۔۔

ٹائگر نے اسکے گال کو غور سے دیکھا جو سوج چکا تھا۔۔ٹائگر اسکے چہرے پر سے لٹیں ہٹا کر ساٸڈ پر کرتا اسے ویسے ہی دیکھے گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسنے اپنا رومال نکال کر اسکے چہرے پر رکھا جہاں سے ابھی بھی تھوڑا تھوڑا خون نکل رہا تھا۔۔اس وقت اس انسان کے جذبات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کیونکہ اسے اپنے کیۓ پر زرہ بھی شرمندگی محسوس نہیں ہورہی تھی۔۔

احساس تو اسکے اندر کسی کا بھی نہیں تھا۔۔اج سے پہلے بھی اسنے کئی ایسے لوگ بھی تھے جنکو بلاوجہ مارا تھا صرف چھوٹی سے غلط فہمی کی بنا پر لیکن وہ کسی کے پاس گیا نہیں تھا۔۔پھر ایسا کون سا جذبہ تھا جسکے تحت اسنے اسکو بستر پر لٹایا تھا۔۔

نین بخار میں تپ رہی تھی۔۔جب ٹائگر نے اسکا رخ پلٹا۔۔تو وہ ایکدم الٹ گئی۔۔جسے بے جان شے ہو۔۔

ٹائگر نے اسکی شرٹ ہٹا کر بیلٹ کا نشان دیکھا۔۔جو کافی خوف ناک تھا۔۔اسنے دوبارہ دایان کو کال کی۔۔اور اسے خصوصاً لیڈی ڈاکٹر کا کہا۔

جبکہ خود نین کے ساتھ ہی دراز ہوگیا۔۔اسکا سر اپنے بازو پر رکھے ۔۔وہ غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اور یوں ہی دیکھتے دیکھتے اسے کافی وقت بیت گیا۔۔جبکہ پہلی بار ٹائگر کو وقت کا احساس نہیں ہو سکا۔۔

دروازہ ناک ہونے پر اسنے یس کہا ۔۔اور ڈاکٹر اندر آئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی نگاہ جھک گئی۔۔

ڈاکٹر نے ٹائگر کی بانہوں میں قید لڑکی کا معائنہ شروع کیا ۔۔مگر ٹائگر نے اسے آزاد نہیں کیا۔۔

وہ یوں ہی لیٹا رہا ۔ڈاکٹر کو گھور رہا تھا۔۔

ڈاکٹر نے دایان کے ہاتھ میں مڈیسن دی۔۔

High fever..

اسنے بس اتنا ہی بتایا۔۔

کیا میں یہ گال کے زخم کی دوائی دوں ۔۔ڈاکٹر جھجھکتے ہوئے بولی۔۔

ٹائگر نے اسکی طرف گھور کر دیکھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

نہیں جسٹ زخم کی صفائی کرو اور جاؤ یہاں سے۔۔وہ اس قدر سرد لہجے میں بولا تھا کہ ڈاکٹر کے ہاتھ کانپنے لگے۔۔

بڑی مشکل سے وہ اسکا گال پر لگا خون صاف کر رہی تھی جو گردن پر بھی تھا۔۔اسنے اچھے سے صفائی کی اور چلی گئی۔۔

ٹائگر نے اس زخم کو پھر سے دیکھا۔۔کوئی سوچ سکتا تھا ٹائگر کو وہ زخم۔بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

اسنے ہاتھ میں انجیکشن لگایا تھا جسکی بنا پر نین ہلکا سا کسمسائی۔۔

اب بھی وہ ٹائگر کی بانہوں میں تھی ،بے سدھ،،بے ہوش۔۔دروازہ کھلا تھا۔۔اسے کس کی پرواہ تھی بھلا ۔۔دایان دوبارہ اندر ایا۔۔جبکہ اب کچھ تبدیلی اتنی آئی تھی کہ نین لحاف میں چھپی تھی اور ٹائگر بنا کسی چیز کے بیڈ کرون سے سر ٹکائے دراز تھا۔

تم نے آفس جانا ہے ۔۔اج ایک بڑی ڈیلنگ ہے تمہیں یاد ہے۔۔دایان اب قدرے پرسکون دیکھائی دے رہا تھا تبھی نارملی بولا۔۔

نہیں آج کہیں نہیں جانا ۔۔وہ اتنا بول کر خاموش ہوگیا۔۔

تبھی وہاں ملازم ڈھیر سارے کپڑے لئے اندر داخل ہوئے۔۔تو دایان وہاں سے چلا گیا۔۔

جبکہ ٹائگر نے نین کے نیچے سے اپنا سر نکالا اور ان ڈریسز کو دیکھنے لگا۔۔

ان میں سے ایک شارٹ وائٹ ٹاپ نکال کر اسنے بستر میں دبکی نین کو دیکھا اور اسکی جانب بڑھا۔۔

آرام سے اپر سے لحاف ہٹا کر وہ اسکے مزید قریب ہوا۔۔اسکا مفلر گلے پر ہٹا کر وہ زمین پر پھینکتے اسے گردن میں ہاتھ ڈال کر وہ اسے اپنے قریب کرتے شرٹ کی زپ کھولنے

For more visit (exponovels.com)

لگا۔۔اسکی صاف شفاف نازک سی دودھیا کمر جہاں اسکے دیئے گئے نشان ثبت ہو چکے تھے نمایاں ہوگئے تھے۔۔وہ اسکے کندھوں پر سے شرٹ اتار کر وہ اسے برہنہ کر چکا تھا اپنے تمام تر حسن کے ساتھ وہ اسکے سامنے تھی وہ بھی پر چیز سے بیگانہ اپنی کسی دنیا میں۔۔یہاں تک کے اسے اپنے ساتھ ہورہے عمل کی خبر نہ ہو سکی۔۔ٹائگر کے علاؤہ کوئی اور ہوتا تو ضرور اسکا اب تک ایمان ڈگمگا چکا ہوتا۔۔لیکن یہی تو اس میں اور عام آدمیوں میں فرق تھا۔۔اسے ان سب واہیات کاموں میں بلکل بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔جبکہ اسکے پاس تو لائیسنس تھا وہ اسکی بیوی تھی جسے وہ بھلے ہی نہ مانتا ہو لیکن تھی تو اسکی بیوی ہی ۔۔اس کے باوجود وہ اسپر ایک غلط نگاہ ڈالے بغیر چینج کرا چکا تھا۔۔۔وہ اس ٹاپ میں بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی تازے سفید گلاب کی طرح ۔۔

---

---

نین کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے جسم میں درد اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔۔گال الگ سے دہک رہا تھا۔۔اسے اس وقت ایسا لگ رہا تھا مانو وہ آگ میں جھلس رہی ہے۔۔

بمشکل اٹھتی وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے کرون سے ٹیک لگا گئی ۔۔کچھ وقت گزرنے کے بعد اسے وہ سب یاد آیا کہ کس طرح ٹائگر نے اسے زخم دیئے ۔۔سوچتے ہی اسکے آنسو گال کو بھگونے لگے۔۔

پھر جب نظر اپنے حلیے میں گئی تو اسکا چہرہ شرمندگی سے جھکتا چلا گیا۔۔

لیکن اسے اچھے سے یاد تھا کہ اسنے ڈریس پہنی ہوئی تھی تو پھر چینج کس نے کیا۔۔اس خیال نے اسے اندر سے جکڑ لیا۔۔

یا اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہوا کس نے کیا۔۔وہ کہتے ہوئے لحاف کو ہاتھوں میں جکڑے منہ تک لے آئی ۔۔گھٹنوں پر چن رکھے وہ رو رہی تھی تبھی کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔نین نے سر اوپر اٹھایا تو ٹائگر کو دیکھ کر وہ ایک دم ہی بوکھلا گئی وہ لحاف کو جو پہلے ہی اسنے اپنے کندھوں تک لیا ہوا تھا اور اوپر تک کرتی وہ ڈرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔بی جی ون باؤل ہوٹ سوپ ۔۔کونگلی۔۔وہ خاتون کو ہانک لگاتے اندر اسکے پاس چلا آیا۔۔

نین اسے اپنے قریب بیٹھتے دیکھ پریشانی سے رونا ہی بھول گئی۔۔اسے سمجھ نہ آیا کہ اب وہ کس لئے اسے سزا دینے آیا ہے۔۔جبکہ اسمیں اب بلکل بھی ہمت نہیں بچی تھی کوئی اور سزا بھگتنے کی۔۔ٹائگر نے اسے بازو سے پکڑ کھینچا تو وہ اسکے سینے سے آلگی۔۔جھٹکا لگنے پر لحاف ایک طرف ڈھلک گیا چونکہ اسکے شولڈرز تو تھے نہیں اسی لئے اسکے ملائی جیسے کندھے دکھنے لگے نین کی سانسیں بہت تیزی سے چل رہی تھیں۔۔وہ ٹائگر کے بہت قریب تھی۔۔اتنی کہ ٹائگر کی گرم سانسیں اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی ۔نین اسکی آنکھوں میں دیکھ نہیں سکی ۔۔ عجیب سے نظروں سے وہ اسے تک رہا تھا آج سے پہلے اسنے اسے ایسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔نین اسکے سینے میں منہ ہی چھپا گئی۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسکے قریب کیسے بیٹھی ہے وہ بھی اسکے سینے سے لگ کر۔۔اسے تو اس سے نفرت ہونی چاہیے تھی جو کچھ اسنے اسکے ساتھ کیا تھا مگر ایسا کوئی احساس اسنے اپنے اندر نہیں پایا بلکہ وہ اسکے سینے میں پرسکون محسوس کر رہی تھی خود کو اور اس پر اسے غصہ بھی آرہا تھا لیکن وہ اسے جھٹک کر پھر سے کوئی اور سزا اپنے لئے منتخب نہیں کروانا

چاہتی تھی۔۔اور جس حالت میں وہ تھی اسمیں تو وہ بلکل بھی ٹائگر کے سامنے نہیں اٹھ کر یہاں سے جاسکتی تھی۔۔ٹائگر نے لحاف اسکے گرد اچھے سے اوڑھا لیا جسے اسے نمایاں ہوتے کندھوں کی جھلک چھپ سی گئی۔۔نین کو اسکے اس عمل سے پہلی ملاقات یاد آگئی جب ٹائگر نے اسے اپنی شال اوڑھائی تھی ۔۔

م۔۔مجھے چینج ۔۔وہ جو اس سے سوال کر رہی تھی اور ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ ٹائگر نے اسے بیچ میں ٹوک دیا۔۔

میرے علاؤہ کیا کسی میں اتنی ہمت ہے کہ وہ میری نین کو چھو بھی سکے۔۔لہجہ۔ سختی لئے ہوئے تھا۔۔نین کو حیرت بھی ہوئی ایک تو وہ کہتا تھا کہ وہ اسکے لئے بس خریدی ہوئی ہے اسکے علاؤہ کچھ نہیں نکاح کو وہ مانتا نہیں تھا بیوی قبول نہیں کرتا تھا بس حق ہی

جمانا آتا ہے لیکن اسے مزید شرمندگی ہوئی وہ یہ سوچ کر لال سرخ ہوگئی تھی کہ اسنے اسے اتنے قریب سے دیکھا اور ناجانے اسنے اسکے ساتھ کیا کیا ہو --

او ہیلو اگر تم کچھ ایسا ویسا سوچ رہی ہو تو غلط سوچ رہی ہو کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہے-- سمجھی --مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے --وہ اسکے خیال پڑھ چکا تھا تبھی بولا مگر نین کو لگا وہ مزید اسکے پاس رہا تو وہ سانس لینا ہی بھول جائے گی ---

تبھی وہاں خاتون ٹرالی میں سوپ لئے روم میں داخل ہوئی --نین اپنی حالت پر پشیمان سی رخ موڑ گئی وہ ٹائگر کے کوٹ کو سختی سے پکڑے ہوئے تھی--ٹائگر نے بھی اسے خود سے دور نہیں کیا اور خاتون کو وہ ٹرالی وہاں رکھنے کے بعد جانے کا اشارہ کیا تو وہ وہاں سے چلی گئیں--

ٹائگر خود ہی سوپ باؤل میں ڈال کر اسے پلانے لگا۔۔نین کی جھجھک ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔شرم و حیا کے رنگ اسکے چہرے پر بکھرے اسے مزید پرکشش بنا رہے تھے۔۔ٹائگر اسے سارا سوپ پلا کر ٹشو اسکے لبوں پر پھیرنے لگا۔۔نین آنکھیں موندیں اس پل کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔ٹائگر کو اپنے اس عمل پر حیرانگی ہو رہی تھی وہ کیوں کر رہا تھا یہ سب کس لئے کر رہا تھا۔۔وہ تو ایسا نہ تھا اسنے کبھی ،کپڑے ،جوتے تک خود نہیں پہنے تھے کوئی چیز خود سرو نہیں کی تھی۔۔غرض وہ اپنا ہر کام ہی اپنے ملازمین سے کرواتا تھا۔

پھر سر جھٹک کر وہ اسے میڈیسن دینے لگا۔۔یہ لو۔۔میڈیسن پکڑنے کے لئے وہ بولا تو نین نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو جب زخم پر مرہم بھی خود ہی لگانی

تھی تو دئے ہی کیوں ہیں۔۔ٹائگر نے کوئی رسپانس نہیں دیا اور اسے گلاس بھی پکڑایا۔۔نین نے خاموشی سے دوا لے لی۔۔تو ٹائگر جانے کے لئے پلٹا۔۔

آپ ۔۔اپ بہت برے ہیں۔۔نین خود میں ڈھیروں ہمت مجتمع کرتی بولی۔۔لیکن سامنے سے کوئی جواب نہ ملا ۔۔ٹائگر وہاں سے چلا گیا بغیر اسے دوبارہ دیکھے ۔۔

نین اسکے اس رویہ پر خوش ہوتی یا روتی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

---

سونو بتاؤ نہ مجھ پر کونسا ڈریس اچھا لگے گا۔۔

ہمم مجھے لگتا ہے یہ والا مجھ پر بہت سوٹ کرے گا ایک منٹ یار اس میں کون سی بڑی بات ہے میں ابھی ٹرائے کر کے دیکھ لیتی ہوں۔۔الیانہ ڈھیروں کپڑے بیڈ پر پھیلائے ہاتھوں میں تین چار ڈریسز اٹھائے ہوئے ان میں سے ایک شارٹ شرٹ اور جینز اٹھا کے بیزاری سے بیٹھی سونیا سے پوچھا۔۔

یہ الگ بات اس بیچاری کو بولنے کا موقع دئے بغیر الیانہ خود ہی کپڑوں کو سلیکٹ اور ریجیکٹ کرنے کام سر انجام دے رہی تھی۔۔

For more visit (exponovels.com)

ہاں ہاں مجھے پتا ہے تم نے یہی کہنا ہے کہ تم پر ہر رنگ سوٹ کرتا ہے تمہاری شخصیت ہی اتنی پیاری اتنی پر کشش ہے اتنی دل فریب --

انف از انف--انا کی بچی--کب سے پٹر پٹر کرتی میرا سر کھائے جارہی ہو--دل تو کر رہا ہے ایک کان کے نیچے لگادوں ۔محترمہ خود ہی اپنی دیوانی ہے خود ہی اپنی ہر چیز سلیکٹ کرنی ہوتی ہے تو مجھے کس جرم میں گرفتار کرتی ہو--سونیا اسکی کب سے نہ ختم ہونے والی بکواس سنتے تنگ آکر بھڑک کر بولی--

ارے کہاں کھا رہی ہوں میں آپکا سر ویسے کا ویسا ہی لگا ہوا ہے۔اں نہیں یقین آرہا تو آؤ یہاں آئنے میں دیکھ کو خود ہی --الیانہ کے جواب پر وہ کڑھ کر رہ گئی--

یو۔۔وہ اسے انگلی اٹھا کر ابھی کچھ کہتی ہی کہ ڈور ناک ہونے کی آواز پر انکی چپ ہوئی ۔دونوں نے ساتھ ہی دروازے پر دیکھا تو ٹائگر کو دیکھ کر الیانہ بھاگے بھاگے اسکے سینے سے جا لگی۔۔

اوہ ٹائگر برو ۔۔وہ ایک دم چپکی تھی۔۔

کیسے ہو اپ۔۔اسنے سوال کیا۔۔

ہزار بار کہا ہے تمہیں بچوں کی طرح ری ایکٹ مت کیا کرو۔۔اسنے گو کہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

مگر پھر ہمیشہ کی طرح چیڑ کر بولا۔۔

تو ٹھیک ہے مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ کرنا بند کر دو آپ ۔۔الیانہ نے شانے اچکائے۔۔اور دونوں سونیا کے پاس اگئے۔۔

برو آپکو پتہ ہے آپکے آنے سے پہلے کتنا ڈانٹ رہی تھی یہ مجھے ۔۔الیانہ بچوں کی طرح سونیا کی شکایت لگا رہی تھی۔۔

For more visit (exponovels.com)

اوہ بیبی ابھی تو ٹائگر نے کیا کہا کہ بچوں کی طرح بی ہیو مت کیا کرو لیکن شاید لگتا ہے تمہیں بچوں کی طرح ٹریٹ کرواتے لطف دیتا ہے اسی لئے تم چغلی کھانہ نہیں بھولتی۔۔وہ آخر میں زرہ سختی سے دولی تو الیانہ نے ٹائگر کی جانب نگاہ اٹھائی جیسے کہہ رہی ہو دیکھا اپنے یہ آپکے سامنے اتنا ڈانٹ رہی ہیں تو بعد میں میرا کیا حال کرتی ہونگی۔۔

ہمم ۔۔ٹھیک تو وہ کہہ رہی ہے۔۔لیکن پیار سے سمجھایا کرو۔۔ٹائگر نے کہا۔۔تو الیانہ نے اسے دیکھا۔۔

انڈر اسٹینڈ۔۔انگلی اٹھا کر بولا گیا ۔۔جس پر سونیا نے سر خم کر لیا۔۔

اسکے یوں کرنے پر وہ کھلکھلا دی۔۔

برو وئر از مائی کرون۔۔اچانک الیانہ کو پھر سے کرون کی یاد آگئی۔۔جسکی یاد میں وہ جب سے پارٹی سے آئی تھی کئی بار رو بھی چکی تھی۔۔لیکن سونیا نے کسی نہ۔کسی طرح اسے خاموش کروائے رکھا تھا اج۔ بھی وہ کرون کی ضد ہی کر رہی تھی جب سونیا اسے باہر لے جانے کا کہا ۔۔جس پر وہ بہل گئی۔۔لیکن وہ یہ کہہ کر پچھتائی ہی تھی۔۔کیونکہ تب سے ہی وہ اسے اور زیادہ تنگ کر رہی تھی کپڑے چوز کرنے میں ہمیشہ کی طرح لیکن کرتی وہ خود ہی تھی۔۔اسی لئے اسے اسپر اکثر غصہ آجاتا تھا۔۔

ہمم آپکا کرون ہی تو دینے آئے ہیں ہم۔۔ٹائگر اسکے سر پر وہ بیش قیمتی کرون رکھتے ہوئے بولا ۔۔الیانہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما پا رہی تھی۔۔

ایک تو کرون مل۔گیا تھا دوسرا وہ ابھی باہر جانے والے تھے۔۔

ٹائگر کرون تو عفان نے گما نہیں دیا تھا کیا۔۔سونیا اچھنبے سے بولی۔۔

ایسا کبھی ہو سکتا ہے وہ گما ہوا کرون جو کئوں کے ہاتھ میں گیا ہوگا اور وہ مجھے نہ ملے اور جب ملے تو میں اپنے بیبی کو دوں۔۔

مل۔گیا لیکن یہ میں نے دوبارہ آڈر دیا۔۔اسکی کوئی ویلیو نہیں رہی تھی اب۔۔ٹائگر نے شانے اچکائے جیسے یہ کرون خریدنا اسکے لئے اتنی بڑی بات نہیں ہو۔۔ہاں یہ تو سچ تھا ۔۔اسکے لئے یہ کوئی۔ بڑی بات نہیں تھی وہ ایسے دس اور کرون لے سکتا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔۔یک بات تو سونیا اور الیانہ اچھے سے جانتی تھیں۔۔

سو سوئیٹ آف یو برو --ائی لوو یو--ائی لوو یو سو مچ--وہ اسکے گال۔پر کس کرتے بولی--

چلو پھر ریڈی ہو جاؤ چلتے ہیں باہر ویسے بھی ڈنر ٹائم تو ہو ہی گیا ہے--ٹائگر گھڑی پر نظر گھماتے بولا--

تو وہ دونوں جلدی جلدی ریڈی ہونے لگی--

---

---

For more visit (exponovels.com)

دوپہر کے وقت کھڑکی پر پردے گرے ہونے کے باعث کمرے میں قدرے اندھیرا تھا۔۔

وہ کتاب سینے سے لگائے سیدھی لیٹ چھت کو گھور رہی تھی۔۔

آنکھوں سے مسلسل آنسو نکل کر کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے۔۔

بیڈ پر اس پاس اور بھی کتابیں بکھری پڑی تھیں۔۔

For more visit (exponovels.com)

ناجانے وہ کتنے دیر اسی طرح روتے ہوئے گزار دیتی کہ اسکا فون بجنے لگ گیا اسنے سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر بغیر موبائل اسکرین دیکھے کال اٹینڈ کر کے کان سے لگا لیا دوستی طرف چہکتی آواز ائی--

ہیلو --تانیہ کیا کر رہی ہو--؟؟

کچھ نہیں لیٹی ہوئی تھی--

اسنے اٹھتے ہوئے بوکا--

اسکی آواز سن کر تالیہ ٹھٹکی--

تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے--تم رورہی تھیں کیا--؟؟

تالیہ کا کہنا تھا کہ تانیہ کے آنسو ایسے نکلنا شروع ہوئے جیسے اس سوال کے منتظر ہوں--

For God sake

تانیہ کیا ہوا ہے --یار کچھ بتاؤ تو سہی--؟؟ تالیہ فکرمند ہوئی--

For more visit (exponovels.com)

تالیہ وہ مر گیا۔۔

تانیہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔تالیہ نے چیختے ہوئے پوچھا کون مر گیا۔۔؟؟

!!عابی۔۔

یار کوئی اتنا اچھا ،اتنا پیار کرنے والا کیسے ہوسکتا ہے۔۔

وہ اپنے ماما پاپا کو منائے جا رہا تھا اور پھر اسکا ایکسیڈینٹ ہوگیا۔اور وہ مر گیا۔۔

For more visit (exponovels.com)

اب وہ باقاعدہ آواز میں سے رورہی تھی۔۔

Tania for God sake

اب بتاؤ گی بھی یاایسے ہی پہلیاں بجھاتی رہو گی جنکی ایٹ لیسٹ مجھے توکچھ سمجھ نہیں ارہی۔۔

مجھے سیدھے سیدھے بتاؤ یہ عابی ہے کون ۔۔کس عابی کا ایکسیڈینٹ ہوگیا ہے۔۔تم۔کب سے جانتی ہو اسے اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔

For more visit (exponovels.com)

ایک طرف تم کہتی ہو تمہیں عفان چاہیے جسکے لئے ہی میں نے تمہیں کال کی کہ کلب آجاؤ وہ بھی یہیں ہے --پر دوسری طرف تم ہو کہ کسی عابی کی موت کا سوگ منا رہی ہو--تالیہ بولنا شروع ہوئی تو نان اسٹاپ بولتی چلی گئی--

تانیہ تو عفان کا نام سنتے ہی عابی کو بھول ہی گئی--

کیا سچ میں وہ وہاں ہے میں۔میں ابھی ریڈی ہوکر آتی ہوں--تانیہ بغیر اسے کچھ بتائے فون رکھنے لگی--لیکن وہ۔ بھی اسی کی بہن تھی کیسے اسے چھوڑ دیتی --پوچھ کے ہی دم لیا اسنے--

بتاؤ مجھے ورنہ میںنے عفان کو یہاں سے ہی بھیج دینا ہے۔۔تانیہ جو فون رکھنے والی تھی ایک دم اچھل پڑی نہیں نہیں تالیہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گی اوکے۔۔میں بلکل ایسا ہی کروں گی۔۔کیونکہ۔میں تم سے ایک منٹ بڑی بہن ہوں تمہاری۔۔اسنے ہمیشہ والا ڈائلاگ مارا۔۔جہ ہوں تو کیا ہوا ویسے بھی صرف ایک ہی تو منٹ بڑی ہیں کوئی ایک سال تھوڑی۔۔وہ بھی ہمیشہ والا ہی جواب دیتی بولی۔۔اوہ تو اچھا اسکا مطلب تو نہیں چاہتی کہ تیری عفان سے ملاقات ہوں ہاں۔۔تالیہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔۔

ارے نہیں ایسا کچھ نہ کرنا میں بتا رہی ہوں نہ کہ میں کس عابی کی بات کر رہی تھی۔۔

ہاں چل۔جلدی بول میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔ویسے بھی ریحان سانگ سنا رہا ہے مجھے وہ سننا ہے۔۔

اس دن جب ہم فیسٹیول میں گئے تھے ،دوسری طرف سے جواب ایا--ہاں تو؟

میں نے ایک ناول لیا تھا--

ہاں تو پھر--اگے بتاؤ بھی یار ؟تالیہ جھنجھلا کر بولی--

تو اس ناول کا ہیرو تھا عابی --عباد ریاز--تانیہ کی آواز پھر بھرائی ہوئی تھی--

دوسری طرف تالیہ۔کا دل چاہا اسکی بہن اسکے سامنے ہوتی تو اسکا گلا ہی دبا دیتی ۔۔ اتنی دیر سے وہ صرف یہ سننے کے لئے بے چین تھی وہ کیوں نہ سمجھ سکی کہ اسکی بہن تو ناولز کی دیوانی ہے۔۔اسی کا کوئی ہوگا ہیرو ویرو جسکو لئے وہ رو رہی ہے۔۔

حد کرتی کو تم بھی دفا ہو اب جلدی سے تیار ہو کر آجاؤ اگر آنا ہے تو ۔۔میں جا رہی ہوں ۔۔وہ فون رکھتی بولی ۔۔تو تانیہ فون کو گھورتی جلدی سے تیار ہونے لگی۔۔

---

کلب میں ہر طرف طرح طرح کی پرفیومز کی خوشبو اور وائن کی مدہوشی ہوا میں رقص کر رہی تھی ۔۔وہ لوگوں کے ہجوم میں کرسی پر گٹار تھامے بیٹھا کوئی گانا گنگا رہا تھا۔۔

اسنے بلیو جینز وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی۔۔آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے وہ کافی جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔

بائیں ہاتھ میں ایک مہنگے برینڈ کا گٹار تھامے ہوئے تھا۔۔جب وہ گانا گا کا تو پورا کلب تالیوں سے گونج اٹھا۔۔

اسنے صرف داد وصول کی اور وہاں سے اٹھ کر کونے کی ایک ٹیبل کے ساتھ لگی کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔اور ویٹر کو ایک گلاس وائن تیار کرنے کا آڈر دیا۔۔

اپنے وائٹ رنگ کے گٹار کو اسنے ٹیبل پر سے لگا کر کر کھڑا کر دیا ۔ گٹار کے تاروں کے پاس جانے میں نگوں سے کچھ الفاظ لکھے ہوئے تھے شائد دو نام تھے اور ان ناموں کے بلکل نیچے لکھا ہوا تھا۔۔

Rehan

ایک لڑکا اسکے سامنے آکر بیٹھ گیا ۔۔

یار ریحان تم اتنا اچھا گا لیتے ہو تمہیں تو سنگر ہونا چاہئیے تھا تمہیں تو آفرز بھی آتی ہونگی آفٹر آل تم مافیا کنگ کے کزن جو ٹھہرے۔۔

وہ کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھا دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس ملائے ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھنے لگا۔۔

پھر کچھ دیر بعد بولا۔۔

مجھے پروفیشنلی سنگنگ کرنا نہیں پسند ۔۔میرا جب موڈ ہوتا ہے میں تب تب گاتا ہوں ۔۔اور دوسری بات میں کسی کی آفرز کو قبول نہیں کرتا بلکہ افرز دیتا ہوں۔۔گوٹ اٹ ناؤ گیٹ لاسٹ فروم۔ہئر ۔۔

وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا تو وہ لڑکا غصے میں وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔۔اسکے جاتے ہی تالیہ وہاں آگئی ۔۔اور اسکی گود میں بے شرمی سے بیٹھتی گلے میں بازو حائل کیئے اسکے لبوں پر اپنے لب ٹکاتے اسکی سانسیں اپنے اندر اتارنے لگی۔۔ریحان کب سے اس لمس کو مس کر رہا تھا اسی لئے اسکا بھر پور ساتھ دینے لگا۔۔

---

---

وہ ہاتھ میں برگر لئے کرسی پر بیٹھا سامنے والے شخص کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

سامنے ٹیبل پر دو اور پلیٹس خالی تھی۔۔اور ساتھ ایک کین پڑا تھا جس میں سے ایک پلیٹ میں تھوڑے سے فرائز تھے۔۔

جنھے وہ وقتا فوقتاً برگر کے ساتھ منہ میں ڈال رہا تھا۔۔ دوسری پلیٹ کو دیکھ کر پتہ چل۔رہا تھا کے کچھ دیر پہلے ہی چاٹ سے انصاف کیا گیا ہے وہ بھی بڑی ہی بے رحمی سے ۔۔

ہاں تو شیخ بابو آپ نیوٹن کا تھرڈ لو کب تک سنائیں گے۔۔؟ سوال بڑی ہی سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا۔۔

عفان میں آپکو پچھلے آدھے گھنٹے سے تقریباً ہر سبجیکٹ کا پیپر دے چکا ہوں اب مجھے بخش دو۔۔

شیخ بابو چہرے پر جھنجھلاہٹ صاف واضح تھی۔۔

ارے شیخ بابو دو ہی تو سوال پوچھے ہیں۔۔بڑی معصومیت سے کہا گیا تھا۔۔اپ اتنی بڑی یونیورسٹی کے اتنے بڑے عہدے پر فائز ہیں اب مجھ ناچیز کا اتنا تو حق بنتا ہے کے آپ کا تھوڑا سا امتحان ہی لے لیا جائے۔۔

اسنے تین فرائس اٹھا کر ایک ساتھ منہ میں ڈالے۔۔

اگر نہیں یاد تو سیدھے سیدھے بولئے نہ کے مجھے یاد نہیں ---اس میں لڑکیوں کی طرح شرمانے لجھانے والی کیا بات ہے --

شیخ بابو جنکا۔ اصل نام جارج تھا اور عفان انہیں اس نام سے بلائے جارہا تھا کو پتا تھا --یہ بولنا کہ نیوٹن کا تھرڈ لو انہیں واقع میں یاد نہیں--انکے لئے بڑی حماکت ثابت ہوگا--

عفان نے پوری یونیورسٹی میں یہ بات آگ کی طرح پھیلا دینی تھی --

وہ اسے جھٹک بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ ٹائگر جو مافیا کنگ تھا کا کزن تھا

عفان اسی یونیورسٹی سے ایم بی اے کر کر ہا تھا آج کل اسکا بس لاسٹ سمسٹر ہی چل رہا تھا۔۔

وہ مزاج کا نہایت ہی شوخ و چنچل اور ٹھرکی تھا ۔۔ یونیورسٹی میں تو اسنے اپنے گھر جیسا ماحول بنایا ہوا تھا۔۔

اسکا معمول تھا کبھی کس پروفیسر سے عجیب و غریب سوال کر کے انہیں پریشان کرنا تو کبھی کسی اسٹوڈنٹ کے پیسوں سے کنٹین خالی کردینا۔۔

For more visit (exponovels.com)

جبکہ پیسا تو اسکے خود پاس تو اتنا تھا کہ یہاں پوری یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ بغیر کمائے ہی اپنی زندگی اچھے سے گزار سکتے تھے۔۔لیکن۔اسے یوں سب کو تنگ کرنا اچھا لگتا تھا۔۔

یونیورسٹی کے سب ہی لوگ جانتے تھے کہ وہ کون ہے کس مزاج کا لڑکا ہے۔۔اس لئے بعض سٹوڈنٹ تو اس سے دور سے ہی دیکھ کر اپنا راستہ ہی بدل لیتے تھے۔۔

خود کو معصوم ظاہر کرنا اور کہلوانا بھی اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔

کچھ لڑکیوں کے لئے وہ کیوٹ اور سوئٹ تھا تو کچھ لڑکوں کے لئے بھوکا شیطان ۔۔

کھانا اسکی کمزوری تھی اور جنسی خوبصورتی بھی۔۔جہاں کھانا اور خوبصورت لڑکی ہوتی وہاں عفان ہوتا۔۔

وہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے تھا جو جتنا کھالیں لیکن موٹاپا انہیں چھوکر بھی نہیں گزرتا ۔۔

آج اسنے پروفیسر جارج کو اٹھوا کر کلب لایا تھا۔۔گانا سننے کے بعد لوگ اب اس ڈرامے کو انجوائے کر رہے تھے۔۔

ہاں تو شیخ بابو آپکے پاس دو آپشن ہیں۔۔

نمبر ایک آپ کہہ دیں آپکو اس سوال کا جواب نہیں اتا۔۔

اور نمبر دو اپ۔کہہ دیں کہ ۔۔

I don't know

عفان نے مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہا۔۔

For more visit (exponovels.com)

جبکہ۔اسکے بولنے پر وہاں موجود بیوقوفوں کا ٹولا بقول عفان کے ہنسا تھا۔۔جسپر مسٹر جارج کو شرمندگی ہوئی لیکن وہ چھپا گئے

یہ کیا بات ہوئی دونوں باتوں کا ایک ہی تو مطلب ہے۔۔

پروفیسر جارج نے آنکھوں کو بڑا کے کے کہا۔۔

انکے گڑبڑا جانے والے انداز کر عفان کا قہقہ بلند ہوا۔۔

For more visit (exponovels.com)

ہاہاہاہا۔۔چلیں کوئی نہیں میں دوسرا سوال پوچھ لیتا ہوں اسنے بچے ہوئے فرائڈ ایک ساتھ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا برگر تو وہ پہلے ہی ہضم کر چکا تھا۔۔

لیکن پہلے ایک اور کین پلس پزا تو منگوا دیں۔۔

عفان نے ٹیبل پر زرا آگے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔اور پھر سے اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا۔۔

پروفیسر کا دلا چاہا کہ اپنے بال نوچ کے۔۔کے کونسی گھڑی میں انہوں نے اس لڑکے کو اپنے آفس میں بٹھایا تھا۔۔

عفان نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر پھر سنجیدگی سے کہا۔۔

ہاں تو شیخ بابو آپ کا اگلا سوال بہت ہی آسان سا ہے۔۔

تو سوال یہ ہے کہ ۔۔قائدا عظم کے چودہ نکات تو سنادیں زرا۔۔

جارج کی برداشت جواب دے گئی تھی انہوں نے فورا کرسی پر سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔۔۔عفان بیٹا مجھے بہت ضروری کام ہے مجھے جانا ہوگا۔۔

وہ کرسی پر سے اٹھے ہی تھے جب کوئی تالیاں بجاتے بھیڑ کو چیرتے ہوئے عفان کے پاس اگئی۔۔

واؤ مسٹر عفان کتنا اچھا ڈرامہ چل رہا ہے۔۔مجھے لگتا ہے اب تمہیں بس کر دینا چاہئیے اس چینل پر باقی ڈراموں نے بھی چلنا ہے۔۔تو لوگ ویٹ کر رہے ہیں کب یہ ختم ہوگا۔۔تانیہ بازو سینے پر باندھے اسے دیکھتے ہوئے بولی ساتھ ہی اسنے مسٹر جارج کو جانے کا اشارہ کیا وہ تو جیسے اسی موقع کی تلاش میں تھے فورا سے بیشتر وہاں سے غائب ہوگئے۔۔

عفان کو اسکی مداخلت سخت زہر لگی تھی لیکن اگر وہ اسے کچھ کہتا تو اسے خود بھی بہت کچھ سننا پڑتا اس سے اسی لئے خاموشی میں ہی عافیت جانی۔۔ٹائگر کے بعد اگر اسے کوئی قابو میں کر سکتا تھا وہ تھی تانیہ ۔۔اسی لئے اسے وہ دور ہی رہتا تھا۔۔لیکن وہ اسکے

اور پاس آتی اور جب وہ اسکے پاس ہوتی تو وہ کسی دوسری صنف نازک پری پیکر پر نظرِ کرم بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

باقی سب بھی اپنے اپنے کپلز کو لئے ڈانس فلور میں چلے گئے۔۔پیچھے وہ اسکے سامنے کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔۔اور اب اسکا ناختم ہونے والا لیکچر شروع ہوچکا تھا جسے عفان سر جھکائے ٹھرے مہرے منہ بناتا ان سنا کر رہا تھا۔۔

---

وہ آج کافی دنوں بعد اوٹنگ پر آئی تھی کیونکہ یونی سے چھٹیاں چل رہی تھی پیپرز جو ہو چکے تھے تو اسی لئے اور ویسے وہ اتنا باہر نہیں نکل پاتی تھی سونیا اسے جانے ہی نہیں دیتی

تھی اور اگر وہ بہت زیادہ ضد کرتی بھی تو وہ خود ساتھ جاتی تھی --ایسا نہیں تھا کہ ان پر ٹائگر نے باہر جانے پر پابندی لگائی ہوئی تھی یا وہ جانے نہیں دیتا تھا --وہ خود محتاط پسند تھی ٹائگر کے مافیا کنگ ہونے کی وجہ سے اسکے بے شمار دشمن تھے جو بس اسکی کمزوری کی تاک لگائے ہوئے ہوتے کہ بس کہیں نظر سجائے اور ہم انکے ذریعے اسے زمین میں دھنسا سکیں --ایسا نہیں تھا کہ وہ دونوں اسکی کمزوری تھی --وہ بس ٹائگر کے لئے زمہ داری سے بڑھ کر کچھ نہیں تھی یہ بات وہ جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ ٹائگر کے لئے کوئی مصیبت کا سبب ہرگز نہیں بننا چاہتی تھی بس اسی لئے وہ تھوڑی بہت سختی انا پر بھی کر جاتی--

ٹائگر کا اپنا ہی ہوٹل جسکا نام کنگ ہوٹل تھا وہاں انہوں نے ڈنر کیا ڈنر کے بعد ٹائگر واپس چلا گیا جبکہ الیانہ نے شاپنگ کی ضد کی تو سونیا اسے مال لئے چلی گئی--ٹائگر کے

ہوتے ہوئے انہیں سیکورٹی کی ضرورت نہیں تھی لیکن جب وہ ساتھ نہ ہو تو سیکورٹی تو مسٹ ہوتی تھی انکی سیفٹی کے لئے۔۔اسی لئے جب وہ ا رہا تھا تو اسنے گارڈز کو بلا لیا تھا۔۔الیانہ نے شاپنگ پر بھی سونیا کو خوب تنگ کیا نہ نہ کرتے مشکل سے اسنے تین گھنٹے لگاتار مال گھومتے اسے دو ،تین چیزیں پسند آپی گئں تھیں۔۔

بیچارے گارڈز اور سونیا کو بھی اسنے خوب تھکایا تھا۔۔سونیا نے یہ سب خوشی خوشی سہن کر لیا کیونکہ انا کی برتھڈے پر جو کچھ ہوا اسکی وجہ سے وہ کافی ڈسٹرب تھی تبھی سونیا چاہتی تھی کہ وہ تھوڑا ریلکس فیل کرے تبھی تو وہ جو کہتی گئ وہ ویسے ہی ہونے دیتی رہی۔۔اور ویلا آتے ہی وہ دونوں سو گئ۔۔

---

---

وہ بمشکل بیڈ سے اٹھتی خود پر لحاف اچھے سے لپیٹے وہ الماری تک آئی کہ شاید اسمیں کوئی کپڑے غلطی سے مل ہی جائیں ۔۔اسنے الماری کھولیں تو لاتعداد ڈریسز وہاں موجود تھی وہ دیکھ کر حیران ہوئی ۔۔شکر آپکو اتنا تو خیال آیا میرا ۔۔وہ کہتے ایک ڈریس نکال کر دیکھنے لگی۔۔لیکن اسے وہ کپڑے کچھ خاص پسند نہیں آئے تھے کیونکہ وہ تو مکمل ڈریس ہی نہیں تھا اسنے بڑی مشکل سے ایک شرٹ پسند آئی اور ٹراؤزر جسے پہن کر وہ نماز پڑھ سکتی تھی ۔۔وہ کپڑے لئے واشروم میں گھس گئی۔۔

اور فریش ہوکر نماز پڑھنے لگی۔۔

For more visit (exponovels.com)

اللہ جی ۔۔بہت درد ہو رہا ہے ،بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔اپ ۔۔۔اپ سے میں نے ٹائگر کے دل میں اپنے لئے پیار مانگا ہے نفرت نہیں ۔۔جسکے چلتے انہوں نے مجھے اتنا درد دیا ۔۔میں یہاں انکی شکایت لے کر آپکے پاس نہیں آئی میرے اللہ ۔۔میں آپ سے اپنی دعا کے قبول ہو جانے کی طلب سے آئی ہوں۔۔پلیز اللہ جی میری دعا سن لے ۔۔ ممی پاپا کوئی نہیں ہے میرے پاس بچپن سے انکا پیار نہیں پایا میں نے ۔۔بلکہ آتے ہی انہیں کھو دیا۔۔اور اب جب کوئی مجھے پسند آیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے پیار کرے تو آپ میری یہ دعا کیوں نہیں قبول کر رہے میرے اللہ ،کیوں انکا پتھر دل میرے لئے موم نہیں کر دیتے ،کیوں انکے دل میں میرے لئے محبت نہیں جگا دیتے۔۔کیوں۔۔کب انکا دل میرے لئے دھڑکنا شروع کریگا۔۔کب۔۔وہ صرف میرے ہو جائے گے۔۔مجھے کچھ نہیں چاہئے مجھے صرف انکا پیار چاہیے اللہ جی ۔ہر روز تو میں آپسے یہی دعا کرتی ہوں ۔۔کیا میری دعا میں وہ تاثر نہیں جو اپکو پسند ہے ۔۔کہ آپ ناممکن کو ممکن میں بدل ڈالیں۔۔تو

مجھے نہیں پتہ میرے رب کے میں آپسے کیسے مانگو کہ آپ مجھے عطا فرمائے ۔۔اللہ جی مجھے نہیں آتا وہ طریقہ تجھ سے مانگنے کا جو تجھے پسند ہے۔۔بس مجھے صرف اتنا پتہ ہے کہ جب بھی آپسے کوئی بھی سچے دل سے کچھ مانگا ہے تو وہ آپ اسے عطا کرتے ہیں۔۔تو مجھے بھی کیجئے میرے اللہ جی کیئجے میں مانگ رہی ہوں ۔۔اپکی بندی آپکو پکار رہی ہے میری پکار کو سنئے میرے اللہ جی۔۔وہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سجدے میں ناجانے کتنی ہی دیر سے اللہ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی۔۔اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

کافی دیر بعد سجدے سے اٹھی تو رو کر اسکی آنکھیں لال ہوچکی تھی۔۔درد کی وجہ سے کافی نڈھال ہوچکی تھی ۔۔انکھوں کے نیچے حلقوں نے بھی بسیرا کر لیا تھا۔۔وہ یونہی جائے نماز میں بیٹھی رہی۔۔

کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں نہ وہ لوگ جنکے پاس اور کچھ ہو نہ ہو لیکن ماں پاب کا سایا ان پر بنا رہتا پے۔۔کاش اگر آج میرے منہ پاپا بھی ہوتے تو میرا جیسا آج ہے ویسا نہ ہوتا۔۔لیکن اگر یہ کاش لفظ میری زندگی میں نہ ہوتا تو شائد میں کبھی آپکو یاد ہی نہ کرتی۔۔ہمشہ اس غفلت بھری دنیا میں مگن رہتی اسی لئے اپنے مجھ سے ماں باپ لئے تاکہ میں ہر حال میں،ہر سانس میں،ہر لمحے میں ،ہر پل میں تجھے پکار سکوں۔۔یہ بھی ایک بہت بڑا احسان ہے تیرا مجھ پر کہ میں تجھے یاد کرتی ہوں تیرا ذکر کرتی ہوں۔۔بس میرے رب مجھے اپنی یاد سے کبھی غفلت میں نہ پڑنے دیئجے گا۔۔

نین اپنے آنسو صاف کرتی جائے نماز فولڈ کر کے اٹھی اور بیڈ پر آکر دراز ہوگئی۔۔اس میں اب اور بیٹھنے کی سکت نہیں تھی۔۔گال میں شدید درد ہو رہا تھا جہاں اب نیل بن چکا تھا۔۔جسم کے ہر انگ انگ سے درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھی۔۔

اسنے صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا وہی سوپ جو ٹائگر اسے پلا کر گیا تھا اور میڈیسن بھی وہی لی تھیں جو اسنے دی تھی اسکے بعد نہ اسنے کچھ کھایا تھا نہ ہی دوا لی تھی تبھی اب وہ ایک بار پھر بخار کی شدت میں تپ رہی تھی ۔۔اسے ایسا لگ رہا تھا وہ انگاروں کی سولی پر لٹکی ہو ۔۔۔اسے گرمی ہو رہی تھی بے تحاشہ گرمی پسینہ پھوٹ پڑا تھا وہ بھی اتنی ٹھنڈ میں۔۔ وہ کچھ ہمت کر کے بمشکل اٹھتی سائڈ ٹیبل پر پڑا ریموٹ اٹھا کر ایسی اون کردیا۔۔اسکا بخار تو دوا سے کم ہو سکتا تھا لیکن روم کا ٹیمپریچر کم۔یا زیادہ کرنے سے نہیں۔ لیکن وہ پھر بھی خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگی جو ایک بہت مشکل ترین کام تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد روم کا دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔۔نین کو اسکی خوشبو سے ہی پتا چل گیا تھا کہ ٹائگر ہی ہے۔۔اس لئے وہ ایسے ہی لیٹی رہی۔۔ٹائگر چلتا ہوا اسکے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گیا۔۔گال پر نیل دیکھ کر مسکراہٹ اسکے لبوں سے جدا ہوئی۔۔اسکی حالت دیکھ کر وہ اندازہ لگا سکتا تھا وہ کس قدر تکلیف میں ہے لیکن اسے کہاں کسی کی پرواہ تھی ۔۔جبکہ وہ جانتا تھا وہ فزیکلی بھی بہت ویک ہے۔۔اسکے باوجود اسنے اسے پنش کیا تھا۔۔ٹائگر اسکے گال پر موجود نیل پر انگلی سے سطر کھینچتے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گیا۔۔

نین کے آنکھیں کھولنے پر بھی وہ نہیں رکا ویسے ہی انگلی گھماتا رہا۔۔نین کو عجیب سے احساس نے گھیر لیا۔۔ڈنر کر لیا۔۔اس سوال کی اسے زرہ بھی توقع نہیں تھی۔۔اسی لئے اسے دیکھے گئی ٹائگر نے جوابا پاکر آئبرو اچکائے۔۔

نین نے نہ میں سر ہلایا۔۔

بی جی ۔۔

جی سر ۔۔

سوپ لائیے جلدی۔۔

جی سر

For more visit (exponovels.com)

ٹائگر حکم دے کر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔۔نین کو سمجھ نہیں آیا کہ اب اس سے کیا غلطی ہوگئی۔۔وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے اسے سمجھ نہ ایا۔۔تو موٹے موٹے آنسو بہانے لگی۔۔اسے لگا شائد پھر سے وہ کوئی سزا دیے گا۔۔ٹائگر اسکے رونے پر غور کرنے لگا کہ اب تک اسنے اس سے کھانے کے پوچھنے کے علاؤہ کوئی اور بات ہی نہیں کی ہے تو پھر وہ رو کیوں رہی ہے۔۔

What's happening??

ٹائگر کے پوچھنے پر اسکا دل کیا اور وہ روئے ۔۔

I am in a lot of pain.

گال پر بہت درد ہونے باعث وہ بول ہی پڑی۔۔

ٹائگر نے اسکے گال پر اپنے لب رکھ دئے اور بہت نرمی سے اپنا لمس چھوڑا نین کو کرنٹ لگا اسے ایسا فیل ہو رہا تھا جیسے کوئی اسے جھٹکے دے رہا ہو۔۔اسے یقین بھی نہیں ہو رہا تھا اتنا نرم لمس اسنے زندگی میں پہلی بار محسوس کیا تھا۔۔ٹائگر نے ایک نظر اسے دیکھا وہ بھی اسے ہی منہ کھولے ہونقوں کی طرح تک رہی تھی۔اسکے دیکھنے پر نین سٹپٹا گئی۔۔اسنے پھر سے وہی عمل دہرایا۔ تو۔نین نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔دھڑکنوں نے شور مچانا شروع کر دیا تھا جو ٹائگر با آسانی سن سکتا تھا۔۔نی کے گال پہلے ہی کچھ سرخ تھے بخار کی وجہ سے اور اب ٹائگر کی جسارت نے رہی سہی کثر پوری کر دی تھی ۔۔۔ٹائگر

اپنے لبوں سے اسکے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔۔نین نے بیڈ شیٹ پر اپنی گرفت سخت کر لی۔۔

---

خاتون کے ناک کرنے پر ٹائگر اس سے دور ہوا۔۔۔نین بھی فورا اٹھ بیٹھی اور اپنی سانسوں کو ترتیب میں لانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

خاتون ٹرالی رکھ کر سوپ باؤل میں ڈالنے لگی لیکن ٹائگر نے اسے روک لیا چلے جانے کا اشارہ کیا تو وہ چلی گئی۔۔

ٹائگر نے خود ہی سوپ باؤل میں ڈالا اور چمچ بھر کر نین کیے ہونٹوں کے پاس لے جاکر اسے لبوں کو وا کرنے کا اشارہ کیا نین اسکی اس عنائت پر حیران بھی تھی اور پریشان بھی وہ کیوں کر رہا تھا یہ سب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا

اسکے گھورنے پر نین نے منہ کھول ہی لیا۔۔نین کو سارا سوپ پلانے کے بعد اسنے اسے میڈیسن دیکر ، جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنی طرف کر کے لیٹا دیا ساتھ خود بھی دراز ہوگیا۔۔نین کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کر رہا ہے ۔۔وہ اٹھنے لگی تو ٹائگر نے اسے خود کے قریب کر لیا۔۔نین سانس روکے اسے دیکھنے لگی۔۔ٹائگر اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔۔سانس لے لو ۔۔۔تمہاری ابھی ضرورت ہے ۔۔وہ یہ کہہ کر اسکی شرٹ اوپر کر نے لگا نین اس سب پر بوکھلا گئی۔۔یہ ۔۔یہ آپ آپ کیا کر رہیں ۔۔نین اٹکی سانسوں سے بمشکل

بولی۔۔ شششش ۔۔مجھے میرے کام میں رکاوٹ بلکل پسند نہیں۔۔ٹائگر سرد مہری سے بولا تو نین خاموش ہوگئی۔۔اور سختی سے اسکے کوٹ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔۔

ٹائگر اسکے زخم دیکھ رہا تھا جو نیلے پڑ چکے تھے ۔۔وہ انپر جو اسکے ہاتھ میں ٹیوب تھی لگانے لگا۔۔ سسس۔۔نین نے سسکی بھری۔۔انسو ٹوٹ کر اسکی شرٹ میں جذب ہونے لگے۔لیکن کچھ دیر بعد اسے جو جلن تھی وہ اسکے لگنے سے دور ہوتی محسوس ہوئی۔۔اسنے گہرہ سانس بھرا۔۔

ٹائگر ٹیوب لگا کر کچھ دیر ایسے ہی لیٹا رہا۔۔نین پر دوا اپنا اثر چھوڑنے لگ پڑی تھی اسی لئے وہ غنودگی میں جانے لگی۔۔اور تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ وہ نیند کی گہری وادی میں ڈوبتی چلی گئی۔۔اسکی باہوں میں پرسکون نیند کے مزے لیتی رہی ۔۔ٹائگر کو خود اندازہ

نہیں ہوا وہ کب سے اسے اپنے سینے سے لگائے لیٹا رہا۔۔اسنے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ تین گھنٹے گزار چکا ہے اسکے ساتھ۔۔اسے اپنے رویہ پر حیرانگی ہوئی۔۔لیکن اسکے خوبصورت چہرے پر بکھرے رنگ دیکھ کر اسکی حیرانگی اڑن چھو ہوگئی۔ ایسا دوسری مرتبہ ہو رہا تھا جسکا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔وہ آہستہ سے اسے بیڈ پر صحیح سے لیٹاتے اس پر لحاف اوڑھ کر ایسی کو بند کرتا چلا گیا۔۔کیونکہ روم کافی ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔اور جس وجہ سے نین نے یہ اون کیا تھا وہ اب میڈیسن کی وجہ سے ٹھیک ہو جائے گی اسی لئے وہ ایسی بند کر کے گیا۔۔

---

رات کا وقت تھا ،بادل گرج رہے تھے ، کمرے میں ایل سی ڈی کی روشنی پھیلی ہوئی تھی جو اس ماحول کو کافی خوفناک بنا رہی تھی ساتھ دل چیڑ دینے والی چیخوں کی آوازیں اس منظر کو اور بھی درد ناک بنا رہی تھی۔۔وہ شخص صوفے پر بیٹھے ایل سی ڈی کو دیکھ رہا تھا ۔۔اس شخص کے چہرے سے لگتا تھا کہ وہ کچھ بہت ہی دل دہلا دینے والا منظر اس ایل سی ڈی میں دیکھ رہا ہے اسکے ہاتھ میں گلاس تھا جو ہاتھ کانپے کے باعث زمین بوس ہوگیا۔۔سکرین پر کوئی شخص بڑی ہی بے رحمی سے ایک شخص کے ٹکرے ٹکرے کر رہا تھا۔۔زمین خون آلود ہو گئی تھی اس شخص کے خون سے ۔۔وہ ایک ایک کر کے اسکے جسم کے حصے کاٹ کر ایک شیر کو کھلا رہا تھا جو خوشی خوشی اپنی بھوک مٹا رہا تھا۔۔اس شخص کو سکرین دیکھتے دیکھتے احساس ہوا جیسے کسی نے اسکی گردن پر کوئی تیزدھار والی شے رکھ دی ہو اسنے سکرین پر سے نظریں ہٹا کر دیکھا تو چاقو جو کسی دہکتے ہوئے کوئلے کی مانند دکھ رہا تھا وہ بھی ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے بہت ہی دیر آگ پر رکھا ہو۔۔اسے اپنی گردن اس سے جھلستی ہوئی محسوس ہوئی ۔۔چاقو سے ہوتے اس ہاتھ پر

اسکی نظر گئی جسنے وہ اسکی گردن پر رکھا ہوا تھا۔۔جیسے جیسے وہ اپنی نظریں اس شخص کے حلیے کی جانب کر رہا تھا اسکی آنکھیں خوف سے مزید پھیل گئیں۔۔۔اسے ایسا لگا جیسے اس سکرین پر شخص جو اسکے ہی ایک عزیز دوست کا قتل۔کر رہا تھا وہ سب اسکی گردن پر چاقو رکھے کھڑا تھا۔۔پر کیسے۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا اسی لئے بار بار وہ کبھی سکرین پر اس شخص کو دیکھتا تو کبھی اسے جو اسکی گردن پر چاقو کا زور بڑھا رہا تھا۔۔جس سے اسکے گردن سے خون کی سطر سی بن گئی جو اسکی گردن سے نکل کر سکی شرٹ میں جذب ہو رہی تھی۔۔اسکا وہی حلیہ تھا جو اسکرین پر شخص کا تھا۔۔ہڈی پہنے چہرے پر ماسک لگائے آنکھیں ۔اسکی جیسے خون چھلکنے جو بے تاب تھیں۔۔وہ چیخنا چاہ رہا تھا لیکن آواز تو جیسے اسکے حلق سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ٹانگر گردن پر سے چاقو ہٹا کر صوفے پر سے کودتے اسکے سامنے آگیا۔۔اور اسکی کھوپڑی پر ایک ساتھ کئ وار کر کے وہ پیچھے ہٹا وہ شخص چیختا رہا۔۔لیکن اسے کوئی پرواہ بھی نہیں ہوئی۔۔اسے درد ناک موت کے انجام تک پہنچانے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

کچھ دیر پہلے ہی اس شخص کا ایک سرویینٹ اسکے پاس ایک باکس لے کر ایا۔۔اسکی پیکنگ بہت ہی خوبصورت تھی اسنے اپنے سرویینٹ کو جانے کا کہا اور خود اس باکس کو کھول۔کر تو حیران ہوا اندر ایک سی ڈی پڑی تھی۔۔

یہ کس نے بھیجی ہوگی۔۔کیا ہے اس سی ڈی میں۔۔وہ کہتے ہی اس سی ڈی کو ایل سی ڈی میں ڈال کر صوفے پر آرام سے ٹک گیا اور جیسے جسے وہ دیکھ رہا تھا اسکے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا۔۔

پھر ٹائگر کو سامنے دیکھ کر اسے اپنی موت یقینی دیکھائی دی۔۔اور ایسا ہی ہوا۔۔وہ اسکے لئے موت بن کر آیا تھا۔۔

ٹائگر اپنے اگلے شکار کو وہ پچھلے کیئے گئے بھیانک شکار کی سی ڈی بھیج دیا کرتا تھا جسے دیکھ کر وہ پہلے ہی خوف سے کانپ اٹھتے تھے اور جب وہ اپنے شکار کے پاس جاتا اسکی وہ حالت دیکھ کر اسکے اندر طمانیت اترتی۔۔جسکا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔۔

اب اسکا اگلا اور آخری شکار پاشا تھا جسے اسنے اپنے انجام تک پہنچانا تھا۔۔

---

ریحان نیویارک کسی کام سے گیا تھا جو باس نے اسے دیا تھا کرنے

کو آج اسکی واپسی ہونی تھی۔۔وہ ابھی ائیر پورٹ سے نکل ہی رہا تھا کہ اسے گھر سے کال آگئی اسنے فورا سے کال پک کی۔۔

ہیلو یس مام۔۔جی میں آئر پورٹ کے باہر ہی ہوں۔۔جی کام ہوگیا۔۔اپ فکر نہ کریں۔۔جئ میں کچھ دیر میں گھر پہنچ جاؤں گا۔۔

اوکے اللہ حافظ۔۔۔

ریحان نے موبائل کان سے ہٹا کر پاکٹ میں رکھ کر آگے بڑھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

---

کیا کر رہی۔ ہیں۔ ہماری۔ انی۔۔تانیہ پورے ویلا میں دیکھ چکی تھیں کہیں نظر نہیں ائی۔ تو وہ کچن۔ میں اگئی کیونکہ اسے پتہ تھا اگر وہ کہیں نہیں ہیں تو اسکا مطلب وہ کچن میں ہونگی۔۔کیونکہ انکی فیورٹ جگہ وہی تھی۔۔کوکنگ انکا پسندیدہ مشغلہ تھا اسی لئے وہ ڈنر اکثر خود ہی بناتی تھی ۔۔اور خوشبو سے پتہ چل رہا تھا وقع وہ کچن میں ہیں ۔۔بہت ہی مزے دار خوشبو آرہی تھی۔۔

تانیہ اور تالیہ کل رات ہی آئیں تھیں کبھی کبھی وہ یہاں آجایا کرتی تھیں۔۔تالیہ تو سو رہی تھی البتہ تانیہ کی صبح دو گھنٹے پہلے ہی ہوئی تھی اور ان دو گھنٹوں میں اسنے بریک فاسٹ

کے بعد ناول کمپلیٹ کیا تھا ۔ اور اب وہ انہیں کمپنی دینے کا سوچ کر لینی ے آئی تھی۔۔

واؤ آنٹی لگتا ہے کچھ مست بنا رہے ہو آپ تو ۔یار سچ میں بہت اچھی خوشبو آرہی ہے جو مجھے ناول کی دنیا سے کھینچ کر آپ تک لے آئی ہے۔۔وہ ڈرامائی انداز میں بولتی انہیں ہنسنے پر مجبور کر گئی۔۔

جی ہاں آج آپکے برو آرہے ہیں نیویارک سے تو بس میں اپنے بیٹے کی فیورٹ ڈش ہی بنارہی تھی۔۔وہ۔اسے تفصیل بتاتے ساتھ ساتھ جلدی جلدی ہاتھ بھی چلا رہی تھی۔۔

اوہ آئی سی۔۔

اچھا تانیہ بیٹی جاؤ زرہ عفان کو تو اٹھا دو اس سے کہو جائے بھائی کو لینے آئر پورٹ سے وہ آتا ہی ہوگا۔۔اوکے۔۔عفان۔کا نام سنتے ہی وہ اوپر کی جانب دوڑی رائنہ بھی جانتی تھیں۔۔عفان۔کے لئے اسکے دل میں کیا فیلینگز ہیں اور انہیں جب سے پتہ چلا تھا وہ بہت خوش تھیں۔۔وہ تالیہ اور تانیہ کو ہی اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں۔۔اور وہ خود ہی اگر انکے بیٹوں سے محبت کرنے لگے تو یہ اور ہی اچھی بات تھی۔۔

اسنے اسکے روم۔کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ ایک دنگ رہ گئی ۔۔وہ اندر داخل ہوئی لیکن پہلے ہی قدم پر وہ گڑ گئی اسکا پاؤں بری طرح اسکی شرٹ میں پھنسا تھا۔۔اوففف عفان۔۔وہ دانت پیستے بولتے اٹھی۔۔پورا فرش اسکے کپڑوں سے کور ہوا ہوا تھا۔۔وارڈروب کے تینوں پٹ کھلے ہوئے تھے جنہیں بند کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کیا گیا تھا۔۔ اس میں ہی

ہر کپڑا زمین کی زینت بنا ہوا تھا جسکے باعث وہ گری تھی۔۔۔۔کچھ تو وہیں لٹک رہے تھے اور کتنے ہی صوفے پر اپنی توہین پر ماتم کناں تھے ۔۔عفان کو کپڑے خریدنے کا کریز تھا ہفتے میں دو تین۔ بار تو شاپنگ اسنے ضرور کرنی ہوتی تھی۔۔ مہنگی سے مہنگی شرٹ اسکی وارڈروب میں ہوتی۔۔جو بھی نیو اور بیسٹ برینڈ کے کپڑے مارکٹ میں آتے وہ اسکے پاس ہوتے جسکی قدر یہی کی جاتی جو اب تانیہ غصے سے گھور رہی تھی۔۔یہی کچھ حال ڈریسنگ ٹیبل۔کا بھی تھا ۔۔کھانے پینے ،خوبصورت لڑکیوں کے ساتھ ساتھ ،کپڑے اور پرفیومز سے بھی اسے عشق تھا ۔۔دنیا کے ہر ممالک سے اسنے پرفیومز لاکر جمع کئے ہوئے تھے یوز تو وہ ایک اد بار ہی کرتا اور پھر وہ ڈسٹبن کو فروخت کر دیتا تھا۔۔جو حال کپڑوں کا تھا وہی پرفیومز کا بھی تھا اتنے سارے پرفیومز پڑے تھے ٹیبل پر لیکن کسی کا بھی اپنی کیپ اس پر نہیں دی ہوئی تھی ۔۔کچھ زمین بوس ہوچکی تھیں۔۔تو کچھ ادھر ہی پڑی ہوئیں تھیں۔۔اور کتی ہی پرفیوم کی شیشیاں۔ نیچے کارپٹ پر ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں۔۔

صوفے پر نظر گئی تو وہاں صاف ستھرے ،اور میلے کپڑے بھی ایک دوسرے میں گھتم گھرا بنے پڑے تھے۔۔گیلا تولیہ بھی صوفے کی بیک پر پھینکا ہوا تھا۔۔ عفان کی سب سے بری عادت یہ بھی تھی کہ وہ گیلہ۔تولیہ صوفے پر ہی پھینک دیتا تھا ۔۔ ہفتے میں اسکا فرنیچر تو مسٹ چینج ہوتا تھا ساتھ ہی باقی سب بھی جو اسنے چینجنگ کروانی ہوتی وہ کرواتا تھا۔۔اتنی جلدی سب چینج کرنے کی وجہ پوچھیں جاتی تو جواب ملتا۔۔رات بھر جب میں ٹی وی دیکھتا ہوں تو وہ جگہ گیلی ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے صوفے کی گدی سے اسمیل آتی ہے ۔اب آپ سوچ رہے ہونگے کہ صوفے پر تو کشنز ہوتے ہیں تو وہ کہاں ہوں گے جی بلکل ٹھیک اندازہ لگایا اپنے وہ بھی کارپٹ پر ادھر ادھر پڑے ہوئے

تھے۔۔۔۔۔جوتے بھی اپنی بے قدری میں چیخ چیخ کر تانیہ سے شکایت کر رہے تھے اس ظالم دیو کی جسنے انہیں بے دردی سے صوفے کے نیچے پھینکا ہوا تھا۔۔کچھ الٹے تھے تو کچھ سیدھے ۔۔ کچھ کے شولیسس نکال کر جانے کہاں پھینکی ہوئی تھیں۔۔ شیشے کی ٹیبل پر چپس ،چاکلیٹ،ببل ،کینز،اور ناجانے کس کے ریپرز پڑے ہوئے تھے۔۔یہ بھی

اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ بیڈ روم میں جب بھی ہوتا چاہے وہ چار سے پانچ گھنٹے ہی کے لئے کیوں نہ تب بھی اسنے منہ چلائے بغیر نہیں ٹکنا ہوتا تھا۔۔ اور خاص کر کہ ٹی وی دیکھتے وقت تو اسے کچھ نہ کچھ کھانے کے لئے ضرور چاہئیے تھا۔۔اگر وہ غلطی سے لان میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھتا تو نوکروں کے ناک پر دم کئے رکھتا ۔ کبھی نوڈلز،تو کبھی میکرونیز، کبھی پزا تو کبھی فرائسس،، غرض یہ کہ اسے کچھ نہ کچھ تو ضرور چاہئیے ہوتا تھا۔۔یہی وجہ تھی اسکے روم میں بھی ایک ریفریجریٹر تھا جسمیں ہر چیز کھانے کی موجود ہوتی تاکہ اس چیز کی طلب ہو وہ اسکے پاس موجود ہو ۔۔اور وہ ویلا کو سر پر نہ اٹھا سکے۔۔لیکن اساں کے باوجود بھی وہ بعض نہیں آتا تھا اور جب جب وہ گھر پر ہوتا۔۔سب کو جوتے کی نوک پر رکھتا۔۔ہر چیز تو بے ترتیب پڑی ہی تھی لیکن وہ خود بھی بے ڈھنگے پن سے بیڈ پر پڑا ہوا تھا ۔۔پورا بیلنکٹ نیچے پڑا ہوا تھا ۔ کارپٹ پر سوائے ایک ذرا سے کونے کے جو اسکے اپنے ہاتھ کے نیچے دبا ہوا تھا ایک تکیہ چہرے کے اوپر اور دوسرا ٹانگوں میں پھنسا ہوا تھا بلکہ اسکے پورے وجود کو اسی کپڑوں نے چھپایا ہوا تھا جو بیڈ

پر بھی بکھرے پر پڑے تھے۔۔تانیہ کو یہ سب دیکھ کر چکر آنا شروع ہوئے خود کو سنبھالتے ہوئے بمشکل اس تک پہنچی تھی۔۔

عفان جو نیند کے مزے لے رہا تھا۔۔

جب اسپر تانیہ نے پانی سے بھرا جگ زور سے اسکے منہ پر انڈیل۔دیا۔۔عفان ہڑبڑاتے ہوئے چیخا کہاں آگ لگ گی۔۔کہاں۔۔

پورے لندن میں آگ لگی ہوئی ہے۔۔؟؟

ہیٹ سٹروک ہو رہا ہے اور تم کتنے مزے کی نیند لے رہے ہو۔۔

تو تم کیا چاہتی ہو میں سڑک پر کھڑے ہو کر سب پر پانی کا سپرے کروں۔۔؟؟عفان اپنے سامنے تانیہ کو دیکھتے غصے سے میں بولا وہ سمجھ گیا تھا یہ سب اسنے اسے جگانے کے لئے ہی کیا ہوگا۔۔

۔۔اور یہ پانی پھینکنے والی کیا حرکت۔ تھی تمیز نہیں ہے تمہیں۔۔کسی بھی مرد کمرے میں منہ اٹھا کر یوں ہی چلی جاؤ گی اور اسکے منہ پر پانی پھینک دوگی۔۔

اوہ ایکسکیوزمی اب تم مجھے سیکھاؤ گے مجھے کس طرح بی ہیوو کرنا ہوگا۔۔

ہاں جب نہیں ہے تو سیکھانے تو کسی نہ کسی کو پڑے گی نہ تو کیوں نہ میں ہی تمہیں سکھا دوں۔۔کیا خیال ہے۔۔وہ اسکے سراہے پر نظریں ڈالتا معنی خیزی سے بولا۔۔

ہمم تم سکھاؤ گے جسے ابھی تک خود کسی ٹیوٹر کی ضرورت ہے وہ بھی اشد ۔۔ایڈیٹ کیا حال کیا ہوا ہے تم نے روم کا ۔۔کوئی ایسے بھی پھیلا کر رکھتا ہے کیا آپ ے روم کو۔۔تانیہ صفائی کے معاملے میں بہت زیادہ سڑکٹ تھی اور عفان اتنا ہی لاپرواہ ۔۔

میں ایسے ہی رہتا ہوں ۔۔تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔کہ مجھے ٹیوٹر کی ضرورت ہے یا کسی اور چیز کی۔۔ہاں تو تمہیں بھی کوئی ضرورت نہیں مجھے کچھ سکھانے کی

سمجھے--تانیہ زرہ اونچا سا بولی-- تم-یہاں آئی ہی کیوں--وہ اسکے اونچا بولنے پر تنک کر بولا--

ریحان برو آئے ہیں جاؤ انہیں ائیرپورٹ سے لینے --وہ-ویٹ کر رہے ہونگے--ڈفر اتنی دیر کر دی تمنے--کیا-- تم نے اتنے ڈروائیورز ہونے کے باوجود مجھے اس لئے اٹھایا کے میں انہیں لینے جاوں--وہ بھڑک کر بولا--اوہ گاڈ یو - --وہ انگلی اٹھا کر اسے کچھ بولنے لگی لیکن چپ ہوگئی--واٹ ایور وہ اپنے اوپر سے کپڑے ہٹاتے بولا--مجھے یہاں انی نے بھیجا یہ بولنے کے لئے-- سمجھے--وہ جو اٹھا تو تو اسکا کثرتی جسم واضح ہوا جو پہلے کپڑوں نے ڈھکا ہوا تھا--وہ شرٹ لیس تھا --تانیہ اسے دیکھ کر رخ موڑے بولی--اسکی یہ حرکت عفان نے نوٹ کی تھی اسی لئے اسکے لب مسکرائے اور وہ اسکی جانب بڑھا--

وہ جو جانے والی تھی اپنے پیٹ پر اسکے بازو دیکھ کر پہلے تو گھبرا گئی۔۔پھر اسے غصہ ایا۔۔یہ۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے ہٹو۔۔ائی سیڈ لیو۔لیومی۔۔عفان۔۔وہ جو اسکے گردن پر جھکے اسپر اپنے لب رکھ چکا تھا تانیہ روندھی آواز میں بولی تو وہ ہوش میں ایا۔۔اور پیچھے ہوا۔۔

ایم۔سوری۔۔وہ اسکے آنسو دیکھتے بے ساختہ بولا۔۔

تم۔۔تم نے۔۔تانیہ سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔لیکن وہ شکوا کناں نظروں سے اسے تک رہی تھی۔۔

ایم سوری۔۔وہ اسکے گالوں کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لئے اسکی پیشانی سے اپنا سر ٹکاتے پھر سے بولا۔۔اسکے لمس میں نرمی تھی۔۔تانیہ شاکڈ ہوئی۔۔

میں جا رہا ہوں برو کو پک کرنے۔۔ریلیکس ۔۔وہ اسے الگ ہوتے بولا۔۔تانیہ نیچے چلی گئی۔۔لیکن اسکے لبوں پر مسکان تھی ۔۔جو عفان کے اس رویے نے بکھیری تھی۔۔اج سے پہلے اسنے اسے ایسے کبھی ٹریٹ نہیں کیا تھا جبکہ وہ چاہتی تھی وہ اسکے لئے نرمی برتے۔۔پیار کرے اسے ۔۔اس رویے نے اسے امید کی کرن دکھا دی تھی ۔۔کہ۔ایسا پوسیبل ہوسکتا ہے۔۔

---

کار میں بیٹھنے کے لئے آگے بڑا ہی تھا کہ کسی نے اسے زور سے اسکی پیٹھ پر جھپٹا تھا۔۔

ریحان کو حیرانگی ہوئی گارڈز نے کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا۔۔جو اسکی سیکورٹی کے لئے وہاں موجود تھے۔۔اسنے فورا سے اسکی گردن کو بازو میں زور سے دبوچا۔۔

ارے ریحان یار میں ہوں چھوڑ اوئے اب مارے گا کیا۔۔؟؟

ریحان نے گرفت ڈھیلی کی تو وہ اسکے بازو سے نکل کر سامنے آیا۔۔دل کر رہا ہے جان سے مار دوں ۔۔سارے ہیئر سٹائل کا بیڑا غرق کردیا۔۔عفان اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے منہ بناتے بولا۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟

ریحان نے پہلے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں پھر عفان کے پیٹ پر گھونسا مار کر کہا۔۔

اور عفان جواب میں اتنی زور سے چیخا تھا کہ اسکے اس پاس کے لوگ گزرتے ہوئے انکی طرف متوجہ ہوگئے۔۔

ریحان نے سب کو نظر انداز کر کے عفان کو کھینچ کر زور سے گلے لگا لیا تھا عفان کی سانس اٹکنے لگی۔۔

یہ صحیح ہے برو۔۔پہلے گردن توڑو،پھر گھونسا مارو،اور پھر اس طرح سے گلے لگاؤں کہ پسلیاں ہی توڑ دو۔۔

زیادہ نہیں لگتا اوورایکٹنگ کرنے کی ضرورت ہے تمہیں یہاں کوئی بھیگ نہیں دینے والا جس سے تم اس ریسٹورنٹ کو خالی کر دو۔۔۔۔ریحان اسکی جان پر رحم۔کرتا الگ ہوتے ہوئے سامنے بنے ریسٹورنٹ کو دیکھتے بولا۔۔

ہاں ہاں تم پیارپیار میں ہمے توڑ پھوڑ مروڑ دو اور ہم ڈرامے بھی نہ کریں۔۔اور یہ اگر بھیگ دیں بھی نہ تو بھی نہ لوں میں۔۔ریحان کو اسکے اس جواب کی توقع ہر گز نہ تھی۔۔اسی لئے ائبرو اچکاتے اسے دیکھنے لگا۔۔ارے برو تمہاری موجودگی میں مجھے کسی اور کو خالی کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔۔عفان اسکے گلے میں بازو ڈالے بولا۔۔

اوہ ہیلو۔۔کار میں بیٹھنا ہے تو بیٹھو ورنہ میں تو چلا گھر اور تم رہنا یہی پر۔۔ریحان اسکے ارادے جانتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے بولا جسکا دروازہ بیچارہ گارڈ کب سے کھولے کھڑا تھا۔۔

ارے یہ کیا بات ہوئی بندہ اتنے پیار سے تمہیں ائیرپورٹ سے اپنی کلاس مس کر کے لینے آیا ہے یہ نہیں کہ کوئی جوس ،پزا ،برگر،میکرونیز ہی کھلا دو ۔۔اگے سے مجھے یہاں چھوڑنے کی بات کر رہے ہو۔۔عفان پھرتی سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اسے سچ میں یہاں چھوڑ کے ہی نہ چلا جائے۔۔

سب گھر جا کر کھانا پینا موم انتظار کر رہی ہوں گی۔۔ریحان اسکی طرف رخ۔ کئے بغیر بولا۔۔ اچھا تم روکو میں خود ہی چپس اور جوس لے کر آجاتا ہوں، آئی سوئر بہت بھوک لگی ہے یار۔۔

وہ معصوم سی شکل بناتے بولا۔۔

اوہ تو مسٹر عفان جو پانی بھی سائڈ ٹیبل پر پڑے جگ میں سے گلاس میں انڈیل کر خود نہیں پی سکتے وہ خود جا کر لے کر آئے گے۔۔ریحان ایک بازو سر کے نیچے رکھے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔تو اب میں کون سا خود لینے جا رہا ہوں۔۔وہ مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر دانتوں کی نمائش کرتے جیسے اسے اطلاع دے رہا تھا۔۔۔ہاں جی بولو اپنے چونچلوں سے پانچ منٹ میں لے کر آئیں ۔۔ریحان اسکی ایکٹینگ پر آنکھیں

گھماتا بس اتنا ہی بولا۔۔عفان نے آڈر دیا اور پانچ منٹ میں اسکے چیلے وہ سب لئے حاضر تھے جو اسنے انہیں لانے کو کہا تھا۔۔

اسنے فورا سے وہ سب پکڑ لیا جیسے وہ لے کر کہیں بھاگ ہی نہ جائے ریحان اسکی اس بچکانہ حرکت پر ہلکا سا مسکرایا۔۔

عفان نے زرہ سی جگہ بنا کر ایک چپس کا پیکٹ اور کین رکھا اور دوسرا کھول کر اس سے انصاف کرنے لگا ساتھ ساتھ جوس سے بھی لطف اٹھا رہا تھا۔۔ریحان نے کین کی جانب ہاتھ بڑھایا تو عفان نے حیرت بھری نظروں سے ریحان کی طرف دیکھا۔۔

کیا۔۔؟؟

تم تو گھر جا کر کھاؤ گے پیو گے نا۔۔

اچھا تو تمہیں ابھی اور پٹنا ہے ریحان نے مکا بناتے ہوئے عفان کی۔طرف دیکھا ۔۔

اچھا اچھا دیتا ہوں برو تم تو خون خرابے پر ہی اتر آئے ہو۔۔عفان نے ایک کین ریحان کی طرف بڑھایا تھا اور یہ اسکے لئے مشکل

ترین کام تھا کسی۔ سے اپنا کھانا شئیر کرنا۔۔اور یہ بات سبھی اچھے سے جانتے ہیں۔۔عفان نے جلدی سے دوسرا چپس کا پیکٹ اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔کہیں وہ یہ بھی نہ لے لے۔۔

بھوکر۔۔ریحان اسکی حرکت دیکھتے بولا۔۔

تو عفان اپنے اس خطاب پر دانتوں کی نمائش کرتے جلدی جلدی کھانے لگا یا یوں کہنا مناسب ہوگا کہ۔ٹھوسنے لگا۔۔

---

---

نین آج کل سے کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔اسی لئے اسنے نماز پڑھ کر آج تلاوت بھی کی ۔۔اور اسکے بعد وہ سوئی نہیں۔۔چینج کر کے وہ اپنے بال بنانے لگی۔۔جو کافی دنوں سے وہ نہیں بنا پارہی تھی۔۔کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔دستک پر اسکا دل زور سے دھڑکنے لگا۔۔اسکی آنکھوں کے پردے پر کل رات کا منظر دیکھائی دیا ۔۔وہ سب سوچتے ہی وہ سرخ ہوگی۔۔اسے لگا شائد ٹائگر ہے۔۔لیکن وہ بھول گئی تھی ٹائگر تو کبھی نوک کر کے اسکے پاس آیا ہی نہیں تھا۔۔خاتون کی آواز پر وہ ہوش میں ائی۔۔ہڑ بڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی۔۔جی۔۔بیٹی ۔۔باس آپکو اپنے آفس میں بلا رہے ہیں ۔۔جلدی سے ریڈی ہوجائے میں باہر ہی ہوں جب ریڈی ہو جائیں تو بتائے گا۔۔وہ کہتے ہی باہر چلی جبکہ نین کے تو پسینے چھوٹ پر پڑے پچھلی مرتبہ بھی جب انہوں نے بلایا تھا تو اسے ایک آگ میں ہی دھکیلا تھا اب پھر وہ کونسے مشن پر بھیجنا چاہتے تھے اسے جبکہ اسکی حالت ہی کہاں تھی کہیں جانے کی وہ تو ابھی تک پوری طرح سے ٹھیک ہی

نہیں ہوئی تھی۔اسکا دل کر رہا تھا وہ کہیں چھپ جائے ،جانے سے انکار کردے،یا کچھ ایسا ہو جائے جو وہ باس کو ہی منع کر دے مشن میں جانے سے لیکن اسے پھر ٹائگر کی کہی بات یاد آگئی --کہ ہمشہ انکی عزت کرنا کبھی انکار مت کرنا جو بھی وہ کرنے کو کہیں اسپر--اس سوچ کے آتے ہی اسکا دل کیا وہ پھوٹ پھوٹ کر رودے---

پلیز بیٹی تھوڑا جلدی کریں آپکو ابھی جانا ہے اگر لیٹ ہوئے تو باس بہت غصہ کریں گے--خاتون روم میں آتے اسے کہتی خاموش ہوگئی--اسے روتا دیکھ وہ بھی پریشان ہوگئیں--روؤ نہیں سب ٹھیک ہوگا --وہ اسے حوصلہ دیتی بولی--

میں ٹھیک ہوں آیئے چلیئے ۔کہیں دیر نہ ہو جائے--نین وقت دیکھتی بولی--اپ پلیز خود کو فریش کر لیں روتے منہ کے ساتھ جائیں گی تو وہ کیا کہیں گے--وہ فکر مند ہوئیں--

نین فیس واش کر کے آئی اسے بار بار رونا آرہا تھا لیکن وہ خود پر جبر کرتے انکے ساتھ چل دی۔۔

---

نین کو وہ انکے آفس کے باہر چھوڑ کر چلی گئی۔۔نین کی آنکھوں پر سے پٹی اتری تو وہ اس پاس کا منظر دیکھ کر ہی دنگ رہ گئی اتنا جان لیوا خوبصورت تھا وہ پیلیس وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

اسنے اندر کی جانب قدم لئے۔۔نین کا دل تیزی سے ڈھرک رہا تھا۔۔اسنے اپنے دل پر ہاتھ رکھے اس پاس دیکھا تو اسے وہ کمرا آفس ہی لگا جو آفس ہی تھا۔۔جسکی ایک وال فل لائبریری جیسی تھی، جس میں کافی زیادہ کتابیں پڑی ہوئیں تھیں۔۔وہاں دو لارج سائز کے صوفے پڑے تھے۔۔پھر ایک کرسی اور اسکے سامنے ٹیبل۔پڑا ہوا تھا۔۔جبکہ اس کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جسکا آدھا چہرہ ماسک میں چھپا ہوا تھا۔۔صرف اسکی آنکھیں نمایاں دکھ رہی تھیں۔۔

نین کو وہ پاورفل اور رعب دار لگا لیکن ٹائگر سے زیادہ نہیں۔۔، اسکے دیکھنے پر ہی اسکا وجود کپکپایا۔۔نین ہاتھوں کو مسلتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

Take a seat ...

اسکی حکمیہ آواز پر وہ خوف سے تقریباً اچھلی ۔۔مگر جلد ہی خود کو سنبھال کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔وہ اسکی آنکھوں۔کی تپش اپنے وجود پر محسوس کر رہی تھی۔۔لیکن۔اسمیں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ اسکی نظروں کا مقابلہ کر پاتی۔۔

میں آر میر ہوں۔۔میری ایک آرگنائزیشن ہے جسکا میں سربراہ ہوں۔۔

وہ رعب دار لہجے میں آہستہ آہستہ بولنے لگے۔۔ اور جتنی لگژری لائف آپ گزار رہے ہیں یقینا یہ آرگنائزیشن مافیا کی ہوگی اور آپ اسکے باس۔۔وہ خود کو کمپوز کر کے دو ٹوک لہجے، میں بولی۔۔

You are such a smart.girl.

انکی مسکراتی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تو وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔۔مطلب حد ہے ہر کوئی اسے اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے۔۔وہ۔سیدھے مدعے پر آئی۔۔

ہمم میں کیا چاہتا ہوں وہ چھوڑو ۔۔تم یہ بتاؤ کیا تم کچھ دن ریسٹ لینا پسند کرو گی ۔۔ٹائگر کے ساتھ رہ کر تم اسکے تشدد کو سہہ سہہ کر تھک چکی ہو میں جانتا ہوں۔۔اگر تم یہاں مزید رہی تو وہ کسی اور غلطی کی سزا تمہیں پھر سے بھیانک طریقے سے دے گا۔۔اور تم کافی ویک ہو اور اسکی انگلی پنش برداشت نہیں کر پاؤگی وہ بہت خطرناک ہے۔۔ مجھ سے

بھی زیادہ نین نے انکی اس بات پر تھوک نگلا ۔۔ ۔۔میں اس آرگنائزیشن کا باس ہوں لیکن دوسرے نمبر پر، پہلے نمبر پر وہی ہے۔۔یہ سب جو بھی ہے اسی کی بدولت ہے یہ سب اسنے ہی کھڑا کیا ،یہ سب اتنا آسان نہیں تھا لیکن اسنے کیا۔۔بہت درد ہوا لیکن اسنے اس درد کی پرواہ نہیں کی وہ لگا رہا دن رات ایک کی مگر رکا نہیں۔۔اسنے نہیں دیکھا رات ہورہی ہے یا دن۔۔وہ لگا رہا مشقت اور محنت میں اتنی لگن تھی کہ یہ سب آج اسی کا نتیجہ ہیں۔۔سب نیند کے مزے لوٹ رہے ہوتے ہیں راتوں کو لیکن وہ آج بھی راتوں کو نہیں سوتا ۔۔۔اسکے اتنے دشمن ہیں کہ اگر وہ سو گیا تو وہ اسے کچا چبا جائیں گے اور وہ انکی خوراک بنکر رہ جائے گا جو اسے ہر گز قبول نہیں۔۔اسنے درندگی کا لبادہ اوڑھ لیا ہے نہ اوڑھتا اگر اسکی زندگی میں آج سے 18 سال پہلے کی وہ بھیانک رات نہ آئی ہوتی۔۔اس رات نے اسے جنگلی خونخوار ٹائگر بنا دیا ہے۔۔جو ہر روز اپنا شکار کرتا ہے۔۔اور بڑی ہی بے دردی سے کرتا ہے کہ روح کانپ اٹھتی ہے۔۔اسے اسکی اس رات نے بہت ہی

سفاک بنا دیا ہے کہ اگر کوئی چھوٹی سی بھی غلطی کرے تو وہ اسے بھی معاف نہیں کرتا --یہ تو تم جان ہی چکی ہو--

لیکن آپ مجھے یہ سب کیوں بتا رہے --وہ نا سمجھی سے بولی--

انہوں نے اسکی عقل۔پر ماتھے پر ہاتھ پھیرا--جسے انکی اتنی لمبی چوڑی تقریر کی بھی سمجھ نہ آئی تھی--

میں تمہیں کچھ دن یہاں سے کہیں اور بھیج رہا ہوں --تم جب مکمل طور پر ٹھیک ہو جاؤ گی تو ہی ٹائگر کے پاس آنا --ہاں تاکہ وہ ایک ساتھ مجھ پر سارا غصہ اتاریں جسکی مجھ میں سکت نہیں اور آپ کیوں بھیجنا چاہ رہیں --اگر تمہیں اسنے جان سے مار دیا تو وہ بعد میں

پچھتائے گا جو میں نہیں چاہتا۔۔تم اسکی ضرورت ہو ۔۔جب تک تم ہو یہ امید قائم ہے کہ ہمارے کسی بھی مشن میں ہار کا کوئی کردار نہیں ہوگا۔۔کیونکہ ہمیں سب سے اچھے ہیکر کی ضرورت ہے ۔۔ہاں ایسا نہیں کہ ہمارے پاس پروفیشنل ہیکرز نہیں ہیں۔۔لیکن۔کچھ ایسی کیوئریز ہوتی ہیں جو وہ بھی سولو نہیں کر سکتے ۔۔لیکن تم وہ کر لوگی۔۔اسی لئے ہمارے ہی ایک آدمی نے تمہیں اس حویلی میں سوفٹ وئیر انجنیئرنگ کروائی اور کسی کو کان و کان خبر بھی نہ ہوئی۔۔انکی اس بات پر اسے جھٹکا لگا ۔۔کیا کہہ رہے تھے وہ۔۔کیا اصغر چچا انکے آدمی تھے۔۔ہاں صحیح سوچا اصغر ہمارا ہی آدمی تھا جو ایکسیڈینٹ میں مارا گیا۔۔لیکن جس کام کے لئے ہمنے اسے بھیجا تھا وہ ہوگیا۔۔اور ہمیں اس بات کی خوشی ہے ۔۔اسکا مطلب یہ سب جو بھی ہوا تھا وہ سب پری پلینڈ تھا اسنے صحیح سوچا تھا۔۔

بلکل ایسا ہی تھا ۔اپ۔سب شروع سے ہی مجھے استعمال کر رہے تھے۔۔پر آپکو میرے بارے میں کیسے پتہ چلا ۔۔وہ دکھ سے بولی۔۔لیکن اسے یہ بات اب بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

تمہارے والد اور ٹائگر کے والد دونوں بہت اچھے دوست تھے۔۔جب تم چھوٹی سی تھی تبھی سے بہت ٹیلنٹڈ تھی یہ بات ہم سب سمجھ گئے تھے تم باقی بچوں کی طرح نہیں تھی ہر چیز بہت جلدی پک کر لینا ۔۔اور جتنا مشکل سے مشکل کو سچن ہوتا تم وہ سولو کرتی تھی۔۔اسی لئے مرتضی نے تمہیں ۔۔اس کام پر لگا دیا۔۔انہوں نے نین کے والد کا نام لیا جس پر اسکی آنکھیں بھیگ گئی۔۔اسکا مطلب یہ سب کوئی غیر نہیں تھے اسکے اپنے تھے لیکن وہ انہیں نہیں جانتی تھی۔۔ٹائگر اسے اتنے اچھے سے جانتا تھا تو پھر اسکے ساتھ ایسا سلوک کیوں رکھے ہوئے تھا تم ٹھیک سوچ رہی ہو ٹائگر کو تمہارے ساتھ ایسا

رویہ نہیں رکھنا چاہئے لیکن ہم کچھ نہیں کر سکتے --اول۔تو اسے لڑکیوں سے بہت نفرت ہے لیکن اسکے باوجود وہ تمہارے ساتھ کام کر رہا ہے یہ بہت بڑی بات ہے--لیکن تم اگر کوئی چھوٹی بھی غلطی کروگی تو وہ تمہارا اس سے بھی بدتر حال کردیگا --وہ اسکی سوچ پڑھتے ہوئے بولے--

مجھے افسوس ہے انکا انتقال ہوگیا --اور تم اکیلی رہ گئی--لیکن اب تم آگے سوچو جو میں نے کہا اس پر غور کرو اگر یہاں رہنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے تمہاری اپنی مرضی اور نہیں تو جاسکتی ہو--جسکے ساتھ تمہیں بھیجنا ہے وہ باہر تمہارا ویٹ کر رہی ہے--انہوں نے جیسے بات ختم کی --ٹھیک ہے میں جاونگی----لیکن ٹائگر تو غصہ کریں گے---تم اسکی فکر مت کرو میں اسے سنبھال لونگا--وہ انکی بات سے مطمئن تو نہیں ہوئی لیکن وہ جانا

چاہ رہی تھی۔۔اسے ریسٹ کی اشد ضرورت تھی اگر وہ نہ گئی تو کیا پتہ ٹائگر پر پھر سے کوئی بھوت سوار ہوجائے اور وہ اسکا اس بھی برا حشر کر ڈالے۔۔

اللہ حافظ ۔۔وہ کہتی اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اللہ حافظ ۔۔انہوں نے بھی جواب دیا تو وہ مسکراتی وہاں سے چلی گئی۔۔باہر آئی تو ایک مرسیڈی وہاں کھڑی تھی ۔۔ایک آدمی نے اسکے لئے دروازہ کھولا تو وہ اندر بیٹھ گئی۔۔انکھوں پر پٹی جب وہ آفس سے باہر نکلی تھی تبھی انکے کسی ملازم نے باندھ دی تھی تبھی وہ اب کچھ بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی ۔۔اسکے بیٹھتے ہی گاڑی چلنے لگی۔۔اور وہ پھر ایک بار ٹائگر کی اجازت کے بغیر کچھ کرنے جارہی تھی ۔۔اس بات سے انجان کہ ناجانے ٹائگر اس بار اسکا کیا حال کرنے والا تھا۔۔

---

وہ لوگ کھانے کی میز پر بیٹھے خوشگوار ماحول میں کھانا کھا رہے تھے ۔۔

رائنہ کچھ نہ کچھ اٹھا کر ریحان اور عفان کی پلیٹ میں ڈال رہی تھیں۔۔

کھانا خاموشی سے کھایا جا رہا تھا کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ تھا سوائے تانیہ تالیہ کے کہ۔جو تھوڑی تھوڑی دیر بعد چور نگاہ ان دونوں پرڈال جاتیں۔۔اور وہ دونوں ہی انسے انجان بنے کھانے میں ایسے مگن تھے جیسے کتنے دنوں سے بھوکے ہوں۔۔ہاں عفان تو تھا ہی صدا کا بھوکا۔۔لیکن ریحان کو کھانے میں اتنا مگن دیکھ تالیہ کو تپ سی چڑی وہ جب سے آیا تھا اسنے اسے آنکھ اٹھا کر ایک بار بھی نہ دیکھا تھا۔۔اور وہ دل ہی دل میں اسے کوسے جارہی

تھی۔۔اور عفان تو ایسے معصوم بن کر کھا رہا تھا جیسے اسنے اپنے اندر کے ندیدے شیطان کو نیند کی گولیاں کھلا کر سلایا ہو۔۔

عفان تمہارا لاسٹ سمسٹر چل۔رہا ہے اور تانیہ تمہارا بھی رائٹ۔۔تیمور نے خاموشی کو توڑتے ہوئے بات شروع کی۔۔وہ دونوں الرٹ ہوئے ناجانے وہ انسے یہ کیوں پوچھ رہے تھے۔۔لیکن جھٹ سے جواب بیک وقت ہی دونوں نے دیا۔۔یس ۔۔ایسا ہی ہے۔۔کہہ کر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر تیمور کو جو انہی کی جانب متوجہ تھے۔۔

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کیا ارادے ہیں تم دونوں کے۔۔

میں نے تو آگے بھی پڑھنا ہے۔۔تانیہ نے جواب دیا۔۔

اگر سامنے تیمور انکا باپ نہ۔ بیٹھا ہوتا تو عفان کہتا ارادہ کیا کرنا ہے ۔۔پڑھائی ختم ہو جائے بس پھر اور کیا چاہیئے ۔۔

کھائیں گے،پیئے گے،گھومے گے، پھریں گے، ناچیں گے، گائیں گے۔۔ عیش کریں گے۔۔ اور کیا۔۔

لیکن اسنے نہایت ہی مہذب لہجے میں جواب دیا۔۔

For more visit (exponovels.com)

ڈیڈ بس پڑھائی ختم ہو جائے تو ان شاءاللہ بزنس سیٹ کرنے کی سوچوں گا ٹائگر برو کی طرح ---

یہ ہوسکتا ہے پی ایچ ڈی کے لئے ایبروڈ چلا جاوں--

ریحان اور تانیہ نے نظریں گھما کر عفان کو دیکھا جیسے بول رہے ہوں--پی ایچ ڈی ۔واہ واہ--

عفان جو پہلے مسکرا کر بتا رہا تھا انکی طنزیہ نظریں خود پر محسوس کر کے مزید مسکرایا---

For more visit (exponovels.com)

اسکے جواب پر تیمور مسکرا دیئے ایسے جیسے کہہ رہے ہوں بیٹا شریف کا لبادہ تو ایسے اوڑھ رہے ہو جیسے میں تمہیں جانتا ہی نہیں باپ میں ہوں تمہارا تم نہیں رگ رگ سے واقف ہوں میں تمہاری۔۔لیکن جلد ہی یہ جو کرتوت ہیں نہ ان پر بھی نظر ثانی کروں گا اور تم انسان کے بچے نہ بنے تو اپنے باپ کا نام بدل دینا۔۔عفان کو انکی مسکراہٹ سے عجیب سا خوف محسوس ہوا۔۔اسی لئے اسنے جانے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔

میں ، روم۔میں کھا لوں گا یہ سب میں نے پیپر کی پریپریشنز کرنی ہے تو دیری ہو رہی ہے مجھے۔۔ایکسکیوزمی۔۔وہ کہتے ہی اپنا آڈر سرویینٹ کو دیتے وہ رفو چکر ہوگیا وہاں سے۔۔

تانیہ کو تو باقاعدہ کھانسی لگ گئ اسکے جھوٹ پر کیونکہ وہ اور پڑھائی کبھی غلطی سے کر ہی نے لے ۔۔

یہ لو تانی پانی پیو۔۔تالیہ پریشانی سے اسے پانی دیتی بولی تو وہ جو سب اسے ہی پریشانی سے دیکھ رہے تھے

ایم فائن یو کیری اون گائز وہ ان سے کہتے پانی پینے لگی۔۔اسکی نظریں عفان کے ہی روم کی جانب تھی۔۔

---

کافی لمبا سفر تھا۔۔۔۔ مگر وہ پہنچ ہی گئے ۔۔۔

گاڑی سے نکل کر اسکی پٹی اتاری گئی۔۔

اسنے سامنے دیکھا تو یہ محل نما گھر دیکھ کر حیران رہ گئی۔بلا شبہ یہ پیلیس سے بھی ذیادہ حسین تھا۔۔اسنے مڑ کر دیکھا تو ایک خوبصورت سی لڑکی کھڑی تھی ۔۔جو اسے ہی مسکراتے دیکھ رہی تھی۔۔اسنے بھی مسکرا کر دیکھا۔۔

چلو اندر چلتے ہیں۔۔اسنے اسے اندر آنے کا کہا۔۔لیکن یہ کون سی جگہ ہے اور آپ کون ہو۔۔اسکے پوچھنے پر وہ جو آگے چل پڑی تھی رک کر اسے دیکھنے لگی۔۔کیا تمہیں مسٹر آر میر نے نہیں بتایا۔۔اسنے اچھنبے سے پوچھا۔۔تو نین نے نفی کی۔۔

نہیں انہوں نے جسٹ اتنا ہی کہا کہ کوئی لڑکی ہے جو باہر میرا ویٹ کر رہی ہے۔۔اور مجھے اسی کے ساتھ رہنا ہے ۔۔

ہمم۔۔تو ایسا ہی ہے۔۔تم ہمارے ساتھ اسی ویلا میں رہو گی۔۔

ہمارے ساتھ نین نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

ہاں میں اور میری سسٹر۔۔

For more visit (exponovels.com)

میرا نام سونیا ہے۔۔اور میری سسٹر کا الیانہ۔۔ہم دونوں ٹائگر کی سسٹرز ہیں۔۔اور یہاں رہتے ہیں۔۔نین۔کا دم خشک ہوا ٹائگر کے نام پر وہ پھر اسی کے پاس آگئی تھی ۔۔وہ جب یہاں آئے گا تو اسے دیکھ کر کیا حال۔کریگا اسکا ۔۔نین۔کا رنگ زرد ہوا۔۔

وہ سمجھ گئی کہ اسے بہت سارے سوال تنگ کر رہے ہیں اور پریشان بھی ۔۔سوال تو اسکے دماغ میں بھی بہت تھے نین کو لے کر لیکن یہ صحیح وقت نہیں تھا انہیں کریدنے کا ۔۔وہ سب کو جھٹک کر اسے بولی۔۔

ارے کیا ہوا تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔ریلیکس ۔۔کرو۔۔تمہیں یہاں کوئی کچھ نہیں کریگا تم سیف ہو ۔۔اور یہ سارے زخم جو ٹائگر نے تمہیں دئے ہیں ۔۔ان سب سے تمہیں نجات مل جائے گئی آئی پرومس۔۔میں خود تمہاری کئر کروں گی۔۔چلو باقی باتیں ہم اندر

چل کر کریں گے یار کیا یہی پر کھڑے رات گزارنے کا ارادہ ہے کیا تمہارا۔۔وہ۔اس سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے صدیوں سے جانتی ہوں ایک دوسرے کو۔۔نین حیران ہوئی لیکن حیرانگی زیادہ اس بات پر ہوئی کہ وہ ٹائگر کی سسٹر ہے اور وہ کتنا روڈ اور یہ کتنی پولائیٹ ہے کتنے پیار سے بات کر رہی ہے۔۔وہ اسکے ساتھ اندر چلی گئی۔۔

وہ بڑے سے ہال میں داخل ہوئے جہاں ہر چیز کریسٹل سے بنی ہوئی تھی۔۔اندر آؤ تو فرش کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا کہ وہاں پانی بہہ رہا ہے۔۔وہ۔ایک پل۔کو گھبرائی اور رک گئی ۔۔

ریلیکس۔ دانین یہ فلور ایسا ہی ہے۔۔وہ سمجھتے ہوئے اسے بولی جسے نین کو کچھ ڈھارس ملی ۔۔

اور وہ آگے بڑھی ۔۔بہت ہی۔ خوبصورت ہال۔تھا ۔وہاں پرچیز موجود تھی۔۔فرنیچر کی اپنی ہی بات تھی۔۔کھڑکیوں پر لگے پردے تو بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

سونیا نے اردگرد دیکھا الیانہ سیڑھیوں سے اترتی دیکھائی دے رہی تھی جسکے تیور بگڑے ہوئے لگ رہے تھے۔۔

یہ آپ کیا کر رہی ہیں دی۔۔اور کہاں تھی، یہ کس خوبصورت چوہیا کو ساتھ لے آئیں ہیں۔۔وہ ایک ساتھ کئی سوال کرتی آخر میں نین کو اوپر سے نیچے دیکھتے۔ بولی۔۔نین خود کو چوہیا بولنے پر حیران ہوئی۔۔اور ساتھ ہی گن اپنی پینٹ۔ سے نکالی۔۔جبکہ نین کی چیخ ایکدم نکلی ۔۔

Anna stop this nonsense..

اور کوئی گیسٹ آئے تو ایسے بیہیوو کرتے ہیں کیا۔۔واپس رکھو گن کو۔۔سونیا نین کو ڈرتے دیکھ اسپر چلائی جس پر آنا نے جلدی سے گن واپس رکھ دی۔۔

اوکے سوری دی اینڈ سوری چوہیا موہیا۔۔وہ اسکی نازک سی جان دیکھ کر دوبارہ اس نام سے مخاطب کرنے سے روک نہیں پائی۔۔

For more visit (exponovels.com)

انا۔۔ سونیا نے دانت پیستے کہا۔۔اوہ۔ سوری دی۔ وہ ٹنگ سلپ ہوگئی۔۔انا کی اپنی الگ ہی منطق تھی۔

گھبراو مت دانین اسکا تھوڑا سا اسکڑو ڈھیلا ہے تبھی ایسی حرکتیں کر جاتی ہے۔۔ تم۔آو فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔ سونیا اسے کہتی اوپر کی جانب جانے لگی۔۔

اہ۔۔دی آپ نے مجھے کیا کہا ۔۔انا گلا پھاڑے بولی۔۔

افف میرے کان آنا پلیز فور گاڈ سیک یار جاؤ اور کھانا لگواؤ میرا دماغ بعد میں چاٹنا ۔۔اس بارے میں ہم پھر ہی بات کریں گے۔۔ سونیا اسے نیا آڈر دیتے اوپر کی جانب لپکی نین

بھی جلدی سے اوپر چل۔دی کہیں نیچے رہی تو اسے شوٹ ہی نہ کر ڈالے کیونکہ وہ خود پر اسکی۔جاتے تک گھورتی نگاہوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔

---

---

تالیہ اپنے روم میں بیٹھی کھڑکی سے باہر نظر آتے آسمان کو گھور رہی تھی ۔۔ تبھی وہاں ریحان آگیا۔۔

اوہ بیبی واٹس اپ۔۔وہ اسکے پیٹ میں بازو ڈالے کندھے پر تھوڑی ٹکاتے بولا۔۔

You bloody ..get lost ..why are you here I don't want to see your monkey face ..

وہ اسکی جانب رخ موڑے غصے سے اسکے سینے پر مکے برساتی بولی۔۔

Hey ..my face is like monkey face ok I'm looking dashing..On which girls die--

وہ ایک ادا سے بالوں پر ہاتھ پھیرتے بولا۔۔تو وہ اسکے جملے پر کلس کر رہ گئی۔۔

اور وہاں سے جانے لگی۔۔

Hey taliaya plz come back I'm just kidding sweetheart..

وہ اسکا ہاتھ تھامے اسے روکتے ہوئے بولا ۔۔

Leave my hand Rehan ..

For more visit (exponovels.com)

تالیہ اپنا ہاتھ اسے چھڑانے کی کوشش کرتی بولی --

جانو پہلے ہی تمہیں کتنے دنوں سے نہیں دیکھا اور اب تم بھی ستاؤ گی تو میرا کیا حال۔ ہوگا وہ تم جانتی ہو--

جی ہاں کیا حال ہوگا وہ تو دکھ رہا ہے۔ جناب جب سے آئے ہیں مجال ہے جو ایک نظر بھی اٹھا کر ہم ہر ڈالنی پسند کی ہو آپ نے --اور اب کیسے کہہ رہے ہو -- جاو میں نہیں بات کرتی تم سے -- تم جھوٹے ہو--تالیہ اس سے ناراضگی ظاہر کرتی بولی--

تو تبھی تو نہیں دیکھا وہ ایک نظر دیکھنے سے کہاں دل بہلنے والا تھا جانی تمہارے ساتھ تو پوری رات گزار کر بھی دل نہیں بھرتا اور تم ایک نظر کی بات کر رہی ہو۔۔ریحان اسے مکمل طور پر پگھلا چکا تھا۔۔

اوکے ۔۔اب بس بھی کرو یہ کچھ زیادہ ہی ہو رہا ہے وہ اسکے کندھے پر چپت لگاتی بولی تو ریحان اسے کمر سے پکڑے اپنی ٹانگ پر بیٹھا کر اسکے لبوں کو دیکھنے لگا۔۔

تالیہ بھی اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے اسکے ہونٹوں کو پیاسی چڑیا کی طرح دیکھنے لگی۔۔ریحان نے زیادہ وقت ضائع کئے بغیر ہی اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے لیا۔۔تالیہ بھی اسکا بھر پور ساتھ دے رہی تھی۔۔

---

---

ٹائگر آفس سے پیلیس آیا تو سیدھا اپنے روم میں گیا --اسنے کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکا اور خود واشروم فریش ہونے چلا گیا--

واپس آیا تو سیدھا نین کے روم میں گیا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا اسنے پورے روم میں دیکھا لیکن وہ کہیں دیکھائی نہیں دی ---نین --ایک دھاڑ سے اسنے پکارا لیکن کوئی جواب نہیں ایا--وئیر آر یو نین--وہ اب چیخ رہا تھا باہر کھڑی خاتون بھی خوف سے کانپ رہی تھی--

نین۔کہاں ہے۔۔وہ خون آلود آنکھوں سے انہیں گھورتے پوچھ رہا تھا اگر انکی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ یقینا اسے اب تک گلے سے پکڑے نیچے پٹخ چکا ہوتا ۔۔

مجھے نہیں پتہ وہ تو اپنے روم میں ہی تھی میں خود تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہوں کچن میں تھی اسکے لئے لنچ ریڈی کر رہی تھی۔۔وہ ڈرتے ہوئے بولی ۔۔

کیا ہوا ٹائگر اتنا غصے میں کیوں ہو ۔۔ڈی اسکی دھار کی آواز پر لاونج سے اس جانب آئیں۔۔۔ڈی اپنے کہیں نین کو دیکھا ہے۔۔اسکے پوچھنے پر انکی سوالیہ آنکھیں اسے یاد دلا گئیں کہ وہ کچھ نہیں جانتی اس بارے میں۔۔

کون نین۔۔تم۔کس کی بات کررہے ہو وہ متفکر تھیں۔۔کیونکہ وہ بہت غصے میں دکھ رہا تھا۔۔

ڈی میں آپکو جواب دلئے بنا جارہا ہوں لیکن مجھے جانا ہوگا ۔۔ٹائگر انہیں کہتا وہاں انہیں پریشان چھوڑ کر چلا گیا۔۔

یہ نین کون ہیں آج سے پہلے تو کبھی کسی لڑکی کا نام اسکے زبان سے نہیں سنا پھر یہ کون ہے۔۔جسے وہ اتنے تیعش سے ڈھونڈ رہا ہے۔۔

گاڈ جہاں کہیں بھی یہ لڑکی ہے اسکی ٹائگر کے ظلم روپ سے حفاظت فرمائیں ۔۔وہ بہت غصے اور جلال میں ہے کہیں اسکے ساتھ کچھ بہت غلط نہ کر بیٹھے ۔۔انہوں دل میں اللہ سے اسکے لئے دعا کی۔۔

---

---

ٹائگر شاور لے کر باہر نکلا تو رافع اسکے پاس کھڑا تھا۔۔

اسنے رافع کو دیکھ کر ٹریکمیل پر دوڑانا شروع کر دیا ۔۔

For more visit (exponovels.com)

کہاں پر ہے وہ لڑکی۔۔ٹائگر نے پوچھا۔۔کیونکہ وہ باہر سے دوبار پیلیس اچکا تھا لیکن نین کہیں نظر نہ ائی۔۔

ٹائگر ایکچلی میں معافی چاہتا ہوں میں جان نہیں سکا "رافع نے کہا ۔۔ جبکہ ٹائگر نے ۔۔ اسکی جانب دیکھا ۔۔

دایان "اسنے پھر سے سوال کیا۔

وہ صبح ہی پیلیس سے چلا گیا تھا "رافع نے انفارم۔ کیا۔۔ ۔۔۔ کہاں "ٹائگر نے دوڑتے دوڑتے انگلش میوزک لگایا ۔۔۔ اور ٹریگمیل میں تیزی سے دوڑنے لگا ۔۔ جس سے اسکے وجود پر پسینے کی لمبی لمبی لکیروں نے قطار باندھ لی تھی ۔۔۔۔ بی جی کہاں ہیں انہیں جلدی سے بلاؤ ۔۔

اوکے ۔۔رافع کہہ کر چلا گیا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ خاتون بھی اگئی۔۔

جی سر اپنے بلایا۔۔اسنے ادب سے دریافت کیا۔۔

آپ نے نین کو صبح سے کہیں نہیں دیکھا پیلیس میں۔۔اسکے دریافت کرنے پر وہ سوچنے لگی۔۔

جی سر وہ باس نے مجھے آڈرز دیئے تھے کہ میں انہیں انکے پاس لے آکر آؤں تو انہیں انکے آفس پہنچا کر میں خود کچن میں آگئی تھی۔۔

ٹائگر ٹریگمیل سے نیچے اتر گیا۔۔۔

باس کے پاس گی تھی "اسے حیرانگی ہوئی تبھی دوبارہ پوچھا۔۔

جی"خاتون دوبارہ بولی۔۔۔

نین کو تلاشو "اسنے سائیڈ پر پڑی اپنی شرٹ کو اٹھا کر اسی پسینے میں بھیگے بدن پر پہنا ۔۔اور عجلت میں کمرے سے نکلا۔۔۔

میں نے کہا نین کو تلاشو ۔۔پورے پیلیس کو اچھے سے چھان مارو۔

کمرے سے نکلتے ہوئے۔ اسکی چنگھاڑ سب کو سنائی دے رہی تھی۔۔

جبکہ وہ خود تن فن کرتا آفس کی جانب جا رہا تھا۔۔

دھاڑ کی آواز سے اسنے دروازہ کھولا اندر آر میر جو کام کر رہے تھے پریشانی سے ٹائگر کو دیکھنے لگے لیکن اگلے ہی لمحے وہ سمجھ گئے وہ یہاں کیوں ہے

نین کو بنا کسی وجہ کے تو نہیں بلایا ہوگا اپنے ۔۔تو بتائے کہاں بھیجا ہے اسے وہ بھی مجھ سے بغیر پوچھے۔۔کیوں۔۔ٹائگر سامنے پڑی چیئر کو لات مارتا غرایا۔۔اس وقت وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ سامنے بیٹھا شخص ہے کون۔۔

کیا اتنا بھی حق نہیں ہے مجھے کہ اسے اپنی مرضی سے کہیں بھیج سکون تم۔ سے بنا پوچھے۔۔انہوں نے ہاتھوں کو آپس میں ملاتے پوچھا۔۔

نہیں ۔۔کیوں کہ وہ صرف میری ہے اسپر صرف میرا حق ہے اور آپ یہ بات اچھے سے جانتے ہیں مجھے شئیرنگ نہیں پسند ۔۔تو پھر اپنے کیسے میرے حق میں اپنی مرضی کرنے کی سوچی۔۔کیسے وہ دوسری چیئر کو اٹھا کے دور پٹخ چکا تھا چونکہ دروازہ کھلا ہونے کے باعث اسکا شور باہر سب سن سکتے تھے۔۔

رافع جسنے گارڈز کو باہر بھی پورے لندن میں اسے ڈھونڈنے پر لگا دیا تھا خود اسکے آنے کا باہر ویٹ کرنے لگا ۔۔لیکن اسے اتنے غصے میں دیکھ کر اسکا اپنا دل کر رہا تھا وہ یہاں سے چلا جائے جس طرح وہ کرسی کو اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا کہیں اسے بھی نہ پھینکنا شروع کردے۔۔

اسے اپنی جان کے ساتھ اس ننھی سے جان کی بھی فکر ہو رہی تھی جو پتہ نہیں باس کے کہنے پر کہاں چلی گئی تھی۔۔

لیکن مجھے اسے بھیجنا پڑا ٹائگر اگر وہ یہاں مزید رہتی تو تم اسے شائد جان سے ہی مار دیتے اور جب تم کسی کو غلطی کرتے پکڑ لیتے ہو تو یہ بھی نہیں دیکھتے وہ شخص ہمارے لئے قیمتی ہے یہ نہیں وہیں اسے ایسے سزا دیتے ہو کہ وہ دم۔ توڑ دیتا ہے۔۔اور وہ لڑکی بہت ضروری ہے یہ بھی تم بھول جاؤ گے۔۔اسی لئے میں نے اسے کچھ دن ویلا میں بھیج دیا تاکہ اسکے زخم ٹھیک ہو جائے کچھ وقت دو اسے پھر خود جا کر لے انا۔۔

ٹائگر جس ظبط سے انکی بات سن رہا یہ وہی جانتا تھا وہ وہاں سے چلا گیا اگر مزید رکتا تو انہیں بھی نہ بخشتا۔۔

---

نین کو وہ اپنے روم۔میں۔لے ائی۔وہ سامنے واشروم ہے ۔۔جاو فریش ہو لو۔۔نین خاموشی سے چلی گئی۔۔خود وہ نیچے اگئی۔۔کھانہ لگانے اسے پتہ تھا آنا نے تو کچھ نہ کیا ہوگیا۔۔

وہ نیچے آئی اور کھانہ لگانے کا آڈر دیا کچھ ہی دیر میں انکا ڈائینگ ٹیبل سج چکا تھا۔۔مختلف کھانوں سے ۔۔

دی کون ہے وہ جسے آپ لائے ہو بتاؤ نہ۔۔انا اس سے کوئی تیسری بار سوال کر رہی تھی جسکا جواب ابھی تک سونیا نے نہیں دیا تھا۔۔

اسے خود بہت سارے سوال تھے جسکا جواب اسکے پاس نہیں تھا وہ اسے کیا بتاتی ۔۔

آنا مجھے باس نے پیلیس بلایا تھا بس میں وہاں چلی گئی۔۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ ٹائگر کسی لڑکی کو اپنے ساتھ پاکستان سے لایا ہے ۔۔کام کے سلسلے میں لیکن جب اس سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو بہت ہی بھیانک سزا ملتی ہے ۔۔بہت گھائل ہوچکی ہے اور اسے ریسٹ کی ضرورت ہے اور کمپنی کی بھی۔اسی لئے تم اسے لے کر جاؤ گی اور اسکی کیئر کروگی۔۔بس پھر میں اسے لے آئی ۔۔

اور اب اس سے آگے مجھ سے کوئی سوال مت کرنا اوکے۔۔چپ کر کے بیٹھ جاو۔۔وہ اسے جو پتہ تھا وہ بتاتی خاموش کرا گئی

دی بٹ آپکو یہ بات عجیب نہیں لگی ۔۔برو کسی لڑکی کو برداشت نہیں کرتے سب سے کتنا چڑتے ہیں اور آج تک انہوں نے کسی کو اپنے پاس بھی نہیں آنے دیا ہے تو پھر وہ خود کیسے کسی کو لاسکتے ہیں ،جو بات اب تک سونیا کو تنگ کر رہی تھی وہ خود اپنی زبان پر بھی لے آئی تھی۔۔

ہاں انا اب سمجھ تو میرے کو بھی کچھ نہیں ارہا۔۔پتہ نہیں کیا معجرا ہے۔۔ٹائگر بنا کسی رشتے کے کسی لڑکی کے پاس کبھی نہیں جائے گا یہ بات تو مجھے بہت اچھے سے اسکی پتہ ہے ۔۔لیکن۔پھر وہ اتنے دن وہاں رہ رہی تھی۔۔۔۔اور کیسے۔۔

اوہ مائی گاڈ۔۔انا چیخی۔۔اپ بھی وہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہی ہوں۔۔انا اسے اپنی طرف ہونقوں کی طرح دیکھتے بولی۔۔

ہاں لیکن۔ ایسا پوسیبل نہیں ہے آنا ۔۔ہمیں خود سے اندازے نہیں لگانے چاہئیے ۔۔ہو سکتا ہو وہ واقع ہی کسی مشن کے لئے لائی گئی ہو۔۔اور اگر ٹائگر نے اس سے شادی کی بھی ہوتی تو کبھی چھپ کے نہیں کرتا ہمارے سامنے کرتا۔۔ہم بھی اسکی خوشی میں شریک ہوتے۔۔انجوائے کرتے ان لمحوں کو جب ٹائگر بھی گروم بنے بیٹھا ہو۔۔اور تم نے دیکھا نہیں کتنا ٹارچر کیا ہے ٹائگر نے اسے ۔۔اسکے گال پر نشان کتنا درد ناک ہے ۔۔کتنی تکلیف دی ہے ٹائگر نے اسے۔ سونیا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔اسے بہت دکھ ہو رہا

تھا نین کی حالت پر۔۔اور غصہ بھی آرہا تھا ٹائگر پر کہ وہ اسے تو چھوڑ دیتا کتی سوئیٹ ہے وہ ۔۔پریٹی ہے۔۔پھر بھی۔۔لیکن وہ تو بے دل ہے اسے کہاں کچھ دکھتا ہے۔۔

اوہ دی کم اون مجھے ٹائگر برو کا وہ گال پر دیا ہوا نشان بہت اچھا لگا ہے وہ ان سے اور بھی زیادہ خوبصورت دکھ رہی ہے۔۔اپ نہ ہمیشہ کی طرح سینٹی ہی رہنا۔۔ہاں اور تم اپنے ٹائگر برو کی طرح پتھر دل ۔۔شرم تو نہیں اتی ایسے بولتے ہوئے تجھے وہ کتنے درد میں ہے اس بات کا اندازہ بھی ہے تمہیں۔۔

ہاں ہوگا درد بٹ اب میں کیا کر سکتی ہوں آپ مجھے تو ایسے ڈانٹ رہے ہو جیسے میں نے دیا ہو وہ نشان انہیں۔۔انا منہ بسورتی صوفے پر جا بیٹھی۔۔

---

---

رافع اسے باہر آتے دیکھ اپنی روالور نکال کر نیچے کی طرف دوڑا۔۔ٹائگر اوپر سے کھڑے ہوکر دیکھ رہا تھا جو اسکے حکم۔ پر۔ ادھر سے ادھر بھاگ رہے تھے۔۔مگر نین نہیں ملی۔۔وہ ادھر ہوتی تو ملتی نہ۔۔اسنے نخوت سے سر جھٹکا۔۔

اسکے اندر اشتعال انگیز لہریں اٹھیں۔۔اور گن کو لوڈ کیۓ اسی حلیے میں۔ وہاں سے باہر کی جانب بھاگا۔۔

کیا ہوا ٹائگر۔۔رافع اسے باہر جاتا دیکھ اسکے پیچھے لپکا۔۔

ٹائگر گارڈ کو دھکا دیتے خود کار میں بیٹھتے ڈرائیو کرنے لگا۔۔

رافع کی تو اسنے سنی ہی نہیں تھی۔۔رافع نے دوسری گاڑی نکالی اور اسکے پیچھے بھگا دی۔۔ٹائگر جب بھی ڈرائوِرنگ کرتا تھا بہت ہی ڈینجرس کرتا تھا ۔۔اسے ڈر لگنے لگا کہیں وہ خود کو کچھ کر ہی نہ بیٹھے ۔۔

---

---

اسکی گاڑی پر گارڈ کی نظر گئی ابھی وہ دروازہ پورا کھولتا ۔۔۔کہ اسنے گاڑی گیٹ پر ماری اور پورا دروازہ کھلتا چلا گیا ۔۔۔۔

گاڑی کے پورچ میں رکنے سے پہلے ہی وہ باہر نکلا ۔۔ نین نہیں بچے۔۔گی ۔۔

ہاں ٹھیک ہے اسنے بھاگنے کی کوشش کی ہوتی تو ۔۔۔ کوئ برائ نہیں تھی ۔۔ مگر کسی اور کے ساتھ یہاں آئ ۔۔۔اور کسی اور کے آڈرز پر ۔۔جبکہ اسنے اسے روم میں ہی رہنے کا حکم دیا تھا اور اسنے اسکی ایکبار پھر سے خلاف ورزی کی تھی۔۔۔ یہ گناہ تھا جس کی صرف سزا تھی ۔۔۔

وہ اندر آیا ۔۔۔ تو حال میں انا اور سونیا کو دیکھا ۔۔۔

اوہ ٹائگر برو "انا ایکدم چہکی اور دوڑ کر اسکے گلے لگی ----

کیسے ہو اپ "اسنے سوال کیا---

ہزار بار تمھیں کہا ہے بچوں کر طرح ریاکٹ مت کیا کرو "اسنے اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے یہاں وہاں دیکھتے کہا--

تو ٹھیک ہے مجھے بھی اپ بچوں کی طرح ٹریٹ مت کیا کرو "آنا نے شانے اچکاے اور دونوں ٹیبل پر کھانا لگاتی سونیا کے پاس اگئے --

For more visit (exponovels.com)

ٹائگر دیکھ رہا تھا اسکا چہرہ سپاٹ تھا ۔۔۔۔ اسنے اسکے آنے پر کوئ تاثر نہیں دیا تھا ۔۔۔۔

ٹائگر نے ریوالور صوفے پر پھینکی اور ٹیبل پر بیٹھ گیا ۔۔۔۔

آنا اسکو چھونا بھی مت"سونیا نے انا کو ریوالور کی طرف بڑھتے دیکھ ۔۔ بھڑک کر کہا ۔۔ تو آنا رک گئ جبکہ ٹائگر سونیا کی سپاٹ نظروں کو دیکھتا رہا۔۔۔۔اور پھر خود ہی کھانا کھانے لگا ۔۔۔

آنا سمجھ گئ تھی سونیا غصہ ہے ٹائگر سے اس لڑکی کی وجہ سے جسے اسنے ٹارچر کیا تھا۔۔

بیٹھو کھانا کھاؤ "سونیا نے اسکی اتری شکل دیکھ کر کہا --- تو وہ کھانا کھانے لگی ---

سونیا بھی بیٹھ گئی--

شازیہ جاو دانین کو بلا کر لاؤ"سونیا نے بنا کسی کی طرف نوٹس لیے --- ملازمہ کو کہا --- جو سر ہلاتی چلی گئی--

جبکہ ٹائگر خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا --- کبھی کبھی ہی اسے یہ کھانا نصیب ہوتا تھا -- مجبوری نہیں تھی ---

اختلاف تھے۔۔۔۔۔

بہن بھائیوں کے بیچ نہیں بلکہ پورے خاندان میں وہ اگر اکھٹے ہو جائیں تو لڑائی ہی ہوتی تھی اسی لئے ٹائگر نے انہیں یہاں رکھا ہوا تھا تاکہ وہ پرسکون زندگی جیئے ۔۔

یونو برو صبح دی ایک لڑکی کو لے آئی ۔۔

نام تو دیکھو اسکا دانین۔۔انا ہنسی۔۔

For more visit (exponovels.com)

خیر ہے تو صحیح پریٹی پرنسس کے جیسی۔۔ مسٹر آر میر نے کہا آپ لائے ہو اسے پاکستان سے ۔۔انا۔ سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

تمہیں اچھی نہیں لگی۔۔ٹائگر کے لہجے میں عجب خوفناک چھپا تھا۔۔جسے سونیا تو سمجھ سکتی تھی آنا نہیں۔۔

امم نہیں ایسا نہیں دکھنے میں تو بہت پیاری ہے میں نے ابھی ابھی کہا نہ وہ پرنسس کی طرح دکھتی ہے۔۔اور یقین مانو اسکے فیس پہ وہ سائن بھی آپ نے زبردست دیا ہے۔۔ بٹ چوہیا ٹائپ ہے۔۔اسنے اینڈ میں پاوٹ بنا کر کہا۔۔

سونیا نے پلیٹ میں کانٹا پٹخا ۔۔

مزید تم نے کوئی ایک لفظ ادا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔وہ بولی تو انا نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور خاموش ہوگئی۔۔

تب تک ملازمہ بمشکل نین کو کھینچتی کھانچتی۔ باہر لے آئی۔۔

ٹانگر کی آواز سن کر اسکا رنگ سفید پڑ گیا تھا اپنے سامنے دیکھ کر ۔۔تو اسکا اپنے قدموں میں کھڑے رہنا مشکل ہوگیا۔۔

For more visit (exponovels.com)

لو آگئی آپکی چوہیا۔۔انا کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی ۔۔جس پر گھور کر سونیا نے اسے دیکھا۔۔تو وہ سر جھکا گئی اور مزے سے کھانے لگی۔۔

آؤ بیٹھو دانین۔۔کھانا کھاو۔۔سونیا پیار سے بولی۔۔۔جبکہ نین سر جھکائے خوف سے رونے لگی تھی۔۔سونیا کو بری طرح افسوس ہوا۔۔ہاں وہ آنکھیں جھکائے کھانا کھا رہا تھا مگر اتنا اثر کہ ۔۔وہ کھڑی کھڑی کانپ رہی تھی۔۔کیا کچھ نہیں کیا ہوگا ۔۔اس شخص نے اسکے ساتھ جسے وہ اتنا پیار کرتی تھی۔۔لیکن۔معصوم لڑکیوں کے معاملے میں بلکل رعایت نہیں بخشتی تھی ۔۔اگر اسے پتہ چل جائے وہ کسی معصوم لڑکی کو بری طرح ٹارچر کر رہا ہے کسی چھوٹی سی غلطی پر تو وہ اسے کئی کئی دن ناراض رہتی ۔۔ٹائگر کو فرق تو نہیں پڑتا تھا لیکن وہ کوشش کرتا تھا کہ اسے نہ پتہ چلے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔کیونکہ کوئی بھی کچھ غلط کرے

گا اسنے اسے چھوڑنا نہیں تھا۔۔اور جس قسم کی وہ سزائیں دیتا تھا اس سے شیطان بھی پناہ مانگتا تھا۔۔

تم بیٹھو "سونیا اٹھی اور اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔۔ بدقسمتی سے ٹائگر کے عین سامنے بیٹھ گئی۔۔

اور تبھی ٹائگر کی نگاہ اٹھی ۔۔ لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ۔۔لیے وہ نین کو دیکھ رہا تھا انا کھانا کھانے میں مگن تھی سونیا نے ٹائگر کی طرف دیکھا ضرور مگر بولی کچھ نہیں ۔۔۔

البتہ نین بے ہوش ہونے کے قریب قریب۔ تھی نین کو اسنے اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر کھلایا ۔۔اور وہیں ۔۔۔ٹائگر کے چہرے سے۔۔ طنزیہ مسکراہٹ بھی اڑ گئی۔۔

انا آج رات میں تم۔لوگوں کے ساتھ رکوں گا۔۔اچانک ٹائگر آنا کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ سونیا نین کو اس دیو سے سینے میں چھپا لینا چاہتی تھی۔۔

وہ جانتی تھی جب تک نین اسکے نزدیک رہے گی ۔۔ تب تک وہ اسے کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔ اور اب ۔۔۔اسکا ایک یہی مشن تھا ۔۔۔۔ وہ نین کو اس سے بچائے گی۔۔لیکن۔جس مقصد کے لئے ٹائگر اسے لایا ہے وہ بھی اسے ویلا میں کریگا ۔۔کسی مشن جانا ہوگا تب ہی وہ جانے دے گی ایسے نہیں۔۔

ویلڈن برو۔۔

میں اپکا روم سیٹ کرا دیتی ہوں --وہ جلدی سے اٹھی--اور شازیہ کا سر کھانے بھاگی --

ٹائگر بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور نین نے سونیا کا ہاتھ سختی سے تھام لیا---ٹائگر قدم کا فاصلہ طے کرتے استک آیا--

اور جھک کر نین کے کان کے نزدیک ہوا-- نین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمیں پھٹے اور وہ اس میں سما جائے--

میں ویٹ کر رہا ہوں تمہارا مائے اسٹابری پرنسس --سپاٹ لہجے میں کہہ کر- --وہ دونوں کی جھکی پلکیں دیکھتا نین کے کان میں کہہ کر وہاں سے چلا گیا--

جبکہ نین سونیا کے سینے سے لگ کر بلک بلک کر کسی بچے کی طرح رونے دھونے لگی۔۔

مجھے بچا لیں پلیز۔۔وہ اسکی سونیا کی آنکھیں بھیگ گئیں ۔۔

کاش کاش میں تمھیں اس سے آزاد کرا پاتی"اسنے اسکا چہرہ پکڑا اور اسکے چہرے پر نشان دیکھ کر اسکا دل کٹ کے رہ گیا۔۔

تم کہیں نہیں جاؤ گی"سونیا نے اسکو سمجھایا۔۔۔

جبکہ نین نے نفی کی خوف زدہ نظریں اسپر ڈالیں ---

وہ مجھے ماریں گے----جب تم تم میرے ساتھ ہو وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا--سونیا نے اسکو سمجھایا --

جبکہ نین مان کر ہی نہیں دے رہی تھی--مجھے وہ یہاں اپنے مقصد کے لئے لائے ہیں اور میں یہاں رہ کر انکے ساتھ کام کیسے کروں گی--جب کام ہوگا تب کی تب دیکھ لیں گے --

ریلیکس نین--کچھ نہیں ہوگا--سونیا نے بلآخر اسے قابو کر ہی لیا--

---

---

وہ رات گئے پورے گھر میں ٹہل رہا تھا نین۔ سونیا۔ کے روم میں تھی جبکہ انا سو چکی تھی ۔۔وہ۔ ٹہلتے ٹہلتے لان میں آگیا ۔۔اگر کوئی کہتا ۔۔اس وقت۔ ٹائگر اپنی طبیعت کے بر عکس ضبط کے مراحل میں تھا۔ تو یہ حقیقت تھی۔

اسکی اندر کی چنگاریاں مٹنے کا نام نہیں لے رہیں تھیں ۔۔ مگر وہ سونیا کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

-- کیوں شاید وہ خود بھی نہیں جانتا تھا ---

وہ ان دونوں پر اپنا وہ روپ نہیں لانا چاہتا تھا جس سے وہ سہمے خاص کر انا کے کیونکہ وہ ابھی کافی چھوٹی تھی-- لیکن سونیا اور وہ ٹوئنز تھے--اگر سونیا نے نین کے چہرے پر نشان نہیں دیکھا ہوتا تو وہ نہ سمجھتی کہ آسکے ساتھ ٹائگر نے کچھ غلط کیا ہے -- لیکن اس نشان کی وجہ سے اب معاملہ بگڑ گیا تھا --ایسا نہیں تھا وہ سونیا سے ڈر رہا تھا --وہ بس نین اور اپنی حقیقت نہیں کھولنا چاہتا تھا--وہ۔دکھنے میں معصومیت کا پیکر نہ ہوتی تو سونیا کبھی ایسا بی ہیوو نہ کرتی --وہ جانتی تھی ٹائگر بلاوجہ بھی کسی کو کچھ نہیں کہتا لیکن کوئی چھوٹی سی بھی بھول۔چوک ہوجائے تو وہ شیطان کا روپ لے لیتا ہے--اور اسے اسی بات پر اختلاف تھا کہ وہ اگر معصوموں کی چھوٹی موٹی غلطی معاف کر بھی دے

توکوئی گناہ نہیں ہوجائے گا۔باقیوں کو بھلے ہی نہ بخشے ۔لیکن ٹائگر نے اپنی دہشت اسی طرح ہی تو پھیلائی تھی۔

مگر نین کو تو وہ بخشنے والا نہ تھا یہ بات طے تھی ۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسنے ونڈو سے دیکھا تو وہ دونوں سو رہی تھیں۔۔ٹائگر جلدی سے اندر گیا اور نین کو بازوؤں میں بھر کر وہ دوسرے روم میں لے آیا۔اور دروازہ۔پاوں سے بند کر کے وہ اسے بیڈ پر زور سے پٹخنے والے انداز میں لٹاتے وہ اسکے ساتھ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔

نین کراہ کر رہ گئی۔۔خود کو سنبھالتے وہ بمشکل اٹھ کر بیٹھی نظر ساتھ بیٹھے ٹائگر پر گئی تو بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گئی۔۔ٹائگر بنا کسی تاثر کے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

نین کے لئے سانس لینا دشوار ہوگیا۔۔وہ سچ میں اسکے سامنے تھا یا وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی۔۔اسے سمجھ نہ آئی اسی لئے روم میں نظر گھومائی تو اسے سونیا کہیں دیکھائی نہیں دی۔۔اور یہ کمرہ بھی کوئی اور سا لگا۔۔اسکا مطلب میں سونیا کے ساتھ نہیں ہوں ۔۔یہ مجھے وہاں سے لے آئیں ۔۔نین۔کے اتنی ٹھنڈ میں بھی پسینہ نمودار ہوا۔۔وہ اٹھ کرجانے لگی لیکن ٹائگر اسے پکڑ کر اپنے قریب کھینچتے واپس بیٹھا گیا نین کی حالت گھبراہٹ کی وجہ سے بگڑنے لگی لیکن سامنے کھڑے شخص کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔کیا ہوا بیبی ۔۔ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔اتنے وقت سے ملاقات نہیں ہوئی ہماری ۔۔اکیلے ٹائم سپینٹ نہیں کرنا چاہو گی۔۔

ٹائگر اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولا۔۔ نین اسکی اتنی نرمی سے مزید خوفزدہ ہورہی تھی۔۔پلیز ٹائگر۔۔ایم سوری۔۔نین اسکے سینے میں منہ چھپاتے روتے ہوئے بولی ۔۔۔کیوں کیا ہوا پرنسس ۔۔کچھ ہوا ہے کیا ہمارے درمیان جو تم سوری بول رہی ہو۔۔ٹائگر انجان بنتا پوچھ رہا تھا نین اسکے سینے سے نکل کر اسے دیکھنے لگی۔۔سانسوں کی رفتار حد سے زیادہ تیز تھی۔۔۔جو ٹائگر سے چھپی نہ تھی۔۔میں میں خود نہیں آئی مجھے مجھے آپکے باس نے کہا تھا کہ میں سونیا کے ساتھ یہاں چلی آؤں میں نے کہا بھی میں نے نہیں جانا لیکن انہوں نے پھر بھی بھیج دیا۔۔اور آپ ۔۔اپ نے کہا تھا نا کہ میں انکی کسی بھی بات کو رد نہ کروں۔۔تو مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا ۔۔نین اسے خود ہی سب بتاتی چلی گئی۔۔کہ۔وہ اسے کوئی پنش نہ کرے۔۔میں نے کیا تم سے کوئی سوال کیا۔۔وہ اس اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے بولا۔۔نین نے نفی میں سر ہلایا ۔۔پہلی بات وہ میرے باس نہیں تمہارے اور باقی سب کے ہیں۔۔میں اپنا باس خود ہی ہوں۔۔اور دوسروں کا

بھی --دوسری بات کہ ہاں میں نے کہا تھا کہ انکی کسی بات کو نہیں ٹالنا لیکن میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میرے حکم۔کی بھی خلاف ورزی کبھی نہ کرنا--لیکن۔تم۔نے پھر بھی کی--اگر تم میرے حکم کو انکے حکم پر اہمیت دیتی تو تمہیں کوئی کچھ نہ کہتا کوئی نقصان نہ پہنچتا--لیکن۔اب تم۔نے میرے حکم پرانکے حکم۔کو فوقیت دی ہے تو اسکی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی--سوئیٹ ہارٹ --وہ اسکے بالوں کو سختی سے جکڑے بولا--

ٹانگر پر مجھے جو کہا گیا تھا میں نے وہی کیا --پلیز ٹانگر مجھ میں۔ اب اور ہمت نہیں کچھ بھی سہنے کی پلیز میں --مروں گی نہیں لیکن زندہ لاش بن جاؤں گی اور آپکے کسی کام کی نہیں رہوگے جس مقصد کے لئے لائے ہیں وہ بھی نہیں ہو سکے گا--میں معافی مانگ رہی ہوں نہ آپسے --پلیز مجھے معاف کر دیں--نین کی آنکھیں اشکبار تھیں ٹانگر کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شائد بخش دیتا لیکن یہاں ٹانگر تھا کوئی اور نہیں جو اپنی عادت سے مجبور تھا

--کسی کی غلطی کو وہ معاف نہیں کرتا تھا بلکہ درد ناک سزا دیتا تھا--اور ابھی بھی وہ کوئی رحم کھانے والی نظروں سے اسے نہیں دیکھ رہا تھا--نین کا دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا--

پرنسس غلطی تم نے کی ہے اور ٹائگر کبھی غلطی کو اگنور نہیں کرتا بھیانک سزا دیتا ہے .جو اب تمہیں ملنے والی ہے--مجھے لگا اب تم کوئی ایسی حرکت نہیں کروگی جس سے تمہیں تکلیف دینی پڑے مجھے--اسی لئے خود تمہاری کیئر کر رہا تھا جو کبھی میں نے اپنے لئے نہیں کیا وہ تمہارے لئے کر رہا تھا--تاکہ تم جلد از جلد ٹھیک ہو جاؤ مکمل طور پر اور ہم اپنا کام شروع کر سکیں۔لیکن۔تمہیں شائد ٹائگر کی سختی سے لوو ہو گیا ہے تو اب خود کو اچھے سے پریپیر کر لو--زیادہ نہیں کچھ گھنٹوں کے لئے --اگر زندہ بچ گئیں تو ٹائگر تمہیں اپنے سینے سے لگائے گا اور تمہیں پھر سے ایک موقع دیگا لیکن اگر اسکے بعد تمسے کوئی

غلطی ہوئی تو اسکی سزا صرف موت ہوگی یہ بھی یاد رکھنا۔۔یہ بھی ڈھیل صرف تمہارے لئے ہے پتہ نہیں کیوں دے رہا ہوں لیکن دے رہا ہوں۔۔اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو پہلی غلطی پر ہی اپنے رب سے جا ملا ہوتا۔۔۔

نین کا دل کیا دھارے مار مار کر روئے ۔۔وہ پھر سے کوئی سزا اسے دینے والا تھا وہ بھی ایسی کہ اسے پہلے سے ہی شک تھا کہ وہ نہیں بچے گی۔۔اللہ جی ۔۔اسنے اپنے دل میں رب کو پکارا۔۔لیکن شائد یہ قبولیت کا وقت نہیں تھا اور اسے ابھی اور سہنا تھا ٹائگر کے ٹارچر کو۔۔

جیم ۔۔کم فاسٹ۔۔اسنے ہانک لگائی تو ایک ملازم دورا چلا ایا۔۔

یس سر--

جلدی سے اس پورے کمرے میں جتنی بھی گرم کپڑے، بلنکٹس، کشنز، بیڈ شیٹ ، یہ سب باہر پھینکو-- جلدی پانچ منٹ میں سب غائب ہو جانے چاہئیے --وہ اسے آڈر دیتے بولا-- جسپر وہ فوری عمل کرنے لگا-- نین کو وہ بیڈ سے اٹھا کر کھڑا ہوگیا-- نین کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرنا چاہ رہا ہے ایک تو وہ اس سرویینٹ کے سامنے ہی اسے اٹھائے کھڑا تھا جسپر نین شرم سے اسکے اندر چھپتی چلی جا رہی تھی--

وہ سب لے کر چلا گیا تو ٹائگر نے بڑے آرام سے اسے بیڈ پر بیٹھا دیا--اور خود ایسی کا ریموٹ لے کر فل ڈگری پر ایسی اون کرتا ریموٹ نیچے گرا کر اسکے اوپر پاؤں رکھ کر اسے

مسل چکا تھا۔۔کڑچ کرچ کی آواز کمرے میں گونجی۔۔نین کا وجود اس تھوڑی سی ہی دیر میں ٹھنڈا ہونے لگا۔۔وہ پریشانی سے اسے یہ سب کرتا دیکھ رہی تھی۔۔

تو پھر ملیں گے مائے اسٹابری پرنسس ۔۔اگر تم زندہ بچ گئیں تو۔۔وہ اسکے قریب آتے اسے پر جھکے بولا وہ اتنا قرب تھا کہ اسکے لب نین کی چھوٹی سی نیوز سے ٹچ کر رہی تھی۔۔

نین کے اندر سنسی دوڑ گئی۔۔وہ سکتے میں چلی گئی اسکے لبوں کی لمس سے۔ٹائگر کچھ دیر کے بعد۔وہاں سے جانے لگا۔۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ ہوش میں ائی۔۔اسے اب سمجھ آرہی تھی وہ کیا کر کے گیا تھا۔۔۔نین جلدی سے اٹھ کر دروازے کی طرف لپکی اور دروازہ پیٹنے لگی۔۔ٹائگر ٹائگر ایم سوری ٹائگر پلیز مجھے باہر نکالیں۔۔یہاں بہت ٹھنڈ ہے۔۔ٹائگر مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے میں مر جاؤ گی ٹائگر ۔۔پلیز دروازہ کھولیں ٹائگر۔۔وہ اپنی

جان ہلکان کررہی تھی۔۔زور زور سے دروازہ پیٹ رہی تھی،چیخ رہی تھی ،لیکن وہ سن کر بھی نہیں سن رہا تھا۔۔وہ یہ سب اپنے کان سے لگے بلوٹوتھ میں سن رہا تھا آنکھوں سے ٹیب پر دیکھ رہا تھا لیکن بے حسی کا لبادہ اتنا وسیع تھا کہ کتنے لوگ ہٹانے پر لگ جاتے تو بھی نہ ہٹتا۔۔ وہ گیا نہیں تھا وہی دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا تھا۔۔اور وہ سب دیکھ کر نہ ہی اسے خوشی ہورہی تھی اور نہ درد لیکن پھر بھی وہ اسے تکلیف میں دیکھ رہا تھا۔۔جبکہ کوئی اور تو اسے نہیں سن سکتا تھا کیونکہ روم ساؤنڈ پروف تھا۔۔تو اسکی درد بھری پکار کوئی نہیں سن پار رہا تھا۔۔سونیا بھی گہری نیند میں تھی ۔۔جسے بھنک بھی نہ پڑی کہ کیا ہو رہا ہے۔۔اور انا تو گھوڑے کھوتے بیچ کر سوتی تھی اسے کب کہاں پرواہ کس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔

نین کا تھوڑی ہی دیر میں۔ بہت برا حال ہوگیا تھا رو رو کر اسکی آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔۔اسے اپنا خون رگوں میں جمتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

ٹائگر آپ ۔۔اپ اتنے ظالم کیوں ہیں۔۔کیسے کر لیتے ہیں یہ سب۔۔کیا ملے گا آپکو مجھے اتنی تکلیف دے کر۔۔وہ وہیں دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھتی خود میں سمٹتی اسے سے مخاطب تھی جو اسے بنا کسی تاثر کے سن رہا تھا۔۔

اللہ جی آپ آپ بھی نہیں دیکھ رہے میں کس تکلیف سے گزر رہی ہوں وہ بھی بنا کوئی گناہ کئے کیا قصور ہے میرا۔۔جو مجھ سے میرے ماں باپ لے لئے اپنے۔۔ایک چھوٹی سے بچی جو اس دنیا میں اکیلے سسکنے کے لئے چھوڑ دیا۔۔ہاں اپنے مجھے پھر سہارا بھی دیا لیکن وہ پھر سے لے لیا۔۔کیا قصور تھا میرا۔۔پھر اس صحرا میں اکیلے چھوڑ دیا جہاں صرف

زہریلے سانپ ، بچھو رہتے تھے جو بات بات پر ڈنگ مارتے اور چلے جاتے ڈنگ مارتے اور چلے جاتے اور میں میں اتنی بے بس تھی کہ چیخ بھی نہ سکتی تھی۔۔کیا قصور تھا میرا ۔۔وہ سب حویلی والے بھی ایک سے بڑھ کر ایک ظالم تھے ۔۔وہاں ہر وقت مجھے اپنی جان سے زیادہ عزت کے کھو جانے کا ڈر لگا رہتا۔۔کتنے مشکلوں سے تو مجھے رہائی ملی تھی وہ بھی آپ نے دی سب کچھ لے لینے کے بعد بھی آپ نے مجھے ایک اور سہارا دیا تو مجھے لگا شائد اب ،اب میری ۔۔ مم۔۔میری آزمائش ختم ہوگئی ہے۔۔،،،لیکن ایسا نہیں ہوا ۔۔اللہ جی میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں آپسے کبھی غفلت نہ برتوں ۔۔اپ ۔۔اپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے سہارا لیا ہے تو مجھے سہارا دیا بھی ہے آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ اب بھی اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ مجھے سہارا دیا وہ بھی میرے خاوند کے روپ میں۔۔ہاں وہ نہیں مانتے اس نکاح کو لیکن کیا تو ہے نہ ۔۔وہ جو کہہ لیں ہماری شادی ہوئی ہے رخصتی ہوئی ہے چاہے جن بھی حالات میں ہوئی لیکن ہوئی تو ہے نہ۔۔لیکن اپکو پتہ ہے تب کے

اور اب کے سہارے میں کیا فرق ہے --وہ سب مجھ پر جان چھڑکنے والے تھے اور یہ --یہ میری جان لینے کے در پر ہیں۔

۔اللہ جی --میں۔جب جب بے سہارا ہوئی کبھی کوئی شکوہ کوئی خواہش نہیں کی شکوہ یہ نہیں کہ یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں کیا--اور خواہش یہ کہ میرے لئے کوئی سہار بھیج دیں--اپنے آج تک جو دیا خود دیا اپنی مہربانی سے دیا اللہ جی کیوں کیونکہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں--لیکن۔زندگی میں پہلی بار کچھ مانگا ہے آپسے وہ بھی اپنی زبانی--خود سے اللہ جی--تو کیا آپ مجھے ایسے ہی خالی ہاتھ لوٹائیں گے ---میری دعا قبول کئے بغیر ہی مجھے مرنے دیں گے--کیونکہ یہ ٹھنڈ مجھ سے اب اور برداشت نہیں ہورہی اللہ جی--میں--میں مر جاؤں گی--لیکن میں مرنا نہیں چاہتی --میں خود دیکھنا چاہتی ہوں کہ جو شخص نفرت اس حد تک کرتا ہے تو وہ۔محبت کس جنون کی حد تک کرتا ہوگا--میں

انکی محبت انکے عشق کو محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔ٹائگر جو اسکی باتیں سن رہا تھا وہ اسکی آخری بات پر مسکرایا۔۔پرنسس کیوں چاہتی ہو اس درندے کی محبت کیوں میرے عشق کو محسوس کرنا چاہتی ہو تم میں میری نفرت سہنے کی تو رکھتی ہمت نہیں تو میرا عشق کہاں برداشت کر پاوگی۔۔اور مجھے کبھی نہیں ہوگا تم سے عشق مجھے صرف اپنے کام سے عشق ہے اور لندن سے ۔۔بس میرے لئے یہی سب کچھ ہیں اسکے علاؤہ کسی کے لئے میرے دل میں کوئی جگہ نہیں۔۔ ,وہ اسکی باتوں پر اسے مخاطب تھا جو اسے سن ہی نہیں پارہی تھی یا وہ خود کو ہی بتا رہا تھا۔۔ٹائگر کو اچانک ہی کال آگئی جسپر اسے غصہ تو بہت آیا لیکن فون پر دایان کا نمبر دیکھ کر اٹھا لیا کیونکہ اگر اسنے اسوقت اسے فون کیا تھا تو ضرور کوئی بات تھی دوسری طرف سے جو اسے خبر دی گئی اسپر وہ آگ بگولہ ہوتے وہاں اپنی نین کو ٹھنڈ میں مرتے چھوڑ کر چلا گیا۔۔

لیکن میں جب جب آپسے انکے دل میں اپنے لئے محبت مانگتی ہوں تب تب مجھے صرف وہ درد اور نفرت دیتے ہیں۔۔اپ ۔۔اپ کب کریں گے میری دعا قبول میں منتظر ہوں۔ میرے رب ۔۔اپکی بندی آپسے کچھ مانگ رہی ہے پلیز اسے خالی ہاتھ نہ لوٹائیں۔۔۔پلیز اللہ جی۔۔نین خود سے اپنی جان نکلتی محسوس کر رہی تھی۔۔وہ ہمت کر کے بمشکل گرتے پڑتے بیڈ تک پہنچی ۔۔اور وہیں وہ بے ہوش ہوگئی ۔۔

---

---

ٹائگر غصے میں اپنے آفس پہنچا تھا۔۔راستے میں جو چیز بھی سامنے آرہی تھی وہ اسے لات مارتے اڑاتا جا رہا تھا۔۔سب ہی اپنے باس کے اس جلادی روپ سے خوفزدہ ہورہے تھے ۔۔

ٹائگر کے اسکے باہر جو گارڈز کھڑے تھے انکی بھی ٹانگیں کانپنے لگ گئیں تھیں۔۔کیونکہ وہ آج بلڈی ٹائگر بن کر آرہا تھا ۔۔دایان اور رافع کو جب سے یہ نیوز ملی تھی وہ خود بھی تب سے پریشان تھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب آگے کیا ہوگا ۔۔اسی لئے۔ دایان نے ٹائگر کو بتانا ضروری سمجھا جسپر ٹائگر دوڑتا ہوا وہاں پہنچ چکا تھا۔۔

کس کی اتنی ہمت ہے کہ مجھے میری سیٹ سے برخواست کر سکے میں اس کتے کے ٹکرے ٹکرے کر کے اپنے ہنی کو نہ کھلادوں تب تک میں چین سے نہیں بیٹھوں

گا۔۔ٹائگر آندھی طوفان بنا اندر آتے دایان کا گریبان پکڑے دھاڑا آج تو دایان اور رافع بھی ڈر رہے تھے اسے اتنے غصے میں دیکھ کر۔۔رافع دایان کو ٹائگر سے آزاد کرنے کے لئے بڑھا تو ٹائگر نے اسکا گریبان بھی پکڑ کر دونوں کو دوڑ دھکا دے دیا۔۔ٹائگر ریلیکس ہو جاؤ یار سمجھو ۔۔ہم کب سے اس معاملے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن۔اب بات بگڑتی جارہی ہے اور تم بھی یہ بات اچھے سے جانتے ہو مافیا کا یہی اصول ہے مافیا کنگ وہی رہتا ہے جسکا جانشین ہو۔۔وارث جو اسکے بعد اس نشست کو سنبھالے ۔۔لیکن تم شادی کر کے ہی نہیں دے رہے ۔۔شادی کرنا ضروری ہے ۔۔اور بیٹے کا ہونا لازم ۔۔تمہاری گدی خطرے میں ہے یہ بات مسٹر آر میر تمہیں پہلے ہی دن سے تمہیں سمجھاتے آرہے ہیں لیکن تم ہوکہ بس اسی رٹ میں ہو کہ تمہاری زندگی میں شادی کی کوئی جگہ نہیں۔۔دیکھو اب تک تم کنگ بنے رہے وجہ تمہاری اپنی پاور اور مسٹر آر میر ہی تھے۔جنہوں نے ہمیں ہر موڑ پر ہی سپورٹ کیا ہے۔۔انکے چار بیٹوں کی وجہ سے آج تم ہی کنگ ہو ۔۔لیکن۔اب وقت آگیا ہے کہ تم شادی کر لو اور وارث پیدا کرو تاکہ ان کتوں

کے منہ بند ہو جائیں ۔۔میں جب بھی کہتا ہوں تم اسی طرح میرا منہ بند کر دیتے ہو ۔۔لیکن آج تمہیں کوئی فیصلہ کرنا ہی ہوگا۔۔ورنہ یہ گدی۔۔

کسی میں بھی اتنی اوقات نہیں ٹائگر کو اسکی نشست سے ہٹا سکے۔۔ٹائگر اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا ۔۔

ہاں یہ تو ٹھیک ہے بٹ اسکے بارے میں بھی سوچو اور فی الحال بتاؤ کہ ہم کیا کہیں ان سب سے جو سر کھا رہے ہیں۔۔رافع نے اسے سمجھایا۔۔

کسی بھی طرح اس میٹنگ کو تم لوگ خود ہی ہینڈل کر لو۔۔

ٹائگر کے کہنے پر ان دونوں نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

ٹائگر تمہاری برتھڈے پارٹی میں بیوی کو تم نے اناؤس کرنا تھا۔۔لیکن تم نے شادی ہی نہیں کی تھی تو بیوی کہاں سے لاتے جسے اناؤس کرتے ۔۔ہم۔نے بڑی مشکلوں سے تب بھی منہ بند کئے یہ کہہ کر کہ کچھ ہی وقت میں تم شادی کر لو گے۔۔

لیکن اب معاملہ گرم ہورہا ہے ۔۔سو پلیز کچھ کرو۔۔دایان نے ایک اور کوشش کی اس سر پھرے انسان کو سمجھانے کی جو شادی نہ کرنے کی ہی رٹ لگائے رکھتا تھا۔۔مسٹر آر میر بھی تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔رافع نے اسے ایک نئی اطلاع دی۔۔ہاں اب وہ بھی یہی

کہیں گے جو تم دونوں بک رہے ہو کب سے۔۔وہ نخوت سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔اب انہیں ہی پھر سے اس سچویشن کو ہینڈل کرنا تھا۔۔

لیکن ان دونوں نے یہ بات نوٹ کی تھی اس بار ٹائگر نے یہ بات ایک بار بھی نہیں کہی تھی کہ وہ شادی نہیں کریگا یا اسکی لائف میں اس رشتے کی کوئی جگہ نہیں ہمیشہ والا جواب اس بار کیوں نہیں بولا اسنے کیا وہ واقع میں شادی کا سوچ رہا ہے ۔۔ہاں اگر ایسا ہے تو بہت ہی اچھی بات تھی لیکن ایسا نہیں ہے تو اسکی گدی خطرے میں تھی۔۔یہ بات ٹائگر بھی اچھے سے جانتا تھا۔۔

---

دانین --دانین یار کتنا ٹائم ہو گیا تم۔واشروم سے نکل کر ہی نہیں دے رہی -- جلدی بھی کرو-- سونیا جو جلدی اٹھ گئی تھی تاکہ انا کے لئے بریک فاسٹ بنا سکے اسنے یونی جانا تھا لیکن اب وہ لیٹ ہو رہی تھی الریڈی وہ لیٹ اٹھی تھی الارم تو کب کا بج بج کر اب بیچارہ اوفف ہوچکا تھا لیکن وہ اب اٹھی تھی----اتنا ٹائم کوئی لیتا ہے کیا--کیا وہ واشروم میں۔ ہے بھی یا نہیں-- سونیا ادھر سے ادھر ٹہلتے سوچتی واشروم کا دروازہ ناک کرنے لگی مگر یہ کیا وہ تو کھلا تھا--اسکے ہاتھ لگانے پر وہ کھلتا چلا جا رہا تھا--اور وہ منہ کھولے دیکھ رہی تھی--

دانین واشروم میں نہیں ہے کیا--وہ خود سے بڑبڑائی۔اور جلدی سے اندر آکر دیکھا پر نین کہیں دیکھائی نہیں دے رہی تھی--

یہ لڑکی صبح صبح کہاں چلی گئی۔۔باہر تو نہیں جا سکتی وہ بہت ڈری ہوئی تھی اور اسی ڈر سے وہ سو بھی نہیں پارہی تھی میں نے کتنی مشکلوں سے اسے سلایا تھا۔۔پھر ۔۔اوہ۔مائے گاڈ۔۔کہیں ٹائگر نے تو۔۔افف میں نے یہ پہلے کیوں نہیں سوچا۔۔سونیا بھاگتے بھاگتے ٹائگر کے روم۔میں گئی جو کل انا نے سیٹ کروایا تھا۔۔ٹائگر کا کوئی الگ سے روم۔نہیں بنایا گیا تھا۔۔کیونکہ وہ یہاں کبھی رہا ہی نہیں تھا۔۔ویسے تو بہت سارے کمرے تھے لیکن ٹائگر کے لئے انا نے اپنی مرضی سے ایک کمرہ سیٹ کروایا تھا۔۔جو اسکے مزاج پر تو پورا نہیں اترتا تھا لیکن اسنے پھر بھی کوشش کی اسے کوئی پرابلم نہ ہو یہاں رہنے میں۔۔

لیکن۔وہ جب روم میں آئی تو اسے باہر سے بند پا کر حیران رہ گئی۔۔یہ کیا یہ روم تو لاک ہے پھر۔۔کیا ٹائگر اسے لے کر چلا گیا۔۔نہیں وہ ایسے کیسے اسے بتائے بنا لے کر جا

سکتا ہے۔۔ٹائگر کیا کر رہے ہو تم مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی ۔۔ایک تو تم لڑکیوں کو منہ نہیں لگاتے تو اب جب میں اسے تمسے خود دور کر رہی ہوں تو کیوں اسے روم سے لے گئے۔۔کیا ہوگا تم نے اس معصوم کے ساتھ۔۔

شائد وہ اندر ہو اسے ٹارچر کر رہا ہو۔۔روم۔اسنے جان بوجھ کر بند کروایا ہو تاکہ مجھے لگے وہ یہاں ہے ہی نہیں۔۔ٹائگر یو آر سچ ا ویری سمارٹ اینڈ ہارٹ لیس پرسن ۔۔رئیلی سونیا روم کو ان لاک کرتی بولی۔۔

اور اندر کا منظر دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔اوہ مائے گاڈ۔۔

دانین--ایک دل خراش چیخ اسکے منہ سے برآمد ہوئی-- تھی جسپر انا جو ابھی ابھی اپنے روم سے باہر نکلی تھی-- بھاگتے ہوئے اسکے پاس پہنچی--کیا ہوا دی اتنا چیخ کیوں رہے ہو اپ--کوئی بھوت ووت دیکھ لیا ہے کیا اپنے--انا جسنے سامنے نہیں دیکھا اسی لئے وہ نارمل تھی--اور اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی--سونیا نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اسکا رخ نین کی جانب کیا جو بیڈ پر نیلی خود میں سمٹی بے ہوش پڑی تھی--اسے دیکھ کر انا کی بھی چیخ نکلی---اچانک ہی انہیں ٹھنڈ کا احساس ہوا نظر ایسی پر گئی تو دنگ رہ گئی اوہ گاڈ--یہ کس نے کیا یہ لڑکی کتنی بڑی فولش ہے اتنا ہائے ٹیمپریچر کر کے سو رہی ہے--انا نین کو دیکھتے بولی--لیکن۔انکی نظر نیچے فرش پر پڑے ٹکروں پر گئیں--تو وہ اور پریشان ہوگئی--

سونیا ہوش میں آتے اسکی طرف لپکی۔۔انا جلدی آو شازیہ کو بھی آواز دو اسے دوسرے روم میں لے کر چلیں جلدی ۔۔سونیا اسکی سانسیں چیک کرتی بولی جو نا چلنے کے برابر ہی لگ رہی تھی۔۔ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے اور اسکی باڈی بھی نیلی ہی نظر آرہی تھی۔۔جس میں لرزش طاری تھی۔۔وہ تو اسکی حالت دیکھ کر ہی ڈر گئی۔۔

اتنے میں شازیہ آئی اور تینوں نے مل کر اسے دوسرے روم۔میں شفٹ کیا۔۔وہاں انہوں نے پہلے سے ہی ہیٹر اون کیا ہوا تھا وہ بہت گرم اور آرام دہ کمرہ تھا۔۔

انا ڈاکٹر کو پہلے ہی بلا چکی تھی۔۔ڈاکٹر اسکی حالت چیک کر کے انہیں دیکھنے لگی۔۔بولی کچھ نہیں۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر بتائیے نہ کیسی ہے دانین اب۔۔سونیا بے حد متفکر تھی اسکی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔۔

متفکر تو انا بھی تھی۔۔اسنے ٹائگر کو کال کر کے ساری سچویشن بتا دی تھی کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔یہ جانے بغیر یہ سب کرنے والا ہی وہ خود ہے۔۔ٹائگر کال سنتے ہی جو اس طرف ہی آرہا تھا جلدی سے پہنچا۔۔ڈرائیو کرتے وقت وہ یہی سوچ رہا تھا کیا وہ بچ پائے گی یا۔۔اسنے اسے اپنے سے بہت دور کر دیا وہ بھی ہمیشہ کے لئے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیوں سوچ رہا تھا اسکے بارے میں ۔۔جبکہ اسے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا وہ جیئے یا مرے اسی لئے تو اسکی اتنی سی غلطی پر وہ اسے اتنی بھیانک سزا دے چکا تھا۔۔

دیکھئے انہیں حرارت کی ضرورت ہے اور یہ ٹمپریچر بھی انکے لئے کافی نہیں۔۔انہیں جسٹ انٹرنل ہیٹ کی ضرورت ہے اسکے علاؤہ کچھ نہیں ۔۔

Is she married..

انکے اس سوال پر وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔

No but why are you asking..

دیکھے مس سونیا میں نے آپسے کہا کہ انہیں انٹرنل ہیٹ کی ضرورت ہے تو اسی لئے پوچھا ہے کہ کیا یہ میریڈ ہیں ۔۔اگر ہیں تو انہیں انکے ہسبینڈ ہی ٹھیک کرسکتے ہیں۔۔ورنہ یہ کسی بھی وقت اپنی آخری سانس بھی کھو دے گی جو لے رہی ہیں۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ بے حسی سے کہتے وہاں سے جانے لگی۔۔ٹائگر جو انکی یہ گوہر افشانی سن چکا تھا ۔۔ٹھٹکا۔۔اوہ تو اب مسٹر ٹائگر اپنی ہی دی گئی موت کو زندگی میں بدلے گا۔۔وہ بنا کسی تاثر کے وہاں پر رکھے صوفے کو ٹھوکر ماری کر خود سے بڑبڑایا۔۔سونیا اور انا اس آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔۔

.....,.....

برو دیکھیں نہ دانین کو پتہ نہیں یہ سب کیسے ہوگیا ۔۔اور آپکو پتہ ہے انہیں صرف انکے ہسبینڈ ٹھیک کر سکتے ہیں عجیب سی ہی بات بول کے گئی ہے وہ ڈاکٹر ۔۔انا ٹائگر کو شاک کی کیفیت میں بتا رہی تھی آخر میں اسنے برا سا منہ بنایا۔۔

For more visit (exponovels.com)

سونیا اسکے پاس نہیں آئی تھی کیونکہ وہ جان گئ تھی یہ سب اسنے ہی کیا تھا۔۔انکھیں آنسووں سے تر تھیں۔۔وہ دکھ بھری نگاہوں سے اسے گھورتے وہاں سے نکل گئی اور ٹائگر گہرہ سانس بھر کر رہ گیا۔۔

You don't need to worry about her , she will be fine as soon as possible.You go to uni, it's getting late

۔۔ٹائگر اسکے بالوں پر اپنا لمس چھوڑتا بولا۔

Oh bro yes you are right I'm getting late and .I think I have to go now ..and hope when I come back, she should be fine..

وہ اسکے گالوں پر کس کرتی نین پر آخری نگاہ ڈال کر چلی گئ۔۔

Wait, I have called Rafay, he is about to arrive, go with him.

وہ جو جارہی تھی رافع کے نام پر اسکے قدم رک گئے۔۔

اوہ نو۔۔اس کھڑوس کے ساتھ تو نہیں جانا مجھے پھر سے کوئی حکم۔جمائے گا۔۔اسنے دل میں سوچا چہرے کے زاویے اسکا نام سنکر ہی بگڑ گئے تھے۔۔ لیکن۔ٹائگر نے اسے بلا لیا تھا تو اب تو وہ اسے انکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

Okay bro ..

وہ بس اتنا ہی بولی اور نیچے چلی گئی۔۔

ٹائگر اپنی بریڈ پر ہاتھ پھیرتا دروازہ بند کر کے واشروم میں بند ہوگیا۔۔کچھ دیر بعد آیا تو ٹراؤزر پہنے ہوئے گیلے بال ماتھے پر گر رہے تھے جنہیں اسنے سائیڈ پر بھی کرنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔اور شرٹ لیس ہی نین کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔نین کی سانسیں بے حد مدھم چل۔رہی تھی جبکہ روم کافی گرم تھا۔۔ٹائگر نے ٹیمپریچر نارمل کیا اور نین کے ساتھ ہی دراز ہوگیا۔۔

بڑے غور سے اسکے نقوش کو دیکھ رہا تھا پتہ نہیں کیا ڈھونڈنا چاہ رہا تھا یا پھر اسکا چہرہ حفظ کرنا چاہ رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر اسی طرح اسے تکنے کے بعد وہ اسکے بالوں پر انگلیاں چلانے لگا۔۔دیکھ اسی طرح رہا تھا کوئی تبدیلی آئی تھی تو یہی کہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔۔نین بے سدھ پڑی تھی۔۔

ٹائگر اسے دیکھتے ہی دیکھتے اسکے لبوں پر جھکنے لگا جن پر کب سے وہ نظریں گاڑھے ہوئے تھا۔۔نین کی جو سانسیں مدھم چل رہی تھی وہ بگڑنے لگ گئ۔۔ٹائگر اپنی سانسیں اسمیں سمو رہا تھا۔۔کافی دیر اسکے نرم گداز لبوں کو اپنی سخت گرفت میں لئے اسکی سانسیں بے حد تیز کر چکا تھا۔۔تھوڑی دیر بعد وہ اسکے لبوں سے دور ہوا۔۔نین اسٹل بے ہوش تھی اسمیں جان ہی کہاں چھوڑی تھی وہ اس پر آگ بن کر برسا تھا جس میں وہ پھڑپھڑا بھی نہ سکی تھی اتنی مہلت ہی کہاں دی تھی اسنے ۔۔وہ ایسا ہی تھا اسکی دھاڑ دشمنوں میں دہشت خوف و حراس پھیلانے کے لئے کافی ہوتی تھی ۔۔وہ ٹائگر کی طرح ان کا گوشت

نہیں کھاتا تھا اور نہ ہی انکا ٹائگر کی طرح خون پیتا تھا ۔۔وہ تو انکا گوشت کاٹ کر اس میں خون فوارے کی طرح بہاتا تھا ۔۔اسکا وجود بذات خود ایک ٹائگر تھا جسے دیکھ کر دشمن بھسم ہو جاتے تھے۔وہ ان پر ایسے جھپٹتا تھا کہ دشمن پھڑپھڑانے کے قابل۔ بھی نہیں رہتا ۔نین اسکی دشمن نہیں تھی اسکی اپنی بیوی تھی جسے اسنے ابھی تک بیوی کا درجہ بھی نہیں دیا تھا لیکن وہ اپنی عادت سے مجبور تھا کسی کی بھی غلطی جو کبھی معاف نہیں کرتا تھا انہیں ایسے ہی سزائیں دیتا تھا لیکن یہ سزا بہت چھوٹی تھی اسکی نظر میں جو اسنے نین جو دی تھی۔۔ہاں یہ تو تھا ۔۔اسنے کبھی دشمن کو اتنی آسان موت نہیں دی تھی۔۔یہ اسکے لئے آسان تھی۔۔اسی لئے اسنے نین جو دی تھی ۔۔

کوئی بھی اس ٹائگر کو نہیں جانتا تھا جو انہیں موت کے گھاٹ اتارتا تھا اسے آج تک کسی نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ سب کے لئے ایک راز تھا۔۔جو لوگوں کو نوچ کھاتا تھا جلا کر راکھ کر دیتا تھا۔۔

اسکے لبوں کو اپنی نظروں کے حصار میں لئے وہ اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرنے لگا جہاں کچھ دیر پہلے اسنے ستم کیا تھا جس سے نین ابھی انجان تھی۔۔دیکھتے ہی دیکھتے اسے خود میں بھینچے وہ اسکے لبوں کو پھر سے اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔نین کی سانسیں جو پہلے ہی کافی تیز رفتار سے چل رہی تھی اب مزید بے ترتیب ہونے لگیں۔۔وہ گرم ہو رہی تھی۔۔اسکا نیلا پڑتا جسم آب حرارت ملنے سے نارمل ہورہا تھا۔۔ٹائگر کافی دیر اسے اپنی آگ کی لپیٹ میں لیے حرارت بخش رہا تھا۔۔جب نین کی حالت زیادہ بگڑنے لگی تو اسنے اسے اپنی قید سے آزاد کر دیا۔۔نین کھانسنے لگی۔۔اچانک ہی کھانسنے کے باعث اسکی آنکھ بھی کھل

گئی۔۔ٹائگر اسپر سے اٹھ چکا تھا۔۔نین کھانستے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔اور تیزی سے سانس لینے لگی۔۔اب اسکے ہونٹوں کا رنگ بھی واپس سے گلابی ہوچکا تھا۔۔ٹائگر کے لب بے ساختہ مسکرائے جسکا اسے علم ہی نہ ہوا۔۔

پا۔۔پانی۔۔۔پانی۔۔نین بری طرح کھانستے بمشکل ہی بول پائی۔۔ٹائگر سائڈ ٹیبل پر سے گلاس میں جگ سے پانی انڈیل کر اسے دیا جسے نین نے فورا ہی تھام لیا اور تین سانسوں میں سارا پانی پہ گئی۔۔اب کھانسی بھی رک چکی تھی لیکن سانسیں بے ترتیب تھیں۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسکی سانسیں کیوں اتھل پتھل ہورہی ہیں کیا وہ بھاگتی رہی ہے۔۔اسنے دل میں سوچا۔۔

تھوڑی دیر میں جب وہ نارمل ہوئی تو اسے ہوش آیا اسکے ساتھ کیا ہوا تھا ۔۔وہ اس سب کے باوجود زندہ تھی ۔۔بلکل صحیح سلامت اسے یقین ہی نہ آیا ۔۔۔میں زندہ ہوں وہ خود سے بولی جسے ٹائگر بھی باآسانی سن سکتا تھا۔۔یس یو ار۔۔ٹائگر کی آواز کر وہ اپنی جگہ پر اچھلی۔۔اپ۔۔نین نے رخ ٹائگر کی جانب کیا وہ اسے سامنے دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔ہمم کیوں مجھے نہیں ہونا چاہیے تھا ۔۔۔ٹائگر کو شرٹ لیس دیکھ نین نے نظریں جھکا لی تھیں۔۔گال سرخ انار ہوگئے۔۔مائے اسٹابری ۔۔اسے سرخ ہوتے دیکھ وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا خمار آلود لہجے میں دھیما سا بولا۔۔نین کی سانسیں جو پہلے ہی مشکل سے ٹھیک ہوئیں تھیں ۔۔وہ پھر سے رفتار پکڑنے لگیں۔۔

ٹائگر کا ایک ہاتھ اسکی کمر پر تھا دوسرے ہاتھ سے اسکے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کرنے لگا۔۔نین اسکی نظروں میں دیکھ نہیں پائی اسی لئے جھکا گئی۔۔ٹائگر اسے مزید قریب کر

گیا۔۔نین کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔۔ایک طرف کہتا ہے کہ وہ اسکی بیوی نہیں ہے ۔۔اور دوسری طرف جب دل کرتا ہے اپنے قریب کر لیتا ہے۔اور جب جب اسنے اپنی قربت اسپر نچھاور کی تب تب اسے خوب ٹارچر بھی کیا لیکن۔ ابھی ابھی تو وہ موت کے منہ سے بچ کر آئی تھی تو غلطی کب کی اور جب غلطی نہیں کی تو پھر سزا کس لئے ۔۔نین ایک دم ہی سہم کر اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ ٹائگر نے اسکی اس حرکت پر مسکراتے اسکے گرد دونوں ہاتھوں کا گھیرا تنگ کیا۔اسے اسکے سینے میں چھپ کر مزید شرم۔ بھی آرہی تھی وجہ اسکا شرٹ لیس ہونا تھا۔۔۔جو اسکی حالت غیر کر رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی ٹائگر اس کنڈیشن میں کیوں ہے اور اسکے ساتھ اتنا رومینٹک کیوں بن رہا ہے۔۔یہی سوچ آتے ہی اسے پھر سے خوف بھی آنے لگا۔۔ٹا۔۔ٹائگر۔۔وہ اسکے سینے سے منہ نکالتے ڈرتے ہوئے اسے پکارنے لگی اسکے نام کی پکار میں بھی کپکپاہٹ طاری ہوگئی تھی۔۔ شششش۔۔پرابلم۔کیا ہے تمہاری،کیا تمہیں سکون نہیں پسند ۔۔میں پوری رات نہیں لیٹا اور اس وقت مجھے نیند

کی طلب ہورہی ہے اور مجھے ڈسٹربنس نہیں چاہیئے آئی بات سمجھ میں۔۔وہ خود لیٹتے اسے اپنے اوپر لیٹاتے بولا نین کو اسکا یہ بیہوو ہضم نہیں۔ ہورہا تھا۔۔وہ کیا کر رہا تھا اسے کچھ سمجھ بھی نہیں آرہی تھی۔۔لیکن بولی کچھ نہیں خاموشی سے دوبارہ اسکے سینے میں چھپ گئی۔۔وہ اپنے گرد ٹائگر کی سخت گرفت محسوس کر سکتی تھی ۔۔سانسوں نے 120 کی رفتار آخر پکڑ ہی لی ۔۔۔نین خود کو نارمل رکھنے کی بہت کوشش کر رہی تھی لیکن ہو نہیں رہا تھا۔۔نین ٹائگر کی پکار پر وہ اپنی آنکھیں میچ گئی۔۔س۔۔سوری۔۔وہ مزید اسمیں پناہ ڈھونڈتی چھپ رہی تھی۔۔کافی ٹائم گزرنے کے بعد بھی نین نارمل نہیں ہو پارہی تھی وہ کیسے ہوتی اسکے لئے یہ سب نیا تھا ٹائگر کا اسکے اتنے قریب آنا نیا تھا اسکا یہ رومینٹک روپ نیا تھا اسنے آج سے پہلے کبھی یہ سچویشن فیس نہیں کی تھی۔۔ہاں نکاح کے بعد اسنے بھی عام۔لڑکیوں کی طرح اپنے دل میں جذباتوں کا سمندر بنا لیا تھا جسے ٹائگر نے کچھ ہی پلوں میں بہا دیا تھا۔۔ابھی تک تو اسنے ان لہروں کو بھی محسوس نہیں کیا تھا ۔۔جو وہ کرنا چاہتی تھی باقی لڑکیوں کی طرح ۔۔لیکن۔ٹائگر نے اسے یہ احساس جلد ہی دلادیا تھا کہ وہ

دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہے بلکہ انسے الگ ہے۔۔اسکی زندگی باقیوں کی طرح نہیں بلکہ انسے الگ ہے۔۔اور یہ بات نین نے ایکسیپٹ بھی کر لی تھی۔۔لیکن ساتھ ہی ساتھ اسکے دل نے اس تمنا جو نہیں بھلایا تھا جو اسکے اندر تھی کہ ٹائگر جو اسے عشق ہوجائے۔۔

اتنا کچھ سہنے کے بعد ٹائگر کا یہ روپ اسکے لئے ناقابل یقین تھا۔۔اسے دل ہی دل میں کہیں یہ ڈر لاحق ہوگیا کہ یہ سب اس سزا دینے سے پہلے کا اسکا پیار ہے جو وہ ہمیشہ دیتا ہے۔۔نہیں یہ وہ پیار نہیں ہے جو ٹائگر سزا سے پہلے کرتے ہیں۔۔اسنے دل کو ڈپٹا۔۔تو پھر کون سا ہے۔۔دل نے سوال کیا۔۔افف یار یہ پیار والا پیار ہے۔۔لیکن یہی تو سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہ وہ کیوں کر رہے ہیں۔۔نین اپنی ہی جنگ لڑی رہی۔ تھی۔۔کہ۔ٹائگر کی آواز پر میدان چھوڑ کر اسے آنا پڑا۔۔

ٹو مچ ہوٹ بیبی بٹ ہاوو۔۔تمہیں تو کولڈ ہونا چاہیئے تھا بلکل آئس کی طرح پھر یہ کیسے ۔۔ٹائگر کروٹ لیتے اسے اپنے نیچے کرگیا اور خود اسے اپنا سیا دے چکا تھا۔۔ نین جو پہلے ہی لال سرخ ہوچکی تھی اسکے عمل سے مزید سرخ پڑ گئی۔۔ہاں تو یہ روم اب نارمل ہے تو مجھے کیوں برف ہونا چاہیئے تھا۔۔میں بھی نارمل ہی ہوں۔۔نین اٹکتی سانسوں کے درمیان بولی۔۔رئیلی۔۔کیا ایسا ہی ہے۔۔ٹائگر اسکے گال پر اپنا چھوڑے ہوئے نشان ہر انگلی سے سطر کھینچتے بولا۔۔نین کی سانسیں اتنی تیز ہوگی کہ ٹائگر با آسانی سن سکتا تھا۔۔

نین کچھ نہیں بولی ۔۔۔اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی رخ پھیر گئی۔۔ٹائگر اسکی چمکتی صاف شفاف دودھیا گردن پر تل دیکھ کر ٹھٹکا اسے یہ پہلے نظر کیوں نہیں ایا۔۔وہ تک اسے اپنی

جانب کھینچ رہا تھا اور یہ پہلی بار ہورہا تھا کہ ٹائگر اسکی طلب ہونے۔ لگی تھی۔۔اس سے پہلے وہ اسکی گردن پر جھکتا دروازہ ناک ہونے پر وہ فورا سے نین سے دور ہوا۔۔

لو آگئی تمہاری باڈی گارڈ۔۔ٹائگر اسپر طنز کرتا دروازے کی جانب بڑھا۔۔سامنے سونیا تھی۔۔سونیا اسے بنا شرٹ کے دیکھ کر ٹھٹکی ۔۔لیکن نظر جب نین ہر گئی تو اسے جھٹکا لگا کیا وہ جو سوچ رہی تھی ویسا کچھ تو ٹائگر نے نین کے ساتھ نہیں کیا۔۔نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا ٹائگر جو زنا سے سخت نفرت ہے وہ نہیں کر سکتا میں بھی کیا سوچ رہی ہوں سونیا اپنی سوچ کی نفی کرتی اندر آگئی کیونکہ ٹائگر اسکا راستہ چھوڑ چکا تھا۔۔

اوہ شکر تمہیں ہوش آگیا۔۔میں تو بہت ڈر گئی تھی۔۔سونیا اسکے پاس بیٹھتی بولی۔۔ساتھ ساتھ وہ اسکا ٹیمپریچر بھی چیک کر رہی تھی جو نارمل تھا لیکن نین کی تیز چلتی سانسیں اور

سرخ گال اسے لگا شائد اسے فیور ہورہا ہے لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔۔لیکن اسکی حالت دیکھ کر اسے پھر سے وہی سوچ آجاتی جسکی اسنے ابھی تھوڑی دیر پہلے نفی کی تھی۔۔کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا ایسے وہ ٹھیک نہیں ہوسکتی جب تک کوئی اسے۔۔پھر ٹائگر کا خیال آیا جو شرٹ لیس تھا۔۔اور نین کی حالت دیکھ کر وہ پریشان ہوئی۔۔

کیا تم ٹھیک ہو۔۔

ہاں۔۔م۔میں بلکل ٹھیک ہوں اپ۔۔اپ پریشان نہ ہوں۔۔نین خود کو نارمل کرتے بولی۔۔ٹائگر واشروم میں گھس گیا تھا۔۔پھر بھی وہ اٹک رہی تھی اس سے بات کرنے میں۔۔

دانین --ایم۔سوری میں تمہیں ٹائگر کے عتاب سے نہیں بچا پائی مجھے پتہ ہے یہ سب اسی نے کیا ہے--پر اب تم فکر نہ کرو کچھ بھی ہو جائے میں تمہیں کہیں نہیں جسنے دونگی--سونیا اسکے گال پر پیار سے ہاتھ پھیرتے بول رہی تھی--

نہیں اپ--اپ ایسا کچھ نہیں کریں گی--کیونکہ میرے ساتھ انہوں نے کچھ غلط نہیں کیا وہ تو میں خود وہاں سے آگئی مجھے نیند نہیں آرہی تھی نہ اسی لئے--بس کرو دانین --تم--تمہیں اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں---میں ہوں نہ میں اب اور --نہیں سونو دی آپ فضول میں اتنا پریشان ہورہی ہیں نہیں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے--میں نے کہا نہ میں خود آئی تھی--میں آپکو اپنی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی
اسی۔لئے--دانین تم سے کس نے کہا کہ تمہارے ساتھ روم شئیر کرنے میں مجھے کوئی

پریشانی ہوگی۔۔اور تم نہ اسکے گناہ ہر پردہ مت ڈالو سمجھی۔۔سونیا اسی آخری بات پر زور دیتے بولی۔۔نین اسے سے کچھ بولتی کہ ٹائگر کو روم سے باہر دیکھ کر خاموش ہوگئی۔۔

سونیا نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو غصے میں نظریں پھیر لیں۔۔اور وہاں سے چلی گئ۔۔

نین اسکے اس رویہ پر پریشان ہوگئی وہ تو نہیں چاہتی تھی اسکی وجہ سے بہن بھائی میں کوئی کھوٹ پیدا ہو ۔۔لیکن یہ کیا ہورہا تھا ۔۔

ٹائگر ۔۔ٹائگر وہ آپ سے ناراض ہیں۔۔میں ایسا نہیں چاہتی پلیز انہیں کسی طرح کنویس کریں۔۔میں نہیں چاہتی ہمارے بیچ جو بھی ہو وہ کسی تیسرے کو پتہ چلے یہ آپکا اور میرا

معاملہ ہے ۔۔مگر مجھ سے بلکل نہیں برداشت ہو رہا وہ آپسے اس قدر ناراض ہیں کہ آپکی جانب دیکھ بھی نہیں رہی۔۔نین بیڈ سے اٹھتے اسکے پاس آتے بولی۔۔تو ٹائگر نے اسے اپنی باہوں میں قید کر لیا۔۔نین اسکے یوں کرنے پر ڈرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔اسے لگا اتنا بولنے پر ٹائگر اسے کوئی پنش کریگا اسپر سختی کریگا لیکن ایسا تو کچھ نہیں ہوا۔۔ٹائگر اسکے لبوں کے کنارے پر اپنا شدت سے بھر پور لمس چھوڑ گیا۔۔نین دنگ رہ گئی اس لمس پر اسے یقین نہیں ہورہا تھا ٹائگر ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے ۔۔ٹائگر اسے کپکپاتے ہونٹوں کو اپنی زیرک نگاہوں میں لئے انگوٹھے سے اسکے ہونٹ سہلانے لگا۔۔نین کی سانسیں بگڑنے لگی ۔۔۔۔ٹا۔۔ شششش۔۔۔وہ جو اسے کچھ کہنے لگی تھی اسکے ٹوکنے پر آنکھیں بند کر گئی۔۔ٹائگر اسکے بے حد قریب تھا۔۔بے حد ۔۔نین کو اپنے چہرہ اسکی گرم سانسوں سے جھلستا محسوس ہورہا تھا۔۔ٹائگر اسکے چہرے پر اب اپنے لبوں سے طواف کر رہا تھا اور نین کے اندر کرنٹ کی لہریں دوڑا رہا تھا۔۔نین اسکے کوٹ کو اپنی نازک انگلیوں کی

گرفت میں لئے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ٹائگر کے لمس میں جنون تھا اس حد تک کہ نین کے ننھے سے دل۔میں اپنے جنون کی کلی کھلا چکا تھا۔۔

ٹائگر اچانک ہی اس سے دور ہوا۔۔اور بنا اس سے کچھ کہے چلا گیا۔۔

نین اسکے سحر میں جکڑی جا چکی تھی۔۔ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتی وہ بیڈ کر آکر لیٹ گئ۔۔

---

ٹائگر سیدھا پیلیس آیا تھا۔۔اسے مسٹر آر میر سے ملنا تھا۔۔

تو تم آپی گئے اپنی دل۔کی تسکین کر کے۔۔انہوں نے اسپر طنز کیا۔۔ٹائگر جو تسکین تب ملے گی جب پاشا اپنے انجام تک نہیں پہنچ جاتا۔۔اور اسکے بعد میں ان سب کو جان سے مار دوں گا جہاں جہاں معصوم لڑکیوں کے ساتھ زبردستی کر کے لوگ انہیں اپنے جال میں پھنسا کر اپنی حوس کا نشانہ بناتے ہیں۔۔لیکن پہلے ان سب کو ختم کردوں میری دنیا مجھ سے چھین لی۔۔ٹائگر خود آشام نظریں ان گاڑھے بولا۔۔ان شاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔۔لیکن ٹائگر جیسا کہ تم جان گئے ہو کہ تمہاری گدی خطرے میں ہے۔۔اور تمہیں شادی جلد ہی کرنی ہوگی۔۔لیکن۔اب یہ دنیا والے نہیں جانتے کہ تم شادی الریڈی کر چکے ہو۔۔بس اسے اناؤس کرنا باقی ہے اور اپنانا بھی۔۔

بہت جلد ایک پارٹی رکھی جائے گی جسمیں ان کتوں کے منہ بند ہو جائے اس اناوسمنٹ سے۔۔لیکن یہ پاشا پہلے اپنے انجام تک پہنچ جائے۔۔پھر ہی باقی سب دیکھیں گے۔۔

گڈ یہ تو اچھی بات ہے میں بہت خوش ہوں ۔۔تو پھر کب تک جانے کا ارادہ ہے پاشا کی موت کا فرشتہ بن کر۔۔

بہت جلد۔۔ٹائگر کہہ کر چلا گیا ۔۔

---

---

ریحان باہر عفان کا انتظار کر رہا تھا جسنے اسے کہا تھا کہ مجھے یونی ورسٹی تم ہی ڈراپ کرنا پہلے تو وہ نہیں مانا کے۔ گارڈز کے ساتھ جاؤ ڈرائیور کو لے کر اگر خود ڈرائورنگ نہیں کرنی تو مجھے کیوں بیچ میں گھسیٹ رہے ہو لیکن اسنے ضد کی تو اسنے مان لی اور اب پچھتا رہا تھا کہ وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا جبکہ وہ کتنے ہارنز مار چکا تھا۔۔

عفان جب باہر آیا تو جلدی سے کار میں بیٹھ گیا اسے ریحان کے تیور بڑے ہوئے محسوس ہوئے تو محتاط ہوکر پوچھا۔۔

خیریت تو ہے؟ چہرہ اتنا سرخ کیوں کر رکھا ہے بلش ان لگا کر آئے ہو کیا۔۔؟ریحان کے گال پر ہاتھ لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

تمہارے کونسے دوست کا نکاح ہورہا تھا جو اتنی۔ دیر سے تشریف لائے ہو ۔۔ریحان نے۔ عفان کے کھٹکتے ہوئے کہا ۔۔

دیکھو یار تمہارے علاؤہ ابھی تک کوئی دوست اتنا سگا نہیں ہوا جسکے لئے میں مفت۔ کے کھانے کو انتظار کروں۔۔

تم تو یہاں تھے یعنی تمہارا نکاح تو تھا نہیں عفان نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔ ریحان نے سختی سے لب بھینچے۔۔

عفان نے بھر پور ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوکر کہا۔۔

ایسی شکل نہ بناؤ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔وہ کیا ہے نہ تم اتنے ہینڈسم لگ رہے ہو کہ اگر کسی چڑیل یا ڈائین وغیرہ کو بھا گئے تو وہ تمہیں کے جائیں گی نہ اور میں اپنا اتنا اچھا بھائی نہیں کھونا چاہتا ۔۔عفان فل ڈارمائی انداز میں بولا۔۔

اوکے اوکے اب میں سیریس ہوکر بیٹھوں گا۔۔

ریحان نے جیسے ہی عفان کی سنجیدہ شکل دیکھی اسکی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

یار میرے برگر اور فرائس میرا انتظار کر رہے ہیں اور تمہیں مزاک سوجھ رہا ہے۔۔

اوکے بھوکر بھائی چلتے ہیں۔۔ریحان کار سٹارٹ کرتا بولا۔۔

تھینکس اس خوبصورت خطاب کو دھرانے کے لئے۔۔عفان دانتوں کی نمائش کرتے بولا۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھا انکا انتظار کر رہا تھا۔۔کہ وہ پورچ میں آتیں نظر ائیں۔۔علینہ ایک ہاتھ میں بکس پکڑے دوسرے سے۔ مفلر کے کونے کو پکڑے وہ۔ انا کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی جبکہ دوسری کو دیکھ کر تو رافع کو تپ ہی چڑ گئی تھی۔۔

جو اپنے سے لاپروا حلیے میں تھی۔ مفلر کا نام و نشان ہی نہیں تھا بال آزاد چھوڑ رکھے تھے ایک کندھے کی جانب۔۔ دوسرے پر۔ بیگ تھا چہرے پر ہزار درجے کی بیزاری لیے وہ علینہ سے کچھ کہہ رہی تھی۔ اگر دیکھا جائے تو دونوں ہی ایک دوسرے کے اپوذٹ تھیں۔۔

علینہ جتنی سمجھدار رکھ رکھاؤ والی تھی انا اتنی ہی بیوقوف بگڑی ہوئی اور جھلی تھی ویسے یہ خاص رافع کی رائے تھی ورنہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔دونوں ہی سلجھی ہوئیں تھیں۔۔بس انا کو لاڈ پیار اتنا مل رہا تھا کہ وہ کبھی کبھی اوٹ پٹانگ حرکتیں کر جاتی جسے اسے چڑ تھی لیکن یہ فائدہ بھی کم۔کم۔ہی حاصل ہوتا تھا جسے رافع اگر دیکھ جاتا تو اسکے ارمانوں کا خون کر دیتا تھا۔،جبکہ علینہ لاوارث تھی اور کافی سلجھی ہوئی تھی البتہ عمر میں فرق نہ تھا دونوں ٹونز ہی تھیں۔۔۔اسکے موم ڈیڈ ٹائگر کے پریسٹن کے ساتھ ہی ڈیتھ ہوگئی تھی تبھی وہ انکے

ساتھ ہی رہتی تھی۔۔لیکن کچھ دن کے لئے اسے ٹائگر نے کسی کام سے کہیں بھیجا ہوا تھا۔۔اج صبح ہی وہ آئی تھی رافع ہی اسے لایا تھا۔۔اسی لئے وہ جلدی جلدی میں ویلا میں آئی اور اپنی کتابیں وغیرہ لئے پورچ میں آگئی جہاں انا بھی آگئی تھی۔دونوں ایک دوسرے کو اتنے دنوں بعد دیکھ کر چہکی اور زور سے گلے لگیں۔۔لیکن۔زیادہ دیر نہیں لگائی کیونکہ رافع وہیں کھڑا تھا۔۔باقی کی باتیں وہ یونی کے لئے چھوڑتی چل۔پڑیں۔۔

وہ دونوں کار کہ پچھلی سیٹ۔ پر آکر بیٹھیں ہی تھیں کے رافع کی غصے بھری آواز سنائی۔ دی ۔۔

تم اترو گاڑی سے ۔۔انا کو دیکھتے۔ ہوئے اسنے چبا کر کہا۔۔

For more visit (exponovels.com)

میں۔۔!!انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ انا نے حیرانگی سے کہا۔۔

جی محترمہ آپ ہی۔۔جائیے۔ اور اپنا مفلر لے کے ائیے۔۔

آنکھوں میں گہری۔ تپش تھی اس نے ہونقوں کی طرح اپنی جانب دیکھتی انا سے کہاں۔۔

علینہ نے اپنا منہ کھڑکی کیطرف۔ پھیر لیا۔۔کیونکہ اسکے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ اگر انا دیکھ لیتی تو اس کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔

جی۔۔مری مری آواز میں اسنے کہا۔ اور باہر نکل گئ۔۔

کبھی نہیں سدھرے گی یہ لڑکی بیزاری سے کہتے اسنے کار ریورس کی چوکیدار نے گیٹ کھول دیا تھا۔۔

بھائی اب ایسے بھی تو نہ کہے۔ وہ آپ سے ڈرتی۔ ہے اسی لئے کچھ نہ کچھ۔ گڑبڑ کر دیتی ہے۔۔علینہ۔ نے مسکرا کر کہا۔

سریسلی ۔۔

۔جبکہ سائیڈ مرر سے علینہ۔ کو دیکھتے۔ ہوئے۔ ایک آبرو اٹھا کر کہا ۔۔۔

ہاہاہا۔۔بھائی آپ بھی نہ۔۔

ویسے ایک نظر باہر اپنی چہیتی ویتی کو بھی دیکھ لو جس سے ایک چادر۔تک نہیں سنبھالنے ہو رہی۔۔رافع کے کہنے۔ پر اسنے باہر دیکھا تو وہ اپنی امڈنے والی بے ساختہ ہنسی کو روک نہ پائی۔۔

مفلر گلے کی بجائے بازو میں تھامے وہ چلی آرہی تھی اس طرح اسکا مفلر نیچے زمین کو بھی پوچا لگاتے آرہا تھا۔۔چہرے سے کافی جنجھلائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسنے بڑے ہی زور سے دروازہ بند کر کے ساری غصہ اسی پر نکالا تھا۔۔

آرام سے محترمہ یہ میری کافی ۔۔ قیمتی۔۔اکلوتی۔۔پیاری ۔۔اور لاڈلی۔۔گاڑی ہے جسکا نقصان میں قطعی برداشت نہیں کروں گا۔۔

گاڑی کو گیٹ سے باہر نکالتے ہوئے رافع نے غصے سے کہا۔۔

ایک تو وہ بار بار محترمہ کہہ کر پکار رہا تھا اس نام سے انا کو سخت چڑ تھی ۔۔

لو کر لو بات گاڑی نہ ہوئی کوئی محبوبہ۔ ہی ہوگئی جسکی اتنی قدر اتنی پرواہ ہے۔۔اور مجھ معصوم سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا۔۔اسنے تپ کر سوچا۔۔

پر کہا بس اتنا ہی۔۔

جی مسٹر رافع آئندہ خیال رہے گا۔۔

ہمم آئندہ مفلر کے بغیر تم ویلا کے باہر نہ نکلو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔رافع کے لہجے میں وارننگ تھی۔۔

خیر تم کھڑوس سے برا کوئی ہے بی نہیں مسٹر چھچھوڑے --

پر کہا تو بس اتنا--

جی مسٹر چھ-- رافع آئندہ خیال رہے گا--وہ بولتے بولتے زبان دانتوں تلے دیتی جلدی سے بات مکمل کر گئی--وہ-اسے اسکے نام سے ہی بلاتی تھی اسکا کہنا تھا کہ وہ اسے بھائی کی طرح ٹریٹ نہیں کرتا تو وہ بھی اسے بھائی نہیں کہے گی--جبکہ سونیا اسے کافی بار ڈانٹا بھی تھا لیکن اسکے کانوں میں جوں تک نہ رینگی اور اسی کے نام سے بلاتی --رافع خود بھی اسے بھائی نہیں بولنے دیتا تھا--اگر غلطی سے کبھی وہ کہہ ہی دے تو یہ اسکے اور بھی اچھا ہوتا ---

اسکے ایک ہی فقرے کی تکرار پر رافع کے ہونٹوں پر مسکراہٹ مچل گئی جسے وہ مہارت سے چھپا گیا۔۔ جبکہ انا کو علینہ پر بھی غصہ آرہا تھا کہ اسنے ایکبار بھی اسکے حق میں نہیں بولا۔۔ تھوڑی ڈھارس ہی مل۔جاتی اور وہ بھی اسکا فائدہ اٹھاتے پورا پورا بدلہ لیتی اس سے۔

اسی لئے اسنے گھورتے ہوئے ہی اپنا غصہ علینہ۔پر نکالا جو وہ باخوبی سمجھ رہی تھی لیکن پھر بھی انجان بنی رہی۔۔

سائڈ مرر سے اسنے انا کا خفا خفا۔ چہرہ دیکھا گرین آنکھوں میں دنیا جہان کی خفگی لیے وہ سیدھی اسکے دل میں اتر رہی تھی وہ نہیں جانتا تھا کس چیز نے اسے آنا کا گرویدہ کیا تھا اسکی حسین آنکھوں نے یا معصومیت نے۔۔وہ جانتا تھا وہ اسکی بے جا سختی پر چڑتی ہے

خفا رہتی ہے پر وہ بھی کیا کرتا ڈرتا تھا کے یہ جھلی اپنی معصومیت اور بیوقوفی میں کوئی نقصان نہ اٹھالے۔۔اسکی ناراضگی بھی وہ بہت جلد دور کر دے گا۔۔وہ جو اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی اسکی نظروں کی تپش نے اسے سر اٹھانے پر مجبور کر دیا۔۔

وہ سائڈ مرر۔ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا رافع کو ایک گھوری سے نواز کر وہ باہر دیکھنے لگی۔۔اس دفعہ بے ساختہ امڈنے والی مسکراہٹ کو رافع روک نہ پایا۔۔

---

نمونہ پارٹی کے ایگزیمز کب سے ختم ہورہے ہیں۔ٹائگر اپنے آفس میں شان سے بیٹھا ان سے سوال کر رہا تھا جو اپنے اپنے کام میں مگن تھے اسکی بات سن کر دایان چونکا البتہ رافع اپنے کام میں مگن رہا جیسے اسنے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔

شائد اسی ویک میں۔۔دایان نے سوچتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی کنفرم نہیں تھا۔۔

شائد کا کیا مطلب مجھے ایگزیکٹ انفارمیشن چاہئیے جلدی سے پتہ کر کے بتاو۔۔ٹائگر کے کہنے پر وہ جلدی سے سرچ کرنے لگا۔

کو لاسٹ پیپر ہے انکا اور پھر فری --دایان نے جلدی سے انفارمیشن نکال کر اسے 18 بتائی--تو وہ گہری سوچ میں پڑ گیا--جلدی سے مسٹر آر میر کے ساتھ میری میٹنگ فکس کرواؤ --ٹائگر ایک نیا حکم صادر کرتا اپنے موبائل میں جھک گیا--

اور دایان اسکے حکم کو عملی جامہ پہنانے چلا گیا--

---

---

اسے ریحان یونی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔ریحان جیسے ہی یونی میں اینٹر ہوا تو اسے دیکھ کر اسٹوڈنٹس کا ہجوم تھا جو خود بخود سائڈ پر ہوتا گیا تھا کیونکہ یہ یونی تھی اس شیطان کی جو اپنے قدم اندر رکھتے ہی سب کو سر جھکانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

عفان ادھر ادھر نگاہ دوڑاتا اپنے گینگ کو ڈھونڈ رہا تھا جو اسے کہیں دیکھائی نہیں دے رہے تھے جبکہ آج انکا پیپر بھی تھا۔۔یار کہاں مر کھپ گئے ہیں یہ سارے کمینے۔۔وہ بالوں پر ہاتھ پھیرتا بولا۔۔

جو گراؤنڈ میں۔ ہجوم تھا وہ سب پڑھنے میں مگن تھا جنہیں پڑھتے دیکھ اسکا موڈ خراب ہوگیا ۔۔اس سے پہلے اسکا دماغ بھی خراب ہوتا وہ دوسری طرف چلا گیا۔۔

اوہ یار بڈی۔ کوئی مرغا دکھا کیا۔۔؟؟عفان نے بلآخر بینچ پر بیٹھے ہوئے کبیر سے پوچھا۔ جو نجانے موبائل میں کونسا خزانہ تلاش کر رہا تھا۔۔

عفان کی آواز پر کبیر نے سر اٹھا۔ کر مسکراتی نگاہ اسکی جانب دیکھا اور موبائل پوکٹ میں۔ رکھ۔ کر پوری۔ طرح اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔

ابے بڈی تو مرغے۔ کا کیا کریگا ؟ نہیں آئی من۔ تجھے۔ کب سے ضرورت پڑ گئی مرغے کی۔۔ اوہ اچھا اچھا اب میں سمجھا تو یہی سوچ رہا۔ ہے ناں کہ ہمیں۔ کوئی فیمیل لیڈی سنگر تو ملنے والی ہے نہیں۔۔تو تو اس مرغے۔ سے ہی کام چلا لے گا ؟ گڈ گڈ ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے۔ تیری آواز میں۔ اور ایک مرغے کی آواز میں زیادہ ڈفرینس بھی تو نہیں

ہے۔۔ معصومیت و سنجیدگی سے پٹر پٹر بولتے کبیر نے آخر میں اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کچھ اس انداز سے عفان سے پوچھا تھا کہ۔ عفان کا تو دماغ ہی گھوم گیا۔۔

اسے شدت سے اس لمحے۔ پر افسوس ہوا تھا جب۔ اسنے کبیر کو مخاطب کیا، نہیں مطلب میں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ کبیر کوئی ڈھنگ کی۔بات کر سکتا ہے۔۔۔۔عفان نے خود کلامی کی تھی۔۔

جبکہ دوسری طرف۔ کبیر۔ جسکا مقصد۔ اسے صرف تپانا۔ تھا اور وہ اپنی کوشش پوری طرح کامیاب ہوتی دیکھ وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔۔

کبیررر۔۔عفان خطرناک تیور لئے اسکی طرف بڑھا،مگر اس سے پہلے کبیر کی گردن وہ اپنے ہاتھ میں جکڑتا وہ دوسری طرف دوڑ لگا گیا۔۔

ہررررے ،کوئی تپ گیا رے ،کوئی تپ گیا رے،،تپ گیا ،،کبیر گلا پھاڑے گنگناتے ہوئے بھاگ رہا تھا۔۔

تپنا کسے کہتے ہیں یہ میں تجھے آج اچھے سے بتاتا ہوں سالے۔۔پھٹے ہوئے ڈھول ، بس کمینے ایکبار۔ تو ہاتھ لگ جا میرے پھر دیکھ۔ تیری درگت بنتے پوری یونی دیکھے گی۔۔عفان اسکے پیچھے پیچھے بھاگتے بول رہا تھا۔۔ابے تیری بہن سے شادی کب کی میں نے جو سالا بن گیا میں تیرا اوہ یاد آیا تیری تو بہن ہی نہیں ہے تو یہ سالے نام ہم کو ایکسپٹ نہیں ہے باقی سوچ کر بتاتا ہوں۔۔کبیر اسے مزید تپاتے اپنی اسپیڈ تیز کرتا بولا۔۔

ابھی وہ بھاگ ہی رہا تھا کہ کسی سے زور سے ٹکرایا۔۔

آوچ۔۔کبیر چٹان سا مرد تھا اسے تو فرق نہ پڑا اس ٹکر سے بس تھوڑا سا لڑکھڑایا جبکہ۔مقابل کا سر بری طرح اسکے چٹان جیسے سینے سے ٹکرا کر چکرایا تھا ساتھ ہی وہ زمین بوس ہوگئی تھی۔۔

کسی کے یوں اپنے ساتھ ٹکرانے پر تو کبیر کو آگ ہی لگ گئی وہ لڑکی منہ کے بل گری تھی تبھی وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ پارہا تھا۔لیکن۔وہ تو اس پر چڑھ دوڑا۔۔

Hey you foolish girl how. Dare you.??

مجھ سے ٹکرانے کی -- جانتی بھی ہو میں ہوں کون ؟دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا ،؟ یہ بڑی بڑی آنکھیں شوپیس کے لئے ہیں یا انکا استعمال بھی کرتی ہو ؟ جاہل کہیں کی --وہ تو گویا اسپر برس ہی پڑا -- علینہ جو بمشکل ایک ہاتھ سے مفلر کو سر پر رکھے درد کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی اسی لئے وہ اسے دیکھ نہیں پایا ورنہ جتنا وہ بول رہا تھا اتنا نہیں بولتا--

کبیر بھی انہی کی فیملی میں سے تھا -- لیکن

ن۔وہ۔ مسٹر آر میر کے چھوٹے بیٹے کی اکلوتی اولاد تھا۔۔اور خاندان میں وہ بس عفان سے ہی اٹچ تھا اگر بات کرتا تو اسی سے ورنہ اتنا کسی نے نہ بولتا۔۔

کبیر کے بچے۔۔علینہ اسکی اتنی بکواس پر کھڑی ہوتی غصے میں بولی تھی جب کبیر اسے اپنی بانہوں میں قید کرتا وہاں سے سائڈ پر ہوگیا۔۔

ہئے چھوڑو مجھے۔۔اتنا کچھ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی تمہیں۔۔علینہ اسے الگ ہونے کی کوشش میں ہلکان ہورہی تھی مگر مقابل بھی کبیر تھا۔۔جسکی گرفت سے نکلنا اسکے لئے آسان نہیں تھا یہ وہ جانتی تھی۔۔

بچے یار کہاں سے آئیں گے تم ہمارے قریب ہی کہاں آتی ہو ۔۔اور ہاں نہیں آتی شرم تبھی تو بولا۔۔لیکن تمہیں نہیں مجھے لگا کوئی اور تھی ۔۔اسی لئے اسے اتنا بول گیا۔۔مائے سوئٹ لیڈی۔۔وہ کہتے ہی اسے مزید خود میں بھینچ گیا ۔۔کبیر کوئی دیکھ لے گا پلیز جانے دو ۔۔انا ڈھونڈ رہی ہوگی مجھے اور اگر تمہارے ساتھ دیکھ لیا تو اسنے مجھے خوب تنگ کرنا ہے ۔۔علینہ اسکی گرفت میں مچلتی بولی ساتھ اسکی بے باک گفتگو پر تو اسکے گال سرخ ہوگئے اسکی اتنی جلدی پر کبیر اسے گھور کر رہ گیا۔۔لیکن اسکے چہرے پر حیا کے رنگ دیکھ کر محظوظ ہوا۔۔

پلیز ۔۔اسکے گھورنے پر علینہ التجایا لہجے میں۔ بولی ۔۔اوکے میری بھی ایک شرط ہے ایک کس کرو اور چلی جاؤ اپنی چہیتی کے پاس ۔۔کبیر کی شرط پر تو وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔

I'm just kidding Alina..

وہ اسکی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی کنٹرول کرتا بولا۔میں حدود کو اچھی طرح جانتا ہوں فکر مت کرو کبھی نہیں پھلانگو گا۔۔وہ کہتے اسے دور ہوتے چلا گیا۔۔

---

---

---

وہ گھر آئیں دونوں ہی اپنے روم میں گھس گئیں کیونکہ انہیں پڑھنا تھا اگلے پیپر میں چھٹی نہیں تھی ۔۔اور تیاری بہت کرنی تھی۔۔

اسی پیپر کے چکر میں علینہ نین سے ملی بھی نہیں تھی۔۔ملتی کیسے اسے تو کسی نے بتایا بھی نہیں تھا نین کے بارے میں۔۔اس انا اسے بتانا چاہتی تھی لیکن اسے موقع ہی نہیں ملا تھا۔۔

کھانہ وہ دونوں یونی سے ہی کھا آئیں تھی تبھی وہ اب پڑھنے میں مصروف ہوگئیں۔۔کیونکہ رات میں تو انہوں نے پڑھنا نہیں تھا۔۔ہاں وہ اپنا پڑھنے والے تمام جھام دن میں ہی مکمل کر لیا کرتی تھیں ۔۔رات میں انکا مستی پیریڈ لگنا ہوتا تھا ہر حال میں۔۔

---

---

سونیا نے اسکو پیار سے دیکھا اسنے جیسے کئی دنوں بعد سکون کی نیند لی تھی۔۔

تم فریش ہو جاؤ ۔۔وہ بولی ۔۔تو نین شرمندہ سی ہوگئی۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔تو سونیا اسے لئے واشروم میں بھیج چکی تھی۔۔

نین بیس منٹ بعد فریش ہوکر باہر آئی تو انہیں کپڑوں میں تھی جو وہ پیلیس سے آتے ہوئے زیب تن کر کے آئی تھی۔۔

ارے ۔تمہاری ڈریس۔۔اوہ تم انا،علینہ کی طرح کپڑے پہنتی ہو۔۔میں ان سے کہتی ہوں۔ وہ تمہیں ڈریس دے دے گی۔۔۔مگر تم۔ پر میری ڈریسنگ بھی بہت پیاری لگے گی۔۔اسنے اسکا گال کھینچتے ہوئے کہا۔۔اور شازیہ کو علینہ کے کپڑے لانے کا کہتی کہ نین نے ٹوک دیا۔۔

آپ مجھے اپنے کپڑے دے دیں۔۔اسنے کہا تو سونیا خوش ہوئی۔۔

آؤ تم خود ہی پسند کرو جو تم نے پہننا ہے ۔۔وہ اسے اپنے ساتھ لئے اپنے روم میں لے ائی۔۔

کلر اسکے پاس زیادہ تر سفید وائٹ گولڈ اور بیبی پینک ہی ہوتے تھے۔ ۔۔جنپر ہلکا پھلکا کام ہوا ہوا۔ تھا وہ تقریباً ساری فراکس ہی تھی جو بہت ہی خوبصورت تھیں۔۔لیکن ان میں ایک بلیک کلر میں فراک تھی جو ان سب سے زیادہ خوبصورت دکھ رہی تھی۔۔امم۔ تو یہی پہنو گی۔۔سونیا وہ فراک نکالتی بولی۔۔یہ لیکن یہ تو بہت ہیوی ہے۔۔نین اسے دیکھ کر بولی جس پر باقی کی نسبت زیادہ کام ہوا تھا اور وہ زیادہ منفرد بھی لگ رہی تھی ۔۔لیکن۔اسنے اسے یہی پہننے کو کہا جسپر نین کو مجبوراً وہ پہننا پڑا۔۔

نین نے پہلی بار یہ کپڑے پہنے تھے۔۔وہ ان میں کھلتا گلاب لگ رہی تھی ۔۔ جیسے ٹوٹ کر روپ برسا ہو ۔۔

تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو ۔۔وہ ایکدم اسکوگلے لگا کر بولی۔۔

جبکہ نین تو شرمندہ ہی ہوگئی۔۔

کیا میں تمہیں تیار کروں ۔۔ سونیا۔ جوش سے بولی۔۔

مگر یہ اچھا ہے۔۔کافی ہے ۔۔ نہیں۔۔نین نے کہا اس سے اتنا بڑا ڈوپٹہ نہیں سنبھل رہا تھا جو سلکی ہونے کے باعث بار بار کندھے سے ڈھلک جاتا۔۔

سونیا کو اسکا بار بار ڈوپٹہ ٹھیک کرنے پر وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی ۔۔بے ساختہ ہی مسکرائی تو نین پریشان سی اسے دیکھنے لگی۔۔کیا یہ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔میں اچھی نہیں لگ رہی۔۔اس میں۔۔وہ۔اپنا فراک کو پکڑے گھومتے ہوئے پوچھتی کوئی معصوم سی ڈول لگ رہی تھی۔۔اور یہ سب کوئی ریکارڈ کر رہا تھا۔۔

نہیں یہ کافی نہیں۔۔مطلب تم ایسے بھی بہت پیاری لگ رہی ہو لیکن جب تم مکمل تیار ہوگی نہ تو چار چاند لگ جائیں گے۔۔

مجھے نہ بہت شوق تھا بچپن سے ہی میں پاکستان جا کر وہاں کی خوبصورتی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر سکوں اور دیکھو رب نے وہاں تو نہیں۔ پہنچایا تو کیا ہوا وہاں کی ایک بیوٹی کوئن کو ہی میری آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔۔

سونیا نے کہتے ساتھ ہی اسکے لبوں کو سرخ لیپسٹک لگا دی ۔۔

ڈنر کریں۔۔ اسنے پوچھا۔۔

ارے ڈنر ہوتا رہے گا لیکن پہلے ہم اپنے ان مچلتے ہاتھوں کو تھوڑا سکون سے تو نوازے .جو اتنی حسین پیکر پری کو دیکھ کر خود کو روک نہیں پا رہے۔۔انا اندر آتی اپنے ہاتھوں کو آپس میں مسلتی بولی۔۔اور نین کو مرر کے سامنے بیٹھاتے اپنے اندر کے آرٹسٹ جو جاگرت کر

چکی تھی۔۔ ۔۔جبکہ۔نین روکتی رہی لیکن اسنے اپنی ہی کرنی تھی اور وہ کرنے لگی۔۔نین بھی خاموش ہوگئی۔۔اور اسکی خوشی کے لئے بیٹھی رہی۔۔

انا یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔۔سونیا اب کہ غصے سے۔ بولی۔۔جبکہ نین کی۔ شکل رونے والی ہوگئی تھی۔۔

دیکھو سونو دی۔ آپ مت روکو مجھے۔ اس ڈریس میں تو یہ غضب ڈھا رہی ہیں۔۔،اتنی پیاری ،اتنی حسین ،اتنی کیوٹ لگ رہی ہیں تو انہیں دیکھ کر نہ میں اپنے۔ اندر کے آرٹسٹ کو روک نہیں پائی۔۔ تبھی بس آپ مجھے اسے ریڈی کرنے دو ۔۔۔۔ وہ مصروف سی نین کے چہرے پر اپنی کاری گری کر رہی تھی۔۔

جبکہ سونیا مسکرا کر کافی کا کپ تھامے۔ کھڑی دونوں کو دیکھ رہی تھی --

افففف افففف یار تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو--دانین ---انا اپنی محنت پر بے حد خوشی سے چیخی---گال۔کا زخم۔ بھی اسنے میک اپ سے چھپا دیا تھا--

وہ مشرقی حلیے میں۔ بے پناہ۔ حسین لگ رہی تھی -- جیسے۔ حسن کا بہترین یا اولین شاہکار تو وہی ہے----کہ۔نگاہ ہی نہ ہٹے --اور انہوں نے مشرقی حسن دیکھا ہی کہاں تھا تبھی وہ تینوں ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گئ --

نین بہت کنفیوز تھی--اسنے آج تک۔ قمیض۔ شلوار کے علاؤہ حویلی میں کوئی اور کپڑے نہیں پہنے تھے--اور جب سے وہ ٹائگر کی زندگی میں آئی۔ تھی۔ اسنے ٹائگر کے دئے گئے۔

ماڈرن کپڑے زیب تن کئے۔۔لیکن۔۔ کبھی ایسے تیار نہ ہوئی۔۔ہاں مشن کے لئے اسنے ریڈی ہونا تھا لیکن اسنے ڈریس ہی پہنا تھا کوئی میک اپ نہیں کیا تھا۔۔اس سے پہلے بھی ٹائگر نے جو اسے میک اپ کیا تھا وہ بھی نیچرل تھا۔۔لیپسٹک تب بھی نہیں لگائی تھی اسنے۔۔اور آج اس روپ میں خود کو آئینے میں دیکھ کر اسے خود کو پہچاننا مشکل لگا۔۔

وہ دونوں بھی جو چھپ کر انکی ویڈیوز بنا رہی تھیں ۔انا نے علینہ کو روم میں نین کے بارے میں سب بتا دیا تھا اور تبھی وہ خاموشی سے کھڑی اسکے ساتھ ویڈیوز کو انجوائے کر رہی تھی۔۔لیکن۔جب سونیا نے اسے لیپسٹک لگائی تو آنا خود کو روک نہیں پائی اور موبائل علینہ کو پکڑا کر خود اندر آگئی ۔۔علینہ تھوڑی دیر باہر ہی کھڑی رہی لیکن پھر وہ بھی اندر ہی اگئی۔۔

نین آئینے میں اپنے ساتھ سونیا،انا کے عکس کے علاؤہ ایک اور عکس دیکھ کر پلٹ کر علینہ کو دیکھنے لگی۔۔جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

اسنے بھی مسکرا کر دیکھا اور پھر وہ سونیا اور انا کو دیکھنے لگی۔۔ جیسے پوچھ رہی ہو یہ کون ہے۔۔میں نے پہلے تو نہیں دیکھا اسے۔۔

علینہ اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے خود کو خود ہی انٹروڈیوس کرانے لگی۔۔

دانین میں ہوں علینہ ۔۔انکی کزن ۔۔اسکے خود ہی بتانے پر نین خوش ہوئی۔۔اوہ۔اچھا کزن ۔۔واو۔۔

ہمم تم یہی سوچ رہی ہونگی نہ یہ چپکلی پہلے کہاں چھپے بیٹھی کیڑے مکوڑے نگل رہی ہوگی تو میں بتاتی ہوں وہ دراصل برو نے اسے کسی کام کے لئے بھیجا تھا اور یہ آج ہی واپس آئی ہے -- ہمیں نگلنے--انا تمہیں نہیں لگتا تم اپنی یہ گز بھر لمبی زبان کچھ زیادہ ہی لمبی نہیں کرتی جارہی--انا جو نین کو بتا رہی تھی اپنی زبانی--علینہ تو اسکی گوہر افشانی پر تپ کر بولی --نین کو انکی نوک جھوک پر ہنسی آگئی --سونیا بھی مسکرا کر دیکھ رہی تھی--وہ دونوں اپنے اوپر دونوں کو ہنستے دیکھ ایک دوسرے کو گھور کر خود بھی مسکرانے میں پارٹیسپیٹ کرنے لگی--

نین کو اس حسن میں دیکھ اوپر سے اسکی مسکراہٹ ان کے لئے اس میں دلکشی بڑھنے لگی--

نین کو انہیں خود کو پھر سے دیکھتے۔ شرم سی آنے لگی تھی۔۔انا اور علینہ اسے سنیپس کے لئے فورس کرنے لگی۔۔اور جب وہ دونوں کسی کو فورس کریں اور وہ کام۔ہو نہ ایسا تو ناممکنات میں سے تھا۔۔

وہ جیسے جیسے انا اور علینہ بتاتی گئی ویسے ویسے سنیپس بناتی گئیں۔۔۔۔وہ خوش تھی۔۔۔کل رات کا ہوا واقعہ تو ٹائگر نے اپنی قربت سے ہی اسکے زہن سے چھو منتر کر لیا تھا۔۔۔۔نین نیند لینے کے بعد کافی فریش فیل۔کر رہی تھی۔۔جسکی وجہ سے اسکی خوبصورتی مزید نکھر کر دوسروں کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی ۔۔سونیا نین سے باتیں کرنے لگیں۔۔جب انا نے وہ ساری پکس اور ویڈیوز ٹائگر کو بھیج دی ۔۔اسے۔ نین بہت اچھی لگی تھی ۔۔ہاں اسے شروع میں دیکھ کر منہ بھی اسی نے بنایا تھا لیکن اب وہ

اسکی سوئٹ سی نیچر جو دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔اور اسی لئے وہ چاہتی تھی کہ اب یہ لڑکی انکی زندگی سے کبھی نہ جائے۔۔اور ایسا تبھی ممکن تھا جب ٹائگر اس سے شادی کر لیتا ویسے بھی وہ سب ہی جانتے تھے کہ ٹائگر کو شادی تو کرنی ہی پڑے گی ہاں وہ تیار نہیں ہے۔۔کہتا تھا کہ مجھے نہیں کرنی۔۔لیکن۔اپنی نشست بچانے کی خاطر اسے یہ شادی ضرور کرنی تھی ۔۔اور جب کرنی ہی تھی تو اتنی پریٹی لڑکی کو چھوڑ کر تو وہ کسی اور کو اپنی بھابھی کبھی ایکسیپٹ نہیں کرے گی۔۔اسے بہت کم کسی سے لگن ہوتی تھی ۔۔نین بھی انہی کم لوگوں میں شامل ہوگئی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ڈنر کے لئے اگئی۔۔اور کھانے سے لطف اٹھانے لگیں۔۔

اب میں چینج کر لوں۔۔نین نے گویا ان سے اجازت۔ چاہی کیونکہ اتنی سی دیر میں وہ کافی ہلکان ہوگئی تھی۔۔اسے سنبھالتے سنبھالتے ۔۔

نو۔۔انا اور علینہ ایک ساتھ چیخی تھیں۔۔اسنے مدد طلب نظروں سے سونیا کی جانب دیکھا جو یہاں وہاں دیکھنے لگ گئی اسکا مطلب تھا کہ وہ بھی نہیں چاہتی کہ وہ چینج کرے

چلو بیٹھو ۔۔ہم مووی دیکھتے ہیں۔۔انا اسے کھینچ کر صوفے پر بیٹھا دیا۔۔اور نین ویسے ہی بیٹھ گئی۔

اپکو پتہ بھی ہے میں کتنا بور ہو رہی ہوں اس وقت کیونکہ پورا دن ان بکس میں سر کھپایا ہے۔۔ایک تو پتہ نہیں یہ کب جان چھوڑیں گی میری ۔انہیں جب بھی دیکھتی ہوں تو ایسا

لگتا ہے جیسے مجھے نہ کسی نے ایک روم میں لوک کر دیا ہو اور اس روم میں کئی سارے ڈورز ہوں جو باری باری کھلتے ہیں اور مجھے ڈراتے ہیں ایک کھلتا ہے تو اس میں سے آگ نکلتی ہے جس میں میں جلھس جاتی ہوں۔۔دوسرا کھلتا ہے جس میں سے برف باری آرہی ہوتی ہے جس میں ٹھنڈ سے مر رہی ہوتی ہوں ۔ایک سے آندھی تو دوسرے سے طوفان افف او اور اس روم میں نہ ہی میں زندہ رہ پاتی ہوں تو نہ مرتی ہوں۔۔اسی لئے نہ اب مووی دیکھنی ہے مجھے سب کے ساتھ اوکے۔۔نین تو اسکی باتیں سن کر ہی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوگئی تھی۔۔

۔ علینہ نے ہورر مووی لگا دی۔۔اور جلدی سے آکر انکے ساتھ بیٹھ گئی جہاں وہ تینوں بیٹھی ہوئی تھیں ۔۔

اوہ نو --پلیز--انا نے نین کو زور سے پکڑ لیا--دوسری طرف علینہ اور سونیا بھی ایک دوسرے سے چپکی بیٹھی تھیں--

اوہ اسکا مطلب صرف مجھے ہی نہیں بلکہ تم سب بھی ڈرتی ہو --ہورر مویز سے--نین مسکراتے بولی--

ہاں تو ہم بھی انسان ہیں--علینہ جھٹ سے بولی--ہمم وہ تو۔ ہے شکر ہے بتا دیا ورنہ مجھے تو یہی لگتا تھا کہ تم کسی دوسری مخلوق سے تعلق رکھتی ہو--انا کی زبان پھسلی-- اوہ دونوں چپ کر جاؤ اور خاموشی سے انجوائے کرو--سونیا نے انہیں ڈپٹا--تو وہ دونوں ایک دوسرے کو منہ چڑاتی سکرین پر نظریں جما چکی تھیں--نین انکی بچکانہ حرکتوں پر مسکراتی خود بھی مووی دیکھنے لگی--

---

---

انہیں اصلحہ پاکستان بھیجنا تھا لیکن بھیجنے سے پہلے ٹائگر خود ری چیک کے لئے گودام گیا تھا جب اسے لگا سب ٹھیک ہے اور تسلی ہوگئی --کہ کوئی گڑبڑ نہیں ہے--ویسے تو یہ کام رافع اور دایان ہی سنبھالتے تھے--لیکن۔پھر بھی وہ اپنی تسلی کے لئے آخری بار ضرور دیکھ لیتا تھا--کیونکہ اسے اپنی آنکھیں کھلی رکھنی تھی اگر زرہ سی بھی کہیں چوک ہوگئی تو انکا سارا کا سارا ملبہ جو وہ یہاں پھیلائے بیٹھے تھے وہ سب ختم ہو جاتا--

وہ گاڑی میں سوار ہوا تو رات۔ ہوگئی ۔

ابھی وہ گاڑی میں بیٹھا۔ ہی تھا کہ اسکا۔ فون۔ بلنک ہوا۔۔اور انا کا میسیج کھول کر اسنے۔ دیکھا دایان بھی اسی کے ساتھ تھا۔۔

مگر اسکے سیل کی جانب۔ دیکھنے کی۔ بجائے اپنے فون میں مصروف تھا۔۔

ٹائگر نے ان کو اوپن کیا تو چونکا۔۔اور وہیں جم گیا۔۔

ایسی بیوٹی پہلے اسنے کہیں نہیں دیکھی۔ تھی۔۔ جسمیں معصومیت تو کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔

کچھ الگ سی۔ بے حد کشش سے بھر پور۔۔

اسنے ان پکس کو زوم کیا۔ تو چہرے۔ کا وہ نشان۔ مفقود تھا۔ جو اسنے اسکو دیا تھا ۔اسنے برا سا منہ بنایا اسے نا پاکر کیونکہ وہ اسے بہت اچھا لگتا تھا اسے اسکی خوبصورتی میں مزید دلکشی آگئی تھی۔کم ازکم وہ نشان تو نہیں غائب ہونا چاہئے تھا تم اس میں زیادہ پیاری لگتی مائے بیوٹی کوئین۔اسنے دل میں سوچا۔۔۔لیکن یہ روپ دیکھ کر تو وہ ساکت ہی ہوگیا تھا۔۔۔

اسنے ساری پکس دیکھیں۔۔ریپیٹ کر کر کے دیکھیں۔۔ویڈیو بھی اسنے دیکھی جس میں وہ۔ منع کر رہی تھی اسے لپسٹک نہیں لگوانی تھی پر سونیا نے لگا ہی دی تھی۔۔اسکے لب

مسکرائے ۔۔اور اسے احساس ہی نہیں ہوا اسی طرح اسے بہت وقت گزر۔ گیا یہاں تک کہ گاڑی آفس کے سامنے رکی۔۔دایان نے اسکو دیکھا۔ جو موبائل کو ایسے گھور رہا تھا جیسے اسمیں اسنے کوئی انوکھی شے دیکھ لی ہو اور اسکی نظر ہٹانے پر کہیں غائب ہی نہ ہوجائے۔۔اسنے اسکے آگے ہاتھ لہرایا۔۔ٹائگر نے چونک کر اسے دیکھا ۔۔

آفس آچکا ہے ۔۔اسکے بولنے پر ٹائگر نے اردگرد دیکھا ۔۔اور خود پر حیرت ہوئی ۔۔کہ وہ کس طرح ان تصویروں میں مہو ہوا تھا۔۔

وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور آفس میں دونوں ایک ساتھ داخل ہوئے۔۔جبکہ ٹائگر پہلی بار آفس میں غیر دماغی سے بیٹھا تھا۔۔اسکا سارا رحجان انہی پکس کی جانب تھا۔۔اسنے۔ ضروری سائن کرنے تھے جو رافع اسکے سامنے کھولے کھڑا تھا وہ انہی خیالوں میں سائن

کرتا رہا۔۔اور بمشکل ایک گھنٹہ ہی۔ گزرا تھا کہ وہ اکتا کر اپنی جگہ سے اٹھا اور یہ بھی پہلی مرتبہ ہی ہوا تھا کہ وہ اپنا کام کرتے وقت اکتایا ہو۔۔۔۔

I'm going..

اسنے دایان اور رافع کو سرسری سا کہا اور وہاں سے نکل گیا جبکہ وہ دونوں۔ حیرانگی سے اسے جاتا دیکھ رہے تھے۔۔کیونکہ وہ بغیر گارڈز کے نکلا تھا۔۔رافع کو بھی وہ ساتھ لے کے جاتا تھا پر آج وہ خود گیا تھا۔۔وہ متعجب سے ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنے کام میں جت گئے۔۔ کیونکہ کام زیادہ تھا اسی لئے اتنا دیھان نہیں دیا۔۔

وہ خود ہی ڈرائیو کر رہا تھا آ--چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا--مگر دماغ میں کئی سوچیں تھیں--وہ سپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا--پیلیس جانے کے لئے نہیں ویلا جانے کے لئے--اور سفر تمام ہوا--وہ پورچ میں گاڑی روک کر باہر نکلا۔ تو اندر۔ قدم اٹھائے--اور آج پہلی بار وہ دروازے توڑتا ہوا نہیں بلکہ۔ آرام سے جارہا تھا اسے الجھن سی ہوئی----اسکو کوئی غصہ نہیں تھا--کوئی کام نہیں تھا پھر وہ یہاں کیوں ایا--

اس لڑکی کے لئے--

وہ جھنجھلایا--واٹ رابش--وہ واپس پلٹا لیکن ہوا کے جھونکے کی طرح وہ پکس اسکے دماغ میں گھومنے لگیں--اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی قدم اندر کی جانب بڑھانے لگا--

لاؤنج میں وہ چاروں سر جوڑے ایک دوسرے سے چپکی کوئی ہورر مووی دیکھ رہی تھیں۔۔جب کہ لائٹس اوفف تھیں۔۔اور ایل سی ڈی کی سکرین سے۔ چاروں کے چہروں پر خوف واضح دکھ رہا تھا۔۔

ٹائگر آگے بڑھا۔۔

ان چاروں کو مووی کے۔ شور میں۔ قدموں کی آہٹ۔ کا احساس نہیں ہوا۔۔ٹائگر انسے کافی فاصلے پر کھڑا تھا۔۔

سونو دی جاؤ کچھ کھانے کو لیکر آؤ۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔اور آپکو تو پتہ ہے نہ ڈرتے ہوئے مجھے کھانے کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔۔انا اس۔ شور میں چلائی۔۔

میں کیوں جاؤں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔علینہ جائے گی۔۔سونیا نے صاف انکار کر دیا۔۔ارے ارے میں کس لئے مجھے بھی ڈر لگ رہا میں نہیں جاتی۔ دانین جائے گی۔۔تینوں نے دانین کی جانب دیکھا۔۔

مگر مجھے بھی ڈر لگتا ہے۔۔ وہ ممنائ ۔۔ارے تمہیں ڈر تھوڑی لگتا ہے جسنے ٹائگر برو کے ساتھ اتنے دن گزاریں ہوں ڈر لفظ انکی ڈکشنری سے ڈیلیٹ ہوجاتا ہے جاؤ جلدی اب کوئی اور بہانہ نہیں چلے گا۔۔انا کی اپنی ہی منتق تھی۔۔ارے جاؤ نہ اتنی لائٹس اون ہیں ۔۔ورنہ میری روح فنا ہو جائے گی۔ افف۔۔او۔ انا کی ڈرامے بازی پر اسکا دل کیا وہ اسے ہی کاٹ کر اسے سروو کر دے لیکن خاموشی سے اٹھ گئی۔۔۔اور ہمت باندھتی جلدی سے

کچن کی طرف دوڑی وہاں روشنی دیکھ کر اسے کچھ تسلی ہوئی۔۔ ابھی وہ۔ ریفریجریٹر تک ہی پہنچی تھی کہ کسی کے بازوؤں کے۔ حصار میں اگئی۔۔

اس سے پہلے اسکی چیخ نکلتی ٹائگر کو دیکھ کر دب گئی۔۔

اپ۔۔اپ یہاں۔۔اپ۔نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔۔نین اپنے دل۔پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانسوں کے درمیان بولی۔۔۔۔وہ خاموشی سے اسے دیکھ نہیں گھور رہا تھا۔۔نین اسکی۔ موجودگی پر بوکھلائے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔ جبکہ ٹائگر پر اسکی بوکھلاہٹ کا خاک اثر ہونا تھا۔۔وہ اسکے لبوں پر سجی لیپسٹک۔کو دیکھ رہا تھا۔۔اور پھر رفتہ رفتہ۔ وہ اس کے لیپسٹک سے سجے ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔اور اچانک ہی مووی کا شور اٹھا۔ ٹائگر نے اسکی کمر کو موو کیا اور ریفریجریٹر کے ساتھ۔ لگا کر دونوں ہاتھ اسکے ارد گرد رکھ کر گہری نظروں

سے اسکے لبوں کو دیکھنے لگا۔۔نین اسکی نظروں سے خود میں سمٹے جارہی تھی۔۔جب اچانک ہی ٹائگر نے جھک کر اسکے لبوں کو اپنی قید میں لیا۔۔نین آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جو اسکی سانسوں کو تنگ کر رہا تھا۔اسکے لمس کی اتنی شدت تھی،دیوانگی تھی،جنون تھا جسے نین کے لئے ۔ برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔نین نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔اسکی سانسیں گھٹنے لگی۔۔اسنے اسے ہٹانا چاہا۔۔ لیکن مقابل شائد ابھی اپنی تشنگی کو مٹا نہیں پایا تھا۔۔ تبھی اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی نرم گرفت میں تھام کر اپنی برسوں کی پیاس بجھاتا رہا۔۔

نین کی سانسیں حد سے زیادہ بے ترتیب ہوگی ۔۔تو اسنے بلآخر اسے خود سے الگ کیا ۔۔ورنہ ایسا لگ نہیں رہا تھا کہ ٹائگر اسے چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔

آنکھوں میں خمار لئے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔نین اسکی نظروں سے جھلسنے لگی۔۔آج سے پہلے اسنے اسے ایسے۔ نہیں دیکھا تھا۔ وہ سر جھکا کر خود کو نارمل کرنے لگی۔۔جبکہ ٹائگر کے لئے اتنا بہت نہیں تھا۔۔وہ سمجھ نہیں سکا اسکا دل۔ اسے اس عمل پر کیوں اکسا رہا ہے۔۔کیوں صبح بھی اسنے اسے بچایا تھا۔۔

اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر وہ دوبارہ اسپر جھکا۔۔نین نے معصوم سی شکل بنا کر احتجاج کرنا چاہا مگر احتجاج کو خاطر خواہ نہیں لیا۔مگر بھلا ہو انا کا جو زور سے چلائی۔۔سو گئی ہیں۔۔دانین۔۔ٹائگر اس آواز پر ایکدم اس سے دور ہوا۔۔نین نے شکر کا سانس لیا۔اس وقت انا سے زیادہ اسے کوئی اچھا نہیں لگا تھا وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔مگر تادیر نہیں۔۔جلدی سے وہ فریزر سے چاکلیٹ نکالتی تب تک۔ ٹائگر بھی اکھڑی سانسوں کو سنبھلتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔نین ٹائگر کی جانب دیکھے بنا ہی وہاں سے فرار ہونے لگی کہ

ٹائگر کے ہاتھوں نے اسکے بالوں کو۔ جکڑ لیا۔۔جس سے نین رک گئی۔۔اسنے اسکے بالوں کو کھینچا نہیں تھا۔ ۔۔یہ سب نین کے لئے انوکھا تھا۔ اسے ٹائگر کا یہ بدلتا روپ بہت خوف دلا رہا تھا۔۔اور خوشی بھی پھر سے وہ احساس اجاگر ہونے لگے تھے جو ٹائگر نے سولا دلئے تھے۔۔

میرے ساتھ چلو۔۔وہ بولا۔۔لہجہ گھمبیر تھا۔۔نین کانپ سی گئی۔۔اس وقت۔ اگر وہ نرم لہجہ تھا تو صبح تک آتش فشاں بن جاتا۔۔اسنے اپنے بال چھڑوائے ۔۔مقابل۔کی گرفت نرم ہونے کے باعث وہ باہر بھاگ گئی۔۔ان کے پاس آکر سانس بہال کیا۔۔ تینوں اسے دیکھنے لگی۔۔کیا کچن میں کوئی ڈریگن دیکھ لیا ہے ۔۔علینہ نے اسے سے کہا جبکہ انا اسے چاکلیٹ لیتی کھانے لگی۔۔۔نین نے کوئی جواب نہیں دیا ان کے بیچ خاموشی سے بیٹھ

گئی۔۔ یہ تو شکر تھا کہ لائٹس اوف تھی۔ ورنہ۔ اسکے چہرے۔ پر ٹائگر کے دیئے گئے لمس کے تاثرات نمایاں تھے۔۔

ٹائگر کچن کے دروازے میں آکھڑا ہوا۔۔جبکہ نین اپنے لئے بھی چاکلیٹ لائی تھی کیونکہ اسے چاکلیٹ بہت پسند تھی اس کنڈیشن میں بھی وہ کھانے لگی۔۔

انکا سامنا ہورہا تھا مگر وہ تینوں مووی میں اس قدر غرق تھیں کہ انہیں اس پاس کیا ہورہا تھا کچھ خبر نہیں ہوئی۔۔

ٹائگر کی۔ نگاہ نین۔ پر ہی تھی۔۔جبکہ نین ان نظروں سے گھبرا رہی تھی ۔۔اسنے۔ چور نظروں سے۔ ٹائگر کو دیکھا۔۔ جس نے انگلی کے اشارے سے اسے اپنے پاس۔ بلایا۔۔ نین سٹپٹاتی ان تینوں کو دیکھنے لگی جو مووی میں مگن۔ تھیں۔

اسے نظر آیا تھا یا نہیں مگر نین نے بڑی ہمت کر کے۔ نفی میں سر ہلایا ۔۔جبکہ ٹائگر نے آئی برو اچکائی۔۔نین جانتی تھی وہ غصہ ہوگا ۔۔اور اسکی اس حرکت سے اسکے کئ ٹکرے تو کر ہی دے گا۔۔

یہ اسکا پہلا انکار تھا۔۔اور ٹائگر کی پہلی طلب ۔۔

مگر اسے تسلی تھی وہ۔ سونیا کے ساتھ بیٹھی ہے اسے کچھ نہیں ہوگا۔

اسکے پاس نین کو محفوظ محسوس ہورہا تھا۔۔

سونو دی مجھے۔ ڈر لگ رہا ہے پلیز لائٹس اون کر دوں نا جلدی سے۔۔ خود بیٹا کچھ نہ کر نا لیکن کام کروانا ہو تو جلدی ہی ملا ہوا چاہیئے سونیا دانت پیستے بولی اسے مووی میں رکاوٹ سخت زہر لگ رہی تھی۔۔جبکہ سونیا اس سے پہلے اٹھتی کہ پورا ہال روشنی میں جگمگا اٹھا۔۔کچن کے دروازے پر وہ شان سے کھڑا تھا۔۔اور انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔ انا نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تو زور سے چیخی۔۔ ٹائگر ۔۔وہ اچھلتی ہوئی اسکے گلے لگ گئی۔۔سونیا نے سنجیدگی سے نین کو دیکھا۔۔جس نے سر جھکا لیا۔۔

Don't act like a. Child ..

For more visit (exponovels.com)

اسنے ہمیشہ کی طرح کہا۔۔

Don't treat me like.a Child...

اسنے بھی ویسا ہی جواب دیا۔۔

ٹھیک ہو ۔اسنے پوچھا نین نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔کیا وہ کسی کے لئے فکر مند تھا ۔۔ہاں اپنی سسٹرز کے لئے۔۔اسنے خود ہی جواب دیا۔۔

Fit and fine..

اور مجھے یقین تھا وہ۔ پکس۔ آپکو کھینچ لائیں گی۔۔ہینڈسم مین انا زور سے ہنسی۔۔ ٹائگر نے اسکو گھورا ۔۔

مجھے تمہاری فکر تھی۔۔ اسنے گویا ٹالنا چاہا۔۔۔۔

آہ ہ ہ ۔۔انا نے۔ بات ہوا میں اڑائی ۔

اس سے پہلے بھی بڑے بڑے ایکسیڈینٹ ہوئے تب تو نہیں ائے۔۔خیر ہے بلڈی ٹائگر کا سینے میں قید یہ پتھر دل میں تو نہیں تبدیل ہو رہا۔۔وہ اسکے دل کے مقام پر انگلی رکھتی بولی۔۔

Really..is it possible..

ٹائگر طنزیہ ہنسا۔۔

You better. Know

For more visit (exponovels.com)

میرا دل کہاں پھنسا ہوا ہے۔۔اسنے کہا۔۔جبکہ انا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو دوسری۔ جانب کھینچا۔۔جہاں پر نین اور وہ دونوں بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

وہ تو دل پھنسانے والی جگہ نہ نہ ہوئی۔۔کسی صنف نازک کے دل میں پھنساو نہ ۔۔وہ اسکا چہرہ پکڑ کر نین کی طرف کرتے بولی۔۔ٹائگر اسکا اشارہ سمجھ کر زور سے ہنسا۔۔نین اسے پہلی بار کھل کر ہنستا دیکھ رہی تھی۔۔وہ کتنا ڈیشنگ لگ رہا تھا ہنستے ہوئے ۔۔اسکی آئیز افففف اسکے ڈمپل جو اسکے دونوں گال پر نمایاں ہوئے تھے۔۔اتنا خوبصورت بھی کوئی ہوسکتا ہے بھلا۔۔وہ خود سے بڑبڑائی۔۔

البتہ وہ تینوں انکی گفتگو نہیں سن پارہی تھیں۔۔

پلیز کر لو نہ اس سے شادی مجھے یہ پسند ہے۔۔اپکے لئے برو۔۔ویسے بھی ایک نہ ایک دن تو آپکو کرنی ہی ہے ایک نہ ایک کیا آپ اٹھائیس سال کے ہوگئے ہیں اور شادی تو مسٹ کرنی ہے۔۔تو پلیز کسی چڑیل سے کرنے سے بہتر ہے بیبی ڈول سے کر لو اور اپنی پرنسس بنا لو ہمیشہ کے لئے۔۔انا اسکے گلے میں بانہیں ڈالے معصومیت سے بول رہی تھی جسپر ٹائگر نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

سونیا اپنے روم۔میں چلی گئی علینہ بھی انا کو لئے اوپر اپنے روم۔میں گھس گئیں۔۔کیونکہ صبح انکا پیپر تھا۔۔

پیچھے وہ دونوں ہی وہاں رہ گئے تھے۔۔

تمہارے گارڈز چلے گئے۔۔اب زرہ یہ بتانا پسند کروگی۔کہ تم نے کس حیثیت سے مجھے انکار کیا ہے۔۔ٹائگر اپنی انگلیاں اسکی کمر میں کھبوتا بولا۔۔نین سہمی سہمی سی اسے دیکھنے لگی۔۔

مگر سیاہ لباس۔ میں وہ غضب ڈھا رہی تھی اور اوپر سے اسکا گھبرانا،ڈرنا ٹائگر کو بلکل اسمیں مہو کر چکا تھا۔۔وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔جبکہ نین سے نگاہ نہیں اٹھائی جارہی تھی۔۔

اور پھر اچانک سے ٹائگر کی حرکت کرتی انگلیاں نین کی سانسیں ہی روکنے لگی۔۔وہ دم سادھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔لیکن فوراً ہی نظریں جھکا کر اسکے سینے میں چھپ گئی۔۔ٹائگر اسے سے جھٹکے سے دور ہوا اور کھینچتے پول سائڈ لے گیا۔۔جبکہ اسکا ٹیمپر اور بھی لوز۔ ہوتا

جارہا تھا ۔۔اسکا ہاتھ پکڑے کھینچتا ہوا وہ اسے پول والی سائڈ پر لے ایا۔۔۔جہاں مکمل اندھیرا تھا۔۔

اور ٹائگر اپنی تباہ کاریوں کے ساتھ نین پر۔ ظلم ڈھانے کے لئے تیار۔ ۔۔

جواب دو مس نین۔۔

تمہاری جرت اور ہمت کیسے ہوئی مجھے انکار کرنے کی ۔۔ٹائگر نے اسکا چہرہ اوپر کیا۔ نہ جانے۔ اسکی آنکھوں میں دیکھنے کی خواہش نے اس کے اندر انگڑائی لی ۔۔اسکا ڈرا سہما خوبصورت مکھڑا دیکھ کر وہ بہک رہا تھا۔۔

کہیں سے نہیں----

اسکے منہ سے پھسلا--

تو ٹائگر ہنس دیا--اپ-اپ-ہنس کیوں رہے ہیں--وہ خفگی سے بولی--

تمہارے جواب پر--

اگر کہیں سے ملی تو اسکا مطلب یہی ہوا نہ تم کہنا چاہتی ہو خود سے ملی۔۔ تو یہ ہمت تب کیوں نہیں ملی جب تمہیں اشد ضرورت تھی۔۔ٹائگر اسے اپنے سینے سے لگائے دریافت کر رہا تھا اسکا لہجہ ہر احساس سے عاری ہو چکا تھا۔۔نین۔کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔

خیر چھوڑو ۔۔ویسے مجھے حیرانگی ہوتی ہے تمہارے باؤجی اور تاؤجی پر۔۔ تم۔پر تو برا رعب جماتے تھے لیکن جب سے میری تحویل میں آئے تب پتہ چلا اندر سے بلکل کھوکھلے ہیں دونوں راسکلز ۔۔ٹائگر اسے الگ ہوتے وہاں چیئر پر بیٹھتے بولا۔۔

ک۔۔کیا مطلب ہے آپکا۔۔اپکی تحویل ۔میں ہیں۔۔نین۔کو خطرہ لاحق ہوا۔۔

وہی جو تم۔ سمجھ رہی ہو بیبی۔۔وہ دایاں بازو چیئر کی پشت پر ٹکائے اپنا سیگریٹ سلگاتے بولا۔۔

پر کیوں۔۔نین گھٹی گھٹی چیخی۔۔ٹائگر اسکے سوال کرنے پر اور لہجہ میں چھپا غصہ دیکھ کر ایک آئی برو اچکائے اسے دیکھتے سیگریٹ کا کش لینے لگا۔۔

پلیز انہیں چھوڑ دیں۔۔اپ ۔۔اپ مجھے جو سزا دینا چاہتے ہیں دیں لیکن انہیں چھوڑ دیں ۔۔نین اسکے قدموں میں بیٹھتی منت کرتے بولی۔۔

ٹائگر نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔ تم۔ٹائگر کے ہی سامنے کسی اور کی حمائت کررہی ہو جانتی ہو۔ تم مجھ سے انکی حمایت نہیں انکی موت مانگ رہی ہو۔۔اور یقینا انہیں جلد ہی

موت کے گھاٹ اتاروں گا۔۔فی الحال تو ان پر ابلا ہوا پانی ڈال۔کر انکی جلد کو جھلسایا ہے جیسے انہوں نے تمہارا ہاتھ پکڑ کر جلایا تھا ایک بار نہیں کئی بار۔۔سوچ رہا ہوں اسی کھولتے ہوئے پانی سے ہی انہیں موت دوں نہیں۔۔انہوں نے تمہیں وہاں ہر وقت ٹارچر کیا۔اور جب جب وہ تمہیں ٹارچر کرتے تھے میں اس پل کا انتظار کرتا کہ کب انہیں اپنے شکنجے میں جکڑوں گا۔۔کیونکہ تمہیں ٹارچر کرنے کا ،تمہیں تکلیف دینے کا،تمہیں پیار کرنے کا تمہارے ساتھ کچھ بھی کرنے کا حق صرف اور صرف میرا ہے۔۔اور انہوں نے میرے حق میں خیانت کی ہے تو اسکی انہیں سزا ملے گی۔۔

ٹائگر کی بات پر وہ رونے لگی۔۔نو بیبی روؤ مت کیونکہ مجھے ان آنسوؤں سے نفرت ہے جو تم کسی اور کے لئے بہاؤ گی۔۔اور درد ناک تکلیف کے سوا کچھ نہیں پاؤ گی۔ٹائگر اسکا منہ دبوچتے غراہا۔۔۔۔

نین کی آنکھوں میں درد دیکھ کر وہ اسکو چھوڑ گیا۔۔نین پل بھر میں اس دوڑ ہوئی۔۔

نین وہ سب سنتے ہی ایک دم آگ کی لپیٹ میں آگئی اسے اپنے وجود سے شعلے اٹھتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔

سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو ۔۔جب۔ جسکو دل کیا اٹھا کر اپنے طریقے سے ٹارچر کرنا شروع ہوگئے۔۔اپ کا جب دل۔کرتا ہے اسے تکلیف سے دوچار کرتے ہیں جب دل کرتا ہے کسی کی بھی کمائی میں سے اسکی قیمتی متاع چرا لیتے ہیں،جب دل کرتا ہے کسی کا بھی قتل۔کر دیتے ہیں۔۔۔۔اپ اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھ سکتے کیوں ان معصوموں

کو اپنی قید میں لیا ہوا ہے۔۔وہ غصے سے پھٹ ہی پڑی۔۔ٹائگر۔ ہونٹوں پر انگلی رکھے۔ اسکو دیکھ رہا تھا۔۔

نین کو جلد ہی اپنی سنگین غلطی ۔کا احساس ہو گیا تھا لیکن شائد بہت دیر ہو گئی تھی۔۔اسکا ٹانگوں پر کھڑا رہنا محال ہورہا تھا۔۔وہ الٹے قدموں وہاں سے بھاگی ۔۔جبکہ ٹائگر نے ایک دم وہاں پڑی چیئرز کو لات ماری اور اسکے پیچھے بھاگا۔۔

نین لاونج میں آئی وہاں کوئی نہیں تھا وہ کوئی نیچرل پاورز نہیں رکھتی تھی جو ٹائگر اس تک نہ پہنچ پاتا ۔اس وقت رک کر سوچنا خطرہ تھا جو وہ کر آئی تھی ہو سکتا ہے وہ دوبارہ پیلیس لے جاتا اور اگر ایکبار وہ اسے پیلیس تک لے جاتا تو وہ ٹارچر ہوتی رہتی۔۔ تبھی وہ بنا کچھ بھی کہے۔ سیڑھیوں پر دوڑتی گئی۔۔ٹائگر اسکے پیچھے ہی تھا۔۔

آج اگر وہ اسکی۔ گردن نہ توڑ دیتا تو کچھ خاص افسوس نہ ہوتا۔۔ تبھی وہ اس تک پہنچاتا مگر وہ۔ سونیا کے روم۔ میں چلی گئی اور ٹائگر نے لات مار کر دروازہ کھولا۔۔ ۔۔وہ سونیا۔ کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔

پلیز۔ سونو دی مجھے۔ ان سے۔ بچا لیں۔۔یہ مجھے جان سے مار دیں گے۔۔نین پھولتی سانسوں میں سونیا۔ سے مدد طلب کرنے لگی۔۔

ٹائگر تمہیں تمیز ہے میرے روم میں تم اس طرح نہیں آسکتے ۔۔سونیا غصے سے ٹائگر کو دیکھتے بولی۔۔

Shut up

وہ اتنی زور سے دھاڑا کے ایک پل۔کو سونیا بھی ڈر گئی لیکن پھر سے بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

اسکو واپس کرو۔۔اسکے ٹکرے کر کے میں اپنے ہنی کو کھلا دونگا۔۔

ٹائگر چیخا۔۔

سونیا نے نین کو اپنے پیچھے۔ چھپا لیا۔۔

وہ جانتی تھی۔ ٹائگر جتنا بھی غصے میں کیوں نہ ہو اپنی لمٹس کراس نہیں کریگا۔۔

گیٹ آؤٹ ٹائگر۔۔سونیا نے سختی۔ سے کہا۔۔

ٹائگر نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔

Why are you do that to me ..

وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچے بولا۔۔

For more visit (exponovels.com)

سونیا نے کوئی جواب نہیں دیا--

وہ نین کے سامنے یونہی کھڑی رہی جبکہ ٹائگر اسکی ڈیٹھائی سے اچھے سے واقف تھا--

یو نو واٹ مجھے یہاں آنا ہی نہیں۔ چاہیئے تھا--

تو کیوں کھڑے ہو یہاں --تمہارے پاس میری چیز ہے لوٹا دو ،چلا جاؤں گا--اسنے مدعا رکھا--

وہ چیز نہیں ہے جیتا جاگتا۔ انسان ہے۔۔سونیا نے افسوس سے اسکو دیکھا۔۔

میں نے اسکو۔ خریدا ہے دیم اٹ۔۔میرے لئے وہ چیز ہے انسان ہے۔ یہ کچھ بھی۔وہ سراسر میرا مسلہ ہے۔۔کسی اور کا نہیں۔۔تمہارے حق میں یہی۔ بہتر ہوگا اسے واپس لوٹا دو۔۔کیونکہ وہ صرف میری ہے۔۔ٹائگر دانت پیستے خون آشام نظریں ان پر گاڑھے انگلی اٹھا کر اسے آخر میں وارن کرتے اسکے شک کو یقین میں بدلتا بولا۔۔

ورنہ اسکے بعد کیا کروگے۔۔سونیا ایک دم ساکت ہوگئی تھی۔۔اسکے لفظ خریدنے پر۔۔لیکن جلد ہی سنبھل کر اسے چیلیجنگ انداز میں بولی۔۔

ورنہ میرے بھی ٹکرے کر دوگے--بیچ دو گے--یہ شوٹ کر دوگے یا برفیلی جگہ میں قید کر لو گے--کچھ بھی بتاؤ مجھے تاکہ میں بھی ڈروں اور دانین کو تمہیں دے دوں--سونیا کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ نین کو لے کر کب کا جا چکا ہوتا لیکن یہاں وہ اسکی بہن تھی --جو پتہ نہیں کیا سمجھ رہی تھی اس لئے وہ اپنی باتوں سے بہت کچھ جاتا گیا تھا--ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اسنے ہنٹ ہی دی تھی --اسے جسے اسنے خود ہی کود لگا کر پاس ورڈ معلوم کرنا تھا جو وہ تقریباً کر چکی تھی--

سونیا --اٹس انفف ۔نین کو مجھے واپس کرو ---ٹائگر غصے میں دھاڑا تھا--

نہیں ٹائگر ابھی نہیں ہاں یہ تمہاری ہی ہے اور میں اسے نہیں کھا رہی لیکن میں اسے تمہیں تب ہی دونگی جب تم فریش ہوگے --ریلیکس ہوگے--ایسے اپنے اصلی ٹائگر روپ

میں اگر میں نے اسے تمہیں دے دی تو تمنے اس معصوم کا نجانے کیا حال کر دینا ہے۔۔سونیا نے بات ہی ختم کر دی۔۔جبکہ ٹائگر اسکی بات پر مزید کچھ بولتا کہ اسے دایان کی کال اگئی۔۔

ایک تم اور ایک یہ دونوں ہی اسے سپورٹ کرتے رہتے ہو۔۔ٹائگر غصے میں فون کی طرف دیکھتے دھاڑا۔۔

لیکن فون اٹینڈ کر کے ابھی وہ اسے سنانے ہی والا تھا جب دوسری طرف سے جو خبر اسنے سنی وہ اسکے تن بدن۔میں مزید آگ لگا گئی۔۔وٹ رابش کیا بکواس کر رہے ہو۔۔وہ۔فون پر گرفت مظبوط کرتا غرایا۔۔ہمم میں آرہا۔۔وہ کہتا فون کاٹ گیا۔۔

ابھی تو جارہا ہوں لیکن جلد ہی ملاقات ۔ہوگی مائے پرنسس ۔۔یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔ٹائگر کا اتنا سرد لہجہ وہ کانپ سی گئی۔۔

اور تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔

اللہ جی یہ میں نے کیا کر دیا۔۔اپنے لئے خود ہی گڑھا کھودا ہے میں نے وہ سونیا کے گلے لگتی روتے ہوئے بولی۔۔روو مت دعا کرو جو خبر اسے ابھی ملی وہ ٹھیک ہو جائے ورنہ بہت برا ہوگا ۔۔وہ اسکا بازو تھپتھپاتے بولی۔۔

کیا مطلب۔۔وہ سمجھی نہیں۔۔

مطلب یہ کہ کچھ غلط ہوا ہے جو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔دانین میں یہ نہیں کہوں گی کہ ٹائگر نے جو بھی تمہارے ساتھ کیا وہ ٹھیک کیا۔۔لیکن۔اگر تمہارا اسکے ساتھ کوئی گہرا لنک ہے۔۔تو میں بہت گنہگار ہورہی ہوں ۔۔مجھے حقیقت نہیں معلوم ۔۔لیکن۔ تم اور ٹائگر سب جانتے ہو۔۔ٹائگر اپنی کسی چھوٹی سی چھوٹی چیز کے لئے بہت سینسیٹو بہت ہی ٹچی ہے اور پھر تو تمہیں اسنے خریدا ہے ایسا وہ کہہ کر مجھے گیا جبکہ میں جان گئی ہوں کہ خریدا نہیں کوئی رشتہ جوڑا ہے جو وہ نہیں چاہتا کسی کو فی الوقت معلوم ہو۔۔اور میں تمہیں بھی نہیں کہوں گی کچھ بھی مجھے بتانے کو۔۔کیونکہ اسنے یقیناً تمہیں بھی منع کیا ہوگا۔۔نین۔ اسکی بات پر پریشان سی اسے دیکھنے لگی جو سونیا سمجھ گئی تبھی اسے مسکراتی بولی۔۔نین کچھ نہیں بولی سر جھکا گئی۔۔تمہیں اسکے لئے خود کو اسکی پسند کے مطابق ڈھالنا ہوگا دانین ورنہ تم ایسے اسکے ساتھ زندگی نہیں گزار پاؤ گی۔۔جب وہ جو کرنے کو کہہ وہ کرنا ہوگا ۔۔کبھی اسے انکار مت کرنا۔۔سونیا اسے سمجھاتے بولی۔۔میں کوشش کرتی پر پھر کچھ ایسا

ہوجاتا ہے کہ خود ہی پھنس جاتی ہوں۔۔پر آئیندہ سے دیھان رکھوں گی۔۔ہمم دانین ٹائگر کے بہت دشمن ہے ظاہر وہ ایک مافیا کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور وہ بھی کنگ کے عہدے پر تو یہ سب تو ہضم نہیں ہورہا۔۔وہ سب اسے مار کر اسکی نشست حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اگر ایسا ہوگیا تو سب برباد ہو جائے گا میں تمہیں اس سے زیادہ نہیں بتا سکتی پر شائد جلد ہی تمہیں خود ہی ٹائگر سب بتا دے گا۔۔وہ غلط نہیں کر رہا جو بھی کر رہا ہے اسکے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔۔تم بس اسکی زندگی کے لئے دعا کرو اسے کبھی کچھ نہ ہو۔۔سونیا اتنا کہہ کر خاموش ہوگئی۔۔

نین غائب دماغی سے وہاں سے چلی گئی ۔۔اور اپنے روم میں آکر بند ہوگئی۔۔

افف اللہ جی یہ میں نے کیا کر دیا اتنی ہمت سچ میں کہاں سے آگئی --اب مزے لے نین تو خود ہی اپنے لئے مصیبت کا گڑھا کھودتی ہے--ایک تو وہ اتنے غصے میں گئے ہیں پتہ نہیں کیا کریں گے--اللہ جی کیا وہ جو خود کو دیکھاتے ہیں وہ اصل۔میں ہیں نہیں--میں تو کچھ بھی نہیں جانتی سب آپ جانتے ہیں--وہ۔کیا کرتے ہیں کیا نہیں کہاں جاتے ہیں--انکا مقصد کیا ہے--وہ۔یہ سب کر ہی کیوں رہے ہیں --میں ان سب سے ناواقف ہوں لیکن آپ سب جانتے ہیں اور اگر ٹائگر اپنی جگہ ٹھیک ہیں تو انکا ساتھ آپ خود دیں یارب انکی مدد فرمائے جو کچھ بھی غلط ہوا وہ ٹھیک کر دے--پلیز انکی پریشان ختم کر دیں--اور انکا غصہ بھی ختم کر دیں --پلیز--وہ جب آئیں تو دھارتے ہوئے نہیں آرام سے ائیں--اور مجھے کچھ بھی نہ کہیں --انکے دل۔میں آپ کب ڈالے گے میرے لئے محبت --اللہ جی وہ ایسا کیوں کرتے ہیں ہر بار ہی میرے ساتھ --میں کیا کروں کیسے انکا غصہ کم۔کروں گی--افف نین کچھ سوچوننین پریشانی کے عالم میں روم

میں یہاں سے وہاں ٹہلتے خود سے بولی جا رہی تھی۔۔پھر تھک کر بیڈ پر ڈھے گئی کچھ دیر یونہی لیٹے رہنے کے بعد وہ اٹھ کر واشروم میں وضو کرنے کی غرض سے گئی۔۔

وضو کے بعد اسنے نماز ادا کی اور کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہوکر باہر چاند کو دیکھنے لگی۔۔

اس وقت ہلکے پھلکے کپڑوں میں تھی وہ اسنے اتار دئے تھے۔۔سونیا نے اسکے لئے کچھ آرام دہ کپڑے اسکے روم۔میں بھجوا دیئے تھے۔۔جنہیں وہ رات میں زیب تن کر کے آرام سے سو سکتی تھی ورنہ سونیا کے فراکس پہن کر تو وہ سونے سے رہی ۔۔

اے چاند تو تو اپنی چاندنی سے اس پوری کائنات کو رات میں بھی روشن کئے ہوئے ہیں ۔۔کاش میری زندگی بھی ایسے ہی روشنی سے جگمگانے لگ جاتی۔۔ٹائگر میرے ساتھ ایک

نارمل ہسبینڈ کی طرح رہتے ۔۔لیکن وہ تو آگ بن کر مجھ پر بس برستے ہی رہتے ہیں۔۔کاش وہ بھی ٹھنڈے مزاج کے ہوتے۔۔

اگر وہ ٹھنڈے مزاج کے ہوتے تو کیا تمہیں انہیں ٹھنڈا کرنے کا موقع ملتا ۔۔دل سے کہیں آواز آئی جس پر وہ چونکی۔۔

کیا مطلب ہے۔۔وہ خود سے ہی بڑبڑائی ۔۔

مطلب صاف ہے ڈئیر اگر وہ آگ ہے تو تم اسکا پانی بن جاو۔۔جب وہ تم پر سختی کرے تو تم اسکی سختی کا جواب نرمی سے دو۔۔

نین اس جواب کو پاکر متعجب ہوئی --ہاں یہ تو میں نے پہلے سوچا ہی نہیں--لیکن کوئی نہیں اب جب بھی وہ سختی کرے گے میں انکے آگے اتنی نرمی سے پلٹ کر جواب دونگی کے آنہیں ٹھنڈا ہونا پڑے گا --وہ مسکراتے بولتی بیڈ پر آکر لیٹ گئی--

---

وہ دونوں اپنے روم۔ میں ائیں--تو سونے کی غرض سے بیڈ پر لیٹ گئیں--

For more visit (exponovels.com)

انا کی بچی ٹھیک سے لیٹ میری جگہ تو تو نے چھوڑی نہیں -- میں کہاں لیٹوں گی-- علینہ اسے دیکھتی دانت پیستے بولی جو عجیب و غریب سے بیڈ کے بیچ و بیچ دراز ہوگئی تھی-- اور اسکی جگہ ہی نہیں بن پا رہی تھی لیٹنے کی۔لگتا تم انی ہو کر آگئی ہو اتنے دن میرے بغیر گزار کر -- اتنی سی تو ہو لیٹ جاؤ یہاں کافی جگہ پڑی ہے-- دیکھو اپنے ان بٹنوں سے جو اللہ نے ادھر فٹ کر دیئے ہیں بھوتوں جیسے بڑے بڑے-- انا اسکی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے بولی تو وہ تو اسکی باتیں سن کر آگ بگولہ ہی ہوگئی-- کمینی عورت -- تو میرے ہاتھوں۔ نہیں بچے گی اج-- انا کہہ کر فورا سے بیڈ سے چھلانگ لگا کر روم میں ڈوری-- علینہ بھی اسکے پیچھے بھاگی-- انا چیختی چلاتی کبھی صوفے کے پیچھے جاتی تو کبھی کشنز اٹھا کر اسے مارنے کے لئے پھینکتی جو اسے لگنے کی بجائے نیچے گر جاتا-- اور وہ بھاگتے ہوئے خود۔ ہی انکی وجہ سے گر جاتی لیکن علینہ کو اپنے پیچھے دیکھ کر درد کی پرواہ کئے بغیر فورا سے اٹھ کر پھر سے بھاگنا شروع کر دیتی-- کبھی بیڈ پر چڑ جاتی تو کبھی واشروم میں غرض یہ کہ انہوں نے ایک دوسرے کو پکڑنے اور بچنے کے چکر میں کمرے

کی جو حالت کر دی تھی وہ۔ تو کوڑا کرکٹ جہاں پھینکا ہوتا ہے وہاں کی بھی نہ ہوگی۔۔ بھاگتے بھاگتے جب وہ تھک گئیں۔۔ سانس بری طرح سے پھول گئی تو بیڈ پر آکر ایک دوسرے پر ڈھیر ہوگئی ۔۔اور ایک دوسرے کو دیکھ کر خوب ہنسنے لگی۔۔ تھوڑی دیر بعد جب انکی نظر اپنے روم۔ پر پڑی تو منہ کھولے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی۔۔

یہ یہ سب تیری ہی وجہ سے ہوا ہے اگر تو بھاگی نہ ہوتی اور اپنی سے جرافے جیسے لمبی گردن میرے ہاتھ میں خاموشی سے تھاما دی ہوتی تو یہ سب نہ ہوا ہوا ہوتا۔۔ کمینی،گدھی ۔۔کیا کچھ نہ بولوں میں تجھے سمجھ نہیں آرہا تیری کم عقلی پر۔۔ علینہ بولی تو بولتی ہی چلی گئی۔۔

For more visit (exponovels.com)

ہاں ہاں میں تو جیسے تیری غلام۔ہوں نہ جو خاموشی سے گردن تیرے ہوالے کر دیتی۔۔اور تم میرے پیچھے بھاگی ہی نہ ہوتی تو یہ سب ہونے کی نوبت ہی نہ آئی ہوتی۔۔ سمجھی۔۔یو فولش ،بیوقوف۔ لڑکی۔۔

فولش بیوقوف کو ہی کہتے ہیں ویسے۔۔علینہ اسے چڑھاتے ہوئے بولی ۔

واٹ ایور ۔۔مجھے تو نیند آرہی ہے۔۔ تم۔ سمیٹ لو سب۔۔وہ کہتی سب کچھ علینہ پر پھینکتی اپنی جگہ بناتے کمفرٹ اوپر اوڑھ کر دبک گئی۔۔

ہئ یو۔۔علینہ اس افتاد کے لئے بلکل تیار نہ تھی اسے نہیں پتہ تھا وہ سب اٹھا کر اسپر ہی پھینک دے گی۔۔دانت پیستے وہ اسکے اوپر واپس سے پھینکتے جیسے پلٹ وار کرتے وہ بھی اسی کی طرح کمبل اوڑھ کر سو گئی۔۔

انا کی چیخ پورے کمرے میں گونجی۔۔سلی گرل یہ کیا کیا تم نے۔۔

وہی جو تم نے کیا تھا۔۔حساب برابر۔۔اب اگر تو کچھ بولی نہ تو میں سیدھے سونو دی کے پاس چلی جاؤں گی۔۔پھر مت کہنا بتایا نہیں تھا۔۔

اوہ اتنا چک چک کرتی ہو۔۔میں کون سا تمہیں کچھ کرنے والی تھی میں تو یہ سب نیچے پھینک کر یہ کمبل تم سے چھین کر سونے والی ہوں۔۔انا سونیا کے نام پر جلدی سے وہ

سب ملبہ نیچے پھینکتی اسپر سے کمبل کھینچ کر اپنے اوپر کرتی بولی۔۔علینہ منہ کھولے اسے دیکھے گئی پھر کمبل کھینچ کر اپنے اوپر کرتی لائیٹس اوففف کرکے سو گئی۔۔اب کبھی وہ اسے کمبل کھینچتی تو کبھی انا اس سے ۔۔تھوڑی دیر یہ جنگ چلنے کے بعد وہ دونوں نیند کی وادیوں میں ڈوبتی چلی گئیں۔۔

---

ٹائگر بجلی طوفان بنا کلب پہنچا تھا جہاں اسکے ایک خاص آدمی کو مارا گیا تھا۔۔یہ خبر اسے ہلا گئی تھی۔۔کس میں اتنی جرت تھی کہ وہ ٹائگر پر حملہ کر سکے۔۔وہ آگ میں جھلس رہا تھا۔۔وہاں جب وہ پہنچا تو سارے لوگ وہاں سے چھو منتر ہوگئے تھے۔۔دایان اور رافع ساری ریکارڈنگ دیکھ چکے تھے انہیں کوئی ثبوت نہیں ملا تھا یہ سب کیسے ہوا اور کس نے

کیا تھا انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔کسی نے اتنی صفائی سے آکر اسکے آدمی کو اس دنیا سے ہی رفو چکر کر دیا تھا کہ پیچھے کوئی سراغ ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہا تھا۔۔

کمشنر اسکے پاس ایا۔۔جو وہاں قتل۔کی خبر سن کر کسی جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔۔ٹائگر ہم ڈھونڈ رہے ہیں کہ کس نے آپکے ملازم کو مارا ہے۔۔اسکے بولنے پر ٹائگر نے اسکی صورت دیکھی۔۔

بند کرو یہ کیس ۔مجھے نہیں چلانا۔۔اسنے سپاٹ۔ لہجے میں کہا۔۔ کمشنر اگر مگر۔ کرنے لگا۔۔جبکہ ٹائگر نے اسکو سخت گھوری سے نوازا۔۔

For more visit (exponovels.com)

میں نے کہا یہ تمہارا مسلہ نہیں ہے دفع ہو جاؤ ۔۔میں اپنے دشمن تک خود پہنچ جاونگا سمجھے ۔۔وہ دھاڑا۔۔

مگر ٹائگر۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتا رافع اسے لئے باہر نکل گیا۔۔

وہ سب کے سامنے اپنی اتنی بے عزتی پر جل کر رہ گیا۔۔

یہ ہو نہ ہو وہ گدھا پاشا ہی ہوگا ۔۔لیکن وہ بہت پچھتائے گا اب اسنے ٹائگر کے گریبان پر ہاتھ ڈال کتنی بڑی غلطی کی ہے وہ بھی پھر سے

مگر ٹائگر وہ کیسے ہو سکتا تم اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو جبکہ مافیا ورلڈ میں کوئی یہ نہیں جانتا کہ جو قتل۔ ہورہے وہ کوئی اور نہیں تم کر رہے ہو انہی کے بیچ میں رہ کر انہیں ہی مات دے رہے یو۔۔ پھر اس پاشا کو کیسے پتہ چلا جو یہاں تک پہنچ گیا۔۔ دایان الجھا۔۔ یقینا وہ یہاں نظر رکھے ہوئے ہے ۔

پر کوئی نہیں ایک چال اسنے پہلے چلی تھی اور ایک اب چل لی۔۔ لیکن۔ اب اسکے بعد وہ کوئی چال چلنے کے قابل نہیں رہے گا۔۔ میں اسکے اتنے ٹکرے کروں گا کہ گنے بھی نہیں جا سکے گے۔۔ اتنی دردناک موت دونگا کہ آج تک کسی نے سوچی بھی نہ ہوگی۔۔

مجھے جلدی سے وہ ریکارڈنگ دیکھاؤ ۔۔

ٹائگر کو پرسنلی کل رات کی ریکارڈنگ اون کر کے اسنے دی تو وہ چونک گیا۔۔

اسنے دوبارہ اون کی ۔۔اور اس کمرے۔ کو دیکھنے لگا ۔۔

پاشا۔۔اسنے اسکا نام دہرایا۔۔

پاشا کے پاس ماربیٹ مرنے سے پہلے آیا تھا۔۔وہ بولا تو دایان اور رافع چونکا جو ابھی ابھی اسے چھوڑ کر آیا تھا ۔۔

For more visit (exponovels.com)

اسکی آنکھیں دیکھو۔۔اور باڈی وہی ہے ۔۔اسنے اپنا بھیس بدلا ہوا تھا لیکن افسوس اسنے آنکھوں میں لینس نہیں ڈالے تھے اور اسی سے ٹائگر کو یقین ہوگیا کہ یہ وہی ہے۔۔اور وہ دونوں اسکی سمارٹنس پر حیران ہوئے جو اسکے اس حلئے میں بھی اسے پہچان گیا تھا ۔۔جسے وہ نہیں پہچان پارہے تھے۔۔

ایک گھنٹہ پہلے وہ گیا تھا اور وہ کوئی بات کر رہے تھے۔۔اور ماربیٹ چلا گیا۔۔جبکہ اسکے جانے کے بعد لائٹ۔ چلی گئی ۔۔

اور جب لائٹ واپس آئی تو ماربیٹ۔ کی لاش کچن میں پڑی تھی۔۔

یعنی جان بوجھ کر یہ لائٹ۔ بند کی گئی تھی۔۔ٹائگر۔ نے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا۔۔

مجھے پرفیکٹ پلینگ چاہیئے صبح تک اور کوئی گڑ بڑ نہیں ہونی چاہیئے --ہماری زرہ سی چوک اسے الرٹ کر دیگی--ٹائگر کہہ کر چلا گیا--اسنے وہ ساری رات سڑکوں پر گزار دی تھی --

عفان نے رات کو کبیر کو کال کی تھی کہ منشن اجائے --رات کو ایک ساتھ پڑھ بھی لیں گے اور تھوڑی موج مستی بھی ہوجائے گی--کبیر بھی چلا آیا تھا --دونوں جب اکھٹے ہوں تو پڑھائی کیا خاک کرنی ہوتی تھی--موج مستی کھانہ پینا،بس عیش ہی عیش دنیا کی ہر فکر سے ازاد--ابھی بھی انہوں نے ادھم مچایا ہوا روم میں--صبح یونی میں کبیر اسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور وہ اپنا بدلہ نہ لے سکا تھا اصل میں تو اسے یہاں بلا کر بدلہ لینا تھا--جو وہ باتوں باتوں میں اسے باور بھی کرا چکا تھا بیٹا تو اتو گیا یہاں صحیح سلامت لیکن واپس

خیریت سے چلا جائے یہ تو تیری پھر قسمت نے ساتھ دیا تو ہی ممکن ہوگا۔۔کبیر کو سمجھ تو نہ آئی بہر حال وہ اسکے ساتھ لگا رہا۔۔

عفان نے اپنے تمام سرونٹس کو اپنے کواٹر بھیج دیا تھا کبیر کے آنے سے پہلے ہی تبھی وہ اسے کبھی کیا لانے کے لئے کچن میں بھیجتا تو کبھی کیا۔۔وہ بھی تپ کر جاتا اور نیچے برتنوں کو اٹھا اٹھا کر پھینکتا جسکا شور اسکا روم کھلے ہونے کے باعث سنائی دیتا تو وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونسے خود بھی نیچے آجاتا پھر دونوں میں سہی والی تکرار ہوتی اور آخر میں عفان کو اپنے لئے خود ہی کچھ لے کر جانا ہوتا روم میں۔۔

یار پڑھائی تو ہو نہیں رہی اور تو تو ایسے منہ پھلا کر بیٹھا ہے۔جیسے دیو داس اور مجنوں کی کھوئی ہوئی اولادیں بنے ہوئے ہو۔۔کبیر کافی دیر سے اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھ کھڑے

ہوتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا --وہ پڑھ تو رہے نہیں تھے کیونکہ یہ کام تو انہیں پسند نہیں تھا لیکن پیپرز کے بعد ایک کنسرٹ تھا انکا جسمیں انہوں نے پرفامنس کرنی تھی --اور وہ دونوں بہت اچھے سنگر تھے --تانیہ کے چیلنج کرنے پر ہی عفان نے کبیر کو بھی گھسیٹا اپنے جوہر سٹیج پر پرفوم۔ کرنے کے لئے جسکے لئے وہ بلکل بھی سیریس نہیں تھا--اور اسی لئے کبیر کو اب اسپر غصہ آرہا تھا کہ پڑھنا نہیں ہے تو پریکٹس ہی کر لیتے ہیں --لیکن وہ تو منہ لٹکائے ناجانے کون سا غم منا رہا تھا--

گدھے ایک تو کوئی فی میل سنگر مل کے نہیں دے رہی جسکی وجہ سے یہ اور لیٹ ہورہا ہے اوپر سے تو یوں منہ بنائے بیٹھا ہے جیسے کوئی فکر ہی نہیں ہے بھلے سے چیلنج ہار ہی جائے پھر پریکٹس جائے بھار میں--کیونکہ ایسے ہی چلتا رہا۔ تو ہو گیا کنسرٹ بیٹا جی--وہ غصے سے بول رہا تھا کہ عفان کا چھت پھاڑ قہقہ ہوا میں گونجا--

یہاں میں کب سے پاگلوں کی طرح۔ بکواس کئے جا رہا ہوں مگر مجال ہے جو کوئی تو سن لے بس اب ڈیھٹوں کی طرح ہنس رہا ہے۔۔۔کیا میں تمہیں گدھا دھکتا ہوں۔۔کمینے انسان۔۔سیریس باتوں کے جواب میں اسے قہقہے لگاتے دیکھ۔کبیر کا دماغ ہی گھوم گیا۔۔ اور وہ ڈرمز کی اسٹکس اٹھا کر اسے مارنے کے لئے لپکا۔۔

۔۔ہیں تو نے پہلے کیوں نہیں۔ بتایا۔کہ توگدھا ہے ؟ میں تو تجھے ڈونکی سمجھ رہا تھا۔۔،شرارتی انداز میں۔کہتے۔ عفان۔ نے اسے مزید آگ لگائی۔۔

بے حودہ انسان جوکر۔ ۔۔کبیر عفان کو مارنے کو دورا۔۔

ویسے تجھے کس نے کہا پاگلوں کی طرح۔ بکواس کرنے کو ،سیدھی طرح بک لیتا ناں ۔اپس آئی من بول لیتا۔۔یہ دل جلانے والے انداز۔ میں بولتا۔ وہ بھی بھاگ۔ رہا تھا اپنے بچاؤ کے لئے۔۔

وہ ساتھ ساتھ۔ ہنس بھی رہا تھا۔۔

بہت بڑا جوک مارا ہے نہ میں نے۔۔بہت ہنسی آرہی ہے نہ تجھے ۔۔کبیر مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔۔

نی نہیں تو میں تو۔ بس ایسے ہی وہ اسکے ہاتھ میں موجود اسٹکس کو دیکھتے بولا جو انہیں گول گول گھامتے ہوئے آرہا تھا وہ اپنی۔ سپیڈ۔ تیز کرتے۔ بولا۔۔کبیر کے چہرے پر اب۔

شیطانی مسکراہٹ رکس کر رہی تھی۔۔وہ کشنز اٹھا کر اسکے راستے پھینکتا اسے گرا چکا تھا اور فورا سے اسکے سر پر پہنچا

دیکھ کبیر لگ جائیں گی یہ اسٹکس ۔۔عفان اسے اپنے سر پر کھڑے دیکھ بولا۔۔

اررررے ابھی تو میں نے شروع بھی نہیں کیا،تم۔ تو پہلے ہی ڈر گئے۔۔کبیر افسوسناک زدہ لہجے میں بولا۔۔ اسے سے پہلے وہ اسکی درگت بناتا ڈور ناک ہوا۔۔ مگر یہاں پرواہ کسے تھی عفان تو موقع ملتے ہی بھاگا۔کبیر نے اسٹک اسکی جانب پھینکی مگر افسوس اسے لگی نہیں وہ اسنے بڑی مہارت سے کیچ کر لی اور اب کبیر کو مارنے کے لئے اسنے وہ پھینکی ہی تھی۔۔افف بیڑا غرق ہو اس قسمت کا جو دروازہ کھولے بیچ میں کھڑے۔ تیمور کے

پیروں میں آکر گری شکر تھا انکے سر پر نہیں لگی تھی یا پھر منہ پر نہیں ،منہ اور سر دونوں ہی انہیں سلامت دکھے تو شکر ادا کیا۔۔

تو یہاں یہ پڑھائی ہورہی ہے ۔۔۔تیمور وہ اسٹکس اٹھا کر اپنے ہاتھ میں رکھتے اسکا جائزہ لیتے بولے۔۔ساتھ ایک نظر کمرے کے حلیے میں بھی ڈالی جو بہت ہی گتھم گتھا بنا پڑا تھا۔۔

ہمم اچھی ہے یہ اگر اس سے تم دونوں کی دھلائی ہوگی تو مزہ آئے گا یقینا۔۔تیمور دروازہ بند کرتے خطرناک تیور لئے بولے تھے جبکہ ان دونوں کو تو سانس لینا بھی دشوار ہو گیا تھا۔۔اگر چاہتے ہو کہ یہ اسٹکس آج کی رات میں تم دونوں کی ٹانگیں نہ توڑے تو اس کمرے کو جلدی سے پانچ منٹ میں اپنی اصلی حالت میں لے او ۔۔تیمور صوفے پر بیٹھے

انہیں حکم دیتے بولے۔۔ہھر کیا وہ دونوں جلدی سے پورا کمرہ سیٹ کر کے انکے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔۔ہمم گڈ۔۔اب سو جاؤ آواز نہ آئے باہر۔۔ سمجھے۔۔وہ کہتے باہر چلے گئے جبکہ انکی اٹکی سانیں بہال ہوئیں۔۔اور دونوں سو گئے۔۔اس سے پہلے اگر پھر وہ آکر سچ میں۔ ہی انکی ٹانگیں توڑ دیتے ۔۔

---

ٹائگر نے انکی پلینگ دیکھی اسے پسند آہی گئی لیکن اسکی بات سن کر وہ دونوں چیخے تھے ۔۔کیا تم برازیل اکیلے جاؤ گے۔۔دماغ تو نہیں خراب ہوگیا تمہارا اگر تمہیں کچھ ہوگیا۔ تو ۔۔ٹائگر۔ اسمیں خطرہ بھی ہے سوچ لو ہم۔تمہیں ایسے خطرے کے منہ میں نہیں

جانے دے گے وہ بھی اکیلے تو بلکل بھی نہیں۔۔دایان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اکیلے جانے کی بات کر رہا ہے۔۔

میں نے پوچھا نہیں ہے بتایا ہے سمجھے ۔۔تم دونوں یہیں رہ کر میرے باقی کاموں کو سر انجام دوگے اور میں وہاں اس پاشا کا کام تمام کروں گا۔۔اسکے حکمیہ لہجے کے سامنے تو ان دونوں کی بھی نہیں چلتی تھی دونوں ہی خاموش رہ گئے۔۔گارڈز تو لے جاؤ پلیز ۔۔رافع نے التجا کی ۔۔تو ٹائگر نے سخت گھوری سے اسے نوازہ وہ فورا ہی نظریں جھکا گیا۔۔

ٹائگر انہیں ساری ہدایت دیتا خود چلا گیا۔۔

اور وہ دونوں پیچھے اسکے لئے دل سے دعا کرنے لگے۔۔تم کامیاب لوٹو دعا ہے ہماری۔۔دونوں نے دل سے دعا کی تھی۔۔

---

علینہ کی صبح آنکھ کھلی تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ انا بیڈ پر نہیں تھی لیکن پھر یہ سوچتی واشروم چلی گئی کہ رات میں بیڈ سے ہی نیچے گر گئی ہوگی۔۔

علینہ جو اپنے ہی دیھان میں سیڑھیاں اتر رہی تھی سامنے کا منظر دیکھ کر۔ ساکت رہ گئی۔۔

جہاں انا میڈم۔ صبح ہی سب کے ساتھ بیٹھی مزے سے ناشتہ کر رہی تھی۔۔اور تو اور یونی کے لئے بھی تیار بیٹھی تھی۔۔

علینہ حیران کیوں نہ ہوتی۔ ہمیشہ عین ٹائم پر پہنچنے والی ہستی جو آج وقت سے پہلے سے ہی۔ جلدی۔ یہاں موجود تھی۔ حیرت تو بنتی تھی۔۔

آج۔ ضرور۔ سورج۔ مغرب سے نکلا ہے۔۔

ہے نہ سونو دی۔۔

For more visit (exponovels.com)

انا کو ایک نظر دیکھ۔ کر علینہ شرارت سے بولی۔۔

اس کی بات سن کر سارے مسکرا دیئے۔۔رافع بھی یہیں آیا ہوا تھا ٹائگر کے جانے کے بعد اسنے اب اور بھی الرٹ ہونا تھا ویلا کے لئے کیونکہ یہاں اسکی امانت بھی تھی اور ٹائگر کی زمہ داریاں جو اسکے جانے کے بعد دایان اور اسکے کندھوں پر آجاتی تھی

نین کی عدم موجودگی وہاں نوٹ تو سب نے ہی کی تھی لیکن پھر یہی سوچ کر ناشتے میں مگن ہوگئے کہ سو رہی ہوگی۔۔

جی نہیں ۔۔۔۔علینہ۔ میڈم سورج تو۔ آج بھی مشرق سے ہی نکلا ہے بس لگتا۔ ہے آپ کا ہی دماغ چل گیا۔۔

انا تپ کر بولی ۔۔

ایک تو یہ طنز کے تیر۔ چلانے میں ماہر ہیں ۔اسنے کہا۔۔

آہ سونو دی آپکو پتہ ہے آج ہمارے روم میں نہ رات کو کوئی بھونچال آگیا تھا۔۔میں صبح اٹھی دیکھا سارہ روم بکھرا پڑا تھا بہت ہی بری حالت کسی نے کر دی تھی لیکن پھر جب میں فریش ہوئ تو دماغ نے کام کرنا شروع کیا اور پھر سمجھ اگئ۔۔کہ یہ تو سب ان محترمہ

کا ہی کیا دھرا ہوگا آخر اس سے بڑا بھونچال اور ہو بھی سکتا ہے کیا۔۔انا فل ڈرامائی انداز میں بولی تھی جس پر علینہ کو سمجھ آگئی کہ وہ کیوں جلدی اٹھی تھی۔۔

لیکن مجھے یہ سمجھ ہی نہیں آرہی سوچ سوچ کر کہ یہ رات کو سونے کی بجائے روم کا کیوں ستیاناس نکال رہی تھی۔۔اخر ایسی بھی کون سی آفت اگئی۔۔انا کے کہنے پر سونیا علینہ کی جانب دیکھ رہی تھی جو خود پریشان تھی اب اپنی صفائی میں وہ کیا بولے۔۔اہ دی یہ جھوٹ بول۔رہی۔۔ایسا کچھ بھی نہیں تھا وہ تو رات میں یہ مجھے بیڈ پر سونے کے لئے جگہ ہی نہیں دے رہی تھی تو ہی یہ سب شروع ہوا۔۔

ہمم تو ٹھیک ہے پانچ منٹ ہیں۔ آپکے پاس محترمہ جائیں اور جاکر جلدی سے روم ٹھیک کر کے ائیں۔۔ پھر یونی بھی تم دونوں کو چھوڑنا ہے۔۔رافع جو کب سے انکی باتیں سن رہا تھا اپنی خاموشی توڑتے ہی انا کے پلینز پر بھی پانی پھیر گیا۔۔

علینہ کی بچی تو بچ کے دیکھائیو آج یونی میں۔۔انا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی بولی جسکے بات کو علینہ کسی خاطر لائے بغیر ناشتہ سے انصاف کرنے لگی۔۔

---

نین کی آنکھ کھلی تو خود کو کسی اور جگہ پاکر وہ حیران ہوئی کہ راتوں رات اسکا کمرہ کیسے بدل گیا۔ خیر یہاں تو کچھ بھی کبھی بھی بدل سکتا۔۔جسکی میں نے کبھی کوئی توقع بھی نہیں

کی ہوتی ۔۔یقینا ٹائگر ہی مجھے یہاں لائیں ہونگے۔۔وہ برا سا منہ بناتی واشروم میں گھس گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ آئی اسنے نماز ادا کی اور خاتون کو دیکھنے کے لئے دروازہ کھول کر باہر دیکھنے لگی جو سامنے ہی کھڑی تھیں اوہ شکر آپ سامنے ہی ہیں پلیز میرے لئے میکرونیز لے آئیں بہت بھوک لگی ہے۔۔وہ بچوں جیسے فرمائشیں کرتی بولی ۔۔تو وہ مسکراتی اسکے لئے لینے چلی گئی اور نین واپس اندر آگئی۔۔اوہ میرے اللہ جی اب پھر سے اسی روم میں ناجانے کب تک رہنا ہوگا۔۔اوفف وہاں تو جب دل کیا باہر نکل جاؤ اتنا مزاہ آرہا تھا وہ سب بہت اچھی ہیں ۔۔لیکن۔ ٹائگر کو بھی سکون تو ہے نہیں کیا تھا جو اگر کچھ دن اور ٹھہرنے دے دیا ہوتا۔۔وہ منہ کے زاویے بگاڑتی بولی ۔۔تبھی خاتون بھی اسکے لئے اسکا

من پسند ناشتہ لے آئی۔۔اور نین اتنے عرصے بعد اپنی پسند کا کھانہ دیکھ کر جھٹ سے اسپر ٹوٹ پڑی ۔۔

خاتون اسے بچوں جیسے کھاتے دیکھ مسکراتی وہاں سے چلی گئی۔۔

---

---

ٹائگر پاشا کو ختم کرنے چلا گیا ہے سو تینوں دعا کرنا خیریت سے وہ اپنا شکار کر کے آجائے ۔۔ہاں جانتا ہوں کہ اسے بہترین شکاری اور کوئی نہیں ہے بٹ پھر بھی وہاں وہ اکیلا ہی چلا گیا ہے بنا کسی سکیورٹی کے ۔۔تو تم لوگ بھی تھوڑا محتاط رہنا اب یہاں ٹائگر نہیں

ہے اور دشمنوں کو اس بات کی خبر بھی بہت جلد ہو جائے گی۔۔لہذا تم دونوں بھی صرف یونی اور ویلا تک ہی محدود رہو بجائے کہیں اور مٹکنے کے۔۔ائی بات سمجھ میں۔۔

رافع انہیں ساری بات بتاتا آخر میں انا کو سخت گھوری سے نوازتے وارن کیا۔۔جسپر وہ بس کڑھ کر رہ گئی۔۔

لیکن اتنی بھی کہا مجبوری تھی کہ وہ اکیلا چلا گیا تم لوگوں کو اسے روکنا چاہئیے تھا نہ۔۔سونیا کو فکر ستانے لگی۔۔

اوہ کم اون دی ۔۔ہمارے ٹائگر برو اکیلے ہی دشمنوں پر بھاری ہیں سو ریلیکس ڈیوڈ۔۔وہ مزے سے بولی۔۔ہاں یہ سچ ہے بٹ پھر بھی۔۔سونیا نے پھر کہا۔۔ہم نے بہت کہا

لیکن تم تو جانتی ہو اسنے جو کرنا ہوتا ہے وہ پھر وہی کرتا ہے کسی کی نہیں سنتا۔ رافع کے کہنے پر اسنے ہنکار بھرا۔۔

آہ یاد آیا سونو دی۔ وہ مجھے نہ آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔باتوں کا رخ بدلنے کے لئے آنا نے بات کا آغاز کیا۔۔

علینہ اپنا سر پیٹ۔ کر رہ گئی تھی محترمہ کیا کہنے والی ہیں۔

غلط وقت ۔ غلط جگہ ۔۔غلط بات۔۔

علینہ نے اسے آنکھوں۔ سے باز رہنے۔ کا اشارہ کیا۔۔

پر یہاں پرواہ کسے تھی ۔۔

انا سچ میں پاگل تھی۔۔

اسکی متوقع عزت افزائی کے خیال۔ سے ہی علینہ مسکرا دی۔۔

ہاں بولو۔۔ سونیا مسکراتے بولی۔۔

For more visit (exponovels.com)

دی وہ یونی کا ٹرپ جارہا ہے تو کیا میں میرا مطلب ہے ہم بھی چلے جائیں پلیز آپ جانتی ہیں نہ۔ مجھے۔ کتنا شوق ہے۔ گھومنے کا۔۔اور اپنے گارڈز بھی تو ہونگے ۔۔تو پلیز۔۔

لہجے میں معصومیت۔ حد سے زیادہ سموئی۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی۔۔ آرام سے گھر پر بیٹھو۔۔

اس سے پہلے سونیا اس سے کچھ کہتی۔ رافع کی۔ غصیلی آواز ائی۔۔

اور انا کے دل میں۔ ابھی ابھی جو ارمان اسنے سوچے تھے اسکا قتل ہوتے دیکھ اسکا دل کیا رافع کا منہ نوچ لے لیکن ایسا کرنے کی اسمیں ہمت نہیں تھی۔۔

ہاں انا رافع ٹھیک۔ کہہ رہا ہے پہلے ہی اسنے وارن کیا پھر تم وہی بات کے کر بیٹھ گئی۔۔ ٹائگر جب تک واپس نہیں آجاتا کوئی کہیں نہیں جائے گا۔۔ہم۔ جانتے بوجھتے کوئی رسک نہیں لے سکتے۔۔سونیا متانت سے بولی۔۔۔۔

اوہ گاڈ تو پھر یہ سب رول صرف ویلا والوں کے لئے نہیں یقینا سب کے لئے ہونا چاہئیے اگر وہ چیڑ گنجو مجھے کہیں دیکھائی دیا یا پتہ چلا کہ وہ کہیں گے ہیں تو میں نے کسی چیز کی پرواہ نہیں کرنی۔۔پہلے بتا رہی ہوں۔۔ویسے بھی میرے ساتھ ہی ہر بار ایسا ہوتا ہے

--پتہ نہیں لوگوں کو مجھ سے کیا دشمنی ہے۔ جو مجھے بیوقوف سمجھتے ہیں -- میری چھوٹی چھوٹی۔ خواہشوں۔ کو کچل دیا جاتا ہے--

لہجے میں وارننگ اور ڈھیروں ناراضگی لئے آخری بات وہ رافع کے لئے بولی تھی ہاں البتہ اس طرف دیکھنے سے گریز ہی برت رہی تھی-- جانتی تھی --وہ۔ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا ہے-- پر وہ ڈرتی تھوڑا تھی بس وہ بھی-- سونو دی اور ٹائگر کے سامنے ہاتھ تو لگا کے دیکھائے وہ اسے --ہاں لیکن اکیلے میں وہ بہت۔ ڈرتی تھی اسے یہ تو سچ تھا--

چپڑ گنجو --انا کے دلئے گئے لقب پر ان تینوں نے برے سے منہ بناتے دہرایا --ہاں وہ بھوکر عفان اور کون--انا جل کر بولی--

اوہ مائی سلی۔ سوئیٹ سس ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم سے کون کیوں۔ دشمنی رکھے گا بھلا میری اتنی پیاری معصوم بہن ہو نہ بس اور سب سے چھوٹی بھی تو اسی لئے سب کو تمہاری فکر ہوتی ہے اور کچھ نہیں اب علینہ کو ہی دیکھ لو۔۔ٹرپ تم دونوں کا جارہا ہے لیکن اسنے تو نام نہیں لیا کیونکہ وہ سمجھ گئی ٹائگر کی عدم موجودگی میں یہ خطرہ سے خالی نہیں ہے ۔وہ سمجھدار ہے اور تم ابھی تک نا سمجھ اسی لئے تمہاری فکر بھی زیادہ ہوتی ۔۔اب دیکھو ہم ٹائگر کے لئے باہر بلاوجہ نکل کر ایک نئی مصیبت کھڑی کر سکتے ہیں جو اسکے مشن کو ناکام بھی بنا سکتا ہے سارے دشمن اب اسکی کمزوریاں ڈھونڈنے میں لگ جائے گے ہاں ہم اسکی کمزوری نہیں ہیں بٹ پھر بھی ہمیں احتیاط برتنی ہوگئ۔۔ائی بات سمجھ۔۔وہ ابھی بولنے لگی تھی کہ نہیں ہم کمزوری نہیں ہیں اسکی تبھی سونیا خود ہی بات مکمل کر گئی۔۔

اوکے دی میں سمجھ گئی لیکن آپ انہیں بھی سمجھا دیں کہ یہ نہ مجھ راستے میں کچھ نہیں کہیں گے۔۔انا کو ڈر تھا کہ وہ راستے میں ہی کہیں اسے کچھ کر نہ دے۔۔تو بولی۔۔

ہاہا۔۔اچھا رافع کچھ مت کہنا میری پیاری سی بہنا کو۔۔ ہمم سونیا اسکی بات پر ہنستے ہوئے بولی۔۔

جی جیسا آپ کہیں۔۔رافع تابعداری سے بولا اور باہر چلا گیا جسکا مطلب تھا تم دونوں بھی آجاؤ میرے پیچھے ۔مزید۔وقت نہیں میرے پاس ۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ دونوں جب باہر آئیں تو رافع بجائے کار میں بیٹھنے کے باہر ہی کھڑا تھا۔۔اور علینہ کو کار میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے اسے سے مخاطب ہوا جو پہلے اندر بیٹھنے کے لئے پر تول رہی تھی۔۔لیکن۔ہائے رے افسوس ۔۔آج بچنا ناممکن ہی لگ رہا تھا۔۔

تو کیا ہوگا اپکا۔۔

آنکھوں میں غصہ لئے وہ بولا۔۔

علینہ مرر نیچے کر کے سارا منظر دیکھ رہی تھی اور بمشکل اپنا امڈنے والا قہقہ کو روکا۔۔اناکو دیکھ کر۔۔

جو نا سمجھی والے تاثرات لئے۔ رافع کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ الگ بات کے اپنے دل۔ کے دھڑکنے کی تیز تیز۔ آواز کانوں تک سنائی۔ دے رہی تھی ۔۔پر بہادر۔ اور نا سمجھی۔ والا تاثر بھی تو دینا تھا تاکہ کچھ بچت ہی ہوجائے۔۔

وہ ڈرتی تھوڑا تھی رافع سے۔۔

بہت ہی بیوقوف ۔۔

For more visit (exponovels.com)

کم عقل۔

ضدی۔۔

پاگل۔۔اور

جھلی ۔۔۔ہو تم۔ ۔۔رافع سلگ کر۔ بولا۔۔

اور بھی کچھ۔ میری تعریف۔ میں کہنا رہ گیا ہے۔ تو کہہ دیں۔۔ تاکہ پھر کوئی۔ حسرت نہ رہ جائے۔۔

For more visit (exponovels.com)

ہائے۔۔۔بیڑا غرق ہو۔ تیری قسمت کا انا جو تو یہ سب اسے بول نہیں پارہی۔ افف۔۔

محترمہ۔ ذرہ۔ اپنی۔ غیر اہم سوچوں۔ کو سائڈ۔ پر۔ کر کہ میری بات سنے گی۔ اپ۔۔

اب کے رافع۔ کے لہجے میں صاف۔ غصہ جھلک رہا تھا۔۔

جی۔۔ انا نے آپ۔ ہی۔ کو تو۔ سننا ہے اب۔۔

گھبرائے۔ ہوئے لہجے میں۔ کہنا۔ کچھ تھا۔ اور کہہ کچھ اور کہہ گئیں تھیں۔ ہماری انا۔۔

اور ادھر انا۔ کی بیچارگی۔ سے کہی بات سن کر۔ رافع کو بڑے زور کی ہنسی آئی۔ جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا۔۔

افف رافع قربان ہی نہ ہوجائے۔۔ انا کے الفاظ پر۔۔

وہ بس سوچ کہ رہ گیا۔۔

جبکہ علینہ۔ اس دفعہ۔ اور کنٹرول نہ کر سکی۔ اور ہنستی چلی گئی۔۔انا تو رونے والی ہوگئی تھی۔۔ دل کر رہا تھا۔ ان دونوں کو۔ ہی کچا۔ چبا جائے ۔۔

علینہ۔۔۔رافع۔کی آنکھوں میں تنبیہہ تھی۔۔

اور علینہ کو بھی۔ یکدم ہی اپنی ہنسی کو بریک لگانا پڑی ۔۔۔

انا تم اچھے سے جانتی ہو جسطرح کا ہمارا۔ پروفیشن ہے اسمیں ان سب چونچلوں کی جگہ نہیں ہے۔۔ اور ہمیں زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے تاکہ۔کوئی ہماری۔ فیملی۔کو نقصان۔ نہ پہچا سکے ۔ اور تم ہو کہ۔ اپنی یہ بچکانہ حرکتوں سے ہی باز نہیں اتی۔۔

اگر اب میں تمہی۔ اس طرح کی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتے دیکھ گیا نہ انا

--ورنہ--انداز میں وارننگ تھی--

اور ہاں --ابھی وہ کچھ اور ہدایت دیتا کہ اسکا فون بجنے لگا--

شکر ہے--کہا۔ تو آنا۔ نے دل میں تھا لیکن برا ہو۔ اس قسمت کا کہ لبوں سے نکل گیا--

For more visit (exponovels.com)

تمہیں تو میں۔ پھر پوچھوں گا۔۔وہ کار میں بیٹھتے بولا۔۔انا کی نظر علینہ پر پڑی۔ تو وہ ہنستے ہوئے۔کندھے آچکا گئی۔۔ انداز ایسا تھا کہ جیسے کہہ رہی ہو ۔۔میں نے تو۔ خبر دار کیا تھا۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔ تم اور وہ بھی۔ ۔۔غصے میں بڑبڑاتی وہ بھی دوسری طرف آکر کار میں بیٹھ گئی۔۔کوئی بعید نہیں تھی وہ اسے یہاں چھوڑ کر ہی نہ چلا جائے۔۔

سونیا نین کو روم میں دیکھنے آئی کیونکہ کافی دیر ہوچکی تھی اور وہ نیچے نہیں آئی تھی اب تو اسے فکر ستانے لگی تھی اسکی ۔۔کہیں ٹائگر نے پھر سے کچھ کر تو نہیں دیا اسے۔۔وہ یہی سب سوچتے ڈرتے ڈرتے وہاں پہنچی۔۔لیکن یہ کیا خالی کمرے کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی۔۔

اوہ گاڈ--یہ لڑکی کہاں چلی گئی--وہ پریشانی سے سر پر ہاتھ رکھتے بولی--ہاں واشروم میں دیکھتی ہوں--اسنے واشروم میں دیکھا لیکن وہاں بھی کوئی نہیں تھا--

کہیں ٹائگر اسے واپس پیلیس تو نہیں لے گیا--اوہ شٹ--وہ لے گیا ہے اپنی امانت --اور میں کچھ نہیں کر سکتی --ہاں بھلے ہی وہ یہاں اب ہے نہیں لیکن اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں اسے واپس لے آئی تو کوئی بعید نہیں وہ میری ٹانگیں ہی نہ توڑ دے آخر وہ اسکی ---وہ بولتے بولتے رک گئی--اب سوائے اسکے پاس دعا کرنے کے کچھ نہ تھا--اس معصوم کے لئے---

---

تالیہ تمہیں پتہ ہے میں نے کل انا کو علینہ سے کچھ اس لڑکی کے بارے کہتے سنا تھا وہ عجیب سا اسکا نام بھی لے رہی تھی ہاں دانین۔۔یہی نام اسنے تمہیں بھی بتایا تھا نا۔۔ہاں یار یہی اسکا نام ہے جو ٹائگر کی دسترس میں وہ لڑکی۔۔ حیرت ہے ٹائگر نے اسے کچھ کہا کیوں نہیں ۔۔چھوڑ وہ سب یار وہ تو ویلا پہنچی ہوئی تھی۔۔کیا بات کر رہی ہو ۔۔تانیہ کے بتانے پر وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی پوچھ رہی تھی۔۔یاں یار وہ ویلا میں ہے ۔۔لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔ تم۔ہی بتاو۔۔ویلا میں آج تک کوئی غیر شخص نہیں گیا تو پھر وہ کس کھیت کی مولی ہے۔۔میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔تالیہ دانت پیستے بولی۔۔

For more visit (exponovels.com)

لیکن پھر بھی میں تمہیں ایک بار کہوں گی جو بھی کروں گی وہ سوچ سمجھ کر ہی کرنا۔۔اوکے۔۔تانیہ اسے خبر دار کر رہی تھی۔۔ہاں ہاں تم فکر مت کرو ۔۔میں وہ سب دیکھ لونگی۔۔

لیکن یہ بات کیا تمہیں کنفرم ہے کہ وہ ابھی بھی ویلا میں ہی ہے۔۔تالیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔یہ تو اب پتہ نہیں کیونکہ وہ تو یہ کہہ رہی تھی کہ مسٹر آر میر نے سونیا کو اسے ویلا میں لے جانے کا کہا تھا۔۔لیکن جب یہ خبر ٹائگر کو معلوم ہوئی تو وہ بھی وہاں پہنچ گیا۔۔

تانیہ کے بتانے پر وہ اچھلی ۔۔اسکا تو ایک ہی مطلب ہے کہ ٹائگر اسے واپس لے آیا ہوگا۔۔میں پیلس ہی جاؤں گی لیکن ڈی سے ملنے نہیں بلکہ اس چڑیل کو کہیں ٹھکانے

لگانے --اس بار کچھ ایسا سولڈ پلین بناؤں گی کہ وہ پھر کبھی نہ اپائے--تالیہ ہاتھ کی مٹھی بناتے دبی دبی غرائی--

ریلیکس بیبی--

تانیہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے پیار سے بولی اور یونی چلی گئی اسکا پیپر تھا اج---اور وہ یہ بتانے کے چکر میں اب لیٹ ہورہی تھی--

---

تالیہ پیلیس پہنچی تو سیدھا نین کے روم میں گھس گئی۔۔اسکی قسمت ہر بار کی طرح اچھی تھی کہ وہاں کوئی اسکی سیکورٹی کے لئے تاعنات نہیں تھا۔۔وہ جھٹ سے اندر داخل۔ہوئی نین کھڑکی کے آگے کھڑی باہر ناجانے کیا تلاش کر رہی تھی۔۔اور شائد اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی تبھی شال۔کو مزید کس کر خود سے لپیٹتی۔۔جیسے اسمیں اسکی جان بستی ہو اور اسے ڈر ہو کہ کوئی اس سے کے نہ جائے۔۔

دانین۔۔اوہ شکر تم یہاں ہو۔۔جلدی۔چلو۔۔تالیہ اسے کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر ہی باہر چل دی۔۔نین اسکے ساتھ تقریبا گھسیٹتی جارہی تھی۔۔وہ اسے روک رہی تھی لیکن وہ سن ہی نہیں رہی تھی اور اسے گاڑی میں بیٹھنے کا بول کر جلدی سے ڈرائیو کرنے لگی۔۔

ارے ہوا کیا ہے اور تم مجھے کہاں لے جارہی ہو تالیہ۔۔نین کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اسکے ساتھ یہ ہو کیا رہا تھا۔۔دیکھو دانین مجھے خود کچھ نہیں معلوم بس مجھے ٹائگر نے تمہیں لانے کے لئے کہا تو میں لے جارہی ہوں اور پلیز مجھ سے کوئی سوال مت کرو ۔۔تم نے جو بھی پوچھنا ہوگا تم اسی سے پوچھ لینا۔۔تالیہ ہوشیاری سے اسے اپنے پلین میں پھنسا رہی تھی اور نین اسوقت اسکی بات پر یقین کر کے خاموشی سے بیٹھی باہر دیکھنے لگی یہ بھولے بغیر کے اسی کی وجہ سے پچھلی مرتبہ ٹائگر نے اسکی کیا حالت کر دی تھی اور اب پھر سے اسپر یقین کر رہی تھی۔۔

---

آہ --یہ کیسا درد اٹھ رہا ہے کیوں اتنی بیچینی بڑھتی جارہی ہے ایسا کیا ہوا-- مجھے یہ کیا ہو رہا ہے--کیوں یہ دل درد سے پھٹنے پر اتر آیا --میرے اللہ کیا ہو رہا ہے --رحم فرما ۔ ۔۔۔۔ ٹائگر میرے ٹائگر۔ --نین کو سینے میں شدید درد اٹھتا محسوس ہوا تو تکلیف کی شدت سے دل میں ہی رب سے دعا گو ہ تھی-- سونیا اسے بڑبڑاتے دیکھ ناگواری سے دیکھنے لگی ---وہ کیا بول رہی تھی وہ تو اسے سمجھ نہیں آئی لیکن وہ اسکے منہ سے ٹائگر سن چکی تھی--اور اسکے منہ سے ٹائگر سن کر اسکے تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی--

اچانک کسی گہری خاموش جگہ پر اسنے کار روکی-- سنسان جگہ پر کار رکتے دیکھ وہ ڈر سی گی --یہ تم نے یہاں کار کیوں روکی ہے--اسکے چہرے سے خوف اور درد کے آثار نمایاں تھے--

یو سلی گرل تمہیں کیا لگا میں تمہیں ٹائگر کے پاس لے جا رہی ہوں۔۔ارے بیوقوف لڑکی وہ تو تم پر کسی اور کی نظر پڑنے بھی نہیں دینا چاہتا تبھی تمہیں ہم سب سے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔۔تاکہ شائد تم محفوظ رہ سکو لیکن نہیں افسوس ہورہا ہے مجھے ایسا پوسیبل نہیں ہوا۔۔

کیونکہ ٹائگر اپنا آخری شکار پر چلا گیا ہے اسے کافی دن آنے والے ہیں اور تب تک میں تمہیں یہاں سے کہیں بہت دور بھیج دونگی تاکہ تمہیں وہ کبھی ڈھونڈ ہی نہ سکے۔۔وہ زہر اگل رہی تھی اور نین پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔کیا کہہ رہی ہو تم۔یہ۔۔اور کیوں کر س چاہتی ہو یہ سب۔۔کیا ملے گا تمہیں یہ سب کر کے۔۔وہ حیران سے اسے سوال کر رہی تھی۔۔

کیونکہ وہ مجھے جب لفٹ نہیں کرواتا تو تم اسکے ساتھ کیسے رہ سکتی ہو۔۔ہاں وہ میرا تو کبھی نہیں ہوسکتا یہ میں اچھے سے جانتی ہوں لیکن میں کسی اور کا بھی کبھی نہیں ہونے دونگی سمجھی اسی لئے اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔وہ کہتی اسے کار سے باہر دھکا دیے گی ۔۔نین کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔

آہ۔۔وہ درد سے کراہ اٹھی اسکا سر سڑک پر لگا تھا۔۔بہت ہی بری طرح سے ۔۔نین خوف کھا رہی تھی اس وقت اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اس وقت اسکے ساتھ کیا کرنے والی ہے اسکے پاس تو کوئ فون بھی نہیں تھا کہ کسی کو کال ہی کر لے لیکن اگر فون ہوتا بھی تو کوئی فائدہ نہیں تھا اسے تو کسی کا نمبر بھی نہیں آتا تھا۔۔

آؤ کالیا تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہورہی ہے یہ بہت تازہ مال ہے تم نے جو کرنا اسکے ساتھ کرو بس یہاں سے کہیں بہت دور لے چلو۔۔وہ ایک آدمی کو پیسے دیتی مکرو مسکراہٹ لئے بول رہی تھی جبکہ میں اپنا سودا بازی ہوتے دیکھ بہت گھبرا گئی تھی۔۔نہیں یہ میرے ساتھ ایسا نہیں ہونے دے سکتی میں صرف ٹائگر کی امانت ہوں۔۔وہ کہتے وہاں سے بھاگی ۔۔

تالیہ اسے پیسے دے کر چلی گئی تھی۔۔جبکہ کالیا اس حسن کے پیکر کو اپنے ہاتھ سے بھاگتا دیکھ کر تپ ہی گیا۔۔اور اسکے پیچھے بھاگا۔۔

یا رب یہ مجھے کیا ہو رہا ہے کیوں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے اور یہ درد کیسا ۔۔کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔کیوں درد اٹھ رہا ہے یہ۔۔میرے اللہ مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھ پر رحم فرما میرے مولا۔۔

بھاگنا اسکے لئے دشوار ہو رہا تھا۔۔یا اللہ پلیز کوئی مدد بھیج دے ۔۔پلیز۔۔۔ ۔جب اسے لگا اب وہ مزید نہیں بھاگ سکے گی۔۔۔۔تو اسنے دل سے اپنے رب کو پکارا۔۔نین جلدی سے وہاں ایک درخت کے پیچھے چھپ گئی۔۔جبکہ اچانک کالیا کی نظروں سے اوجھل ہونے پر وہ تلملا کر رہ گیا۔۔یہ کہاں چلی گئی۔کہاں ڈھونڈوں میں اسے۔۔زمین نگل گئی یہ آسمان کھا گیا اسے۔۔وہ ۔۔غصہ سے چیخا تھا۔۔لیکن اب جو بھی تھا اسے ڈھونڈھا تو ہر حال میں ہی تھا۔۔۔نین نے جب اسے آگے جاتا دیکھا تو وہاں سے اس درختوں بیچ۔ چلنے لگی ۔۔ابھی اسنے تھوڑی ہی مسافت طے کی ہوگی کہ روڈ نظر آگئی وہ جو چل۔رہی تھی اب

بھاگنے لگی ۔۔لیکن سر سے بہت خون بھی نکل۔رہا تھا اور بھاگتے بھاگتے اب اسمیں بلکل بھی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اور دو قدم۔ بھی اور لے سکے۔۔

یا ربی۔۔رحم فرما مجھ پر۔۔سکون عطا فرما میرے رب۔۔مرا دل بہت اور اور گھبرا رہا ہے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ کچھ بہت غلط ہو چکا ہے مجھے ٹائگر کی خبر تک بھی نہیں۔۔اے میرے کل جہاں کے رب میر ی اور ٹائگر کی حفاظت فرما۔۔اسکی حالت بہت بری ہوگئ تھی ۔۔اسے چلنے بھی بھی نہیں ہورہا تھا۔۔وہ گرتے گرتے اللہ سے پھولتی سانسوں کے درمیان دعا کرتے ہوش سے بیگانہ ہوگئ۔۔

---

وہ دونوں جب گھر آئیں تو نین کو آواز دینے لگیں۔۔کیونکہ انہوں صبح سے اسے کہیں نہیں دیکھا تھا اور اب وہ پڑھنے کے ساتھ تھوڑا مستی کرنا چاہتی تھیں۔۔لیکن اسکا جواب نہ پاکر وہ سونیا کے پاس گئی۔۔یار دی یہ دانین کہاں چلی گئ کہیں نظر کیوں نہیں آرہی

۔۔ہم۔کب سے آواز دے رہی ہیں بٹ نو رسپانس ۔۔علینہ سونیا سے بولی۔۔تو وہ کچھ نہ بولی ۔۔اب آپ کیوں نو رسپانس کا نوٹس بورڈ دیکھا رہی ہو۔۔ہوا کیا ہے۔۔انا کو اب تپ چڑنے لگی۔۔نہیں ہے وہ سنا تم لوگوں نے بس اب چپ ہو جاؤ ۔۔وہ چیختی بولی

۔۔ایک تو صبح سے وہ پہلے ہی اتنا سب کچھ دیکھ کر پریشان تھی اوپر سے وہ بے پروا لڑکیاں ہمیشہ کی طرح چپڑ چپڑ کرتے اسکا سر کھا رہی تھیں۔۔

نہیں ہے کا کیا مطلب دی ۔۔علینہ کو بھی اب پریشان نے ان گھیرا۔۔

نہیں ہے مطلب ٹائگر مشن پر جانے سے پہلے ہی سے ہمیں بتائے بغیر ہی لے گیا۔۔سونیا کے جواب پر وہ نم۔انکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگی ۔۔۔یہ کیا بات ہوئی برو اپنے اچھا نہیں کیا یہ اسے تب تک تو رہنے دیتے جب تک آپ واپس نہیں اجاتے۔۔انا منہ بسورے بولتی اپنے روم میں چلی گئ۔۔علینہ بھی کچھ کہے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

پیچھے اب ان دونوں کو ناراض دیکھ کر وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔

.....

For more visit (exponovels.com)

یار کیوں نہ ہم علینہ اور انا کو اپنی ٹیم میں لے لیں نہیں دیکھ وہ بھی تو اچھا گاتی ہیں یار جب ہم۔اکھٹے سٹیج پر جائیں گے تو یقیناً چار چاند لگائیں گے پورے سٹیج پر صرف ادھم ہی ہوگا سچ میں تڑکا لگنے والا ہے اگر وہ بھی شامل ہو جائیں تو۔۔وہ دونوں کافی دنوں سے فیمیل سنگر ڈھونڈ رہے تھے لیکن نہیں مل رہی تھی۔۔اسی لئے کبیر نے یہ فیصلہ کیا۔۔

ہاں لیکن اگر وہ چڑیلیں مان جائیں تو۔۔عفان بھی سوچتے ہوئے بولا۔۔

آوے دونوں چڑیلیں نہیں ہیں سمجھا۔۔کبیر سختی سے بولا۔۔اوہ اچھا یہ جلن کیوں ہورہی ہے دونوں کو کہہ رہا ہوں تو۔۔ویسے پھر کونسے والی چڑیل نہیں ہے زرہ یہ بھی بتا دے۔۔عفان کو اسکے تیور کچھ ٹھیک نہیں لگے۔۔

میں کیوں بتاؤں ۔۔تو ہٹ یہاں سے گرل فرینڈ تھوڑی ہے جو میرے اوپر چڑھ رہا ہے کمینے۔۔کبیر اسے اپنے اوپر سے ہٹاتا بولا۔۔اوہ تونے اچھا کیا یاد دلا کے ورنہ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں کسی گدھے کی گرل فرینڈ بننے جارہا تھا۔۔وہ اسے منہ چڑاتا بولا۔۔اووے تو۔ ٹہر جا میں نے تیرے نہ اگر آج دانت نہ توڑے تو پھر دیکھنا۔۔کبیر اسکے پیچھے بھاگتے بولا اب وہ اسکے پیچھے تھا اور عفان آگے اگے۔۔ لیکن یہ کیا بھاگتے بھاگتے عفان کچن کی جانب دوڑا جہاں سے مزے دار دار کھانوں کی خوشبو آرہی تھی۔۔وہ جاکر ایسے ان میں اٹھا کر کھانے لگا۔۔جب کے کک کھڑے پریشانی سے اپنے مالک کے بھوکر بیٹے کو دیکھنے لگی جو ایسے ہی پتیلوں کے بیچ میں سے شروع ہوگیا تھا۔۔

ابے سالے کیا کر رہا ہے کمینے سارا کھانہ خراب کر دیا۔۔کبیر اسے گریبان سے پکڑے کھینچتے ہوئے بولا۔۔دفع ہو تو یہاں سے ۔عفان کھانہ سامنے ہو اور کوئی اسے روکے اور وہ

کچھ نہ کہے ایسا تو ہونے سے رہا۔۔کبیر کو رکھ کر مکا جڑا اور ایک فریج میں سے کچھ فروٹس اور چاکلیٹ لیتا وہ باہر کی جانب بھاگا۔۔کیونکہ مکے سے سنبھلتے ہی کبیر اسے مارنے کے لئے لپکا تھا۔۔پورے منشن میں وہ دونوں بھاگ رہے تھے ۔۔عفان چونکہ بھاگتے ہوئے۔ کھائے بھی جارہا تھا تو وہ ساتھ ساتھ نیچے بھی گر رہا تھا۔۔

ملازم بیچارے سر پکڑ کر رہ گئے منشن کی یہ حالت دیکھ کر لیکن انکا کام تھا صاف کرنا تو وہ وہ کرتے جارہے تھے۔۔

---

وہ دونوں ویلا گئے تھے انہیں اپنی ٹیم میں لینے کے لئے۔۔وہ پہلے تو نہیں مانی لیکن پھر انکے کافی منت سماجت کے بعد اور علینہ کی وجہ سے انا کو ماننا پڑا ۔۔لیکن وہ جب بھی پریکٹس کے لئے اکھٹے ہوتے تو پریکٹس کم لڑتے زیادہ تھے ۔۔غرض پیپرز بھی ختم ہوگئے اور کنسرٹ کا دن بھی ان پہنچا۔۔اور وہی ہوا جسکا ذکر کبیر نے کیا تھا عفان سے۔۔چاروں نے مل کر خوب ادھم مچایا سب کو حیران کر دیا۔۔سب نے اس کنسرٹ جو خوب انجوائے کیا اور ونر ٹیم جب سلیکٹ کرنے کی باری آئی تو ججز کو زیادہ سوچنا نہیں پڑا کیونکہ پرفامنس سب سے اچھی انہی کی تھی تو ایوارڈ بھی انہیں ہی ملا تھا۔۔

---

دایان ویلا کی خبر لینے آیا تھا۔۔اور جب یہاں اسے پتہ چلا کہ نین نہیں ہے تو وہ سیدھا پیلیس چلا گیا لیکن وہاں بھی نا پاکر اسکے طوطے ،پڑخچے سب اڑ گئے۔۔کہاں چلی گئی یہ لڑکی ۔۔ٹائگر آنے ہی والا ہوگا ایک دو دن تک اور اسے نا پاکر اس نے آگ لگا دینی ہے ۔۔

کیا کروں اب میں ۔۔دایان بری طرح سے بوکھلا گیا تھا۔۔

پورے ویلا کو اسنے سر پر اٹھا لیا تھا۔۔یہ کیا ہو رہے افف۔۔پورا ویلا چھان مارا تھا لیکن وہ کہیں نہیں تھی۔۔

رافع۔ پورے لندن میں اپنے بندے پھیلا دو دانین کو ڈھونڈنا ہے۔۔وہ نہ پیلیس میں ہے نہ ہی ویلا میں۔۔اور ٹائگر آنے ہی والا ہوگا ۔۔جلدی۔۔اسنے رافع کو فوری حکم۔جاری کیا تھا اور خود بھی اسے ڈھونڈنے نکل پڑا تھا۔۔

رافع اور دایان پوری جان لگا رہے تھے اسے ڈھونڈنے میں لیکن وہ مل کے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔اور انکا ڈر ،پریشانی سے بہت برا حال تھا۔۔ویلا میں بھی ایک قہر سی بن کر یہ خبر ان پر برسی تھی۔۔وہ تینوں پریشان تھیں ۔۔اور اس وقت انکے پاس سوائے دعا کرنے کے اور کچھ نہیں تھا۔۔

تین دن ہوگئے تھے نہ ٹائگر آیا تھا اب تک اور نہ ہی نین ملی تھی انہیں وہ سب نہ کچھ کھا پا رہیے تھے نہ ہی سو پا رہے تھے سکھ ،چین جیسے کوئی لے گیا ہو انکی زندگی سے۔۔اب

تو نین کے ساتھ انہیں ٹائگر کی بھی فکر ستانے لگی تھی ۔۔کیونکہ بہت دن گزر چکے تھے جبکہ یہ اتنے دنوں کا کام بھی نہیں تھا ۔۔

تم مانو نہ مانو کچھ تو غلط ہوا ہے برازیل میں ۔۔رافع دایان کو بول رہا تھا جو یہ مان کے ہی نہیں دے رہا تھا کہ ٹائگر کے ساتھ بھی کچھ ہو سکتا ہے۔کیونکہ وہ اتنی کالز میسجز کر چکے تھے جنکا اب تک ایک بار بار بھی رسپانس نہیں ملا تھا ۔۔اخر کار انہوں نے برازیل جانے کا فیصلہ کیا۔۔جب ان دونوں کو ایک ساتھ کہیں جانا پڑتا تو ریحان انکی جگہ سنبھالتا تھا۔ اور تیمور بھی وہ انہی کے حوالے وہ سب کر کے مسٹر آرمیر سے میٹنگ کر کے برازیل کے لئے اپنے جھنڈ کے ساتھ نکل پڑے تھے۔۔

وہاں انہوں نے پورا برازیل چھان مارا لیکن وہ انہیں کہیں دیکھائی نہ دیا۔۔بہت ڈھونڈھا لیکن کوئی سراغ نہیں ۔۔انہیں یہاں آئے دو ہفتے ہو چکے تھے لیکن کوئی خبر نہیں ملی، تھی آخر ناکام ہوکر وہ واپس آگئے تھے ۔۔لیکن انہیں کسی بھی طرح اس خبر کو باہر پھیلنے سے بچانا تھا۔۔اگر کسی کو زرہ بھی بھنک پڑ جاتی کہ ٹائگر غائب ہوگیا ہے تو اسکی یہ گدی بھی چھین لی جاتی اور ٹائگر کا مقصد ادھورا رہ جاتا۔۔

وہ اب بہت محتاط ہوگئے تھے جو کام۔ٹائگر کے ہوتے ہوئے وہ دونوں مل کر کر لیا کرتے تھے آج انہیں وہ پوری فیملی کے ساتھ کرنا پڑ رہا تھا۔۔سب ہی مل کر اس پورے کام۔کو سر انجام دے رہے تھے۔۔جیسے ٹائگر دیتا تھا۔۔

---

تالیہ یہ تم۔نے کیا کر دیا نہ ہی ٹائگر مل رہا ہے اور نہ ہی وہ لڑکی اگر ٹائگر آگیا نہ تو وہ اپنے اصلی روپ میں ہوگا اور اس لڑکی کو نہ پاکر وہ مزید تعیش میں آجائے گا اور سب کچھ تیس نہس کر دے گا اور آپ یہ بات اچھے سے جانتی ہو کہ اسکے لئے اس شخص کو ڈھونڈنا کوئی مشکل کام۔نہیں ہے اور جب اسے پتہ چلے گا کہ وہ تم۔تھی تو۔۔بس کر جا اب کیا تجھے میرا کلیجہ نکال۔کر ہی ٹھنڈک ملے گی۔۔۔۔میں ۔۔میں ایسا کچھ نہیں ہونے دونگی وہ تانیہ کو چپ کرواتی جلدی سے کالیا کو فون کرنے لگی جو کافی بیلز جانے کے بعد بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

افففف اوہ یہ گدھا کال کیوں نہیں اٹھا رہا ہے ۔۔وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے چیخی۔۔

ریلیکس تالیہ تمہارا غصہ ہی تمہاری جان کا وبال بن جاتا ہے ٹھنڈے دماغ سے ایک بار پھر ٹرائے کرو وہ اٹھا لے گا --تانیہ اسے سمجھاتے بولی تو وہ ایک بار پھر سے اسے کال کرنے لگی --وہ نہیں اٹھا رہا تانی--وہ رو دینے کو تھی--اوہو ٹھرو کیا پتہ اٹھا لے -- تم بھی نہ بہت جذباتی ہو قسم سے---اور ایسا ہی ہوا کچھ دیر کال جاتی رہی لیکن پھر کال اٹھا لی گئی--اور کال اٹینڈ ہوتے ہی وہ پھٹ ہی پڑی--

آلو کے چھلکے--کہاں گم تھے --کب سے فون کر رہی ہوں اور تو ہے کہ فون ہی نہیں اٹھا رہا--تالیہ غصے۔ سے غرائی--

آےےےےے میں کوئی تیرا غلام نہیں سمجھی جو ایسے چیخ رہی ہے--وہ بھی کہاں اسکی سننے والا تھا رہے ہوئے لہجے میں گویا ہوا --تو وہ دانت پیس کر رہ گئی--

اچھا بتاؤ وہ لڑکی کہاں ہے اب جسے میں نے تمہیں بیچا تھا--

ارے وہ لڑکی کہاں ہوگی مجھے کیا پتہ --اس دن تمہارے جانے کے بعد وہ بھاگ گئی تھی میں نے بہت ڈھونڈا لیکن وہ کہیں نہیں۔ ملی --ناجانے کہاں غائب ہوگئی--کالیا کے جواب پر اسے لگا اسکی روح کسی نے فنا کر دی ہو--کیا کہہ رہے ہو تم کالیا کے بچے--

اب میں اسے کہاں سے ڈھونڈوں گی۔۔وہ جب تھیں تب بھی میری جان ہر بنی ہوئی تھی اور اب نہیں ہے تب بھی سکون سے جینے نہیں دے رہی اوہ گاڈ۔۔وہ فون دیوار سے مارتے ہوئے غرائی تھی۔۔

پلیز تالیہ ایسے خود کو ہلکان نہ کرو۔۔جلد ہی مل جائے گی وہ ویسے بھی سب ڈھونڈ رہے ہیں۔۔ارے بیوقوف لڑکی جب وہ لوگ اسے ڈھونڈ کر لائیں گے تو وہ تو سب بتا دے گی نہ کہ میں نے اسکی سودے بازی کی تھی۔۔اسی لئے انکے ڈھونڈنے سے پہلے مجھے اسے ڈھونڈ کر اسکا منہ بند کروانا ہوگا۔۔اگر اسنے میرا بتایا تو کیا ہوگا میرا اوہ نو۔۔میں کیا کروں کیا کروں۔۔وہ ادھر ادھر ٹہلنے ناخن بھی منہ میں۔ ڈال کر چبانے کا کام سر انجام دے رہی تھی۔۔

ایک منٹ تالیہ یہ لو۔۔یہ چاکلیٹ کھا لو اس میں ان ناخنوں کی طرح کے جمز نہیں ہوتے ۔۔تالیہ اسے چاکلیٹ پکڑاتے بولی ۔۔تالیہ وہ پکڑے حیرانی سے دیکھ رہی تھی جب اسکی بات سن کر اسکا دماغ ٹھکانے لگانے کا سوچتی اسکے پیچھے لپکی جو بھاگ گئی تھی۔۔

ایڈیٹ۔۔وہ تن فن کرتی بولی۔۔ تھی۔۔

جبکہ انکی وہ ساری گفتگو کوئی اور سن کر شوک میں چلا گیا تھا۔۔

---

اسکی صبح آنکھ کھلی تو خود کو نین کے گرد بازو حائل کئے لیٹے پایا۔۔وہ اس سے الگ نہیں ہوا۔۔بلکہ اسے مزید خود کے قریب کرتے اسکے چہرے کا جائزہ لینے لگا۔۔۔سفید رنگت مرجھائی ہوئی سی لگ رہی تھی۔۔گال پر سرخی کے ساتھ ساتھ آنسوؤں کے نشان بھی واضح تھے یعنی وہ رات بھر روتی رہی تھی۔اسنے سختی سے آنکھیں میچیں۔۔اور گہرہ سانس بھرا۔۔نین ہلکا سا کسمسائی تو عالم اسے الگ ہونے کے لئے اپنا بازو اسکی گردن کے نیچے سے آرام سے نکالتا خود پر سے کمبل ہٹا کر اٹھنے لگا لیکن نین کو دیکھ کر ساکت ہوگیا۔۔جو اپنے حلیے سے بے پروا خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔ڈھیلی شرٹ ہونے کے باعث کندھوں سے سرکی ہوئی تھی۔۔۔جسمیں اسکا چمکتا وجود کسی کو بھی نیت بدلنے پر اکسانے کے لئے کافی تھا پر وہ عالم سلطان شاہ تھا جسمیں۔جذبات نام کی کوئی چیز

نہیں تھی۔۔وہ اسکے حسن کو اپنے ہاتھوں سے کمبل سے ڈھانپتا وہاں سے اٹھ کر واشروم میں چلا گیا۔۔

---

---

شام کے وقت وہ لان میں بیٹھیں کوفی پی رہیں تھیں۔۔

موسم بہت خوبصورت ہورہا ہوا۔۔آسمان۔ ہلکے ہلکے بادلوں سے۔ ڈھکا ہوا تھا ساتھ ہلکی۔ ہلکی ہوا بھی چل رہی تھی۔۔جس سے ماحول میں اور بھی ٹھنڈ بڑھ رہی تھی۔۔اور بارش کے بھی۔ امکان یقینی طور پر دکھ رہی تھے۔۔

ان دونوں کا موڈ بھی خوشگوار ہو گیا تھا۔ویسے بھی کافی ٹائم سے ماحول میں افسردگی ہی چھائی ہوئی تھی۔۔

اور ہماری انا۔ بارش کی دیوانی ۔۔کی خوشی۔ کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ تھی۔۔

یار علینہ دعا کرو نہ بارش۔ ضرور برسے۔ کہنیوں کو ٹیبل۔ پر رکھے۔ دونوں ہاتھوں کو چہرے۔ پر۔ دائیں بائیں۔ رکھے وہ علینہ سے بولی۔۔

ویسے یار بارش۔ ہو ہی۔ جائے تو اچھا۔ ہے کیونکہ بارش ہونے سے۔ پہلے ہی تم۔ خوشی سے۔ بے قابو ہورہی ہو اگر ہوگئی تو۔ تم نے تو۔۔

بس بس۔۔ مجھے پتہ۔ ہے۔ آگے۔ تم نے۔ ضرور بکواس کرنی ہے۔۔وہ اسکی بات۔ کاٹتے۔ ہوئے بیزاری سے بولی۔۔

واہ یار کتنا جانتی ہو تم۔ مجھے۔۔ انا۔ کو دیکھتے۔ اسنے شرارت سے۔ کہا۔۔۔

یہ سچ۔ ہے یار ۔۔انا اسکی بات نظر انداز کرتے۔ ہوئے بولی۔۔

بارش برسے۔ یا اپنی۔ جھلک۔ دیکھا کر واپس۔ چلی جائے۔ پر کچھ۔ پر اپنا۔گہرا اثر۔ چھوڑ جاتی ہے ۔۔ جیسے کے برستی۔ بارش ہی سب۔ پر اثر۔ انداز۔ ہوتی ہے۔۔

پر بعض بندوں۔ کے۔ دل پر۔ وہ اک الگ۔ طرح۔ سے اپنی۔ چھاپ۔ چھوڑ جاتی۔ ہے۔ جیسے۔اس ٹھنڈ میں بارش کا موسم ہوتا ہے تو کچھ کے لئے رومینٹک ۔۔کچھ کے لئے اداس ۔۔تو کچھ کے لئے۔ رات۔ کو بارش میں کھلی۔ کھڑکی کے سامنے کھڑے۔ ہو کر اس بارش۔ سے جوڑی شرارتیں یادیں۔ یاد کر کے۔ دیر۔ تک۔ ہنسنا ہوتا ہے۔۔

تو کچھ۔ کا تکیہ۔ رات دیر۔ تک اس موسم۔ سے جوڑے۔ کسی۔ درد کو۔ یاد کر کے آنسو۔ بہاتے۔ گزرنا۔۔انا۔ نے آسمان پر آنکھ مچولی کھیلتے۔ بادلوں کو دیکھ کر کہا۔۔

اور ادھر علینہ۔ حیرت سے منہ کھولے۔ اس فلاسفر۔ بنی انا۔ کو دیکھ رہی تھی ۔منہ بند بھی کر دو۔ ورنہ مگر مچھ گھس جائے گا۔۔انا اسے دیکھتے بولی۔۔۔۔ نہیں جی مکھی کو تو میں نے جانے نہیں دینا تو یہ مگر مچھ تو بہت دور کی بات ہے۔۔ علینہ نے دوبدو جواب دیا۔۔اور اٹھ کر حیرت سے اسکے ماتھے کو چیک کرنے لگی۔۔

کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔۔یار انا۔ بارش برسے۔یا نہ برسے میری بہن مجھے لگ رہا ہے۔ کہ تم پر اپنا گہرا اثر۔ چھوڑ چکی ہے۔۔

علینہ کے لہجے میں پریشانی تھی ۔۔کیا مطلب۔۔؟؟ انا نے نا سمجھی۔ سے کہا۔۔

یار۔ تم نہ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔ تم اتنی گہری۔ اور سمجھ داروں والی باتیں۔ کر رہی ہو۔ جسکے بارے میں۔ تو تمہیں پتہ بھی نہ ہو کہ انکے معنی کیا ہیں۔۔اور میں تو سوچ بھی نہیں۔ سکتی ۔۔میں کیا یار انا کوئی بھی نہیں سوچ سکتا۔۔سچ میں۔۔

کیونکہ بیوقوف انا۔ سے کوئی گہری سمجھداری۔ والی بات کی کوئی۔ توقع۔ ہم کر ہی نہیں سکتے۔۔وہ چہرے پر پریشانی اور آنکھوں میں شرارت لئے۔ انا سے بولی۔۔

آج تم۔ مجھ۔ سے بچ کے۔ دیکھاؤ زرہ۔۔

ہر دفعہ بیڑا غرق کر دیتے ہو میرے خوشگوار موڈ کاایک تم اور ایک وہ ۔کھڑوس

وہ بات سمجھتے۔ ہی دانت پیس۔ کر اسکی طرف بڑی۔۔

علینہ ہنستی۔ ہوئی بھاگی۔۔

پتا نہیں مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔ سب نے۔ وہ اسکے پیچھے۔ بھاگتے۔ ہوئے بولی۔۔۔

بارش شروع ہوچکی تھی۔ وہ جو غصے سے علینہ کو پکڑنے کے لئے بڑھی تھی بارش۔ کی پہلی بوند اسپر گری تو وہ ٹھہر سی گئی

اسے بارش حد سے زیادہ پسند تھی۔۔۔۔

پھر چاہے وہ۔ سردیوں کی ہو یا نارمل موسم کی۔۔

رافع جو آنکھیں موندے راکنگ چئیر پر جھول۔رہا تھا ہوا کے دوش پر بارش۔ کے چند۔ قطرے اسکے چہرے پر۔ آکے گرے ۔۔

آنکھیں کھولے اب وہ۔ حسین۔ موسم کو دیکھ رہا تھا کچھ سوچ کر وہ اٹھا اور برستی بارش۔ کی پرواہ کیئے۔ بغیر۔ ہی بالکونی میں آکر۔ کھڑا ہوگیا۔۔

انا پر نظر۔ پڑتے ہی۔ اسکے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔

جھلی۔۔

جو سکائی بلیو۔ ٹاپ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے۔ مفلر کو گلے میں ڈالے اپنے چھوٹے سے۔ براؤن۔ بالوں۔ کو کندھے پر۔ ایک طرف۔ کئے آنکھیں موندے برستی بارش۔ میں گول گول گھوم۔ رہی تھی۔۔

چہرے پر معصوم سی خوشی ۔۔ تھی۔۔وہ بہت معصوم تھی۔۔بارش اسے بہت پسند تھی۔ وہ جانتا تھا۔۔۔

اچانک انا ویلا سے باہر کی جانب نکل کر روڈ پر کھڑی ہوگئی۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور سوچتا اسے باہر کھڑا دیکھ اسے غصہ آیا وہ اپنا غصہ دبا لیتا اگر اسنے باہر کھڑے روڈ کے اس پار ان لڑکوں کو نہ دیکھا ہوتا جو انا کو۔ گندی نگاہ سے۔ تک رہے تھے۔۔

رافع کے تو سر پر لگی۔ اور تلوں۔ بجھی ۔

انا کو۔ آگے۔ پیچھے کا۔ کوئی ہوش نہیں تھا۔ وہ تو بس۔ خود کو بادلوں۔ کے سنگ اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی

جب کسی کی۔ چنگاڑتی ہوئی آواز نے اسے زمین۔ پر لا پٹخا ۔۔

اب وہ آنکھیں کھولے بوکھلا کر۔ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ جو آنکھوں میں چنگاڑیاں لیے۔ ہونٹ۔ پیچھے۔ غصے۔ سے اسے گھور۔ رہا تھا ۔

ک۔کک کیا ہوا۔۔ وہ

فورا سے پہلے اندر چلو انا۔وہ غصے۔ کو کنٹرول کرتا۔ بہت ضبط

سے بولا۔۔

ہیں فورا۔ سے پہلے کیسا ہوتا ہے اب میں کیا جانو ۔۔اور جب جانتی ہی نہیں تو اندر کیسے جاوں۔۔فورا سے یا پھر پہلے سے۔۔افف ایک تو اس کھڑوس کو بھی ابھی ہی انا تھا۔۔

پر کیوں۔۔انا سٹپٹاتی بولی۔۔

اب کے رافع کا۔ ضبط جواب دے گیا ۔

زور سے اسکی کلائی کو پکڑ کر کھینچتا۔ ہوا لاونج میں لے ایا۔۔جب میں ایک دفعہ بکواس بکوں۔ تو سن لیا کرو سمجھی۔۔

مجھے سوال جواب سے سخت چڑ ہے -- وہ دھاڑا --

پھر انا پر نظر پڑتے ہی۔ اسنے غصے کو کنٹرول۔ کیا۔ اور۔ اسکی کلائی کو چھوڑا۔۔

جو بس رو دینے کو تھی۔دیکھو انا میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم بارش کو انجوائے نہ کرو --کرو ضرور کرو لیکن ویلا میں نہ کے ویلا سے باہر--جہاں لوگ تمہیں اس حلیے میں تاڑتے پھریں--رافع کا دل کر رہا تھا ابھی جا کے ان کتوں کی ہڈیاں تور آئے کیسے وہ اسکی انا پر۔ نظریں گاڑے ہوئے تھے--

جو اپنی درد کرتی کلائی۔ کو پکڑے۔ بڑی مشکل۔ سے۔ آنسو۔ کنٹرول کئے کھڑی تھی۔۔ رافع بات سنتے ہی اسے شرمندگی نے ان گھیرا۔۔اور سر مزید۔ جھک گیا۔۔

سوری رافع معاف کردیں۔۔ میں نہیں جانتی۔ تھی کہ ۔وہ معصومیت سے بولتی رکی

ٹھیک ہے اگلی بار خیال رکھنا۔۔وہ گہری سانس لیتے ہوئے اسے دیکھتے بولا۔۔

جسکا رنگ خوف۔ اور شرمندگی کے مارے۔ زرد پڑ چکا تھا ۔۔

گیلے کپڑے چہرے پر گیلے بال۔ ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتی وہ قابل رحم حالت۔ میں۔ تھی۔۔

جاؤ کپڑے چینج کرو۔۔ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔وہ نظریں چراتے ہوئے بولا۔۔

رافع کی بات سن کر وہ۔ سٹپٹائی ۔۔گھبرائی۔۔۔بوکھلائی۔۔

اور فورا سے۔ پہلے۔ وہاں۔ سے بھاگی تھی۔۔

کمرے میں آکر۔ ہی اسنے گہرا سانس۔ لیا۔۔

For more visit (exponovels.com)

اب شرمندگی کے مارے۔ اسکا برا حال تھا ۔۔

اس سے پہلے۔ وہ کچھ سوچتی۔ علینہ۔ کی شرارتی آواز۔ اسکے کانوں سے ٹکرائی ۔۔

جو چپکے چپکے سے رافع اور اسکی ساری گفتگو سن چکی تھی۔۔

تو آج ثابت ہوا۔ کہ۔ بعض دفعہ۔ لوگوں کے لئے۔ یہ۔ بارش خوفناک رومانوی۔ منظر۔ چھوڑ جاتی ہے۔۔

For more visit (exponovels.com)

اور جو اگلی۔ بار انہی۔ لوگوں کو اسی بارش میں بری طرح شرمندگی سے دوچار کرتی۔ ہے۔۔۔

یہ کہتے ہی علینہ۔ پیٹ پر ہاتھ۔ رکھ کر۔ بیڈ پر۔ بیٹھتی ہستی چلی گئی۔۔ پر اب وہ انا کے ہاتھوں سے بچ نہیں۔ سکتی تھی جو اسکے بالوں کو اپنی۔ مٹھیوں میں۔ دبوچتے سارا غصہ۔ ساری۔ شرمندگی انپر۔ نکال رہی تھی۔۔

سونو دی۔۔۔۔۔۔

بچائیں۔ مجھے۔ اپنی اس۔ ڈائین بہن سے جو آج میرے۔ بالوں کا قتل کرنے کے در پر ہے۔۔

علینہ کی چیخیں سارے ویلا میں گونجنے لگی۔۔۔

---

وہ فریش ہو آکر آیا تو بریک فاسٹ کر کے پہلے نین کا بیگ لایا۔۔پھر فون لے کر بالکونی میں چلا گیا۔۔وہ کب سے کسی کو کال کرنے کی کوشش میں تھا پر شائد کنٹیکٹ نہیں ہو پارہا تھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

نین کی آنکھ اذان کی آواز پر کھلی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی گھڑی پر ٹائم۔دیکھا تو حیران رہ گئی ایک بج کر دس۔منٹ ہورہے تھے۔۔یعنی ظہر کی اذان ہورہی تھی اسکا مطلب وہ فجر کی نماز سے محروم رہ گئی تھی ۔۔یا میرے اللہ یہ کیا ہوگیا۔۔میں نماز سے کیسے غافل ہوسکتی ہوں وہ ہڑبڑاتے بیڈ سے اٹھتے بولی۔۔لیکن یہ کیا اپنی حالت پر نظر پڑتے ہی شرم سے جھکتی چلی گئی۔۔افف اب یہ ہی باقی رہ گیا تھا کیا۔۔وہ ہاتھ پہ جھولتے شرٹ کا شولڈر اوپر کرتے دانت پیستے بولی ۔۔نظر ٹیبل پر پڑے بیگ پہ گئی تو غصہ پل۔بھر میں غائب ہوگیا۔۔وہ اسمیں سے جلدی سے اپنے لئے کپڑے نکالتی فریش ہونے چلی گئی۔۔بیس منٹ بعد وہ فریش سی چینج کر کے آئی تھی۔۔نماز پڑھ۔کر وہ فارغ ہوئی تو کمرے میں نگاہ دوڑائی جہاں عالم۔کہیں دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔یہ کہاں گئے۔۔

ابھی اسنے کہا ہی تھا کہ ٹیریس سے عالم کی آواز پر چونکی --اور ٹرانس میں چلتی ڈور کے پاس جا کھڑی ہوئی--

کیوں تم لوگوں کو کیا لگا ٹائگر مر گیا --ٹائگر اپنے دشمنوں کو کیفے کردار تک جب تک نہ پہنچا دے تب تک قبر میں نہیں جائے گا--وہ پھنکارا تھا--

نہیں ٹائگر ایسا کچھ نہیں ہے --ہم بہت ٹینسڈ تھے کیونکہ پاشہ زندہ ہے اور تم غائب--رافع نے اسے کہا--ہاں اور نہ تم لوگ پاشہ کو مار پائے ان دو سالوں میں اور نہ ہی مجھے۔ ڈھونڈ پائے--ٹائگر نے طنز اچھالا--

یار ہم نے تجھے ہر جگہ تلاشہ پورا برازیل چھان مارا لیکن تو کہیں نہیں دھکا۔۔۔اور رہی بات پاشہ کی تو اسے کئی دفعہ مارنے کے لئے پلینز بنائے لیکن ہر دفعہ ہی ہمیں مات دے دیتا ۔۔یہاں سب تمہارے بغیر ہینڈل۔کرنا ہمارے لئے کافی مشکل ہوگیا ہے ۔۔اور اسے مارنا اور زیادہ مشکل ۔۔رافع نے اپنی طرف سے چھوٹی سی دلیل دی جو حقیقت تھی۔۔

نین دوسری طرف سے کیا کہا جارہا تھا وہ سن تو نہیں پا رہی تھی لیکن ٹائگر کی باتوں سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ کیا بات ہورہی ہے۔۔

اوہ تو تم سب کو ٹریننگ کی ضرورت ہے ۔۔ٹھیک ہے ایک بار اس پاشے سے نمٹ لوں پھر تم سب کی عقل بھی ٹھکانے لگاتا ہوں۔۔ٹائگر کرختگی سے بولا ۔۔ٹائگر نہیں یار

وہ۔۔اس وقت تم دوست کی حیثیت سے بات نہیں بلکہ میرے اسسٹنٹ بن کر بات کر رہے لہذا یہ یار کہنا بند کرو۔۔ٹائگر ہر لحاظ بلائے طاق رکھتے ہوئے اسے بولا۔۔رافع اپنی آنکھیں بند کیئے گہرہ سانس بھر کر رہ گیا۔۔اسکا جگر اج اسے روٹھا ہوا تھا لیکن اسے خوشی ہوئی کہ وہ آج بھی انہی دونوں پر ٹرسٹ کرتا ہے تبھی تو انہیں ہی اپنا ہم راز بنا رہا تھا۔۔

لیکن ٹائگر سے ٹریننگ لینے کا مطلب تھا موت کے منہ میں کودنا۔۔لیکن جو بھی اب اسنے کہا تھا تو وہ ایسا ہی کریگا۔۔

مجھے ایک ایک رپورٹ چاہیئے لندن کی پورے مافیا گینگ کی کیا ہو رہا ہے کیا کیا ہے تم لوگوں نے ان دو سالوں میں ٹائگر کی عدم موجودگی میں۔۔ہر ایک چیز مجھے سینڈ کروگے۔۔تم۔۔

For more visit (exponovels.com)

ٹائگر نے سنجیدگی سے حکم دیا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔اسنے تابعداری سے کہا۔۔

وہ پاشہ کے بارے میں تمہیں کچھ بتانا تھا۔۔رافع جھجھکتے ہوئے بولا۔۔

کیا۔۔عالم نے پوچھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

اسنے شادی کر لی ہے تو جلد ہی اسکا وارث آنے والا ہے اگر ایسا ہوگیا تو وہی --ایسا نہ ہوتا لیکن اسنے ان دو سالوں میں بہت پاور حاصل کر لی ہے--تو اب یہ ممکن بھی ہے--ہم۔نے بہت مشکل سے ان سب کے منہ پر تالا لگایا ہوا ہے جو جلد ہی وہ توڑنے والے ہیں کیونکہ تمہیں کافی عرصے سے منظر عام پر کسی نے نہیں دیکھا --

اسی لئے بات اب بگڑتی محسوس ہورہی ہے--رافع ساری حقیقت سے اسے آگاہ کر رہا تھا جو بہت بھیانک تھی--

کر لینے دو اس کتے کو کچھ دن عیش --پھر اس پاشے کو درد ناک موت دینی ہے مجھے اسنے میرے زندگی کے دو سال ضائع کروائے--جس انسان نے آج تک دو منٹ تک ضائع نہیں کئے اسکی وجہ سے ٹائگر کے دو سال ضائع ہوگئے--اسکی تو اسے الگ اور

بہت ہی بھاری قیمت چکانی ہوگی ۔۔اخر اسنے عالم سلطان شاہ کو مارنے کی کوشش کی تھی پر وہ ناکام ہوگیا۔ اسکی پلینگ بھی کافی گھٹیا تھی جو تم پاکستان آؤگے تو ہی بتاونگا۔۔اور رہی بات اسکے وارث آنے کی تو آنے دو وہ خود کون سا زندہ رہنے والا ہے جو اسکا وارث اسے کچھ نفع دے سکے گا۔۔عالم پھنکارتا بولا۔۔

رافع تمہیں پاکستان آنا ہے۔۔ہم یہاں پر ہی ملیں گے اور پھر ہی کھل کر بات ہوگی۔۔ابھی فی الحال تم دو دنوں میں یہاں پر پہنچو اور یہ بات وہاں کسی کو بھی پتہ نہ چلنے پائے سوائے دایان کے۔۔ سمجھے۔۔

پاشا کے زکر پر نین مزید حیرت میں ڈوبتی چلی گئی ۔۔اگر پاشہ نہیں مرا تھا تو دو سال پہلے ہوا کیا تھا اور یہ رافع سے ایسے بات کیوں کر رہے ہیں جیسے وہ دو سال بعد بات کر

رہے ہوں۔۔کہہ بھی تو رہے تھے۔۔افف میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ایک تو یہ خود کچھ بتاتے بھی تو نہیں اگر خود پوچھوں گی تو غصہ ہی کریں گے۔۔وہ سوچتے ہوئے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔۔

تھوڑی دیر میں عالم بھی آگیا۔۔

کچھ کھانا چاہو گی۔۔عالم نے۔ پوچھا نظروں میں تپش تھی۔۔نین اسکی نظروں سے جھلس رہی تھی۔۔

ہاں مجھے بھوک۔ ہے۔۔وہ اپنی سوچوں کے بھنور سے نکلتی بولی۔۔

جبکہ عالم۔نے انٹر کام اٹھا کر کچھ لائٹ سا کھانا اڈرد کیا۔۔اور نین کی جانب سائڈ ٹیبل پر سے۔ ریموٹ اٹھا کر۔ پھینکا۔۔

نین ایکدم اچھلی۔۔پھر عالم کی گھوری۔ پر سنبھل گئی۔۔

آواز پیدا نہ ہو کمرے میں ۔۔مجھے کام کرتے وقت ڈسٹربنس نہیں پسند۔۔اسنے آنکھیں نکال کر۔ وارن کیا۔۔وارن کے ساتھ جیسے اسے اطلاع بھی دے دی۔۔

۔۔پانچ منٹ میں انٹر کام۔ بجا تو۔ نین۔ نے جلدی۔ سے اٹھا لیا۔۔

سر یور آڈر -- بیرا بولا-- تو وہ بنا ارتعاش کے بیڈ سے اٹھتی آگے بڑھ گئی--

اور ڈور اوپن کر کے۔ سائڈ پر ہو کر۔ ایک ہاتھ سے۔ ڈش لے کر۔ ڈور لاک کر۔ چکی تھی--اسنے بیڈ پر ہی بیٹھے کھایا----مگر ابھی بھی بھوک لگی تھی--اسنے۔ عالم کی جانب دیکھا ---کیا وہ اسے دوبارہ منگا دے گا--اسے تو نمبر بھی نہیں پتہ۔ کس طرح۔ وہ کون سا نمبر ملائے کہ بیرا۔ کچھ اور بھی لے آئے کم از کم پاستہ --پاستہ کو سوچ کر۔ اسکے منہ میں پانی آگیا----اور وہ آرام سے چلتی ہوئی فون کے پاس آئی --اور اپنی مرضی۔ کے نمبر ملانے لگی-- کچھ خاص ریزلٹ۔ نہیں ایا--اور اسنے موبائل۔ رکھ دیا--کافی فاصلے سے وہ بیٹھی تو احساس ہوا کہ وہ بھی اسے دیکھ رہا ہے--

وہ میں۔۔میں یہ کہہ رہی تھی کہ کیا آپ پاستہ بھی آڈر کر دیں۔ گے۔۔اسنے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا۔۔ تو۔ عالم نے بھنویں اچکائیں۔۔مگر بولا کچھ نہیں۔۔اسنے مڑ کر سائیڈ ٹیبل پر سے۔ سیل اٹھایا 5 نمبر اسکے سامنے۔ پریس کیا۔ ۔۔اور ہولڈر۔ اسکے ہاتھ میں دے دیا۔۔نین کنفیوز ہوگئی۔۔

یس سر۔۔دوسری طرف۔ آواز۔ ائی۔۔

وہ کیا اپ۔۔اپ مجھے پاستہ لادیں گے۔۔۔وہ جسطرح بولی ۔۔مقابل کا یس میم ابھرا تو عالم نے تپ کر اسے۔ ہولڈر۔ لیا۔۔پانچ منٹ میں پاستہ میرے۔ روم۔ میں ہوں۔۔ اسنے اپنے انداز میں آڈر دیا۔۔اور فون۔ پٹخ دیا۔۔وہ اب سہولت سے اسے گھور رہا تھا۔۔

تمہارا کنگ اسٹائل بہت ہی فضول قسم کا ہے۔۔ اسنے زرہ۔ ناگواری سے کہا۔۔

اگر آج کے بعد میرے علاؤہ تمہارے لہجے میں کسی اور کے لئے شہد ٹپکا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔

وہ سختی سے اسکے ہاتھ جکڑ کر اپنی عور کھینچتا دبا دبا غرایا۔۔

جبکہ نین کچی ڈال کی طرح اسکی باہوں میں اسمائی۔۔نین کے چہرے پر اسکی گرم سانسیں پڑ رہی تھی جس سے وہ اپنے چہرے کو آگ میں جھلستا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔وہ اسے یونہی خود کے قریب کیئے گھورتا رہا۔۔ تبھی اسکا آڈر آگیا۔۔ اسنے۔ عالم کی جانب دیکھا۔۔ضروری ہے تمہارا یہ کھانا۔۔ وہ غصے۔ سے بھڑکا۔۔

میں میں لے لیتی ہوں۔۔۔۔اسے لگا۔ شائد اسے۔ خود اٹھتے۔ ہوئے مسلہ ہورہا تھا اور نین کو وہ جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

اوہ شٹ اپ، یو فول۔۔وہ اسے جھٹک کر۔ خود اٹھا۔ اور آڈر لیا مگر بیرے کو کھا۔ جانے والی نظروں سے گھورا۔ جیسے ابھی کچا چبا جائے گا۔۔بیرا سٹپٹا۔ کر وہاں سے بھاگا۔۔

عالم نے وہ ٹرے۔ نین کی۔ طرف۔ بڑھائی ۔جسکی اس خوشبو سے ہی بھوک چمک اٹھی تھی۔۔

ٹرے تھام لی۔۔جبکہ عالم دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔۔اور نین۔ یہ سوچے۔ بنا۔ کے کوئی اور بھی۔ وہاں موجود۔ ہے پاستہ کھانے میں محو ہوگئی۔۔

اچانک سے اسے۔ احساس ہوا۔ تو اسی بھرے منہ۔ سے اسنے عالم کو دیکھا جو سنجیدگی سے۔ اپنا کام کر رہا تھا۔۔جب اسکی نظر نین ہر پڑی۔۔نین نے جلدی سے لقمہ نگلا۔۔کیا اپ۔۔اپ۔ ۔لینگے۔۔اسنے پلیٹ اسکی جانب بڑھائی۔۔

تمہیں شئیرنگ بھی آتی ہے۔۔مجھے لگا بیبی ڈول کو عرصے بعد کچھ ملا ہے۔۔وہ طنز کے تیر اچھالے۔ بنا کیسے رہ سکتا تھا حالانکہ کھانہ اسنے خاک تھا۔۔

میں یہ سب نہیں کھاتا۔۔ عالم نے۔ نفی کی۔۔اور دوبارہ سے اپنے سابقہ کام میں مشغول ہوگیا۔۔

ہاں۔۔کیکڑے میکڑے کھاتے ہونگے۔۔نین نے غصے میں سوچا اور پھر کھانے لگی۔۔

اور کتنی دیر کھانہ ہے تمہیں۔۔۔کچھ دیر۔ بعد وہ غصے سے چلایا۔۔

یہ۔ ختم۔۔اسنے پلیٹ۔ میں۔ دیکھا جہاں۔ ابھی بھی بچا تھا۔۔ عالم نے بھڑک کر اس سے پلیٹ۔ کھینچتے سائڈ ٹیبل پر رکھ دی۔۔نین دکھی سی۔ اپنی پلیٹ۔ کو دیکھنے لگی۔ جو خود اپنی محبوبہ سے دور چلے جانے پر چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔۔

یہ میڈیسن لو ۔۔اسنے اسکے سامنے کچھ ٹیبلیٹس رکھتے ہوئے کہا۔۔پر کیوں۔۔میں تو ٹھیک ہوں۔۔نین نے اچھنبے سے کہا کیونکہ اسنے پہلے بھی کہا تھا لیکن نین نے دیھان نہیں دیا تھا اور اب پھر ۔۔میڈم کل جب آپ یہاں تشریف لائیں تو آتے ساتھ ہی بیہوش ہوگئی جب ڈاکٹر نے چیک کیا تو آپکو ویک نیس۔ تھی کافی ساتھ بلڈ کی کمی بھی ۔۔پھر خون لگنے کے بعد ہی آپ ہوش میں آئیں ہیں اور یہ میڈیسن بھی آپکی حالت بہتر کرنے کے لئے ہی ہیں۔۔عالم۔اسے ایک ہی جست میں سب بتاتے حیران کر گیا۔۔اسے خون بھی لگا تھا لیکن کس کا اور خبر بھی نہیں تھی۔۔

لیکن میرا خون تو بہت کم ملتا ہے پھر کیسے بنا ہسپتال گئے اپنے لگوا لیا۔۔نین متعجب تھی۔۔میرے رہتے تمہارا بلڈ گروپ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں تھی کسی کو ۔۔نین اسکے

لفظوں پر جامد رہ گئی اسکا مطلب اسکی رگوں میں بھی اسکا خون شامل تھا۔۔وہ ممنوں نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔مجھے تاکنا بند کرو اور میڈیسن لو۔۔عالم نے درشت لہجے میں کہا۔

اب کھانا پینا سونا سب ہوگیا ہو تو کام کی طرف آجائیں ۔۔اسکے میڈیسن لینے کے بعد عالم اسے گویا ہوا۔۔جسمیں طنز کے تیر لازماً شامل تھے۔۔نین شرمندہ سی ہوگئی۔۔

دیکھو نین مجھے پاشہ کو ختم کرنا ہے دو ہفتے ہیں ہمارے پاس ۔۔اور ان دو ہفتوں میں مجھے ساری پلینگ کر کے رکھنی ہے اسے اسکے انجام تک پہنچانے کے لئے۔۔اور تم مجھے اسکا سارا سسٹم ہیک کر کے دوگی۔۔اسکی اب تک ساری انفارمیشن نکال۔کر دو اسنے ان دو سالوں میں کیا کیا کیا۔اس وقت وہ کہاں ہے اسکا اگلا ٹارگٹ کیا ہے۔۔وہ دو ہفتے بعد

کہاں قیام کرنے والا ہے۔۔کوئی پارٹی وغیرہ تو آرگنائز نہیں کی ہوئی ۔۔اسکی ٹیم میں کتنوں کا اضافہ ہوا اور پہلے کتنا تھا۔۔۔ہر ایک چیز بتاؤگی۔۔تین دن ہیں تمہارے پاس تین دن میں مجھے ساری انفارمیشن چاہیئے ۔۔اور جس گھر میں یا جس جگہ میں وہ اگلے دو ہفتوں بعد رہنے والا ہے وہاں کی ساری انفارمیشن اچھے سے ڈیپلی جا کر نکالو ۔۔وہ جگہ کیسی ہے کہاں ہے۔۔کتنے لوگ ہونگے وہاں پر ۔۔کوئی خوفیہ جگہ ایسی جہاں سے اندر جایا جا سکتا ہے یا ہے ہی نہیں وغیرہ وغیرہ۔۔امید ہے سمجھ آگئی ہوگی اب کام شروع کرو۔۔وہ اسے ساری بات سمجھاتے لیپ ٹاپ تھما کر خود فون لے کر بالکونی میں چلا گیا ۔۔جبکہ نین تو اسکی اتنی ساری کہی گئی باتیں سوچ کر حیران تھی آخر یہ بندہ کتنا سوچتا ہے۔۔کیسے کر لیتے ہیں یہ سب۔۔وہ انکھیں گھماتے خود سے گویا ہوئی۔۔اور پھر کام کرنے لگی۔

For more visit (exponovels.com)

رافع نے جب سے ٹانگر سے بات کی تھی تب سے وہ بہت خوش بھی تھا اور خفیف بھی وہ جب اسکے سامنے جائے گا تو وہ اسکا کیا حال کریگا یہ سوچ اسے خفیف سا کر دیتی جبکہ دوسری طرف خوشی اس بات پر ہوتی کہ اب وہ آگیا ہے اور جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اب جو بھی ہوگا اسکے اڈرز کے مطابق ہوگا اسی لئے وہ کافی مطمئن تھا اسنے ابتک کی ساری انفارمیشن اسے سینڈ کر دی تھیں۔۔وہ ابھی تک ویلا ہی تھا۔۔ابھی رات تھی تو اسنے آفس جانا مناسب نہیں سمجھا اسی لئے ویلا میں ہی بیٹھے سب کام کرنے لگا۔۔

---

انا جاؤ یہ کافی رافع کے روم میں دے او۔۔ سونیا۔کوفی کا مگ پکڑے اسے بولی ۔۔کیونکہ شازیہ کو اسنے کسی اور کام۔میں لگایا ہوا تھا تو اسی لئے خود دینے کے لئے جارہی تھی کہ سامنے انا کو دیکھ کر اسے اوپر رافع کے روم میں دینے کے لئے بھیجا۔۔

پر دی مجھے اس کھڑوس کے روم میں نہیں جانا۔۔انا برے سے منہ بناتے ضدی بچے کی طرح بولی۔۔انا یہ پکڑو اور جاؤ میرے پاس بہت سے کام ہیں کرنے کو تمہارے کیوٹ سے پاوٹ میں بعد میں دیکھ کر بتاونگی کے کیسے لگتے ہیں۔۔انا اسے ٹرے تھماتے بولی ۔۔جسے اسنے بے دلی سے پکڑ لیا۔۔

پر دی اگر کچھ دیر میں میں اس کمرے۔ سے واپس نہ آئی۔ تو سمجھ جانا۔ کے ہونے والے دیور جی نے مجھے۔ قتل کر دیا ہے۔۔انا اپنی ہی رو میں بولے چلی جا رہی تھی لیکن

جلد ہی اپنی۔ غلطی کا احساس ہوا کہ وہ۔ کچھ غلط بول گئی ہے ۔۔غلط تو نہیں تھا لیکن سونیا کو وہ جب اس طرح سے حوالے دیتی رشتوں کے تو اسے ڈانٹ پڑتی کہ جتنی ہو اتنی ہی بات کیا کرو ۔۔

اوپس سوری دی میں۔۔میں ابھی دے کر ائی۔۔انا جلدی سے اوپر کی جانب بھاگی ۔۔لیکن کوفی نیچے گرنے لگی تو آرام سے چلنے لگی۔۔اور سونیا اسکے جانے کے بعد کسی کے خیالوں میں کھو گئی جسنے کافی دنوں سے اپنا دیدار نہیں کروایا تھا۔۔

---

نین کو کام کرتے عصر ،مغرب، عشا کی نماز کا بھی پتہ نہیں چلا تھا۔جبکہ ٹائگر خود روم میں تھا ہی نہیں وہ اسے کام دے کر ناجانے خود کہاں غائب ہوگیا تھا۔۔نین کو احساس ہی نہیں ہوا وہ گیا تھا اور کب آکر اسکے ساتھ بیٹھ کر سکرین کو دیکھنے لگا اور اسے اسکا کام پسند آیا تبھی تو سیفی نظروں سے اسے دیکھتے سراہنے لگا۔۔جبکہ منہ سے کچھ نہیں بولا۔۔نین اسکی ساری انفارمیشن ڈھونڈ ہی نہیں بلکہ بہت اچھے طریقے سے نکال رہی تھی اسنے اسکے اب تک کے سارے ریکارڈز کے الگ الگ پورشن بنا کر ان میں ڈیٹیلز سیو کی تھی تاکہ دیکھنے میں دقت نہ اور جب بھی ضرورت پڑے تو وہ دیکھتے ہی ساری کہانی سمجھ جائیں۔۔ساتھ ہی وہ ایک سوفٹویئر بنا رہی تھی جس سے وہ اسکی باقی انفارمیشن نکال سکتے تھے جو وہ ایسے نہیں نکال سکتے ۔۔وہ بہت اچھی ہیکر تھی یہ اسے پتہ تھا لیکن اتنا زبردست اسکا لکھا ہوا کوڈ دیکھ کر وہ خوش ہوا۔۔ لیکن اچانک ہی نین کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہنے کی آواز بر آمد ہونے لگی۔۔ ٹائگر پریشانی سے اسے دیکھنے لگا ۔۔واٹس ہیپننگ ۔۔وہ اسے کندھے سے تھامے پوچھ رہا تھا۔۔نین اپنا ہاتھ ریڑ کی ہڈی پر لے جا کر رکھتی

ہوئی اب زور زور سے کراہنے لگی۔۔اور آنکھوں سے بل بل پانی بہنے لگا جو اسکی تکلیف کا اظہار بہت کھل کر کر رہے تھے۔۔نین کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو اور ایسے درد سے کیوں کراہ رہی ہو ٹیل میں۔۔کہاں درد ہے تمہیں ۔۔وہ متفکر سا پوچھ رہا تھا اس وقت اگر وہ خود کو نوٹ کرتا تو یقین نہیں کرتا کہ وہ فکر کر رہا ہے اسکی۔۔اسے اسکی آنکھ میں آنسو چبتے ہوئے محسوس ہونے لگے اس احساس کو وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔مجھے۔مجھے۔۔بہت درد ہورہا ہے عالم ۔میری کمر اہ۔۔اہ۔۔نین اب دبی دبی چیخ رہی تھی۔۔عالم اپنے ہاتھ سے اسکی کمر سہلانے لگا ۔۔نین اسکی گردن میں بازو حائل کرتی اسکی شرٹ کو دانتوں میں دبائے درد برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو لگاتار اتنے گھنٹے بیٹھے رہنے سے اسے ہو رہا تھا۔۔عالم اسے اپنی باہوں میں بھرتا بیڈ پر لے آیا اور اسے لیٹاتے اسکی شرٹ کمر سے ہٹا کر مساج کرنے لگا۔۔جس سے نین کو کافی سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔اگر کوئی اور موقع ہوتا تو نین شرم سے ڈوب مرتی اپنی کنڈیشن پر ٹانگر کے سامنے ۔۔لیکن اب تو اسے صرف درد اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے تھا جس سے وہ اپنی حالت سے بے خبر بس اس

درد کو خود سے دور بھگانا چاہتی تھی جو جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا--اہ --اہ--وہ ہلکی آواز میں کراہتے آنکھیں بند کئے پلو میں منہ دیئے درد کو خود سے دور جاتا محسوس کرنے لگی--کافی دیر ٹانگر اسکی مساج کرتا رہا--جب نین کی کراہنے کی آواز بند ہوگئی تو اسنے چھوڑ دیا اور اسکی شرٹ واپس سے درست کر دی اور نین کو دیکھا جو آنکھیں موندے ہوئے تھی --نین۔اٹھو--پہلے کچھ کھا کر میڈیسن لے لو پھر سو جانا--تم نے میرے جانے کے بعد شائد کچھ نہیں کھایا اور کام میں اس۔ قدر منہمک رہی کہ اپنا ہوش ہی نہیں رہا--حد ہے اب دیکھو کیا حالت ہوگئی ہے تمہاری--وہ جو اسے کب سے سنائی جارہا تھا آگے سے کوئی رسپانس نہ پاکر وہ اسے ہلانے لگا--لیکن وہ سو چکی تھی ٹانگر کا دل کیا اسے اٹھا دے لیکن وہ سوتے ہوئے اتنی معصوم اورپیاری لگ رہی تھی کہ۔ وہ اسے چھیرے بنا اسپر نرم کمفرٹ کرتا لائٹ اوفف کر کے فریش ہونے واشروم چلا گیا --

---

---

اب وہ ٹرے پکڑے اس کمرے کے باہر کھڑی تھی جہاں وہ ہینڈسم جنوں کا سردار رہتا تھا بقول انا کے ۔۔کیا کروں اب کچھ سوچ انا ۔۔ ڈرتے ہوئے دروازہ نوک کیا۔۔پر جواب ندار۔۔لگتا ہے۔ واشروم میں ہونگے یا پھر روم میں ہی نہ ہوں یہ اچھا موقع ہے رکھ کر اجاوں گی۔وہ سوچتے ہوئے دروازہ کھول کر اندر آگئی تھی ۔۔اور خیال درست نکلا تھا۔ موصوف۔ کمرے میں نہیں تھے ۔

کمرہ اسکی نفیس۔ طبیعت کا۔ منہ۔ بولتا۔ ثبوت تھا ۔ سامنے۔ جہازی سائز بیڈ تھا۔ جسکی۔ بیک پر۔ رافع۔ شاہ نواز۔ کی انلارج فوٹو لگی تھی ۔بلیو۔ جینز پر۔ گرے۔ شرٹ۔ پہنے۔ ایک

ہاتھ۔ سے گھنے بالوں۔ میں ہاتھ۔ پھیرتا دوسرا ہاتھ۔ جینز کی۔ جیب میں ڈالے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ لئے وہ بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔

کاش شکل کے ساتھ ساتھ۔ زبان سے بھی گلاب کے پھول برستے میرے لئے ۔۔وہ حسرت سے بولی ۔۔نیوی۔ بلیو ہی پردے تھے کمرے۔ میں بیڈ کے ایک طرف ڈبل صوفہ تھا اور۔ ساتھ ہی بالکونی تھی جہاں خوبصورت گملے۔ پڑے تھے۔ اور ایک چھوٹی سی میز کے گرد تین چیئرز۔۔ ایک طرف۔ جھولا بھی رکھا ہوا تھا۔۔بلکونی۔ کے ساتھ ہی راکنگ چیئر پڑی تھی دیوار پر دو تین دلکش۔ پینٹنگ لگیں تھیں جبکہ بیڈ کی دوسری طرف ڈریسنگ روم تھا۔ ساتھ واشروم جہاں سے پانی گرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔یہ روم سونیا نے اسکے لئے۔ سیٹ کروایا تھا جب سے ٹائگر کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا تب سے رافع اور دایان یہیں رہتے تھے لیکن دایان کافی دنوں سے آیا نہیں تھا کیونکہ وہ آفس میں ہی

رہتا تھا کچھ مسلہ ہوگیا تھا جسکی وجہ سے ایک کو وہاں پر ہی رہنا تھا اور ایک کو ویلا میں تبھی رافع ویلا میں تھا۔۔

جلدی سے۔ چائے ٹیبل پر۔ رکھ۔ کر انا بھاگی۔ جونہی اسنے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ۔۔رافع کی غصیلی آواز۔ نے اسکے قدم وہیں روک لئے۔۔اف انا کی بچی کیا ضرورت تھی تجھے دروازہ بند کرنے کی اب کھلا ہوتا تو بھاگ جاتی نہ ۔۔اسکی آواز پر وہ خود کو کوسنے لگی ۔۔

کیا کر رہی تھیں یہاں پر۔۔

رافع نے تولیے۔ سے بال۔ رگڑتے۔ ہوئے۔ اسے پوچھا ۔۔

جو بیبی پنک اور ہاف وائٹ ڈریس پہنے۔ چہرے پر گھبراہٹ لئے بس بھاگنے ہی والی تھی۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے مڑی۔۔

پر میں ڈر کیوں رہی ہوں ۔۔میں نے کونسا چوڑی کی ہے میں تو کوفی دینے آئی تھی۔۔انا خود کو حوصلہ دیتی بولی۔۔

میں تو بلکل نہیں ڈرتی ۔اس کھڑوس سے ہاں بلکل نہیں ۔وہ دلاسہ دے رہی تھی۔۔

وہ دی نے۔ آپ۔ کے لئے۔ کوفی بھیجی تھی بس وہ ہی دینے آئی تھی آپ کے روم میں۔۔

ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے۔ انا نے۔ رافع۔ کو دیکھ کر مظبوط لہجے میں کہا۔۔جو بلیک شرٹ اور بلیک ہی جینز پہنے بالوں کو تولیے سے رگڑتے اپنی سحر۔ زدہ۔ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔اووہ اچھا ۔۔پر ۔۔اپ کے کمرے میں کیوں کہا انا۔۔۔

میرا روم تمہارا ہی تو ہے۔۔

مسسز رافع نواز شاہ۔۔

تو پلیز تھوڑی دیر رکو نہ ۔۔

ہمارے روم میں۔۔تھوڑا ٹائم سپینٹ کر لیتے ہیں ۔۔وہ کیا ہے نہ باہر تو تم ہاتھ نہیں اتی۔۔۔۔بڑی۔ دلکش۔ اور گھمبیر آواز میں بہت ہی مان سے کہا گیا ۔۔

اور ادھر ہماری انا کے تو ہوش ہی اڑ چکے تھے۔۔۔اس طرز تخاطب سے جو وہ خود خیالوں میں بھی کبھی نہیں خود سے کہہ سکی تھی کہ وہ اسکی امانت ہے۔۔ہاں وہ اسکی بیوی تھی۔۔لیکن جن حالات میں انکا نکاح ہوا تھا وہ سب تو اسے لگا کہ رافع اسے شاید ڈائورس دے دیگا کبھی ۔۔اور شاید ٹائگر بھی یہی چاہے۔۔اس لئے وہ تو کبھی خود کو اسکے ساتھ جوڑ

بھی نہ پائی اپنے خیالات میں کہ بعد میں اسے دکھ ہوگا اور وہ ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔۔سب اسے جھلی اور بیوقوف سمجھتے تھے کیونکہ وہ اپنا بچپنا اتنی جلدی نہیں چھوڑ سکتی تھی اور بس پھر سب ہی تنگ کرنے کو کہہ دیتے اگر کوئی اسوقت اسکی یہ باتیں سن لیتا تو بے ہوش ہی ہوجاتا۔۔

یہ رافع کو کیا ہوگیا تھا۔۔۔۔دل تیز تیز۔ دھڑکنے لگا۔۔ ٹانگے۔ کانپنے لگیں۔۔اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔اور ادھر رافع تولیہ بیڈ پر اچھال۔ کر لمحہ با لمحہ قریب آرہا تھا۔۔

انا کی تو سیٹی گم ہوگئی والی کنڈیشن ہوگئی تھی۔۔

اتنی ہمت ہی نہ رہی تھی کہ۔ دروازہ کھول کر۔ ہی بھاگ جائے۔۔

کاش۔ وہ ابھی ایک روح۔ ہی ہوتی۔ تو اس۔ کو سبق سیکھا کر فٹ سے غائب۔ ہوجاتی۔

پر مسلہ یہ تھا کہ وہ جیتی جاگتی انسان تھی۔۔

اور اب رافع اسکے اتنا قریب۔ آگیا تھا کہ۔ انکے درمیان۔ بس ایک قدم کا فاصلہ ہی رہ گیا تھا۔۔

سنا ہے کافی شکایات۔ ہیں آپ۔ کو مجھ سے ۔۔

سوچا کیوں نہ انہیں دور کر لیا جائے۔۔بڑے ہی دلنشین لہجے میں کہا گیا۔۔

افففففف

یہ علینہ کی بچی۔ کاش اس وقت اسکی گردن۔ میرے ہاتھوں ہوتی۔اسنے اسے کہا تھا کہ وہ لے جائے کوفی رافع کے روم میں لیکن اسنے اسے ہری جھنڈی دیکھا کر چلتا کر دیا تھا۔۔اور اب وہ یہاں پھنس کر رہ گئی تھی۔۔خیر۔ بچے گی تو وہ اب بھی نہیں۔۔وہ دانت پیس کر رہ گئی۔

پھر رافع کو دیکھا۔ جو آنکھوں میں۔ محبت۔ کا اک جہاں لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

گھبرا کر نظریں۔ پھیریں۔۔یہ دانت کیوں پیسے جارہی ہیں ۔۔اتنی شکائتیں ہیں کہ۔ سالم ہمیں نگلنا۔ چاہتی ہیں۔۔ہمم۔۔رافع اسکی حرکت نوٹ کر رہا تھا تو یہ کیسے چھپی رہ سکتی تھی اور انا کو اسکی چیل جیسی نگاہ پر اس وقت لانت بھیجنے۔ کا دل کر رہا تھا جسنے اسے اور پھنسا دیا تھا۔۔

ویل تم نے بتایا ہی نہیں کہ تمہیں کیا شکائتیں ہیں مجھ سے۔۔دوبارہ پوچھا گیا۔۔

گھبراؤ مت اناگڈ تم بریوو ہو۔ ۔۔کر سکتی ہو۔۔وہ۔ خود کو تسلی دینے لگی۔۔جیسے کوئی۔ قلعہ۔ فتح کرنے جانا ہو۔۔

ہاں تو سامنے اتنا بڑا۔ قلعہ ہی تو تھا جو اسنے فتح کرنا تھا۔۔اور خود کو ایک کھڑوچ بھی آنے دیئے بغیر باہر نکلنا تھا۔۔

آپ کو کسی نے ضرور۔ غلط انفارمیشن دی ہے۔ مجھے۔ کیوں آپ سے۔ شکایات ہونے لگی۔۔ اپنی طرف۔ سے مکمل اعتماد سے کہا ۔

اووو سریسلی ۔۔۔ائی برو اٹھا کر کہا گیا۔۔

مطلب تمہیں مجھ سے۔ یعنی۔ رافع۔نواز شاہ سے کوئی شکایت نہیں لہجے میں بے یقینی سموئے ۔۔افففف۔۔۔کاش انا۔ تو ابھی اک سول بن جا اور بتا۔ اس۔ سڑیل کو کہ تم

سے شکایت نہیں ۔۔شکایتوں کا جہاں آباد ہے۔۔۔۔کا ششششش۔۔میں ایک سول ہوتی۔۔انا کی معصوم خواہشوں میں اک اور اضافہ ہوا تھا۔۔

انا میں جانتا ہوں۔کہ میں بہت۔ ہینڈسم ہوں۔پر تمہارا ہوں۔۔ پلیز مجھے ان قاتل نگاہوں سے ایسے۔ نہ دیکھو۔ ورنہ۔۔

انا جو بے دیھانی۔ میں اسے گھور رہی تھی۔ سٹپٹائی۔۔پر اب وہ اسکی شرارتی لٹ کو پکڑ چکا تھا جو اسکے چہرے کا طواف کرنے میں لگی ہوئی تھی اور چہرے کا طواف۔ تو۔ صرف رافع ہی اسکا کر سکتا تھا کیونکہ یہ صرف اسکا حق تھا۔۔کسی نے اسکے حق تلفی کی تو وہ اسے جان سے مار دے گا پھر چاہے یہ بال ہی کیوں نہ ہو۔۔انا کی تو حالت غیر ہونے لگی۔۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ۔ مستقبل کی کچھ باتیں ہی۔ نہ ہو جائیں اب تو ظاہر ہے آپ کو مجھ سے شکایات بھی نہیں تو میں نہیں۔ چاہتا بعد میں ہوں ۔۔کافی گھمبیر آواز میں اسکی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا گیا تھا۔۔اور ادھر انا اگر ایک منٹ اور ادھر کھڑی رہتی تو لازماً رافع کے قدموں میں ڈھیر۔ ہو جانا تھا۔۔

رافع مجھے جانے دیں پلیز۔۔

بوکھلا کر کہا گیا۔۔

پر میں نے تو تمہیں نہ پکڑا ہوا ہے اور نہ ہی زبردستی روکا ہوا ہے۔۔کافی حیرانی سے کہا گیا۔۔بس اک چھوٹی سی۔ وش کی تھی کہ تھوڑی دیر رک جاو۔۔اور تم اتنی فرمانبردار بیوی ہو کہ فوراً رک گئی۔۔

رئیلی انا۔۔

آئے ایم ویری امپریسڈ مجھے بہت خوشی ہورہی ہے یہ جان کر کہ تم مستقبل میں اک۔ فرمانبردار بیوی ثابت ہونے والی ہو۔۔

اور ہاں مستقبل سے یاد آیا ابھی تو ہم نے۔ مستقبل کے پلانز بھی کرنے ہیں۔۔

آنکھوں میں مسکراہٹ اور لہجے میں مکمل سنجیدگی لیے رافع نے اسے تپانے میں کوئی کثر نہیں۔ چھوڑی تھی۔۔

ادھر انا ہونق بنی۔ منہ حیرت سے کھلا چھوڑے رافع کو دیکھ رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد۔ حیرت کی جگہ۔ غصے نے لے لی۔۔

کہاں کی شرم۔۔کہاں کی گھبراہٹ ۔۔کہاں کا ڈر ۔۔سب ہوا ہو چکے تھے۔۔اب وہ سرخ چہرہ لیے اسے دیکھ نہیں گھور رہی تھی ۔۔

آپ نہایت ہی فضول انسان ہیں رافع نواز شاہ۔۔

غصیلی آواز میں کہہ کر۔ وہ فوراً واک۔آوٹ کر گئی تھی۔۔

جبکہ رافع کا ایک چھت پھاڑ قہقہ کمرے میں گونجا۔۔

---

For more visit (exponovels.com)

نین کی جب آنکھ کھلی تو اسکا سر بہت بری دکھ رہا تھا بھوک بھی لگ رہی تھی شائد اسی لئے سر درد ہو رہا تھا --وہ اٹھنے لگی جب بازو پر نظر اوپر گئی جہاں بلڈ ڈرپ لگی ہوئی تھی جو ابھی بھی تھوڑی سی رہتی تھی--وہ حیران ہوئی تو کیا عالم نے ایک اور بلڈ بوتل مجھے دی --افففف اس طرح تو انہیں ویک نیس ہوگی اور انہوں نے تو اس پاشہ کو بھی درد ناک موت دینی ہے کیسے کریں گے پھر وہ--وہ پریشانی سے خود سے بولی--پاشہ کے زکر پر تو اسکا منہ بھی کڑوا ہوگیا کل ڈیٹیلز نکالتے وقت اسے جو جو پتہ چلا تھا اسے بہت خوشی ہورہی تھی کہ عالم ایک بے گناہ کو نہیں بلکہ مجرم کو سزا دینے کا ارادہ رکھتا ہے --اسکا مطلب اسکے دل میں بھی دوسروں کے لئے احساس ہے لیکن وہ شو نہیں ہونے دیتا اور خود کو ایسے پریٹینڈ کرتا ہے جیسے وہ بہت ہی برا شخص ہے اس دنیا میں--نین سوچتی مسکرائی--

یہاں میری جان سولی پر لٹکا کر تم خود مسکرا رہی ہو بیبی یہ تو اچھی بات نہیں۔۔عالم جو ابھی روم میں آیا تھا نین کو مسکراتا دیکھ بولا نین تو اسے اچانک سامنے دیکھ کر سٹپٹا گئی۔۔

آں نہیں وہ تو میں ۔۔اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔

ہمم عالم کاؤنٹر پر کھانہ آڈر کرتا اسکے پاس آگیا جو اسنے آڈر دیا تھا اگر نین کو وہ سب کھانہ تھا تو اسے نہیں کھانہ ۔نین نے برا سا منہ بنایا۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔عالم اسکے گھورنے پر آئی برو اچکائے بولا۔۔

کیونکہ آپ نے یہ سب کیا اڈر کیا جبکہ مجھے بہت زوروں کی بھوک لگی اور یہ گھاس بوس مجھ سے نہیں کھایا جائے گا پلیز کچھ اور آڈر کریں نہ--وہ منت کرتے بولی--

مائی پرنسس تمہیں انرجی کی ضرورت ہے ناکہ ویک نیس کی جو اوٹ پٹانگ تمہیں میں کھانے دونگا-- سمجھی--عالم سختی لیے بولا تو نین کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے--اب اسمیں رونے والی کیا بات ہے نین --میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے--اور تم ایسے ہی بے ہوش ہوتی رہیں تو پاشہ مرنے سے رہا--عالم اب کی بار زرہ غصے میں بولا--نین پاشہ کے زکر پر اپنے آنسو اندر کر گئی--وہ صحیح کہہ رہا تھا--اسے ہیلدی فوڈ کھانہ ہوگا تاکہ وہ جلدی سے ٹھیک ہوجائے--اور اسکی کام۔میں مدد کرے ناکہ اسپر بوجھ بنے--

ایم سوری اب ایسا نہیں ہوگا جو آپ کہیں گے چاہے پسند ہو یا نہ ہو پر میں کھاونگی۔۔اور وہ پاشہ بھی اپنے وقت میں ہی مرے گا آپکے ہاتھوں آپ غصہ نہ ہوں پلیز۔۔نین پیار سے معزرت کرتے بولی ۔۔

عالم آپکو پتہ ہے۔۔عالم۔نہیں ٹائگر کہو۔۔عالم۔نے تیعش میں کہا۔۔نو جی۔۔میرا نکاح ٹائگر سے نہیں عالم سلطان شاہ سے ہوا ہے ۔۔اور میں اپنے ہسبینڈ کو انہی کے اصلی نام سے پکارو گی۔۔یہ ٹائگر آپ باقیوں کے لئے ہونگے میرے لئے تو آپ صرف میرے عالم ہیں۔۔نین پہلے اسی کی طرح بولی جبکہ آخر میں اسکا لہجہ محبت سے لبریز تھا۔۔

ٹائگر کو تو برداشت کرنے کی سکت تم میں ہے نہیں تو عالم سلطان شاہ کو کیسے کر پاؤ گی۔۔وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسپر جھکتے بولا۔۔نین کی سانسیں بے ترتیب

ہوئیں۔۔وہ آنکھیں میچ گئی۔۔میرے لئے عالم ٹائگر سے اچھا ہے میں کر لونگی برداشت آپ فکر نہ کریں۔۔نین آنکھیں بند کئے ہی بولی اسکی نظروں کا سامنا وہ بھی اتنے قریب سے وہ نہیں کر سکتی تھی۔۔

ٹائگر اس سے پہلے کچھ کہتا آڈر آگیا تو وہ اسے چھوڑتا آڈر لینے چلا گیا۔۔نین کی سانس میں سانس ائی۔۔

عالم اسکے لئے بریک فاسٹ لیے بیڈ پر آگیا۔۔نین آرام سے بیڈ کرون سے ٹیک لگا کر کھانے لگی۔۔جبکہ ٹائگر ڈرپ ہٹا کر سائڈ پر رکھتے واشروم میں چلا گیا۔۔

نین اب سکون سے کھانے لگی۔۔لیکن یہ سچ تھا اسے یہ سب پسند نہیں تھا لیکن مجبوراً کھانا پڑ رہا تھا۔۔

کھا کر اسے ہوش آیا کہ وہ کل سے کتنی نمازیں قضا کر چکی ہے ۔۔اسے رونا آنے لگا۔۔افف یہ مجھ سے کیا ہوگیا اللہ جی پلیز مجھے معاف کر دیں۔وہ روتے ہوئے بولتی بیڈ سے اٹھ کر اپنے کپڑے لیتی واشروم میں چلی گئی۔۔

فریش ہو کر آتے وہ نماز پڑھنے لگی۔۔اور ٹانگر اپنا سارا سامان پیک کرنے لگا۔۔کیونکہ نین کے نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے نکلنا تھا۔۔

---

نین نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو اسے بی جان کی یاد شدت سے ستانے لگی۔۔پتہ نہیں وہ کیسے کریں گی اکیلے اتنا سب کچھ۔۔انکا چیک اپ،انکی میڈیسنز،انکے کھانے پینے کا انتظام وہ یہ سب کیسے کریں گی۔ابھی تو یہ سب کرنے کی انکی عمر نہیں ۔۔عالم سے کیسے کہوں ۔۔وہ غصہ کریں گے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے یہ سب مینج کرنے کے لئے ۔بلاں بلاں۔۔وہ جائے نماز ٹیبل پر رکھتے خود سے بولے جارہی تھی لیکن دل بہت اداس تھا جو چہرہ بھی واضح کر رہا تھا ۔۔کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے تمہیں ۔۔ٹائگر کے پوچھنے پر وہ صرف اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔بولوں یا نہ بولوں۔۔افف کتنا مشکل ہے یہ سب۔۔

وہ --وہ میں یہ کہہ رہی تھی کہ --بی جان پتہ نہیں کیسی ہونگی--نین کچھ توقف کے بعد بول پڑی جس پر ٹائگر نے صرف ایک پل دیکھا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہوگیا--جلدی سے ریڈی ہو جاو ہمیں نکلنا ہے--

لیکن کہاں--وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی--تمہیں جاننے کی ضرورت نہیں --جو کہا ہے صرف وہی کرو--وہ کرختگی سے بولا--

نین ڈوبتے دل کے ساتھ اپنا سامان پیک کرنے لگی--

تھوڑی دیر میں وہ بلکل ریڈی تھے جانے کے لیے --ٹائگر اپنا اور اسکا بیگ پکڑے باہر نکل گیا نین بھی اسکے پیچھے ہو لی--

For more visit (exponovels.com)

وہ لوگ گاڑی میں آکر میں بیٹھے اور سوار ہوگئے۔۔

نین باہر نظر ڈالتی حیران ہوئی وہ تو بی جان کے گھر کا رستہ تھا تو کیا وہ اسے ان سے ملانے جارہا تھا۔وہ خوشی سے اسے دیکھنے لگی تھوڑی ہی دیر میں وہ گھر کے سامنے تھے۔۔پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس جا کر مل لو تب تک میں کسی کام سے جارہا ہوں ۔۔ہھر تمہیں پک کر لونگا ۔۔وہ سنجیدگی سے کہتا اسے بہت کچھ سمجھا گیا نین صرف سر ہلا کر گاڑی سے باہر نکل گئی۔۔

---

بی جان جو صحن میں چارپائی پر بیٹھی تھیں۔۔سامنے سے نین کو آتے دیکھ خوشی سے پھولے نہیں سمائی تھی ۔۔

میری دھی آگئی تو اپنی بی جان سے ملنے آہ جا ۔۔وہ بازو واہ کرتی پیار سے بولی تو نین نے دو دن سے انہیں نہیں دیکھا تھا تو بہت یاد آئی تھی اب سامنے دیکھ بھاگ کر انکے گلے لگی۔۔

اوہ بی جان آپ کیسی ہیں۔۔اپ کو پتہ ہے میں نے اپنا بہت مس کیا ان دو دنوں میں شکر ہے عالم مجھے خود ہی آپسے ملانے لے ائے۔۔وہ خوشی سے بولی۔۔شکر ہے تجھے دیکھا بہت خوشی ہو رہی ہے صوفیا پتر جلدی کوئی جوس بنا کر لے ا میری بیٹی آئی ہے۔۔ مجھ سے ملنے۔۔بی جان یہ آپ کس کو آڈر دے رہی ہیں ۔۔نین انہیں حیرانگی سے بولی۔۔عالم

بہت ہی نیک دل ہے تجھے پتہ ہے تم لوگوں کے جانے کے بعد ہی عالم نے ایک لڑکی کو بھیجا جو اب میرے ساتھ ہی ہر وقت رہے گی میری دیکھ بھال کرنے کے لئے --ساتے گھر کے کام کھانہ بنانا ،مجھے دوائیں دینا یہی اب کرتی ہے--بی جان کی بات سن کر نین کے دل میں عالم کے لئے محبت اور بڑھ گئی--یہ تو بہت اچھی بات ہے --انہوں نے مجھے نہیں بتایا تھا تبھی آپکی فکر ہورہی تھی --

اتنے میں وہ لڑکی ٹرے میں جوس کا گلاس لیئے نین کے پاس آئی تو نین اسے غور سے دیکھتے گلاس تھام گئی--وہ لڑکی گندمی رنگت کی حامل تھی--چہرے کے نقوش بھی پیارے تھے --اسکے سلام کرنے پر نین نے خوشی سے جواب دیا-- میم کیا آپ کچھ اور لینا پسند کریں گی--وہ مؤدب انداز میں سر جھکائے بولی تو نین نے منع کر دیا کہ کچھ نہیں چاہیئے تو وہ اندر چلی گئی--

--کیا بات ہے پتر تو اتنی نڈھال سی کیوں لگ رہی ہے---تو خوش تو ہے نہ عالم کے ساتھ کہیں اسنے کچھ برا تو کیا نہیں تیرے ساتھ--وہ اسکے چہرے کو دیکھتی بولی جہاں کافی بیمار ہونے کے اثر نمایاں تھے--اہ نہیں بی جی ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہی ہیں --وہ تو بہت اچھے ہیں--میری بہت کیئرنگ کرتے ہیں-- مجھ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں --اپ کو ایسے ہی لگ رہا ہوگا وہ دراصل کل زیادہ دیر سوتی رہی تو کچھ کھایا نہیں تھا اسی لئے جب اٹھی تو بھوک سے سر میں درد ہونے لگی وہ کافی دیر تک لگی رہی میری جان ہی نہیں چھوڑ رہی تھی --عالم نے تو کچھ نہیں کیا الٹا انہوں نے میرا بہت زیادہ خیال رکھا --وہ دنیا والوں کے لئے جیسے بھی ہوں بی جان پر میرے لئے وہ بہت اچھے ہیں --دنیا والے کچھ بھی انہیں کہہ لیں پر میں جانتی ہوں انکا دل کتنا اچھا ہے --وہ چاہے دوسروں کو برا بن کر خود کو دیکھاتے ہیں لیکن اصل میں وہ بہت اچھے ہیں بہت نرم دل--جسے کوئی نہیں دیکھ سکتا پر میں نے دیکھا ہے--نین بولنا شروع

ہوئی تو بولتی چلی گئی اور بی جان کو اسکی باتوں سے تسلی ہوئی--اہاں اتنی تعریفیں --عالم نے تجھے دو راتوں میں اپنا گرویدہ بنا دیا ہے--اب مجھے جلدی سے خوشخبری سنانی ہے تم نے سمجھی--اوہ بی جان کب کی اتنی دیر سے خوشخبریاں ہی تو سنائے جارہی تھی پھر کونسی خوشخبری کی بات کر رہی ہیں آپ --نین نا سمجھی سے بولی جبکہ یہ جانے بنا کوئی اور بھی کب سے دروازے پر کھڑا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا بی جان کی بات پر تو اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی--

میری جھلی دھی--یہ خوشخبری تو شادی کے شروع کے دنوں میں ملتی ہے تبھی تو آگے کی خوشخبری ملتی ہے ---وہ اسکے سر پر چپت لگاتے بولی--ارے پر کون سی خوشخبری مجھے نہیں سمجھ آرہی بی جان--

ہک ہاہ میری معصوم دھی میں تیری ماں بننے کی بات کر رہی ہوں۔ابھی عالم کا تیرا خیال رکھنا ہی تو تجھے اسکے بچے کی خوشخبری سنانے کا موقع دے گا نہ ۔

ہاں ہاں اچھا اچھا ٹھی۔۔وہ جو انکی بات پر ۔سر ہلائے بولی جارہی تھی انکی بات سمجھتے ہی سرخ گلاب ہوتی اپنا منہ چھپا گئی۔۔ارے بی جان آپ توبہت ہی بے شرم ہیں مجھے نہیں۔کرنی کوئی بات آپسے میں اندر جارہی ہوں چائے بنانے۔۔نین چائے کے بہانے سے اندر کی جانب بھاگی ۔۔جبکہ پیچھے بی جان ہنستے ہوئے عالم کو دیکھنے لگی جو اب اندر آرہا تھا ۔۔بہت ہی شرمیلی ہے میری دانی۔۔دیکھ تو ماں بننے کی سنتے ہی اندر بھاگ گئی ۔۔وہ عالم کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے مسکراتے بولیں۔۔جبکہ عالم خود نین کی حرکتوں پر اسے ہی سوچ رہا تھا۔۔

ہمم ٹھیک کہا اپنے شرمیلی تو بہت ہے۔۔اور سنائیں آپ کیسی ہیں۔۔عالم بات بدلتے ہوئے بولا۔۔

میں تو ٹھیک ہوں پتر تیری مہربانی سے تو بہتر ہوگئی ہوں کہ تو دانی کو مجھ سے ملانے لے ایا۔۔وہ ممنوں لہجے میں بولی۔۔

جی وہ تو لانا ہی تھا آخر ابھی ہم جانے والے ہیں تھوڑی ہی دیر میں نکلنا ہے تو میں نے سوچا جاتے جاتے آپ سے ملتے جائیں ۔۔عالم مدعے پر آیا تو وہ انکے جانے کا سنتی تھوڑی اداس ہوگئیں۔۔

پتر میری دانی کو ہمیشہ خوش رکھنا وہ بہت معصوم ہے۔۔اسے تو جتنا پیار دے گا وہ تجھ سے اسے بھی زیادہ کریگی۔۔اب تیرے سوا اسکا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔اور تو اسکے اب سارے رشتوں پر بھاری ہے شوہر جب زندگی میں آجاتا ہے تو لڑکی کے لئے سب رشتے پھیکے پڑ جاتے ہیں اسکے پیار کے اگے۔۔وہ اپنی جان بھی لٹانے کے لئے تیار ہوتی ہے اپنے بندے پر۔۔جب دانی میرے پاس آئی تھی تب وہ بہت نازک حالت میں تھی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اسے زیادہ سے زیادہ وقت دیں اور اکیلا نہ چھوڑیں ورنہ یہ دماغی لحاظ سے خراب ہو سکتی ہے کیونکہ اسکے سر پر بہت گہری چوٹ لگی تھی۔۔بی جان کے بتانے پر عالم نے اپنی ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی ۔۔اسکی نین کے ساتھ ہوا کیا تھا ۔۔یہ سب جس نے بھی کیا تھا اسنے اپنی موت کو دعوت دی تھی ۔۔نین جو چائے پارہی تھی عالم کو دیکھ کر رک گئی۔۔۔۔اپ۔فکر نہ کریں بی جان میں ہوں نہ اسکے ساتھ اسکا خیال رکھنے کے لئے ۔۔اخر کو میری زندگی ہے ،میری ضرورت ہے ،میری ہر جیت کا زریعہ ہے۔نین کو جو لگ رہا تھا کہ وہ غلط سن رہی ہے عالم اسکے

لئے ایسے الفاظ کیسے استعمال کر سکتا ہے۔۔پھر اسکی آخری بات سن کر یقین آیا کہ وہ اسکا عالم۔ہی تھا جو اسکے لئے یہ سب کہہ رہا تھا۔۔وہ اسے اپنے مقصد کے لئے استعمال کر رہا تھا یہ بات اسنے اسے پہلے ہی دن باور کرا دی تھی اسی لئے اب اسے اتنا فرق نہیں پڑتا تھا۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی ایک دن یہی شخص جو اسے آج اپنی جیت کے لئے استعمال کر رہا تھا کہے گا کہ مجھے تم سے عشق ہو چلا ہے۔۔وہ یہ سوچتے ہی شرم سے مسکرا دی ۔۔ٹائگر کی خود پر نظر پڑتے محسوس کی تو مسکراہٹ چھو منتر ہوگئی ۔۔وہ جلدی سے چائے لیئے بی جان کے پاس اگئی۔۔یہ آپکی چائے۔۔ارے پتر عالم کے لئے نہیں لائی چل جاکر بنا لا اسکے لئے بھی ۔۔وہ اسے ایک کپ لاتے دیکھ کر بولی۔۔نہیں بی جان اسکی کوئی ضرورت نہیں میں ویسے بھی چائے نہیں کافی پیتا ہوں لیکن ابھی ہمیں نکلنا ہوگا دیر ہورہی ہے۔۔ارے پہنچ جاؤگے کونسا گاڑیاں بھاگی جارہی ہیں ساری کی ساری ۔۔اور یہ کیا انگریز کی اولاد ہے جو تو چائے چھوڑ کر کافی پیتا ہے ۔۔دانی چائے بنا کر لاتی ہے تو ابھی چائے پیئے گا بات ختم ۔۔نین تو تذبذب کا شکار کے بنا کر لائے یا نہیں

--بی جان کی گھوری پر وہ کچن کی جانب بھاگی--اور جلدی سے اچھی سی چائے بنانے لگی--

بی جان گاڑی تو نہیں ہاں البتہ وقت بھاگا جارہا ہے اور مجھے یہ برداشت نہیں کہ وقت چلا جائے اور کام نہ ہو سکے بلکہ میں وقت سے بھی دو قدم آگے چلنے کا عادی ہوں--رہی بات آپکی چائے پر زبردستی کرنے کی تو پی ہی لیتا ہوں --وہ تحمل سے انہیں جواب دیتا پرسکون کر گیا--یہ توبہت اچھی بات ہے کہ تو وقت کا پابند نہیں بلکہ تونے اپنی ذہانت سے وقت کو اپنی پابندی پر لگایا ہوا ہے --ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں --ماشااللہ میری دانی کو تجھ جیسا ہونہار شوہر ملا--وہ اسے داد دیتی اپنی دانی کے لئے خوشی سے بولی--ٹانگر ہلکا سا مسکرایا--

تھوڑی دیر میں نین چائے کا کپ لئے اسکے پاس ائی۔۔ٹائگر بنا اسے دیکھے کپ لے کر پینے لگا۔۔پہلا سیپ لیتے اسے جو لطف ملا اسے ایسا لگا اسکی تھکان دور ہوگئی ہو۔۔وہ آہستہ آہستہ پورا کپ خالی کر گیا وہ چائے تھی ہی اتنی مزے دار کہ اسے پینے پر مجبور کر گئی۔۔

نین تو حیران ہوتی اسے دیکھ رہی تھی جو کچھ ہی منٹس میں چائے کا کپ خالی کر کے اسے تھما چکا تھا۔۔

چائے بھی پی لی اب تو اجازت دیجیے ۔۔عالم کھڑے ہوتا بولا ۔۔تو نین جلدی سے کپ صوفیا کو تھما کر اسے کافی ساری ہدایت دیتی بی جان سے ملنے لگی۔۔بی جان اسے ڈھیروں دعائیں دیتی ٹائگر سے ملنے لگی۔اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش باش رکھے سلامت رکھے

میرے بچوں۔۔بہت پیارے لگ رہے ہو ساتھ کھڑے ہوکر ماشاءاللہ ۔۔اللہ تم دونوں کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔۔اور اب اگلی بار جب آؤ تو تم دونوں صرف منہ اٹھا کر نہ چلے انا بلکہ اپنے ساتھ نئے مہمان کو بھی لانا۔۔جو تم دونوں جیسا پیارا ہونہار اور محنتی ہو۔۔بی جان دونوں کو دیکھتی زرہ سختی سے بولی نین کا دل کیا زمین میں کوئی جگہ ہوتی تو وہ اندر جا کر چھپ جاتی کم از کم بی جان کی ان باتوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔۔اور کوئی خواہش ہو تو وہ بھی بتا دیں۔

نہیں میرے لئے یہی بہت ہے کہ تم دونوں مکمل ہوجاو صرف ایک دوسرے کے ہوجاو

۔۔

۔ٹائگر کے کہنے پر وہ اسکے کندھے پر ہاتھ پھیرتے بولی جبکہ ٹائگر کی بات پر نین کا سر جو جھکا ہوا تھا وہ مزید جھک گیا۔۔میری دانی پر ہوا تو ہو گئی اولاد ۔۔اور میں نے دیکھ لئے پوتے۔ دو دن شوہر کے ساتھ گزار کر آنے کے بعد بھی یہ حال ہے تو تیرا کچھ نہیں ہو سکتا ۔۔شرم سے ایسے جھکتی جارہی ہے کہ لگتا ہے زمین پھٹی ہوتی تو،تو۔۔ تو اسی میں کود جاتی ۔۔بیٹے جو کرنا ہے اب تو نے ہی کرنا ہے۔۔دانی سے مجھے کوئی امید نہیں ہے اس معاملے میں۔۔بی جان کے یوں کہنے پر نین نے سر اٹھا کر انکی جانب دیکھا کہ کہیں۔ وہ اس سے ناراض تو نہیں ہورہی ۔۔جبکہ ٹائگر نین کی حالت سے محظوظ ہورہا تھا ۔۔جیسا آپکا حکم ۔۔وہ ان سے مل کر باہر چلا گیا ۔۔۔جانتا تھا یہاں رکا تو اسکی شرمیلی نین اپنی بی جان سے بات بھی نہیں کر سکے گی۔۔

بی جان آپ ۔ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں اور کیا ہو گیا اپکو۔۔اپ ۔۔اپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔نین انکے گال پر ہاتھ رکھتی آنکھوں میں آنسو لئے بولی۔۔ارے نہیں میری جھلی دھی میں کیوں ناراض ہونے لگی تجھ سے بھلا تجھ میں تو میری جان بستی ہے۔۔انسو نہ نکال ایسے موقع پر اللہ خیریت سے لے کر۔ جائے تم دونوں کو۔۔خیال رکھنا اپنا اور اپنے بندے کا بھی ۔۔وہ جو دل میں امین کہہ رہی تھی انکے آخری جملے پر شرم سے منہ چھپا گئی۔۔اسکے منہ چھپانے پر بی جان اسے گلے لگاتے باہر لے آئیں جہاں ٹائگر کار میں بیٹھے اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔نین ان سے آخری بار مل کر گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔۔ٹائگر اسکے بیٹھتے ہی گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔

---

اتنا طویل۔ سفر انکا خاموشی میں گزرا تھا۔۔ نین تو سو گئی تھی جبکہ ٹائگر اسے سوتے دیکھ تلملاتے ڈرائیو کر رہا تھا ۔۔ بھلے سے دونوں کے درمیان خاموشی حائل تھی مگر جب وہ جاگ کر ڈرائیو کر رہا تھا تو وہ کیوں سوتی وہ بھی جاگتی رہتی لیکن نہیں وہ تو سو گئی تھی اسپر اسے غصہ آگیا تھا۔۔ لیکن اسے جگا نہیں پایا تھا وہ سوتے ہوئے دنیا جہاں کی معصومیت خود میں سمیٹ چکی تھی جس پر وہ اسے جگانے کا ارادہ ترک کر کے ڈرائونگ کرتا رہا۔۔ لیکن سوات کافی دور تھا تبھی وہ تھک چکا تھا اپنی نتجے کی اسے بہت یاد آرہی تھی ۔۔ جس سے کب سے اسنے نہیں دیکھا تھا۔۔

دو گھنٹے مزید سفر کے بعد وہ آخر پہنچ ہی گئے تھے ۔۔ نین کار جھٹکے سے رکنے کی وجہ سے ہڑبڑا کر اٹھ گئی ۔ موقع کی نزاکت کو ۔ سمجھنے کے لئے اپنے ارد گرد نظر دوڑائی تو وہ منجمد رہ گئی تھی یہ وہی جگہ تھی جہاں وہ اسکی زندگی میں پہلی بار آئی تھی تو اس گھر میں اسنے

اپنے قدم رکھے تھے ۔۔تب بھی وہ اسکی بیوی کی ہی حیثیت سے آئی تھی اور آج بھی لیکن فرق صرف اتنا تھا تب اسے اپنے شوہر کا نام بھی نہیں معلوم تھا اور آج وہ واقف تھی۔۔یہاں اسے احساس ہوگیا تھا کہ ٹائگر کوئی عام انسان نہیں اور نرم دل تو بلکل بھی نہیں۔۔لیکن آج اسے سمجھ آئی تھی کہ وہ کتنا پولائٹ ہے بس دوسروں کو اسکے اچھے دل کی خبر نہ ہو لیکن اسے پتہ چل گیا تھا کہ وہ بہت اچھا ہے۔۔دوسروں کا کتنا خیال رکھنے والا انصاف دلانے والا۔۔وہ یہ سب سوچتے اندر چلی گئی کیونکہ وہ تو کب کا اندر جا چکا تھا بنا اس سے مخاطب کیئے ۔۔

وہ اندر آیا تو جلدی سے فائر پیلیس جلایا تاکہ گھر گرم ہوسکے ۔ باہر تو ٹھنڈ تھی۔۔نین گاڑی سے نکلی تو شدید ٹھنڈ کا احساس ہوا وہاں کافی تیز ہوا چل رہی تھی ۔۔جبکہ رات کافی گہری ہوچکی تھی ۔وہ جلدی سے اندر آگئی۔۔

ٹائگر تو اسے کہیں دیکھائی نہیں دیا اسکا مطلب تھا کہ وہ واشروم میں ہوگا۔۔اسکا شک صحیح ثابت ہوا تھا کیونکہ واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔وہ جلدی سے پورے گھر میں گھومی سب کچھ ویسا ہی تھا جیسے وہ پہلی مرتبہ آئی تھی تو تھا فرق صرف اتنا تھا کہ یہاں اب کوئی گارڈ نہیں تھا۔۔بلکہ کوئی آدمی ٹائگر کو گھر کی کیز دے کر جا چکا تھا۔۔

وہ کچن میں آئی تو فریج کھولا جہاں سب کچھ موجود تھا وہ بھی فریش سا باہر گھر بھی صاف ستھرا تھا کوئی بھوت رہتا ہے کیا یہاں پر جو سب صاف رکھتا ہے اور یہ فریج کو بھی فریش سا ہر چیز سے بھر کر رکھتا ہے۔۔وہ سوچ کر رہ گئی ہاں ہو سکتا ہے جو کیز دے کر گئے یوں وہی یہ سب کرتے ہوں۔۔اسنے اپنے سوال کا خود ہی جواب دے دیا۔۔

اسنے سنیکس نکال کر کھانے چاہے لیکن پھر ٹائگر کے کہے گئے الفاظ یاد ائے۔۔تو ایک دو سبزی نکال کر جلدی سے انہیں چوپ کئے چولہے پر چڑھاتی بنانے کے لئے رکھ چکی تھی ساتھ ہی چکن کا پیکٹ بھی نکالا وہ دوسرے پتیلے میں رکھ کر بنانے لگی۔۔اسنے بلیک پیپر بنایا تھا ساتھ ہی رائس بھی بوئل کئے تھے۔۔گرم گرم کھانے کی خوشبو چھوٹے سے گھر میں پھیل گئی ٹائگر ہاتھ لے کر کچن میں آیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا جو جلدی جلدی میں سب بنا رہی تھی ۔۔وہ کب کا یونہی کھڑا اسے بناتے دیکھ رہا تھا جو بنا ڈوپٹے کے کچن میں کھڑی تھی اسنے اپنا دوپٹہ صوفے پر رکھ دیا تھا بالوں کو جوڑے کی شیپ دے دی تھی پر پھر بھی سلکی بال ہونے کے باعث کچھ لٹیں اسکے گال سے اٹکیلیاں کر رہی تھی جنہیں وہ وقتاً فوقتاً پیچھے کر لیتی۔۔وہ کام میں اس قدر مگن تھی کہ احساس ہی نہیں ہوا کب ٹائگر اسکے پیچھے آکھڑا ہوا تھا۔۔وہ پیچھے ہوئی فلیم سلو کرنے تو کسی سے ٹکر ہوئی وہ اچھلی۔۔مڑ کر دیکھا تو وہ سامنے بازو باندھے کھڑا تھا۔۔اسکی سانس اسے دیکھ کر رک گئی وہ بنا شال کے اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔شرم سے اسکے گال دہکنے لگے۔۔نین اپنے سینے پر

ہاتھ باندھے سر جھکا گئی ۔۔ٹائگر اسکی حالت سے حظ اٹھاتا اسکے قریب ہوا۔۔نین کی تو حالت غیر ہونے لگی اسے اپنے قریب آتا دیکھ ۔۔وہ پیچھے قدم لیتی شیلف سے جا لگی۔۔ٹائگر نے اسکے ارد گرد ہاتھ رکھ کر اسے اپنی قید میں۔ لے لیا تھا ۔۔نین کو اسکے یوں گھیر لینے پر ویلا میں وہ رات یاد آگئی جب ٹائگر نے اسے پہلی بار کس کی تھی۔۔

ٹائگر اسکے چہرے کے قریب ہوتے اسکے لبوں کو اپنی گہری نگاہوں میں لئے ہوئے کسی نشے میں دھت انسان کی طرح دیکھنے لگا۔۔وہ بے قابو ہو رہا تھا اسکے دل نے ان نازک لبوں کو اپنی قید میں لینے کی خواہش کی جسپر وہ عمل کرنے کے لئے ایک ہاتھ اسکی گردن میں ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے اسکے لبوں پر جھکنے لگا۔۔

دایان رافع کی بات سنتا ہکا بقا رہ گیا۔۔اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ٹائگر زندہ ہونے کے باوجود ان سے دو سال دور رہا پر کیوں۔۔اب اسکا جواب تو ٹائگر سے ملنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔۔میں آج ہی نکل جاؤں گا اسکے آدمیوں کو لے کر۔۔تم نے پیچھے یہ سب اکیلے ہینڈل کرنا ہے میرے بھائی ۔۔۔دیھان سے یہ بات کسی کو پتہ نہیں۔ چلنی چاہیئے ۔۔رافع اسے آگاہ کررہا تھا۔۔ ہمم تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔دایان نے ہاں میں ہاں ملائی۔۔اب تم نے سارا اصلحہ جو بیسٹ سے بھی بیسٹ ہے وہ بھیجنا ہے سیدھا برازیل میں۔۔اور ٹائگر کا باقی خفیہ سامان بھی کچھ جو ابھی ضرورت ہے وہ ساتھ ہی لے کر جارہا ہوں ۔۔تم باقی بھیج دینا۔۔وہ اسے سب بتاتے بولا۔۔ٹھیک ہے۔۔تم جاؤ ۔۔پراوئٹ جٹ تیار تھا رافع اندھیری رات میں نکل پڑا۔۔

---

وہ اپنی خواہش پر عمل کرنے ہی والا تھا کہ رنگ کرتے فون نے اسکی اس خواہش کو بیچ میں ہی دبا۔۔وہ اسکی گردن کو آزاد کرتا پیچھے ہوا اور اسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس لیتی آنکھیں بند کئے ،ہاتھ شیلف پر مظبوطی سے رکھے کھڑی تھی ۔۔وہ خود پر جبر کرتا باہر نکل گیا۔۔

نین نے شکر کا سانس لیا اور جلدی سے پتیلی میں چمچ چلانے لگی۔۔

تھوڑی دیر میں کھانہ ریڈی ہوگیا تھا وہ کچن سے باہر آئی جہاں کوئی نہیں تھا وہ جلدی سے آتی اپنی شال لے کر واش روم میں چلی گئی ۔۔فریش ہوکر آئی تو کھانہ لگانے لگی۔۔ٹائگر جو ابھی ابھی باہر سے آیا تھا چئیر کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔نین اسے سرو کرنے لگی۔۔ٹائگر نے

اس مزے دار سی خوشبو کو اپنے اندر اتارا جو ڈش کا ڈھکن ہٹاتے ہی اسکی نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔

ٹائگر آرام سے پہلا لقمہ لیتا اس ذائقہ کو محسوس کرنے لگا جو نین کے ہاتھ میں تھا۔۔اور اب اس کھانے میں بھی شامل ہوچکا تھا۔۔ٹائگر کو مزے سے کھانہ کھاتے دیکھ نین بہت خوش ہوئی اور خود بھی کھانے لگی۔۔بندہ تعریف ہی کر دیتا ہے۔۔نین منہ بناتے سوچ کر رہ گئی بولنے کی ہمت کہاں تھی اسمیں۔۔

کھانہ کھانے کے بعد ٹائگر اٹھ کر لیپ ٹاپ لیتے صوفے پر ٹک گیا۔۔جنکہ نین برتن اٹھاتے کچن میں لے جاکر انہیں واش کرنے لگی۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ آئی تو ٹائگر نے اسے لیپ ٹاپ تھمایا اپنا کام کنٹینیو کرنے کے لئے۔۔نین تو اس عجوبے کو دیکھ کر رہ گئی جو نہ خود سوتا تھا نہ سونے دیتا تھا۔۔وہ جو آرام کرنا چاہ رہی گاڑی میں بیٹھ بیٹھ کر کمر اکڑ گئی تھی پر نہ جی یہاں آرام کرنے کس نے دینا تھا۔۔وہ بھی خاموشی سے لیپ ٹاپ لئے اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔۔اور اس سوفٹویئر کو بنانے لگی جو وہ بنا رہی تھی۔۔۔۔دو گھنٹے اسنے لگا کر وہ سوفٹ ویئر بھی بنا لیا ۔۔لیکن اب اسمیں مزید کام کرنے کی سکت نہیں تھی اسی لئے لیپ ٹاپ اسکے سامنے ہی رکھتی وضو کرنے چلی گئ۔۔وضو کر کے نماز پڑھنے کے بعد بیڈ پر لیٹ گئی۔۔جبکہ ٹائگر نے بھی اب اسے تنگ نہیں کیا کیونکہ بدلہ اسنے لے لیا تھا اسے مزید جگا کر کام۔کروا کر جو وہ راستے میں اسے جگا کر نہیں لے سکا تھا۔۔

اسنے وہ ساری انفارمیشن دیکھی جو رافع سے ابھی ابھی موصول۔ہوئیں تھیں۔۔دونوں میں کوئی فرق نہیں تھا نین نے وہ سب اسے نکال۔کر دے تھیں جو رافع نے اسے بھیجیں تھیں۔۔وہ سچ میں نین کی مہارت کا قائل ہوا ۔۔اسکے لب اسکی ذہانت پر مسکرائے ۔۔

---

وہ اب ساری انفارمیشن نکالتا اپنے پلین کو ترتیب دینے لگا۔۔ساری تیاری اسنے کر لی تھی ۔۔اب اسے سامان کی ضرورت تھی اس مشن کو کرنے کے لئے جو رافع کے آنے کے بعد ہی آنے والی تھیں۔۔وہ سب کچھ سیمٹتا سونے چل دیا نین ایک سائیڈ پر دبکی ہوئی سو رہی تھی کہ ٹانگر بھی اسی کے ساتھ لیٹ گیا۔۔تھوڑی دیر بعد وہ بھی سو گیا تھا لیکن کانوں میں بلوٹوتھ ڈالنا نہیں بھولا تھا۔۔

جب صبح اسکی آنکھ کھلی تو وہ حیران رہ گئی اسے خود پر سوتے دیکھ --ٹانگر اسے خود میں بھینچے سویا ہوا تھا جیسے چھوڑے گا تو وہ اس سے دور چلی جائے گی --وہ سوتے ہوئے اسے بہت کیوٹ لگ رہا تھا--اسکی نظر ان بلو ٹوتھ پر گئی جو اسنے کانوں میں ڈال رکھے تھے--اسنے وہ نکالنے چاہے لیکن اس سے پہلے ہی ٹانگر اٹھ گیا--وہ سٹپٹائی تھی اسے اچانک اٹھ کر دیکھتے جو خود اسے اپنے قریب دیکھ کر ایک پل کو ٹھٹھکا --لیکن اپنے ہاتھ اسکے گرد بندھے دیکھے تو وہ اسے خود سے آزاد کراتا بنا اس سے کچھ کہے واش روم چلا گیا--اج رافع نے انا تھا --اور پھر ہی کوئی کام وہ کر سکتے تھے--

نین جلدی سے اسکے کپڑے نکال کر پریس کرنے لگی--ٹانگر جو باتھ گاؤن میں روم میں آیا اور نین کو اپنے کپڑے پریس کرتے دیکھ وہیں رک گیا--نین پریس کر چکی تو بنا اپنے پیچھے

دیکھے کچن میں چلی گئی۔۔ٹائگر چینج کرتا باہر آیا۔۔نین اسے باہر آتا دیکھ جلدی سے اندر بھاگی اور کپڑے لئے واشروم میں گھس گئی۔۔

بیس منٹ بعد وہ فریش ہوکر آئی تو انہوں نے بریک فاسٹ کیا۔۔ٹائگر بریک فاسٹ کر چکا تو اسے کال آگئی جسکا اسے انتظار تھا۔۔

ہاں کہاں تک پہنچے ۔ٹائگر نے سیدھا سوال کیا۔۔میں پاکستان پہنچ گیا ہوں یہی بتانے کے لئے تمہیں کال کی ہے۔۔سوات میں ہی ہو نا یہ پوچھنے کے لئے فون کیا۔۔ہاں یہیں پر ہوں جلدی کرو۔۔

وہ فون رکھتے یونہی چکر کاٹنے لگا۔۔نین اسکی بیچینی سے واقف تھی ۔۔جب تک وہ اپنا کام نہیں کر لیگا اسے سکون نہیں آنے والا تھا۔۔

وہ کچن کا کام نپٹا کر آئی تو دروازہ۔ نوک ہوا ۔۔ٹائگر نے جلدی سے دروازہ کھول کر سامنے دیکھا جہاں رافع ایک دو گارڈز اور دو ورکز کے ساتھ اسکے وہ ملازم جو اسے ریڈی کرتے تھے۔۔وہ دیکھ کر سائیڈ پر ہوگیا جبکہ رافع اندر آتے اسے پیچھے سے ہگ کر چکا تھا۔۔وی رئیریلی مس یو جگر۔۔کہاں تھا کیا ہوا یہ سب کیسے ہوا ۔۔ہم۔نے تجھے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ۔۔بتا مجھے ورنہ میرا دل پھٹ جائے گا۔ رافع اسکے ساتھ لگے ہی بولتا چلا گیا ۔۔جبکہ سامنے نظر پڑتے ہی وہ دنگ رہ گیا جہاں نین کھڑی تھی۔۔وہ لوگ اسے بھی تو ڈھونڈتے تھک گئے مگر وہ نہیں ملی اور اب نظر آئی بھی تو کہاں ٹائگر کے پاس ہی افف اسنے سختی سے آنکھیں مچیں۔۔جبکہ اسے وہ الگ ہوچکا تھا نین نے سلام کرنے میں پہل کی جسکا

اسنے سکتے سے نکل کر سر جھکا کر جواب دیا۔۔ تو کیا صرف مجھے ڈھونڈا گیا میری امانت کا کیا۔۔ٹائگر نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ٹائگر یار ہم نے انہیں بھی بہت ڈھونڈا بٹ یہ کہیں نہیں ملی۔۔یقین کر میرا پتہ نہیں کہاں تھیں ۔۔لیکن یہ اب تیرے ساتھ ۔۔رافع بولتے بولتے حیران ہوا۔۔ظاہر ہے جسکی امانت تھی اسے ہی پرواہ کرنی تھی یا کسی اور نے ۔۔شروع کرتے ہیں ہم آج سے دو سال پہلے ہوا کیا تھا۔۔ہوا یہ تھا تم لوگوں کی پلیننگ جو پرفیکٹ تھی عمل کیا بنا کوئی اور پلین بنائے ٹائگر چل پڑا اپنا شکار کرنے ۔۔

---

ٹائگر پرائیویٹ جٹ میں گیا تھا ۔۔وہاں پہنچ کر وہ بغیر وقت ضائع کئے ہی اپنے شکار کی اور چل پڑا۔۔پاشا سے پہلے ایک اور شکار تھا جو اسنے کرنا تھا۔۔

بوس وہ آرہا ہے کہو تو اسے اڑا دوں ۔۔دھواں اڑتا فضا کو سلامی بخش مارنے کی رہا تھا پر شائد اسے وہ قبول کرنا نہیں تھا تبھی تو ٹھوکریں بھر پور کوشش کر رہی تھی خود تک پہنچ نہ پائے لیکن وہ بھی کسی صورت پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا بڑا ہی ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔۔ نہیں مارنا ۔۔اسنے پاشا کو ختم کرنے کی ساری پلینگ کر کے ہی شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے بارے میں سوچا ہی نہیں بلکہ اسے عملی جامع بھی پہنانے چل پڑا تو پہنانے دو اپنے عمل کو ۔۔۔وہ بھی کر لے پوری کوشش ۔۔۔اگر پہلے ہی اسے مار دیا تو مزہ نہیں آئے گا نہ دشمن کی طاقت بھی تو دیکھنی چاہیے دیکھتے ہیں عالم سلطان شاہ کتنا بڑا ڈیویل ہے دیکھتے ہیں اس میں کتنا دم ہے ۔۔مجھ تک پہنچ کو حقیقت پاتا بھی ہے کہ نہیں کیا راستہ میں دم توڑنے والا ہے یا خواب

میں بدلنے والا ہے۔۔۔۔۔ دشمن اگر طاقت ور ہو تو اور بھی مزہ آتا ہے جنگ کرنے میں۔۔۔انے دو اسے وہ یہ بھی نہیں جانتا اب تک جن لوگوں کو اسنے ہلاک کیا ہے وہ میر ی ہی مرضی سے ہوئے ہیں ۔۔وہ سب کے سب میرے راستے کے کانٹے بنے ہوئے تھے ۔ اچھا ہوا دشمن فائدہ پہنچا گیا پاشا کو۔۔جو اس سلطنت کے بے تخت تاج کو پانے کے شوقین تھے جنہیں نہیں ہونا چاہئیے تھا وہ اب فنا ہو چکے ہیں۔۔اور اب پاشا رہ گیا ہے اس سلطنت کا باوشاہ ہاں اور کوئی بھی پاشا سے اب اس سلطنت کو چلانے کا حق نہیں چھین سکتا بہت محنت کی ہے اس مقام تک پہچنے کے لئیے۔۔ شروعات تو دیکھا کہاں سے کی تھی ہاہا۔۔۔۔عالم صاحب کی بہن سے ویسے اس جیسی آج تک گرم تڑکا نہیں ملی یار قسم سے ۔۔وہ سکون تو اب تک نہیں ملا کہیں

سے بھی۔۔۔۔پر کوئی نہیں وہ بھی ڈوھنڈ ہی لیں گے۔۔پہلے یہ ڈیل تو پکی ہو جائے یہ ڈیل مجھے اس برزخ کا بادشاہ بنا دے گی۔۔ہاہا۔۔۔

Pasha Now you're going to be the king soon

اور رہی بات اس عالم کی تو آنے دو اسے یہاں بھی نہیں جانتا وہ کہ وہ یہاں خود ہی اپنی موت کو گلے لگانے آرہا ہے نا کہ مجھے مٹانے۔۔ہاہاہا۔۔ اسنے اپنی دہشت تو بڑی ذہانت لگا کر پھیلائی ہے انڈرولڑ میں لیکن میں نے میں نے خوف بیھٹا کر پھیلائی ہے ۔۔۔۔ اور اب یہی خوف یہی دہشت میں عالم کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا ہوں آنے دو اسے ۔۔اول تو پہنچ ہی نہیں پائے گا ہمارے بندے ہر جگہ وہاں

گھاٹ لگا کر بیٹھے ہیں اسے یہاں تک پہنچنے ہی نہیں دیں گے۔۔لیکن اگر پہنچ جاتا ہے تو یہاں سے کبھی زندہ واپس نہیں جائے گا۔۔زندہ تو کیا مردہ بھی نہیں جائے گا اسے دفنانے کے لئیے یہ مٹی بھی نصیب نہیں ہوگی۔۔ اتنے ٹکرے کروں گا اسکے کے دفنانے کے لئیے یہ زمین بھی کم پڑ جائے گی اسکے لئیے ٹکڑے کرنے کے بعد اسے جلا کر راکھ کر دونگا اور اس راکھ کو دریا میں بہا دونگا ۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔

---

ایک دوسرے میں مگن ۔۔نازیبا ، نشے میں دھتت ، چارسو موج مستی ٹائگر نے ناگوار نظر ان ، حالت میں لڑکیاں لڑکوں کی بانہوں جلھتی ہوئی سب پر ڈالی اور سیدھا ایک روم میں چلا گیا جہاں اس وقت ایک اہم میٹنگ چل رہی تھی بڑی خاموشی سے آیا تھا وہ آنکھوں پر گوگلز چڑھائے چہرے پر ماسک اور ہڈی پہنے۔۔وہ اندر داخل ہوا اور ان لوگوں کو بنا کچھ سوچنے کا موقع دئیے اپنے چاقو سے بے جان مورت بناتا گیا ۔۔ کلب میں اتنا شور تھا کہ انہیں انکی چیخوں کی آوازیں نہ سنائیں دیں۔۔ ایک کا سینہ چیر کر اس میں سے دل ، اور پھر کھوپڑی نکال کر پھینک دیا کچرے کے ڈھیر کی مانند ۔۔ایک کی یہ حالت دیکھنے کے بعد باقی تینوں کو اپنے ہوش شل ہوتے محسوس ہوئے۔۔اور ٹائگر نے انکے محسوس کرنے کی حس کو ہی کچل ڈالا۔۔۔

اپنا کام سر انجام دے کر وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا بنا کسی کو بھی بھنک پڑنے دیئے اپنے انے کی ۔۔۔۔

---

ٹائگر کو اپنا کام ختم کر کر اسنے فورا ہی لندن چلے جانا تھا۔۔۔۔ ساری تیاری اسنے پرفیکٹلی کر لی تھی اسنے جس راستے سے اپنی منزل تک جانا تھا وہ جنگل سے ہو کر گزرتا تھا ایک وہی راستہ تھا جہاں سے ٹائگر کے جانے کی کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنی تھی اور وہ اپنا کہ کام باآسانی کر کے واپس چلا آتا لیکن کیا قسمت کو منظور تھا اسکا انتقام پورا کرنا۔۔کیا وہ واقع صحیح سلامت واپس آپائے گا ۔۔۔۔

وہ ابھی جا ہی رہا تھا کہ کچھ آدمیوں نے اسے گھیر لیا سب نے ہی ماسک چڑھائے ہوئے تھے۔۔۔ٹائگر کو پہلے تو سمجھ نہ آیا کہ وہاں آخر اکون سکتا ہے کسی کو کیا اسکے وہاں سے گزرنے کی خبر تھی جو اسپر گھات لگائی گئی تھی۔۔جو بھی تھا اب یہ وقت ان سب کو ہلاک کرنے کا تھا نہ کہ دشمنوں کی سوچ پر پورا اترنے کا۔۔۔ تو تم سب آگئے اپنی سستی جانیں گنونیں کے لئیے آجاؤ میں بھی دیکھتا ہوں کیا کر لیتے ہو تم لوگ ۔۔ وہ ان سب سے مخاطب ہوتے مکمل تیار ہو چکا تھا ان سے لڑنے کے لئیے۔۔

ان سب کے ہاتھوں میں ہر طرح کے ہتھیار تھے جبکہ ٹائگر کے پاس اسکا خنجر جس سے ناجانے اب تک کتنوں کو ہی۔وہ۔ہلاک۔کر چکا اور اب اور کتنوں کو ہی کرنا تھا۔۔آگے تم لوگ ۔۔غلط وقت پر غلط جگہ غلط آدمی کی تلاش میں اب آہی گئے ہو شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے تو اپنے اپنے ہاتھوں کو کاٹنوانے کے لئیے بھی تیار ہو جاو۔۔ ٹائگر اپنا چاقو نکالتا دھارا تھا ۔۔انکھیں سرخ انگارا تھیں۔۔

---

پاشا یہاں جو آدمی آیا ہے وہ تو عالم۔ نہیں کوئی اور ہے۔۔ایک آدمی اسے اطلاع کر رہا تھا۔۔کیا بات کر رہے ہو گدھے۔۔ایسا کیسے ہوسکتا ہے ۔۔عالم۔نے آنا تھا تو کوئی اور کیسے

اگیا۔۔وہاں۔۔وہ غرایا ۔۔چل کوئی نہیں اب وہ آہی گیا تو بچ کر جانا نہیں چاہیئے اسے بھی مار دو ۔۔پاشا حکم دیتا کال کاٹ گیا۔

حکم ملتے ہی وہ سب ایک ساتھ ہی اسپر جھپٹ پڑے تھے۔۔۔ٹائگر اپنی پوری طاقت اور قوت سے انکا مقابلہ کر رہا تھا مگر اچانک ہی کسی نے پیچھے سے اسکے سر پر بری طرح سے کسی چیز سے وار کیا تھا ٹائگر کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا لیکن خود کو کمپوز کرتے وہ پیچھے مڑا لیکن مڑتے ہی اس نقاب پوش نے اسکے پیٹ میں چاقو سے وار کیا۔۔ٹائگر خود کو سنبھالتے اسکو تو ہلاک کر چکا تھا ۔۔لیکن سر بری طرح سے چکرا رہا تھا۔۔اور لہو تیزی سے بہے رہا تھا۔۔ٹائگر ایک ہاتھ پیٹ پر رکھے باقیوں کا سامنا کرنے سیدھا کھڑے ہوتے

پوری ہمت مجتمع کرتے انپر کسی جلاد کی طرح اپنے چاقو سے وار کر رہا تھا۔۔ سب کو اس نے کچھ ہی پلوں میں ہلاک کر دیا تھا۔۔لیکن خود وہ بری طرح زخمی ہو چکا تھا۔۔اور بلیڈنگ کافی زیادہ ہو چکی تھی۔۔ وہ نیچھے ڈھے سا گیا۔۔اور خود کو گھیسٹتے ہوئے درخت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔۔

---

ٹائگر کافی دیر یونہی بیٹھے رہنے کے بعد اپنے دائیں بائیں نظریں گھماتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔اور اب اسکے قدم واپسی کی راہ ناپ رہے تھے۔۔ لیکن کچھ آگے جا کر ہی اسے احساس ہوا کہ وہ ایک بار پھر گھر چکا

ہے --اپنے دائیں بائیں نظریں دوڑاتا وہ انکا مقابلہ کرنے کے لئیے خود کو کمپوز کر چکا تھا --لیکن اسکی حالت اسے زیادہ دیر انسے لڑنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی اس دوران بھی اسے کتنے ہی زخم مل چکے تھے-- مجھے ان سے چھپنا ہوگا ورنہ یہ میری یہ آخری جنگ ہوگی اور اور میرا انتقام ادھورا ہی رہ جائیگا--نہیں میں ایسے نہیں ہونے دونگا--مجھے انسے لڑتے پڑتے خود کسی جگہ سیو کرنا ہوگا--ہاں ---وہ خود سے بڑبڑاتا بچتے بچاتے انہیں چکما دے کر وہاں سے بھاگ نکلا تھا---

اہ---- اسپر کسی نے پیچھے سے گولی چلا دی تھی --جسے وہ لڑکھڑایا تھا کیونکہ گولی ٹانگ پر لگی تھی-----ٹانگر نہیں گرنا نہیں ہے تجھے بھاگ تجھے چھپنا ہے ان

کتوں کو انکے کئے کی سزا دینی ہے تو تجھے اپنی حالت پہلے درست کرنی ہوگی ۔ ۔۔۔۔ بھاگتے بھاگتے اسے ایک غار تو مل ہی گیا تھا جہاں وہ رات آرام سے قیام کر سکتا تھا ۔۔۔

اہ۔۔ اہ ۔۔۔۔۔غار میں آتے ہی وہ دھے گیا ۔۔۔۔ نہیں ٹائگر تم ایسے ہار نہیں مان سکتے تمہیں وہ نہیں ہرا سکتے تم ایسے انسے شکست نہیں کھا سکتے۔۔تم نے شکست کھا لی تو سوچو ان ۔۔۔ان۔۔معصوموں کا ۔۔۔کیا۔۔کیا ہوگا۔۔۔۔ وہ لرزتے وجود کے ساتھ بولتے غنودگی کی وادیوں میں کھوتا جا رہا تھا ۔۔۔۔۔

---

اسکی آنکھ کھلی تو درد کی لہر اسکے دل و دماغ سے گزری ۔۔اہ۔۔وہ کراہ اٹھا ۔ گولی عالم کے سینے میں لگی تھی۔۔اگر اسے زندہ رہنا تھا تو سب سے پہلے گولی نکالنی تھی۔۔ ایک ہاتھ سر پر رکھے دوسرا جارہا دل پر خود کو سنبھالتے بمشکل ہی وہ اٹھا تھا سورج غروب ہوتا تھا ٹھنڈ حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی اندھیرا ہونے سے پہلے اسے غار میں روشنی کا بندوبست کرنا تھا۔۔۔آآ

تھوڑی دیر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ دیوار کا سہارا لئیے باہر آیا دور دور تک کوئی زی روح اسے نظر نہیں آیا تھا ۔۔ کچھ لکڑیاں اکھٹی کرکے وہ اندر آیا اور پتھڑوں کی مدد سے آگ جلائی

-----آگ جلنے کے بعد اپنے چاقو کو اچھے سے گرم کیا اور ہڈی کی زپ کھول کر گولی نکالنے لگا اس سلگتے چاقو کی مدد سے سسسس ---تکلیف سے بھر پور سسکی اسکی نکلی --تکلیف کے باعث لبوں کو سختی سے آپس میں بھینچ گیا--

گولی تو ٹائگر کو لگی تھی--لیکن اس سے کہیں زیادہ درد -نین محسوس تھا اور وہ گر کر کر رہی تھی اپنے دل میں--- تبھی تو اس سے بھاگنے نہیں ہورہا بے ہوش ہوگئی تھی------ٹائگر کے بتانے پر اسے سمجھ آیا تھا کہ وہ کیوں اس دن اپنے دل میں درد اٹھتا محسوس کر رہی تھی--ٹائگر کے تھوڑی دیر خاموش رہنے پر وہ سوچنے لگی--اسکی آنکھوں کے سامنے وہ منظر لہرایا جب کالیا اسکے پیچھے پڑا تھا --اور اسے اتنا درد ہورہا تھا کہ خود کی عزت بچانے کے لئے بھاگنے بھی نہیں ہورہا تھا--اخر یہ کیسا

رشتہ تھا اسکا اسکے ساتھ جو تکلیف اسے ہوئی تھی پر محسوس اسنے کی تھی۔۔نین ٹائگر کو نم آنکھوں سے دیکھتے سوچ کر رہ گئی۔۔ٹائگر جو خاموش ہوا تھا پھر سے گویا ہوا۔۔اور نین اپنی سوچوں کے بھنور سے نکل کر اسے سننے لگی ۔۔وہ جیسے جیسے بتا رہا تھا ایک فلم کی طرح دماغ میں چلنے لگتی ۔۔جو اسے سب دیکھا رہی تھی کہ ٹائگر کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔۔جس سے وہ اب تک ناواقف تھی۔۔

---

ٹھرٹھڑا دینے والی سردی میں بھی ٹائگر پسینے میں شرابور ہو چکا تھا۔۔۔۔ شکر کہ وہ گولی نکالنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔ آہ اہ۔۔۔اہ ۔۔گہرے گہرے سانس خارج کرتا وہ دیوار سے ٹیک لگا گیا

۔۔ بھوک سے برا حال تھا اور پیاس سے الگ گلا خشک ہو چکا تھا۔۔ لیکن اس جنگل کے بیچ و بیچ اس غار میں خون سے لے پت زخمی حالت میں وہ کھانے پینے کا انتظام کیسے کرتا۔۔۔۔ یا رب ۔۔بے اختیار اسکے لبوں نے حرکت کی تھی ۔

سسسس۔۔۔سسسس۔۔کچھ پل گزرنے کے بعد اسے اپنے پاس کسی کی سرسر اہٹ کی آواز آئی دیکھا تو لب مسکر اہٹ میں ڈھلے تھے سانپ تھا اسنے فورا سے اسے اچک لیا ۔۔سانپ ہی اب اسکی خوراک بننے والا تھا ۔۔ اسے لکڑی میں ڈالے کھانے کے لئیے وہ اسے بھونے لگا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سے انصاف کر رہا تھا۔۔

یا رب تیرا شکر ہے تو نے اس حال میں بھی اپنے بندے کو بھوکا نہیں رہنے دیا۔۔۔شکر ہے مولا۔۔بس مجھے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت عطا فرما۔۔حوصلہ پیدا کر مجھ میں تاکہ میں انہیں شکست دے سکوں

میرے رب۔۔مجھ میں اپنے ہونے کا یقین پختہ کرنے کے لئیے اس یقین کو کبھی بے یقینی میں نہ بدلنے کے لئیے میری مدد فرما ۔۔تجھے میری مدد کرنی ہوگی۔۔میرے رب مدد کا طلب گار ہوں میں انکی تجھ سے ۔۔۔بہن ،باپ ،ماں کی تو نے حفاظت نہیں کی تھی کیونکہ موت تو لکھی ہی ایسے ہی تھی۔۔تب مجھ میں بے یقینی عود آئی میرے رب میں بدگمان ہوگیا تھا تجھ سے جو اتنے سال تجھ سے

غفلت میں ڈوبا رہا کہ انتقام لینے کے بعد ہی ترے آگے رجوع کروں گا
۔۔غلط تھا مولا جانتا ہوں مگر تو یہ بھی جانتا ہے میں ۔۔میں کس قدر
ٹوٹ چکا تھا اس حادثے نے مجھے تجھ سے بدگماں کر دیا تھا
مجھے معاف فرما یاربی۔۔معاف فرما ۔۔۔وہ غار کی چھت کی طرف
نظریں گاڑھے دل سے اپنے رب سے پشیمان تھا اور معافی کا طلب گار
بھی۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنا چاقو لیتا باہر آیا ہڈی وہ سر پر گرا چکا
تھا اور زپ بھی بند کر چکا تھا۔۔ باہر آیا تو کافی اندھیرا تھا موبائل
اسے ڈسٹرائے کرنا پڑا تھا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بھی دشمن اسے
ٹریس کر ہی لیتے۔۔اور وہ اب کوئی چوک نہیں کرنا چاہتا تھا ۔اسی
لئیے اس اندھیری رات میں وہ اس جنگل سے باہر نکلنے کی کوشش
کرنے لگا تھا آج تو چاند بھی چھپا ہوا تھا بادلوں کی اوٹ
میں۔۔۔کچھ آگے جانے کے بعد اسے خود پر بارش کے قطروں کی

تو بوندیں گرتی محسوس ہوئیں نظریں اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا بارش اب زور پکڑ چکی تھی۔۔ اسکے لب ایک بار پھر مسکرائے تھے۔۔مالک اسپر مہربان تھا بھوک تو اسکی مٹا دی تھی لیکن اب پیاس بھی بجھانے کا سامان کر لیا تھا ۔ وہ اپنی باہیں کھولے گول گول گھومتا منہ کھولے اپنے اندر پانی کی بوندیں اتارنے لگا۔۔ وہ پوری طرح بھیگ چکا تھا بارش میں ۔۔تشنگی مٹ چکی تھی۔۔ وہ وہیں کھڑا تھا ۔۔۔تھوڑی دیر وہاں رکتے بارش کے تھم جانے کا انتظار کرنے لگا ۔۔بارش بھی شائد اسکی تشنگی مٹانے کے لئے ہی برسی تھی۔۔۔۔تبھی تو کچھ دیر گزرنے کے بعد آسمان شفاف تھا اور چاند پوری آب و تاب سے چمکنے لگا تاکہ وہ اس گھنے جنگل میں اپنا راستہ تلاش کر سکے ۔۔۔۔ چلنے کے بعد اسے اپنے سر میں کچھ گھستے ہوئے محسوس ہوا ابھی وہ کچھ سمجھتا اس سے پہلے ہی اسکے سر

ٹانگر پر بھاری چیز سے وار نے اسے گرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔۔ ڈھے گیا تھا آج اسی طرح جس طرح پہلی بار ماں باپ اور بہن کی لاش دیکھ کر وہ ڈھے گیا تھا۔۔۔بے بسی ہی بے بسی تھی وہ اسوقت اٹھنے کی کوشش۔ چاہ کر بھی نہیں کر پا رہا تھا وار بھی اتنے شدت سے کیا تھا کہ وہ ہوش سے آہستہ آہستہ بیگانہ ہوتا جا رہا تھا۔۔کیا وہ صرف بے ہوش ہوا تھا یا پھر ہمیشہ کے لئیے اس دنیا سے راہ فرار پا لی تھی آج اسنے، وہ بھی اپنے ہی دشمن کے ہاتھوں ۔۔ کوئی اسکی اس حالت پر ہنس رہا تھا۔۔بہت زور زور سے۔۔۔۔۔ عالم آیا تھا پاشا کو اوپر پہچانے اور دیکھو پہنچ تو یہ خود گیا ہے اوپر دیکھو آج کیسے یہ میرے پاؤں میں گڑا پڑا ہے۔۔ہاہاہا۔۔۔ پاشا کا شکار کریگا تو ہاں بہت شوق ہے نہ تجھے معصوموں کو انصاف دلانے کا۔۔ہاں تو اب دلاتا رہ انصاف اپنی دوسری دنیا میں جاکر۔۔ہاہاہا۔۔وہ اسکا خون سے لے پت چہرا اپنے

ہاتھوں میں جکڑے غرا کر قیمنگی سے ہنسا تھا۔۔ اے اسے اٹھا کر پھینک دو سڑک کنارے پر گاڑیاں آتے جاتے اسپر سے گزریں گی تو بچی کچی ہڈیاں کچلی جائیں گی اسکی اور دفن کرنے کے لئے زمین بھی نصیب نہیں ہو گی۔۔وہ اپنے ایک آدمی کو حکم سناتا وہاں سے جا غنودگی میں جاتے چکا تھا۔یہ عالم کون ہے جسے انہوں نے مجھے سمجھ کر مارا۔۔وہ ہوئے اتنا ہی سوچ سکا۔۔

---

اوہ گاڈ لیکن اس کتے کو کیسے پتہ چلا تو وہاں جارہا ہے۔۔جبکہ عالم کو تو کوئی نہیں جانتا پھر یہ کیسے ممکن ہوا۔۔رافع ساری کہانی سن کر بھونچکا رہ گیا جبکہ نین کا بھی برا حال تھا۔۔

آج سے دو سال آٹھ مہینے پیچھے چلے جاؤ ۔۔ٹائگر کے کہنے پر وہ کچھ سوچنے لگا۔۔

وہ شکار جسمیں ہم سب بری طرح سے زخمی ہوگئے تھے اور تمہیں سینے میں گولی لگی تھی لیکن تم پھر بھی لڑتے رہے اسی لئے خون کافی بہہ چکا تھا اور تم بے ہوش ہوگئے تھے پھر ہم تمہیں ہسپتال لے کر گئے تھے۔۔رافع زہن پر زور دیتے سب یاد آتے بولا۔۔ہاں بلکل صحیح فرمایا ۔۔پھر کیا ہوا تھا یاد ہے۔۔ٹائگر نے دریافت کیا ۔۔امم ہاں تیرا آپریشن ہوا تھا ۔۔رافع نے فورا سے کہا۔۔

ہمم جو بھی ہوا اسی آپریشن میں ہوا ۔۔ٹائگر کے کہنے پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا ۔۔کیا مطلب۔۔رافع کے پوچھنے پر وہ کچھ توقف کے لئے رکا۔۔جبکہ نین بت بنی وہ

سارے راز سن رہی تھی جنہیں جاننے کے لئے وہ تڑپ رہی تھی پر اس سے پوچھنے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا کہ جب مجھے گولی ماری تھی کسی پاشہ کے چیلے نے تو وہ میں نے غار میں بیٹھ کر اپنے چاقو سے نکالی تھی۔۔نین کے منہ سے سسکی نکلی تھی یہ سوچ کر کہ اسے کتنا درد ہوا ہوگا۔۔اسنے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔

وہ گولی نکالتے ہوئے ساتھ کچھ اور بھی نکلا تھا مجھے حیرانی ہوئی اٹھا کر غور سے دیکھا تو مجھے شدید جھٹکا لگا کہ وہ کوئی چپ تھی۔۔لیکن میں نے اتنا غور نہیں۔کیا تھا اس وقت حالت ہی کافی خراب تھی ۔۔لیکن۔اپنے ہوش گنوانے سے پہلے پاشے کے منہ سے اپنا نام سنا تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ وہ عالم کو کیسے جانتا ہے ۔

جب ہوش آیا تو خود کو ہسپتال میں پایا کیسے پہنچا جانتا نہیں تھا خود کو اتنی پٹیوں میں جکڑے دیکھ میرا پارہ ہائی ہوگیا۔۔یاد نہیں آرہا تھا یہ سب ہوا کیسے ۔۔یہ حالت کس وجہ سے ہوئی کس نے کی آخر ،کچھ یاد کرنے کے باوجود بھی نہیں آرہا تھا ۔۔پھر مجھے روم کے باہر سے آوازیں آنے لگیں جیسے کوئی مجمع آرہا ہو۔۔میں سب کچھ اپنے اوپر لگی ڈرپس تاریں ،نکولے ،اسٹکس،نکال کر وہیں پھینکتا بالکونی میں کود گیا اور وہاں سے دیوار سے، جمپ کر کے نیچے کی طرف ہوکر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا تاکہ کوئی مجھے دیکھ نہ سکے ۔۔وہ مجمع جسکی مجھے آوازیں آرہی تھی ۔۔وہ روم میں آگیا اور مجھے ہی ڈھونڈنے لگا لیکن میں انہیں وہاں نظر نہ آیا تو وہ بالکونی میں آئے لیکن وہاں کسی کو نہ پاکر وہ واپس چلے گئے۔۔اب اس ہسپتال میں ایک بھونچال آگیا تھا کہ ایک پیشنٹ غائب ہوگیا ہے سب مجھے ڈھونڈنے میں لگ گئے ۔۔میں وہاں سے واپس اوپر چڑھ کر بالکونی میں جاکر اندر گیا اور میری نظر ایک فائل پر گئی جو وہیں بیڈ کے سائڈ ٹیبل پر پڑی تھی ۔میں نے وہ دیکھی

تو ایک دم سے چکرا گیا۔۔پھر سنبھل کر دوبارہ دیکھا ۔۔بار بار دیکھا اور پھر جیسے وہ فائل میرے ہاتھوں چھوٹ گئی۔۔جس دن میں اس ہسپتال میں لایا گیا تھا تب 20،دسمبر تھا اور پھر میری نظر بے اختیار کیلینڈر پر گئی تو میرا دماغ ایک پل کو بھونچکا رہ گیا۔۔یہ 2, سب کیا تھا ۔۔۔میں نے تصحیح کے لئے پھر سے وہ تاریخ دیکھی لیکن مجھے اس بات پر یقین کرنا جو میں نہیں کرنا چاہ رہا تھا کہ نا ہو پر ایسا ہوا تھا ۔۔میں دو سال بعد قومہ سے باہر نکلا تھا ۔۔

ٹائگر کی بات سن کر دونوں کے ہی چہرے زرد پڑ چکے تھے۔۔نین کو لگا وہ اب بے ہوش ہو جائے گی ۔۔رافع کا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔

اور اب میرا دماغ بلکل پلین تھا کچھ بھی نہیں سمجھ پارہا تھا نہ یاد کر پا رہا تھا لیکن میرے پاس زیادہ وقت نہیں تھا میں اسی طرح بالکونی سے کود کر دیوار سے لگے پائپ کی مدد سے نیچے اترا شکر تھا کہ وہ ہسپتال کی بیک سائیڈ تھی جہاں پر ابھی کوئی نہیں تھا۔۔میں وہاں سے جلدی سے بھاگا۔۔۔۔

---

راستے میں کافی سوچنے کے بعد مجھے یاد آیا جب مجھے ہوش آیا تھا تب نین کا نام ہی میرے منہ سے نکلا تھا بجائے کراہنے کے۔ٹائگر کے کہنے پر جہاں رافع اسے شکی نگاہوں سے دیکھنے لگا وہیں نین بھی اسکی بات پر متعجب سی اسے دیکھنے لگی جو کھڑکی کے پاس

کھڑے ہوکر باہر دیکھتے انہیں اپنے اس گزرے وقت سے آگاہ کر رہا تھا جس سے وہ دونوں انجان تھے۔۔

میں نے سوچ لیا کہ اگر مجھے اس لڑکی کا نام یاد ہے تو یقیناً یہ میرے بارے میں کچھ جانتی ہوگی جو مجھے میری پہچان لوٹانے میں میری مدد کرے گی۔۔بس پھر میں نے اس کی تلاش شروع کر دی لیکن میرے پاس کچھ نہیں تھا اس وقت جس سے میں نہیں جا سکتا۔مجھے واپس اسی ہسپتال میں جانا پڑا جہاں ڈاکٹرز کو آپس میں باتیں کرتے سنتے پتہ چلا کہ میرا کوئی سامان انکے پاس اب بھی موجود ہے لیکن وہ انکے کسی کام۔کا نہیں کریڈٹ کارڈ اور ہڈی ہی ہے۔۔میں ڈاکٹر کے روم میں گیا سامان لیا اور چل پڑا۔۔۔۔پورا برازیل کے علاؤہ کئی ممالک دیکھے لیکن کہیں نظر نہ ائی۔۔پھر میں نے کیسے تیسے کر کے اسکے بارے میں انفارمیشن نکالی تو پتہ چلا کہ یہ پاکستان میں ہے ۔۔پھر پاکستان اسے

ڈھونڈتے مجھے سب یاد آگیا۔۔اور یہ بھی مل گئی۔۔جب میری میموری لوٹی تب میں نے اس۔ چپ کے بارے میں سوچا جو گولی لگتے وقت میں نے دیکھی تھی۔۔بہت سوچا کہ وہ میرے سینے سے کیسے نکلی آخر ڈالی کس نے تھی اور مجھے پتہ کیسے نہیں چل سکا آخر اسنے میرا سینہ چیڑ کر ہی اندر یہ فٹ کی تھی پھر کیسے مجھے علم نہ ہوسکا۔۔

وہ چپ اسی آپریشن کے دوران رکھی گئی تھی۔۔یعنی کوئی تو تھا جسے پاشہ نے ہمارے پیچھے لگایا ہوا تھا اسی نے خبر دی ہوگی اسے اور وہ چپ اس آدمی کو دی میرے سینے میں ڈالنے کے لئے۔۔

جب جب ہمارے کام میں کوئی خرابی ہوتی مجھے شک پڑتا کوئی ہے جو ہم پر نظر رکھے ہوئے پر کون اور کیسے رکھے ہوئے ہے یہ سمجھ نہ آتی ۔۔لیکن جب بار میں ماربیٹ کی

لاش دیکھی اور وہیں پاشہ کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ وہی یہ سب کر رہا تھا اب تک اور وہ نظر رکھے ہوئے ہے مجھ پہ تبھی تو میرے ہی کلب میں پہنچ گیا مجھے ڈرانے تاکہ میں اسے مارنے نہ جاؤں --

اتنی گھٹیا پلیننگ کا بھی کیا فائدہ ہوا آخر وہ نہ ہی مجھے مار سکا اور نہ ہی خود مر سکا --اسنے میرے دو سال ضائع کر دئے اور یہ بات مجھے اندر ہی۔ اندر کھائے جارہی ہے رافع اس لئے اب جلدی کرو --نین نے ساری انفارمیشن نکال لی ہے --اب بس ہمیں ہی باقی کام کرنا ہے--ابھی ہمیں برازیل جانا ہے لیکن پہلے ہمارا سارہ سامان وہاں پہنچ جانا چاہیے --پلیننگ تم سے رات میں ہی ڈسکس کروں گا--تو مسز عالم سلطان شاہ آپ کی باری بتائیے آپ پیلیس سے پاکستان کیسے پہنچ گئیں--کیا ہوا تھا --کون لے کر گیا تمہیں پیلیس سے باہر جبکہ میں یہ تو جانتا ہوں تم خود تو نہیں گئی ہوگی تو کس نے کی اتنی

جرات --نام بتاؤ اسکا ---ٹائگر کے رافع کے سامنے مسز کہنے پر نین جو پہلے ہی نڈھال ہوچکی تھی یہ سن کر تو وہ بے ہوش ہی ہوگئی--رافع جو حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش ہورہا تھا کہ ٹائگر نے اس سے شادی کر لی اسکا مطلب اب اسکا وارث آئے گا اور اسکی گدی اب محفوظ تھی کچھ نہیں ہو سکتا تھا اب اسے --نین کو گرتے دیکھ وہ اپنی سوچوں سے نکل کر بوکھلایا --ٹائگر نین کو گرتے دیکھ اسے بانہوں میں بھر کر روم میں لے گیا --اور بیڈ پر لیٹا کر اسپر کمبل کر کے خود باہر آگیا--رافع جو باہر ہی کھڑا تھا اسکی طرف لپکا-کیا ہوا -ٹائگر --کچھ نہیں ویک نیس ہے اسے اسی لئے بے ہوش ہوگئی--اور شائد میرے پوچھنے پر وہ اس شخص کا نام بتانا نہیں چاہتی جس نے یہ سب کیا ہے--

پر تم اتنے دعوے کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ کوئی اور ہی اسے لے کر گیا ہے--وہ اس لئے کیونکہ مجھے یقین ہے وہ کبھی میری نافرمانی نہیں

کرے گی۔۔کسی میں اتنی جرات نہیں کہ وہ ٹائگر کی نافرمانی کرے وہ تو پھر میری بیوی ہے جسکا پہلا حق ہی میری اطاعت کرنا ہے۔۔رافع کے کہنے پر اسنے بھڑک کر کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔۔

لیکن پھر کیسے پتہ چلے گا اس شخص کا جس نے یہ سب کیا۔۔رافع کچھ توقف کے بعد بولا۔۔چل۔جائے گا پورے پیلیس میں میری تیسری آنکھ نگاہ رکھے ہوئے جس سے وہ بچ نہیں سکے گا۔۔ٹائگر کے کہنے پر وہ چونکا تیسری آنکھ مطلب پیلیس میں بھی خفیہ طور۔ پر کیمرے لگے ہوئے ہیں جن سے وہ سب بے خبر تھے۔۔واہ ٹائگر ماننا پڑے گا تم سچ میں وقت کے پابند نہیں۔ بلکہ اسے تمہارا پابند ہونا پڑتا ہے۔۔رافع معترف نگاہوں سے تکتے اسے سراہا۔۔

جاؤ جاکر تم کچھ دیر ریسٹ کر لو --پھر رات میں ہی پلیننگ کریں گے --ٹائگر اسے بھیج کر خود روم میں آگیا--

---

---

چاند کی کرنیں کھڑکھی سے اپنا راستہ بناتی ہوئی۔ بیڈ پر موجود اس معصوم سے چہرے کو منور۔ کر رہی تھیں--چلتی ہواؤں کے وجہ سے چاند اور۔ اس نفوس کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے جس سے۔ چاند۔ آنکھ مچولی کھیلتے ہوئے۔ بادل میں چھپ جاتا ہے --اسکے دودھیا معصوم سے سرخ چہرے پر چاند کی روشنی کی جو چمک ٹائگر کو اپنی طرف متوجہ کیئے ہوئی تھی چاند کا بادلوں میں چھپ کر اس روشنی کو اسکے مکھڑے پر پڑنے سے

غائب کر دینا ٹائگر کو سخت ناگوار گزرا -- تبھی اٹھ کر کھڑکی ہی بند کرتا پردے آگے کرتا واپس اسکے پاس آکر بیٹھ گیا--

نین جو پہلے اسکے اٹھنے پر ہلکا سا کسمسائی تھی تبھی اٹھ بیٹھی --ٹائگر اسے جاگتا ہوا دیکھ اسے پانی کا گلاس پکڑاتے میڈیسن بھی دینے لگا--جسے نین فورا سے لے گئی--

لیکن اسکی حالت ٹائگر کو کچھ ٹھیک نہیں لگی--پانی کے ساتھ ٹیبلیٹ لے کر نین نے گلاس سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا --اور ٹائگر کو دیکھنے لگی--دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں -ٹائگر کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ اسکی آنکھیں نم کس لئے ہیں اسنے تو کوئی سزا اسے نہیں دی تھی پھر کیوں --

آپکو پتہ ہے۔۔جب۔۔مجھے پیلیس سے لے جایا گیا تھا اس دن میرا دل بہت بے چین تھا، سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیوں ہو رہی ہے یہ بے چینی ۔۔لیکن پیلیس سے باہر خود کو ایک سنسان جگہ پر دیکھ میں نے اس سے پوچھا یہ کہاں آگئے ہم جبکہ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ ٹائگر نے تمہیں مجھے لانے کو بھیجا ہے ۔۔پھر یہاں کیوں روکی گاڑی ۔۔یہ کہتے ہوئے بھی میرے دل میں ہلکا ہلکا سا درد ہو رہا تھا پتہ نہیں کیسے لیکن اچانک اس اٹھتے درد نے مجھے اندر سے بہت ڈرا دیا تھا۔۔اسنے مجھے دھکا دیا گاڑی سے تو میں نیچے جا گری ۔۔اور سر سڑک پر لگنے کی وجہ سے بہت گہری چوٹ لگ گئی جس کے باعث خون تیزی سے بہنے لگا۔۔درد پہلے ہی دل میں ہو رہا تھا اب سر پر بھی ہونے لگا لیکن خود کو سنبھالتے ان دونوں کی باتیں سنی جو مجھے بیچ کر خود تو غائب ۔۔مگر مجھے اپنی عزت بچانا تھی اسی اٹھتے درد کے ساتھ میں جتنا بھاگ سکی بھاگی لیکن درد تھا کہ بڑھتا ہی جارہا تھا وہ بھی سر میں نہیں بلکہ دل میں۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے چوٹ سر پر نہیں دل پر لگی ہے۔۔لیکن اس درد نے مجھے گرنے پر مجبور کر دیا اور آخری بار جسکا چہرہ میرے سامنے تھا

وہ چاچا تھے --ہوش میں آئی تو سامنے انہیں ہی دیکھا --جو کب سے میرا ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے--تاکہ مجھ سے پوچھ سکیں میرے گھر کا اتا پتا اور مجھے وہاں چھوڑ کر چلے جائیں--جب۔ ڈاکٹر کے چیک اپ کے بعد انہوں نے مجھے میرے بارے میں پوچھا تب مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کہ میں کیا کہوں انسے --نہ ہی میرے پاس کسی کا نمبر تھا اور نہ ہی میں ادریس جانتی تھی کہ وہ مجھے وہاں چھوڑ دیتے --اسی لئے چپ سادھ لی --اور انکے زیادہ اسرار کرنے پر بتا دیا کے ماں باپ تو فوت ہیں کوئی گھر نہیں ہے میرا --یہ بتا کر خاموش ہوگئی شادی کے بارے میں بتانے کی ہمت نہ ہوئی --وہ جب آپکے بارے میں پوچھتے تو کیا بتاتی --کچھ تھا ہی نہیں بتانے کو--وہ مجھے ساتھ لے گئے لیکن انکی بیوی مجھے اپنے ساتھ رکھنے پر آمادہ ۔نہیں تھیں تو وہ مجھے بی جان کے پاس لے گئے جنہوں نے مجھے خود سے بڑھ کر پیار دیا --مجھے چچا نے جاب دلوائی میرے ہی کہنے پر کیونکہ میں انکی کمائی نہیں کھا سکتی تھی --میں جو کبھی اکیلی گھر سے باہر نہ نکلی تھی بھیڑ میں اکیلے جانے سے ڈرتی تھی بہت سے لوگوں میں بات کرنے سے ہچکچاتی تھی وہ

سب کے درمیان میں رہ کر وہ سب کرتی جو آج کے دور میں ساری لڑکیاں کرتی ہیں۔۔زندگی نے بہت کچھ سکھایا ان دو سالوں میں ۔۔ساتھ ہی ساتھ سمجھ نہیں آتا تھا کہ ایک خواب جسمیں کوئی شخص تھا جسپر کسی نے فائر کیا تھا۔۔وہ مجھے تقریباً ہر روز آتا ۔۔اج اپنے جب اپنے گزرے دو سالوں کا بتایا تو سمجھ میں آیا کہ وہ دل میں درد ہونا ، وہ خواب وہ سب آپ سے جڑے تھے۔۔تکلیف میں آپ تھے پر محسوس میں کر رہی تھی۔۔اور بہت شدت سے کی تھی۔۔عالم۔ اپکا بہت انتظار کیا ۔۔ہر روز راہ دیکھتی کہ شائد آج آپ دروازے پر دستک دینے آئیں پر ایسا نہیں ہوا ۔۔اپ ائے تو صحیح لیکن آندھی طوفان بنکر انکے لئے جو میری عزت کے دروازے پر دستک دیتے غیروں کو مجھے سے۔ دور لے جانے کے لئے اور پھر سے مجھے اپنا بنانے کے لئے ۔۔اپ مانے نہ مانے ۔ لیکن میں نے خود کو آپکی امانت سمجھا اور آپکی امانت کی ہر موڑ پر حفاظت کی۔۔اپنے تو نکاح کے بعد بڑے آرام سے کہہ دیا تھا کہ بھول جاؤ ۔۔لیکن کہہ دینے سے آسمانوں پر

بنے جوڑے بھلانے بس میں ہوتے تو کتنے ہی بھلا چکے ہوتے ۔۔جنکی یہ اولین چاہتوں میں سے ہوگی۔۔

آپ سے میں نے کہا تھا نہ کہ اگر اللہ نے آپکو مجھ سے دور کر بھی لیا تو میں تب۔ بھی صبر کرونگی جسکا اجر وہ مجھے آپکو مجھ سے عشق کرنے کی صورت میں دیگا ۔۔تو دیکھے آپ بھلے مجھ سے محبت نہیں کرتے لیکن۔ مل تو گئے ۔۔اور دیکھنا ایک دن آپکو مجھ سے عشق بھی ہوجائگا ۔۔

نین بولنے پہ آئی تو سارہ غبار نکالتی چلی گئی اور ٹانگر بنا کسی تاثر کے اسے سن رہا تھا اور ایسا شائد اسی لئے تھا کیونکہ اسکی طبیعت پہلے ہی سے ٹھیک نہیں تھی اگر وہ کچھ کہہ دیتا تو زیادہ بگڑ جاتی۔۔

کچھ نہیں کہیں گے آپ --یا پھر آپکو بھی لگتا ہے ایسا ہو سکتا ہے--نین اسکے خاموش رہنے پر پھر سے بولی --

میں بولنا نہیں چاہتا بٹ اگر تم چاہتی ہو کہ کچھ بولوں تو سن لو--ایسا کبھی نہیں ہوگا --ٹائگر کو نہ کل کسی سے محبت تھی ،نہ آج ہے اور نہ ہی آنے والے کل میں ہوگی تو پھر یہ عشق تو بہت دور کی بات ہے مس نین--ایسا کبھی نہیں ہونے والا اپنے دماغ میں ان فضول کے خرافات کو مت پلنے دو یہ صرف تمہیں دکھ اور برباد ہی کر سکتے ہیں اسکے علاؤہ کبھی کوئی خوشی نہیں دیں گے--اور میں نے تمہیں کب اجازت دی کہ تم میرے لئے اپنے دل میں کوئی امید رکھو--کب تمہیں اجازت دی کہ مجھ میں اتنا ڈوب جاؤ کہ میری تکلیف کا احساس سو میلوں دور بیٹھے تمہیں ہو--نہ ہی تمہیں پہلے کبھی مجھ

سے کچھ ملا تھا سوائے درد کے اور نہ ہی اب کچھ ملنے والا ہے ۔۔سوائے درد کے ہی کیونکہ تم مجھے سے ڈرنا بھول گئی ہو ۔۔اور چاہتی ہو کہ میرا ڈر تمہارے دل میں نئے سرے سے بیٹھے۔۔تبھی اتنی فضول گوئی کر کے میرا دماغ خراب کرنے کے در پر ہو۔۔ٹائگر اپنے تئیں ہر لفظ میں زہر گھول کر اسکے اندر انڈیل رہا تھا ۔کہتے ہی وہ رکا نہیں واک آؤٹ کر گیا ۔۔

ہنہہ مسٹر عالم سلطان شاہ اپ۔کچھ بھی کہہ لیں مگر اس بار بہت کچھ بدلا ہے .جو آپ اپنے اندر دیکھ نہیں پارہے مگر میں دیکھ رہی ہوں ۔۔اور ایک دن باقی سب کے ساتھ آپ بھی یہ بات جان جائے گے کہ آپ محبت کی پہلی سیڑھی پر تو قدم کب کا رکھ چکے تھے ابھی تو آپ ان سیڑھیوں کو برق رفتاری سے پھلانگ رہے ہیں مگر انجان بنکر ۔۔یا شائد جان بوجھ کر ہی جاننا نہیں چاہ رہے۔۔نین اسکے جانے کے بعد ہلکا سا مسکراتی

ہمکلام ہوئی۔۔سب سے پہلی بات ہوش آنے کے بعد اپ کو کچھ بھی یاد نہیں تھا سوائے میرے نام کے ,پھر مجھ سے ملے اور میری حالت دیکھ کر آپ سے رہا نہیں گیا تو اپنا ہی خون میری رگوں کے سپرد کر دیا جبکہ آپکے لئے تو یہ مشکل ہی نہیں میرا بلڈ گروپ ڈھونڈھنا مگر اپنے ایسا نہ کیا اور خود کو ہی مجھے سونپ گئے۔۔،پھر مجھے میڈیسن دینا میرے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھانا ۔۔میری کئیر کرنا ۔۔سب دکھتا ہے مجھے ۔۔وہ آنکھیں گھماتے خوشی سے بولی اور واشروم میں چلی گئی فریش ہوکر نماز پڑھنے کے لئے۔۔

---

رافع جب سے آیا تھا ٹائگر کا ویٹ کر رہا تھا جو باہر واک کے لئے گیا ہوا تھا۔

ٹائگر کو اسکے ملازم نے پانی لا کردیا تھا اور ایک اسکا پسینہ پونچھ رہا تھا۔۔انہیں چلتا کر کے وہ اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔

اس وقت واک رات کے تین بجے ٹائگر کو دیکھ کر وہ منہ کے زاویے بگاڑتا بولا۔۔

ہمم ۔۔ٹائگر نے ہنکار بھرا۔۔

رافع اسکے جواب نہ دینے پر اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔کچھ سنگلز مل رہے ہیں مجھے دیکھو کیا آپ ڈیٹس ہیں ۔۔ٹائگر لیپ ٹاپ اسے دیکھنے کو بولتا۔۔اپنا موبائل بھی چیک کر رہا تھا جہاں اسے نوٹیفیکیشن ملا ۔۔اسی لئے وہ جلدی واپس آگیا ورنہ اسکا ارادہ کچھ دیر اور سوات کے ٹھنڈے یخ موسم میں گھومنے کا تھا۔۔

دراصل نین نے جو سوفٹویئر بنایا تھا اسمیں ٹائگر نے پاشہ کی پریزنٹ لوکیشن کا پوچھا تھا جو اسنے بتانا تھا یہ ایسا سوفٹویئر تھا جسکو یوز کر کے انہیں کسی کے بارے میں یہ جاننا ہو وہ کیا کر رہا ہے کہاں جا رہا ہے وہ سب بتاتا تھا ٹائگر نے یہی دیکھنے کے لئے اس رات کو ہی اسمیں پاشہ کی انفارمیشن کا سائن چھوڑ دیا تھا کہ وہ کام کرتا ہے یا نہیں دو دن گزر گئے تھے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا اور نہ ہی وہ ورک کر رہا تھا لیکن آج وہ جب واک کر رہا تھا اسے نوٹیفیکیشن ملا اسنے دیکھا تو حیران ہونے کے ساتھ ساتھ وہ خوش بھی ہوا کیونکہ

وہ کام کرنے لگ چکا تھا۔۔۔نین کی محنت ۔رنگ لائی تھی ۔۔بس انہیں آواز نہیں آسکتی تھی جو وہ بول رہا تھا اسکے لئے انہیں اسکی آواز بھی ٹریس کرنی تھی۔۔جو نین ہی کر سکتی تھی۔۔رافع وہ سب دیکھ کر چونکا ۔۔یہ سب کیسے کیا اور کب۔۔یہ نین نے کیا ہے ۔واٹ ۔۔بھابھی نے۔۔رافع متحیر تھا ۔۔ہمم وہ ان سب چیزوں میں مہارت رکھتی ہے۔۔

یہ تو کمال ہے سچ میں سمجھ نہیں۔ پارہا اسنے کیسے کیا بہت خوشی ہورہی ہے مجھے اب اسپر گھات لگا کر حملہ کرنے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہوگی ۔۔رافع خوشی میں اسکے گلے میں بازو ڈالے بولا۔۔لیکن۔یہ آپ کے لئے اور آسان بھی ہو سکتا ہے بس مجھے کچھ ٹائم اور دیں اسکی آواز بھی ٹریس ہو جائے گی نین کی آواز پر رافع ٹائگر سے الگ ہوا۔۔اور اسکے لئے جگہ چھوڑنے کو وہاں سے اٹھ کر سنگل صوفے پر جا بیٹھا۔۔نین ٹائگر کے ساتھ کچھ

فاصلے پر آکر بیٹھ گئی۔۔اور اسپر ورک کرنے لگی ۔۔جبکہ ٹائگر رافع کو پلین سمجھانے لگا۔۔۔۔

---

نین نے وہ کام بھی کر لیا اب انکے لئے ہر کام آسان ہوگیا تھا۔۔وہ جو بھی کرتا انہیں پتہ چل جاتا جو بولتا جہاں جاتا سب انہیں معلوم ہو رہا تھا اور اسی کو دیکھتے ہوئے ٹائگر اپنے پلین پر عمل کرنے والا تھا۔۔

رافع نین کو ویلا چھوڑ کر آؤ گے تم ۔۔اور وہاں سے سیدھا رشیا چلے انا۔۔

ٹائگر رافع کو ہدایت دیتے بولا جبکہ نین کو اسکے بھیجنے والی بات بلکل پسند نہیں آئی تھی۔۔اب کیا وہ پھر سے اسکا انتظار کریگی ۔۔اور اگر پھر کچھ ہوگیا تو۔۔نین یہ سوچ کر ہی فق ہوگئی۔۔اسکی سانسیں جیسے مفقود ہوگئی ۔۔

رافع وہاں سے چلا گیا پیچھے اب وہ دونوں رہ گئے تھے۔۔

ٹائگر نے نین کو دیکھا جو کسی خوف کے زیر اثر دیکھائی دے رہی تھی۔۔

کیا ہوا ۔۔۔یک لفظی پر نین نے اسے دیکھا۔۔

مجھے نہیں جانا --مجھے آپکے ساتھ جانا ہے --اپکے ساتھ رہنا ہے۔ عالم--یہ انتظار نہیں ہوتا پلیز --ایسا مت کریں--نین اس سے منت بھرے لہجے میں آنسوؤں کے درمیان بولی --

ٹائگر اسکی اتنی تڑپ پر ٹھٹکا لیکن پھر جلد ہی سنبھل کر گویا ہوا--

نین ہمارے بیچ ایسا کوئی رشتہ نہیں جسکے چلتے تم میرا انتظار کرو یا پھر میرے ساتھ رہو--تم یہاں اب تک میرے ساتھ تھیں تو اسی لئے کہ تم میرا کام کر سکو جو تم نے کر لیا اب تمہارا یہاں میرے ساتھ رہنے کا کوئی مقصد نہیں --اسی۔لئے بنا بحث کے جو کہہ رہا ہوں وہی کرو--اور پیلس نہیں ویلا بھیج رہا ہوں جہاں سے تم پہلے بھی آنا نہیں

چاہتی تھیں۔۔تو اب تمہیں وہاں رہنے کا ایک اور موقع مل رہا ہے جو کہ ٹائگر نے کبھی کسی کو نہیں دیا۔۔اسکے لئے تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہئیے کہ میں تم پر اس حد تک احسان کر رہا ہوں۔۔اب جاؤ مجھے اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں۔۔ٹائگر بنا اسے کچھ بھی بولنے کا موقع دیئے برہمی سے کہتے خود چلا گیا جبکہ نین پیچھے اپنی سسکی دباتی روم میں چلی گئی۔۔

---

رافع نین کو لئے پراوئٹ جٹ میں جاچکا تھا اور ٹائگر انہیں بھیج کر رشیا روانہ ہوگیا۔۔

نین کا دل بہت کمزور ہوچکا تھا ۔۔اسے کھونے کے خیال سے وہ سہم جاتی ۔۔لیکن کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔۔

وہ ویلا پہنچ گئے تھے۔۔بہت لمبا سفر تھا ۔۔وہ۔کافی تھک چکی تھی ۔۔کیونکہ دو راتوں سے اسنے ارام۔نہیں کیا تھا بلکل بھی اب اسمیں کچھ بھی کرنے کی سکت نہیں تھی۔۔

سونیا اسے سامنے دیکھ کر بھونچکا رہ گئی تھی۔۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ سامنے ہے۔۔دو سالوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی وہ پہلے سے کافی کمزور لگ رہی تھی چہرہ مرجھایا ہوا سا ۔۔انکھیں ویران دل کا پتہ دے رہی تھیں۔۔

دانین تم --اوہ۔میرے اللہ کیا سچ میں یہ ایک خواب ہے یا حقیقت میں کچھ ایسا ہے--سونیا نین کی طرف لپکی یہ یقین کرنے کو کہ وہ حقیقت میں انکے سامنے ہے--نین اس وقت اتنا اداس تھی کہ پھیکا سا بھی مسکرا نہ سکی --جبکہ سونیا دروازے کے بیچ و بیچ ایستادہ ہوئے نین کے چہرے کو اپنے ہاتھ کے پیالے میں لئے بہتے آنسوؤں کے ساتھ مسکرا رہی تھی--

تم سچ میں ہو --کہتے ہی وہ اسے زور سے گلے لگا گئی--

آؤ اندر میں بھی نہ دروازے میں کھڑی ہوں --رافع آخر تم اسے لے ہی آئے --تم نے اپنا کہا سچ کر دکھایا ،،اور اب،اب مجھے یقین ہے کہ تم ٹائگر کو بھی لے آؤ گے--سونیا

اسے بنا کوئی سوال کیئے کہ نین اسے کیسے ملی کہاں ملی۔۔خوشی سے ایک نئی امید لئے بولی جو نین نے اسے دی تھی۔۔نین ٹائگر کے نام پر ہلکا سا مسکرائی ۔۔

بلکل ایسا ہی ہے میں اسے ہی ڈھونڈنے جانے والا ہوں۔۔واقع دانین نے ہمیں ایک نئی امید دی ہے ٹائگر کو ہم۔سے ملانے کی۔۔،دایان یہی پر ہوگا ۔۔میں جاؤں گا اسے ڈھونڈنے ۔۔خیال رکھنا اپنا اور باقی سب کا بھی اور خاص طور پر باہر تو بلکل بھی مت نکلنا۔۔وہ آخر میں وارن کرتے بولا۔۔تم۔بے فکر ہو کر جاؤ ہماری طرف سے ۔۔اور سارا دیھان ٹائگر کو واپس لانے پر لگا دو۔۔اتنا تو مجھے بھی پتہ ہے جب تک ٹائگر خود نہیں چاہے گا کہ کوئی اسے ڈھونڈ سکے تب تک کوئی بھی اسے نہیں۔ لا سکتا لیکن اب دانین واپس آگئی ہے تو اسے بھی آنا ہوگا۔۔اخر دانین اسکی امانت ہے۔۔اور ہم اسکی زمہ داری ۔۔تو وہ کیسے ہم سے لا تعلق رہ سکتا ہے ۔۔اور یہ لندن بھی تو کب سے اپنے مالک کے

انتظار میں ہے۔۔سونیا مسکراتے ہوئے بولی۔۔تو وہ بھی اسکی باتوں پر مسکراتے ان پر آخری نگاہ ڈال کر چلا گیا جب کے دل نے شدت سے اسے دیکھنے کی چاہ کی تھی جو نہ جانے کہاں غائب تھی اسکی حالت سے بے خبر اپنی دنیا میں مگن ۔لیکن۔ابھی اس سب کے لئے وقت نہیں تھا اسکے پاس اسی لئے وہ بنا اسے دیکھے ہی چلا گیا۔۔

سونیا نین کو اسکے روم میں لے ائی۔۔میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گی کہ آخر تمہارے ساتھ کیا ہوا ان دو سالوں میں جو ہم سے اتنا دور رہی کہ ہم تمہیں۔ ڈھونڈ بھی نہیں پارہے تھے ،کس نے کیا ہوگا تمہارے ساتھ ۔۔یہ سب میں نہیں بلکہ ٹائگر جب آئے گا تو خود ہی وہ مجرم بھی سامنے آجائے گا جسنے ہماری معصوم سی دانین کو ہم سے جدا کر دیا۔۔سونیا اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے پیار سے بولی لیکن اس شخص کے لئے زرہ بھی لچک نہیں تھی لہجے میں جس نے یہ سب کیا تھا ۔۔نین نے تھوک نگلا جب سونیا کا یہ

حال۔تھا کہ وہ لفظوں سے ہی اسے موت کے گھاٹ اتار دینا چاہتی تھی ، تو عالم کیا کریگا اسکے ساتھ جس نے یہ سب کیا تھا۔۔وہ صرف سوچ کر رہ گئی کچھ بولی نہیں۔۔

چلو تم آرام کر لو میں چلتی ہوں۔ ویسے بھی کافی رات ہوگئی ہے۔۔ہمم سونیا اسے کہتی وہاں سے چلی گئی جبکہ نین کھڑکھی کے پاس آکر پردے سائڈ پر کرتی اس پورے چاند کو دیکھنے لگی جو اپنی روشنی اس پوری اندھیری دنیا میں پھیلائے ہوئے تھا۔۔

میں جانتی ہوں عالم شاہ کہ جٹ پر بیٹھنے سے پہلے تک آپ مجھے ہی دیکھ رہے تھے اور جب میرا پاؤں لڑکھڑایا تب بھی آپ دیکھ رہے تھے پر آئے نہیں خود مجھے سہارا دینے کے لئے ۔۔کیونکہ جانتے تھے کہ میں خود ہی اپنا سہارا ہوں۔۔اپ کو سمجھنا بہت مشکل ہے شاہ جی ۔۔۔اپ دیکھاتے کچھ ہیں اور کہتے کچھ اور ہیں۔۔مجھے سمجھ ہی نہیں آتا ۔۔دل

کچھ کہتا ہے دماغ کچھ --دونوں کی جنگ میں گھر کر رہ گئی ہوں میں ۔لیکن میں جانتی ہوں دل ہمیشہ ٹھیک ہی کہتا ہے--اور وہ یہ ہی کہتا ہے کہ اپ۔چاہے کچھ بھی کہہ لیں--لیکن یہ سب آپ میری حفاظت کے لئے کرتے ہیں تاکہ میں آپسے کہیں بہت دور نہ چلی جاؤں ،آپ نے دیکھاپیلس میں دونوں ہی مرتبہ میں نہ رہ پائی بلکہ کسی نہ کسی طرح مجھے وہاں سے باہر نکلنا پڑتا لیکن ویلا میں میں جتنے بھی دن رہی محفوظ رہی اور اندر ہی رہی اسی لئے اس بار اپنے مجھے یہاں ہی بھیجنے کا فیصلہ کیا----دیکھیں نہ آپ کہتے ہیں ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں جس سے ہم ایک دوسرے کی فکر کرتے پھیریں لیکن اس کے باوجود آپ میری فکر کرتے ہیں --اور میں کروں توکہتے وہ غلط ہے خود کریں تو ٹھیک واو۔یہ ٹھیک ہے--وہ طنزیہ ہنسی ہنستے واشروم فریش ہونے چل دی

--

---

وہ اس وقت ہڈی زیب تن کئے ، چہرہ ماسک سے کور کئے --اوپر اپنے خفیہ راستے سے گیا تھا ---

آہ --نہیں --چھوڑ دو مجھے جانے دو --اہ جانے--جانے دو ..وہ اپنی جتن سے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو چکی تھی مگر شائد اس شخص نے اسے سب کے سامنے رسوا و زلیل کرنے کی قسم کھا رکھی وہ جب جب اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی وہ اسکا منہ اپنے پتھر ہاتھوں سے لال کر دیتا ہونٹ اسکے پھٹ چکے تھے جلد کھڑچ گئی تھی جسکے باعث خون وہاں

سے بھی رسنے لگا تھا مگر اس لڑکی کو اس درد کی پروا نہیں تھی جتنی اپنی عزت لوٹتے سے ہو رہا تھا۔۔وہ یہ سب وہاں دیوار سے لگ کر بے قابو کر دیکھ رہا تھا تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ لے وہ تو یہ سب دیکھ ہی دیر میں وہاں سے ہونے لگا۔۔لیکن اسے ابھی صرف وہاں ملاحظہ کرنا تھا۔۔وہ کچھ اگے بڑھ گیا۔ ۔۔۔۔ اہ۔۔اہ۔۔۔اہ۔۔۔۔نہیں۔۔مار دو ۔۔مار ڈالو۔۔مجھے پر یہ ظلم مت کرو پلیز لیو می۔۔کچھ آگے آنے پر ایک اور دردناک نظارہ دل دہلانے کے لئیے کافی تھا۔۔ اوہ تجھے بہت شوق ہے نہ مرنے کا تو چل کالا تیرا یہ شوق بھی پورا کر دیگا بیبی ، پر پہلے میری ہوس تو مٹا لو ۔۔ہاں۔۔ہاہاہاہا۔۔ کمینگی سے کہتا وہ اسکے کپڑے پھاڑ کر اسے برہنہ کر چکا تھا۔۔نہیں۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھے خود کو چھپانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔۔ ارے میرا بیبی اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کالا اسی کام کے لئیے تو ہے میری جان ۔۔وہ تمہیں

جان سے مارنے کر شیر کے آگے چھوڑ دے گا -- اور پھر وہ تمہارا یہ جسم جسے میں کچھ ہی پلوں میں روند ڈالوں گا کچا چبا کر نگل جائے گا --ہاہاہا--اجاونہ بیبی وہ اسکے بال بے دردی سے پکڑتے پھنکارا--ٹائگر کی آنکھیں یہ مناظر دیکھتے لہو لوہان ہوگئیں-- وہ پورے پنجرے کی سیر کر چکا تھا ہر طرف دردناک منظر دیکھنے کو ملتا مظلوم کی آہوں بقائیں ہی ہر طرف سننے کو تھی جنہوں نے ٹائگر کے دل میں آگ کا دیا تو جلا دیا تھا--اب دیکھنا یہ تھا یہ آگ کیسے ان سب کو جلا کر راکھ کرتی ہے--

---

وہ بیسمنٹ کے ٹوئلیٹ میں موجود تھا اسوقت ۔ٹائگر کونے والے ٹویلئیت میں گھسا جسکے اوپر روشن دان کی جعلی لگی تھی وہ اوپر چڑھا اور وینٹ کا ڈھکن اتارا۔ ٹائگر نے روشن دان کی جعلی اتار کر نیچے پھینکی اب وہ کسی ناگ کی طرح رینگتے اندر گھسا یہ وینٹ تھے اور ہوا کے لئے سارے محل میں پھیلے تھے اندر لمبی سی سرنگ تھی ۔اتنے چوڑے کہ وہ اس میں سینے کے بل لیٹ کر رینگ رینگ کر آگے بڑھ سکتا تھا۔۔ سی سی ٹی وی وہ پہلے ہی جام کر چکا تھا وینٹ کے اندر سرنگ میں وہ کہنیاں گھسیٹ گھسیٹ کے آگے پیچھے ہوتے بڑھ رہا سے تھا ۔۔ ہر تھوڑی دیر بعد راستے میں کوئی جعلی اتی اور وہ اس جھانک لیتا ۔۔۔نیچے بہت سے کمرے بنے ہوئے تھے جن میں غلیظ کام سر انجام دئیے جارہے تھے ۔۔۔پاشا کے کمرے تک وہ رینگتے رینگتے پہنچ چکا تھا ہاں چوکور جالی تھی۔جس سے پاشا کے

کمرے کا کہنیوں تلے لیٹ کر نظارہ کیا جا سکتا تھا ۔۔اور اس وقت ٹائگر کی دماغ کی رگیں تن گئی ،اس کمرے کا منظر دیکھ کر۔۔ جہاں وہ ایک معصوم کو اپنی درندگی کا نشانہ بنا چکا تھا ۔پاشا کی زندگی اس جسم سے شروع ہوکر اسی پر ختم ہوتی ہے۔۔تم لڑکیاں ہوتی ہی ہم مردوں کی تسکین کے لئیے ہو ۔۔پاشا اپنے نیچے نازیبا حالت میں پڑی اس معصوم تھا نیلی آنکھوں والی کی زندگی تباہ و برباد کرتے کمینگی سے بولا ۔۔اسکے ہونٹوں پر اتنا تششدد کیا گیا تھا کہ خون فوارے کی صورت کیا گیا نکل رہا تھا ہونٹوں کا یہ حال تھا تو اسکے بدن پر کتنا تشدد ہوگا پاشا اپنی نفس کی تسکین کر چکا تھا اسی لئیے اسپر سے اٹھتے ہوئے بیڈ سے نیچے بے دردی سے پھینک چکا تھا وہ لڑکی تو شائد اب بولنے کے بھی قابل نہ رہی تھی ۔ٹائگر کے بس سے باہر ہوگیا تھا وہ یہاں اب اور نہیں رک سکتا تھا مگر یہ کیا وہ جیسے ہی پیچھے ہونے لگا

تھا واپس سے نیچے دیکھنا پڑا وہ چہرہ --پاشا کا چہرہ دیکھ کر اسکی آنکھوں کے سامنے ایک منظر آیا جس نے اسکے تن بدن میں آگ لگا دی تھی-- پاشا --تیری موت ارہی ہے --بس تھوڑا سا اور عیاشی کر لے --جی لے یہ زندگی کیونکہ ٹائگر تجھے اب زیادہ وقت نہیں دے گا --

بہت جلد ہم ایک دوسرے کے سامنے ہونگے مگر فرق اتنا ہوگا کہ تو میرے قدموں میں بیٹھے اپنی موت کی بھیگ مانگ رہا ہوگا لوگ زندگی کی مانگتے ہیں مگر تو موت کی مانگے گا کیونکہ تیری زندگی میں اس جنت سے نرخ بنا دونگا --جس میں نہ تو جی پائے اور نہ ہی مر پائے گا --جسٹ ویٹ اینڈ واچ-وہ --وہ اظطرابی کیفیت میں ڈریگن جیسے اپنے منہ سے آگ نکال رہا تھا --اور بہت جلد یہ آگ اس پاشا کے پنجرے یعنی محل کو اپنی لپیٹ میں لینے والی تھی--پاشہ کا وہ ٹھکانہ تھا تو محل لیکن ٹائگر کی نظر میں کسی پنجرے سے کم نہ تھا --اسی لئے وہ اسے پنجرہ کہتا تھا--وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی وہاں سے نکل گیا اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہونے دی--ٹائگر وہاں سے سیدھا کوئج آگیا تھا جو اسکی یہاں

پر پناہ گاہ تھی۔۔وہاں آتے ساتھ وہ فریش ہونے واشروم چلا گیا پانچ منٹ بعد آیا تو اسکے ملازم اسے تیار کرنے لگے۔۔پھر ایک ملازم نے کھانہ میز پر لگایا اور وہ کھانے لگا۔۔کھا کر وہ اپنے روم میں آگیا۔۔جہاں اسنے ایک بہت بڑی پلیننگ ترتیب دینی تھی۔۔

---

اوہ ریحان بیبی ۔۔تمہیں کیا ہوگیا ہے کب سے دیکھ رہی ہوں تم مجھے اگنور کیئے جا رہے ہو۔۔کم ان اب بس بھی کرو جو بھی بات ہے وہ سوٹ آؤٹ کرو اور مجھے کسی کرنے دو یار کتنا وقت گزر گیا ان لبوں سے جدا ہوئے اب انہیں ایک دوسرے سے ملا دیتے ہیں ویسے بھی مجھے بہت پیاس لگی ہے۔۔تالیہ بولڈ تھی ہمیشہ سے ہی ،اور بعض اوقات بے باکی میں پہل وہی کرتی تھی ۔جسکا ریحان بھر پور ساتھ بھی دیتا ۔۔یہ سب وہ صرف اسی

کے ساتھ ہی کرتا تھا ۔۔اسنے تالیہ کے علاؤہ کبھی کسی کو میلی نگاہ سے بھی نہ دیکھا تھا وہ عفان سے بلکل الٹ تھا۔۔ریحان اس سے محبت کرتا تھا اسی لئے اسکی قربت میں خود کو مکمل طور پر ڈبو دیتا جب بھی وہ اسکے پاس آتی جبکہ وہ یہ بات بھی اچھے سے جانتا تھا کہ وہ ٹائگر کو پانا چاہتی ہے جو کہ ناممکن ہے اسی لئے وہ ٹائم پاس کرنے اسی کے پاس آجاتی تھی۔۔پر ریحان کی سوچ تھی کہ ایک دن اسکی محبت سے وہ اسے اپنا بنا لے گا اسکے حواسوں میں ٹائگر کی جگہ وہی ہوگا ایک دن ۔۔لیکن اس دن تالیہ اور تانیہ کی گفتگو سن کر اسکے دل میں دراڑ پڑ گئی تھی جسکی وجہ سے وہ اسے کافی دنوں سے اکھڑا اکھڑا تھا پہلے تو تالیہ نے نوٹ نہیں کیا مگر پھر اسے اسکا یہ رویہ کھٹکنے لگا۔۔اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ وہ آج اس سے پوچھ ہی بیٹھی تھی ۔۔

یہ سوال تم خود سے پوچھو تو زیادہ بہتر جواب ملے گا۔۔ریحان اسکے ہاتھ جھٹکتا دو قدم دور ہوتے نفرت سے بولا جبکہ اسکا یہ لہجہ تالیہ کے دل میں کسی تیر کی طرح جا لگا۔۔

کیوں ریحان کیا ہوگیا ہے مجھے سے بتاؤ گے نہیں تو پتہ کیسے چلے گا مجھے ۔۔ائی سوئر میں دوبارہ ایسا نہیں کرونگی جو تمہیں بات بری لگی۔ میری لیکن بتاؤ تو صحیح آخر مجھ سے کہاں چوک ہوگئی ۔۔تالیہ آنکھوں میں آنسو لئے بولی۔۔

اوہ رئیلی ایک بار ٹائگر برو کی امانت مل جائے تو دوبارہ انکے ساتھ تمہیں کچھ کرنے بھی نہیں دونگا سمجھیں ۔۔وہ اسے غصے سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔جبکہ تالیہ پر یہ جلمے دھماکے کی طرح گرے تھے ۔۔اسے کیسے پتہ چلا یہ سب اگر اس نے ٹائگر کو میرا بتا دیا تو۔۔اوہ نو۔۔اب میں کیا کروں ۔۔تالیہ کو اب حقیقت میں اپنی غلطی کا شدت سے

احساس ہوا تھا کہ وہ کیا کر بیٹھی ہے۔۔اوپر سے ریحان کا یہ رویہ ۔۔وہ یہ سب برداشت نہیں کر پارہی تھی کیونکہ ایسی سچویشن اسنے پہلے کبھی فیس نہیں کی تھی۔۔

بس۔ بہت ہوگیا۔۔

سونو دی مجھے بتا ہی دیں۔کہ آپ کی۔ یہ چھوٹی چلی کس پر گئی ہے۔۔انتہا درجے۔کی کاہل نیند کی دیوانی اتنی کے۔ انسٹیٹیوٹ تک جانے۔ کا ہوش نہیں۔ ہے محترمہ کو اور۔ اسے نیند سے اٹھانے کے چکر میں آج۔ پھر ہم لیٹ ہو جائیں گے۔۔

ناشتے۔ سے ہوتا انصاف۔ کرتے۔ علینہ سونیا کو انا کی حرکتوں پر ڈانٹ پروانے کی تیاری بھی کر رہی تھی۔ یہ الگ بات۔ کہ انا کے بغیر اسکا بھی جانے کا دل نہیں کرتا تھا ۔۔

سونیا کوفی کے چھوٹے چھوٹے سیپ لیتی۔ مسکرا دی۔۔۔

اور ہاں سونو دی۔ انا نہ۔۔ابھی اسکی بات ۔ پوری۔ بھی نہیں ہوئی تھی کہ کمر۔ پر پڑنے۔ والا۔ تھپر۔ شدید تھا۔ اور وہ کراہ کر۔ رہ گئی ہاں تو کچھ کہہ رہی تھیں آپ علینہ ۔۔؟؟

غصے سے اسے گھورتے۔ ہوئے انا۔ ساتھ والی۔ کرسی۔ پر بیٹھتے بولی ۔۔

ساتھ ہی علینہ کا آدھا بچہ ہوا جام۔ لگا بریڈ۔ بھی کھانے لگی اپنے بریڈ پر جام۔ لگانے کا تکلف کون کرتا۔۔دیکھے۔ دی۔ دیکھ لے آپ اسکی حرکتیں علینہ جو ابھی تک اپنی کمر سہلا رہی تھی۔ انا کی اگلی حرکت۔ نے تو۔ جلا ہی ڈالا۔ تھا۔۔

بیڈ مینرز انا۔۔کتنی بار۔ سمجھایا ہے تمہیں لیکن تم پھر وہی حرکتیں کرتی ہو۔۔وہ جو علینہ کا دوسرا لگا بریڈ بھی چھین کر کھانے لگی تھی سونیا اسکی یہ حرکت دیکھ کر اسے دپٹتے ہوئے بولی۔۔اوپس سو سوری دی ۔۔ائیندہ خیال رکھونگی ۔ہمیشہ والا جواب انا کی طرف سے آیا جسپر وہ سر ہلا کر رہ گئی ۔۔تمہارا واقع میں کچھ نہیں ہوسکتا ۔۔

آہ۔۔۔ہممم۔۔۔انا علینہ بیک وقت چیخی تھی سیڑھیوں پر نظر پڑتے ہی۔۔جہاں۔ سے۔ نین آرہی تھی انکی چیخ پر نین گرتے گرتے بچی۔۔اور اپنے اردگرد دیکھا کہ کہیں بھوت

اسکے پیچھے ہی تو نہیں جو وہ اسے ہی دیکھ کر چیخی تھیں۔۔لیکن اپنی پیچھے ارد گرد کچھ نہ پاکر وہ کندھے آچکا کر انکے پاس چلی ائی۔۔

سونیا انکی چیخ پر سامنے نین کو دیکھ کر سر پر ہاتھ مار کر رہ گئی۔۔اب انہیں دانین کے بارے میں نہیں بتایا تونے سونو تو یہ تیری ہی غلطی تھی اب بھگتنا ان دونوں چڑیلوں کی چک چک ۔۔سونیا اپنا سر مسلتے نیچے سر جھکائے خود سے بولی ۔۔

بجائے مہمان سے سلام دعا کرنے کے انہیں دیکھ کر چیخے مارنا سیکھا ہے تم دونوں نے۔۔سونیا غصے کا لبادہ اوڑھے بولی۔۔تو وہ دونوں اسے سلام کرتی اب بھی حیران تھیں جو مسکرا کر جواب دیتی کھانا پلیٹ میں ڈالنے لگی۔۔

دی پر یہ کیسے اگئی۔۔مطلب کب آئیں کس کے ساتھ آئیں ۔اوہ مائی گاڈ کہیں برو سچ میں تو نہیں آگئے اگر آگئے تو وہ مجھ سے اب تک کیوں نہیں ملے۔۔انا سوچتے ہوئے منہ کے عجیب و غریب سے زاویے بناتی تقریباً چیخ ہی رہی تھی۔۔

بس کر جاؤ انا خاموش بھی ہو جاؤ کان پھاڑ دیئے تم نے ہمارے ۔۔سونیا کانوں پر ہاتھ رکھتی اسے بولی ۔۔تو وہ منہ بناتی جو اٹھی تھی دوبارہ سے بیٹھ گئی۔۔

ٹائگر نہیں رافع لایا ہے اسے کہاں سے کس طرح لایا ہے یہ جاننا کسی کے لئے بھی ضروری نہیں ہے ضروری یہ ہے جسکو تم۔دونوں مس کرتی تھیں وہ تمہارے سامنے موجود ہے بس اب مل کر رہا خوش رہو ۔۔اور میرا سر مت کھاؤ ۔۔ سمجھی۔۔سونیا فورک

سے ان دونوں کی طرف اشارہ کرتے آنکھیں بڑی کرتی وارن کرتے بولی تو دونوں ہی سر ہلا گئیں--

ہاں اب میں آگئی ہوں تو اب ہم مل کر خوب مستی کریں گے --نین ماحول خوشگوار کرنے کو بولی--

اوہ دانی یو آر سو سوئیٹ بیبی-- مستی کرنے میں تو ہم ماسٹرز ہیں یار --قسم سے فل انجوائے کریں گے--علینہ چہکتے بولی --تو نین مسکرا دی --یس شی از رائیٹ--انا نے بھی ہاں میں ہاں ملائی --اور ناشتہ کرتی دونوں نکل گئیں--

---

پہلا نمبر ویکی کا ہے -- دوسرا جمبس-- تیسرا نکی -- اور پھر آخر میں پاشا قیدی ٹھاکر--ویکی اسکی طاقت ہے تو جمبس اسکی ضرورت ،اور پیچھے رہ گیا نکی تو اس میں اسکی جان بستی ہے --وہ یہاں نہیں ہے فی الحال انگلینڈ گیا ہے --ٹھیک آج سے تین دن بعد نائیٹ لیٹ پارٹی میں اسکی دردناک موت واقع ہوگی ----ٹائگر کارل بن کر آگیا ہے انکی زندگی میں کال لانے کے لئیے--اب ایک ایک کر کے وہ اس کال میں موت مانگیں گے لیکن انہیں موت نہیں ملے گی بھیگ مانگیں گے ویسے ہی جیسے وہ معصوم مظلوم اسکے آگے گڑگڑاتے مانگتے اور اسے رتی بھر بھی ان پر ترس یا رحم نہیں آتا --اس سے بھی بدتر حالت کر دے گا دی بلڈی کارل ٹائگر --وہ اسکے سامنے ایک ایک کر کے ساری تصویریں پھینکے اپنی رات بھر کی گئی سرچنگ کے مطابق

پلینگ سے آگاہ کرتا جا رہا تھا اور وہ جیسے جیسے بول رہا تھا رافع کی پلیکیں نم ہونے لگیں جنہیں وہ چھپا گیا لیکن وہ تو چیل کی آنکھ رکھتا تھا کیسے اسکی چھپائی نمی کو نہ دیکھتا۔۔ میلو ڈرامہ سٹارٹ نہ کیجیو ٹائم نہیں ہے چل اٹھ اور لگ جا کام پر ۔۔ ہاں کیوں نہیں میرے جگر۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتے مسکراتے بولا۔۔ صبح رافع کی آنکھ ٹائگر کی آواز پر کھلی تھی اسکی پلیننگ نے ساری ننید کا خمار اڑا دیا تھا ۔۔ وہ جب سے آیا تھا ٹائگر کو روم میں بند دیکھا تھا اسی لئے بنا اسے مخاطب کئے سو گیا وہ اپنی حالت پر ضبط کئے ساری رات جاگ کر پاشا کی سرچنگ کرتے پلیننگ کرتا رہا جو اب اسے وہ بتا چکا تھا۔۔۔۔

کارل دی بلڈی ٹائگر میدان جنگ میں قدم جما چکا تھا ان سب کی جڑیں کاٹنے کے لئیے۔۔۔وہ مسکرایا اسکی پلیننگ کا وہ قائل ہوا تھا۔اسنے وہ سوچا تھا جو ہینڈ تھے نہ کے اسکی انہوں۔ نے کبھی نہیں سوچا تھا آسی لئے تو وہ اسکے رائٹ لیفٹ جگہ پر۔۔جہاں وہ اپنی ذہانت اور دہشت سے بیٹھا تھا۔۔

---

بو س وی۔۔ویکی ۔۔وہ ویکی۔۔ابے کیا ویکی ویکی لگا رکھا ہے بک نہ کیا ویکی۔پاشا کا اسسٹینٹ ہانپتے ہوئے آیا تھا جو اسے وہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا جو وہ نہیں بول پا رہا تھا ۔۔پاشا تنگ آکر چلایا تھا۔۔ وہ ویکی مر وہ اینٹریس پر پڑا ہے ۔۔ کیا بک رہا ہے تو ہوش میں تو ہے نہ

۔۔اسکا گریبان پکڑے وہ دھارتے باہر کی جانب تیز ی سے گیا ۔۔مگر یہ کیا اینٹرِیس پر آکر تو اسکے قدم ہی جام ہوگیے تھے تو بڑھتا کیسے ۔۔ بھائی ویکی کو کیا ہوگیا ۔۔یہ کیسے ۔۔ہوا بھائی۔۔جمس اسکی طرف لپکتے چیخا تھا ۔۔چھوڑوں گا نہیں سالے کو ابے کون ہے وہ ڈھونڈو اسے ۔۔کس نے کیا ۔۔کس کی جرات ہو سکتی ہے یہ۔۔پاشا کے لب سے ادا ہونے والا فقرا یہی تھا ۔ ۔۔۔۔اگ لگادوں گا اس سالے کو کو لے کر آؤ زندہ میں خود اپنے ہاتھوں سے زمین میں دفن کروں گا اسے ۔۔۔پاشا ہوش میں آتے ہیں بھونکنا شروع ہوچکا تھا۔۔اس تمام منظر سے وہ دونوں سکرین پر نظریں گاڑھے لطف اٹھا رہے تھے ۔۔

رات ایک بجے۔۔۔

کون ہے --ہیلو کون ہے ابے بول بھی صحیح --ویکی کو پانچویں مرتبہ کال اچکی تھی وہ جب بھی اٹھاتا لیکن جواب ندارد ہی ہوتا --چھٹی کال پر اسنے تپتے لہجے میں غرا کر پوچھا -- آجا --اڈریس ٹیکسٹ کر دیا آہاں--کون بول رہا ہے --اگر جاننے کی۔ہمت رکھتا ہے تو اجایو-- ابے سالے ہمت کی بات کرتا ہم تجھے ابھی وہاں آکر تجھے اپنی ہمت کا ٹریلر دیکھاتے ہیں--وہ دانت پیستے کال کاٹ چکا تھا--

---

انکی اسٹیڈیز مکمل ہوچکی تھیں آخری بار کنسرٹ میں انہیں لندن کے سب سے بڑے میوزک انسٹیوٹ نے ریکوئسٹ کر کے اپنے پاس بلایا تھا کہ وہ انہیں جوائن کریں۔۔ انٹرنیشنل کمپیٹیشن میں انکے انسٹیٹیوٹ کا نام روشن ہو جائے گا جب وہ پارٹیسپیٹ کریں گے تو۔۔پانچوں ہی انٹرسٹڈ تھے ۔۔اس میں اس لئے پانچوں شیطانوں کے ٹولے نے اکھٹے ہی جوائن کیا تھا۔۔اور اب وہ یہاں پر اپنی کارکردگی کم ادھم زیادہ مچاتے ۔۔عفان اور کبیر نے تو ان بیچارے اسٹوڈینٹس کو تگنی کا ناچ نچا کر رکھا ہوا تھا ۔۔۔

سب ہی بہت تنگ تھے مگر کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ کچھ کہہ سکے ۔۔۔

وہ سب اکھٹے ہوتے تو وہاں اور کوئی نہ ہوتا ۔۔وہاں صرف ڈئیر ڈیول کا ہی گروپ تھا۔۔یہ نام بھی آنا کا ہی دیا ہوا تھا ویسے ان کی کوئی ڈیئروں والی کوئی بات نہ تھی ۔۔ایک

دوسرے کو چیڑ پھاڑ کھانے والے ہوتے ،ایک دوسرے سے بڑھ کر تگڑے جواب دیتے تو وہاں کا ماحول زرہ خوفناک ہوجاتا عام انسانوں کے لئے --

اب تو ٹائم بھی بہت کم رہ گیا تھا کنسرٹ آنے ہی والا تھا اور انکے پاس ایک ہفتہ تھا پورا سال انہوں نے تقریباً ویسٹ ہی کیا تھا موج مستی میں--اور اب بھی وہ سر پھرے ہر فکر سے آزاد انسٹیٹیوٹ میں کوئی کہاں تو کوئی کہاں اپنے اپنے شغل فرما رہا تھا--

اب آگے کا کیا پلین ہے ؟- کچھ سوچا ہے تم- لوگوں نے --؟تانیہ عفان اور کبیر کے پاس آتے ہوئے- بیزاری سے بولی--

کبیر تو اپنے گٹار پر۔ آہستہ آہستہ کوئی۔ نیو دھن ٹرائے کر رہا تھا جبکہ عفان کھانے سے انصاف کر رہا تھا۔۔تانیہ کبیر کو اپنے کام میں مشغول دیکھ خوش ہوئی۔ جبکہ اپنے۔ بھوکر ہیرو کو دیکھ کر کرہ کر رہ گئی جسے کھانے سے فرصت ملے گی تو کچھ پلین کریگا۔۔

کیا سوچنا ہے ۔۔،پریکٹس جاری رکھو سب ،،پھر پرفارمینس کی باری آئے گی تو کر دیں گے۔۔کبیر گٹار سیدھا کرتا۔ ان سے پر اعتماد سے لہجے میں بولا۔۔ تو تانیہ مسکرا دی۔۔

ویسے کافی۔ عقلمند ہوگیا ہے تو میرے ساتھ رہ کر۔ ، عفان نے اسے چھیڑا تو تانیہ اور کبیر کا قہقہ۔ گونجا۔۔

جوک نہیں مارا میں نے ،منہ بگاڑ۔ کر کہتا عفان انہیں گھور کر رہ گیا۔۔

تو کیا تمہیں واقع لگتا ہے کہ تو عقلمند ہے۔۔تانیہ جو کہنے والی تھی اس سے۔ پہلے کبیر بول پڑا۔۔

بہتر ہوگا۔ تو اپنا کام کرتا رہ۔ ورنہ۔ جو یہ تیرے دانت۔ کبھی کبھی نظر آتے ہیں نہ اپنی محبوبہ کو دیکھ کر تو ان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔۔عفان نے دل کے پھپھولے پھوڑتے جل کر کہا۔۔

یار اب تم دونوں۔ پھر سے لڑنا مت شروع ہو جانا ۔۔پلیز۔۔تانیہ جو کبیر کو ہی دیکھ رہی تھی کہ جو جوابی کاروائی کا خواہاں تھا۔۔اسے ٹوکتے ہوئے بولی۔۔

ویسے بتاؤ تو صحیح آخر تمہاری محبوبہ ہے کون ویسے تو کبھی کسی کو منہ نہیں لگایا تم نے اب کون سی پری دکھ گئی جو تمہاری محبوبہ کے عہدے پر فائز ہوگئی ۔۔تانیہ کبیر کو جانچتی نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔جو عفان کو کھا جانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا ۔۔

کیا مجھے ایسے کیوں گھور رہا ہے بتا نہ میڈم کچھ پوچھ رہی ہیں۔۔عفان کندھے اچکاتے اسے مزید تپانے کو بولا۔۔

علینہ ۔۔یک لفظی جواب دے کر وہ وہاں سے جانے لگا کہ سامنے سے وہ دونوں بھی آتی دیکھائی دی تو پھر سے بیٹھ گیا جبکہ تانیہ حیرت کے سمندر میں گھرتی چلی گئی۔۔اس نے محبت کی بھی تو کس سے ۔۔علینہ سے جسکی شادی شاید ہی ٹائگر اس سے کرواتا۔۔اسے اسکی پسند پر خوشی ہوئی لیکن اسکی قسمت پر افسوس بھی ہوا ٹائگر کا سوچ کر ۔۔

ہائے گائز کیسے ہو ۔۔علینہ انکے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔۔انا بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔بلکل ٹھیک ۔۔اپ کیسے ہو ۔۔کبیر گھمبیر لہجے میں بولا۔۔اوئے چپر گنجو ایسے کیا گھور گھور کر دیکھ رہا ہے علینہ کو۔۔نظریں نیچے ۔ائی بات سمجھ میں۔۔انا اسکو علینہ کو گھورتے دیکھ چکی تھی تبھی اسے وارننگ دیتے لہجے بولی کیونکہ جو بھی تھا وہ آپس میں جتنا مرضی لڑ لیتی مگر وہ کسی دوسرے کی ایک دوسرے پر پڑنے والی نظر برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔۔کبیر تنک کر رہ گیا کیونکہ یہ انا انہیں کبھی بھی اکیلے وقت گزارنے کا موقع نہیں دیتی تھی۔۔

ہیں چپڑ گنجو۔۔علینہ اس طرز تخاطب پر تو ہکابقا سی انا کو دیکھنے لگی۔جبکہ تانیہ ،عفان کو تو ہنسی آئی تھی کبیر کی حالت پر۔۔

ابے وہ دیکھ سامنے ، عفان کبیر کو سامنے سے آتے۔ ایک۔ اسٹوڈینٹ کی جانب اشارہ کرتے بولا۔۔

تو ہم کیا کریں۔۔یا تم اس لڑکے کو پہلی بار دیکھ رہے ہو۔۔تانیہ نا سمجھی سے بولی۔۔

ابے تو تو پھنسا ، جبکہ کبیر اسکی بات کا مطلب سمجھ گیا اسی لئے گفتگو میں دم ڈالا۔۔

آئیں ہیں ؟مجھے تم دونوں۔ پاگل سے کم نہیں لگ رہے۔۔تانیہ اور علینہ بیک وقت بولیں جبکہ انا بھی اب انکی بات سمجھ چکی تھی تبھی چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے

اس لڑکے کو ہی گھور رہی تھی۔۔ لیٹس گو گائز۔۔انا سے اب مزید صبر نہ ہوا تو اٹھتے ہوئے بولی تو وہ دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

علینہ اور تانیہ انہیں جاتا دیکھ خود بھی انکے پیچھے چل دیں۔۔جبکہ دونوں کو ہی۔ خطرے کا الارم سنائی دے رہا تھا۔۔

ابے او ادھر آ،کبیر نے کینٹین میں کام کرنے والے لڑکے۔ کو آواز دی تو وہ دوڑ کر۔ اسکے۔ پاس آیا تھا۔۔

کیا کیا ہے کھانے میں۔۔؟؟ اس نے۔ چلتے چلتے۔ اس لڑکے۔ کو کافی دوستانہ انداز میں۔ بازو سے تھاما۔۔ اور شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے سوال کیا۔۔

جج۔جی۔۔وہ صص۔صاحب ،وہ۔لڑکا مارے گھبراہٹ کے کچھ بول بھی نہیں پارہا تھا کیونکہ کبیر۔کسی۔سے۔اتنے نرم لہجے۔میں۔بات۔کرتا۔تھا۔تو عموماً اگلا انسان کچھ ایسی ہی۔کیفیتِ۔سے دو چار۔ہو جاتا۔۔

چل بیٹا ایسا کر۔سب لے آ۔۔،وہ ٹیبل دیکھ۔رہا ہے نہ؟وہاں لگلے 10 منٹس میں تو پہنچ جانا چاہیے ورنہ۔کبیر۔جھٹکے سے اسے چھوڑ کر انگلی اٹھا کر وارننگ۔دی تو وہ لڑکا۔جان بچ جانے پر۔سرپٹ۔وہاں سے بھاگا تھا۔۔

جبکہ کبیر نے پیچھے مڑ چیئرز پر بیٹھے۔انا اور۔عفان کو دیکھ کر وکٹری کا سائن دیا تھا۔۔

عفان سر پلیز مجھے جانے دیں۔۔پلیز مجھے۔ معاف کر دیں۔۔میں نے وہ سب کر لیا جو آپ نے کہا تھا۔ مگر۔ میں۔ یہ کیسے کھا سکتا ہوں۔۔وہ لڑکا روہانسے سے انداز میں گھٹنوں کے بل۔ بیٹھا عفان سے منتیں کر رہا تھا۔۔

جبکہ عفان۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے محض مسکرانے پر اکتفا کیئے ہوئے تھا۔۔

اسکے بلکل برابر میں کبیر اور انا ہنستے ہوئے اپنے اپنے۔ سیل فونز میں ویڈیوز بنا رہے تھے جبکہ علینہ اور تالیہ خاموشی سے ایک طرف بیٹھی یہ روز کا انکا میلو ڈرامہ بیزاری سے دیکھ رہی تھی ۔۔

جی ہاں تو لیڈیز اینڈ۔ جنٹلمینز ،اج۔ ہم اپنا۔ دیکھانے جا رہے ہیں۔۔ نیشنل میوزک انسٹیٹوٹ آف لندن۔ کے ایک بے حد۔ بریو اسٹوڈینٹ کا عظیم کارنامہ ،کبیر۔ نے کہتے۔ ہوئے کیمرہ زمین پر بیٹھے اس لڑکے۔ کی طرف کیا تو وہ سر جھکا۔ گیا۔۔

ارے ے ے اارررررے ے ے۔۔نا منا ناں۔۔اپنا چہرہ۔ کیوں۔ چھپاتے ہو میری جان۔۔،زرا سب کو۔ اپنا دیدار۔ تو کرواؤ۔ میری نازک اندام حسینہ ،کبیر نے بولنے کے ساتھ ہی۔ اسکا چہرہ۔ اوپر کر دیا۔۔

لڑکے کے اوپر منہ کرتے ہیں۔ ہر طرف قہقہوں کی بارش ہونے لگی۔۔کیونکہ وہ اس وقت۔ کافی مزاحیہ۔ سے گیٹ اپ۔ میں تھا۔۔

شاکنگ پنک منی اسکرٹ اور شارٹ سلیوز شرٹ۔ میں عجیب بے ڈھنگے سے انداز۔ میں۔ گولے۔ گنڈے۔ جیسے۔ لپ اسٹک۔ تھوپے اور بے شمار بلش آن کے ساتھ۔ آنکھوں میں بھر بھر۔ کر کاجل۔ ڈالے بالوں کی چھوٹی۔ سی پونی۔ بنائے۔ وہ قابلِ رحم لگ رہا تھا۔۔اسے دیکھ کر سب ہی ہنس رہے تھے۔ علینہ اور تانیہ جو بیزاری سے سارا تماشہ دیکھ رہی تھی اسکی شکل دیکھ کر۔ تو وہ بھی آؤٹ آف کنٹرول ہوگئیں۔۔

دراصل بات یہ تھی۔کہ عفان اور کبیر نے کینٹین سے کافی۔ سارا کھانا منگوا کر۔ ایک فریشرز کو فریشرز ٹریٹ کا کہہ کر ساتھ۔ کھانے کو بلایا تھا اور۔ جب وہ بیچارہ۔ بنا انکی چال۔ سمجھے خوشی خوشی وہاں آگیا۔۔ تو کبیر نے نا صرف۔ سارے۔ کے سارے۔ کھانے میں لال مرچ کے پیکٹس ملا کر اسکے۔ سامنے۔ رکھوا دیا بلکہ اسے ڈرا دھمکا کر زبردستی۔ یہ گیٹ اپ بھی۔ دلوایا۔۔

اب وہ فریشر اسٹوڈینٹ۔ پچھلے 20 منٹس سے انکی۔ منتیں کر رہا تھا مگر مجال ہے۔ جو وہ شیطان اسکی جان بخشنے کو تیار ہوں۔۔ کینٹین میں اس وقت۔ کافی رش تھا۔ سب ہی۔ دائرے کی شکل میں کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ مگر۔ کسی کی ہمت نا تھی جو انہیں روکتا۔۔

کم ان بیبی کم ان۔۔ جلدی اسٹارٹ کرو اسکے۔ بعد سوئیٹ بھی تو ہے ۔۔ عفان نے کبیر سے ہائی فائی۔ لیتے ہوئے زو معنی۔ انداز میں کہا تو کینٹین میں دبے دبے۔ قہقے گونج اٹھے۔۔

انفف بہت ہوگیا ٹائم ویسٹ اور اسے زلیل کرنا بھی چلو اٹھو اور پریکٹس کرو اپنی اپنی۔۔باقی سب بھی جاؤ یہاں سے ڈرامہ سین اینڈ ہوا۔۔علینہ جسے اس بیچارے پر ترس آہی گیا تھا تو انہیں ڈپتے باقی سب کو چلتا کرنے لگی اور سب کبیر عفان انا سمیت ہی چل دیئے۔۔

---

آگیا ہوں سالے آجا سامنے کون سے بل میں چھپ کر بیٹھا ہے میں بھی تو دیکھوں کس میں اتنی جرات آگئی ویکی کی ہمت کو للکار رہا ہے۔۔ ابے انا۔۔وہ ادھر ادھر دیکھتے کسی بھوکے کتے کی طرح بھونک رہا تھا۔۔ غلطی۔۔غلطی کردی ویکی۔۔تو نے بہت بڑی غلطی کردی

اکیلا آگیا۔۔مجھے لگا اپنی آدھی پلاٹون کو بھی اپنے ساتھ ہی جہنم واصل کرنے تو ضرور ساتھ لائے گا۔۔۔وہ اسکے پیچھے بڑے سے درخت کی اوٹ سے نکلتے بولا۔۔ ہاں تو کیا نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔تیوری چڑھا کر پوچھا گیا۔۔ ۔۔نہیں آنا چاہیے تھا ۔۔وہ اسکے سامنے غرایا تھا۔۔۔

ابے تو ہے کون سامنے تو۔۔بولتے بولتے اسکی زبان کو بریک لگی تھی اسے دیکھ کر اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے ۔۔۔اسی لئیے اپنی آنکھیں زور سے مسلتے بند کھول کر کے تصحیح کرنی چاہی جب اسے لگا وہ حقیقت میں اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی غلطی کا اسے احساس ہوا ہاں وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا اسے یہاں اس گھنے جنگل میں

اکیلا نہیں آنا چاہیے تھا ۔۔۔ ت۔۔ت۔۔تم۔۔تم ژندہ ہو۔۔لز رتی آواز ۔

کیوں یقین نہیں ارہا۔۔کوئی بات نہیں ابھی اجائے گا۔۔۔۔وہ اپنا چاقو نکالتے ہوئے اسکے قریب آکر بولا۔۔ اس وقت اسکی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت تو ویکی میں بھی نہیں تھی۔۔۔اسے اپنی موت نظر آچکی تھی اسکی لہو رنگ ہوتی آنکھوں میں۔۔ اسنے اس چاقو سے اسکی زبان کاٹ کر پھینک دی تھی ۔۔رافع پیچھے سے ایک ہاتھ سے اسکے بازوؤں پر گرفت جمائے ہوئے تھا تو دوسرے ہاتھ سے اسکا منہ کھول رکھا تھا ۔۔۔۔زبان کاٹنے کے بعد اسنے اسکا دایاں کان کاٹا ۔۔وہ چیخ رہا تھا چلا رہا تھا لیکن اس میں بھی اسے اس قدر درد اور تکلیف ہو رہی تھی کہ وہ منہ بند ہی رکھنے کے کوشش کرتا مگر یہ کیا زبان کاٹی گئی تھی اسکی خون اسے منہ بند بھی تو نہیں کرنے دے رہا تھا۔۔اس قدر اذیت تو شاید کسی انسان ہی نے کسی کو دی ہوگی ۔۔کان

لیا کاٹنے کا بعد اسکی آنکھوں میں اپنا چاقو گھونپ کر باہر نکال پہلی دائیں آنکھ پر یہی عمل کیا پھر بائیں آنکھ پر بھی۔۔اخری حملہ اسنے اسکے سینے پر کیا تھا بڑی ہی بے دردی سے اسنے آسکا سینا چیڑ کر رکھ دیا تھا کچھ اس طریقے سے چیڑا گیا تھا کہ اسکا انٹرنل اب نظر آرہا تھا جہاں سے خون کسی تیز سیلاب کی طرح بہہ رہا تھا اب اس شخص کی سانسیں تھم چکی تھیں ہمیشہ کے لئیے وہ ویکی جو آج تک لوگوں کے دلوں پر صرف خوف ہی خوف بھٹاتا آیا تھا وہ خود اس حال میں ہوگا ایک دن کسی نے سوچا بھی نہ ہوگا۔۔۔

Bloody Tiger is back in his bloody form to bring you all to hell

وہ اتنے زور سے گرجا تھا کہ باول بھی کپکپانے پر مجبور ہو گئے تھے اسکی گرج سے --

---

ویکی کس --کسنے کیا یہ تمہارے ساتھ کس نے--کون ہے وہ جس نے میرے ویکی کو مجھ سے چھین لیا--جلا کر راکھ کر دوں گا اسے اور اسکی ساری نسلوں کو --پاشا ہوش میں آتے ہی اپنے ازلی انداز میں دھاڑا تھا--اس دھاڑ سے سارے سیکیورٹی گارڈز کانپ گئے تھے---پاشا اپنی گن پوکٹ سے نکالتے ہوئے اسے لوڈ کرتے سب کھڑے گارڈز کو

اڑا چکا تھا۔۔یہ اسکی اندر کی آگ کو بجھانے کا ایک اپنا ہی طریقہ تھا اپنے ہی بندوں کو گولیوں سے بھون ڈالنا ۔۔ ڈھونڈو اس سے کون ہے وہ پتہ لگاؤ ابھی اور اسی وقت کس میں اتنی جرات آگی کہ وہ پاشا سے اسکی طاقت چھین سکے۔۔ ایسی موت ماروں گا کہ عبرت کا نشان بن جائے گا ہر اس کتے کے لئیے جو پاشا پر نظر بھی ڈالنے کی کوشش کریگا۔۔ جی بھائی فکر مت کرو ابھی میں جاتا ہوں آدمیوں کو لے کر لا اور تب تک واپس نہیں آؤں گا جب تک اس کتے کو آپکے قدموں میں کر پٹخ نہ دوں۔۔۔۔جمبس بھی خود کو سنبھالتے اب اپنے اصل روپ میں آچکا تھا۔۔

اب دیکھنا اس کتے کی لاش دیکھتے ہی وہ دوسرا بھی دوڑا دوڑا چلا آئے گا۔۔ٹائگر جنگل میں یہاں سے وہاں ٹہلتے بولا۔۔

---

انگلینڈ

آج کی ہی فلائیٹ سے میں آجاؤں گا رشیا ۔۔پاشا فکر مت کرو آکر اس کتے جس نے ایک ایک کر کے میرے دوست سے اسکے خاص آدمی چھین لئیے کو تیرے سامنے لیکر آؤں گا ۔۔جو تم نے پکس بھیجی ہیں ان میں عالم پھر سے پیدا ہوگیا ہے ۔۔اسے دیکھ کر لگتا ہے جیسے

جیسے وہی تو تھا اس قدر دردناک موت کی گھاٹ اتارنے والا عالم ہی مار سکتا۔۔۔بات کرکے وہ فون رکھ کر جیسے ہی پلٹا تھا متحیر رہ گیا ۔۔وہ۔کچھ سوچتا سمجھتا اس سے پہلے ہی اس نے اپنے چاقو سے تھا موت پیٹ پر وار کر دیا ۔۔اہ ساتھ ہی دل خراش چیخ نے استقبال کیا کے فرشتے کا۔۔ اسنے پھر سے وار کیا لیکن اس بار اسکی ڈائیریکٹ گردن تن سے جدا کی تھی بڑی مہارت سے۔۔ اب تیری باری پاشا۔۔۔ارہی ہے تیری موت بس کچھ لمحے اور کرلے زنا ۔۔

---

دایان یہ رافع کہاں ہے کب سے نظر ہی نہیں آیا۔۔تیمور جو کافی دنوں سے نوٹ کر رہے تھے آج اس سے پوچھ ہی بیٹھے۔۔

کہیں وہ پھر سے اسکی تلاش میں تو نہیں نکل پڑا۔۔دایان کے خاموش رہنے پر انہوں نے مشکوک نظروں سے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

دایان چار دن پیچھے چلا گیا۔۔

جب رافع اسکے پاس آدھی رات کو آیا تھا۔۔

رافع تم اس وقت یہاں کیا کر رہے تمہیں تو ویلا ہونا چاہئیے تھا نہ پھر

-- تم۔یہاں--دایان اسے رات کے تین بجے اپنے سامنے دیکھ کر ٹھٹھکا اگر وہ اس وقت یہاں تو یقیناً کوئی بہت بڑی بات تھی--

ہادی دیھان سے میری بات سن--رافع اسے ٹائگر کے بارے میں سب بتاتا چلا گیا--ہادی کا بھی رنگ فق ہوا وہ سب سن کر --لیکن جلد ہی خود کو سنبھال بھی لیا --اخر خوشی کی بات تھی وہ صحیح سلامت تھا کیا ہوا جو دو سال وہ کچھ نہ کر سکا--اللہ نے اسے آرام کرنے کا موقع دیا تھا تاکہ نیند پوری کر لے --اور جب اٹھے تو دشمنوں پر۔ ٹوٹ پڑے--

نین کا سن کر بھی اسے خوشی ہوئی۔۔اور جب اسنے ٹائگر اور نین کے نکاح کا بتایا تب اسکی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔۔اب مشکل وقت سے وہ بہت جلد نکلنے والے تھے ۔۔

اور پھر رافع کو اسنے بھیج دیا ۔۔ساتھ بہت سا سامان دے کر ۔۔اب پیچھے وہ اکیلا رہ گیا تھا اور سب اسے ہی سنبھالنا تھا۔۔

ہاں گیا ہے وہ اور شائد کوئی سراغ مل ہی جائے اسکا بھی کیونکہ دانی تو مل گئی ہے۔۔۔ہم۔نے ہار نہیں مانی تھی لیکن انہیں ڈھونڈنا بھی چھوڑ دیا تھا پر رافع وہ ہر روز اپنا کام نپٹا کر جاتا لیکن روز ہی خالی ہاتھ اتا اب جب وہ لڑکی مل گئی ہے تو بہت جلد وہ بھی مل جائے گا۔۔

اوہ یہ تو اچھی بات ہے۔۔تیمور بھی خوش تھے۔۔

---

کون ہوسکتا ہے وہ جو ایک ایک کر کے سب کو ختم کر چکا ہے اب رہا تھا میں ہی تو بچا ہوں اکیلا ۔۔کیا واقع ایسا تو نہیں جو نکی کہہ ۔۔عالم کہیں وہ آ تو نہیں گیا پر ایسا کیسے ہوسکتا ہے اس رات میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے مار کر سڑک کے بیچ میں گاڑیوں کی خوراک بنانے چھوڑ دیا تھا۔۔ ہاں اور یہی تو تو نے سب سے بڑی غلطی کی تھی مجھے چھوڑ کر ۔۔اپنے پیچھے اسکی آواز سن کر اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا تھا۔۔عا۔۔عالم۔۔ وہ آج اسکے سامنے بیٹھا تھا

اسی کے روم میں صوفے پر آرام دہ انداز میں چاقو پر اپنی دو انگلیاں پھیرتے اس پر پھونک مار کر پاشا کی طرف نظریں گاڑھیں جن میں اس وقت خون اتر آیا تھا۔۔۔پاشا نامحسوس انداز میں دو قدم پیچھے ہوگیا۔۔ ت۔۔تو۔۔تم ژندہ ہو ۔۔اٹکتے لہجے میں پوچھا گیا ۔۔مانو اسے دیکھ کر جان ہلک میں اٹک کر رہ گئی ہو ۔۔ ہاں میں ژندہ ہوں ۔۔تجھے مارے بغیر کیسے مر سکتا تھا میں۔۔ہاں۔۔تو وہ اہم جز ہے میر ی زندگی کا جسکے لئیے اپنی زندگی جینا چھوڑ دی بس دن رات لگ گیا اسی مقصد کے پیچھے کہ تجھے دردناک موت دونگا۔۔اور دیکھ آج میں تیرے سامنے یوں تیرے اتنے قریب ۔اپنی نشست سے اٹھتا وہ ایک دم اسکے پاس آیا تھا۔۔اور اپنا چاقو اسکے چہرے پر پھرنے لگا ۔۔ پاشا خوف سے تھر تھر کانپنے لگا تھا ۔ آج اسے اپنی موت واضح نظر آرہی تھی۔۔اور کوئی اسکی مدد کے لئیے نہیں آنے والا تھا ہاں

کیسے آتا اور کون آتا عالم اگر اسکی آرام گاہ میں موجود تھا تو اس کا مطلب باقی سب باہر اپنے اپنے انجام تک پہنچ چکے تھے۔۔ اور اب اسکی باری تھی۔۔ میں عالم سلطان شاہ دی بلڈی ٹائگر تیرے سامنے تیری موت بن کر کھڑا ہے دیکھ لے آخری بار کیونکہ پھر تجھے یہ دنیا دیکھنا نصیب نہیں ہوگی۔۔

کہتے ہی اسکے سینے کے لیفٹ سائیڈ پر دو دفعہ چاقو سے وار کر دیا تھا ۔۔ اہ۔۔اہ۔۔اہ۔۔اہ۔۔۔اہ۔۔ درد بھری چیخ آسمان کو پھاڑ کے رکھ گئی تھی اسکی ۔۔۔ عالم اسے بالوں سے پکڑتے گھسیٹتے ہوئے نیچے لے کر آیا تھا خون سے لے پت وہ بے جان ہوتے زمین کے ساتھ ڑگرتا چلے جا رہا تھا۔۔۔عالم اسے یہاں موت نہیں دینا چاہتا تھا ۔۔وہ اسے

اسی جنگل میں تڑپا تڑپا کر مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔جہاں اسنے اسپر پیٹھ پیچھے وار کر کے اسکے دو سال ضائع کر دئے تھے۔ وہاں وہ اسے لایا بھی تو کیسے رسی سے اسکی گردن باندھ کر گاڑی سے لایا تھا اسے۔۔۔لیکن ابھی تک عالم کی بدلے کی آگ تو نہیں بجھی تھی ۔۔ جنگل میں اسی جگہ اسے لا کر پٹخا تھا جہاں آج سے دو سال پہلے اسنے اسپر گھات لگائی تھی ۔۔جہاں وہ اپنا بدلہ ادھورا چھوڑ گیا تھا صرف اس پاشا کی وجہ سے اسنے اسی جگہ اسے اپنی طرف سے تو مار ہی دیا تھا مگر وہ آج ژندہ کھڑا تھا اسکو موت کے منہ میں پھینکنے کے لئیے۔۔ اسے وہاں پھینک کر وہ اسکے پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

وہ درد سے دہرا ہو گیا تھا ۔۔

اپنے شوز اتارو۔۔ پاشہ۔ نے حیرانگی سے اسے۔ دیکھا۔۔

ج۔۔ جاگرز کس۔۔کس لئے۔۔ عالم نے جواب دینے کی بجائے اسکی اتنی ہمت پر پوری۔ قوت سے ایک۔ تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔۔وہ لڑکھڑا گیا ۔۔چند لمحوں کے لئے اسکی آنکھوں کے سامنے دن میں تارے ناچ گئے آج اسے پتہ چلا تھا کہ دن میں تارے دیکھنا کیا ہوتا ہے۔۔

دوبارہ کوئی۔ سوال مت کرنا، شوز اتارو۔۔

For more visit (exponovels.com)

پاشہ خشمگیں نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ رافع نے اسپر روالور تانے ہوئے ریوالور کے چیمبر کو ایکبار۔ جتانے۔ والے انداز۔ میں حرکت۔ دی ۔عالم کا اسکی اس جرات پر تو غصہ بھڑک گیا اسنے ایک اور تھپڑ اسکے دوسرے گال پر۔ دے مارا۔۔

اب دیکھو اس طرح ۔۔شوز اتارو۔۔

اسنے سختی سے کہا۔۔ پاشہ۔ نے اس بار۔ درد سے کراہتے ہوئے۔ اسکی طرف دیکھے۔ بغیر۔ نیچے جھک کر۔ آہستہ آہستہ اپنے دونوں شوز اتار دیئے ۔۔اب اسکے۔ پیروں۔ میں صرف۔ جرابیں رہ گئیں تھیں۔۔

اپنی شرٹ اتارو۔۔ پاشہ نے پھر۔ اعتراض کرنا چاہا۔ مگر۔ وہ دوبارہ تھپڑ کھانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے اپنی شرٹ اتار کر عالم کی طرف۔ بڑھائی۔۔

نیچے پھینک ۔۔عالم نے۔ تحکمانہ انداز میں تپ کر کہا ۔۔پاشہ نے شرٹ نیچے پھینک دی۔۔ پینٹ اتار جلدی۔۔عالم کے کہنے پر جب پاشہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگا تو اسنے ڈھار کر کہا جس پر وہ جلدی سے وہ بھی اتارتا اسے نیچے پھینک گیا۔

اسنے رافع کو اپنے بائیں۔ ہاتھ۔ کو جیب میں ڈال کر کوئی چیز۔نکالی وہ پلاسٹک۔ کی باریک ڈوری کا۔ ایک گچھا تھا۔۔اسے دیکھتے ہی پاشہ۔ کو سمجھ آگیا وہ کیا کرنا چاہتے ہیں ۔وہ بے اختیار۔ پریشان۔ ہوا۔ ،شام ہورہی تھی ،کچھ ہی دیر میں۔ وہاں اندھیرا۔ چھا جاتا۔ اور وہاں۔ سے رہائی۔ کس طرح حاصل کرتا۔۔

دیکھو۔۔مجھے۔ مت۔ باندھو۔۔ مجھے۔ چھوڑ دو۔۔ تم۔ جو بھی چاہتے ہو میں وہ سب کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن۔ چھوڑ دو مجھے۔۔اس بار۔ اس نے مدافعانہ انداز میں کہا۔۔۔

عالم نے کچھ بھی۔ کہے۔ بغیر پوری قوت۔ سے اس۔ کے پیٹ۔ میں ایک گھونسا مارا۔۔ پاشہ کے منہ سے درد۔ بھری چیخ۔ اس جنگل میں گونجی تھی۔۔

No hay necesidad de decir tonterías

(No need to talk nonsense)

عالم نے جیسے اسے یاد کروایا -- اور۔ زور سے۔ ایک طرف دھکیلا--درد سے۔ بلبلاتے۔ ہوئے۔ پاشہ۔ نے اندھوں کی طرح اسکی پیروی کی--ایک درخت کے تنے کے ساتھ بٹھا کر رافع نے بڑی مہارت کے ساتھ اسکے دونوں۔ بازوؤں کو پتلے سے تنے۔ کے پیچھے لے جا کر اسکی کلائیوں پر وہ ڈوری۔ لیپٹنا شروع کر دی ۔ عالم ایک طرف ہو کر اسے ہی۔ دیکھ رہا تھا--

اسکے ہاتھوں کو اچھی طرح باندھنے کے بعد۔ رافع نے سامنے آکر اسکے پیروں کی۔ جرابیں اتاریں اور پھر اپنے ایک بیگ میں سے کینچی نکالی-- اور اس سے پاشہ کی شرٹ کی پٹیاں کاٹنی شروع کر دیں--ان میں سے کچھ۔ پٹیوں۔ کو اسنے۔ ایک بار پھر بڑی مہارت کے

ساتھ۔ اسکے۔ ٹخنوں۔ کے گرد۔ لپیٹ۔ کر گرہ لگا دی ۔۔پھر اسنے بیگ میں۔ ٹشو کا پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود۔ سارے۔ ٹشو۔ باہر نکال لئے۔۔

منہ کھولو۔۔پاشہ۔ جانتا۔ تھا اب وہ کیا کرنے۔ والا ہے۔۔

وہ جتنی گالیاں اسے دل میں دے سکتا تھا اس وقت دے رہا تھا۔۔رافع نے یکے دیگرے بعد وہ سارے۔ ٹشو۔ اس کے منہ۔ میں۔ ٹھونس دیئے۔ اور پھر۔ شرٹ کی۔ واحد بچ جانے والی۔ پٹی۔ کو گھوڑے کی لگام کی طرح اسکے منہ۔ میں ڈالتے ہوئے۔ درخت کے تنے کے پیچھے اسے باندھ دیا۔۔

رافع یہ سب کرنے کے۔ بعد۔ اطمینان سے بیگ۔ بند کر رہا تھا ،پھر چند منٹوں بعد وہ دونوں وہاں سے غائب ہو چکے تھے جانے سے پہلے عالم شاہ وہاں پر کیمرہ لگا کر گیا تھا۔۔اسی جنگل میں ایک ندی بھی بہہ رہی تھی۔۔جسکے کنارے وہ دونوں آکر بیٹھ گئے ۔۔رافع نے لکڑیاں اکھٹی کر کے آگ جلائی ساتھ ہی وہاں بیٹھنے کی جگہ بنائی۔۔اور دونوں بیٹھ کر ٹیبلیٹ لے کر بیٹھ گئے۔جس میں وہاں کا منظر تھا جہاں پاشہ اپنی زندگی کی بچی کچی سانسیں بھی موت کے کوئیں میں لے رہا تھا۔۔

انکے جاتے ہی۔ پاشہ نے خود کو آزاد کرانے کی کوشش شروع کر دی۔۔،مگر جلد ہی اسے اندازہ۔ ہو گیا۔ کہ وہ ایک بہت بڑی مصیبت میں قید ہو چکا ہے۔۔وہ یہ کیسے بھول گیا تھا کہ اسے یہاں پر قید کرنے والا کوئی اور نہیں عالم سلطان شاہ تھا جسکے قہر سے مافیا ورلڈ کانپ جاتی تھی۔۔اور اب وہ بھی اسکے قہر میں مقید ہو کر رہ گیا تھا۔۔

رافع نے بڑی مہارت کے ساتھ اسے باندھا تھا ، وہ صرف۔ ہلنے جلنے۔ کی کوشش۔ سے۔ خود کو۔ آزاد۔ نہیں کر سکتا۔ تھا۔ ، نہ ہی ڈوری ڈھیلی کر سکتا تھا۔۔ ڈوری اسکی حرکت کرنے پر اسکے گوشت کے اندر۔ گھستی چلی جا رہی تھی اس کی حالت اس وقت بے۔ حد خراب تھی۔۔ وہ نہ ہی کسی کو آواز دے سکتا تھا اگر دیتا بھی تو کوئی نہیں تھا اس گھنے جنگل میں اسکی آواز سننے کے لئے۔۔اسکی مدد کرنے کے لئے۔۔۔اور نہ کوئی دوسرا طریقہ اسے اس ابتر حالت میں سوجھ رہا تھا کہ۔ وہ۔ کسی طرح۔ خود کو بچا سکتا۔۔

اسکے ارد گرد قد آدم جھاڑیاں تھیں اور شام۔ کے ڈھلتے سایوں میں ان۔ جھاڑیوں میں اسکی طرف کسی کا متوجہ ہونا کوئی معجزہ ہی ہو سکتا تھا۔۔اسکے جسم۔ پر۔ اس وقت۔ لباس کے نام پر گھٹنوں کے کچھ نیچے تک لٹکنے والے برمودا شارٹس کے علاؤہ کچھ بھی نہیں تھا۔ اور

شام ہونے کے ساتھ ساتھ ہوا میں خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔۔جس سے اسپر کپکپی طاری ہو رہی تھی۔۔ خون اتنا بہہ چکا تھا کہ۔ اب اسکا رنگ بھی۔ پھیکا پڑتا۔ جا رہا تھا ۔۔آدھے گھنٹے کی جدو جہد کے بعد جب اپنے پیروں۔ کے گرد۔ پٹیوں کو ڈھیلا کرنے اور پھر۔ انہیں۔ کھولنے میں کامیاب ہوا تو۔ اس وقت سورج۔ غروب ہو چکا تھا۔ اگر۔ چاند۔ نہ نکلا۔ ہوتا تو شائد وہ اپنے ہاتھ پاؤں۔ ارد گرد کے ماحول۔ کو بھی نہ دیکھ۔ پاتا۔۔اسکے گرد جھینگڑوں کی آوازیں۔ گونج رہی تھی۔۔ اور وہ۔ گردن سے کمر تک اپنی پشت۔ پر درخت کے تنے کی وجہ سے آنے والی رگڑ۔ اور۔ خراشوں۔ کو بخوبی۔ محسوس کر سکتا تھا ۔۔درخت کے دوسری طرف۔ اسکے ہاتھوں۔ کی۔ کلائیوں۔ میں موجود ڈوری۔ اب گوشت میں اتری ہوئی تھی۔۔وہ ہاتھوں کو مزید۔ حرکت دینے کے قابل نہیں رہا تھا ۔۔وہ کلائیوں اور۔ اپنی چھاتی پر سے اٹھنے والی درد کی ٹیسوں کو برداشت کرنے کے بھی۔ قابل نہ رہا تھا۔۔اسکے منہ کے اندر۔ موجود۔ ٹشوز اب گل۔ چکے تھے۔ اور ان کے گلنے۔ کی وجہ۔ سے وہ منہ میں لگام۔ کی کسی ہوئی پٹی۔ کو حرکت دینے لگا۔ تھا مگر۔ وہ گلے سے آواز نکالنے میں بری

طرح۔ ناکام تھا کیونکہ۔ وہ ان گلے ہوئے۔ ٹشوز۔ کو نہ نگل۔ پا رہا تھا تو نہ ہی اگل پا رہا تھا وہ اتنے زیادہ تھے کہ وہ۔ انہیں۔ چیونگم کی طرح۔ چبانے میں بھی ناکام ہو رہا تھا۔۔

وہ صبح تک اس حالت میں یقیناً ٹھٹھر کر مر جاتا اگر خوف یا کسی زہریلے۔ کیڑے کے کاٹنے سے مر جاتا تو۔۔ اسکے۔ جسم۔ پر اب چھوٹے چھوٹے کیڑے۔ رینگ رہے تھے اور بار۔ بار وہ۔ اسے کاٹ رہے تھے۔ وہ اپنی۔ برہنہ ٹانگوں پر چلنے اور کاٹنے۔ والے کیڑوں۔ کو جھٹک۔ رہا تھا مگر۔ باقی جسم پر رینگنے والے کیڑوں کو جھٹکنا مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا ۔۔خاص کر چھاتی پر سے جہاں پر عالم نے چاقو گھونپا تھا وہاں وہ کسی نمک چھڑکنے سے کم والا تو کام نہیں کر رہے تھے۔۔

اگر وہاں۔ ان کیڑوں کی جگہ۔ سانپ یا بچھو آگیا تو ۔۔یہ سوچ ہی اسکے لئے سوہانے روح تھی۔۔

اگر میں یہاں مر گیا تو۔ میری لاش تو کسی کو۔ بھی نہیں ملے گی۔۔کیڑے مکوڑے اور جانور مجھے۔ کھا جائیں گے۔۔

اسکی حالت غیر۔ ہونے لگی۔۔ ایک عجیب۔ طرح۔ کے۔ خوف۔ نے اسے۔ اپنی گرفت۔ میں لے لیا۔۔ تو کیا میں مر جاؤں گا اس حالت میں بے لباس۔ بے نشان ۔۔ کسی کو نہیں پتہ چلے گا کا پاشہ کا کیا۔ انجام ہوا ۔۔ اسکے دل کی دھڑکنیں۔ دھیمی پڑنے لگیں۔۔ اسے۔ اپنی۔ حالت سے یک دم ہی خوف محسوس ہونے لگا۔ اتنا خوف کے اسے اپنا سانس بھی گھٹتا ہوا۔ محسوس ہو رہا تھا ۔

یہ سب دیکھ کر جو عالم لطف اٹھا رہا تھا اسکا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔۔اسے بہت خوشی ہو رہی تھی۔۔

پاشہ ایک بار پھر اپنے درد کی۔ پرواہ کیئے بغیر۔ اس ڈوری کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔پندرہ منٹ بعد تھک ہار کر اسنے کوشش کرنا۔ چھوڑ دی لیکن اسے احساس ہوا کہ اسکے منہ کی پٹی۔ ڈھیلی پڑ گئی ہے۔۔۔۔وہ گردن۔ زور۔ زور سے ہلانے لگا۔۔تاکہ۔ اسے منہ سے نکال سکے اور وہ اس میں کامیاب بھی ٹھرا تھا۔۔اسکے بعد۔ اسنے اپنے منہ سے ٹشوز بھی نکال دیئے تھے۔۔ اگلے کئی منٹ۔ تک۔ وہ گہرے گہرے سانس لیتا رہا پھر وہ بلند آواز میں اپنی مدد کے لئے آوازیں دینے لگا۔ اتنی بلند آواز میں جتنی وہ کوشش کر سکتا تھا۔۔

اسکا انداز ہذیانی تھا آدھے گھنٹے تک مسلسل آوازیں دیتے رہنے کے بعد اسکی آواز رندھنے لگی ۔۔اسکی ہمت جواب دینے لگی۔۔اور گلا جیسے بند ہونے لگا۔۔ اسکا سانس پھول رہا تھا کھانسی بھی آنے لگی۔۔یوں جیسے وہ کتنے میلوں دور سے چل کر آرہا ہو۔۔ مگر وہاں کوئی نہیں آیا تھا ابھی تک اسکی مدد کرنے ۔۔ کلائی کے زخم اب اسکے لئے نا قابل برداشت ہو رہے تھے اور کیڑے اب اسکے چہرے اور گردن کو بھی کاٹ رہے تھے ۔ وہ۔ نہیں جانتا۔ تھا۔ یک دم اسے کیا ہوا ،بس وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔وہ آج۔ تک اپنی زندگی میں کبھی نہیں رویا تھا۔ بلکہ وہ تو۔ معصوموں کو رلاتے آیا تھا۔ شائد آج یہ انہی کی۔ آہو بقاوں کا نتیجہ تھا۔۔جو وہ اس حالت میں بھگت رہا تھا۔۔اسے اپنی بے بسی پر سب سے زیادہ رونا آرہا تھا۔ اور اس وقت۔ درخت کے اس تنے کے ساتھ۔ بندھے۔ سسکتے ہوئے وہ پیچھے درخت کے ساتھ۔ سر ٹکا کر آنکھیں بند کر گیا ۔۔اسے اپنے جسم

میں اس قدر درد اٹھتا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کچھ دیر ۔ میں مفلوج ہو جائیں گے۔ پھر وہ۔ کبھی۔ انہیں۔ حرکت۔ نہیں دے۔ سکے گا۔۔۔

اوہ گاڈ اگر میں نے اپنی لائف میں کبھی بھی کوئی نیکی کی ہو تو اسکے ہی بدلے مجھے یہاں سے آزادی دلا دے ۔۔پلیز پلیز ۔۔۔اسنے بہتے آنسوؤں۔ کے ساتھ۔ اپنی نیکیاں۔ گننا۔ شروع۔ کی جنہیں گن کر وہ اپنی سزا سے خود کو بچا سکے۔۔ اس وقت۔ اس پر پہلی۔ بار یہ ہولناک۔ انکشاف۔ ہوا کہ۔ اسنے زندگی میں۔ اب۔ تک کبھی کوئی نیکی کی۔ ہی نہیں تھی۔ کوئی نیکی جسے۔ اس وقت اللہ کے سامنے۔ پیش۔ کر کے۔ اسکے۔ بدلے وہ رہائی۔ مانگتا ۔۔ایک۔ اور خوف۔ نے پھر۔ سے اسکو اپنے گھیرے میں لے لیا۔۔

وہ پچھلے دس گھنٹوں سے۔ وہاں بندھا ہوا تھا اس ویرانے ،اس تاریکی ،اس وحشت ناک۔ تنہائی میں۔۔ وہ پورا۔ ایک گھنٹہ۔ حلق کے بل پوری۔ قوت۔ سے مدد۔ کے لئے پکارتا۔ رہا تھا۔ یہاں تک کے۔ اسکا حلق۔ آواز نکالنے کے قابل۔ نہیں رہا تھا۔۔

اسنے اپنے ارد گرد۔ دیکھا۔ وہ کہاں تھا ۔۔قبر ، دوزخ، یا زندگی میں۔ اسکا۔ ایک منظر۔ تھا یہ۔ جس میں بھوک ،پیاس، بے بسی، بے یارو مددگار ،جسم پر چلتے کیڑے۔ جنہیں وہ۔ خود کو کاٹنے سے روک۔ تک نہیں پا رہا تھا ۔۔ مفلوج ہوتے ہاتھ۔ پاؤں ۔پشت اور ہاتھوں کی کلائیوں پر لمحہ بہ لمحہ بڑھتے زخم اس سے بھی زیادہ تکلیف وہ زخم اسے دے رہا تھا جو عالم نے اسے دیا تھا۔۔۔ خوف تھا یا دہشت پتا نہیں۔ کیا تھا۔ مگر وہ بلند۔ آواز میں پاگلوں کی۔ طرح چیخیں مارنے لگا۔۔ اسکی ہذیانی اور جنونی انداز میں بلند ہونے والی بے

مقصد اور۔ خوفناک چیخوں سے۔ عالم اپنے اندر۔ جو سکون اترتا محسوس۔ کر رہا تھا وہ ناقابل بیان تھا۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ اسکی۔ دماغ کی۔ رگیں پھٹ۔ جائیں گی۔۔ یا پھر نروس بریک ڈاؤن ہو جائے۔ گا۔۔ پھر اسکی۔ چیخیں آہستہ آہستہ۔ دم توڑتی گئیں۔۔ اسکا گلا پھر۔ بند ہوگیا تھا۔۔ صرف سرسراہٹیں تھیں۔۔جو اسے سنائی دے رہی تھی اسکی سسکیاں کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔ تبھی اسے محسوس ہوا کہ اسکے جسم میں کوئی رینگ رہا ہے جیسے کوئی سانپ ۔۔اسنے اپنی بند ہوتی آنکھیں کھولیں تو اسکی سانسیں رک گئیں۔۔وہ سانپ اسپر گردن کے گرد لپٹ چکا تھا پوری طرح ۔اسکی آنکھیں باہر نکلنے کو تھیں جب وہ اسکی پیشانی پر ڈس کر چلا گیا۔۔

عالم۔اب پھرتی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکے پاس پہنچا جو بس مرنے ہی والا تھا۔۔وہ اسکے پاس زمین پر بیٹھتے اسکا جائزہ لینے لگا۔لیکن ابھی بھی اسے سکون نہیں ملا تھا تبھی رافع جو اسکے پیچھے ہی آیا تھا اسکے ہاتھ سے۔ اپنا۔کوئلوں کی طرح دہکتا چاقو لیتے آہستہ آہستہ کر کے اسکے جسم کے ٹکرے ٹکرے کرنے کے بعد انہیں جلا دیا ۔۔۔۔ ہر پاشا جیسے ظالم کو جہنم واصل کرنے کے لئیے میرا رب ایک عالم بھیجتا ہے ۔۔وہ اپنا چاقو درختوں سے کھڑی پتیوں سے صاف کرتے بولا۔۔آج عالم۔کا بدلہ پورا ہوا تھا۔۔۔رافع اسے بغل گیر ہوا۔۔خوشی سے ۔۔

---

عالم نے رافع کو آج سکون سے سونے دیا تھا۔۔ تبھی وہ جب اٹھا تو فریش فریش سا دکھ رہا تھا عالم نے بھی کافی دنوں بعد سکون کی نیند لی تھی ۔۔دشمنوں کو انکے انجام تک پہنچا کر سونے کا اپنا ہی مزہ ہے۔۔بقول عالم۔۔

وہ دونوں بریک فاسٹ کر چکے تو ہال میں آگئے ۔۔اس دوران انکی آپس میں کوئی بھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

عالم اب آگے کا کیا پلین ہے۔۔جس کے لئے ہم یہاں آئے تھے وہ تو ہوچکا ۔

صحیح کہا۔۔رافع کے کہنے پر اسنے کہا۔۔

رافع میٹنگ اریج کرو شام تک مسٹر آر میر کے ساتھ۔۔رافع سمجھ کر سر ہلاتے وہاں سے چلا گیا جبکہ عالم اپنے آنے والے وقت کے لئے کچھ بہت بڑا پلین کر رہا تھا۔۔جسکی کسی کو کچھ بھی خبر نہ تھی۔سوائے اسکے دل و دماغ کے۔۔

---

میٹینگ روم میں جو ہلچل اور شور شرابہ تھا وہ آنے والی ہستی کے قدموں کی آہٹ سے ہی وہ خاموشی میں بدل گیا تھا اور وہاں موجود سب لوگ اس کے احترام میں کھڑے ہوگئے جیسے ہی اس نے اپنی پوزیشن سنبھالی اور باقی سب کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ لوگ فوری کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔

میں جانتا ہوں تم سب لوگ پریشان ہو کہ میں نے اچانک یہ میٹینگ کیوں بلوائی ہے۔۔

اسکی رعب دار آواز ہوا میں گونجنے لگی جبکہ باقی سب اسے دیھان سے سننے لگے ۔۔۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہمارے سامنے ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے جسے ہم نے اپنے پائوں تلے روند ڈالنا ہے لیکن اس کے لیئے ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمیں ٹریننگ کی ضرورت ہے ۔۔ اسی لیئے ٹائگر نے تم سب کو رشیا بلوایا ہے جہاں ہمارے بچوں کی ٹریننگ انتہائی سخت ہوگی۔۔۔جس میں سبھی شامل ہونگے پھر وہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا۔۔سب مطلب سب۔۔کسی کی بھی منمانی نہیں چلے گی ۔

انہوں نے کہہ کر پانی کا گلاس منہ کو لگایا تو سب انکی بات پر غور وفکر کرنے لگے۔۔

پھر وہاں موجود باقی سب کی طرف ایک طائرانہ نگاہ دوڑاتے گویا ہوئے،،،،اگر کسی کو میرے فیصلے سے کوئی مسلئہ ہے تو وہ مجھے بتا سکتا ہے ۔۔۔

ٹریننگ دو دنوں بعد ہی شروع ہوگی اور اس دن میں چاہتا ہوں سب حصہ لینے والے لوگ صبح 10 بجے میرے پیلیس میں موجود ہوں ، تاکہ تم سب رشیا کے لئے اکھٹے ہی نکل سکو۔۔ایک منٹ کی بھی دیری میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ سمجھ آیا سب کو ؟؟؟؟؟۔۔۔

انہوں نے سب کی جانب نگاہ گھوماتے دیکھا تو کسی میں بھی انکار کرنے جرات نہ تھی ---

سب کو خاموش پاکر وہ اپنی نشست سے اٹھے اور یہاں وہاں ٹہلنے لگے---

جیساکہ تم لوگ جانتے ہو میں نے بچوں کیلیئے کچھ پلین کیا ہے، اس بار کورس ٹف ہوگا --اس لیئے میں چاہتا ہوں انکی ٹریننگ تم لوگ خود سنبھالو---

وہ ان کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولے جس پر انکی جانب سے خاموشی رہی تو وہ کرسی پر بیٹھ کر مزید بولنے لگے---

تیمور شاہ تمہاری ڈیوٹی سب کو جسمانی ڈسپلن سکھانے کی ہوگی ---

میں چاہتا ہوں تم انہیں سکھاؤ کہ وہ اپنے جسم کو کیسے سے اچھے سے اور مشکل وقت میں بہتر طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں --اس کے لیئے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم ان کے لیئے کوئی بھی سزا متعین کرسکتے ہو ، کیونکہ جو آرہے ہیں وہ تمہیں بہت ٹفف وقت دیں گے کیونکہ وہ سب بھی تم لوگوں کی طرح ہی سر پھرے ہیں ----

خیر میں نے انکے لیئے کچھ قوانین تیار کیئے۔ ہیں جو انہیں ماننے ہی ہونگے --

آر میر نے کہہ کر رک کر اپنا رخ رائنہ کی جانب کیا جو کہ تیمور شاہ کی وائف ہیں --

رائنہ میں چاہتا ہوں تم ان لوگوں کی میڈیکل ہیلپ کرو اسکے علاؤہ انہیں میتھ ،اور پروگرامنگ کے لیسن بھی دو-- کیونکہ ہم سب جانتے ہیں تم اس میں بیسٹ ہو --

اسکے بعد انہوں نے یاور کی جانب دیکھا جو بے صبری سے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے --یاور میں چاہتا ہوں تم اور سیما انہیں سیلف ڈیفنس کرنا سیکھاؤ---

اور اب ہم آ جاتے ہیں سب سے امپورٹنٹ اور انٹرسٹنگ لیسن کی جانب --جو کہ ٹیچ کرنے والے ہیں ٹائگر ۔خود ہی ۔

وہ ان سب کی جانب دیکھتے ہوئے بولے وہ جو بڑے آرام سے بیٹھے اپنی اپنی ڈیوٹیز سن رہے تھے اچانک ٹائگر کا سن کر ٹھٹک گئے --کیا مطلب کیا ٹائگر مل گیا ---ٹائگر غائب ہی کب ہوا تھا جو ملنے کی نوبت آتی وہ اب تک منظر عام پر آنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے کوئی اسے ڈھونڈ نہیں سکا--کیونکہ وہ جب تک نہ چاہے تب تک کوئی اس تک نہیں پہنچ سکتا --اسکے پاس اگر جاتا بھی ہے تو وہ خود ہی اسے اپنا پتہ دیتا ہے تب ہی وہ اس تک پہنچ پاتا ہے--خیر چلیں مدعے پر آتے ہیں--

وہ بچوں کو دشمنوں کو قتل کیسے کرنا ہے کس کس انداز میں انکا صفایا کرنا ہے ہر طریقے سے انہیں روشناس کروائے گا انکے دل میں ہر طرح کا ڈر و خوف ختم کر ڈالے گا بلا جھجک وہ اپنے دشمن کو آرام سے کیف کردار تک پہنچائیں اور انہیں اس میں کوئی دقت نہ ہوگی اور

یہ کام ہم سب جانتے ہیں اس سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا وہ مافیا کنگ ہی نہیں ڈیولز ورلڈ کا بھی کنگ ہے --

وہاں بیٹھے سارے نفوس اپنے اپنے بچوں کے لیئے دعا گو تھے کیونکہ وہ سب ہی جانتے تھے ٹائگر کے سامنے کوئی ٹک نہیں پائے گا اسکی ٹریننگ میں جو سختی ہوتی ہے وہ شائد ہی انکے سپوت برداشت کر پائیں -- اسمیں رحم نام کی کوئی چیز نہیں تھی ویسے تو وہاں بیٹھے سب ہی ایک جیسے تھے لیکن ٹائگر جیسا سخت چٹان کوئی نا تھا حتی کہ انکے باس بھی ---اسی لیئے تو ماؤں کے دلوں نے ایک لمحے کو دھڑکنا بند کر دیا تھا ---

لیکن وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ یہ ان ہی کی بھلائی کے لیئے ہے --اسی لیئے مطمئن ہوگئی اب کچھ بھی ہو جائے دل تو بڑا کرنا ہی تھا نہ انہیں --

اس لسٹ میں ان سب کے نام موجود ہیں جنکی ٹریننگ ہوگی۔۔اور جو جو اس کیمپ میں شامل ہونگے وہ سب۔۔

وہ ایک لسٹ انہیں تھما کر چلے گئے ۔۔اور وہ چاروں اس لسٹ کا معائنہ کرنے لگے۔۔

---

اوہ دی دیکھو اج ہمیں ہمارے انتظار کا پھل ملا ہے۔ٹائگر برو آ گے واپس ۔۔اور کتنا مزہ آئے گا وہ خود ہم ٹرین کرنے والے ہیں یاہو۔۔انا کو جب سے پتہ۔ چلا تھا ٹائگر نے انکا

کیمپ لگوایا ہے بس انا بھاگی بھاگی سونیا کے گلے لگتی چہکتے اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔۔ہاں یہ تو خوشی کی بات ہے وہ واپس آگئے لیکن یہ کہاں کی چہکنے والی بات ہے کہ وہ ہمیں ٹریننگ دیں گے۔۔علینہ اس جھلی سر پھری کی عقل پر لعنت بھیجتی بولی۔۔

ہاں انا یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ وہ صحیح سلامت ہے اور اب ہم اتنے عرصے بعد جا کر اپنے ڈیڈ کی آخری اور انمول نشانی سے ملیں گے۔۔لیکن یہ بات روح کو فنا کر دینے والی ہے کہ وہ۔ خود ہمیں ٹرین کرنے والا ہے۔۔اسے ٹرین ہونے کا مطلب ہے موت کے منہ میں کود جانا۔۔سونیا بھی جہاں خوش تھی وہیں خوفزدہ بھی۔۔

اوہ کم اون دی وہ جو بھی کریں گے ہمیں سٹرانگ کرنے کے لئے ہی کریں گے نا۔۔اپ دونوں اتنا کیوں گھبرا رہی ہو۔۔انا نا سمجھی سے بولی جس پر وہ سر جھٹک کر رہ

گئیں۔۔تمہیں بھی بہت جلد سمجھ آجائے گی ڈئیر۔۔علینہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ لئے بولی۔۔جبکہ نین تو خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی دایان نے انہیں جب سے بتایا تھا کہ وہ پاشہ کا کام تمام کر چکا ہے اور اب وہ ہمیں ٹریننگ دینے والا ہے۔۔تب سے وہ بہت خوش تھی۔۔لیکن ان دونوں کے ٹریننگ کے نام پر یوں ری ایکٹ کرنے پر وہ بھی گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی کیونکہ اسنے تو۔ ٹائگر کا وہ جلاد روپ بھی دیکھا تھا۔۔بہت ہی خطرناک تھا جسے اب پھر سے اگر اسے جھیلنا تھا تو یہ اسکے لئے اب کی بار ناممکنات میں سے تھا۔۔

کیا ہوا دانین تم نے کچھ کیوں نہیں بولا ٹائگر آگیا ہے واپس ہاں وہ ٹرین کریگا تو وہ ہمیں مظبوط بنانے کے لئے لیکن تم ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔سونیا اسے گم سم دیکھ کر متفکر ہوئی۔۔

نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں میں بس وہ اچانک اس خبر کو سن کر تھوڑا شاک ہو گئی مطلب مجھے۔ خوشی ہوئی کہ انہوں نے پاشہ جیسے گھٹیا انسان کا نام و نشان مٹا دیا پر مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے میں انکی سختیوں کو کیسے جھیلوں گی بہت مشکل لگ رہا ہے --جبکہ۔میں تو اس ٹریننگ کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتی--

اوہ اتنی سی بات کے لئے تم پریشان ہو رہی ہو --وہ۔ بھی ہم۔تینوں چڑیلیز کے ہوتے ہوئے--نو بیبی ہم بتائیں گے نہ کیا اور کیسے کرنا ہے--سو بی ریلیکس --انا اسکے جانب بیٹھتی اسکے گلے میں بازو کا گھیرا بنائے بولی تو وہ مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسے دیکھنے لگی--

یس ڈئیر اس چڑیل کو چھوڑ کر باقی دی اور میں یعنی پرنسس ہیں نہ تمہیں سکھانے اور بتانے کے لئے ۔۔علینہ اسے کہتے وہاں سرپٹ بھاگی کیونکہ وہ انا کی درگت کا شکار نہیں بننا چاہتی تھی مزید وہاں رک کر ۔۔اور دایان جو کب سے وہاں خاموش بیٹھا تھا انکی نوک جھوک پر مسکرانے لگا ۔۔

اوکے اب میں چلتا ہوں آفس کا کام دیکھ لوں پھر واپس آکر جانے کی تیاریاں بھی تو کرنی ہیں آخر دو دن کے لئے نہیں دو مہینے کے لئے جا رہے ہیں ہم ۔۔تم سب بھی رات تک ریڈی رکھنا اپنا اپنا سامان اوکے ۔ صبح ہوتے ہی ہم نکل پڑیں گے ۔۔دایان انہیں ہدایت دیتا چلا گیا۔۔

---

اوہ نو موم پلیز ٹائگر برو سے بچا لیں مجھے۔۔مجھے نہ آپ کہیں پر چھپا لیں پلیز موم مجھے نہیں جانا اس کیمپ ویمپ پہ۔۔اپ جو کہیں گی وہی کرونگا۔۔پلیز موم ۔۔میں۔۔میں نہ آپ کی ہر بات مانوں گا۔۔لیکن پلیز آپ مجھ پر یہ ایک فیور کر دیں آپکو تو پتہ ہے ڈیڈ تو مجھے لے ہی جائیں گے لیکن اگر آپ چاہو تو میں وہاں جانے سے بچ سکتا ہوں۔۔پلیز موم آپکو آپکے بیٹے کی زندگی پیاری نہیں کیا۔۔وہاں گیا تو تو کبھی واپس نہیں۔ آپاونگا۔۔اپکو بھی اچھے سے پتہ ہے۔۔پلیز موم ۔پلیز۔۔عفان نے جب سے سنا تھا کہ عالم انہیں ٹریننگ دینے والا ہے وہ تو رائنہ کا دماغ کھا گیا تھا۔۔انکی منتیں ترلے کرتے کرتے۔۔عفان میں نے پہلے بھی تم سے کہا ہے اور اب بھی کہہ رہی ہوں۔۔کہ تم جاوگے۔۔اور میں تمہیں سپورٹ بلکل بھی نہیں کرنے والی۔۔اچھا ہے تم واپس نہ بھی آئے تو بھی مجھے کوئی غم نہ ہوگا تم نے تو میری ناک پہ دم کر رکھا ہے اور اگر ابھی گئے تو انسان کے بچے بن کر آؤ گے۔۔رائنہ تو اسے ہری جھنڈی دیکھاتی جانے لگیں۔۔

But Mom plz...

I said no More argument afaan ..go and complete your paking we have no more time..

عفان کی آخری کوشش بھی بیکار چلی گئی اور وہ منہ اٹھائے

واپس اپنے روم۔ میں آگیا۔

---

---

ٹائگر ہمیں ٹریننگ دے گا کہیں اس ٹریننگ کی عاڑ میں وہ مجھے پنش تو نہیں کرنے والا کیونکہ میں نے اس دانین کو۔۔اوہ نو۔۔واٹ آئی ڈو۔۔ائی ائم ویری ٹینسڈ تانیہ۔۔تالیہ نے جب سے سنا تھا اسے اپنی پڑی تھی کہ کہیں ٹائگر کو اسکا پتہ نہ چل گیا ہو اور یہ سب وہ اسکی وجہ سے رکھ رہا تھا۔۔اور تانیہ بیچاری کو تو اپنی پڑی تھی کیونکہ ٹائگر سے ٹریننگ لینا بہت مشکل کام تھا۔ اوہ تالیہ پلیز شٹ اپ ۔۔ایک تو میں پہلے ہی پریشان ہوں اوپر سے آپ اپنا رونا رو رہی ہو۔۔

For more visit (exponovels.com)

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔اگر انہیں پتہ۔ بھی چلا تو وہ سب کو آگ میں نہیں صرف آپ کو ہی پھینکیں گے۔۔ سمجھیں۔۔تانیہ غصے میں پیر پٹختی اپنے روم میں تیاری کے لئے چلی گئی انکے پاس وقت کم تھا اور کام زیادہ۔۔

غرض ہر جگہ سب اپنی اپنی جگہ اچانک اس آڈر پر حیران ،خوف زدہ سے تھے ۔۔سب کو اپنی اپنی جانوں کی۔ فکر ستانے لگی تھی کہ اس کیمپ کے بعد وہ زندہ ہونگے بھی کہ نہیں۔۔

---

گڈ آپ سب یہاں پر وقت پہ پہنچ گئے ۔۔ جیسا کہ آپ کے انسٹرکٹرز اور جاننے والوں۔ نے آپکو بتا دیا۔ ہے۔کہ اس سال۔ خاص کیمپ لگوایا ہے۔ جس میں تم سب کی ٹریننگ ہوگی۔۔

اس کیمپ کے دوران۔ تم لوگوں۔ کو شدید محنت کرنی ہوگی۔ تاکہ تم قابل فائٹرز اور لیڈرز بن سکو۔۔ہمارے انسٹرکٹرز کے ساتھ تم لوگ رشیا جاؤ گے۔۔ ادھر جا کر تم لوگ۔ خود ہی جان۔ جاؤگے کہ تم لوگوں کو کیا شیڈیول فولو کرنا ہے۔۔۔میں نے یہیں تک آپ سب کو گائڈ کرنا تھا جو کہ کر دیا آگے کے لئے بیسٹ آف لک۔۔

باس کے ہٹتے ہی۔ تیمور نے انکی جگہ سنبھال لی ۔۔ جسکے چہرے سے کولڈنیس صاف جھلک رہی تھی۔۔ جیسا کہ۔ باس نے کہا ہے۔کہ کیمپ کے لئے ہمیں۔ رشیا جانا ہوگا تو

امید کرتا ہوں سب ریڈی ہونگے تو ہمارے پراویٹ جٹ بھی تیار ہے ۔۔تو چلو بڑھو اسکی جانب جو تم سب لوگوں کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے۔۔

وہ کہتے ہی اپنی وائف کے ساتھ چل دیئے جبکہ باقی سب بھی انکو فولو کرنے لگے۔۔انکا سب سامان تو انکے ملازموں نے رکھ ہی دیا تھا۔۔

وہ سب ایک نئے سفر کے لئے روانہ ہو گئے تھے ۔۔جو کہ کافی انٹرسٹنگ ہونے والا تھا۔۔

---

وہ سب جٹ میں آکر بیٹھ گئے۔۔سونیا،انا،علینہ اور نین ایک ساتھ بیٹھیں تھیں ۔۔جبکہ ریحان اکیلا جا کر بیٹھا ہوا تھا جب تالیہ اسکے پاس آکر بیٹھ گئی جہاں ابھی عفان بیٹھنے آرہا تھا اسے وہاں بیٹھے دیکھ کھولا تو لیکن پھر اپنے جگر کبیر کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ریحان اسے اپنے ساتھ بیٹھے دیکھ کر اٹھ کر جانے لگا جس پر تالیہ نے اسکے بازو میں اپنا ہاتھ ڈال کر منت بھرے انداز میں دیکھا آنکھوں میں آنسو تھے جیسے کہہ رہی ہو پلیز اب بس کر دو ۔۔اور مت جاؤ ۔۔پلیز۔۔ریحان بھی یہاں کوئی میس نہیں کریٹ کرنا چاہتا تھا اسی لئے بیٹھا رہا ۔۔لیکن اسنے اسے کوئی بات نہیں کی تالیہ کے لئے اتنا ہی بہت تھا کہ وہ اسکے ساتھ بیٹھا تو ہے کم از کم۔۔

۔تانیہ بھی سوچ رہی تھی وہ کہاں بیٹھے تو سونیا نے اسے اپنے پاس بلا لیا اور وہ بھی انکے ساتھ ہی جا کر بیٹھ گئی۔۔

وہ سب شرارتی پتلے بڑے آرام سے سفر کرنے پر مجبور ہو گئے تھے کیونکہ انکے والدین بھی تو وہاں موجود تھے۔۔اسی لئے بنا کسی چوں چڑاں کے وہ سب آپس میں انسانوں کی طرح بیوو کرتے سفر گزار رہے تھے جو کہ ایک بڑی بات تھی انکے شیطانوں کے لئے۔۔

خیر جیسے تیسے انکا سفر تمام ہوا۔۔اور وہ لوگ جٹ سے نیچے اتر کر آئے ۔۔ سامنے کا منظر دیکھ کر وہاں عجیب سا شور برپا ہوگیا۔۔

کیا ہو گیا ہے۔۔؟؟ تم سب لوگ۔ ایسے شور۔ کیوں مچا رہے ہو۔ جیسے کوئی جہنم دیکھ لی ہو۔۔تانیہ نے جھنجھلاتے ہوئے۔ کہا۔۔

یہی کیمپ ہے جسمیں۔ تم لوگ اگلے۔ دو ماہ رہو گے۔۔

رائنہ نے تحمل سے۔ کہا۔۔وہاں تو انہیں جنگل ہی دکھ رہا تھا ۔۔ اور۔ جسے دیکھ کر۔ سب۔ ہلکا ہلکا۔ شور۔ مچا رہے تھے

دوسرے الفاظ میں یہ جہنم ہی ہے۔۔ جس میں تم لوگ۔ دو ماہ رہنے والے ہو۔۔

تیمور نے شیطانی مسکراہٹ۔ اپنے چہرے پر سجاتے ہوئے کہا جسکی وجہ سے کچھ بچوں ٪ نے خوف سے اپنا تھوک نگلا۔۔کیونکہ۔ وہ جانتے تھے۔ تیمور جو کہہ۔ رہا۔ ہے اسکے الفاظ سچے تھے۔۔ جبکہ دایان جو اکیلا کھڑا تھا لاپرواہ ہو کر یہاں وہاں دیکھنے لگا۔۔ 150

وہ لوگ سب وہاں چلے گئے۔۔وہ کافی گھنا۔ جنگل تھا جسے دیکھ کر تو انہیں ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔

تبھی وہاں ٹائگر اور رافع بھی آگئے۔۔

اسلام و علیکم ۔۔گلا کھنکار کر بارعب آواز میں سلام کیا وہ کھڑے سبھی لوگ جو آپس میں چہ میگوئیاں کرنے میں لگے تھے وہ سب خاموش ہوگئے۔۔سونیا ٹائگر کو دیکھ کر اپنی آنکھوں میں امڈنے والے خوشی کے آنسوؤں کو روک نہیں پائی۔۔جبکہ انا کا دل مچلنے کو تھا ٹائگر کے گلے لگنے کو آخر اتنے عرصے بعد وہ اپنے برو کو دیکھ رہی تھی علینہ بھی بہت خوش تھی اسے سامنے دیکھ کر دایان کا بھی یہی حال تھا بڑی مشکل سے تو اسنے خود کو

روک رکھا تھا۔۔جبکہ نین وہ اسے اپنے سامنے آج پھر ایک بار فاتح یاب دیکھ کر خوشی سے سرشار ہوگئی اتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔دل۔نے اسے دیکھتے ہی ایک۔بیٹ مس کی۔۔

جبکہ باقی سب بھی اسے دیکھ کر خوش بھی تھے جبکہ ڈر بھی رہے تھے۔۔

سب نے یک زبان ہو کر سلام کا جواب۔ دیا تھا۔۔

!!ہمارے۔ کیمپ میں۔ آپ لوگوں۔ کا موسٹ۔ ویلکم ۔۔

عالم نے انتہائی۔ شائستگی سے کہا تھا۔ جبکہ اسکے لہجے کی نرمی کو دیکھ کر۔ سب۔ حیران بھی تھے۔۔اور۔ پریشان بھی۔۔

آپ لوگ۔ یہاں دو ماہ۔ گزاریں گے۔۔۔جیسا کہ آپ لوگ۔ دیکھ سکتے۔ ہو یہاں پر تین کاٹیج ہیں ایک بوائز،ایک گلز اور ایک کپلز کے لئے ۔۔۔

اس کیمپ میں تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ روم شئیر۔ کرو گے۔ مینز۔ دو لوگ ایک روم میں۔ رہیں گے۔۔ اور جن کو جس روم میٹ۔ کے ساتھ رکھا جائے گا وہ۔ 8 ہفتے کیلئے۔ اسی کے ساتھ رہیں گے۔۔عالم۔کے کہنے پر۔ وہ سب۔ احتجاج تو کرنا۔ چاہتے تھے پر کسی میں ہمت نہ ہوئی۔۔وہ مزید بولنے لگا۔۔

رافع اور دایان --

کبیر اور عفان--

ریحان تم عیش کے ساتھ رہو گے--عالم نے عیش کی جانب اشارہ کیا جو انکی۔ فیملی ممبر تو نہیں تھا۔ لیکن اس ٹیم میں وہ بھی شامل تھا جسکا نام اسنے لسٹ میں ڈالا تھا --سب اسکی جانب دیکھنے لگے--وہ بھی کافی ہینڈسم تھا بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہ عالم۔کے رو برو کھڑا تھا--

یہ تو ہوگئے بوائز --اور اب گلز کی باری--

سونیا اور نین۔۔

انا اور علینہ

تانیہ اور تالیہ۔۔

عالم نے تالیہ کے نام پر زرہ زور دیا تھا جسے کسی۔ اور نے تو نہیں البتہ تالیہ نے نوٹ۔ ضرور کیا تھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

یہ سب ایک دوسرے۔ کی۔ پارٹنرز ہونگی۔۔

تم لوگوں کے پاس۔ تیس منٹس ہیں۔ جا کر۔ اپنا سامان۔ کھولنے کا اور ساتھ ہی۔ یونیفارم پہن کر۔ فوری آ جاؤ ۔۔ اگر۔ تیس منٹس۔ میں سے ایک۔ منٹ کی بھی۔ دیر ہوئی۔ تو۔ اسکے۔ نتائج کے زمہ دار۔ تم لوگ۔ خود۔ ہوگے۔۔عالم نے ان سب کو وارن کیا۔۔

برو ایک کوئسچن ہے۔۔عفان نے کان کھجاتے اپنا سوال پوچھنا چاہا جو اسے کب سے کھٹک رہا تھا۔۔

عالم نے سر کو خم دے۔ کر اسے بولنے کی اجازت دی۔۔

ہم نے سنا ہے یہ۔ جگہ جہنم سے کم نہیں ہے۔۔اگر ایسا ہے تو ہم تو اس میں جل کر۔ خاک ہو جائیں گے۔۔کیا اسی لئے ہمیں یہاں بلایا گیا ہے۔۔عفان کے اس۔ سوال پر جہاں سبھی اسے گھورنے لگے ابے تونے یہ کیا پوچھ لیا عقل کے اندھے اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی لے ڈوبنے کا ارادہ ہے ۔۔کیونکہ اسنے دھارتے ہوئے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔تو پھر کچھ تو نتیجہ نکلنا ہی تھا نہ۔۔

غلط قدم دوست۔انتہائی غلط قدم۔۔کبیر دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

کیونکہ وہ سب ہی۔ عالم کی شدت پسندی سے خوب واقف تھے۔۔ تبھی عالم نے سرد۔ نگاہوں۔ سے اسے۔ دیکھتے ہوئے کم گھورتے ہوئے اسکی جانب۔ قدم بڑھائے ۔۔جبکہ دایان اور رافع دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔۔اسکی بیوقوفی پر۔۔

You are on my. List boy, so. Watch your self and Especially watch your tongue..

کیونکہ ایسا نہ ہو۔کہ۔ میں اسے پہلے ہی دن تیزاب سے دھو ڈالوں ۔۔اسی لئے اپنی یہ۔ سمارٹنیس میرے۔ سامنے۔ تو مت دکھانہ ۔۔

وہ سلگتے لہجے میں ایک ایک لفظ۔ چبا چبا۔ کر بولا جس پر عفان نے۔ خوف سے اپنے لب۔ بھینچے ۔۔اسنے اپنی سرد نگاہوں سے سب کی جانب۔ دیکھا۔۔

اور یہ قانون تم۔ سب پر۔ لاگو ہوتا ہے اگر۔ تم لوگ۔ اس۔ کیمپ سے۔ زندہ نکل کر باہر۔ جانا چاہتے ہو تو میرے۔ ساتھ۔ الجھنے کی کوشش مت۔ کرنا۔

وہ انتہائی۔ پر تپش لہجے میں بولا۔ جس کی وجہ۔ سے وہاں شدید قسم کا۔ سناٹا۔ چھا گیا۔۔

اور ایک اور بات ۔۔

نین سے دور رہنا تمہاری فلرٹنگ طبیعت سے میں اچھی طرح واقف ہوں --وہ میری بیوی ہے اسپر غلط نگاہ بھی مت ڈالنا سمجھے--عالم نے سب پر ایک دم سے دھماکہ کر دیا نین کو تو سب کے سامنے اسکے منہ سے اپنی بیوی سن کر ہی دھچکا لگا مطلب وہ جو اسے کہتا تھا کہ تم بھول جاؤ کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے ہمارے رشتے کے بارے میں آج وہ اس طرح سب کے سامنے اسے بیوی کا درجہ دے گیا تھا--اسنے سب پر بمب پھوڑا تھا جو ڈائجیسٹ کرنا مشکل تھا تالیہ تو غائب دماغی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی--

تم لوگوں کا وقت شروع ہوتا اب سے جاؤ جلدی --اسکے ٹائمر لگاتے ہی سب اپنے ہوش میں آتے اندر کی جانب۔ سرپٹ بھاگے-- جسپر یاور کے چہرے پر۔ مسکراہٹ رینگی --

تیمور کو اپنے بیٹے پر شدید غصہ آیا اسکی بیوقوفی پر دل تو کیا۔ عالم کی ٹریننگ میں اسے کچھ ہو نہ ہو وہ خود ہی اسکا کام تمام کر دیں لیکن ایسا وہ صرف سوچ ہی سکے تھے صرف۔۔

ایک لمحے کیلئے بھی۔ بھی۔ یہ غلطی۔ سے۔ بھی مت سوچنا کہ یہ لوگ۔ مجھ سے بدتمیزی کریں۔ گے اور میں۔ چپ چاپ۔ مسکراتے۔ ہوئے وہ سن لونگا ۔۔انہیں سچ۔ مچ۔ یہاں۔ جہنم۔ کا ذائقہ۔ چھکاؤں گا۔۔کہ وہ اس ذائقہ کو کبھی نہیں بھولیں گے۔۔عالم ان کی جانب مڑتے مضحکہ خیز۔ مسکراہٹ۔ چہرے پر سجائے۔ ہوئے۔ بولا۔ جس پر وہ صرف سر ہلا کر رہ گئے۔۔

---

نین اور سونیا اپنے۔ روم میں آکر اپنا سامان الماری میں جلدی جلدی سیٹ کرنے لگی۔۔نین پہلے فری ہو گئی تو جلدی سے یونیفارم لے کر واشروم میں گھس گئی۔۔اور سونیا اپنا کام کر کے بیڈ پر بیٹھ کر اسکا ویٹ کرنے لگی۔۔

جب وہ باہر آئی تو وہ جلدی سے اندر چلی گئی۔۔

نین اپنے بال ڈرائر سے ڈرائے کرتی جلدی سے پونی ٹیل بناتے سر پر حجاب کر کے بیٹھ گئی اور روم کا جائزہ لینے لگی۔۔

وہ روم بلکل۔ لگژری تھا ۔کمفرٹیبل۔ اور ضرورت۔ کی ہر چیز۔ انکے روم میں موجود۔ تھی جبکہ اسے تو لگا تھا۔ شائد ٹریننگ کے دوران۔ انہیں کسی۔ مشکل۔ کا۔ سامنا۔ کرنا ہوگا۔ جیسا کے ٹینٹ وغیرہ ۔۔مگر ایسا۔ نہ دیکھ۔ اسے۔ خوشی ہوئی ۔۔

سونیا شاور لے کر آئی تو وہی عمل دہرانے لگی ساتھ ساتھ وہ نین کو بھی دیکھ رہی تھی۔۔جو حجاب میں بہت پیاری لگ رہی انکا یونیفارم وائٹ شرٹ اور بلیک جینز تھا اوپر نین نے بلیک حجاب کر رکھا تھا سونیا نے بھی اسی کی طرح حجاب لے لیا وہ دونوں بہت پیاری دکھ رہی تھی۔۔

اب وہ دونوں ریڈی ہوگئیں تھیں اور جلدی سے نیچے آگئی تھیں۔۔

---

تیس منٹس بعد۔ تمام۔ سٹوڈنٹس آرڈر میں کھڑے ہو کر۔ انسٹرکٹرز۔ کے بولنے۔ کا انتظار۔ کرنے لگے۔۔

جس میں۔ سب سے پہلے تیمور اپنی بارعب آواز۔ میں مخاطب ہوئے۔۔

یہاں کچھ قانون ہیں۔۔ جن پر۔ تم سب کو۔ عمل کرنا ہوگا۔۔ادھر موجود کوئی انسٹرکٹر تم لوگوں کا رشتہ دار نہیں ہے میل انسٹرکٹر کو تم لوگ۔ سر جبکہ فیمیل انسٹرکٹر کو میم۔کہہ کر پکارو گے۔۔

اور تم سب کو۔ کسی بھی۔ چیز۔ پر کوئی۔ اعتراض نہیں ہونا چاہیے ۔۔یہ لفظ۔ بھی آپ۔ سب۔ کی زبان۔ پر۔ نہیں۔ انا۔ چاہئے۔۔

تیمور نے یہ بات۔ سب کو گھورتے ہوئے کہی تھی۔۔

تم لوگوں کا دن صبح۔ چھ بجے۔ سٹارٹ ہوگا ۔۔ صبح۔ 6 مطلب اس وقت تم سب لوگ اٹھ کر اپنے کمروں کی صفائی کرو گے۔۔ کوئی بھی چیز روم میں۔ بکھری ہوئی نہیں۔ ہونی۔ چاہئے ۔۔ تم سب۔ کو اپنے۔ رومز۔ کی۔ صفائی۔ کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔۔

اسکے بعد۔ تم لوگوں۔ کے پاس ایک گھنٹہ ناشتہ کیلئے۔ ہوگا۔ ۔۔اس۔ سے فری۔ ہوکر تم لوگوں۔ کا۔ سیشن۔ میرے۔ ساتھ۔ ہوگا۔ جسکے دوران۔ میں تم لوگوں۔ کو جسمانی ڈسپلن۔ سکھاؤں گا۔ کہ تم۔ لوگ۔ اپنے۔ وجود۔ کو مشکل۔ وقت میں۔ کیسے بہتر۔ طریقے سے استعمال کر سکتے۔ ہو۔۔ اور یہ سیشن تم لوگوں کا دو گھنٹے کا ہوگا۔۔

وہ انہیں انٹرکشنز دیتے خاموش ہوگئے تو یاور بولنا شروع ہوا۔۔

میں اور مس سیما تم لوگوں کو سیلف ڈیفنس کرنا۔ سکھائیں گے جو کہ ایک گھنٹہ کا ہی سیشن ہوگا ۔۔

یاور نے انکی طرف۔ سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یاور کے۔ سیشن کے بعد تم۔ لوگ بریک کرو گے ۔۔جو کہ دو گھنٹہ کی ہوگی ۔دو گھنٹہ بریک کا سن کر تو سب ہی خوش ہوگئے۔۔

ان دو گھنٹوں میں تم لوگوں نے کھانہ بنا کر کھانہ ہوگا ۔۔اور کھانہ بنانے کے لئے ہر ایک میٹریل تم لوگوں کو مل جائے گا تم لوگوں نے جسٹ کوک کرنا ہوگا۔۔اوکے۔۔ تیمور کی اگلی بات پر تو جہاں سب ہی۔ خوش ہورہے تھے وہیں بدمزہ ہو گئے۔۔کھانہ کیسے بنائے گے ہمیں تو نہیں آتا بنانا۔۔عفان بولنا تو اونچا چاہتا تھا پر یہ بیوقوفی اسنے نہیں کی تھی صرف سوچ کر رہ گیا۔۔باقی سب کا بھی کچھ یہی حال تھا جبکہ نین اور سونیا مطمئن کھڑی تھیں۔۔کیونکہ وہ دونوں کھانہ بنانا۔ جانتی تھیں۔۔

اسکے بعد آپ لوگوں کی کلاس میرے ساتھ ہوگی جس میں آپ لوگوں کو جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں بتاونگی اور میری کلاس میں تم لوگ سب سے زیادہ انجوائے کرو گے۔۔کیونکہ اس میں نئی نئی چیزیں ہونگی کرنے کے لئے۔۔۔رائنہ مسکراتی ہوئی بے حد نرمی سے بولی۔۔

ہم نے نہ ہی کوئی شیف ہائر کیا ہے اور نہ ہی کوئی صفائی وغیرہ کا بھی اسٹاف ارینج کیا ہے آپ سب کے لئے تو اسی لئے اپنا روم صاف ہی رکھنا کیونکہ ہم کبھی بھی چیکنگ کر سکتے ہیں اور صفائی نہ کرنے پر پنش کے طور پر کچن میں جتنے بھی برتن ہونگے وہ سب اسی سے دھلوائے جائینگے ۔۔تیمور زہریلی مسکراہٹ لئے سب کو دیکھتے بولا تو سب کو ہی جیسے سانپ سونگھ گیا۔۔

---

---

تمہارے ڈیڈ تو۔ اس۔ سب کو۔ خوب انجوائے کر رہے ہیں۔۔رافع نے ریحان کی جانب۔ جھک کر۔ اسکے کان میں۔ سرگوشی۔ نما کہا۔۔

تم جانتے ہو ، لوگوں کو ٹارچر کرنا۔ تمہارے ساتھ ساتھ انکا بھی پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔

ریحان نے اپنے چہرے۔ کو سیدھا۔ رکھنے۔ کی کوشش۔ کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا کوئی پرابلم ہے۔ بوائز ۔۔ تم دونوں۔ جو کانوں میں گھستے گھستے پھسر کر رہے۔ ہو ذرہ وہ۔ ہم سب کو بھی۔ بتانا۔ پسند کرو گے۔۔ تیمور نے ان دونوں کی جانب دیکھتے۔ ہوئے۔ ڈارک لہجے میں کہا۔۔

چلو پکڑے گئے۔۔

ریحان زیر لب۔ بڑبڑایا ۔۔ جبکہ رافع نے اپنا گلا کھنکھارتے ہوئے۔ انکی۔ جانب۔ دیکھا ۔۔

کچھ نہیں سر ۔۔ ہم دونوں۔ ڈسکس کر رہے۔ تھے۔ کہ آنے والے دنوں میں ہم کتنا کچھ۔ سیکھیں گے۔۔ رافع نے مظبوط۔ لہجے۔ میں کہا۔۔ جس پر تیمور نے جھٹکے سے۔ اسکی جانب۔ دیکھا ۔۔

تمہارا دماغ اسٹک ہوگیا ہے کیا۔۔ وہ ہمیں۔ آج ہی۔ زندہ دفن کر دیں گے۔۔

غلط قدم پیارے ،،غلط۔ قدم۔۔

ریحان اسکے۔ بازو۔ پر زور۔ سے۔ چٹکی۔ کاٹ کر دھیرے۔ لہجے میں غرایا۔۔

جیسا کہ۔ تم دونوں سیکھنے کے لئے پرجوش ہونے کے ساتھ ساتھ بےتاب بھی ہو تو۔ چلو ابھی سے نیچے جھکو اور۔ بغیرِ رکے۔ 100 پش اپس مارو۔۔

وہ جانتے تھے۔ یہ پوچھا۔ نہیں جارہا بلکہ حکم ہے تو۔ دونوں جلدی۔ سے اپنی۔ شرٹس۔ اتار۔ کر۔ اپنی پوزیشن سنبھال گئے۔۔

نہیں پلیز نہیں۔ رافع۔ آپ کے لئے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

اس سے پہلے۔ رافع پش اپس مارنا شروع کرتا۔ ، انا فوری۔ اسکے قریب آکر اسکا بازو پکڑ کر روک گئی جبکہ وہ اسے حیرانی سے۔ کھڑا ہو کر۔ اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔ اور باقی۔ سب بھی تجسس سے یہ منظر دیکھنے لگے۔۔۔

What is the problem anna, leave my arm Don't be act like a silly..

For more visit (exponovels.com)

وہ آہستگی سے۔ غرایا اور اپنا۔ بازو۔ چھوڑ۔ کر۔ واپس۔ سے زمین کی جانب۔ جھکا۔ مگر۔ انا۔ دوبارہ۔ سے اسکا۔ ہاتھ پکڑ۔ کر روک گئی۔۔

آپ ٹھیک نہیں۔ ہیں آپکو بازو میں گولی لگی ہے۔اپ بازو کو زیادہ موو بھی نہیں کر سکتے ۔۔رافع اسی لئے۔پلیز آپ۔ پش اپس نہیں مارے گے۔۔اور یہاں تو آپکو۔ 100۔ پش اپس مارنے کو کہا۔ گیا۔ جو کہ۔ بہت۔ زیادہ ہوتے ہیں۔۔

وہ اسکی طرف پریشانی سے دیکھتی بولی جبکہ رافع۔ تو اسکی بات۔ سن کر پہلے تو حیران ہوا ۔۔اسے کیسے پتہ چلا کہ مجھے گولی لگی تھی۔۔پھر حیرانی کی جگہ غصے نے لے لی۔۔

ہاں تو تمہیں کیا لگتا ہے میں۔ اس۔ کنڈیشن میں۔ صرف 100 پش اپس نہیں مار سکتا --وہ۔ اسکی ہیزل گرین آئیز میں دیکھتے سرد لہجے میں۔ گولا--

آپ کر سکتے ہیں لیکن ابھی یہ کرنا۔ خطرناک ہو سکتا ہے--

وہ سرگوشی نما۔ ممنائی --

کیا میں پوچھ۔ سکتا ہوں یہاں میرے۔ ہوتے ہوئے۔ کیا۔ چل رہا ہے تم دونوں کے بیچ--

For more visit (exponovels.com)

تیمور نے سخت لہجے میں۔ دریافت کیا۔ تو آنا۔ نے اپنے۔ خشک ہوتے۔ لبوں پر۔ زبان پھیری ۔۔ اور ارد گرد دیکھا جہاں باقی سب دلچسپی سے اس سین کو انجوائے کر رہے تھے۔۔

اور انا میرا۔ حکم درمیان میں روکنے۔ کے لئے تمہیں۔ بھی پنش مل سکتی ہے۔۔ابھی

I accept your every punishment..but Rafay won't do push-ups.

وہ پر اعتماد ہو کر بولی جبکہ علینہ اور سونیا تو اسکی آنے والی شامت پر لاحول پڑھ رہیں تھیں۔۔

ہر گز نہیں -- تم۔ اس۔ سب سے دوڑ رہو سمجھیں -- اور میں پش اپس ماروں گا--

وہ اسے۔ بازو۔ سے پکڑ کر اسکا رخ۔ اپنی جانب۔ کر کے۔ دو ٹوک۔ لہجے میں بولا--

بلکل نہیں--

وہ بھی ترکی با ترکی بولی --

انا تم اپنے کام سے کام رکھو--اسنے وارن کیا--

سر آپ سزا دیں۔۔ رافع۔ پش اپس نہیں مارے۔ گا۔۔

وہ رافع کو اگنور کرتے تیمور۔ سے بولی ۔۔جبکہ اسکی۔ اس بیوقوفی پر سونیا۔ سر پر ہاتھ مار۔ کر رہ گئی۔۔ اب وہ اس سب میں اسے روک بھی نہیں۔ سکتی تھی۔۔

بلکل نہیں ۔اسے کوئی۔ سزا نہیں۔ ملے۔گی ۔۔یہ اپنی جگہ واپس جارہی ہے۔۔ اور میں ۔ پش اپس۔ ماروں گا ابھی اور اسی وقت ۔۔100

وہ اسکے ہاتھ۔ پر اپنی گرفت۔ سخت۔ کرتے ہوئے۔ حتمی لہجے میں۔ کہہ کر۔ اسے سونیا کے پاس لے جانے لگا ۔ بہت۔ شوق ہے نہ تمہیں سزا لینے کا تو۔ میں تمہیں خود۔ دے دونگا۔ پھر وہ۔ بھگتنا۔۔پر ابھی کے لئے تم چپ چاپ یہیں کھڑی رہی ہو۔۔

وہ اسے سونیا۔ کے برابر کھڑا کرتا سرگوشی نما۔ بولا۔ جس پر انا کی دل کی دھڑکنیں۔ تیز۔ ہوئیں۔۔۔

Why Are You are so stubborn..If you do push-ups, your injury will get worse..Why don't you understand?

وہ اسکی بات کو نظر انداز کر کے بے بسی سے بولی --

Mind Your own Business..

تم پر کونسا بھوت سوار ہے۔ جو۔ مجھے تنگ کرنے میں لگا ہوا ہے اگر اتنا ہی من چاہ رہا ہے یہ لوکا چھپی کھیلنے کا تو میں یہاں سے فری ہوکر تمہارے ساتھ ایسی لوکا چھپی کھیلوں گا کہ عقل ٹھکانے آجائے گی--

وہ آہستگی سے سلگتے لہجے میں کہہ کر اسے وہی شاک میں چھوڑ کر چلا گیا--

ایڈیٹ ،ڈفر، سمجھتا۔ کیا ہے یہ جن خود کو۔۔میں بھی دیکھتی ہوں یہ کیسے پش اپس کرتا ہے ۔۔وہ ہوش میں آکر غصے سے زیر لب بڑبڑائی اور اسکی جانب۔ دیکھنے لگی۔ جو اپنی۔ ضد پوری کرنے کے چکر میں اب پش اپس مار رہا تھا۔۔

تیمور سر۔ اچھا لیڈر اور۔ فائٹر بننے کے لئے ہیلدی ہونا۔ بہت ضروری ہے۔۔اپ لوگ ہماری۔ ٹریننگ کے زمہ دار ہو اسلئے آپ لوگوں۔ کے پاس ہماری۔ میڈیکل رپورٹس۔ ہونا لازم ہیں۔کیا اپنے مسٹر رافع کی رپورٹس چیک کیں۔؟؟

وہ تیمور۔ کی جانب متوجہ۔ ہوکر بولی۔ جس کے۔ پاس۔ یاور آکر۔ کچھ کہہ رہا تھا ۔ جبکہ رافع دانت پیس کر رہ گیا ۔۔اسکے لفظوں پر نظر اٹھا کر اسکی جانب۔ دیکھا ۔۔ ساتھ۔ یاور کی۔ بات غور سے سننے لگے۔۔جو انہیں کچھ دکھا بھی۔ رہے تھے۔۔

یار یہ انا تجھے۔ تیرے ہی۔ ٹکر کی ملی ہے قسم۔ سے ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔۔

ریحان پش اپس مارتے۔ ہوئے۔ ایمپریس۔ ہوکر بولا۔۔

رافع رکو تم پش اپس نہیں۔ مارو گے ۔۔ تمہارا بازو زخمی ہے ۔۔اسلیے ایک ہفتے۔ کیلئے۔ تم کوئی ہیوی کام نہیں کروگے ۔۔

جسکی وجہ سے۔ بازو پر کوئی دباؤ۔ آئے۔۔

تیمور نے اپنے۔ ہاتھ میں موجود فائل۔ سے نظر۔ ہٹا کر۔ رافع۔ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

لیکن سر یہ معمولی سی چوٹ ہے ۔۔اسنے کھڑے ہوکر احتجاج کیا ۔ اور پھر ایک نظر۔ انا۔ کو دیکھا۔ جو طنزیہ مسکراہٹ۔ سے اسے دیکھ رہی تھی کہ یہ معمولی زخم نہیں ہے۔۔

تیمور ایک ایک لفظ۔ چبا کر بولے کیونکہ وہ زخم کوئی۔ عام زخم نہیں تھا گولی کا زخم تھا۔۔

جس پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

انا جو تم نے کہا اور کیا وہ تو ٹھیک ہے میں اس سے متفق۔ ہوں پر تم نے میرے آرڈرز کے درمیان۔ مسلسل بولنے۔ کی جرات کی۔ ہے جسکی اجازت میں کسی کو بھی کسی بھی۔ سچویشن میں۔ نہیں دیتا۔۔۔۔اسی لئے تم ابھی اس گراؤنڈ میں راؤنڈ لگانا شروع کرو۔۔،جبکہ باقی سب تمہیں۔ ٹھیک۔ پندرہ منٹ۔ بعد۔ جوائن کریں گے۔۔

تیمور نے۔ سزا کے طور پر۔ انا۔ کی جانب۔ دیکھتے۔ ہوئے کہا۔ جو لب چبا۔ کر رہ گئی۔ کیونکہ گراؤنڈ طلب کافی۔ ایریے پر پھیلا۔ تھا۔۔

لیکن سر۔۔

بیس منٹ بعد سب۔ جوائن کریں گے۔۔ اس سے پہلے۔ رافع اپنے الفاظ مکمل کر پاتا انہوں نے انا۔ کی سزا۔ بڑھاتے۔ ہوئے۔ اسے وارن کیا کہ یہاں۔ وہ سر۔ ہیں۔ اور انکے۔ فیصلوں میں مداخلت مت کرے ورنہ نتائج بھی دیکھنا پڑیں گے۔۔

جس پر وہ لب چبا کر رہ گیا۔۔

بٹ سر یہ تو غلط بات ہے آپ نے خود ہی کہا انا نے بھائی رافع کو پش اپس نہیں کرنے تو ٹھیک کیا۔۔ لیکن پھر بھی آپ نے پنش دی اور اب پھر سے آپ نے اسکی پنش میں انکریمنٹ کر دیا۔۔۔

نین جو کب سے خاموش کھڑی تھی اس کا معصوم سا دل یہ نہ انصافی ہوتے نہیں دیکھ سکا تبھی وہ انجام کی پرواہ کیئے بغیر بول پڑی۔

یس سر بھابی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔رافع جو نین کے بولنے سے پھر سے کچھ ڈھارس ملی جبکہ وہ بھول گیا تھا یہ انکا کیمپ ہے جسمیں انکا آپسی رشتہ کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔۔

آدھے گھنٹے بعد۔ سب جوائن کریں گے ۔کیونکہ اب رافع،دانین بھی آنا کے ساتھ گراؤنڈ۔ میں راؤنڈ لگائے۔ گے۔۔

اور اس سے تمہارے بازو پر کچھ خاص اثر نہیں ہوگا۔۔

انہوں نے حکمیہ۔ لہجے۔ میں کہا۔ تو وہ آنکھیں۔ گھما۔ کر رہ گیا کیونکہ یہ اسکے لئے تو کوئی بڑی بات نہیں تھی جبکہ نین اور انا کے لئے یہ بہت زیادہ تھا۔۔

نین تو خود اتنا سن کر پہلے گھبرائی لیکن اسے کچھ پچھتاوا نہ ہوا کیونکہ اسنے حق کا ساتھ دیا تھا۔۔

لیکن سر انہوں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔

ریحان جو ابھی ہش اپس۔ مار کے۔ فارغ ہوا تھا۔ پریشانی سے۔ اپنے ڈیڈ کی۔ جانب دیکھتے۔ ہوئے بولا۔۔

ریحان بھی۔ ان تینوں کو جوائن کریگا ۔۔اور کسی جو کچھ کہنا ہے۔۔سونیا جو ابھی بولنے والی تھی انکی بات پر وہ خاموش رہ گئیں ۔۔باقی سب بھی انکے لہجے کے سرد پن کو دیکھتے ہوئے مزید کچھ بھی بول کر ان تینوں ہی سزا میں اضافہ نہیں کروانا چاہتے تھے۔۔

گڈ ۔۔ تم چاروں کا ٹائم ابھی سے شروع ہوتا ہے۔۔

گو ناؤ ۔۔

انکے کہنے پر۔ وہ چاروں گراؤنڈ میں چکر لگانے بھاگے۔۔

سوری گائز میری وجہ۔ سے یہ سب ہوا۔۔

انا نے نین کے برابر۔ بھاگتے۔ ہوئے شرمندگی سے کہا۔۔

کوئی بات نہیں انا صرف۔ رافع بھائی۔ کیلئے فکر مند تھیں۔۔

For more visit (exponovels.com)

نین نے۔ اسکا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ہم۔دونوں تو اس بھنور میں پھنس چکے تھے بٹ آپ نے کیوں ایسا کیا بھابھی ۔۔اور تو چپ نہیں رہ سکتا تھا کیا۔۔رافع باری باری ان دونوں سے بولا۔۔

بھائی جب آپسے نہیں رہا گیا تو ہم کیسے چپ رہ جاتے نین کے جواب پر وہ مسکرایا ۔۔ہاں ٹھیک کہا بھابھی نے اور ویسے بھی تو جہاں ہوگا میں بھی وہاں ہوگا ۔۔ریحان اسے آنکھ مارتے بولا۔۔

جس پر وہ چاروں مسکرائے ۔۔

اسکے بعد کچھ بھی۔ کیے۔ بغیر اپنے اپنے۔ ٹریک۔ پر بھاگنے لگے۔۔

---

Is your. Dad. Trying to kill us on. Our. First day here??

کبیر عفان کے۔ پاس۔ سے گزرتے۔ ہوئے غرایا۔ جو مسلسل بھاگنے۔ کی وجہ۔ سے اب ہانپ رہا تھا۔۔ مگر تیمور نے انہیں رکنے کے لئے نہیں کہا تھا کیونکہ شائد ابھی تک دو گھنٹے پورے نہیں ہوئے تھے۔۔

ڈونٹ وری تم اتنے جلدی مرنے والے نہیں اور اصل موت تو ہمیں ٹانگر برو ماریں گے ۔اپنے غضب سے تو انکے لئے خود کو ابھی سے تیار کر لو۔۔عفان اسے بھی زیادہ ہانپ رہا تھا لیکن جانتا تھا اپنے ڈیڈ کو اسی لئے اسے آنے والی آفت کے لئے تیار رہنے کو کہا۔۔جسپر کبیر کا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے ۔۔

تم لوگوں کو تو انجوائے کرنا چاہئیے کہ اس گیم کو آخر گھر میں یونی میں تم دونوں گدھوں کی طرح ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگ رہے ہوتے تھے تو دیکھو تم دونوں کا شوق آج پورا ہو رہا ہے۔۔تانیہ انہیں آگ لگاتے انکے پاس سے گزر گئی۔۔جبکہ عفان اور کبیر اسکی بات پر سر ہلاتے ایک دوسرے کو دیکھتے مسکرائے۔۔بھائی تو سمجھ رہا ہے نہ میں کیا کہنے والا ہوں ۔۔ہاں جگر سمجھ گیا بس۔ اب تو بھاگ اور میں تجھے پکڑوں گا۔ تبھی ہم بھاگ سکے گے۔۔وہ چوہیا تو ہمیں جلانے کے چکر میں کلو دے گئی۔۔ہمیں اس سیشن

کو کمپلیٹ کرنے کا۔۔ہوہو۔۔عفان کہتے ہی کبیر کے پیچھے بھاگا۔۔جبکہ باقی سب ان دو پاگلوں کو دیکھ کر حیران تھے جو اتنی تھکاوٹ کے بعد بھی یوں بھاگ رہے تھے۔

رافع دایان اور۔ ریحان سب سے آگے۔ تھے۔۔۔لیکن۔ ریحان اور رافع بھی دایان کا مقابلہ نہیں کر پا رہے تھے کیونکہ اسنے اپنی۔ سپیڈ برقرار رکھی ہوئی تھی۔۔جبکہ رافع اور ریحان۔ آگے پیچھے ہو جاتے تھے۔۔تم دونوں اسی عمر میں بوڑھوں کی۔ طرح کیوں تھکنے لگے ہو۔؟؟ یا پھر سچ میں بڑھاپا۔ آگیا ہے۔۔میرے دونوں بھائیوں پر۔۔دایان نے لمبا سانس کھینچ۔ کر۔ ان دونوں کو تنگ۔ کرتے ہوئے کہا۔۔ جسکے چہرے۔ پر تھکاوٹ کے۔ آثار۔ تھے ۔

تھکنا تو بنتا ہی تھا۔۔اخر وہ بھی تو انسان تھے ۔ اور کتنے وقت سے بھاگ رہے تھے ۔۔مگر تیمور کو ابھی تک ان پر رحم نہ آیا تھا۔۔

اگر انکی جگہ۔ یہاں کوئی۔ روبوٹ بھی ہوتے تو انکی بیٹریز بھی ڈیڈ ہو چکی ہوتیں اب تک۔۔ تم جانتے ہو ہمیں ان چھوٹی موٹی۔ چیزوں سے فرق نہیں پڑتا اور رہی بات بوڑھے ہونے کی تو وہ ہوں ہمارے دشمن کیوں ریحان۔۔رافع اسے ہنستے ہوئے کہتا ان دونوں کو پیچھے چھوڑ گیا تھا جبکہ دایان نے بھی ہامی بھری تھی ۔۔ہاں بھائی ابھی تو ہم جوان ہیں۔۔اور وہ بھی کہتے دایان کو پیچھے چھوڑتا آگے جانے کی کوشش کرنے لگا لیکن دایان تو رافع کو بھی اب کراس کرنے والا تھا۔۔

واؤ ۔۔یہ بوائز تو کبھی نہیں تھکتے ۔۔

انا نے ان چاروں سے کہا تھا۔۔ جو اب انتہائی۔ مشکل سے۔ بھاگ رہیں تھیں۔۔ہاں میں نے بھی نوٹ کیا ہے ہم لوگ مسلسل تین گھنٹوں۔ سے بھاگ رہے۔ ہیں۔۔ لیکن۔ اس دوران وہ تو ایک بار بھی نہیں رکے۔۔۔۔نین۔ نے اپنی اسپیڈ انتہائی۔ ہلکی۔ کر کے۔ اپنے۔ سینے۔ پر ہاتھ۔ رکھ کے ہانپتے۔ ہوئے کہا۔

اللہ کا شکر ہے ہماری سپیڈ سر یاور نے رکھی ہے۔۔ورنہ تو ہم ابھی تک بے ہوش ہوچکے ہوتے ۔۔کیا مطلب آپکا اس سے بھی زیادہ رکھی جاتی تو پھر بھی آپ سب تو کر جاتے مگر میں تو نہیں کر پاؤں گی اور یہ ٹریننگ تو مجھے نہیں لگتا مجھ سے مکمل ہوپائے گی۔ نین نے مایوسی سے کہا۔۔

دانین میری بات دیھان سے سنو۔۔وہ وہاں پر بیٹھے ہمیں یہ جج نہیں کر رہے کہ۔ کون کتنی سپیڈ سے بھاگ رہا ہے۔۔ بلکہ۔ وہ ہماری قوت برداشت چیک کر رہے ہیں کہ آخر ہم میں کتنی صلاحیت ہے برداشت کرنے کی۔۔

اور دوسری بات تم سب خود کو ان بوائز سے کمپیئر مت کرو ۔۔وہ الریڈی ٹریننڈ ہیں لیکن ہم فرسٹ ٹائم یہ سب فیس کر رہے ہیں اسی لئے ہمیں شروع شروع میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔لیکن پھر ہم بھی انکی طرح ہی بن جائینگے ۔۔سونیا انہیں سمجھاتے بولی۔۔اسکی بات سمجھتے وہ مسکراتے اسکا شکریہ ادا کرنے لگی کیونکہ آخری وقت تک انہیں اسی حوصلے کی ضرورت تھی۔۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد۔ تیمور نے سیٹی۔ بجائی تو وہ سب۔ رک گئے۔۔ اور اپنی۔ ٹانگوں پر۔ ہاتھ۔ رکھ۔ کر۔ لمبے لمبے۔ سانس لینے لگے۔۔

بہت خوب۔۔اپ سب نے بہت اچھا کیا۔۔اتنی آسان۔ ایکسرسائز میں۔۔ میں بس آپ لوگوں سے۔ یہی امید کر رہا تھا۔انکے۔ نارمل ہونے پر وہ بولے تھے۔ آسان لفظ پر تو۔ وہ تلملا کر رہ گئے ۔۔

اب تم لوگ کی کلاس یاور لے گا۔۔

ان سب نے شکر کیا۔۔ہاں بھائی جان چھوڑ دو ہماری جاؤ جاؤ اور پھر نہ انا اس روپ میں ہمارے سامنے ۔۔زیادہ تر کے تو یہی الفاظ تھے ۔۔لیکن دل۔میں اگر اونچا بولتے تو کیا وہ شیاطین کا سردار انہیں چھوڑتا

Okay now. We. Will do. A series of. Different exercise..

سب یاور کے منہ سے میٹھاس۔ بھرا۔لہجہ۔ سن کر خوش ہوگئے۔کہ چلو شائد ادھر۔ کچھ واقع آسان کرنے کو ملے گا۔۔جبکہ عفان تو غصہ میں بھرا بیٹھا تھا کیونکہ وہ جب سے یہاں آئے تھے انہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا اور اسکا بھوک سے برا حال تھا۔۔جٹ میں

تو وہ یہاں پہچنے تک کھاتا رہا تھا جبکہ اسے کبیر نے کتنی بار کہا بھی تھا بھائی اب بس بھی کر لے ۔۔لیکن وہ پھر بھی اپنے شغل میں مگن رہا ۔۔۔اور اب اسے رونا آرہا تھا۔۔

اور میں توقع کرتا ہوں۔ تم سب لوگ اس میں۔ بھی اپنا بیسٹ دو۔۔

فکر مت کرو بچوں من کے کچے سچوں۔۔یہ۔ایکسر سائز شروع کرنے سے پہلے۔ ہم لوگ۔ اپکو۔ اسکا ڈیمو۔ دیں گے۔۔اسکے بعد۔ ہی آپ لوگ کروگے۔۔ اگر آپ۔ لوگوں نے اچھے۔ سے کیا تو تم لوگوں کے مزے اور اگر نہیں کر پائے تو ہمارے مزے۔۔یاور سیما کی جانب دیکھتے اپنی آخری بات۔ پر چہرے پر شیطانی۔ مسکراہٹ۔ سجاتے ہوئے۔ کہی۔۔ اور ساتھ ساتھ۔ ہی اپنی۔ ٹانگ۔ پر۔ ہلکی۔ سی چھڑی ماری۔۔

اوہ میرے اللہ --تیرے پاپو نے تو میرے ڈیڈ کو بھی زہریلا بنا دیا رے لگتا ہے آج ہی یہ لوگ ہماری جانیں نکال کر ہی دم لیں گے--کبیر عفان کے کان میں سرگوشی نما کہتے اپنے امڈنے والے آنسوؤں پر بندھ باندھنے کی کوششوں میں تھا--

جبکہ عفان کا بھی اس جیسا ہی کچھ حال تھا یا پھر یوں کہنا بہتر ہوگا اسکا کبیر سے بھی برا حال تھا۔پر دونوں میں فرق تھا ایک ڈر سے رونا چاہتا تھا جبکہ دوسرا بھوک سے۔واٹ دا ہیل یار ہمیں تو یہ بھوکا ہی مار دیں گے--ہم کھائیں گے کب--مجھے بہت بھوک لگی ہے--اخر عفان بول ہی پڑا--جس پر دایان اور کبیر اسے گھور کر دیکھنے لگے--کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہو--میں نے کچھ غلط کہہ دیا کیا--عفان انہیں خود کو گھورتے دیکھ اجنبیت سے بولا--

ابے بھوکر یہاں ہماری جان سولی پر اٹکی ہوئی ہے اور تجھے اس حالت میں بھی بھوک کی سوجھی ہوئی۔۔ بڑا ہی کوئی کمینا ہے تو۔۔کبیر کا دل کیا اسکا گلہ ہی دبا دے یا پھر اسکے پیٹ کو کاٹ کر کہیں پھینک دے یہ سارا کا سارا قصہ ہی ختم ہو جائے گا۔ہاں تو اب لگی ہے تو اس میں میری کیا غلطی اور بھوک لگنا تو

obvious

ہے بھائی میں تو ہر وقت کھاتا رہتا ہوں تب ہی میرا کچھ گزارا ہوتا ہے اور آج تو کتنے وقت سے کچھ نہیں کھایا۔۔عفان معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا۔۔جسپر دایان نے ہاں میں سر ہلایا ۔۔اور کبیر آنکھیں گھما کر رہ گیا۔۔

تمہارے ابا حضور آج۔ اپنے ہاتھوں۔ میں یہ چھڑی۔ لئے کیوں کھڑے ہیں۔۔؟؟

دایان نے کبیر کے کان میں۔ جھکتے۔ ہوئے ہلکی۔ آواز۔ میں پوچھا۔۔

میں خود کو یقین دلا رہا ہوں اسلئے کہ شائد وہ ہمیں ڈرانا چاہ رہے ہوں۔۔کبیر نے تھوک نگلا۔۔جس پر دایان مسکرایا۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا گھر میں وہ بچوں پر بھلے ہی ہاتھ صاف نہ کرتے ہوں لیکن اس کیمپ میں وہ ساری کسر پوری کر کے ہی جائیں گے۔۔کیونکہ انہوں نے بھی تو شائد کتنا شدت سے انتظار کیا ہوگا اس دن کا۔۔وہ سوچ کر رہ گیا۔۔

Hell yarr

ان دونوں کو یہ آئیڈیا کس نے دیا اب۔۔سونیا غصے۔ سے دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

اس سے پہلے اسکا جواب ان میں سے کوئی۔ دیتی۔ یاور کی آواز پھر سے گونجی ۔۔

ہم لوگ آپ سب کو دو گروپس میں تقسیم کرنے والے ہیں۔۔ارے ارے فکر نوٹ من کے کچوں۔۔میرے کہنے کا مطلب تم لوگوں کے جسموں کو تقسیم کرنے کا ہرگز نہیں ہے ۔۔یاور ان سب کو پریشان دیکھ کر تصحیح کرتے بولا۔۔

ایک گروپ سیما کا ہوگا۔ تو ایک۔ میرا۔۔

جیسے ہی۔ تیمور نے گروپ کے نام۔ بولنا شروع کیئے۔ سب نے اپنی۔ اپنی انگلیاں۔ کراس۔ کر لیں۔۔

رافع،دایان،عفان ،نین،انا،سونیا۔۔یہ سب یاور کے گروپ میں ہونگے۔۔جبکہ

ریحان، عیش،کبیر،تانیہ،تالیہ،علینہ۔۔یہ سب سیما کے گروپ میں ہونگے۔۔

تیمور کے اناؤس کرتے ہی سب اپنے اپنے گروپس کے ساتھ۔ کھڑے۔ ہوگئے۔۔

ہم لوگ دس پش اپس سے اسٹارٹ لیں گے۔۔۔جبکہ۔ رافع۔ تمہیں ایک ویک کا اس معاملے میں ریسٹ ہے تو۔ تم۔ میرے ساتھ بیٹھ کر انہیں دیکھو گے۔۔

وہ کہہ کر پھر۔ سے سب کی جانب متوجہ۔ ہوئے۔۔

شروع ہو جاؤ۔۔

تیمور کے کہنے پر۔ سب کے سب اپنی۔ پوزیشنز سنبھال گئے۔۔اور بغیر رکے پش اپس مارنے لگے۔۔نین نے اس سے پہلے کبھی پش اپس نہیں مارے تھے اسی لئے اس سے تو مارے ہی نہیں جارہے تھے جبکہ جب۔ بھی ان میں سے کوئی۔ غلطی۔ کرتے۔ تو یاور ان پر زرہ اپنا ہاتھ۔ ڈھیلا نہیں رکھتا تھا۔۔ہر غلطی پر انہیں چھری مارتا۔۔نین اور عفان کو زیادہ لگ جاتی نین کو کم تجربے کے تحت اور عفان کو اسکی چلتی زبان کی بدولت ۔۔

---

جب وہ پش اپس مار چکی تو اسنے تیمور کی جانب دیکھا جسکے چہرے صاف لکھا تھا زیرو رسپانس ۔۔اسنے فوری اپنی نگاہیں جھکا لیں تھیں۔۔اور اسکے دل میں شدید خواہش ابھری کاش کہ وہ سیما کے گروپ میں ہوتی کیونکہ وہ ایکسرسائز کو بہت انجوائے کر رہے تھے ۔۔

Now. We will try another. Drill..

اپنی پوزیشنز۔ ڈیسائیڈ کرو۔ اور مجھے۔ 50۔ پل اپس۔ کر کے دکھاؤ ۔۔

For more visit (exponovels.com)

یاور کے کہنے۔ پر سب۔ اپنی پوزیشنز سنبھال گئے۔۔ اور پل اپس کرنے لگے۔۔نین پہلے رافع اور دایان کو دیکھنے لگی کہ وہ کیسے کرتے پھر انہیں فولو کرنے لگیں۔اور اس طرح سے اسے مشکل تو ہورہی تھی کرنے میں لیکن اسنے پہلے سے بہتر کر لیا تھا۔۔اور اسمیں اسے ایک بھی چھری نہیں لگی تھی جس پر سونیا نے اسے ویکٹری کا سائن دیا نین اسپر مسکرائی ۔۔

اسکے بعد یاور نے سیٹی بجا کر انہیں روک کر فارغ کیا تھا۔۔

گڈ جاب۔۔اپ سب نے پہلے۔ سے۔ اچھا پرفارم کیا ہے۔۔

یاور نے سنجیدگی سے کہا ۔۔

یہ ایکسرسائز پورے ایک ہفتہ چلے گی لیکن اس میں انکی تعداد بڑھتی جائیں گی اور وقت کم ہوتا جائے گا تو یہ ویک بہت ٹفف ہونے والا ہے۔۔اس سے ہم۔ لوگ۔ آپ کے جسم۔ کی مظبوطی کو چیک کریں گے لیکن اس میں کچھ تبدیلیاں بھی رونما ہونگی تاکہ تم لوگوں کی برداشت کو ہم آزما سکیں کیونکہ۔ آپ۔ لوگوں کی جنگ ہم سے نہیں بلکہ خود سے ہے۔۔اج اگر آپ خود سے جنگ کرنا سیکھ جاؤ گے تو کل ہی کوئی مشن آپ پورا کر سکو گے۔۔تو تم لوگوں۔ کو ہر۔ روز۔ خود کو ہرانا ہے اور ایک نیا ریکارڈ بنانا ہے۔۔انہوں نے نین کو

especially

دیکھ کر کہا۔۔جس پر نین سمجھ کر سر ہلاتے زمین پر دیکھنے لگی۔۔

اب تم لوگوں کو دو گھنٹے کی لنچ بریک ہے آپ لوگ لنچ اپنا اپنا خود ریڈی کریں یا پھر ٹیم بنا لیں ۔۔یہ آپ پر ہے ۔۔لیکن ہر ویک میں ایک مرتبہ آپکا اسکا بھی ٹیسٹ ہوا کریگا کہ کون بہتر کھانا بنا سکتا ہے۔۔اب آپ سب لوگ جا سکتے ہو۔۔اسکے مزید کہنے پر عفان کے ساتھ ساتھ باقی کچھ کا بھی دل کیا انہیں کہیں گڑھے میں ڈال ائیں۔۔جو ان کے ساتھ اتنی بے رحمی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔۔

یار یہ کیسی بریک ہوئی بھلا ۔۔ابھی ہم پکائیں گے بھی خود افف لیکن مجھے تو پکانا بھی نہیں آتا ۔۔اب میں کیا کرونگا۔۔ریحان برو میں بھوک سے مر جاؤں گا پلیز پہلے مجھے کچھ بھی بنا کر کھلا دو پلیز۔۔عفان گرتے پڑتے ریحان کے اوپر چڑھنے کی کوشش کرتا اسے منت بھرے لہجے میں کہتے بہت کیوٹ لگ رہا تھا ۔۔

سب بوائز تھکن کے باوجود بھی مسکرائے تھے۔۔چل میرے جگر کے ٹکڑے تجھے ہی پہلے کچھ کھلاتے ہیں ورنہ سب میں کہیں مجھے اپنے کیوٹ سے ڈرامے باز بھائی سے ہاتھ دھونا نہ پڑ جائیں ۔۔ریحان اسے اپنے کندھے پر اٹھا کر کاٹیج کی طرف لے جاتے ہوئے بولا۔۔باقی سب بھی اسکی تقلید میں چل پڑے۔

---

اوہ گاڈ دیدو پلیز جلدی سے کچھ اچھا سا بنا کر کھلا دو نا بہت بھوک لگی ہے۔۔افف میں مر گئی ہائے رے میری بیک بون تو توڑ دی سب نے مل کر۔۔وہ لوگ جب سے کاٹیج میں آئیں تھیں انکی ڈرامہ بازیاں ختم ہونے کانام نہیں لے رہی تھی سب ہی آتے ساتھ لاونج میں صوفوں پر گر سی گئیں ۔۔

بھوک تو سبھی کو لگی تھی۔۔لیکن بنانا کسی کو بھی نہیں آتا تھا ما سوائے نین اور سونیا کے۔۔اسی لئے تانیہ اور تالیہ بھی آج تو انہیں کے رحم و کرم پر تھیں ۔۔

ہاں پلیز سونو اج کچھ بنا دو یار بہت بری حالت ہو گئی ہے۔۔کل سے پھر ہم بھی ٹرائے کریں گی۔۔تالیہ نے سونیا سے منت بھرے انداز میں کہا ۔۔جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اسے بروں کا یہ فیصلہ بہت اچھا لگا تھا ۔۔جو کبھی بھی ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے بھی روادار نہ تھے آج وہ سب اکٹھے رہ رہے تھے وہ بھی ایک ہی کاٹیج میں ۔۔تانیہ تو پھر بھی

competition

کی پریکٹس کے لئے کبھی کبھی ویلا آجایا کرتی تھی اور وہ اچھے سے بات بھی کرتی تھی بٹ تالیہ سے کبھی بات کرنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔۔اسی لئے اج جب اسنے پہل کی تھی تو سونیا نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا۔۔نین نے اسکی جانب مسکراتے دیکھا اور دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔نین اور سونیا نے کاٹیج میں آکر حجاب کھول دیا ہاں سر پر اسٹالر لے کر وہ کچن میں آگئی تھیں۔۔اوپن کچن تھا جسکی وجہ سے وہ انہیں کام کرتا دیکھ سکتی تھیں۔۔

تجھے اج زیادہ ہمدردی نہیں سوجھ رہی تھی رافع برو سے۔۔لگا دی اسی چکر میں اپنی واٹ کے ساتھ ساتھ دانی کی بھی۔۔

omg

دانی تو اب دانی نہیں رہی وہ تو ہماری بھابھی ہیں --اوہ گاڈ اتنا بڑا سچ چھپایا -- بہت چھپی رستم ہو تم تو دانین-- علینہ بولتے بولتے ایک دم چیخی--ہاں یار یہ ٹریننگ نے اتنا تھکا دیا کہ اس بارے میں تو ان میڈم کی کلاس لینا ہی بھول گئے--اور اوپر سے ٹائم بھی تو نہیں ملا --انا نے بھی بات میں حصہ ڈالا جبکہ تانیہ دل سے خوش تھی اسکے لئے لیکن تالیہ کی وجہ سے مایوس بھی تھی کہ اسے برا لگا ہوگا بٹ اسکے فیس ایکسپریشنز تو ایسا کوئی سگنل نہیں دے رہے تھے اسے--اسی لئے وہ ریلیکس ہوگئی--

ہاں دانین بہت خوشی ہوئی سن کر تمہارے جیسی ہی لڑکی ٹائگر برو کی وائف ہونی چاہیئے --ارے تمہارے جیسی مطلب --انا اور علینہ جنگلی بلیوں کی طرح ان پر چڑھنے کے لئے تیار تھیں--ارے ارے کیا ہوگیا یار کم ڈاؤن --میرے کہنے کا مطلب ہے کہ دیکھو دانی بہت کیوٹ ،پریٹی،سوئیٹ ،انوسینٹ ہے --اور اس سے بڑھ کر کہ وہ ایک مسلم

بھی ہے تو ٹائگر برو کے لئے تو وہ پرفیکٹ ہی ہوئی نہ۔۔اور انکی چوائس ہمیشہ سے کول رہی ہے۔۔اس بار بھی تو دیکھو ہمیں حیران کر دیا۔۔تانیہ جو انکے ارادوں سے واقف ہوگئی تھی جلدی جلدی وضاحت دیتی بولی کہ ان سے کوئی بعید نہیں اسے ہی کچا چبا جاتیں۔۔

ہاں تانیہ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔بہت خوشی ہوئی مجھے بھی سن کر ہاں شاک ضرور لگا باقی سب کی طرح کہ انہوں نے بتایا بھی نہیں اور شادی کر لی آخر ٹائگر کی شادی دھوم دھام سے ہونی چاہیے تھی۔۔اخر کو وہ مافیا کنگ ہے۔۔اور ہمارا بڑا بھائی تو۔۔تالیہ کے منہ سے یہ سب سن کر تو تانیہ نے خود کو۔ بڑی مشکل سے نارمل رکھا تھا۔۔مطلب وہ کیسے یہ سب کہہ رہی تھی وہ تو اسے پہلے ہی ٹائگر کی لائف سے دور کرنا چاہتی تھی تو پھر اب کیسے وہ یہ ایکسیپٹ کر رہی تھی۔۔اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

نین اسکی منہ سے یہ سب سن کر بمشکل ہی مسکرائی تھی ۔۔کیونکہ اسنے جو کچھ کیا تھا وہ وہ بھولی نہیں تھی۔۔اور ابھی پھر سے وہ اسکے سامنے تھی ایک ہی کاٹیج میں رات کو تو سب ہی سو جائیں گے تو کیا یہ پھر سے مجھے یہاں سے لے جائے گی اپنے جال میں پھنسا کر اور کسی کو بیچ دے گی جیسے میں کوئی کھلونا ہوں اور یہاں کسی کو میری گمشدگی سے فرق بھی نہیں پڑے گا۔۔یا اللہ یہ آپ نے کیا کیا میرے ساتھ پھر سے عالم کو وہ سب میں نہیں بتا سکتی کیونکہ وہ اسے بہت ہی بری سزا دیں گے جو کہ میں نہیں چاہتی اور میرے نہ بتانے سے تو کوئی فرق بھی نہیں پڑے گا کیونکہ وہ تو خود ہی شائد جان گئے ہوں۔ تبھی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے ۔نین یہ سوچ کر مسکرا بھی نہ سکی۔۔

وہ تو کوئی نہیں پہلے دھوم دھام سے نہیں۔ ہوئی تو کیا ہوا ہم پارٹی رکھے گے۔۔جس میں پورا لندن انوائیٹ ہوگا۔۔اور خوب ہلا گلا بھی کریں گے۔۔دیکھنا سب کچھ ہوگا جو ہم اپنے برو کی شادی میں کرنا چاہتے تھے۔سونیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور تم دونوں کوئی ضرورت نہیں ہے اسے ٹانٹ وانٹ مارنے کی ۔۔اگر اتنا ہی دل کر رہا ہے تو جا کر ٹائگر کو مارو۔۔کیونکہ شادی بھی اسی نے کی اور اسے نہ بتانے کے لئے بھی اسی نے کہا ہوگا۔ سمجھیں ۔۔اسے تنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سونیا ساتھ ساتھ انہیں بھی جھاڑ گئی ۔۔جس پر وہ دونوں آرام سے بیٹھ گیئں۔۔

نین انا اور علینہ کے سوال پر پریشان ہوئی لیکن سونیا کے سپورٹ نے اسے ڈھارس دی جسکی بنا پر وہ ریلکس ہوکر کوکنگ کرنے لگی۔۔وہ کسی مہارت۔ چیف کی طرح کٹنگ کر

رہی تھی جبکہ وہ سب اسے کام کرتا دیکھ حیران تھیں۔۔کیونکہ وہ کسی پروفیشنل کوک کی طرح کوکنگ کر رہی تھی ۔۔

سونیا پاستا بنا رہی تھی جبکہ نین بیف ٹیکو بنارہی تھی۔۔وہ پھرتی سے فرائی پین میں اوئل ڈال کر جلدی جلدی اسمیں بیف کیما ڈال کر باقی کے

ingredients

ڈال کر فرائی کر رہی تھی۔۔ساتھ ساتھ وہ چلوپا بنانے لگی ۔۔انا علینہ اور تانیہ تو اسکے کوکنگ اسٹائل کو ہی دیکھے جا رہی جو بہت فاسٹ کام کر رہی تھی۔۔

اسنے ایک الگ باؤل میں دو کپ فلور کے سیو ڈالے کر کے۔۔اسمیں سالٹ ۔۔بیکنگ سوڈا۔۔انکو ڈال کر اچھے سے مکس کیا ۔۔ساتھ ہی ایک دو بار پین میں بھی چمچ چلا دی

۔پھر جلدی جلدی دودھ لے کر اس سے ڈو بنانے لگی۔ساتھ ہی اسنے ایک دو چمچ اوئل کے بھی ڈالے اور ڈو بنانے کے بعد اسنے پین کے ہینڈل کو پکڑ اسے موو کیا جس سے اسکے اندر موجود مصالحہ ہوا میں سیر کرتے واپس اسی پین میں آتا ایک اسنے دو تین بار یونہی کیا جس سے سٹوو پہ لگی آگ بھی بھڑکی تھی۔۔اور وہ نظارہ دیکھنے لائق تھا واؤ ۔۔بھابھی واٹ ا اسٹائل۔۔انا منہ پہ ہاتھ رکھے آنکھیں بڑی بڑی کرتی بولی نین نے سونیا کی جانب دیکھا جو ساتھ ساتھ میٹھا بھی بنا رہی تھی دونوں ہی مسکراتے اپنا اپنا کام ختم کرنے کے در پر تھیں۔۔

جاؤ تم لوگ فریش ہو جاؤ جلدی سے پھر ایک ساتھ لنچ کریں گے ۔سونیا نے انہیں کہا جسپر ان تینوں نے ہی احتجاج کیا۔۔نہیں بھائی ہم نے نہیں جانا ہم تو یہ دیکھ کر ہی جائیں گے۔۔انا نے شیلف پر کہنی رکھتے چن اسپر ٹکاتے بولی ۔۔

اور وہ دونوں بھی سر ہلاتے وہیں آکر کھڑی ہوگئیں۔۔

جبکہ تالیہ تو فریش ہونے چلی گئی۔۔

نین نے پین کا چولہا بند کر دیا اور دوسرا پین لے کر اسمیں ہاف سے زیادہ اوئل۔ڈال کر اسے گرم کرنے کے لئے رکھ دیا۔۔پھر ڈو کے بالز بنا کر سائڈ پر رکھتی ایک ایک کر کے انہیں بیلنے لگی۔۔روٹی کی طرح انہیں بیل کر فورک سے اسپر نشان بناتی انہیں گرماگرم آئل میں ڈال کر فرائے کرنے لگی۔۔ایک سائڈ تھری منٹ تک فرائے کی پھر سائڈ چینج کر کے ٹین سیکنڈز بعد چمٹے سے اسکی ایک سائڈ پکڑ کر اس روٹی کو ائل۔میں ہی فولڈ کر دیا

درمیان ۔میں دو انچ کا فاصلہ چھوڑ کر ۔۔پرفیکٹ شیپ کے ساتھ ایک چلوپا تو بن کر ریڈی تھا۔۔

اسی طرح اسنے باقی سب بھی بنائے ۔۔پھر ایک چلوپے میں بیف ،سوور کریم ،سیلڈ میں سلاد پتہ،بند گوبھی،ٹماٹر،کھیرا،ڈال کر اسکے اوپر چیز ڈال کر وہ ایک ٹرے میں رکھتی گئی ۔۔

Woo bhabhi it's looks so much delicious

میرے منہ میں تو پانی آرہا ہے یار مجھے کوئی فریش مریش ہونے کی ضرورت نہیں۔۔میں نے تو ابھی کھانہ ہے بہت بھوک لگی ہے۔۔انا اسے اٹھانے کے چکر میں تھی جب سونیا نے وہ ٹرے ہی وہاں سے اٹھالی۔۔جاو جاکر فریش ہو کر آؤ پھر ہی کھانہ ۔۔ورنہ تو

بھول جاو۔۔سونیا کے کہتے ہی وہ تینوں سرپٹ بھاگی تو دونوں کا قہقہ ہوا میں

Episode 38گونجا۔۔

تم دونوں بھی فریش ہو جاؤ کھانہ ہم سرو کر لیتے ہیں تالیہ انہیں مدافعانہ انداز میں بولی تو وہ دونوں بھی فریش ہونے چلی گئیں ۔۔فریش ہو کر آئیں تو کھانہ لگا ہوا تھا مل کر انہوں نے کھانہ کھایا ۔۔

جبکہ بوائز کی جانب بھی رافع ،دایان ریحان کے علاؤہ ان تینوں کو بھی کوکنگ نہیں آتی تھی ۔اسی لئے وہ بیٹھے انہیں کام کرتا دیکھ رہے تھے جبکہ عفان تو چاکلیٹس اور چپس سے ساتھ ساتھ انصاف کر رہا تھا۔۔جو وہ اپنے ڈھیر سارے ساتھ لایا تھا ۔۔

انہوں نے بھی الگ الگ ڈیشز بنائی تھیں۔۔اور کھانہ کھا کر نماز کے لئے چلے گئے کیونکہ نماز کا سختی سے آڈر ملا تھا کہ وہ بھی پڑھنی ہے جماعت ٹائگر کروا رہا تھا۔۔

جبکہ گلز کو بھی آڈرز ملے تھے نماز پڑھنے کے اور وہ بھی پرئیر ہال میں نماز پڑھ رہی تھیں۔۔جہاں سیما اور رائنہ بھی تھیں۔۔

انا اور علینہ تالیہ تانیہ انہوں نے تو زندگی میں شائد ہی کبھی نماز پڑھی ہوگی ۔۔لیکن اب جب سر پر ڈنڈا لگا تھا تو تو انہیں بھی پڑھنی پڑھ رہی تھی ۔۔خاص کر انہیں تو لباس سے چڑھ ہو رہی تھی کیونکہ وہ سادہ سی قمیض شلوار میں ملبوس تھیں سبھی اس وقت جو انہوں نے تو کبھی نہیں پہنا تھا۔۔جبکہ نین اور سونیا اس ڈریس کو پہن کر خوش تھیں۔۔یونیفارم بھی انہیں کہیں سے بھی برہنہ تو نہیں کر رہا تھا۔۔شرٹ تھوڑی سے

لوز ہونے کے ساتھ ساتھ گھٹنوں تک آتی تھی ہاں بس جینز سے نین کو پرابلم تھی کیونکہ اسنے اس سے پہلے کبھی نہیں پہنی تھی --

اور نماز کے لئے ہی انکی بریک دو گھنٹے سے تین گھنٹوں پر مشتمل ہو گئی تھی---

نماز انہوں نے باجماعت نماز پڑھی تھی --یہ پورشن بھی تھرڈ کاٹیج میں ہی تھا--جس میں بڑا سا حال تھا جسکے دو پورشن تھے ایک گلز کا اور دوسرا بوائز کا--بیچ میں دیوار حائل تھی --جب جماعت شروع ہوئی تو نین کو تو یقین ہی نہ آیا کہ وہ آواز عالم کی تھی --اسکا مطلب عالم نماز پڑھتا تھا جبکہ اسے لگتا وہ ان سب چیزوں سے بری الزما
ہے--لیکن۔اسکے اللہ اکبر کہتے ہی وہ سمجھ گئی نہیں وہ ایک مسلم ہے--ایمان پر قائم رہنے والا شخص اگر وہ یہ سب کر رہا ہے تو یقیناً اسمیں کوئی راز چھپا ہے جس سے وہ ابھی

تک انجان تھی۔۔ظہر اور عصر کی نماز سری ہوتی ہیں جو کہ دل میں پڑھی جاتی ہیں اسی لئے وہ اسکی تلاوت نہ سن پائی تھی۔۔لیکن کوئی نہیں جہری نمازیں (جو امام اونچی آواز میں پڑھتا ہے ) بھی تو تھیں جن میں وہ سن لے گی۔۔

پرسکون ہو کر نماز پڑھنے کے بعد انکے پاس اب بھی دو گھنٹے بچے تھے جسمیں وہ ریسٹ کر سکتے تھے۔۔1:15 منٹ پر انہوں نے نماز پڑھ لی تھی۔۔اور سبھی نماز سے فارغ ہوکر اپنے اپنے رومز میں غائب ہو گئے تھے۔۔

---

باقی سب تو آرام کرنے چلے گئے جبکہ وہ ٹائگر کے روم میں آگیا اس سے ملنا جو تھا۔۔

ٹانگر میرے جگر۔۔تو نے بہت انتظار کروایا یار۔۔تجھے پتہ بھی ہے کتنا مس کیا ہم نے تجھے۔۔دایان عالم کے پاس آتے اسکے گلے لگتے بولنا شروع کر دیا جبکہ عالم اسکی اس حرکت پر ہلکا سا مسکرایا۔۔اور بدلے میں اسے ہگ کرنے کی بجائے زور سے اسے خود سے دور کیا۔۔دایان اس اچانک ہونے والی افتاد پر بوکھلایا۔۔جبکہ عالم نے اپنی ہنسی اب چھپا لی تھی۔۔

جگر یہ کیا تو نے مجھے دھکا کیوں دے دیا۔۔دایان نا سمجھی سے بولا۔۔

اوہ اچھا جب غائب تھا کمینے تب تو کہاں تھا ہاں۔ نہ تو مجھے ڈھونڈ پایا اور نہ ہی اس پاشہ کو مار پایا۔۔چل رافع نہیں کر سکا پر تو۔۔تو بھی ایسے ہی بیٹھا رہا۔۔ایک بار کوشش تو کی

ہوتی اس۔سالے کو مارنے کی تم لوگوں نے بھی میرے ساتھ ہی ٹریننگ لی تھی نہ پھر کیسے نہیں کر پائے ہاں اتنے مشنز کئے ہم نے سب کئے تم دونوں نے بھی پھر اس بار ایسا کیا ہو گیا تھا جو تم دو دونوں ہی نہیں کر پائے ہاں۔۔عالم سنجیدگی سے بول رہا تھا جبکہ دایان شرمندگی سے سر جھکا گیا۔۔

ایم سوری ٹائگر پر تیرے بنا ہم کچھ نہیں ہیں۔۔بہت کوشش کی سب کچھ سنبھالنے کی پر ایسا نہ ہوسکا۔۔تجھے بھی ڈھونڈا ہر جگہ ڈھونڈا پر وہاں نہ پہنچ پائے جہاں تو زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا۔۔اور نہ ہی اس پاشہ کو مار پائے بہت بار پلیننگ کی اسے مارنے کی لیکن ہر بار ناکام ہوجاتے۔۔

اوپر سے مافیا والوں کا دباؤ کہ تونے ابھی تک شادی نہیں کی ۔۔بچہ نہیں ہے۔۔تو خود کہاں غائب ہے۔۔یہ سب سنبھالتے ہم وہ سب نہ کر سکے جو بہت ضروری تھا۔۔دایان کی آنکھوں میں نمی دیکھ عالم اسے گلے سے لگا گیا۔۔

ارے نہیں میں تو بس جانتے بوجتے پھر بھی تم سے ہی جاننا چاہ رہا تھا تم نے کوشش کتنی کی ۔اور یہ سب واقع زیادہ تھا پر تم لوگوں نے کیا ، لیکن ایک وقت میں دونوں جگہ پر ہونا یہ زرہ تم سے نہ ہوسکا۔۔کیونکہ اسکے لئے دماغ پر سکون اور دل مطمئن ہو نا چاہیے ہر وقت اور وہ تب ہی ہو سکتا ہے جب نماز پڑھی جائے اور دل سے رب سے مدد طلب کی جائے یقین مانو کبھی تم کہیں سے بھی ناکامی کا سامنا نہیں کروگے ۔۔دایان اسکی ساری باتیں بخوبی سمجھ رہا تھا۔۔

اور یاد رکھو مرد کی آنکھیں نم صرف رب کے حضور ہونی چاہیے وہ بھی اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے نہ کہ اتنی اتنی باتوں کو دل پر لگانے سے۔عالم کا طنز وہ سمجھ کر مسکرایا۔۔

تو طنز کرنا اب بھی نہیں بھولا۔۔

کیونکہ یہ ضروری ہے جگر۔۔عالم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولا تو وہ مسکرا دیا۔۔

---

سب ٹرینرز ایک بار پھر سے ریڈی ہوکر اپنی اگلی کلاس میں چلے گئے جو کہ رائنہ کے ساتھ تھی۔

نین پہلی لائن میں سونیا کے ساتھ بیٹھی تھی سبھی پئیرز میں بیٹھے تھے۔۔انا علینہ ۔

۔تانیہ تالیہ۔۔اسی طرح بوائز بھی دایان ،رافع۔۔

ریحان ۔ عیش۔۔

عفان۔۔کبیر۔۔

For more visit (exponovels.com)

سبھی کلاس میں۔ ہنسی مذاق اور چہل پہل میں لگے تھے جب رائنہ کلاس میں اینٹر ہوئیں۔۔

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام ۔۔سب نے انکے۔ سلام کا جواب بڑے ادب سے دیا۔۔

Welcome everyone to my. Class..

For more visit (exponovels.com)

آج ہماری پہلی۔ کلاس ہے جس میں ہم میتھس کو تھوڑا بہت جانیں گے۔۔میں۔ آپ۔ لوگوں کو۔ ایکوئشنز سولو کرنے کے لئے دونگی۔۔

رائنہ کے کہنے۔ پر کلاس میں۔ شور شرابہ۔ ہونے لگا۔ جو کہ اس سبجیکٹ سے ناپسندیدگی کا اظہار تھا۔۔

مگر وہ مسکراتے ہوئے انہیں اگنور کر کے اپنے لیپ ٹاپ میں کچھ مختلف سوال لکھنے لگی۔۔جو پروجیکٹر کی بدولت وائٹ بوڑد کی سی دکھنے والی سکرین پر شو ہونے لگے۔۔

نین شاک میں اس خوبصورت عورت کو دیکھنے لگی جو کہ تیمور کی وائف تھیں۔۔ اور وہ کتنی نرمی سے ان سب سے ڈیل کر رہی تھیں۔۔

یا اللہ --یہ رائنہ اور سیما جیسی نرم دل اور اتنی اچھی پیاری عورتوں نے ان تیمور اور یاور جیسے خطرناک بندوں سے شادی کیوں کی--؟؟

نین کے کہنے پر سونیا کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے کیونکہ اس وقت وہ یہ کہتے بھول گئی تھی کہ وہ تو جسکی بیوی ہے وہ ان سب خطرناک آدمیوں کا سربراہ ہے --اور وہ اس سے شادی کیئے بیٹھی تھی--

شائد محبت ہوگئی ہو--انہیں بھی تمہاری طرح --سونیا کے تو جواب پر وہ آنکھیں بڑی کر کے اسکی جانب دیکھتی حیران ہوئی--کیا مطلب --میری طرح۔

آفٹر آل تم بھی تو ٹائگر کی وائف ہو جو ان خطرناک مردوں کا سربراہ ہے۔۔تو تم نے اس سے شادی کی ہے تو اسکا تو یہی مطلب ہوا نہ کہ تمہیں بھی انکی طرح ان سے محبت ہوگئ تبھی تو اسکی بیوی بنی ۔۔سونیا مزے سے کہتی نین کو سرخ کر گئی۔۔

اں۔۔نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں۔۔اسکے گال ٹائگر کے ذکر پر دہکنے لگے۔۔اوہ سو سوئیٹ یار تم ۔۔تم بلش کر رہی ہو۔۔ہاہا۔۔وہ۔دبی دبی ہنسی ہنسی تھی۔۔جبکہ نین خود کو نارمل کرنے کی کوشش میں ہلکان ہورہی تھی۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

ایسا ہی ہے بچو۔۔سونیا بضد ہوئی ۔۔

نین آنکھیں گھما کر رہ گئی۔۔

آپ سب کے پاس۔ 20 منٹس ہیں۔۔ان۔ سب سوالات۔کو حل کرنے کیلیئے ۔۔

رائنہ کی آواز پر دونوں انکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔

اب آپ لوگ سٹارٹ کرو۔۔

انکے کہتے ہی۔ سب۔ رجسٹر۔ اور۔ پین۔ نکال۔کر۔ سوال۔ حل کرنے لگے۔۔

نین نے سکرین پر نظریں مرکوز کیں تو۔ اسکے لب دھیرے سے مسکرائے آخر کوئی تو کام۔ ایسا۔ تھا جو اسے بھی پسند۔ تھا۔۔

اور جس میں وہ ایکسپرٹ تھی۔۔

وہ خوشی سے۔ سوچ کر جلدی سے۔ ایکوئشنز کو نوٹ کرنے لگی۔۔

میم ہوگئے۔ سولو۔۔اپ چیک کر لیں۔۔

ٹھیک پانچ منٹ۔ بعد۔ نین نے۔ کھڑے۔ ہوتے۔ ہوئے کہا ۔۔تو سب اپنا کام چھوڑ کر اسے حیرت اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات سے دیکھنے لگے۔یہاں تک کہ مس رائنہ خود بھی شاک کی کیفیت میں تھیں لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کرگئیں۔۔۔ جبکہ رافع۔ مسکرایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ سب اسکے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔ جیسے رافع اور دایان کے لئے نہیں تھی لیکن پھر بھی انہیں دس دس منٹس لگے تھے ۔۔جبکہ اسنے بہت جلدی کر لیا تھا۔۔

امم اوکے سوئٹی اپنے۔ انسررز۔ بتاؤ۔ دیکھتے ہیں۔کتنے۔ ٹھیک ہے ۔۔کیا آپ انہیں اونچا۔ پڑھ۔ سکتے ہو۔۔

نین انکی آنکھوں میں اپنے لئے۔ جوابات کے ٹھیک۔ ہونے کا شک صاف۔ دیکھ سکتی تھی۔۔مگر اس نے مسکراتے۔ ہوئے۔ سر ہاں میں ہلایا اور انسررز۔ بتانے لگی۔۔

پہلی ایکویشن کا۔ انسر

X=10,Y=12

ہے۔۔جبکہ دوسرے کا جواب ۔۔

X = 23.8,Y=45.89,M=34.7

ہے۔

For more visit (exponovels.com)

سب متجسس تھے میم کا جواب سننے کے لئے کہ کتنے ٹھیک ہونے والے تھے اسکے اور کتنے غلط۔۔

ویری گڈ۔۔سوئٹی۔۔سب۔ سوالوں کے۔ جواب۔ درست۔ ہیں۔۔

انہوں نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے اسے داد دی ۔تو ساری کلاس نے اسکے لئے۔ تالیاں بجائیں ۔۔

فائنلی میں ان سب کے درمیان جگہ بنانے میں کامیاب ہو ہی گئی ہوں۔۔پھر چاہے وہ ایک ہی کلاس میں کیوں نہ بنائی ہو لیکن میرا نام بھی نین ہے اور میں سب میں ٹاپ کرکے دیکھاونگی۔۔نین دل میں خود سے عہد کر رہی تھی۔۔

واو بھابھی اپنے تو کر لیا پلیز اب ہماری بھی تو ہیلپ کرو نہ--یہ مجھ سے حل نہیں ہو رہا--انا پیچھے سے اسے پین کی نوک ہلکے سے چباتے ہوئے سرگوشی نما بولی ۔سس--نین کی سسکی نکلی--اہ--اوکے لاؤ میں کر دیتی ہوں--نین اسے سے ریجیکٹ لیتے بولی--

کچھ ہی دیر میں سونیا بھی۔ حل کر چکی تھی اور اسے دیکھنے لگی--

---

نین چاہتی تھی میم رائنہ کی کلاس لمبی جائے -- مگر وہ جلد ہی۔ ختم ہوگی عصر کی نماز کے بعد وہ لوگ ٹائگر کی کلاس لینے چلے گئے--

جہاں تلواریں ،گنز،کلہاڑے،چاقو، مشینیں ، پنچ بیگ، ڈمبلز ،اور بھی کافی ساری چیزیں تھیں--نین غور۔ سے وہ سب دیکھ رہی تھی ان اوزاروں پر نظر پڑتے ہی اسکی سانسیں اٹکنے لگی--مگر جس نے اسکی سب سے زیادہ توجہ کھینچی تھی-- وہ وہاں پر۔ موجود۔ روبوٹ تھے--جو بلکل انسانوں جیسے دکھتے۔ تھے --

وہ دل ہی دل میں۔ بس۔ دعا کرنے لگی۔کہ یہ کلاس۔ جلدی۔ سے ختم ہو جائے اور۔ وہ۔ اپنے۔ کمرے میں چلی جائے ویسے بھی وہ کلاس عالم نے لینی تھی--اور اسکے۔

وجود۔ کے ہر ہر حصے میں۔ درد اٹھ رہا تھا۔۔ایک تو چھری جہاں جہاں لگی تھی وہاں نیل بھی بن چکے تھے۔۔اسکی وجہ سے اسے زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔

وہ سب اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔ جب۔ ٹائگر۔ کی آواز نے انہیں اسکی جانب متوجہ کیا۔۔

آج ہمارا پہلا دن ہے اس کیمپ میں۔اور کہتے ہیں پہلا اور آخری دن سب دنوں سے زیادہ یادگار رہتے ہیں کبھی سوچا ہے ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔ٹائگر نے پوچھا تو سب سے تھا جسکا جواب وہاں پر اتنے سارے نفوس میں سے کسی نے بھی نہ دیا تو وہ خود ہی بولنے لگا۔۔جبکہ نین تو بس اسکی گولڈن بلوئش آنکھوں کے سحر میں کھوتی چلی جا رہی تھی

--ان دو دنوں میں اتفاقاً کچھ ایسا دلچسپ ہوتا ہے جو ہماری لائف کے باقی دنوں کی نسبت الگ ہوتا ہے وہ دن درد ،دکھ ،تکلیف یا پھر خوشی کے ہو سکتے ہیں --

اسلئے۔ میں نے سوچا ہے کہ تم سب کا بھی پہلا دن بہت یاد گار بناؤں گا-- کبھی بھی اسے اپنی لائف میں بھول نہیں پاوگے--

سب سے پہلے تو باری باری او اور پہلے اس ربوٹ کی آنکھیں پھوڑنے کے ساتھ ساتھ اسکا سینہ چیڑ کر دل بھی نکال کر باہر اس بکٹ میں پھینکو--

نین کے اندر خوف کی لہر دوڑ گئی-- عالم اسے ہی دیکھ رہا تھا جو سونیا کے پیچھے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی--

تو مسسز عالم زرہ آپ آیئے اور اس کام کو پہلے آپ ہی انجام دیئجے --عالم کے نئے حکم پر تو نین کی جان ہی نکلنے کو بے تاب تھی ۔میں--اسنے ڈرتے ڈرتے انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا جب کہ باقی سب یہ ہسبینڈ وائف والا سین بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے --میرا نہیں خیال یہاں میں نے دوسری شادی کی ہوئی ہے--اور یہاں پر دوسری مسسز موجود ہیں جن سے میں کہوں گا--عالم کے الفاظوں پر تو نین کو شرمندگی نے ان گھیرا جبکہ باقی سب دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے--ارے بھابھی کیوں ڈر رہے ہو جاؤ اور جلدی سے کرو تاکہ ہماری بھی باری ائے--انا کی زبان میں کھجلی ہوئی اور پہلی مرتبہ نین کو انا کا یوں بولنا اچھا نہیں لگا تھا--

پلیز عالم میں نہیں نہ مطلب پہلے باقی سب کر لیں پھر میں کر لونگی۔۔امم پلیز۔۔نین منمائی جبکہ عالم پر اسکا خاک اثر ہونا تھا۔۔وہ اسے کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتا لے جانے لگا۔۔نین تو اس افتاد کے لئے بلکل بھی تیار نہ تھی۔۔ع۔۔ع۔عالم۔۔کیا کر رہے ہیں آپ۔میں۔۔میں خود چلی جاؤں گی چھوڑیں مجھے۔۔نین اسے دور ہونے کی کوشش کرتے دبی دبی آواز میں بولی سب کی نظریں خود پر جمے دیکھ اسکی تو حالت خراب ہو گئی تھی۔۔ششش چپ ہو جاؤ اتنا عرصہ کیا دور رہ لیا بہت بولنے لگی ہو۔۔اواز نہ آئے اب مجھے تمہاری اور جو کہا ہے وہ کرو۔۔عالم درشتی سے بولا۔۔

پلیز کہنے کی اسنے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی تھی۔۔نین بنا کچھ کہے ایک دم اشتعال سے اس سے دور ہو کر چاقو اٹھا کر (جس سے انہوں نے وہ کام سر انجام دینا تھا)کو ایک ہی جھٹکے میں اسکی آنکھوں میں گھونپ کر باہر نکالا پھر اسی طرح غصے میں ریڈ ہوئے

وہ کسی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اسکے سینے پہ کٹ لگا کر اسمیں سے دل نکال کر بے دردی سے بکٹ میں پھینکتی بنا اسے دیکھے واپس اپنی جگہ پر اکھڑی ہوئی۔۔واو۔۔بھابھی اپنے تو اتنا اچھا کیا اور فضول میں اتنا ڈر رہی تھی۔۔انا تالیاں بجاتے خوشی سے بولی جبکہ عالم کی نظر خود پر پڑتے دیکھ ایک دم چپ ہوگئی کیونکہ وہ غصے میں ہی دیکھ رہا تھا۔۔باقی سب بھی جو ہونق بنے اب نین کو دیکھ رہے تھے عالم کے کرخت آواز پر باری باری سب اکر اسی طرح کرنے لگے۔۔

نین کا غصہ تھوڑی دیر کے لئے ہی تھا جو اب ہوا ہو چکا تھا اسے بھی سمجھ نہ آئی یہ سب اسنے کیسے کیا تھا عالم کو وہ جانتی تھی کہ اسنے کبھی اسکی بات کا مان نہیں رکھا، کبھی اسکی بات نہ مانی، کبھی اس سے وہ نرمی سے پیش نہ آیا اور اسکے جلاد روپ سے بھی وہ واقف تھی۔۔یہ سب جانتے بوجھتے اسے نا جانے کیوں اسکی بات بری لگی کہ وہ غصے

میں آکر اتنا کچھ کر گئی اور اب وہ گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی کیونکہ عالم سے اب وہ ڈر رہی تھی جس نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔اور جب دیکھے گا تو نین کو شائد صرف اذیت سے ہی دوچار ہونا پڑے گا۔۔وہ یہ سب سوچ کر ہی رہ گئی۔۔

چلو سب ایک ایک چاقو اور تیر کمان اٹھا لو اور اس جنگل میں چاروں طرف پھیل جاؤ۔۔یہ گھڑی سب اپنی اپنی کلائیوں میں باندھ لو تاکہ کوئی بھی گم جائے تو وہ ہم سے کانٹیکٹ کر سکے۔۔ورنہ تو یہاں بھوکے جانوروں کی خوراک بن جائے۔۔مرضی اسکی اپنی ہے۔۔عالم بے حد سفاکیت سے بولا۔۔

جبکہ نین کے ساتھ ساتھ باقی سب کی بھی بہت بری حالت ہوگئی تھی سوائے رافع اور دایان کے۔۔کیونکہ وہ یہ سب فیس کر چکے تھے تو انہیں اتنا مسئلہ نہیں تھا۔۔

سب ایک ایک چیز پکڑ کر لائیں گے چاہے وہ سانپ ہو، خرگوش ہو یا پھر کوئی بھیڑیا، واٹ ایور -- کچھ بھی ہو وہ تم لوگ لاؤ گے -- رات کچھ ہی دیر میں پھیل جائے گی -- تو جسے اپنی جان عزیز ہے وہ جلدی جلدی جو بھی ملتا ہے پکڑ کر لے ائے -- اور یاد رکھنا میری نظر یہاں پر بیٹھے ہی تم سب پر ہوگی -- کون کیا کر رہا ہے وہ مجھ سے چھپا نہیں ہوگا تو رولز تم سب ہی جانتے ہو اس لئے سب دیھان رکھنا -- اسکے لہجے میں وارننگ تھی -- تم سب چاہو تو پئیر بنا کر چلو یا الگ الگ یہ بھی تم سب کی چوائس پر ہے --

تو تم سب کا وقت شروع ہوتا ہے اب سے -- ناؤ گو --

اسکے کہتے ہی وہ سب اپنا اپنا تیر کمان اور چاقو لیتے نکل پڑے ۔۔لیکن ڈر بھی رہے تھے ۔۔کیونکہ سورج تو غروب ہونے ہی والا تھا ۔۔

اور پھر رات اپنے پر پھیلا لیتی۔۔

وہ ساری لڑکیاں اکھٹی ہی تھیں جبکہ بوائز اکھٹے۔۔

بھائی ایسے تو ہم سے یہ نہیں ہو پائے گا پلیز آپ ہماری ہیلپ کیجئے میرا مطلب ہے گروپنگ کرتے ہیں اور اس طرح آپ میں سے ہمارے ساتھ جب کوئی ہوگا تو ہم ایزی لی کر لیں گے اور سر نے کہا ہے کہ ہمیں چاروں طرف پھیلنا ہے تو اس طرح ہم پھیل بھی سکے گے۔۔

ہاں گڈ آڈیا -- سونیا بھی اسکی بات پر متفق تھی--

ٹھیک ہے -- سونیا ، بھابھی ، عیش اور میں --

رافع تو آنا اور علینہ ، کبیر--

ریحان ، عفان تانیہ اور تالیہ کے ساتھ ہوگا-- دایان نے فٹافٹ سے گروپنگ کی۔اور چلنے لگے--

For more visit (exponovels.com)

دی یہ جگہ تو بہت ڈراؤنی ہے ۔۔افف ۔۔نین سونیا سے چپکتی بولی۔۔

ریلیکس دانی کچھ نہیں ہوگا۔۔بس ساتھ ساتھ رہنا ہے سونیا کی بات پر دایان نے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھا۔۔جس پر سونیا سٹپٹا گئی۔۔

وہ کافی وقت سے چل رہے تھے لیکن انہیں کچھ بھی نہیں دکھ رہا تھا۔۔اوہو اتنے اندھیرے میں ہمیں کیسے کچھ نظر آئے گا ۔۔نین ڈرتے ڈرتے بولی۔۔

آگ کا بندوست کرنا ہوگا عیش اس سب میں پہلی مرتبہ بولا تھا۔۔جس پر دایان نے لکڑی کے کئی ٹکڑے اکٹھے کئے۔۔اور عیش سمجھ گیا اسنے جلدی سے پتھروں کے زریعے آگ جلائی ۔۔اور ان لکڑیوں کو بھی آگ لگا کر وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوئے تھے۔۔

یہ ہم نے کر تو لیا ہے لیکن تم سب کو بھی ایسے ہی کرنا ہوگا۔۔یہاں ٹائگر نے ہمیں جنگل کی سیر کرنے کو نہیں بھیجا کہ جاکر کوئی بھی جانور پکڑ کر لیں آئیں۔۔ہم یہاں آئیں ہیں بہت کچھ نیا سیکھنے کے لیے۔۔ہمیں کئی مرتبہ ایسے مشنز جنگل میں ہی کرنے جانا ہوتا ہے اب وہاں کیسے بھی حالات کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔۔بھوک پیاس روشنی ان سب کی ہمیں اشد ضرورت پڑ سکتی ہے اب اگر رات ہوگی اور ہمارے پاس بالفرض ایسا کوئی میٹریل نہیں ہے جس سے ہم روشنی کر کے کچھ دیکھ سکیں تو اسکے لئے ہمیں پہلے آگ کا بندوست کرنا ہوگا ۔۔جو کہ ہم اس طرح سے جلائیں گے جیسے ابھی ہم نے جلائی ہے ۔اور تم سب بھی ایسے ہی کروگے۔۔پھر ہی ہم اپنی بھوک پیاس کا انتظام کریں گے پر کیسے دیکھو اگر ہمیں کوئی بھی جانور مل جاتا ہے جیسا کہ ٹائگر نے کہا۔۔سانپ، خرگوش ،ہرن کچھ بھی ہمیں اسکا شکار کرنا آتا ہوگا تبھی ہم انہیں پکڑ سکیں گے۔۔اور اپنی بھوک مٹا سکیں گے۔لیکن۔جیسا کہ یہ تم سب کا فرسٹ

experience

ہے اور اس میں تم سب کچھ بھی کرنا نہیں جانتے اور ناکامی یقینی ہے تو اسمیں گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے ہم ہیں اسی لئے تم سب ہمیں فالو کرنا تو کچھ نہ کچھ تو کر ہی لوگے نہ بھی کر سکے تو صرف دیکھ لینا کیونکہ اگلی بار ٹائگر یہ گروپس کی پرمیشن نہیں دیگا۔۔تو تمہیں اس دن کے لئے خود کو پریپیئر کرنا ہے۔۔ اب تم سب سے امید کرتا ہوں کہ سمجھ آگئی ہوگی اور سب ایسے ہی کروگے جیسے میں نے کہا۔۔دایان نے کافی لمبی چوڑی تقریر کر لی تھی اسی لئے اکتا کر بات کا اختتام کر کے سب کو الگ الگ ڈائریکشنز میں بھیج کر خود بھی اپنے گروپ کے ساتھ جانے لگا۔۔

---

کاش میں کچھ کھانے کے لئے لے آیا ہوتا تو اب ساتھ ساتھ کھا رہا ہوتا کیا کروں اب مجھ سے بھوک بلکل برداشت نہیں رہی برو ۔عفان کا ہمیشہ والا اپنا ہی رونا تھا جس پر تانیہ کا دل چاہا اسے کہے اپنے جسم کا کوئی بھی پارٹ کاٹ کر بھون کر کھا لو۔۔لیکن وہ غصے سے صرف سوچ ہی سکی۔۔

جبکہ ریحان اب اپنی تیز نظروں سے اپنا شکار ڈھونڈ رہا تھا۔۔

تم اگر خاموش رہو گے تو جلد ہی کوئی کھانے کا انتظام بھی ہو جائے گا۔۔ریحان اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔

اسے خرگوش نظر آیا تھا جس پر اسنے تیر سے نشانہ لگایا اور وہ اسطرح سے اسے پکڑنے میں کامیاب ہوگیا۔۔

اوہ یاہو ہم نے کر لیا۔۔تالیہ خوشی سے بولی۔۔

ہم نے نہیں میں نے کر لیا تم سب نے ابھی کرنا ہے تو اپنا اپنا شکار خود کرو اب دیکھ تو لیا ہے تو فالو کرو۔۔ریحان اسے دیکھے بغیر کرخت لہجے میں بولا اور تالیہ کا دل چاہا وہ اسکے اس رویے پر رونا شروع کر دے۔۔

افف او مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے یہاں پر۔۔اگر کوئی شیر آگیا اور اس نے ہمیں کھا لیا علینہ تو ہم تو بچپن میں ہی مر جائیں گے۔۔انا علینہ پر اپنا سارا وزن ڈالتے ہوئے اسے

چپکی پڑی تھی اور وہ بیچاری اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی گھسیٹ رہی تھی ۔۔ڈر تو اسے بھی لگ رہا تھا لیکن دو دو مردوں کے ہوتے ہوئے اسے کچھ ڈھارس ملی تھی جسکی بنا پر وہ چپ تھی۔۔

ششش اگر اب کچھ تم بولی تو شیر تو آئے نہ آئے میں خود شیر کو ڈھونڈ کر تمہیں اسکے آگے ڈال دونگا ۔۔رافع اسکی فضول کی چپڑ چپڑ پر اپنا دماغ کھولتا ہوا محسوس ہوا۔۔خاص کر اسکی زبان سے مرنے والے الفاظ پر تو اسکا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔۔

اب جگر ٹھنڈا ہوگیا تیرا بے عزتی تو کروانی ہی ہوتی ہے تونے ہر جگہ پر اپنی۔۔بس بس اب تجھے میری اما بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔سامنے دیکھ کر چل کہیں ایسا نہ ہو تو اما

بننے کے چکر میں اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی نیچے گرا دے۔۔انا کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔۔

علینہ تو توبہ توبہ کر کے رہ گئی۔۔

انہیں کافی دیر ڈھونڈنے کے بعد ایک ہرن دیکھائی دیا تھا جسپر رافع نے نشانہ لگایا اور وہیں وہ اسے پکڑنے میں کامیاب ہوگیا۔۔

کبیر تم اور علینہ اس طرف جاؤ کچھ ملے تو لے انا ۔۔رافع ان دونوں کو دوسری طرف بھیجتا انا کی جانب دیکھنے لگا جو اسے ہی ڈرتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

رافع نے اسکی جانب قدم بڑھائے --ہاں تو تم کیا کہہ رہی تھیں--پھر سے کہو گی--رافع کے تیور اسے ٹھیک نہیں لگے --مرنے کی بات تم نے اپنی زبان سے نکالی بھی تو کیسے ہاں۔رافع کو اپنے قریب آتا دیکھ وہ پیچھے قدم لیتی درخت سے جا لگی تھی رافع اسکے دائیں بائیں بازو رکھے اسکے راہ فرار کے تمام راستے مفقود کر کے اسے گھورنے لگا--انا کا حلق خشک ہونے لگا--موٹے موٹے آنسو اسکی آنکھوں میں جمع ہونے لگے کیونکہ آج تو اسے کوئی بھی اس جن سے نہیں بچا سکتا تھا--

مجھ--مجھے ڈر--ڈر لگ رہا تھا تبھی بولا--انا اٹکتے ہوئے بولی--ہاں اور اب تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہئیے کیونکہ تم نے ایسی بات کی ہی کیوں --رافع اسکے چہرے کے بے حد قریب ہوتے ہوئے غصے سے بولا--انا ڈر کے مارے اسکے گردن کے گرد بازو ڈالے اسمیں منہ

چھپا کر رونے لگی۔۔پلیز رافع مجھ سے ایسے بات مت کریں۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔پلیز۔۔انا کے آنسو اسے چبتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے خود کے غصے پر وہ لعنت بھیجتا وہ اسکے گرد حصار باندھ گیا۔۔ہاں تو تم بھی الٹی باتوں سے پرہیز کیا کرو۔۔ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔رافع اسے خود میں بھینچ کر بولا۔۔

ایم سوری آئندہ خیال رکھوں گی ۔۔پلیز ابھی یہاں سے چلیں۔۔پلیز۔۔وہ اسکی گردن سے نکل کر منت بھرے لہجے میں بولی۔۔

ہمم

اوکے چلو۔۔رونا بند کرو پہلے پھر چلتے ہیں وہ نرم ہوا۔۔تو انا کے بہتے آنسو تھمے۔۔

چلو ابھی ہم بھی کچھ تمہارے لئے ڈھونڈ لیں۔وہ اسے ساتھ لئے اسی جانب جانے لگا جہاں کبیر اور علینہ گئے تھے۔۔

کبیر۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔پلیز جلدی کچھ کرو۔۔علینہ کی تو بری حالت ہورہی تھی۔۔ڈر تو میں بھی رہا ہوں اب تمہیں کیسے بتاؤں ۔۔کبیر دل ہی دل میں کہتے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھتے اسکے پاس ایا۔۔دیکھو جب میں یہاں ہوں تو تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ہم شاہ ہیں ۔۔اور اس جنگل کے جانوروں سے تو کیا کوئی بھی ہمارے سامنے آجائیں ہم نہیں ڈریں گے۔۔سو ایکٹ لائق ا بریو گرل۔۔کبیر خود کو سٹرانگ ظاہر کرتے اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی تسلی دے رہا تھا۔۔ہمم ویسے یہ صرف تم مجھے ہی تسلی دے رہے ہو یا خود کو بھی علینہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے

بولی--اں یہ کیا کہہ رہی ہو تم -- خود سے کیا مطلب -- تمہیں ہی دے رہا ہوں یار چلو چھوڑو ان سب کو آؤ بھائی رافع کی جانب چلتے ہیں انہی کے ساتھ کوئی شکار کر سکے گے--وہ اسے اپنے ساتھ لئے آگے بڑھ گیا --وہ چاروں ایک دوسرے کو مل گئے تھے اور رافع نے اسی طرح باقی سب کو بھی کچھ نہ کچھ شکار کرنے میں مدد کی -- سب تو نہیں کر پائے لیکن جو بھی انہیں ملا وہ لے کر وہ اب واپسی کے لئے روانہ ہوگئے--

دایان بھائی پلیز کچھ جلدی سے ڈھونڈیئے نہ ہم کس وقت سے چل رہے ہیں--اور کچھ نہیں ملا پلیز اب مجھ سے اور نہیں چلا جارہا --نین رونے والی ہو گئی تھی--یہ بھی عالم کے بلڈ کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ آج اتنا کچھ کر پائی تھی ورنہ وہ فزیکلی بہت ویک تھی اتنا کچھ کرنا اسکے بس میں نہیں تھا--

دانی ہمت رکھو یار تھوڑا سا اور بس کچھ نہ کچھ تو ہم ضرور لے کر جائیں گے۔۔سونیا اسکی۔ہمت باندھتے بولی۔۔

ہمم پر دیکھیں تو وہ دونوں گروپس تو شکار کر کے جا بھی رہیں ہیں اور ہم ابھی تک اس جنگل میں بھٹک رہے ہیں۔۔نین نے واچ پر انکی توجہ مبذول کروائی تو وہ بھی حیران ہوئے پھر دایان کو ایک سانپ دکھا تو اسنے اسے ہی پکڑ لیا جسے دیکھ کر سونیا اور نین دونوں کی ہی چیخ نکلی جبکہ عیش اسکے ساتھ اسے پکڑنے میں مدد دے رہا تھا۔۔

اسی طرح باقی سب نے بھی شکار کیا اور وہ لے کر واپس اگئے۔۔باقی سب نے تو نام کے ہی شکار کیئے تھے اصل میں تو دایان ،رافع اور ریحان نے ہی کیا تھا کیونکہ باقی سب کو تو تیر چلانا بھی نہیں آتا تھا جسکی وجہ سے جو بھی کیا انہوں نے ہی کیا تھا۔۔

وہ تینوں ہی اسکے سامنے کھڑے تھے اور سب کو بری حالت میں دیکھ کر اسنے آج کے لئے انہیں بخش دیا تھا۔۔نین نے شکر کا سانس لیا اور جانے کے لئے پلٹی ۔۔سب جا سکتے ہیں پر نین تم یہیں پر رکو گی۔۔نین وہیں رک گئی اور پھٹی آنکھوں سے مڑ کر اسے دیکھنے لگی جبکہ باقی سب مسکراتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔

پر میں ہی کیوں ۔۔مجھے بھی جانا ہے سب کچھ کیا تو ہے .جو جو آپ نے کہا۔۔کوئی غلطی بھی نہیں کی پھر مجھے کیوں روک رہے ہیں۔۔مجھے جانا ہے میں جارہی ہوں مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔نین تو اسے اپنے پاس آتا دیکھ کسی چھوٹے بچے کی طرح اچھلتے ہوئے بولتی وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔عالم چلتے ہوئے اس تک پہنچا۔۔اور اسے کمر سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

نین جو آنکھیں بند کئے اچھل رہی تھی ایک دم اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولے خود کو اسکے اتنا قریب دیکھ وہ اسے الگ ہونے کے لئے پچھے ہوئے لیکن عالم نے گرفت سخت کر لی جسکے باعث وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوسکی۔۔

کیوں۔۔کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ہی ایسا پلیز مجھے جانے دیں مجھ میں اب بلکل بھی ہمت نہیں ہے آپکے ٹارچر کو سہنے کی پلیز میری جان بخ ۔۔نین آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسو لئے اسے دیکھتی بول ہی رہی تھی کہ عالم نے اسکی بولتی بند کر دی اسکے گال پر شدت بھرا لمس چھوڑ کر۔۔اسنے یہی عمل اسکے بائیں گال پر بھی کیا۔۔نین کے گال شرم سے دہکنے لگے ۔۔اسکے آگ جیسے لبوں سے اسے اپنے گال دہکتے ہوئے کوئلوں کی مانند لگ رہے تھے۔۔

ابھی عالم شدت بھری گستاخی کرتا کہ انا کی آواز پر وہ اس سے دور ہوا۔۔

برو اپ۔اپ مجھ سے ملے ہی نہیں اور بھیج دیا مجھ بھی وہ تو میں جب روم میں گئی تو یاد آیا کہ آپ سے تو ملی ہی نہیں انا اپنی ہی رو میں بولی چلی آرہی تھی اوپس سو سوری برو ۔میں نے آپ دونوں کو ڈسٹرب کر دیا بٹ وہ سونو دی بھی آپکو بلا رہی ہیں ۔۔پلیز بھابھی انکے ساتھ کھانہ کھا لیں سب ویٹ کر رہے ہیں آپکا ۔۔اور میں بعد میں کھا لونگی ۔۔پہلے اپنے برو سے مل لوں۔نین کو تو بھاگنے کا موقع ملا تھا ۔۔سو وہ تو بنا ٹانگر کی سنے وہاں سے رفو چکر ہوگئی۔۔

برو میں نے آپکو بہت مس کیا۔۔انا اسکے گلے میں بازو ڈالے لاڈ سے بولی کیونکہ اس وقت ٹائگر بھائی کی طرح تھا ٹرینر نہیں۔۔اوہ اچھا پر مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میرے بیبی نے مجھے مس کیا۔۔ٹائگر اسے لئے باہر کی جانب جانے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ اسکی باتوں کے جواب بھی دے رہا تھا۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد وہ چلی گئی جبکہ ٹائگر بھی اپنے کاٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔

انا اپنے کاٹیج جا ہی رہی تھی کہ پیچھے سے کسی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا۔۔وہ تو ڈر کے مارے چیخ بھی نہیں پارہی تھی ۔۔اخر کیسے مارتی اسنے جو منہ بند کر دیا تھا اسکا۔۔یو اڈیٹ ۔۔تم نے انہیں کیوں ڈسٹرب کیا ملنے کیوں نہیں دیا انہیں ۔رافع اسپر غرایا جبکہ وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر پہلے تو مطمئن ہوئی لیکن اسکی بات

سن کر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ارے میں نے کہاں ڈسٹرب کیا وہ تو مل چکے تھے نہ تو میں نے بھی تو ملنا تھا میں کیوں نہ جاتی انکے پاس اور میرے جانے سے انہیں کیوں ڈسٹربنس ہوگی بھلا ۔۔

سلی گرل پرائویسی نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔انہوں نے ابھی تک ملنا تھا بہت کچھ کرنا تھا جو تم نے روک دیا۔ رافع اس بیوقوف کی عقل پر تو ماتم بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ماتم تو تب کیا جاتا ہے جب کوئی چیز چھن جائے جبکہ جو ہو ہی نہ اسپر کیا کرنا ۔۔

کیا مطلب انہیں اور بھی کچھ کرنا تھا۔۔کچھ بھی تو نہیں کرنا تھا انہیں سمجھے وہ پتہ نہیں کیا کیا بولے جارہے ہیں۔۔مجھے بہت بھوک لگی میں جارہی ہوں ۔۔انا اسے خود سے پڑے دھکیلتی کاٹیج کی جانب بھاگی ۔

ہائے رے رافع تیرا تو اللہ ہی حافظ ہے۔۔وہ سر پر ہاتھ پھیرتے اسے اندر جاتے دیکھتے بولا۔۔

---

ٹائگر اتنے سالوں بعد تمہیں سامنے دیکھ کر بہت خوشی بھی ہو رہی ہے اور رونا بھی آرہا ہے۔۔خوشی تم سے دوبارہ ملنے کے لئے اور رونا اتنا عرصہ تم سے دور رہنے پر۔۔ایسا بھی کیا ہو گیا تھا جو تمہیں ہمارا بھی خیال نہ رہا۔۔ہمیں تو بلکل بھول ہی گئے ۔۔سونیا کو ابھی موقع ملا تھا عالم سے بات کرنے کا۔۔وہ جو کب سے ضبط کئے ہوئے تھی اسکے سامنے کھڑی اب شکوے شکایات کر رہی تھی ۔۔تمہیں لگتا ہے میں تم لوگوں سے غافل

رہ سکتا ہوں۔۔عالم کے الٹا سوال کرنے پر وہ روتے ہوئے اسکے گلے لگ گئی ۔۔نہیں میرا بھائی ہم سے کبھی غافل نہیں رہ سکتا ۔۔لیکن میں کیا کروں عالم مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا دو سال کوئی کم عرصہ نہیں ہوتا ۔۔پھر مجھے خود کے ساتھ انا اور علینہ کو بھی تو سمبھالنا تھا۔۔بہت مشکل تھا وہ سب میرے لئے ۔اسے تو چپ کراتی تھی لیکن خود راتوں کو اپنے روم میں چھپ چھپ کر روتی تھی کہ۔کہیں وہ دونوں مجھے دیکھ نہ لیں۔۔

میں جانتا ہوں میری سونو نے یہ سب مشکل سے ہینڈل کیا ۔۔لیکن میں بھی اگر اپنے ہوش و حواس میں ہوتا تو کب کا اس پاشہ کو مار کر تم لوگوں کے پاس آجاتا ۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا ہوش و حواس سے ۔۔سونیا اسے الگ ہوتے ہوئے بے یقینی سے بولی۔۔تو ٹائگر نے اسے اب تک جو کچھ بھی ہوا تھا سب بتا دیا ۔۔جو سونیا پر کسی بم سے کم آکر تو نہ گرا تھا ۔۔

ایم سوری ٹائگر میں نے تمہیں اتنا کچھ کہا ۔۔شکر ہے میرے اللہ کا کہ تم بلکل ٹھیک ہو اور اپنے دشمن کو کیفے کردار تک پہنچا کر میرے سامنے کھڑے ہو۔۔سونیا اسکے گال پر ہاتھ پھیرتے بولی ۔۔تو عالم نے اسکے آنسو صاف کیۓ اور اسکی پیشانی پر بوسہ دیا ۔۔

سونیا مسکرائی ۔۔ہاں اور اب میں چاہتا ہوں تم سب اس کیمپ میں اپنا بیسٹ دو ۔۔جو بھی ہار مانتا ہے اسے حوصلہ دو اٹھنے کا۔۔جانتا ہوں یہ سب مشکل ہے تم سب کے لیۓ لیکن ضروری بھی ہے ۔۔ہاں ٹائگر تم بے فکر رہو یہاں سے سب ایک بیسٹ ٹیم

بن کر نکلیں گے۔۔سونیا کی بات پر وہ اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتا اسے دیکھنے لگا۔۔ٹھیک ہے اب میں چلتی ہوں بہت وقت ہوگیا۔۔اگلی کلاس بھی تو لینی ہے۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔ عالم سے وہ آخری بار ملتی چلی گئی۔

---

---

آج تم سب کو سوئمنگ سکھائی جائے گی۔ مس رائنہ گلز کو ڈیل کریں گی اور میں بوائز کو ۔۔تیمور چہرے پر شرارتی مسکان سجائے بولے۔۔بوائز تو سبھی خوش تھے اس ایکسرسائز کو

سن کر جبکہ گلز بھی خوش تھیں کیونکہ سبھی کو سوئمنگ آتی تھی ۔۔بس انا اور نین کو چھوڑ کر اسی لئے وہ گھبراہٹ کا شکار تھیں۔۔

اوہ تھینک گاڈ آج تو کوئی من پسند ایکسرسائز کرنے کو ملی ۔۔تالیہ مسکراتے بولی۔۔یس اور ہمیں ڈیل بھی مس رائنہ کر رہی ہیں اٹس مین ہم انجوائے بھی کر سکتے ہیں تانیہ خوشی سے چہکی تھی۔۔ہمم بلکل ایسا ہی ہے۔۔

ہمم کیا ایسا ہی ہے مجھے تو نہیں اتی تو میں انجوائے کیسے کرونگی انا منہ پھلا کر بولی۔۔

ارے تو یہ سب کس لئے کروایا جا رہا ہے مائی پرنسس تاکہ جن کو نہیں آتا وہ بھی سیکھ سکیں --تو تمہیں۔ بھی آ جائے گی سو بی ریلیکس --ہم۔ہیں نہ-- علینہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی بولی--جبکہ نین تو اتنا گھبرائی ہوئی تھی کہ کچھ بھی نہیں بول پا رہی تھی--

دانی تم کچھ نہیں کہو گی آج اتنی اچھی ایکسرسائز کرنے کو ملی ہے --اور تم کوئی ری ایکٹ ہی نہیں کر رہی -- سونیا اسے خاموش دیکھ کر بولی --

کیسے کروں کوئی ری ایکٹ دی مجھے بھی آنا کی طرح نہیں آتی --نین نے اپنی پرابلم بتائی جس پر سونیا نے اسے تسلی دی کہ اجائے گی -- تم پریشان مت ہو--

چلو گائز تو سب ریڈی ہو جائیں --اپ سب اسی یونیفارم میں سوئمنگ کریں گی اوکے اور پھر یہاں سے نکل کر یہ باتھ گاؤن پہنے کاٹیج میں چلے جائیے گا ---رائنہ کی آواز پر سب ہی متوجہ ہوتی ہیں--

لیکن میم سوئمنگ پول ہے کہاں--علینہ کو تو کہیں نہ دیکھا اس جنگل میں تو اسی لئے پوچھا جس پر رائنہ مسکرائیں --

سوئٹی آپ نے کیا سمجھا ہوا ہے کہ اس جنگل میں آپکو سوئمنگ پول مہیا (provide)

کیا جائے گا تو ایسا تو پوسیبل نہیں ہے--اسی لئے آپ سب کو تھوڑی دیر چلنا ہوگا زیادہ نہیں بس دو دو منٹ کا ہی فاصلہ ہے یہاں کاٹیج کی پیچھے جانب آجائیے سب ہی اپنے

باتھ گاون لیں اور بنا وقت ضائع کیئے چلیئے۔۔رائنہ کی بات پر وہ سب ہی نا سمجھی سے انکے پیچھے چل دی ۔۔یار جب پول ہے ہی نہیں تو یہ ہمیں کہاں لے جارہی ہیں۔۔نین تو پہلے ہی سے ڈر رہی تھی اب اور زیادہ ڈرنے لگی تھی کہ پتہ نہیں وہ تیرنا کسمیں سیکھیں گے جب پول ہی نہیں ہے تو۔۔

ان سب کو انکے سوالوں کے جواب سامنے کے منظر نے خود ہی دے دیئے تھے۔۔

Omg

کیا ہم اس میں سوئمنگ کرنا سیکھنے والے ہیں تو تو پکا میں اسکے بعد تم سب کو نظر نہیں آؤں گی گائز۔۔کیونکہ اس ندی کو دیکھ کر لگتا ہے یہ مجھے نگلنے کے لئے بے تاب ہورہی ہے دیکھو دیکھو کیسے گھور رہی ہے۔انا ڈرتے ہوئے بولی جبکہ باقی سب کو اسکے چہرے کے برے ایکسپریشن دیکھ کر ہنسی کو دبانا مشکل ہو رہا تھا۔

نہیں یار یہ تجھے نگل کر اپنا پیٹ خراب نہیں کروا سکتی ۔۔علینہ کو ہنسی نہیں آئی باقی سب کی طرح اسی لئے چڑ کر بولی ۔۔انا تو اسے گھور کر رہ گئی۔۔جبکہ نین کا خوف انکی نوک جھوک سے دور ہو گیا تھا جو رائنہ کی آواز پر پھر سے عود آیا ۔۔

تو چلیں گلرز پہلے وہ گرلز سامنے آئیں جو سوئمنگ کرنا جانتی ہیں۔۔

میں میں ۔علینہ مس گوٹ کی طرح میں میں کرنا بند کرو ۔انا کہاں پیچھے رہنے والی تھی اپنی تھوڑی دیر پہلے ہوئی ہار کا بدلہ جو لینا تھا اسنے ۔۔۔مجھے آتی ہے نہ سوئمنگ ۔۔علینہ انا کو ان سنا کرتے ہوئے مس رائنہ سے بولی۔۔

اوکے تو پہلے آپ چلیں پانی میں کودیں۔۔اور سب کو اپنا بیسٹ دیں تاکہ جو سوئمنگ کرنا نہیں جانتے وہ جان سکے سوئمنگ کیسے کی جاتی ہے۔۔رائنہ میم۔کی بات پر پہلے تو وہ خوش ہوئی پھر اکیلے اندر ندی میں جانے سے اسے ڈر لگنے لگا یہ سوچ کر کہ کہیں اس میں سے کوئی مگر مچھ یا مچھلی نہ نکل ائے۔۔

میں۔۔اکیلی جاؤنگی کیا۔۔علینہ تھوک نگلتے بولی۔یس۔۔مس رائنہ نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔۔کیونکہ وہ اسکے ڈر کو اچھی طرح سے سمجھ رہی تھیں۔۔پہلے تو بہت بریو بن رہی تھی اب کیا ہوا۔۔تانیہ اسکے پاس آتی دل جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بولی۔۔

اوہ چپکلی یو جسٹ شٹ اپ اوکے۔۔انا کو اسپر غصہ آرہا تھا صبح سے کیونکہ جب وہ بریک فاسٹ بنا رہی تھی تو اسنے اسے ہیلپ مانگ لی جس پر اسنے انکار کر دیا تھا تو اب وہ

علینہ کو بھی بلاوجہ ٹانٹ کر رہی تھی ۔۔اسی لئے دبی دبی غرائی۔۔علینہ جو اسے کڑاڑا سا جواب دینے کا سوچ رہی تھی اپنی بیسٹی کو بولتے دیکھ اسی کی طرح دل جلانے والی مسکراہٹ لئے اسے دیکھنے لگی ۔۔جیسے کہہ رہی ہو ہاں تو اب بولو مس تانیہ ۔ارے تم لوگ لڑنا بند کرو ۔۔اور میم کی بات سنو۔۔سونیا نے سچویشن کو بگڑنے سے بچاتے انکی توجہ میم کی جانب مبذول کرائی۔۔

سونیا ،تالیہ ،علینہ اور تانیہ اپ چاروں ہی ساتھ میں یہ ٹرائل دیں۔۔انکے کہتے ہی وہ چاروں ندی میں چھلانگ لگا کر سب ہی کالم وائس ہو کر سوئمنگ کرنے لگیں ۔۔جبکہ اب نین اپنی ٹرن آنے پر بہت گھبرا رہی تھی پر اسے یہ کرنا تھا ۔۔ سیکھنا تھا اسی لئے بنا انا کی طرح کوئی بحث کئے پانی میں چھلانگ لگا گئی سونیا نے فورا ہی اسکا ایک ہاتھ پکڑ لیا اور اسے سکھانے لگی کہ سوئمنگ کیسے کرتے ہیں۔۔نین اسے فولو کرتی گئی اور یوں وہ کچھ

بہتر سوئمنگ کر پائی ۔۔انا نے پہلے تو احتجاج کرنا چاہا پر سونیا کی گھوری نے فورا ہی کام کیا تو وہ بھی پانی میں چیخ مارے کود پڑی علینہ اور تانیہ دونوں ہی جانتے تھے اسے ڈر لگتا تھا سوئمنگ نسے اسی لئے لیفٹ رائٹ ہو کر اسکا ہاتھ پکڑتے سوئمنگ کرنے لگیں۔۔جبکہ تالیہ نے بھی نین کا دوسرا ہاتھ پکڑنے کے لئے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا نین جانتی تھی وہ اپنی غلطی پر پشیمان ہے اسی لئے اسنے بھی پرانی باتوں کو بھلا کر اسکا ہاتھ باخوشی پکڑ لیا تھا۔۔تالیہ جو اسکے ہاتھ نہ پکڑنے پر سر جھکا گئی تھی اپنے ہاتھ میں اسکا ہاتھ دیکھ کر سر اٹھاتی اسکی جانتی بے یقینی سے دیکھنے لگی تو اسنے اسے معاف کر دیا تھا۔۔اور پھر وہ بھی خوش ہوتی ساتھ سوئمنگ کرنے لگیں۔۔ انہیں ایک ساتھ رہتے کافی وقت ہو گیا تھا اور اس دوران تالیہ کو اپنی غلطی سدھارنے کا موقع ملا تھا جسکو اسنے رد نہیں کیا۔۔اور نین سے معافی مانگی تب تو نین نے کوئی جواب نہ دیا تھا لیکن پھر آج اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے کر اسنے اسے یہ جتا دیا تھا کہ وہ اسے معاف کر چکی ہے۔۔لیکن دایان اب بھی اسے روٹھا ہوا ہی تھا۔۔اور عالم کے سامنے جانے سے بھی وہ ڈرتی تھی لیکن ٹریننگ تو

لینی ہی تھی ۔۔اسکی نظروں سے اسے یہی لگتا تھا کہ وہ اسکے گناہ کو جان چکا ہے ۔۔جسپر وہ سر اٹھانے کے بھی قابل نہ رہتی ۔۔لیکن اب تک اسکی جانب سے کوئی بھی سزا اسکے حصے میں نہ آئی تھی یہی بات اسے سب سے زیادہ پریشان کر رہی تھی۔۔۔جبکہ دوسری طرف دایان نے پہلے ہی دن تالیہ کے بارے میں عالم کو سب کچھ بتا دیا تھا۔۔اور یہ بھی بتایا کہ وہ کالیا کو مار چکا ہے ۔۔عالم یہ سب پہلے سے ہی جانتا تھا۔۔اسی لئے کوئی خاص ری ایکٹ نہ کیا جس پر دایان کو سمجھ تو آگیا کہ وہ پہلے سے ہی جانتا ہے۔۔

تم نے اپنا کام کیا ہے گڈ۔۔اب تالیہ پر نظر رکھو اگر وہ سدھر جاتی ہے تو گڈ ہے ورنہ تو میں خود اسے جو پنش دونگا وہ بہت بھیانک ہوگی۔۔ابھی کے لیئے میری طرف سے اسکی سزا پینڈینگ پر ہے ۔۔اس کیمپ کے بعد تمہاری شادی ہوگی تالیہ سے ۔۔عالم۔کی بات

پر تو وہ بھونچکا رہ گیا۔۔لیکن وہ کوئی سوال نہیں کر سکتا تھا۔۔اسی لئے اسکی غور سے بات سننے لگا۔شادی کے بعد تم جیسے چاہو اسے ٹریٹ کرو۔۔اگر وہ واقع اس رشتے کو نبھانا چاہتی ہوئی تو تم سے کوئی شکایت نہیں کرے گی اور نہ تمہیں کسی شکایت کا موقع دیگی۔۔اور تب تم بھی اسے معاف کر کے ایک نئی دنیا آباد کرنا اسے خوش رکھ کر۔۔گوٹ اٹ دایان نے تو سوائے سر کو خم دینے کے کچھ بھی نہ کہا تھا۔۔

---

یہ درخت دیکھ رہے ہو تم سب۔۔کتنے خوبصورت دکھتے ہیں نہ یہ۔۔اونچے اونچے لمبے لمبے۔۔ہرے ہرے سے۔۔جس پر سانپ رینگتے ہیں اور بندر چڑھتے ہیں اچھل اچھل کر۔۔تو آج تم سب بھی بلکل انہیں دونوں مخلوق کی طرح اس پر چڑھو گے۔۔دیکھا تو ہوا

ہوگا تم سب نے ہی کہ یہ دونوں مخلوقیں کیسے چڑھتی ہیں۔۔رئیل لائف میں نہیں تو موویز وغیرہ میں تو ضرور دیکھا ہوگا تو بس پھر اب تم سب کو بھی اسے ہی فولو کرنا ہے۔۔

اور تم سب کا وقت شروع ہوتا ہے اب سے۔۔تیمور انہیں لمبی چوڑی سپیچ دے کر گھڑی میں ٹائم دیکھتے بولے۔۔

دایان ،رافع اور ریحان یہ تینوں تو الگ الگ درختوں پر چڑھنے لگے ۔باقی سب انہیں دیکھ رہے تھے جو بڑی مہارت سے اوپر چڑھتے جا رہے تھے ۔۔

یار ہم کیسے کریں گے یہ تو سوئمنگ سے بھی بہت مشکل ہے افف نہیں ہوگا تو وہ چھڑی پٹے گی ۔۔دی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ہاں دی ڈر تو مجھے بھی لگ رہا ہے۔۔انا نے ان کو

دیکھتے سونیا سے کہا تو علینہ نے بھی ہامی بھری ۔ہاں یار یہ دونوں بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن اب درخت پر چڑھنا تو بہت مشکل لگ رہا ہے ہم نے کبھی ایسے نہیں کیا تواب کیسے کریں گے۔۔یس سونو دی مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی کہ ہم یہ کیسے کریں گے اوپر چڑھنے سے پہلے ہی ہم تو نیچے گرے پڑے ہونگے۔۔تالیہ کے کہنے پر تانیہ نے بھی حصہ ڈالا۔۔

ہمم صحیح کہا تم لوگوں نے یہ آج تک ہم نے نہیں کیا ہے لیکن پھر بھی ہمیں کرنا ہوگا کیونکہ اور کوئی۔ اوپشن ہی نہیں ہے ہمارے پاس ۔اور دیکھو اس طرف وہ بھی ہم میں سے ہی ہے جس نے آج تک کبھی درخت پر چڑھنے والا کام نہیں کیا۔۔لیکن وہ خاموشی سے انہیں چڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہے پھر دیکھنا وہ جب یہ دیکھ لے گی تو انکے ایک ایک سٹیپس کو فالو کریگی اور اسطرح نہیں کہ وہ فورا سے چڑھ جائے گی وہ گرے گی بار بار

گرے گی لیکن ہر بار گر کر کھڑی ہو جائے گی اور پچھلی مرتبہ سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہو کر اور مظبوط ارادوں کے ساتھ اٹھے گی جو اسے اپنی منزل کو پانے سے روک نہیں سکے گے۔۔وہ بھی گھبراہٹ کا شکار ہوتی ہے لیکن جانتی ہو ،بہت قلیل۔۔ کیونکہ وہ گھبراہٹ کو شکار کرنے نہیں دیتی بلکہ اسی کا شکار کرتی ہے۔۔جس سے وہ ڈر کر دور بھاگ جاتی ہے۔۔

سونیا نے انکی نظر نین کی جانب مبذول کرائی جہاں وہ بلکل ایسے ہی کر رہی تھی جو جو سونیا بول رہی تھی ۔۔اسے دیکھ کر وہ بھی درخت پر چڑھنے کی کوشش کرنے لگیں۔جبکہ عفان ،کبیر اور عیش لڑکیوں کو بنا ڈرے درخت پر چڑھنے کی کوشش کرتا دیکھ شرم کھاتے خود بھی ٹرائے کرنے لگے۔۔

جو بھی نیچے گرتا اسے ایک ایک چھڑی پڑتی تھی۔۔لڑکوں میں عفان نے بہت کھائیں تھیں اور لڑکیوں میں انا علینہ اور تانیہ نے باقی سب کو بھی پڑی تھیں لیکن ان سے کم۔کیونکہ وہ بہتر کر رہی تھیں۔۔نین شروع شروع میں چار پانچ مرتبہ نیچے گری تھی لیکن پھر بھی اسنے ہمت نہیں ہاری اور آخر کار وہ درخت پر چڑھ ہی گئی۔پہلے پہل اسے ڈر لگ رہا تھا مگر پھر آہستہ آہستہ وہ کہیں دور جا سویا تھا۔۔

اوکے گڈ۔۔تم سب نے اپنی طرف سے اچھی کوشش کی ۔۔تم لوگ اوپر چڑھ کر نیچے اترنا تو سیکھ گئے لیکن کبھی کبھار ایسا موڑ آتا ہے کہ تم لوگوں کو وقت اترنے کا موقع ہی نہیں دیتا تب تمہیں اونچائی سے چھلانگ لگانی پڑتی ہے ۔۔

اور اب تم سب وہاں سے نیچے ڈائریکٹ چھلانگ مارو گے۔۔اور چھلانگ بھی کچھ اس طرح سے مارنی ہوگی کہ نیچے آکر گر نہ جاو بلکہ آرام سے گھنٹوں کے بل بیٹھ سکو تاکہ اٹھنے میں وقت نہ لگے۔۔ تیمور کی بات سن کر تو انکے تو ہوش ہی اڑ گئے لیکن پھر دایان ،رافع اور ریحان کو کرتا دیکھ وہ بھی کرنے لگے۔۔کافی بار ٹرائے کیا لیکن نہیں ہورہا تھا اس طرح سے جیسے انہوں نے کیا تھا آنا تو رافع کے سٹائل پر ہی بے ہوش ہونے کو تھی جو نیچے آتے ہی گرنے کی بجائے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ایک ادا سے بالوں پر ہاتھ پھیرتے اٹھ گیا تھا۔۔اور وہ گر گر کر کتنی ہی چوٹوں سے خود کو نواز چکی تھی ۔۔

لیکن کوشش کرنا اسنے اب بھی نہ چھوڑی اور وہ بھی کرنے میں کامیاب ہو ہی گئی جیسے باقی سب ہوگئے تھے۔۔

---

نشانہ لگانا سب سے پہلے آتا ہوگا تبھی دشمن پر گولی چلاتے ہوئے وہ اسکو ہی لگے گی بجائے کسی اور کو لگنے کے ۔۔تو دایان اور رافع تم سب کو بتائیں گے کہ نشانہ آخر لگاتے کیسے ہیں۔۔آج کی کلاس یہی دونوں ڈیل کریں گے۔۔اوکے ۔۔عالم نے خود پہلے دن ہی وہ تھوڑا سا وقت انکا خود لیا تھا ورنہ اسکے بعد وہ آتا تھا تھوڑی دیر کے لئے جسمیں وہ بتا دیتا کہ آج تم لوگوں نے یہ کرنا ہے اور یہ کرنا اور پھر واپس چلا جاتا انہیں تین ہفتے ہونے والے تھے لیکن عالم نے نین سے کوئی بات نہیں کی تھی بات کرنا تو دور وہ اسکی جانب دیکھتا بھی نہیں تھا ۔۔اور نین کو اسکا یہ عمل جانتے بوجتے بھی تکلیف دیتا لیکن پھر تھکاوٹ کے آثار اتنے ہوتے کہ وہ یہی سوچتے نیند میں ڈوبتی چلی جاتی ۔۔

اور اب بھی وہ بتا کر چلا گیا تھا جبکہ نین کا دل شدت سے چاہا تھا کہ وہ اسکی طرف ایک بار تو دیکھے لیکن اس دشمن جان نے ایک نظر کرم بھی اپنی معصوم پری پیکر پر نہ ڈالی تھی نین بہت ہرٹ ہوئی دل کیا جا کر کہہ دے کہ اب تو بس کر دیں اور میری طرف راغب ہو جائیں کیوں اور ستا رہے ہیں ۔۔لیکن وہ یہ صرف سوچ ہی سکی کرنے کی ہمت وہ خود میں نہیں رکھتی تھی۔۔

لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کرتے اپنی کنسٹریشن اپنی ٹریننگ پر کرنے لگی۔۔

نشانہ ایسے لگاتے ہیں ۔۔رافع انا کے ہاتھ سے گن لے کر اسے لوڈ کرتے نشانہ لگاتے بولا جو بلکل پرفیکٹ لگا تھا سامنے کانچ کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں جن پر نشانہ لگانا تھا۔۔اور وہ انا میڈم سے ہو نہیں رہا تھا ہوتا کیسے آخر کو اسنے گن لوڈ ہی نہیں کی تھی تو۔۔وہ شرمندہ

ہوئی لیکن رافع آگے بڑھ گیا تو وہ پرسکون ہوتی اسی کی طرح ٹرائے کرنے لگی ۔کتنی ہی دفع نشانہ چوک جاتا لیکن وہ لگی رہی تین گھنٹوں بعد جا کر وہ پرفیکٹ نشانہ لگانا۔ سیکھی تھی۔۔باقیوں کو بھی کچھ اسی طرح کا ٹائم لگا تھا لیکن سب سے کم وقت نین نے لیا تھا ۔۔وہ ہر سیشن میں اسی طرح کرتی تھی کم وقت میں وہ پرفیکٹ کرنے لگ جاتی حتی کہ وہ تو دایان اور رافع کو بھی پیچھے چھوڑ جاتی ۔۔سب بھی اسکی ذہانت اور لگن سے خوب متاثر ہوئے تھے۔۔

اسکی ساری رپورٹس عالم کو ملتی تھیں۔۔سب اسکی تعریف کرتے جسکی اسے کبھی خوشی نہ ہوئی لیکن وہ انتظار میں تھی کہ وہ اسکی تعریف کریگا جس سے وہ سن کر سر شار ہو جائے لیکن اسنے آج تک اسکی تعریف نہیں کی تھی۔۔

اور نین بہت مایوس تھی ۔۔لیکن کسی کو محسوس نہیں ہونے دیتی۔۔

---

آج کے دن ہم کسائی بنیں گے۔۔دشمن کے جسم کے ٹکرے کیسے کرنے ہیں وہ جانے گے۔۔تو میں جیسے جیسے کرونگا سب ویسے ہی کرتے جائیں گے۔۔اج انکا پانچواں ہفتہ جسمیں عالم انکی کلاس خود لے رہا تھا۔۔

ان سب کے آگے ایک ایک ٹیبل تھا جس میں ایک ایک روبوٹ رکھا ہوا تھا اور اسکی سکن بلکل انسانی سکن جیسی ہی تھی۔۔ساتھ ہی برنر تھا جسکی فلیم اون تھی اور اسپر ایک ایک چاقو رکھا ہوا تھا۔۔

عالم چاقو اٹھاتا ہے جو دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح دکھ رہا تھا۔۔بلکل لال ۔۔افف۔نین نے آنکھیں بند کی لیکن پھر کھول لیں نہیں تو وہ کیسے دیکھتی کہ انہیں کیا کرنا ہے۔۔

عالم بڑی مہارت سے کسی کسائی کی طرح اس روبوٹ کی سکن اسکے گرم دہکتے ہوئے چاقو سے اتار رہا تھا۔۔

سب اسکو فالو کرنے لگے ۔کچھ کے لئے یہ سیشن مزے دار تھا اور کچھ کے لئے بہت ہی ڈروانا۔۔لیکن جسکے لئے جیسا بھی تھا کرنا تو سب کو ہی تھا تو سب ہی کر رہے تھے۔۔۔

---

یار آج ہمیں اس رنگ میں کیوں لایا گیا ہے اب کیا کروانے والے ہیں یہ ہم سے۔۔تانیہ اس رنگ کو دیکھ کر گھبراتی ہوئی بولی۔۔

ڈونٹ وری ہنی یہاں تمہاری قبر بنانے کے لئے تو ہر گز نہیں لائے وہ ہمیں۔۔انا زہر اگلتی بولی جس پر وہ آسکو کوئی جواب دیتی یاور کی آواز پر وہ سب ہی انکی جانب متوجہ ہوئیں۔۔

For more visit (exponovels.com)

تو سب ریڈی ہو جائیں ایک بیسٹ فائٹر بننے کے لئے۔۔دایان اور رافع کا مقابلہ ہوگا ۔۔تو تم سب دیکھو فائٹ کیسے کی جاتی ہے۔۔یاور کے کہتے ہی وہ دونوں رنگ میں گئے اور فائٹ شروع کی۔۔

رافع نے دایان کی جانب وار کرنا چاہا مگر۔ وہ اپنے ہاتھوں۔ سے اسکا وار روک گیا۔۔ رافع نے گھوم کر دایان کے پیٹ پر پنچ مارنے لگا ایک ہی پنچ ابھی تک اسے۔ مارا تھا کہ دایان نے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر گھمایا۔ جسکی وجہ وہ۔ اس ہاتھ سے اسپر۔ وار نہیں کر پا رہا تھا۔۔لیکن دوسرے۔ ہاتھ سے وہ دایان کا منہ پکڑنے کی کوشش کرنے لگا جو کہ ناکام ثابت ہورہی تھی۔۔دایان اسکا ہاتھ پکڑے ہی اسکا رخ اپنی جانب کر کے اسکے پیٹ پر لگاتار تین گھونسے مارے رافع نے جلدی سے اپنی ٹانگ اسکی ٹانگوں میں اڑائی جسے وہ نیچے گرا نہیں لیکن لڑکھڑایا ضرور تھا۔۔

اوہ گاڈ یہ دونوں تو ایسے لڑ رہیں جیسے کوئی دشمن آپس میں لڑتے ہوں۔۔کیا ہمیں بھی ایک دوسرے کو ایسے ہی مارنا ہوگا ۔۔علینہ پریشانی سے بولی۔

ہاں کرنا تو ایسا ہی ہے لیکن دیکھو تو وہ لڑ رہے ہیں مگر ایک دوسرے کو چوٹ دیئے بنا ہی اور ہمیں بھی اسی طرح کرنا ہے۔۔

کیونکہ ہماری اصل لڑائی دشمن سے ہوگی جسکا منہ ہم بگاڑیں گے نہ کہ اپنوں کا۔۔سونیا نے اسے جواب دیا جس پر سب ہی سمجھتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی

عفان اور کبیر تو بیچارے صحیح پھنسے تھے۔۔زیادہ مسئلہ عفان کو ہی تھا کیونکہ وہ پہلے کی طرح ہر وقت کھا نہیں سکتا تھا۔۔لیکن جب کھانے کا ٹائم آتا تو وہ بیس بندوں کا کھانا اکیلا کھا جاتا شروع شروع میں تو ریحان اور دایان اپنا کھانا بھی اسی بھوکر کو دے دیتے مگر انہیں یہ کام بہت مہنگا پڑتا ظاہر اتنی ٹف ٹریننگ تھی جسمیں انہیں اپنی ڈائٹ تو صحیح سے لینی ہوتی تھی اور وہ بھی عفان کی وجہ سے نہیں لے پاتے پھر تنگ آکر انہوں نے اسے ہی کہا بیٹا اگر پیٹ بھر کر کھانا ہے تو یہ کھانا بنانا تم خود ہی جلدی سے سیکھ لو کیونکہ ڈنڈے تمہیں سب سے زیادہ پڑتے ہیں اب اس میں بھی تم ہی ریکارڈ توڑو گے یہ بات کہاں عفان کو ہضم ہونے والی تھی چنانچہ اس نے اپنی بھوک کی خاطر کھانا بنانا لڑکیوں سے بھی جلدی سیکھ لیا اور اسمیں اسے ڈنڈے نہیں پڑتے تھے۔۔سب ہی حیران ہوئے پہلی مرتبہ تو کیونکہ اسنے فرسٹ ٹائم میں ہی اپنا کوکنگ میں بیسٹ دیا تھا۔

لیکن فائٹنگ کرنا تو انکے لئے کوئی مسلئہ نہ تھا کیونکہ یہ تو وہ آئے دن کسی نہ کسی کرتے ہی رہتے تھے۔۔

اسی لئے وہ بھی اپنی طرف سے اپنا بیسٹ دے کر گئے تھے اب باری تھی گلز کی جو پہلے تو ڈر رہی تھیں لیکن سونیا کے موٹیویٹ کرنے پر وہ اپنا بیسٹ دینے کی کوشش کر رہی تھیں جسمیں کچھ حد تک کامیاب ہو گئی تھیں۔۔

ہر دن پچھلے دن سے بہت ہی تھکا دینے والا ہوتا تھا انکے لئے۔۔اج کا دن پہلے دن سے بھی زیادہ ٹف تھا۔۔

بہت مشکل سے تو انکی جان چھوٹی تھی ۔۔شکر کرتیں وہ اپنے کاٹیج میں آئیں تھیں۔۔دن میں کھانہ بنا لیا تھا وہی پڑا تھا تو گرم کے انہوں نے کھایا تھا ۔۔سب ہی اپنے اپنے رومز میں چلی گئیں تھیں۔۔

کل۔پھر پتہ نہیں کیا کیا کروانے والے تھے انکے بوسس ۔۔کیونکہ انہیں پہلے کچھ بھی نہیں بتایا جاتا تھا بلکہ اسی وقت ان پر دھماکہ کیا جاتا جب انسے وہ کام کروانا ہوتا۔۔لیکن جو بھی تھا انہیں وہ تو کرنا ہی ہوتا چاہے وہ لوگ اسکو کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں یا نہ ہوں۔۔اور پھر رات کو جب وہ اپنے بیڈ پر لیٹتے تو انکا جسم کا انگ انگ درد کررہا ہوتا تھا صبح اسی حالت میں وہ لوگ پھر سے خود سے جنگ کرنے کے لئے اٹھتے حالانکہ ان میں وہ جنگ کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی لیکن وہ کرتے تھے۔۔اس طرح وہ خود کو مظبوط

ہوتا بھی محسوس کر رہے تھے۔۔اور یہی مظبوطی انہیں قوت دیتی کہ وہ صبح ایک نئ جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ۔۔

---

سونیا اور نین تو مزے دار سی خوشبو گھلانے میں مگن تھی۔ ۔۔ساتھ ساتھ انکو دیکھ کر۔ ہنس بھی لیتی جو ہانڈی میں ڈالنا کچھ ہوتا تھا اور ڈال کچھ لیتی تھی۔۔

افف او۔۔یہ تو ویسی خوشبو نہیں آرہی جیسی آپ دونوں کے کھانوں سے آرہی ہے۔۔انا منہ بسورے بولی ۔۔جبکہ علینہ انہیں دیکھ دیکھ کر کوشش کر رہی تھی انکی طرح کھانہ بنانے کا۔۔اور بلکل ویسا تو نہیں لیکن کچھ حد ٹھیک ہی لگ رہا تھا ۔۔جبکہ انا نے پورا

کچن میں میس کریئٹ کر دیا تھا۔۔فریج سے کچھ نکالتے وقت دو اور چیزیں نیچے گارا دیتی۔۔اسنے ایک پتیلی بھر کر پانی کی چولہے پر رکھ دی تھی پھر اسمیں چکن ڈال کر ڈھکن دے دیا تھا اب جب اسمیں ابال آتا تو ڈھکن کے ساتھ پانی بھی نیچے گر جاتا اور وہ غصے میں ڈھکن پھر اوپر دے دیتی۔۔انہیں پیاز وغیرہ کاٹتے دیکھ اسے بھی عقل آگئی تھی کہ وہ سب جب یہ ڈال رہی ہیں تو اسے بھی ڈالنا چاہئیے وہ کیوں ان سے پیچھے رہے۔۔اسی لئے وہ بھی سب کاٹنے لگی۔۔لیکن پیاز پر چھری کم چلتی جتنی زیادہ کٹنگ بورڈ پر چلاتی روتے دھوتے اسنے بے ڈھنگے سے بڑے بڑے ٹکروں میں پیاز کو کاٹ ہی ڈالا اور انہیں بھی پتیلی میں شامل کر دیا، پھر لہسن ادرک چھلکے اتارنے کی بجانے ایسے ہی آدھے دھو کر اس میں ڈال دئے جبکہ چھلکے اسنے نہیں اتارے تھے یہ کہہ کر کہ اسمیں زیادہ ٹائم لگ جائے گا۔۔اسکے بعد ٹماٹر بھی اسنے کاٹے بغیر ہی ڈال دیئے مرچیں بنا بیلینس کئے ایسے ہی ڈھکن بھر بھر کر اسمیں شامل کر دئے ۔۔اور اتنا میسی کچن کرنے کے بعد وہ آرام سے کچن میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔جبکہ وہ تینوں اپنے

امڈتے قہقہوں کو روک نہیں پائیں تھیں۔۔اور وہ بنا انکے قہقہوں کی پرواہ کیئے آرام سے یو ٹیوب پر سرچ کرنے لگی۔۔اسے ایک ڈش پسند آئی وہاں سے دیکھ دیکھ کر وہ بنانے لگی۔۔جب وہ تیار ہوگئی تو اسکی شکل ویسی نہ بننے پر جیسی اس یو ٹیوبر نے بنائی تھی ۔۔ وہ غصے میں کھول اٹھی ۔۔جبکہ وہ چکن اسنے دیکھا شائد وہی کچھ بیٹر بن گیا ہو لیکن یہ کیا وہ تو چٹنی بن گیا تھا۔۔لہسن کے چلکھے لال لال پانی میں اوپر اوپر تیرتے نظر آرہے تھے جبکہ چکن تو کہیں بھی اسے نظر نہ آیا تھا۔۔

وہ چاروں ہی ڈشز بنانے میں فیل ہوگئ تھی۔۔کھانہ مکمل بننے کے بعد انہوں نے اپنا اپنا کھانہ سروس کیا جبکہ انا نے تو اپنے کھانے کو کچن سے ڈائننگ ٹیبل پر لانے تک کی زحمت نہ کی تھی ۔۔اور آرام سے بیٹھ کر انکے بنائے گئے کھانوں میں سے ٹیسٹ کرنے لگی ۔۔جس پر انہوں نے بھی اسے نہیں روکا تو وہ پیٹ بھر کر کھانے لگی۔۔

یہ تو بہت مزے دار ہے۔۔سچ میں۔۔اگر ابھی یہاں وہ چپر گنجو ہوتا نہ تو سارا دو منٹ میں ہی چٹ کر جاتا۔۔انا خوشی خوشی کھاتے عفان کو بھی نئے پرانے القابات سے نواز رہی تھی۔۔

جس پر وہ سب ہی ہنس پڑیں۔۔دراصل جب بھی انکا کوکنگ سیشن ہوتا وہ فیل ہو جاتی تھیں اسی لئے کچن میں کب سے پریکٹس کئے جا رہی تھی آج وہ تھوڑا سا جلدی فری ہوگئے تھے۔۔اسی لئے آنا اپنی کوکنگ بہتر کرنے کے چکر میں تھی کیونکہ اس دفعہ اسے وارننگ ملی تھی۔۔تو اسے دیکھ کر باقی تینوں بھی لگ گئی کیونکہ انکی پرفارمینس بھی کوئی ہائے فائے نہیں تھی۔۔نین اور سونیا نے انہیں کوکنگ کرتے دیکھا تو وہ بھی انہیں جوائن کر گئیں۔۔

پریشان مت ہو تم لوگوں کو بھی آجائے گا اب سے ہم بریک فاسٹ میں دو ڈشز بنائیں گے۔۔جب ہم بنا رہی ہونگی تو تم سب غور سے دیکھنا اور لنچ میں وہی ڈشز تم سب ٹرائے کرنا۔۔اور ہر اسٹیپ ویسے ہی فالو کرنا جیسے ہم بتائیں گے۔۔اوکے۔۔ڈن۔۔تینوں کونین کا یہ آئیڈیا پسند آیا تھا۔۔

ہیئے گلز یہ خوشبو کہاں سے آرہی ۔۔

اوہ شیطان کا نام لیا اور وہ حاضر ہو گیا۔۔انا اسے دیکھتے چڑ کر بولی۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔علینہ اسے دیکھ کر مصنوعی غصے سے بولی جس پر انا کے لب مسکرائے آج اسنے پہلی بار کوئی اچھی بات کی تھی۔۔۔

ہاں یہ گلز کا کاٹیج ہے اور تم یہاں۔۔وہ بھی اس وقت ۔۔علینہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

یار میں تو اپنے کاٹیج میں ہی تھا لیکن مجھے بہت اچھی خوشبو آرہی تھی کھانے کی جو مجھے سونے نہیں دے رہی تھی مجھے لگا وہ مجھے اپنے پاس بلا رہی ہے تو بس چلا آیا اب اگر نہ آتا تو اسے برا لگتا کہ کب سے میں تمہیں انوائٹ کر رہی ہوں اور تم ہو کہ نخرے کر رہے ہو۔۔عفان کی ڈرامے بازی عروج پر تھی جب کسی نے پیچھے سے اسکی گردن اپنے شکنجے میں لے لی ۔۔اسکی آنکھیں باہر کو نکل آئیں یہ سوچ کر کہ عالم آگیا ہے۔اور اب تو وہ

نہیں بچے گا کیونکہ انہوں نے منع کیا تھا کہ نین سے دور رہنا پر وہ تو یہاں صرف کھانے کے لئے آیا تھا کسی غلط ارادے سے نہیں --

اور اسکا شک یقین میں بدلا جب وہ سب بھی اسکے پیچھے کھڑے شخص کو ہی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں--

اللہ پلیز بچالیں اس جلاد سے مجھے--میں معصوم تو صرف کھانے کے لئے ہی آیا تھا --اپ تو جانتے ہیں نہ--

ایم سو سوری بھائی لیکن میں یہاں صرف کھانے آیا تھا کسی غلط ارادے سے نہیں--پلیز مجھے بخش دیں آیئندہ کبھی نہیں آؤں گا --

کھانے کے لئے بھی نہیں۔۔رعب دار آواز میں پوچھا گیا۔۔

ہاں ہاں کھانے کے۔۔عفان ابھی بول ہی رہا تھا کہ رک کر پیچھے مڑا اور سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اسکا پارہ سوا نیزے تک پہنچ گیا۔۔کبیررررررر۔۔وہ اتنی زور سے بولا تھا کہ سب ہی نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے دیں تھیں۔۔افففف جبکہ کبیر ہنستے ہوئے بھاگ رہا تھا۔۔اور بس پھر وہاں ریس شروع ہوگئی تھی کبھی کبیر اس سے آگے ہوتا تو کبھی عفان کبیر سے آگے ہوتا تھا۔۔جبکہ لڑکیوں کا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔

لیکن جلد ہی انکی ہنسی کو بریک لگی۔۔کاٹیج کے لاونج کا برا حال دیکھ کر صوفوں پر پڑے کشنز نیچے زمین پر ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے تو کچھ کی تو انہوں نے لڑتے ہوئے پیوند

ہی کھول کر روئی لکڑی کے بنے فرش پر پھیلا دی تھی ۔جسے دیکھ کر اب سونیا کو غصہ آنے لگا تھا کیونکہ اسے گندگی بلکل بھی پسند نہیں تھی اور یہاں تو برا حال ہوگیا تھا۔۔

جبکہ وہ دونوں تھک ہار کر ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے۔۔

لیکن اچانک اپنے سامنے سونیا کو ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے دیکھ وہاں سے بھاگے ۔۔لیکن بیڑا غرق ہو بد قسمتی کا کہ علینہ نے کاٹیج کا دروازہ ہی بند کر دیا تھا جس سے اب وہ اندر ہی بھاگ رہے تھے۔۔اور پیچھے پیچھے سونیا اسکے پیچھے انا اور تانیہ بھی جبکہ نین اور تالیہ آرام سے بیٹھی تھیں۔۔نین نے جب کیمپ میں اسے دیکھا تھا تو بہت گھبرا گئی تھی کیونکہ اسے عفان سے ہوئی پہلی ملاقات جو یاد آگئی تھی۔۔لیکن اب انہیں یہاں ایک مہینہ ہو گیا تھا جبکہ عفان کی طرف سے اسے ایسا کوئی ری ایکشن نہیں ملا تھا۔۔وہ تو بہت کیوٹ

تھا۔۔اسکی حرکتوں پر اسے بھی ہنسی آجایا کرتی تھی جبکہ عفان نے اسے معافی بھی مانگی تھی ۔۔نین نے اسے دل سے معاف کیا تھا جبکہ اسنے اسے کہا تھا کہ میری کوئی بہن نہیں ہے تو کیا میں آپکو اپنی بہن بنا سکتا ہوں اگر آپ بن جائیں گی تو ہی میں سمجھوں گا کہ اپنے مجھے معاف کردیا تو نین کو بہت خوشی ہوئی تھی کہ وہ اسے بہن بننے کے لئے کہہ رہا تھا۔۔نین کا کوئی بھائی نہیں تھا نہ ہی کوئی بہن لیکن وہ جب سے عالم کی زندگی میں آئی تھی اسے کافی ساری بہنیں مل گئی تھی جو اسے بہت پیار کرتی تھیں لیکن بھائی نہیں ملا تھا ہاں دایان اور رافع کو بھی اسکی فکر ہوتی تھی لیکن انہوں نے کبھی بھی اسے اپنی چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ نہیں کیا تھا۔۔تبھی نین نے خوشی خوشی اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا جس پر عفان کو تسلی ہوگئی کہ نین نے اسے معاف کر دیا ہے۔۔

ارے دی آپ پلیز اسے معاف کر دیں۔۔یہ سب میں خود صاف کر لونگی۔۔نین نے سونیا کو اسکے سر پر ڈنڈا پکڑے کھڑے دیکھ کر پیار سے کہا تو وہ مان گئی۔۔

پر دانی یہ سب تم اکیلے نہیں کروگی یہ چپڑ گنجو بھی تمہارے ساتھ ہیلپ کریگا۔

پلیز دی اسے چپڑ گنجو مت کہو یہ تو کیوٹ سا میرا بھائی ہے۔کیوں عفان ۔۔ہاں بلکل ایسا ہی ہے۔۔عفان بھاگ کر اسکے پاس آگیا۔۔جبکہ باقی سب تو حیران تھیں کہ اسنے نین کو اپنی بہن کب بنایا۔۔

بیٹھو اور کھا کر بتاؤ کہ تمہیں یہ کیسا لگا۔۔

فکر مت کرو بھابی اسے نہ کچھ بھی بد ذائقہ نہیں لگتا اور پھر یہ تو آپ نے بنایا ہے کیسے نہیں اسے اچھا لگے گا۔۔انا اترا کر بولی ۔۔

دس از نوٹ فئیر بھابھی اپ نے مجھے ایک بار بھی انوائیٹ نہیں کیا اور اس بھوکر کو اکیلے اکیلے ہی کھانے دے رہیں یہ تو سارا ہی ٹھونس لے گا۔۔کبیر کا لہجہ افسوس ناک تھا۔۔نہیں کبیر میں نے تمہیں کب روکا کھانے سے آو نہ جب یہ کھا رہا ہے تو تم بھی کھاؤ ۔۔نین کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ بھی آگیا۔۔جبکہ عفان اسی کوشش میں تھا کہ خود ہی سارا کھا جائے اور اسے نہ کھانے دے کبیر نے اسکی سر توڑ کوششوں کے باوجود بھی تھوڑا بہت کھا ہی لیا تھا۔۔

دانی یہ بہت مزے کا تھا سچی۔۔عفان اسکی دل سے تعریف کر رہا تھا۔۔ہاں بھابھی بہت مزے کا تھا اور آپکا شکریہ ہمیں بھی اپنے ہاتھ کا بنا کھانے کا موقع دینے کا۔۔کبیر ادب سے سر جھکائے کسی شریف بچے کی طرح اسکی تعریف کر رہا تھا۔۔جبکہ وہ دونوں کھا پی کر اب چلے گئے تھے۔۔اور انکے جاتے ہی تانیہ فورا عفان کے پیچھے گئی تھی۔۔

اگر ابھی۔میں بھابھی کو تمہارے کرتوت بتا دوں تو وہ تمہیں کبھی اپنا بھائی نہیں بنائیں گی سمجھے۔۔تانیہ اسے دھمکی دیتی بولی۔۔ارے پر وہ سب تو میں پہلے کیا کرتا تھا نہ یار دیکھو اب تو میں صرف تمہیں دیکھتا ہوں تم سے بات کرتا ہوں۔۔تمہیں ہی چاہتا ہوں۔پھر تم میرے ساتھ ایسا کیوں کروگی۔۔دیکھو پلیز انہیں کچھ مت بتانا بڑی مشکل سے تو اتنی پیاری بہن ملی ہے مجھے۔۔اور میں اسے کھونا نہیں چاہتا اور نہ ہی تمہیں۔عفان کے منہ سے اسنے آج وہ سنا جسکی اسے کب سے چاہ تھی۔۔

کیا واقع --تانیہ کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا--

ہاں بلکل --اگر تم چاہو تو پاس آکر اپنے طریقے سے یقین دلاؤں--عفان ایک دو قدم اسکی طرف بڑھاتے بولا تو وہ گھبرا گئی--نہیں بلکل نہیں۔ مجھے آگیا ہے یقین تم اپنا طریقہ سنبھال کر رکھو شادی کے بعد ہی اپنانا--پہلے فلرٹ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا سمجھ --جی جی آپکا حکم سر آنکھوں پر--عفان سر کو خم دیتے بولا -تانیہ مزید وہاں رکی نہیں واپس چلی گئی--جبکہ عفان اسے اندر جاتے تک گہری پر تپش نگاہوں میں لئے ہوئے تھا جسکا اندازہ وہ بخوبی لگا سکتی تھی --وہ کافی دنوں سے اسے نوٹ کر رہی تھی وہ اسے زیادہ تر گھورتا ہی رہتا تھا--اور وہ بھی بدلے میں اسے گھورتی تاکہ وہ اسپر سے نگاہیں ہٹا دے

لیکن وہ بھی ایک نمبر کا ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔۔اگے سے اسے آنکھ مار کر شرمانے پر مجبور کر دیتا پھر وہ اسے مڑ کر نہ دیکھتی ۔۔

---

اب وہ روز بریک فاسٹ میں کچھ نیا بناتی جسے وہ فالو کرتے ہوئے دن میں کوک کرتیں ۔۔اب اسکے لئے وہ صبح بہت جلدی اٹھ جایا کرتیں تھیں۔۔ تبھی وہ چھ بجے گراؤنڈ میں موجود ہوتیں۔۔

اسی طرح انکے دن گزرتے اور اب تو انہیں بھی کافی ساری ڈیشز بنانی آگئی تھیں۔۔

انکے اس دوران دو مرتبہ ٹیسٹ ہوا تھا جو کہ ان سب نے کلئیر کیا تھا۔۔

اور اسی طرح انہیں ہر روز کچھ نہ کچھ نیا سیکھنے کو ملتا جس میں وہ سب اپنا بیسٹ دیتے

۔۔

آج بھی انہیں کل کہا گیا تھا کہ آجکا دن انکے لئے بہت بیسٹ ہے اور بہت کچھ نیا اور دلچسپ کرنے کو ملے گا۔۔

For more visit (exponovels.com)

انا سب سے پہلے پتہ نہیں کیسے اٹھ گئی اسے بھی سمجھ نہیں آئی۔۔چلو اچھا ہی ہے نہ میں پہلے اٹھ گئی ۔۔اب بریک فاسٹ بنا کر کھا کر جلدی سے ریڈی ہوکر نیچے چلی جاؤں گی۔۔وہ بھی سب سے پہلے اور تیمور سر تو بہت امپریس بھی ہو جائیں گے۔۔انا خود سے بڑبڑاتی ڈریس لیئے واش روم میں گھس گئی ۔۔

یار اتنی بھوک لگی اور کچن میں کچھ نہیں ہے پکانے کیا بکواس ہے یہ۔۔عفان جو سب سے پہلے ہی صبح اٹھتا تھا اپنے کاٹیج میں اور اپنے لئے ڈھیر سارا کھانا بنا کر اپنے آپ کو دن بھر کے لئے تیار کرتا تھا آج۔ کچن میں آکر کچھ نہ پاکر غصے میں بھڑک اٹھا تھا۔۔

کیا ہوا کیوں چار بجنے سے پہلے ہی ہم سب کو اپنے پھٹے ہوئے ڈھول سے جگا رہے ہو۔۔دایان اسکی آواز پر اٹھتے کچن میں آتے بول ہی رہا تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر بھونچکا رہ گیا۔۔

دییییییییییی۔۔

انا۔۔کیا ہوا۔۔

دی آپ نے بھی آواز سنی میں نے بھی سنی ہے۔۔

For more visit (exponovels.com)

ہاں سنی کچن سے آرہی ہے پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے ۔سونیا کہتے ہی بیڈ سے اٹھی نین بھی ساتھ ہی اٹھی تھی۔۔

یہ انا کو کیا ہوگیا صبح صبح کیوں کاٹیج سر پر اٹھا لیا ہے ۔۔تالیہ بھی جماعی روکتے بولی۔۔تانیہ بھی اسکے ساتھ ہی اٹھی تھی ۔۔علینہ تو بھی اٹھ جا بیٹا سارے اٹھ گئے ہونگے اس بم سے ایک تو ہی تو رہ گئی ہے۔۔اب چل جا کر اپنی کمی پوری کردے۔۔

کیا ہوا انا کیوں چیخ چیخ کر اپنے ساتھ ساتھ ہماری بھی واٹ لگوانی چاہتی ہے ۔۔تانیہ جو سونیا اور نین کے ساتھ ہی کچن میں پہنچی تھی تبھی انکے بولنے سے پہلے ہی بول پڑی۔

لیکن سامنے نظر پڑتے ہی اسکی بولتی بند ہوگئی اور دنگ ہو کر باقی سب کی طرح دیکھنے لگیں۔۔۔کیونکہ سامنے کچھ بھی نہیں نظر آرہا تھا۔۔پہلے تو سب کچھ ہی پڑا ہوتا تھا۔۔پورا کچن فریج ،کبرڈ سب کچھ لیکن اب تو نہ کوئی برتن تھا جس میں پکایا جائے تو نہ ہی کوئی چیز تھی جو پکائی جاتی اور تو اور بغیر چولہے کے تو بغیر کیسے کچھ بنتا وہ بھی تو نہیں تھا۔۔

یہ کیا ہوا کچن خالی ہے تو ہم کیا کھائیں گے۔۔نین نے چپی توڑی۔

ہمم کچھ تو گڑ بڑ ہے چلو اب تو نیچے ہی چل کر پتہ چلے گا۔۔

کیا پلین ہے ٹائگر کا واہ دیکھو تو سب کے سب کیسے چلاتے ہوئے نیچے بھاگے چلے آرہے ہیں۔۔تیمور یاور سے مسکراتے ہوئے بولا یہ سب سے زیادہ تو وہی انجوائے کر رہا تھا۔۔

ہاں بھائی وہ تو ہے تبھی اسے ٹائگر کہتے ہیں۔۔یاور بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا کیونکہ جو تڑکا ٹائگر نے آج مصالحہ کو لگایا تھا وہ ان چوہوں نے کبھی نہ سوچا بھی نہ ہوگا۔۔

آمم ہنہ تم بھول رہے ہو ان چوہوں کے ساتھ ٹائگر کے دو باز بھی ہیں ۔تیمور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بھائی صحیح کہا۔۔

وہ دونوں اب باہر کا منظر دیکھنے لگے۔ جہاں بوائز گلز سب ہی اکھٹے ہوگئے تھے۔۔

For more visit (exponovels.com)

سب ری لیکس ہو جاؤ --اور میری بات دیھان سے سنو۔دیکھو تم سب نے اتنا شور مچایا لیکن ابھی تک کوئی باہر نہیں ایا--اسکا مطلب جانتے ہو کیا ہے--دایان کی آواز پر سب ہی خاموش ہوئے لیکن اسکے سوال پر نا سمجھی سے نہ میں سر ہلایا

ہمم تو میں اب جو بتانے جا رہا ہوں وہ غور سے سننا تم۔ سب بنا کسی چوں چراں کے --رافع نے دایان کے بولنے سے پہلے خود ہی بولنا ضروری سمجھا --

جب دیان کو خود کو گھورتے دیکھا تو گڑگڑایا۔

تم بول لو۔۔ نہیں نہیں تم بول لو۔میں نے کہا نہ تم بولو تو بس تم ہی بولو ۔یا پہلے ٹانگ اڑاتے نہیں اب اڑا لی ہے تو چلو بھی خود ہی۔۔۔دایان اسے چپ دیکھ بولا تو اسنے نفی کی لیکن پھر سے دایان کے بولنے پر وہ خود ہی بولنے لگا۔۔

یہ سب ایک پلیننگ ہے ۔۔ جسمیں تم سب پھنسے۔ ہو ائی مین ہم سب۔رافع نے سب کی بڑی بڑی آنکھیں دیکھ کر اپنے جملے کی تصحیح کرنا ضروری سمجھا۔۔

جس نے بریک فاسٹ کرنا ہے یا نہیں کرنا وہ سب ہی اس جنگل میں پھیل جائیں۔ پہلے شکار کریں۔۔جسطرح سے شکار کرنا سکھایا گیا ہے بلکل اسی طرح سے پھر آگ جلانے کا انتظام کرنا ہے جسمیں تم سب پکاو گے ندی تو سب کو ہی پتہ ہے پانی کا بندوست وہاں سے کر لینا۔۔

رافع کی بات پر وہ سب سمجھے اور بھوک زیادہ نہ بڑھ جائے اسی لئے سب ہی اوزار لے کر جنگل میں پھیل گئے --

اس بار انہیں ڈر نہیں لگ رہا تھا --کیونکہ انکا ڈر ہی سب سے پہلے ختم کیا گیا تھا-- تبھی تو وہ سب نیم اندھیرے میں بھی جنگل میں اکیلے اکیلے پھیل گئے -اور سب ہی ایک ایک جانور کا شکار کر کے لائے لکڑیوں کو اکھٹا کر کے ٹھیک اسی طرح پتھروں کی مدد سے آگ جلائی جیسے دایان نے انہیں سیکھائی تھی--

انکی کھال بلکل اسی طرح اتاری جیسے عالم نے اتاری تھی--پھر وہ آگ میں پکانے کے بعد کھایا گیا ---

پانی پینے وہ ایک نہر بہتی تھی اسی جنگل میں ۔۔ادھر سے پانی لیا گیا اور سب نے پانی پی کر اپنی اپنی تشنگی بجھائی۔۔

واو۔۔سپر تو آخر تم سب نے اپنا آخری ٹیسٹ بھی کلیئر کر ہی دیا ۔۔تو آج تم سب کی ٹریننگ کا اختتام ہوتا ہے اور تم سب ہی اپنے اپنے گھروں میں روانہ ہو سکتے ہو۔یہ ٹریننگ تم۔لوگوں نے دشمنوں سے ہارنے کے لئے نہیں لی بلکہ انہیں ہر موڑ پر ہرانے کے لئے لی ہے۔۔پہلے جو تم سب اپنی اپنی لائف میں مگن رہتے تھے اب ایسا۔ نہیں ہوگا ۔۔بلکہ تم سب کو کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی مشن پر بھیجا جائے گا۔۔جس میں تم سب سکسیسفل ہو کر آؤ گے۔۔لیکن اس سے پہلے ایک شاندار پارٹی ہوگی جسمیں میں اپنی

بیوی کو انٹرویوز کرواونگا ۔۔تو میرے آنے سے پہلے ساری تیاریاں مکمل ہونی چاہیئے ۔۔میں کچھ دنوں تک آجاؤں گا ۔۔

۔جٹ تھوڑی دیر میں ریڈی ہو جائیں گے۔۔سب جانے کے لئے ریڈی ہو جاو۔۔عالم کہہ کر اپنے کاٹیج میں چلا گیا۔۔

ارے انا کیا ہوا مجھے کہاں لے جا رہی ہو ۔نین کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسے عالم کے کاٹیج کی جانب کیوں لے جارہی تھی۔۔اسی لئے اپنا لانگ فراک سنبھالتے بولی جو پاؤں کے نیچے آرہا تھا۔۔۔نین نے سونیا کے دیئے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے جو کہ سکائے بلیو کلر میں تھا اور بہت ہی پیارے چھوٹے چھوٹے سفید موتی لگے ہوئے تھے جنکی چمک

دمک اسے مزید پرکشش بنا رہی تھی۔۔نین پر تو یہ کلر بہت کھل رہا تھا۔۔اور وہ اس میں اج غضب ڈھا رہی تھی ۔۔

انا اسے لئے عالم کے پاس لے آئی ۔۔برو اپ کو پتہ ہے آپ نہ بہت ہی برے ہیں آپ نے بھابھی کے ساتھ ایک بھی پک نہیں لی اب تک اور نہ انکے ساتھ ان دو مہینوں میں ٹائم سپینٹ کیا ہے اور ابھی بھی آپ کچھ دن بعد آنے کا کہہ رہے ہیں تو ایک سیلفی مجھے لیں دینے دیں تاکہ میں انسٹا پہ پوسٹ کر دوں تاکہ سب کے منہ بند ہو جائیں جو آپکی شادی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔اور دیکھنا جب آپ واپس آؤ گے تو اتنے لائکس ملے ہونگے کہ آپکی سوچ ہے ۔۔کیونکہ۔میری بھابی ہیں ہی بہت بہت پیاری اور آج تو بلیو فیری لگ رہی ہیں۔۔سچ میں بھابھی ۔۔انا اسے لائے کب سے پٹر پٹر کئے جارہی تھی جبکہ نین سر جھکائے بڑی مشکل سے وہاں کھڑی تھی کیونکہ عالم بھی بڑے

غور سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے اسکی نظروں میں تپش محسوس ہورہی تھی جس سے وہ لال گلابی ہورہی تھی۔۔اوہ مائے گاڈ بھابھی تو بلش کر رہی ہیں ۔۔چلیں جلدی سے پیاری سے سنیپس لینے دیں مجھے ۔۔انا کے کہنے پر عالم نین کے ساتھ کھڑا ہوتے اسکے کمر پر ہاتھ رکھتے اسے خود کے قریب کر گیا۔۔ہاں انا سنیپس لو اور ایسی لینا کہ سب دیکھتے رہ جائیں کہ عالم کی بیوی آگئی ہے۔۔اور بہت جلد ایک شاندار پارٹی ہوگی جسمیں انہیں اٹروڈیوس کروانوگا ۔۔

عالم گھمبیر لہجے میں بولتے نین کو دیکھے جا رہا تھا ۔۔جبکہ انا اپنے مہنگے موبائل میں یہ منظر قید کر رہی تھی۔۔واو یہ تو بہت ہی پیاری پکس آئیں ہیں اوہ مائے گاڈ۔۔انا فون سے نظریں ہی نہیں ہٹا پارہی تھی جبکہ عالم نین کا رخ اپنی جانب کر کے اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے وہاں بکھرے اپنی پہلی پرتپش نگاہوں کے رنگوں کو حفظ کرنے لگا۔۔نین

سے شرم کے مارے اپنی پلکوں کی باڑ اٹھائی نہیں جارہی تھی۔۔گلابی لب لرز رہے تھے۔۔عالم کی نظر ان لبوں پر ٹھہر سی گئی دل نے شدت سے گستاخی کرنے کی انگڑائی لی ۔۔اپنی خواہش کو وہ ابھی پورا کرتا ہی کہ انا کی آواز پر اسے الگ ہوا۔۔ اوہ ہم لیٹ ہو رہے ہیں برو اوکے پھر چلتے ہیں۔آپ پلیز جلدی انا تاکہ ہم اپنے ارمانوں کو پورا کر سکیں۔۔۔انا اسے لئے باہر نکل گئی اور نین کے لئے یہ موقع غنیمت ہی تھا۔۔

عالم تو بالوں پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

جبکہ نین ابھی تک اپنے چہرے پر اسکی گرم سانسیں محسوس کر سکتی تھی۔۔لیکن سب کے سوالات سے بچنے کے لئے وہ خود کو جلد ہی نارمل کرتی جٹ میں آگئی ۔۔

---

وہ لوگ لندن میں آئے تو سب بچوں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا بڑوں سے ہمیں دو دنوں تک کسی نے بھی نہیں چھیڑنا بہت تھکاوٹ ہے پہلے ہم ڈھیر سارا سوئیں گے پھر ہی ہم کوئی ڈیوٹی کرنے کے قابل ہونگے۔۔اب بڑوں نے ان دو مہینوں میں خوب رگڑا دیا تھا اسی لئے وہ بھی سمجھ رہے تھے کہ انہیں واقع ہی آرام کی ضرورت ہے ۔۔اسی لئے سب اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے ۔۔تیمور نے دایان اور ریحان کو بھی آرام کرنے کے لئے کہا تھا یہ کہہ کر دو دن تک یہاں وہ سب سنبھال لیں گے۔۔ اسی لئے وہ بھی چلے گئے تھے۔۔

مسٹر آر میر ان دو مہینوں میں یہاں اکیلے سنبھال رہے تھے اپنے بچوں کو سامنے دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے کیونکہ اب وہ کوئی عام بچے نہیں رہے تھے بلکہ عالم نے انہیں سخت جان بنا کر بھیجا تھا۔۔اور انہیں عالم پر فخر تھا جسنے ایسی ٹیم بنائی تھی جو ہر طوفان سے مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتی تھی۔۔

---

عالم اور رافع آج کافی عرصے بعد ایک ساتھ واک کے لئے گئے تھے۔۔

For more visit (exponovels.com)

آج صبح صبح ہی رافع کو عالم نے اٹھا دیا تھا واک کرنے کے لئے تو اسنے بھی انکار نہ کیا اور دونوں چلے گئے۔۔چار گھنٹے بعد وہ دونوں اپنے کاٹیج میں آئے ہی تھے کہ سامنے دایان کو دیکھ کر ٹھٹھکے۔۔

ہادی تم اس وقت یہاں۔۔عالم اسے اپنے سامنے دیکھ کر بولا۔۔

ہادی اس وقت اتنا گھبرایا ہوا تھا کہ اس سے سامنے دیکھ کر بول بھی نہ پایا۔۔

کیا بات ہے ہادی کچھ بولتے کیوں نہیں تم۔۔رافع بھی سٹل اسے خاموش کھڑے دیکھ کر جھنجھلا کر بولا۔۔جبکہ اسے خطرے کی بو آرہی تھی۔۔

ہمارے ٹرک سیلز ہوگئے ہیں۔۔پولیس کے ہاتھ لگ۔ چکے ہیں۔۔دایان نے ہمت مجتمع کرتے کہا۔۔

عالم پاس پڑے صوفے کو ٹھوکر مار کر اسے اپنی جگہ سے ہلا گیا۔۔

کیسے ہوا یہ سب۔۔رافع پریشان ہوا۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔عالم چیخا۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں--دایان دو قدم۔ پیچھے لیتے بولا--

ٹائگر تم یہاں سے آئیس لینڈ چلے جاؤ ---کیسے ہوا یہ کمشنر کہاں مر گیا ہے--عالم دایان کی بات کو اگنور کرتا پھنکارا --

کمشنر کو ڈس مس کر دیا گیا ہے-- دایان جلدی سے بولا--

جبکہ عالم نے اپنا سر۔ تھام لیا--یہ اچانک کیا ہوا تھا --اسے ٹھنڈے دماغ سے سوچنا تھا-- یہ اسکی ملکیت تھی--وہ یوں۔ چوروں کی طرح نہیں نکل سکتا تھا--

اسنے فون اٹھا کر کال ملائی --

ہاں کہاں مر گئے۔ ہیں تمہارے۔ کتے عالم دھاڑا --

ٹائگر --پولیس۔ تم پر ریٹ ڈال دے گی۔ کبھی بھی۔ جہاں بھی ہو نکلو۔ وہاں سے-- مخبری۔ ہوئی ہے-- سارا عملہ۔ تبدیل ہوگیا ہے--مقابل بولا --جبکہ عالم نے۔ سختی سے موبائل۔ بند کیا --

وہ ان دونوں پر غصیلی نگاہ ڈالتا روم۔ میں گیا --اسکے ملازموں نے اسے تیار کیا۔

وہ باہر ایا۔۔

تم لوگ میرے پیچھے یہ سب سنبھال رہے تھے نہ ۔تو کیوں ہونے دیا یہ سب۔۔کیسے عملہ تبدیل ہوگیا ایک دن میں یہ سب نہیں ۔ہوسکتا ۔۔مسٹر آر میر کیا کر رہے تھے ان دو مہینوں میں ۔۔کس نے کیا ۔۔کیا تم لوگ سو رہے تھے عالم ان پر دھاڑا۔۔

پتہ نہیں ٹائگر یہ سب کیسے ہوا۔۔مجھے بھی کل ہی پتہ چلا اور میں یہاں چلا ایا۔۔جس دن تم نے ویکی کو مارا تھا اسی دن یہ عملہ بھی تبدیل ہوگیا ۔۔پھر یہ سب اچانک ہوا سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا آخر یہ سب ہوا کیسے ۔۔ٹائگر کو اسنے تفصیل بتائی جبکہ رافع اور ٹائگر اسکی بات پر حیران ہوئے آخر کوئ کیوں عملہ اسی دن۔ تبدیل کریگا جس دن وہ ویکی کو مارنے گیا تھا۔۔کیا اب بھی کوئی ہے جسکا انسے گہرا تعلق تھا۔۔اور اس خبر نے اسکے اندر

آگ لگا دی جس سے اب وہ اسکی زندگی میں تہلکا مچا رہا تھا۔۔لیکن ٹائگر نے سر جھٹکا کیونکہ انہوں نے ساری انفارمیشن نکالی تھی جسمیں اسکے ساتھ جو جو بھی تھے سب کو وہ ہلاک کر چکا تھا تو اب کوئی نہیں بچا تھا جو یہ سب کرتا اسی لئے وہ یہاں سے مطمئن ہوتا باہر کی جانب بھاگا جہاں انکا پراویٹ جٹ ریڈی تھا۔۔

آج پہلی بار وہ اپنی جگہ جانے کی بجائے کہیں اور جا رہا تھا قیام کے لئے۔۔

جبکہ دایان کو فون پر اطلاع ملی کہ۔ ٹائگر کے پیلیس پر اٹیک ہوا ہے۔۔

یہ سب اچانک آؤٹ اوف کنٹرول ہو گیا تھا۔۔

میرے خیال سے تمہارا۔ غائب ہونا۔ ضروری ہے۔۔رافع نے اسکو سمجھانا چاہا۔۔

جبکہ وہ خاموشی سے بیٹھا رہا۔۔

تو یہ ایک گیم ہے۔۔کوئی تو ہے جو میرے ساتھ۔ کھیل رہا ہے۔۔ٹھیک ہے اب مزاہ آئے گا۔۔

وہ ہنسا۔۔جبکہ۔ رافع کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔

For more visit (exponovels.com)

دایان تم ویلا میں ہی رہو گے انہیں۔ ایک منٹ بھی تم اکیلا نہیں چھوڑو گے۔۔ سمجھے۔۔ٹائگر کا دماغ چلتے دیکھ دونوں نے شکر کا سانس لیا۔۔کیونکہ ویلا کو بھی تو کسی کو سیو کرنا تھا اور تالیہ تانیہ کو بھی مسٹر تیمور کے پاس چھوڑ دو ۔۔اسکے اڈرز کے بنا کوئی کہیں نہیں جا سکتا تھا۔۔

اور پیلیس کا کیا کرنا ہے۔۔

سب کو کہہ دو کہ۔ اپنے محفوظ مقام پر پہنچ جائیں ۔۔پیلیس کو ویسے۔ ہی رہنے دو ۔۔۔اسکی بات پر انہیں حیرانی تو ہوئی لیکن خاموش ہی رہے۔۔

اور سب کے لئے میرا آڈر ہے۔۔کہ اگر۔ کوئی پولیس۔ کے ہاتھ لگا۔ تو پولیس سے بھی بدتر موت دے گا۔ ٹائگر۔۔اسنے کہا تھا۔۔اس وقت اسے سب سن۔ سکتے تھے۔۔

مگر تم پیلیس کو سیکیور کیوں نہیں کر رہے۔۔دایان کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

اب چال میں بھی تو کھیلوں گا اس۔ سٹرینجر کے ساتھ جو یہ سب کر رہا ہے۔۔اسکے کہنے پر وہ دونوں چونکے۔۔

کون سٹرینجر۔۔بیک وقت پوچھنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا اور اپنے ایک آدمی کی جانب اشارہ کیا جسنے اسے سیگریٹ سلگا کر دی اور وہ اسے پکڑ کر منہ سے لگا کر گہرے کش لینے لگا۔

مسٹر دایان شاہ --ٹائگر۔ کچی گولیاں نہیں۔ کھیلتا --اسکا ہر داؤ --دشمنوں پر بارود سے کم نہیں۔ ہوتا--اسنے ہاتھ۔ اٹھایا جبکہ رافع اور دایان۔ نے سر ہلایا۔

اتنی ہنگامی صورتحال میں وہ گھبرا گئے تھے۔

لیکن ٹائگر کو دیکھ کر کچھ حوصلہ ملا تھا--

---

وہ سب آج اپنی اپنی نیندوں سے بیدار ہوئے تھے ۔۔لیکن۔یہ اچانک ہونے والے خراب ماحول سے وہ چڑچڑے ہوگئے تھے کیونکہ ایک بار پھر اب وہ سب قید ہو کر رہ گئے تھے۔۔اپنے اپنے گھروں میں۔۔

انا اور علینہ کو بور ہوتے دیکھ نین کو سمجھ نہ آیا ایسا کیا کیا جائے جس سے سب کا موڈ اچھا ہو۔۔

کیا ہم سب کوکنگ کریں جیسے ہمنے لاسٹ ٹائم کیمپ میں کی تھی کتنا مزہ آیا تھا نہ چلو بھائی چلتے ہیں اور کوکنگ کریں ۔۔ویسے بھی بھوک لگنے ہی والی ہے۔۔اوہ اچھا لیکن آپکو کیسے پتہ کہ بھوک لگنے والی ہے۔۔جیسے تمہیں پتہ چلتا ہے اب سوال مت کرو اور اٹھو سب کے سب نین انہیں اٹھاتے اپنے ساتھ کچن میں لے گئی اور پھر انہوں نے واقع

میں اسے بہت انجوائے کیا۔۔چاروں نے الگ الگ ڈیشز بنائی تھیں لیکن آج بھی وہ ذائقہ کوئی نہیں بنا سکا تھا جو نین کے ہاتھوں میں تھا۔۔

وہ سب اپنی اپنی ڈش لئے ڈائننگ ٹیبل پر لائیں اور اس سے انصاف کرنے لگیں کیونکہ ابھی انہیں بہت بھوک لگی تھی۔۔

اسلام و علیکم ۔۔دایان نے مشترکہ سب کو سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام ۔۔بڑے دنوں بعد چوہے نے اپنی شکل دیکھائی ہے۔۔انا اسے دیکھ کر منہ چڑاتی بولی۔۔

ہاں سوچا کافی دنوں سے چوہیا نہیں دیکھی جا کر کچھ حال احوال ہی جان لیں۔۔وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔

جبکہ باقی سب نے اسکے سلام کا جواب دینا ہی ضروری سمجھا بجائے کوئی اور بات کرنے کے۔۔کیسی ہیں سونیا اپ۔۔اسنے مسکرا کر اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے پوچھا۔۔

جی ٹھیک آپ کیسے ہیں اسنے بھی مسکرا کر پوچھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

فٹ اینڈ فائن۔۔وہ کہتے ساتھ خود بھی کھانے لگا۔۔میں بھی بیٹھی ہوں ادھر پھٹو۔۔انا نے کانٹا اٹھا کر اسکی طرف گھامتے ہوئے کہا۔۔

تم سے بات ہی کون۔ کرنا چاہتا ہے چپکلی ۔۔دایان۔ نے منہ بنایا۔۔

آپ کیسی ہیں ۔۔اسنے نین کو مخاطب کیا جس نے سر ہلا دیا۔۔علینہ سے بھی وہ خوش اخلاقی سے بولا جسکا جواب اسنے تمیز سے دیا۔۔انا تو جل کرہ کر رہ گئی کہ وہ علینہ سے بھی بات کر رہا تھا پر اسنے اس سے اسکی بابت دریافت نہیں کی تھی حد ہے ۔

دایان نے کھانے کی کافی تعریفیں کی کیونکہ کھانہ واقع مزے کا بنا تھا۔۔اپکے ہاتھ کا بنا کھانہ کافی دنوں بعد نصیب ہوا ہے۔۔دایان سونیا کی جانب دیکھتے خمار لہجے میں بولا تو باقی سب مسکرا دی۔۔

پر سوری برو۔یہ کھانہ سونو دی نے نہیں بھابھی نے بنایا ہے۔۔علینہ نے اسے حقیقی دنیا میں واپس لاپٹخا۔۔

اوہ اچھا بہت زبردست بنایا آپ نے بھی وہ اسکی طرف دیکھتے مسکرا کر بولا۔۔تو نین نے داد شکریہ کہہ کر وصول کی۔۔

ویسے ہم سب نے کچھ نہ کچھ بنایا ہے امم سونو دی نے بھی بنایا ہے بٹ اگر تم چاہتے ہو کہ وہ تمہیں ملے۔۔تو پہلے مجھے سے سوری کرو کیونکہ تم نے مجھ سے بات نہیں کی باقی سب سے کی۔۔

ہاں بھائی باقی سب سے کی کیونکہ وہ تماری طرح چپکلیاں نہیں ہیں نہ اور تم سے کون کہہ رہا ہے مجھے کھانہ دینے کو جس نے بنایا ہے وہ خود ہی سرو کردیں گی۔۔دایان اسے دل جلانے والی مسکراہٹ لئے بولا تو وہ تو سچ مچ میں تپ ہی گئی۔۔

لیکن مزید کچھ نہ بولی کیونکہ سونیا کی گھوری وہ کب سے اگنور کر رہی تھی اگر اب کرتی تو وہ یقینا اسے ہی ڈانٹ دیتی۔۔

---

عالم تین دن سے۔ آئیس لینڈ میں۔ چھپا ہوا تھا نہ کسی سے رابطہ کر پارہا تھا اور نہ ہی کسی کو۔ دیکھ پارہا۔ تھا۔ کیونکہ سارے موبائل ریکارڈ ٹریپ کئے جا رہے تھے۔۔ حکومت کے بدلنے سے کمشنرز اور اسکی۔ ٹیم بھی بدل گئی تھی اور شائد انکا مقصد ٹائگر کو پکڑنا۔ ہی تھا۔۔ لیکن مخبری۔ جسنے کی تھی۔ وہ اس وقت۔ جیسے۔ شیر لگ رہا تھا۔ جسے پنجرے میں قید کر دیا ہو۔۔ مگر اسکی دھاڑ۔ ۔۔گونجی تھی۔۔ کیونکہ۔ شیر شیر۔ ہی رہتا۔ ہے بھلے صورت کوئی۔ بھی ہو۔۔ مگر تمام اطلاع مل رہی تھی۔ کہ کس طرح۔ پیلیس پر حملہ ہوا ہے۔۔ اور انسب نے۔ بھی اسکے خلاف بیان دیا ۔۔کہ ٹائگر۔ نے ان سب کو بھی یہاں قید۔ کر رکھا تھا۔۔

اور وہ نہیں جانتے کہ ٹائگر کہاں ہے۔۔ لیگلی یہ گھر مسٹر آر میر کے نام تھا۔۔ تبھی زیادہ معملات نہیں بکھرے اور پیلیس۔ میں دوبارہ کسی نے ریٹ نہ ڈالی البتہ وہاں پر کڑی نگرانی تھی۔۔

وہ اپنے موبائل۔ سے۔ ویلا کے اندر۔ ہونے والی ہر حرکت۔ کو دیکھ رہا تھا۔۔چھوٹے۔ سے کاٹیج میں دو چار نوکروں کے ساتھ۔ وہ جانتا تھا وہ سیو تھا۔۔۔۔

ویلا بھی سیو تھا۔ کیونکہ اسے دایان پر پورا بھروسہ تھا وہ سب سنبھال لے گا۔۔

---

برف باری۔ پڑتے۔ وہ غور۔ سے دیکھ رہا تھا۔۔

چاروں طرف ایسا لگتا جیسے روئی کی چادری بچھا دی گئی ہو۔۔

ٹائگر ۔۔رافع اسکے پاس۔ آیا تو وہ مڑا۔۔

ویلا پر اٹیک ہوا ہے پریس میڈیا ۔۔کا۔۔وہ گھبرایا۔ ہوا سا بولا۔۔

ٹائگر نے اسکے ہاتھ۔ سے ٹیبلیٹ لیا اور اسپر دیکھنے لگا۔۔۔۔جہاں دایان۔ پولیس اور میڈیا کو روک چکا تھا۔۔

ہمیں معلوم ہوا ہے یہاں پر ٹائگر کی آفیشیلی بیوی بھی ہیں۔۔ہم ان سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔۔میڈیا چیخا ۔۔جبکہ دایان نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کیں۔۔

انکے ساتھ پولیس تھی ہر چینل۔ پر ٹائگر۔ کا ہی نام تھا۔۔ریٹنگز ریکارڈ توڑ۔ رہے تھے ۔۔جبکہ وہ یہ سب ہونے دے رہا تھا اس بات پر رافع کو حیرانی تو تھی لیکن اگر وہ ابھی خاموش تھا تو یقیناً کچھ بہت بڑا پلین کر رہا تھا۔۔

دایان میڈیا کو۔ روک رہا تھا۔ مگر۔ میڈیا کسی کے قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔

یہ جگہ آفیشلی مس سونیا کے۔ نام پر ہے۔۔اپ یہاں۔ ٹائگر کے نام۔ سے اٹیک کر ہی نہیں سکتے ۔۔۔۔دایان۔ نے بھڑک کر ۔کہا۔

جو بھی ہے۔ ٹائگر کی وائف۔ سے بات کیئے بنا۔ نہیں جائیں گے ۔۔انہوں نے کوئی اپڈیٹس نہیں دی۔ کب انہوں۔ شادی کی ۔۔کب وہ بیوی لائے ۔۔ہمیں انسے۔ سوالات کرنے ہیں۔۔ٹائگر ایک۔ بڑا مافیا مجرم ہے۔۔

آپ ہٹیں آگے سے۔۔

For more visit (exponovels.com)

میڈیا۔ بھڑکا۔۔

جبکہ۔ دایان۔ نے۔ دروازے۔ کھولنے کا حکم نہیں۔ دیا۔۔

میڈیا ویلا کے دروازے بجا۔ رہا تھا۔ جبکہ۔ اندر۔ نین کانپ رہی تھی۔۔

اگر تم نے انسٹا پر نیوز نہیں دی ہوتی تو اج یہ سب نہیں ہورہا ہوتا۔۔سونیا۔ انا پر چیخی۔

انا کا تو خود دم۔ نکل رہا تھا۔۔نین الگ گھبرا رہی تھی۔۔

For more visit (exponovels.com)

وہ سب چلے کیوں نہیں جاتے علینہ۔ ڈرتے ہوئے بولی۔۔

اچھا تمہارا بھائی مافیا۔ کنگ ہے جب تک۔ اسے جیل نہیں پہنچا دیں گے۔ تب تک۔ یہ ہماری جان نہیں۔ چھوڑے گے۔۔ ۔۔سونیا نے اسے حقیقت بتائی۔۔

میں تو کہتی ہوں۔۔انہیں آنے دو ۔۔ ٹائگر کے خلاف۔ گواہی دے کر ہم اس سے خود کو الگ کر لیں گے۔۔ ۔۔سونیا۔ نے جیسے۔ فیصلہ سنایا۔۔

انا کچھ نہیں بولی ۔۔

البتہ نین نے سونیا۔ کو دیکھا۔۔

آپ کتنا غلط سوچ رہی ہیں وہ اپکے بھائی ہیں ۔۔اپ انکے خلاف کیسے جانے کی بات۔ کر سکتی ہیں۔۔ نین بے یقینی سے بولی ۔۔

دیکھو دانین اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو یہ ہمیں بھی جیل میں پھینک دیں گے ۔۔اسی لئے اسکے خلاف گواہی دینا پڑے گی۔۔ سونیا اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔

مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔ دایان نے۔ کہا۔۔

اور ویسے بھی۔ ٹائگر۔ خود کو سیکور کرنا جانتا ہے۔ اور اب بھی وہ ان سب کی نظروں کے سامنے نہیں

ہے ۔۔لیکن۔ہم۔ہیں ۔۔اور مسلہ ہمارے لئے ہی ہے۔۔مجھے لگتا ہے ہمیں انٹر ویو دے دینا چاہیئے ۔۔تاکہ ہماری جان چھٹ جائے۔۔ وہ بولا۔۔

انا اور علینہ نے بھی۔ ہامی بھری۔۔ اور میڈیا۔ کو اندر۔ عزت سے بلانے۔ کا ارادہ۔ کرتا وہ باہر۔ نکلا۔۔

اگلے دس منٹ میں۔ انکے ویلا۔ میں میڈیا کانفرنس تھی۔ جبکہ پولیس۔ بھی ساتھ۔ تھی۔۔

نین کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے --ٹائگر یہ سب۔ کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا--

رافع اسکے پاس۔ خاموشی سے کھڑا تھا--

ٹائگر کے چہرے پر۔ مدھم سی مسکراہٹ تھی--

کانفرنس۔ میں وہ سب بیٹھے تھے--

دایان ،سونیا، انا،علینہ۔اور نین سب ہی ڈرے سہمے تھے--

سب سے پہلے۔ سونیا۔ نے اپنا۔ بیان لکھوایا ۔۔

ٹائگر جیسا بھی۔ ہے جو بھی ہے یہ اسکا پرسنل میٹر ہے یہ میرا گھر ہے۔۔میری۔ سر پرستی میں۔ آپ لوگوں کا بلکل۔ یہ رائٹ نہیں بنتا تھا کہ آپ اس طرح۔ سے اٹیک۔ کرتے۔ اور پولیس۔ کو بھی شامل کر لیا۔۔ سونیا نے بھڑک کر۔ کہا۔۔

میم ہم ٹائگر کی وائف سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔

نہیں پہلے آپکو۔ ہم سے بات کرنی ہوگی جب ہم ٹائگر۔ کے ساتھ ہیں ہی نہیں تو آپ سب لوگوں نے یہاں یہ تماشہ کس خوشی میں لگایا ہوا ہے۔۔انا نے کہا۔۔

ہاں بلکل آپ سب نے بلاوجہ ٹائگر کی وجہ سے ہمارا جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے۔۔علینہ نے بھی کہا۔۔

جبکہ سب کا فوکس نین کی طرف تھا۔۔جو سر جھکائے۔ بیٹھی تھی۔۔ شائد آج یہاں پورا لندن۔ حیران۔ اور پریشان۔ تھا کہ ٹائگر۔ کیا چیز تھا۔۔کون تھا ۔۔کون نہیں جانتا تھا یہ سب۔۔اور اسکی وائف کیسی تھی ۔۔خود کو اچھے سے بڑی سی چادر میں چھپائے بیٹھی تھی۔۔نگاہ تھی جو اٹھ کے نہیں دے رہی تھی۔۔

میم آپ کچھ کہنا۔ چاہیں گی ٹائگر کے بارے میں اپکی اور انکی شادی کب ہوئی آپکے ساتھ کیسا رویہ ہے۔۔کئی سوال۔ تھے جو چاروں طرف۔ سے اٹھ رہے تھے ۔۔نین نے سر اٹھایا۔۔

اور سامنے۔ دیکھا۔۔ اسکی سرخ نظروں سے۔ ٹائگر کی نظریں ملی۔۔

مجھے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انہوں نے اپنے ساتھ مجھے کیوں نہیں اٹروڈیوس کروایا۔۔کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میں انکے لئے کیا ہوں ۔پھر چاہے کوئی کچھ بھی کہہ لے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔میرے لئے اتنا کافی ہے وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں ،بہت نرم دل کے مالک ہیں ہاں دنیا انکے بارے میں کچھ بھی کہے لیکن میں نے انہیں دیکھا ہے انہیں جانا ہے ۔وہ ویسے نہیں جیسے دکھتے ہیں وہ میرے لئے

بہت اچھے ہیں میری لئے یہی کافی ہے۔۔ہماری لوو میریج ہے کوئی زور زبردستی کی شادی نہیں ۔نین کانپتے لہجے میں جیسے سب کو جتا گئی ۔۔اسکے جملے سب پر ٹوٹے ہوئے پہاڑ کی مانند گرے۔۔

آپکے ہسبینڈ مافیا کنگ ہیں ۔۔جبکہ آپکی بات چیت سے اور انکی نیچر سے کافی الگ لگ رہی ہیں۔۔کیا کہیں گی آپ اس بارے میں۔۔

ٹائگر کے کام سے میرا۔کوئی تعلق نہیں۔۔وہ میرے ساتھ مخلص ہیں میرے لئے یہی کافی ہے۔۔نین نے اب کی بار مظبوط لہجے میں جواب دیا۔۔اور اٹھنے لگی۔۔

میڈیم آپ خود کو۔ انکے کام سے الگ۔ نہیں کر سکتی ۔۔جلدی سے سوال ایا۔۔

میں خود کو ان سے کبھی الگ نہیں کروں گی۔۔ مگر وہ بہت ہی جلد اپنے اوپر لگے یہ سارے گھٹیا الزامات کلیئر کر لیں گے اس لئے نہیں کہ وہ مافیا کنگ ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ ایک پاور فل مین ہیں۔۔جنکی پاور کے ہی پیچھے آپ سب بھوکوں کی طرح۔ لگے ہیں تاکہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال کر ان سے وہ چھین سکیں لیکن پاور چھینی نہیں جاتی خود اپنے دم پر کمائی جاتی ہے۔۔وہ بھڑک کر جواب دیتی اندر چلی گئی۔۔

جبکہ سونیا،دایان،انا،علینہ اسکے جوابات بے حد شرمندگی کا شکار ہوئے تھے۔۔

ملازموں نے میڈیا کو زبردستی باہر نکالا۔۔اور ایکبار۔ پھر پورے ویلا میں سناٹا۔ چھا گیا۔۔

سونو دی ہم بھی تو اس طرح بول سکتے تھے ۔۔انا بھیگے لہجے میں بولی۔۔

سونیا نے کوئی جواب نہیں دیا وہ کیا دیتی یہ سب کونسا انہوں نے اپنی مرضی سے کیا۔۔لیکن شرمندگی تو تھی اس پر۔

جبکہ دایان بھی شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھا تھا بنا کسی غلطی کے بھی وہ پشیمان تھا۔۔

دوسری طرف ٹیبلیٹ ۔۔رافع کے حوالے کر کے۔۔اسنے۔ سر۔ چئیر کی پشت سے ٹکا دیا

۔

نین کو یہاں لانے کا انتظام کرو۔۔اور کچھ عرصہ اس کیس کو یونہی چلنے دو۔۔

ٹائگر نے فیصلہ سنایا۔۔

رافع نے سر ہلایا اور وہاں سے جانے لگا۔۔

آج رات ہی نین میرے۔ پاس ہو۔۔اسنے تمنیہ کی۔۔

اوکے باس ۔۔رافع نے کہا اور باہر نکل گیا۔۔

---

---

معصوم مترنم لہجہ --اسکی حمایت۔ میں اکیلا کھڑا تھا--

نہ جانے دل۔ کی کیفیت۔ کو کیا ہوا --ٹوٹ کر اسپر پیار آیا --دل نے شدت سے پہلی بار اسکی آرزو کی تھی کہ وہ اسکے پاس ہو اور وہ اپنی شدتیں اسپر نچھاور کرتا--

For more visit (exponovels.com)

جب ساری دُنیا اسکے خلاف کھڑی تھی۔ تب وہ معصوم جو ہمیشہ اسکے عتاب کا نشانہ بنی تھی اسکے ساتھ کھڑی تھی۔۔اسنے اسے کیا دیا تھا سوائے دکھ،درد ،اور آنسوؤں کے ۔۔پھر بھی وہ اسکے ساتھ تھی ۔۔ہاں وہ جانتا تھا کہ میڈیا اسکے جواب سے مطمئن نہیں ہوا تھا ۔۔لیکن اسکے پتھر دل میں جو دراڑ پڑی تھی اسنے اسے خود کی دھڑکنیں سننے پر مجبور کر دیا تھا۔۔اج وہ کسی کے لئے پہلی بار سوچ رہا تھا۔۔وہ بھی محبت سے ۔۔۔۔وہ جانتا تھا اسکا کوئی نہیں ہے۔ دو سگی بہنوں کے علاؤہ۔۔وہ بھی اسکے خلاف جا کھڑی ہوئیں تھیں صرف اس لئے کہ۔ خود کو بچا سکیں۔۔باقی سب اسکے ساتھ سنسئیر نہیں تھے۔۔اس بات کا اسے علم تھا۔۔مگر اسوقت۔ سب کے لہجوں نے اسے عجیب اظطراب کی سی حالت۔ میں مبتلا کر دیا تھا۔۔جسکو وہ کوئی نام نہیں دے سکتا تھا۔۔مگر نین کے الفاظ اسکی کمزور سی۔ حمایت نے عالم کے دل۔ کی دیواروں کو توڑ ڈالا تھا۔۔

اس پتھر۔ دل کی دھڑکنوں۔ نے بے ہنگم۔ شور۔ مچایا تھا۔۔

وہ گزشتہ گزرے اپنے رویے پر بھی نظر ثانی کر رہا تھا۔۔

اسنے کیا نہ کیا تھا۔ اسکے ساتھ ساتھ کس قدر سفاک رہا تھا وہ اسکے ساتھ اور وہ اسکا ہر ظلم خاموشی سے سہہ لیتی تھی ۔۔اس کے باوجود بھی وہ اللہ سے دعا کرتی تھی کہ اسکے دل میں نین کے لئے محبت جگا دے۔۔تو کیا ایسا ہونے تو نہیں جا رہا مائے اسٹابری پرنسس ۔۔آہاں۔۔وہ دلفریب مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔۔

---

نین کمرے۔ میں۔ پریشان سی بیٹھی تھی۔ کیونکہ علینہ اور سونیا اسکے پاس نہیں آئیں تھیں ۔۔شائد وہ مجھ سے ناراض ہوں ۔وہ گھبراتی کمرے سے نکلی ۔۔تو وہ تینوں لاونج میں بیٹھے تھے۔۔

وہ نیچے۔ انکے پاس اگئی۔۔اپ لوگوں کو برا لگا ۔۔اسنے استفسار کیا۔۔جس پر تینوں ہی چونکے۔۔انہوں نے اسکی جانب دیکھا۔۔نین انکے چہروں سے کوئی اندازہ نہ لگا سکی ۔۔مگر انہوں نے پھر سے سر جھکا لیا کسی نے بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کیونکہ انکے پاس خود کچھ بھی بولنے کو نہیں تھا۔۔

---

---

رافع نے ویلا میں قدم رکھا تو۔ وہ سب۔ کھانے۔ کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔دایان رافع کو دیکھ کر حیران ہوا۔۔اور اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

ٹانگر کا آڈر ہے۔ بھابھی۔ کو انکے پاس پہنچایا جائے ۔۔رافع بنا کسی کی جانب دیکھے۔ نین کی جانب بڑھتے بولا۔۔سب کی نظر نین پر گئی۔۔جسکا نوالہ حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔۔

نہیں نہیں میں نہیں جاؤنگی ۔۔وہ جلدی سے بولی۔

سوری بھابھی مجھے آپکو۔ زبردستی لے کر جانا ہوگا۔۔۔۔پھر۔۔رافع نے معزرت خواہ انداز میں کہا۔

وہ کوئی احتجاج کرتی اس سے پہلے ہی رافع نے نین کے منہ پر رومال رکھ دیا۔۔جس۔ سے۔ نین کا احتجاج۔ دم توڑ گیا۔۔

باقی سب بھی یکدم کھڑے ہوگئے۔۔وہ خود آجاتی تمہیں اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا دایان اسے ہوش سے بیگانہ ہوتے دیکھ سختی سے بولا۔۔اوہ تو اب تم مجھے بتاؤ گے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں ۔۔وہ برہمی سے کہتے اسے لئے چلا گیا۔۔جبکہ دایان کا دل کیا وہ وقت واپس آجائے اور وہ ان سب کو اسکے حق میں بولنے کا کہے ۔۔لیکن اب کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔۔اسے مسٹر آر میر پر بہت غصہ آرہا تھا اس وقت ۔۔

---

نرم ملائم بستر پر خود کو محسوس کر کے --اسنے کروٹ بدلی۔ تو کسی وجود پر اسکا۔ ہاتھ لگا --

اور ایکدم وہ اپنے خواب میں دوبارہ لوٹتی کہ کسی کا احساس ہونے لگا--اور یہ احساس کچھ خاص خوشگوار نہیں تھا-- اسنے ایکدم ہی آنکھ کھولی اور اپنے بے حد قریب عالم کو دیکھ۔ کر اسکی۔ بری طرح چیخ نکلی۔ --اور وہ بستر۔ سے۔ اتر کر کھڑکی ہوگئی--عالم بازوؤں کو سر کے نیچے۔ رکھے۔ اسی کو دیکھ رہا تھا--

نین اسے غور سے۔ دیکھ رہی تھی۔ گویا۔ یہ سب اسکا۔ خواب ہو اور ابھی کچھ دیر میں وہ جاگ جائے گی مگر بد قسمتی سے یہ اسکا خواب نہیں تھا۔۔

عالم کی لو دیتی نظریں ۔۔اسے کنفیوز کر رہی تھیں۔۔وہ سمجھ نہیں پائی وہ یہاں کیسے آئی اور پھر جیسے اسے سب یاد آنے لگا۔۔

کیسے رافع بھائی اسکے منہ پر نقاب رکھ چکے تھے اور وہ بے ہوش ہوگئی تھی۔۔اور اب وہ اسکے سامنے تھی۔۔

لو میریج ہوئی ہے ہماری اسکے لہجے میں کچھ تھا۔ نین شرمندہ۔ سی۔ رہ گئی۔۔

عالم اپنی جگہ سے اٹھا --اس وقت وہ صرف سفید۔ ٹروزار میں تھا۔ جیسے کوئی فکر نہ ہو --وہ۔ چلتا ہوا نین۔ کی پشت۔ پر آگیا--سیاہ بال ایک دوسرے میں الجھے ہوئے تھے-- چادر سر سے ڈھلکی ہوئی تھی--جبکہ۔ وہ بیبی پنک کلر کی چھوٹی سی فراک اور سفید ٹروزار میں۔اسکے سامنے وہ بلکل کوئی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی--

اور تم میرے ساتھ خوش ہو--وہ اسکے کان کے قریب۔ جھکتا بولا--

تم نے جھوٹ کیوں بولا۔ جبکہ سب میرے خلاف تھے--تم نے میرا ساتھ کیوں دیا--تم نے انہیں حقیقت کیوں نہیں بتائی کہ عالم تمہارے لئے کیا ہے----وہ اسکے۔ پیچھے۔

سے ہاتھ ڈالتا۔ اسکے۔ شانے پر تھوڑی ٹھہراتا۔ پوچھ رہا تھا۔۔ اسکے ہاتھوں کی نرمی پر نین سہم۔ گئی ۔۔

وہ جب جب۔ نرمی۔ برتتا تھا تب تب۔ اسے تکلیف سے دو چار کرتا۔۔

جواب دو۔۔اسنے جاننا چاہا۔۔

میں نے تمہیں۔ کچھ بھی نہیں دیا۔ کوئی۔ قیمتی۔ چیز نہیں جس کی وجہ۔ سے تم۔ میرے۔ حق۔ میں بولو۔۔پھر بھی۔ تمنے میری طرف داری کی کیوں۔۔اسنے اسرار کیا کہ وہ۔ یہ راز۔ کھولے۔۔

وہ کچھ نہ بولی۔۔اسکے خاموش رہنے پر وہ اسکا رخ اپنی جانب کرتا اسکا چہرہ۔ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اسے دیکھنے لگا۔۔

ایک سجیشن دوں۔۔۔۔نین کا دل اب۔ بھی خوف۔ سے لرز رہا تھا۔۔نہ جانے اب وہ کیا کرے گا۔۔ شائذ۔ بیلٹ سے مارے۔ جو بیڈ کے پاس ہی رکھے ٹیبل پر رکھی تھی۔۔یہ۔ شائذ۔ تھپڑوں سے ۔۔یہ وہ اسے کاٹ۔ لے گا۔۔ نین۔ نے۔ تھوک نگلا۔۔

اور عالم کی جانب دیکھا۔۔

وہ ڈریس تم پر بہت اچھے لگتے ہیں۔ تم وہی۔ پہنا کرو ۔۔عالم نے نرمی۔ سے اسکے۔ حیران سے کھلتے منہ کو۔ چھوا۔

اور دور ہوا۔۔نین آنکھیں۔ گھماتے اسکو دیکھنے لگی۔۔

ایسا کرو تم اون لائن۔ شاپنگ کر لو۔۔ان۔ ڈریسز کی۔۔اوکے چلو جلدی سے اپنا فون نکالو ۔۔۔عالم نے۔ جلدی سے اسے خود سے الگ کر کے کہا۔۔

نین کو لگا ابھی وہ چکرا۔ کر۔ گر جائے گی ۔۔اپ ۔اپ ٹھیک ہیں۔۔اسنے ہمت کر کے دل میں۔ مچلتا سوال۔ پوچھ ہی۔ ڈالا

کیا مجھے کچھ۔ ہونا چاہیے ۔۔عالم نے۔ زرہ جھک۔ کر سوال کیا لبوں پر مسکان تھی۔۔اسکی سمجھ۔ سے سب باہر ہونے لگا۔

میں ۔۔میں ۔۔وہ۔۔ہاں مجھے پتہ ہے۔کہ تم نین ہو۔ عالِم نین ۔۔عالم نے ایک ہی جست میں اسکی۔ کمر میں ہاتھ ڈال کر۔ اسے خود کے بے حد قریب کر لیا۔۔

کہ وہ اسکی بانہوں میں سما گئی۔۔

کچھ سنائی دے رہا ہے۔۔وہ پوچھنے لگا۔۔

For more visit (exponovels.com)

نین کو اسکی دھڑکنوں میں اپنی دھڑکنیں سنائی دینے لگی۔۔وہ سن سی رہ گئی۔۔وہ کیا کر رہا تھا کیا چاہتا تھا۔ کیوں کر رہا تھا یہ سب۔ ۔۔کیا وہ اسے مارے گا نہیں۔۔ غصہ نہیں کریگا۔۔

بتاؤ اسنے فورس کیا۔۔

د ۔۔دھڑکن۔۔نین فورا سے لڑکھڑاتے بولی ۔عالم مسکرایا۔۔اسکے مسکرانے پر ڈمپل بھی نمایاں ہو رہے تھے جن میں نین کو اپنی جان محسوس ہوتی تھی ۔۔دل نے شدت سے چاہا تھا کہ وہ ان گڑھوں میں انگلی ڈال کر چیک کرے کہ وہ کتنے گہرے ہیں۔۔لیکن

ایسا کہاں پوسیبل تھا۔۔اسکی یہ چاہت چاہت ہی بن کر رہ گئی۔۔

وہ اسے خود کو دیکھتے مسکرایا اور اسے مزید اپنے قریب کر لیا۔۔نین اسے اپنے اتنا قریب دیکھ گھبراہٹ کا شکار۔ ہو رہی تھی۔۔ڈر جیسے آہستہ آہستہ کہیں۔ دور جا رہا تھا۔۔اور اس ڈر کی۔ جگہ اب شرم اپنی جگہ بنا رہی تھی جو عالم بخوبی دیکھ سکتا تھا۔۔

وہ اس وقت اسکے اتنا قریب تھا کہ اسکے سینے میں تیزی سے دھڑکتے دل۔ کی آواز۔ وہ بآسانی۔ سن سکتا۔ تھا

وہ اسکے اتنا قریب تھا کہ اسکی نوز نین کے جھکی پیشانی سے ٹچ ہورہی تھی۔۔

وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ نین کے وجود سے اٹھتی گرمائش وہ اپنے وجود پر محسوس کر سکتا تھا۔۔

وہ اسکے اتنا قریب تھا کہ تھوڑا سا اور آگے کو جھکتا تو اسکے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے نازک لبوں سے اسکے لبوں کا ملن ہو جاتا ۔۔

اسکی قربت کی وجہ سے اسکے۔ چہرے۔ پر آتے۔ جاتے۔ حیا کے رنگ اس سے۔ چھپے نہ رہ سکے تھے۔۔اسکا دل اسے دیکھ کر باغی ہو رہا تھا۔۔وہ بھی اس لڑکی کو دیکھ کر۔ جسپر وہ اپنا۔ پورا حق رکھتا تھا۔۔

نین کا وجود اب ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔

اسکے جھکے سر۔ کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے۔ ہوئے بے اختیار ہوکر عالم نے اپنا پہلا۔ حق۔ اسپر۔ استعمال کیا۔۔

عالم اب اسکے گال پر جا بجا اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔گال سے ہوتے ہوئے وہ اسکی گردن پر لبوں سے طواف کرنے لگا۔۔جبکہ نین اسکی اتنی شدتوں پر اپنی آنکھیں شرم سے میچ گی ۔۔شرم سے اسکا اتنا بڑا حال تھاکہ سرخ گال مزید۔ سرخی مائل ہوگئے تھے۔۔جبکہ اسکے چوڑے سینے پر جمے اسکے نرم مخملی ہاتھوں نے بے اختیار ہو کر اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں۔ جکڑ لیا تھا۔۔جو بٹن سے آزاد تھیں۔۔تیزی سے دھڑکتا دل جیسے ابھی۔ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔۔

اسکی جسارتیں بڑھتی ہی جا رہی تھیں ۔۔جبکہ نین کے لئے یہ احساس نیا تھا ۔۔اسکے لمس میں نرمی تھی ۔۔جسنے نین کے دل میں اسکے لئے نئی کلیاں کھلا دی تھیں۔۔وہ خاموش کھڑی اسکی جنوں خیزی کو۔ اپنے ناتواں وجود پر برداشت کر رہی تھی۔۔

وہ کچھ دیر۔ بعد۔ خود ہی۔ پیچھے ہوا ۔۔

چلو نکالو اپنا موبائل ۔۔اسنے بیڈ پر سکون سے گرتے ہوئے نین کو دیکھ کر کہا ۔

--م--- می--میرے۔ پاس نہیں ہے--نین۔ اسکے انداز۔ پر عجیب۔ سی کیفیت کا شکار تھی--اوپر سے ابھی تک جو وہ اسکے سحر میں جکڑی جاچکی تھی تو اسکے اچانک چھوڑنے پر وہ شرمندگی ،اور بوکھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات لئے بولی--

اوہ --عالم نے سر۔ پر ہاتھ رکھا--وہ سفید بیڈ پر سفید ٹراؤزر شرٹ جسکے بٹن کھلے ہوئے۔ تھے --میں اپنی۔ بے شمار وجاہت لیے عجیب و غریب سی خوشی کا شکار تھا--

اسنے اپنا موبائل ٹٹولا اور رافع کا نمبر ملایا --

رافع مجھے موبائل چاہیئے --اسنے آڈر دیا۔

ہاں میرے جیسا ہی --اسنے۔ جواب دیا اور موبائل بند کر کے سائڈ پر پھینک دیا۔۔

نین اسکو غور سے دیکھنے لگی۔۔

کیا ہوا بیبی ڈول ایسے گھور کیا رہی ہو۔۔یہ پرنس چارم سر سے لے کر پیر تک جسٹ اپنی پرنسس کا ہی ہے --عالم شوخ لہجے میں اسے بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔۔

ن۔۔ نہیں ۔۔ نہیں کچھ۔ بھی نہیں ۔نین اسکی معنی خیزی پر گڑبڑا کر بولتی صوفے پر بیٹھنے لگی کہ عالم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ۔ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پانے کی وجہ سے اسکے اوپر۔ لڑھک گئی۔۔

یہ۔۔یہ کیا کیا کرہے ہیں اپ۔۔؟؟وہ اس افتاد کے لئے بلکل تیار نہ تھی اسی لئے جو منہ میں آیا لڑکھڑاتے بول گئی۔جلد ہی غلطی کا احساس ہوا تو۔ زبان دانتوں تلے دبا گئی ۔۔

اپنی پرنسس کو دیکھ رہا ہوں۔۔یونہی لیٹے ہوئے اسکی کمر پر اپنے بازوؤں کا گھیرا تنگ کیا تو وہ اسکے مزید قریب ہوگئی۔۔

اسکے گھمبیر لہجے میں بولے گئے لفظوں نے اسکے دل کے تار چھیڑ دئے تھے۔۔

جب تک تمہارا موبائل نہیں آجاتا ہم میرے۔ موبائل پر۔ شاپنگ کریں گے۔۔اسنے۔ نین کا سر اپنے بازو پر رکھا۔۔اور مختلف ویب سائٹس کو سرچ کرنے لگا۔۔

اپ۔۔اپکو کچھ ہوگیا ہے کیا۔۔۔نین جھنجھلا اٹھی۔۔

عالم نے اسکی جانب دیکھا۔۔

واپس لیٹو۔۔وہ سختی سے بولا۔۔

For more visit (exponovels.com)

اسکی سختی سے کہنے پر وہ فورا اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔

اوہ میں تو بھول گئی جنوں کے بہت سارے روپ ہوتے ہیں جن میں سے یہ والا آپ نے دھاڑا ہوا ہے ۔لیکن مسٹر عالم شاہ زیادہ دیر تک دھاڑ نہیں پائے آپ یہ گیٹ اپ۔۔نین اسکی شرٹ کے بٹن سے چھیڑ خانی کرتے بولی ۔اسکے جن کہنے پر عالم نے اسے گھورا۔ ۔۔

بدلے میں وہ بھی اسے گھورنے لگی جو اسی کی دی ہوئی مہربانی تھی۔۔

کیوں ہو رہے ہیں اتنا مہربان ۔۔بس کر دیں اور جو سزا دینی ہے وہ دے دیں ۔۔ مجھ سے اب یہ سب نہیں دیکھا جا رہا۔۔نین آخر تھک کر اسکے سینے پر سے سر اٹھاتی اسے بولی ۔۔

میری مرضی میں جب چاہوں مہربان ہوجاؤں اور جب چاہوں سفاک۔۔ تم نہیں بتا سکتی مجھے اب مزید کوئی سوال مت کرنا ۔۔ سمجھی ۔۔وہ اسے دوبارہ کھینچتے خود پر لٹاتے بولا ۔۔

جبکہ نین نے برا سا منہ۔ بنایا۔۔

عالم اسے ڈریسز دیکھانے لگا۔۔نین نے۔ کسی قسم۔ کی کوئی۔ چوائس کا اظہار نہیں کیا ۔۔لیکن عالم نے خود ہی اپنی پسند کے کئی ساری ڈریسز آڈر کر دی تھیں۔۔

یہاں آنے میں انہیں وقت۔ درکار ہے۔۔کیونکہ یہ آؤٹ آوفف کنٹری سے آئینگے۔۔اور تب تک تم میری شرٹس پر کام چلاوگی ۔عالم کے صرف شرٹ کہنے پر نین کے دل نے ایک بیٹ مس کی ۔۔گال پھر سے دہکنے لگے ۔۔۔

جاؤ جلدی سے جاکر چینج کر آوو ۔۔عالم اسکے گرد سے بازو ہٹاتے بولا وہ تو جیسے اسی انتظار میں تھی کب وہ اسے چھوڑے اور وہ کہیں چھپ جائے اسکی بے باک نظریں نین کو شرم کے سمندر میں نہلائے جارہی تھی۔۔اور اب وہ پوری طرح سے بھیگ چکی تھی۔۔صد شکر کہ اسنے اسے جانے دیا تھا ۔۔لیکن پھر سے اپنی پناہوں میں قید کرنے کے لئے۔۔نین اسکی شرٹ پہنے اپنی چادر اوڑھے باہر آئی ٹروزار اسنے نہیں چینج کیا تھا ۔۔ٹائگر اسے آتا دیکھ کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تم کبھی سنو دال سے کھیلی ہو عالم نے اسکی توجہ کھڑکھی سے باہر کی جانب۔ کروائی اور۔ بس۔ یہ کہنے کی دیر تھی ۔۔ایک جھٹکے سے وہ ونڈو کے پاس۔ گئی اور باہر۔ دیکھنے لگی۔۔

نہیں لیکن مجھے کھیلنا ہے۔۔وہ بچوں کی طرح حسرت سے بولی۔۔

میرے ساتھ کھیلو گی ۔۔عالم کی بات پر پہلے تو اسے یقین نہیں آیا لیکن پھر فورا ہاں میں سر ہلا گئی۔۔عالم اسپر اپنا لونگ کوٹ ڈالتا ،خود بھی کوٹ پہنتے اسے ساتھ لئے باہر کی جانب آگیا۔۔

For more visit (exponovels.com)

Woo it's so beautiful..

آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ --پلیز بتائے مجھے --نین اسکا یہ رویہ دیکھ کر خوف میں مبتلا ہورہی تھی کیونکہ وہ ابھی تک کوئی پنش نہیں دے رہا تھا اسکا مطلب تھا وہ اس بار کوئی بہت بری پنش کرنے والا تھا--یہ سوچ ہی اسکی روح فنا کرنے کے لئے کافی تھی--

عالم اسکے چہرے پر خوف کے آثار واضح دیکھ سکتا تھا--

وہ دونوں اس وقت سنو دال۔ میں کھڑے۔ تھے۔ عالم نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے اسکے گرد بازوؤں کا حصار بنا لیا--

نین کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں --

سب نے اپنے خلاف بیان دیا جبکہ وہ آپکو اچھے سے جانتے ہیں پھر بھی انہوں نے پتہ نہیں ایسے کیوں کیا-- لیکن میں نے ایسا نہیں کیا ،اپکے خلاف بولنا تو دور سوچ بھی نہیں سکتی اور آپ یہ جانتے ہیں پھر بھی آپ نے مجھے یہاں بلایا--تاکہ میری غلطی پر مجھے پنش دے سکیں--اخر کو میں نے پوری دنیا میں خود ہی ہماری شادی کا اعلان کر دیا --جبکہ اپنے اس رشتے کو بھولنے کا کہا تھا --اب اتنا کچھ کیا ہے تو سزا تو بنتی ہے-- لیکن آپ ڈیلے کیوں کر رہے ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا --دیتے کیوں نہیں میرا صبر کیوں آزما رہے ہیں-- میں -- میں بہت خوف زدہ ہوں --پلیز عالم اتنی سزا دیجئے گا جتنی میں سہہ پاؤں --

وہ بلاآخر ہمت مجتمع کرتے بول ہی گئی جو وہ کب سے بولنا چاہ رہی تھی۔۔

ہمم تو بتاؤ کیوں بولا تم نے جھوٹ ۔۔ہمارے ریلیشن کو لے کر ۔۔جبکہ میں تمہارے ساتھ بلکل بھی اچھا نہیں ۔۔تو کیوں بولا تم نے وہ سب ۔۔وجہ جان سکتا ہوں ۔۔عالم کے پوچھنے پر وہ اپنا منہ اسکے سینے میں چھپا گئی کیونکہ اس وقت وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی غصے میں لیکن اب وہ پچھتا رہی تھی۔۔اتنا ہی بولا ہوتا نین جتنا بعد میں برداشت کر سکتی ۔۔اب بھگتو ۔۔وہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے کا شغل فرمانے لگی۔۔

عالم اسکی اس ادا پر مسکرایا۔۔اور گھیرا مزید تنگ کر دیا۔۔

اسنے مزید اس سے سوال نہیں کیا۔۔

نین اس سے الگ ہو کر۔ کچھ۔ فاصلے پر کھڑی ہوگئی۔۔جبکہ وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔ٹھنڈ سے اسکی ناک سرخ۔ ہونے لگی تھی۔ جبکہ لب۔ بھی سرخی مائل۔ تھے جو ٹانگر۔ یعنی ہماری نین کے عالم کی توجہ۔ اپنی جانب کھینچ رہے تھے

۔۔نین نے نیچے بیٹھ کر ہاتھ برف سے بھر لئے۔۔

جبکہ عالم اسکی۔ جانب ہی دیکھ رہا تھا ۔۔وہ الفاظ۔ شائد۔ وہ کبھی بھلا نہیں سکتا۔ تھا جو اسنے اسکے لیے۔ کہے حالانکہ ان لفظوں کی کوئی۔ قدر۔ نہیں۔ تھی۔۔ ہاں کوئی اہمیت وقعت کو نہیں سمجھ سکتا تھا جو وہ سمجھ رہا تھا ۔۔وہ سب اسکے خلاف ہوگئے اسے سمجھ،

نہیں۔ آیا کیوں لیکن وہ اس وقت اسکے ساتھ کھڑی رہی ۔یہ۔وہ لڑکی تھی جسکے ساتھ اسنے شروع دن سے ہی برا برتاؤ رکھا۔۔ کبھی کوئی خوشی نہیں دی تھی اسنے اسے سوائے درد کے پھر بھی اسنے وہ کیا جو کوئی نہ کر سکا۔۔

وہ اپنے ان الفاظوں سے آج اسکی دل کی ملکہ بن گئی تھی اس بات سے وہ انجان تھی کہ عالم یہ سب اسے سزا دینے کے لئے نہیں کر رہا۔۔بلکہ اسپر اپنے اس روپ کی برسات کرنا چاہتا ہے جس سے سب ہی انجان ہیں۔۔اسکا جلاد روپ ٹوٹ کر اسپر برسا تھا لیکن اب وہ اپنے ایک نئے اور خوبصورت روپ سے اسے متعارف کروائے گا ۔۔

وہ بچوں کی طرح برف کے ساتھ۔ کھیل رہی تھی اسکے چہرے پر خوشی کی جو رمق تھی وہ دیکھنے لائق تھی۔۔ جیسے چھوٹے بچے کو کوئی نیا کھلونا ملتا ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے نین بھی بلکل ایسی ہی لگ رہی تھی۔۔عالم اسے دیکھتے ہی دیکھتے اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔

نین نے نگاہ اٹھا کر اسکو دیکھا وہ اسکی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ نین نے نگاہ جھکا لی۔۔اور برف کا گولہ بنایا۔۔عالم کی نگاہ اسکے گولے پر ہی تھی۔۔وہ جانتا تھا وہ کیا کرنا چاہتی ہے ۔۔نین۔ نے وہ۔ گولہ۔ عالم۔ کے منہ۔ پر کھینچ کر مارا ۔۔

کیا وہ چاہتی تھی وہ اسے پنش کرے۔۔کیا وہ چاہتی تھی وہ پہلے جیسا جلاد کا روپ دھارن کر لے۔۔

عالم نے سنجیدگی سے اسکی۔ جانب دیکھا۔۔اور انگلی کے اشارے سے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔نین کو ڈر لگنے لگا۔۔کیا واقع اب میری پنش کا وقت آن پہنچا ہے۔۔اسنے دل میں سوچا۔۔اور آرام سے اسکے پاس اگئی۔۔برف ہٹاؤ۔۔میرے چہرے سے۔۔اسنے سختی سے کہا۔۔نین نے ڈرتے ڈرتے اپنے نازک ملائم ہاتھوں سے اسکا منہ صاف کیا۔۔اتنی دیر میں عالم بھی برف کا گولہ بنا چکا تھا۔۔اور اسکے منہ پر مارا نہیں بڑے پیار سے مل دیا۔۔جیسے کوئی کیچڑ ہو۔۔نین اسکی نرمی کو سمجھ نہیں پائی۔۔وہ متحیر تھی۔۔اسکے عمل پر۔۔پھر وہی برف وہ اپنے گال اسکے گال سے مس کرتے ہٹانے لگا۔۔نین ساکت رہ گئی۔۔

ائم سوری عالم۔۔جب وہ اسکا چہرہ صاف کر چکا تو وہ اسکے سینے میں منہ دیئے اسکے کوٹ کو مٹھیوں میں پکڑے بولی۔۔

فور واٹ۔۔اسنے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے نرمی سے پوچھا۔۔

جو کچھ بھی میں نے کیا اسکے لئے۔۔اسنے معصومیت سے کہا۔۔

اور اگر میں نہ کروں تو۔۔

تو کیا کر لوگی تم۔۔اسکے لہجے میں تپش تھی وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

عالم اسکے بالوں کو نرمی سے پکڑے اسکا سر مزید اپنے قریب کرتے اسکے گالوں پر اپنے گال مس کرنے لگا۔۔نین جو اسکے اس عمل سے پہلے بھی حیران ہوئی تھی اس احساس کو وہ خاموشی سے آنکھیں موندے اسے محسوس کرنے لگی ۔۔عالم اسکی لبوں کو دیکھتے بے قابو ہورہا تھا۔اسی لئے آہستہ آہستہ وہ اسکے لبوں پر جھکتے تمام فاصلہ مٹا چکا تھا۔۔نین اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔اسکے گال جو ٹھنڈ سے سرخ ہورہے تھے وہ شرم سے مزید ہونے لگے۔عالم تو اپنی شدتیں اس پر لٹانے میں محو ہوگیا جبکہ وہ اسکے جنوں کو برداشت نہیں کر پارہی تھی۔۔لیکن عالم تو اسکے نرم نازک لبوں کے ٹیسٹ کو فیل کر رہا تھا

۔نین کو لگا ابھی وہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔اسی لئے

خود کو اس سے جدا کرنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی مگر مقابل تو جیسے اس سے الگ ہونا ہی نہیں چاہتا تھا تبھی اپنی اتنے عرصے کی تشنگی مٹا کے ہی اس سے الگ ہوا۔۔جبکہ نین ازادی ملتے ہی اپنی اکھڑی سانسوں کو ٹھیک کرنے لگی۔۔عالم اسے محویت سے دیکھنے لگا۔۔جہاں پہلے ڈر نے احاطہ کیا ہوا تھا اب وہاں۔ عالم کے محبت کے رنگ بکھرے ہوئے تھے جو عالم کو محظوظ کر رہے تھے ۔۔

عالم ایک کہانی لکھ رہا ہے جسے دنیا پڑھ کر بھی پڑھنے کی حسرت رکھے گی دل میں ۔۔یہ کہانی لوگوں کے دلوں میں ایسی چھاپ چھوڑے گی کہ وہ برسوں یاد رکھیں گے کہ کبھی انہوں نے عالِم نین کی کہانی بھی زندگی میں پڑھی تھی۔۔جسکا میں آج وہ پنا لکھوں گا جسکا سبھی بہت بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔۔اور یہ پنا اس کہانی کا وہ جز ہے جسکے بغیر عالِم نین ایک دوسرے سے ادھورے ہیں۔۔اگر یہ پنا نہ لکھا گیا تو یہ کہانی ادھوری رہ

جائے گی اسمیں وہ جان باقی نہ رہے گئی۔۔ جسکی ہمیں ضرورت ہے۔۔ جسکی اس کہانی کو ضرورت ہے۔۔ جسکی عالم کو ضرورت ہے ۔۔

سمجھ نہیں آتا تم نے ایسا کون سا جادو کر دیا مجھ پر کہ اپنی پہچان تک کو بھول گیا لیکن تمہارا نام،تمہاری پہچان تمہارا یہ معصوم سا چہرہ میرے زہن میں ایسے محفوظ تھا جیسے صحابہ کرام کو قرآن پاک۔۔

کہا تھا میں نے مت دعا کرنا کہ مجھے تم سے عشق ہو جائے۔۔ لیکن تم نے نہیں سنا اور کرتی رہی۔۔ بلکہ کرتی ہو ۔۔ اج پھر کہہ رہا ہوں چھوڑ دو دعا کرنا کیونکہ اگر ایسا ہوگیا تو تمہیں دنیا کی کوئی طاقت عالم سلطان شاہ سے الگ نہیں کر پائے گی۔۔ تم اب بھی صرف میری ہو اور تب بھی صرف میری رہو گی ۔۔ جب تمہاری دعا قبول ہوگی۔۔ اور اس وقت تم

بہت پچھتاؤ گی ۔۔۔کہ کاش اسکے بدلے کچھ اور ہی مانگ لیا ہوتا۔۔عالم کے الفاظ اسے سرشار کر رہے تھے۔۔تو کیا وہ یہ قبول کر رہا تھا کہ اسے عشق ہو جائے گا۔۔

تو کیا آپ مانتے ہیں آپ کو مجھ سے محبت ہوگئی۔۔آہاں ہوئی تو نہیں لیکن در تو تم کھول چکی ہو۔۔اور آج اس در سے پڑنے والی روشنی کی زرہ سی جھلک تم برداشت کر کے دیکھانا۔۔وہ کہتے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اندر لے کے آگیا۔۔جبکہ وہ ابھی تک اسکے حصار میں کھوئی ہوئی تھی۔۔اسکی باتوں کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی کوئی چھوٹی بچی تو تھی نہیں۔۔اسی لئے وہ مزید شرما گئی۔۔۔۔

جبکہ وہ خود اسے چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد اسکے روم میں کھانہ ایا۔۔نین کا دل تھا وہ دونوں ساتھ میں کھاتے پر اسکی باتوں کو یاد کر کے جلدی سے کھا کر سونے کے لئے لیٹ گئی ۔۔

عالم جب کمرے میں آیا تو اسے بستر پر لحاف اوڑھے دیکھ ہلکا سا مسکرایا ۔۔تو پرنسس بچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔آہاں۔۔وہ کہتے واشروم میں گیا اور نائٹ گاؤن میں اسکے پاس آکر لیٹ گیا۔

نین جو سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اچانک اسکے لمس سے گھبرا گئی۔۔عالم اسکا رخ اپنی جانب کرتے اسے اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔نین نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔

عالم اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے والہانہ انداز میں دیکھتا اسپر جھکنے لگا۔۔نین کی سانسیں تو پہلے ہی اتھل پتھل ہونے لگی اسے اپنے لبوں کو قید کرتے دیکھ مزید بے ترتیب ہونے لگی۔۔عالم اسکے نازک نرم گداز لبوں کی نرمی محسوس کر رہا تھا۔۔نین کو اسکے دہکتے لبوں سے اپنے لب جلتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔عالم کے لمس میں جنون تھا جو نین جیسی نازک اندام کے لئے برداشت کرنا ہے حد مشکل تھا۔۔وہ اسکی قربت پر پھڑپھڑانے لگی۔۔مگر مقابل بھی اپنی تشنگی مٹانے میں ایسا کھویا تھا کہ اس معصوم کو ہلکان کرکے ہی چھوڑا نین ازادی ملتے ہی اسکے سینے میں چھپ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔اسکے سینے پر وہ اپنے ہاتھ پھیرتے چہرہ دائیں بائیں کرتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو ہو کے نہیں دے رہا تھا۔۔عالم اسے اپنے نیچے لٹاتے خود اسپر دراز ہوگیا نین کے لئے اسکا وزن برداشت کرنا ناممکن تھا۔۔وہ اسے منع بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ یہ اسکا حق تھا۔۔اور اسکی محبت کی پہلی کرن وہ اسپر ڈال رہا تھا۔۔جس سے اسکا یہ حال ہوگیا تھا آگے کا سوچ کر وہ تو بے ہوش ہونے کو تھی۔۔عالم اسکے

چہرے پر نرمی سے لبوں سے لمس چھوڑنے لگا۔۔جس سے نین کو کچھ ڈھارس ملی۔۔لیکن آہستہ آہستہ عالم کی جسارتیں بڑھتی ہی جارہی تھی وہ۔ چہرے سے ہوتے اب گردن تک ان پہنچا تھا۔۔اسکے لبوں سے زیادہ اسکی انگلیوں کی حرکتیں نین کو لحاف پر گرفت سخت کرنے پر مجبور کر گئی تھی ۔۔عالم اسکے اوپر سے چادر اتار کر سائیڈ پر کرتا اسکے حسن کو اپنی پناہوں میں چھپا گیا۔۔نین کی حالت بگڑنے لگی عالم تو آج تمام فاصلے مٹانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر نین کی حالت دیکھ کر وہ رک گیا۔اور اسکے اوپر سے ہٹ کر سیدھا لیٹتے اسکا سر اپنے اوپر رکھتے لحاف اچھی طرح اسکے گرد کرتا اسے خود میں بھینچ گیا۔۔نین تو کب سے اسی پناہ کے انتظار میں تھی چھپنے کی جگہ ملتے ہی وہ اسکے گردن میں منہ چھپا گئی

۔۔عالم۔اسکی نرم گرم سانسیں محسوس کررہا تھا۔۔اور پھر آہستہ آہستہ نین کی گرفت جو اسکی بٹن لیس شرٹ پر سخت تھی وہ نرم پڑتی جا رہی تھی وہ آرام سے اسکے سینے پر سر رکھتے نیند کی وادیوں میں ڈوبتی چلی جارہی تھی۔۔

عالم اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا جس سے اسے سکون مل رہا تھا۔۔کچھ ہی دیر وہ اپنی ایک نئی دنیا میں جا سمائی تھی۔۔عالم اسے سوتے دیکھ خود بھی سونے لگا لیکن پہلے اپنے کانوں میں بلو ٹوتھ ڈالنا نہیں بھولا تھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ بھی آنکھیں موند گیا۔۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ آنکھیں کھولتا نین کو اپنے اوپر سے ہٹاتے اسے لٹا کر لحاف درست کر کے واشروم میں گیا اور تھوڑی۔ دیر میں وہ اپنے اصلی گیٹ اپ میں آگیا اسکا مطلب تھا اسے ایک ضروری کام سے جانا تھا۔۔ہاں اسے رافع نے بلایا تھا۔۔اسی لئے وہ ابھی جارہا تھا۔۔بنا نین کو ڈسٹرب کیئے وہ روم سے نکل گیا۔۔

---

---

نین کی صبح آنکھ کھلی تو وہ اسے کہیں دیکھائی نہ دیا اسنے شکر کا سانس لیا کہ وہ نہیں فی الحال وہ اسکی نظروں کا سامنا نہیں کرسکتی تھی۔۔جو کچھ رات میں ہوا تھا اسکے بعد تو بلکل بھی نہیں اوپر سے عالم کی شرٹ سائز میں کافی زیادہ بڑی ہونے کی باعث کندھوں سے ڈھلکی ہوئی تھی اور اسکا دودھیا چمکتا بدن نمایاں ہورہا تھا۔۔جس سے وہ مزید سرخ پڑ جاتی ہے۔۔

کہیں وہ بدل تو نہیں جائیں گے کیا واقع انہیں مجھ سے محبت ہو گئی اور سچ میں اللہ نے میری دعا قبول فرما لی نین کے دل میں شک کا کیڑا کلبلانے لگا تو نین نے سر جھٹکا۔۔

اسنے ایک بات نوٹ کی وہ خود کو بہت ہیلدی اور فریش فریش سا فیل کر رہی تھی جیسے اس میں کسی نے نئی جان ڈال دی ہو جس میں بہت قوت ہو ۔۔وہ پہلے والی ویک نیس نہیں ہورہی تھی ۔۔تو میں ٹھیک ہوگئی ہوں۔۔میں ایک ہی رات میں بلکل ٹھیک ہوگئی یا پھر عالم کے بلڈ کا اثر اب ہونا شروع ہوا ہے مجھ پر

۔یا ایسا تو نہیں کہ انہوں نے ایک اور بوتل بلڈ کی تو۔۔وہ کہتے ہی سر پکڑ کر رہ گئی اپنا ۔۔

یہ کیا کیا اپنے عالم ۔۔اپ اگر ایسے ہی کرتے رہے تو آپ ویک ہو جائیں گے اور آپکو تو اتنے سارے دشمنوں سے لڑنا ہے۔۔جنہوں نے آپکو یہاں چھپنے پر مجبور کر دیا ہے انہیں ڈھونڈ کر جان سے مارنا ہے۔۔کون ہوسکتا ہے جو یہ سب کر رہا ہے آخر ، پاشہ تو مرچکا

ہے پھر اب یہ کون سی بلا اگئی۔۔جو میرے عالم کو نقصان پہنچانے کا سبب بن رہی ہے۔۔مجھے پتہ لگانا ہوگا ہاں شاید میں اسے ٹریپ کر سکوں ۔۔۔

جس دن پاشہ مرا ہے اسی دن یہ سب بھی ہوا تو کہیں اب بھی پاشہ کا کوئی بندہ تو نہیں جس سے اسکا کوئی گہرہ تعلق ہو اور پاشہ کے مرنے کا سن کر وہ یہ سب تیعش میں آکر کر رہا ہو۔۔ہمم مجھے کچھ کرنا ہوگا میں اپنے عالم کو کچھ نہیں ہونے دونگی اس شخص کی ساری انفارمیشن نکالونگی تاکہ عالم اس تک پہنچ سکے۔۔نین خود سے کہتی جلدی سے شرٹ درست کرتے عالم کا لیپ ٹاپ لئے اپنا کام کرنے لگی۔۔

وہ کافی دیر سے ٹرائے کر رہی تھی کہ اسے کچھ تو مل جائے لیکن کچھ نہیں مل رہا تھا وہ بار بار پاشہ کی انفارمیشنز کو کھنگالتی کہ کہیں کوئی تو چوک نہیں ہوگئی ان سے لیکن نظر ہی

نہ آتی ۔۔لیکن اسنے ہار نہیں مانی اور لگی رہی اور آخر جو۔ چیز اسکے سامنے آئی تھی اسنے اسکے ہوش اڑا دیئے تھے ۔۔یا میرے اللہ ۔۔یہ کیا۔۔افف تو اسکا مطلب یہ سب یہ کر رہا ہے۔۔اوہ نو مجھے عالم کو بتانا ہوگا ۔۔وہ خود سے کہتی شال لیتی روم سے باہر آئی لیکن وہ یہاں نہیں تھا۔وہ واپس روم میں آگئی ۔۔

یہ تو نہیں ہیں کہاں چلے گئے ۔۔اب میں کیا کروں ۔۔کوئی بات نہیں تو زیادہ سوچ مت جب وہ آئیں گے تو بتا دینا۔۔خود کو تسلی دیتی وہ کھانے کا آڈر دینے لگی۔۔کھانہ آڈر کر کے وہ صوفے پر بیٹھ گئی ۔۔کچھ ہی دیر میں کھانہ ایا تو وہ کھانے لگی۔۔

کھانے سے فارغ ہوکر وہ چینج کرنے کی غرض سے واشروم میں چلی گئی۔۔

وہ واشروم میں آکر کپڑے اتارنے لگی کہ یاد آیا نئے کپڑے تو وہ لائی ہی نہیں ۔۔ٹراوزر وہ اتار چکی تھی اب دوبارہ پہنوں اونہہ ۔۔ابھی جاکر ڈریس لے کر آجاتی ہوں ویسے بھی مسٹر شاہ اس وقت روم میں تو ہیں نہیں۔۔سو چل نین۔۔نین ٹراؤزر لیس ہی روم میں آتی سیدھا کبرڈ کے پاس چلی جاتی ہے۔۔تبھی عالم بھی روم میں اینٹر ہوتا ہے۔

سفید چمکتے دودھیا پاؤں ریڈ کارپٹ پر بہت ہی خوبصورت لگ رہے

تھے۔۔نظریں جیسے جیسے اوپر اٹھ رہی تھی دنیا کی جنسی خوبصورتی اسکے سامنے کھلتی چلی جارہی تھی۔۔نین صرف وائٹ شرٹ میں کھلے بالوں جو اسکی کمر پر کسی آبشار کی مانند بکھرے ادھر ادھر اٹکیلیاں کر رہے تھے۔۔اپنے حسن سے بے پرواہ وہ اسپر بجلی بن کر برس رہی تھی عالم اسکی طرف ہولے ہولے قدم بڑھانے لگا۔۔اخر نین کو ایک شرٹ پسند

آہی گئی تھی اب پھر سے ٹروزار کا کیا کرتی اسے تو وہ کہیں پر نظر بھی نہیں آرہا تھا۔۔اوہ نو اب میں کیا کرونگی یہاں تو کوئی ٹروزار ہی نہیں ہے۔۔ساری کی ساری پینٹس ہیں جو مجھے تو پاؤں تک کیا زمین کو بھی کور کرتی رہے گی۔۔افف ۔۔نین بنا پیچھے مڑے خود سے بولی جارہی تھی ۔۔جبکہ عالم آب اسکے بے حد قریب آکھڑا ہوا تھا اتنے کے وہ جب مڑتی تو سیدھا اسکے وسیع سینے سے ٹکراتی۔۔ٹکراتی کیا نین نے تو عالم کو دو سیکنڈ کا بھی ویٹ نہیں کرنے دیا اور فوراً سے پیچھے مرتی اسکے سینے جا لگی۔۔نین اپنا سر مسلتے پیچھے ہوئی سامنے عالم کو دیکھا تو ٹھٹکی ۔۔پھر اپنے حلیے کا خیال آیا تو خود کو چھپانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی۔۔وہ اسکی شرٹ میں کھلتا سفید گلاب لگ رہی تھی۔۔

نین کبھی شرٹ کو پکڑے گھٹنوں سے نیچے کرتی ٹانگیں کور رہی تھی تو کبھی کندھوں سے ڈھلکتی شولڈرز پکڑتی انہیں درست کرتی ۔۔پر اسے یہ سب ہونے سے رہا۔۔شرم سے

سرخ انار کی مانند پڑ گئی۔۔انکھوں میں نمی سی بھرنے لگی۔۔کیونکہ عالم ہاتھ باندھے کھڑا اسے ہی تکے جارہا تھا اسکی نظروں میں آج بے انتہا کا بے باک پن تھا۔۔جو نین کو مزید شرمندگی میں گھیر رہا تھا۔۔

جب خود کو چھپا نہیں پارہی تو یہ کوششیں کر کے خود کو بلاوجہ ہلکان کیوں کررہی ہو۔۔ویسے بھی ہمارے علاؤہ یہاں نہ کوئی ہے اور نہ ہی کسی کی ہمت ہے کہ وہ تمہیں اس روپ میں دیکھے جسپر صرف میرا حق ہے۔۔

جاکر بیڈ پر لیٹ جاؤ میں تھوڑی دیر میں چینج کر کے ایا۔۔اور مجھے کوئی آرگومنٹ نہیں چاہئیے ۔۔کیونکہ اس وقت میں بحث کے موڈ میں نہیں ویسے بھی رات کو تمہاری ویکنیس کی وجہ سے تمہیں سونے دیا پر اب تمہاری وہ ویکنیس بھی میں نے ایک اور بوتل بلڈ

دے کر ختم کر دی تو اب نو ایکسکیوزز --وہ بولنے ہی۔ لگی تھی کہ وہ اسے وارننگ دیتے واشروم میں چلا گیا اور نین شرم سے بے حال ہورہی تھی وہ کیسے ڈھرلے سے اسے کہہ کر چلا گیا تھا نین شرم جائے بھاڑ میں اس وقت تونے انہیں وہ بتانا ہے جو تو کب سے انہیں بتا نہیں پارہی تھی اب تو وہ آگئے ہیں تو بس بتا دینا--

وہ چینج کر کے آیا تو نین کو اسی جگہ کھڑے پاکر اسے گھورنے لگا --نین اسکو گھورتے دیکھ سٹپٹا گئی--عالم بیڈ پر ٹانگیں پھیلائے لیٹ گیا اور اسے انگلی سے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا --اس وقت وہ شرٹ لیس تھا --اسے انکار کرنے کی ہمت وہ خود میں نہیں رکھتی تھی --کیونکہ اسکا تو کوئی بھروسہ نہیں تھا اگر وہ غصہ میں آکر اسکی بات ہی نہ سنے پھر- -وہ پھرتی سے اسکے پاس اگئی--عالم-اسے اتنی جلدی اپنے پاس دیکھ اسے کھینچ کر اپنے اوپر لیٹا گیا--

عا۔۔عالم مجھے اپ سے ضروری بات کرنی ہے پلیز میری بات سنیں۔۔وہ اسے بتانے لگی لیکن عالم نے اسے کچھ بولنے کا موقع۔ ہی نہیں دیا اور اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے لیا۔۔نین اسکی گستاخیوں کو برداشت نہیں کر پارہی تھی۔۔اسکا لمس شدت سے لبریز تھا۔۔اسکی سانسیں اکھڑنے لگیں۔۔

شکر کہ عالم کو بھی اپنی ننھی سی جان پر رحم آہی گیا۔

ع۔۔عا۔۔عالم۔۔نین اکھڑی سانسوں کے درمیان بمشکل اسکا نام لے پائی تھی۔۔جان عالم ۔۔عالم اسکے گال سے اپنا گال مس کرتے شدت سے اسکی تھوڑی کو چومنے لگا جہاں نین کا گڑھا تھا۔۔عالم ایک بار پھر سے اسکی تھوڑی سے اسکے لبوں تک کے سفر کو

کراس کرتے اسکے لبوں کا میٹھا لطف لینے لگا۔۔نین کے لئے اسکے لمس کو لگاتار سہنا دشوار ہورہا تھا عالم اسکی سچویشن بخوبی سمجھ رہا تھا اسی لئے اسکے لبوں کو آزاد کیا اور گہری تپتی نگاہوں سے تکنے لگا۔۔نین آنکھیں بند کئے اپنی بے ترتیب سانسیں سنوارنے لگی

۔۔ع۔۔عالم ۔۔میری بات سنیں ۔۔پلیز۔۔نین خود کو سنبھالتی شرمیلے لہجے میں اٹکتے بولی۔۔عالم کو اسپر ٹوٹ کر پیار آیا کیا بات ہے وائفی آج تو اسٹابری والا روپ دکھا دیا ہمیں جس میں آپ بہت کیوٹ لگ رہے ہو۔وہ اسکے گال کو چومتے بولا۔۔پھر بھی تم بات کرنا چاہتی ہو آئی لائق اٹ بریو ہوتی جارہی ہو اپنے عالم کے سنگ رہ کر۔۔ہمم وہ اسکے کانوں میں سرگوشی نما بول رہا تھا۔۔پلیز عالم میں نے آپ سے بات کرنی ہے۔۔نین نے پھر سے بولنا چاہا۔۔ششششش۔جان عالم صرف اپنے عالم کو محسوس کرو بس اور کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ۔۔مجھے فیل۔کرو اور کرنے دو۔۔ہمت پر داد دینی پڑے گی شرم سے نظریں اٹھائیں نہیں جارہی ۔۔لیکن بات پھر بھی کرنی ہے ۔۔خیر آپکی بات بھی سن لیں گے بٹ ابھی نہیں ابھی کے لئے عالم صرف اپنی نین کو مکمل طور پر اپنا بنانا چاہتا

ہے۔۔سو مجھے ڈسٹربنس نہیں چاہیئے ورنہ میں نے کوئی رعایت دینی بھی ہوئی تو بھی نہیں دونگا۔۔عالم اپنے تئیں اسے دھمکی دیتا ہے جس سے نین فورا چپ ہو جاتی ہے۔۔سانسیں تو آج جیسے نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ اسکی اتنی قربت سے ہی بے ہوش ہونے کو تھی۔۔لیکن آج عالم کے ارادے جان کر اسکے اندر سنسی دوڑ گئی ۔۔۔

نین اسکے سینے میں منہ چھپائے خود کو اسکے حوالے کر چکی تھی۔۔اور وہ بات کسی اور وقت بتانے کا سوچتی وہ اسکے سحر میں جکڑے جا رہی تھی۔۔

عالم ایک ہاتھ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالے دوسرا اسکی باڈی پر حرکت کرتے اسپر اپنی شدتیں لٹا رہا تھا۔۔

عالم اسکی شرٹ کو کندھوں سے سرکا کر اسے اتار کر نیچے کارپٹ پر پھینک چکا تھا ۔۔نین اب اسکے سامنے برہنہ تھی اسکے رحم و کرم پر۔۔

عالم اسکے اوپر لیٹتے اسکی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔نین اسکے کندھے کو پکڑ گئی عالم اسکے ہاتھوں کو کندھوں پر سے ہٹا کر اوپر کی جانب لے جاتے اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے اسکی گردن سے ہوتے اب نیچے کا سفر کرنے لگا ۔۔اسکے دہکتے لب نین کو اپنے بدن پر دہکتے کوئلے کی مانند لگ رہے تھے اسے اپنا بدن جھلستا ہوا محسوس ہورہا تھا۔۔عالم کی جسارتیں اہستہ اہستہ ساری حدیں پار کررہی تھی۔۔وہ اسے مکمل طور پر اپنے قید میں لے چکا تھا نین کے منہ سے چیخ بر آمد ہوئی جسے اسنے اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ کر روک دیا۔۔نین کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر پلکوں کی باڑ سے گرتا اسکے گال پر

پھسل گیا۔۔عالم اسکو کس کرکے اسکے آنسو کو اپنے لبوں سے چنتے نرم نرم بارش کی بوندوں کی طرح اپنی محبت اسپر برسا رہا تھا جسمیں وہ بھیگتی چلی جارہی تھی۔۔

رات بھر عالم نے نین کو سونے ہی نہیں دیا تھا اسی لئے اسکی صبح آنکھ دیر سے کھلی ۔۔وہ کروٹ لیتی بازو سیدھا کرتے لیٹی کہ خود کو عالم کے اوپر پاکر وہ اسکے سینے میں چھپنے کے لئے پناہ ڈھونڈنے لگی اپنی حالت پر وہ پہلے ہی شرمندہ ہو رہی تھی اوپر سے خود ہی کروٹ لیتی اسکے اوپر لیٹ گئی تھی ۔۔آہاں۔۔بیوی کیا اپنے عالم کے بکھرے رنگوں سے اپنا معصوم سا خوبصورت چہرہ نہیں دیکھاؤ گی۔۔

عالم اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے آہستگی سے بولا۔۔

ع--عا--عال--عالم--مجھے --مجھے شرم آرہی ہے--وہ اسی کے سینے میں اپنے ہاتھ چہرے پر رکھے شرماتے بولی اسکی اس ادا پر عالم کا امڈنے والا قہقہ بے ساختہ تھا ----مائ انوسینٹ لولی پرنسس --امممما--وہ اسکی پیشانی پر مہر محبت ثبت کرتے اسے خود میں بھینچ گیا۔نین کو اسنے اپنے رنگ میں رنگ لیا تھا اخر۔ --وہ جو اتنے سالوں سے اسکے نام پر زندگی گزار رہی تھی آج اسکی بن کر آئیندہ آنے والی زندگی گزارنے والی تھی--حیا تھی جو اسے اپنا دہن اوپر کرنے ہی نہیں دے رہی تھی عالم اسکی کیفیت سے بخوبی واقف تھا۔وہ جانتا تھا نین باقی لڑکیوں کی نسبت کافی شرمیلی ہے اسی لئے اسے فورس نہیں کیا۔فون رنگ کرنے کی آواز میں وہ اسکے گرد بازوؤں کا حصار ٹوٹتا زرہ آگے کو ہو کر سائڈ ٹیبل پر سے موبائل اٹھاتے کال سننے لگا--کال سن کر وہ نین کو جان دار گڈ مارننگ کسی کرتا اسکے چہرے پر اپنی محبت کے رنگ دیکھتا مسکراتے وہاں سے چلا گیا--نین بہت خوش تھی لیکن شرما بھی بہت رہی تھی ---اج وہ مکمل اس کی بن گئی تھی--یہ خیال ہی اسکے لئے سکون بخش تھا--

عالم میری نماز اوہ نو نماز نہیں نمازیں۔۔اللہ جی یہ مجھ سے کیا ہوگیا ۔افف۔نین کو اچانک ہی نماز کا خیال آیا تو وہ آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اوپر اٹھاتی اسے دیکھتی بولی اسکے اوپر اٹھتے ہی نین کا خوبصورت وجود عالم کے سامنے تھا جسے دیکھ وہ ایک بار پھر رات والی ٹون میں جانے ہی والا تھا کہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اسے اپنے دہن کے پاس لاتے اسکی آنکھوں پر باری باری بوسہ دیتے اسے دیکھنے لگا۔۔

کیا تم میری امامت میں نماز پڑھنا پسند کروگی۔۔جی ہاں کیوں نہیں یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے بلکہ یہ تو میرے لئے باعث خوشی کی بات ہے ۔نین مسکراتے کہتی اٹھنے لگی کہ پھر خود پر نظر پڑتے ہی وہ شرم سے لال گوپال چہرے سے اسکے سینے میں منہ دے

گئی۔۔سانسیں اتھل۔پتھل ہوگئی رات کا منظر آنکھوں کے پردے پر کسی۔ فلم کی طرح چلنے لگا جو اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا عالم اسکی حالت سے محظوظ ہوتا اسے اٹھاتا خود بھی اٹھا اور اسے اپنی بانہوں میں بھرے واشروم میں چل دیا۔۔نین نے کوئی احتجاج نہ کیا اسکی حالت ہی نہیں تھی کہ وہ اپنا منہ اسکے سینے سے نکال سکے۔اسی لئے ایک بار پھر خود کو اسی کے رحم و کرم پر چھوڑتے وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

وہ دونوں کچھ دیر بعد باوضو ہوکر جائے نماز بچھائے کھڑے تھے عالم آگے تھا جبکہ وہ اسکے پیچھے۔۔نین کی ڈریسز آگئی تھیں جنمیں سے ایک اسنے پہنی ہوئی ۔۔لال رنگ کی خوبصورت لونگ فراک جو پیروں کو چھو رہی تھی اسکے نیچے چوڑی دار پاجامہ جو کہ لال ہی تھا اور ساتھ ہی لال ڈوپٹہ وہ نماز کی طرح ڈوپٹہ سر پر فولڈ کئے اسکی امامت میں نماز پڑھ رہی تھی ۔۔نماز پڑھ کر کر نین نے شکرانے کا سجدہ کیا تھا۔۔وہ آج اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتی

اتنا کم تھا۔۔عالم اسکا تھا لیکن وہ اسکے دل میں نہیں تھی یہی دعا وہ ہر بار کرتی تھی اپنے رب سے اور آج اسکی دعا قبول ہوئی تھی وہ مکمل طور پر تو آج سر خرو ہوئی تھی اسے انعام تو آج ملا تھا۔۔ہاں عالم نے اقرار محبت نہیں کیا تھا مگر اسکے ہر ہر عمل سے اظہار محبت جھلک رہا تھا جسے وہ بخوبی سمجھ رہی تھی۔۔محبت کے در تو اسکے دل میں اللہ نے اسکے قومہ سے نکلنے کے بعد ہی کھول دیئے تھے لیکن وہ ہی اسے اگنور کرتا رہا تھا لیکن اسکے باوجود وہ نین کی کیئر کرتا رہا یہ کہہ کر کہ یہ سب وہ اس لئے کر رہا ہے کہ وہ اسکے لئے ضروری ہے اسکی جیت کے لئے ۔۔لیکن نین جانتی تھی وہ چاہے کچھ بھی کہہ لے۔۔لیکن اللہ نے اس کے دل میں محبت کی کونپلیں کھلا دی تھی ۔۔جنہیں وہ شائد سمجھ نہیں۔ رہا تھا یا پھر جانتے بوجھتے اسے صرف اپنی ضرورت قرار دے رہا تھا۔۔اور آج گزری رات نے عالم کی دیوانگی اسکا جنون،اسکے جذبات،اسکی شدتیں اسپر ظاہر کر دی تھیں۔۔جو محبت ہو جانے کے بعد ہی محبوب اپنی محبوبہ پر لٹاتا ہے۔۔

وہ یہ سب سوچتے ہی پھر سے سرخ پڑ گئی تھی ۔۔عالم جائے نماز سے اٹھتا اسے فولڈ کرتے نین کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔نین جو اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔ایک دم سے اسے اپنے پاس بلانے پر سٹپٹا گئی۔۔اور جلدی سے جائے نماز فولڈ کرتی اپنی جگہ پر رکھتی اسکے پاس ائی۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا عالم آپ ۔۔اپ بھی نماز پڑھتے ہیں۔۔مجھے لگا تھا کہ آپ ان سب پر یقین نہیں رکھتے ۔۔نین کی خوشی دیدنی ہوگئی تھی ۔

کیوں یقین نہیں آرہا جبکہ تم اچھے سے جانتی ہو میں ایک مسلم ہوں۔۔نین اسکے لہجے پر گڑبڑا سی گئی ۔۔نہیں وہ آپ ۔۔اپ کو کبھی دیکھا نہیں۔ نا اسی لئے لیکن پھر جب کیمپ میں پہلے دن اپنے جماعت کروائی تھی تو یقین ہی نہیں آرہا تھا ۔تو کیا نماز تمہیں

دیکھا کر پڑھنی چاہیئے تھی۔۔وہ ایک دم عجیب سے لہجے میں اسے بات کرنے لگا جس سے نین کی آنکھوں میں نمی سی آنے لگی۔۔

نین جب مجھ سے میرے سارے قریبی رشتے چھین لئے گئے تب میں اپنے رب سے بدگماں ہوگیا تھا اور اتنے سال اس سے غفلت میں ڈوبا رہا لیکن جب میں پاشہ کو مارنے گیا تھا اس دن حالات نے ایسی پلٹی کھائی تھی کہ مجھے قسمت نے یہ احساس دلایا کہ میں اتنے وقت سے شکستہ زندگی گزار رہا تھا ہاں ان سب کو کیف کردار تک پہنچائے جارہا تھا جو اللہ کی حدوں کو پھلناگتے ہیں۔۔لیکن خود بھی تو اس سے دور رہا۔۔پھر اللہ سے میں نے توبہ کی اور مجھے یقین ہے اسنے مجھے معاف کر دیا ہوگا۔۔

جب سے میں اپنے رب کے حضور جھکنا شروع ہوا ہوں تب سے میں جب جب مصیبت میں ہوتا ہوں تو وہی مصیبت میرے لئے میری آسانیوں کا باعث بن جاتی ہیں۔۔اب ان سب باتوں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔کیسے ہو رہا ہے۔کیوں کہ میں جانتا ہوں میں اکیلے ہو کر بھی اکیلا نہیں ہوں۔۔وہ ہے میرے ساتھ ۔۔جو ہر بار میری مدد کرتا ہے۔۔میرا آئی کیو لیول 150 ہے۔۔یہ اسکی سب سے بڑی دین ہے ۔۔اور یہ صرف میرے پاس ہی نہیں بلکہ تمہارے پاس بھی ہے۔۔اور اب تو تم بھی سٹرانگ بن چکی ہو۔۔ایک پاور فل گرل جو اپنی حفاظت خود کرنا جانتی ہے۔۔نین کبھی بھی خود کو ویک مت سمجھنا ۔۔تم بہت بریو ہو جس نے عالم سلطان شاہ کو برداشت کر لیا پھر تو اسکے سامنے کتنی ہی بڑی مشکل کیوں نہ اکھڑی ہو جائے اسکے لئے تو وہ کوئی معنی نہیں رکھتی ۔۔

عالم کی بات پر وہ شرمیلی مسکان چہرے پر سجائے اسکے سینے سے لگ گئی عالم نے بھی اسکے گرد گھیرا تنگ کر دیا۔۔

نین کو وہ پھر سے اسی ٹون میں آتے دیکھ گھبرائی تھی ۔۔کیا ضرورت تھی تمہیں نین انسے لگنے کی اب پھر سے انکی شدتوں کو سہنا پڑے گا جو کہ بہت مشکل ہے ۔۔نین اپنا پسندیدہ مشغلہ کرنے میں مصروف تھی جب عالم تھوڑی دیر میں اس سے الگ ہوا اور اسکے ماتھے پر لب رکھ کر اپنی مہر محبت ثبت کی ۔۔نین آنکھیں بند کئے اسکے نرم لمس کو محسوس کرنے لگی۔۔

میں چینج کر کے آیا اور آج تم ریڈی کرنے میں میری ہیلپ کرو گی ۔۔عالم نے نہ ہی اس سے پوچھا تھا نہ منت کی تھی بلکہ سیدھا حکم صادر کیا تھا جسے وہ سمجھ گئی تھی۔۔جیسے

میرے عالم کا حکم ۔۔نین مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی بولی ۔۔تو عالم بھی مسکراتے واش روم چلا گیا۔

---

عالم چینج کر کے آیا کوٹ اسنے پہنا تھا ،جبکہ شرٹ کے بٹن بھی بند کرنے تھے ۔۔بالوں میں برش بھی کرنا تھا۔۔اور یہ سب عالم کی وائفی نے کرنا تھا۔۔عالم مرر کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو آئینے میں دیکھنے لگا ساتھ ساتھ برش بھی کر رہا تھا جبکہ نین اسکی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگی۔۔بٹن لگاتے اسکے ہاتھوں میں لرزش طاری ہوگئی تھی جو اس سے چھپی نہ رہی تھی۔۔لیکن وہ انجان بنا اپنا کام کرتا رہا ۔۔اور نین خود کو نارمل کرنے کی بہت کوشش کر رہی تھی جو کہ اس سے ہو نہیں رہا تھا الٹا نارمل ہونے کی

بجائے وہ بلش کر رہی تھی اور عالم کو اسکا یہ بلش کرنا ہی تو مزہ دیتا تھا۔۔نین نے بڑی مشکل سے اسکے بٹن لگائے اور پھر اسے کوٹ پہنانے لگی۔۔چونکہ نین کی ہائیٹ عالم سے تھوڑی چھوٹی تھی وہ اسکے کندھوں تک بھی مشکل سے پہنچتی تھی۔۔اسی لئے اپنی پاؤں کی انگلیوں کو پنجے کی صورت بنا کر وہ کھڑی ہوتی اسے وہ کوٹ پہنانے لگی تب بھی اس سے نہ ہوا تو اسے رونا آنے لگا عالم جو سب سمجھ رہا تھا پر یہ سب انجوائے کرتا اسے ہیلپ نہیں دے رہا تھا اسکی آنکھوں میں آئی نمی دیکھ کر وہ فورا پلٹا اور اسکے ہاتھ سے اپنے بانہوں میں بھر کر اسکے بالوں میں اپنا ہاتھ پھنسا کر نارمل کرنے لگا۔۔ریلیکس مائی بیبی گرل ۔۔وہ اسے اسکی گردن پر کس کرتے پیار سے بولا۔۔نین تو اسکا لمس پاتے ہی بجائے ریلیکس ہونے کے گھبرا گئی۔۔سانسیں اتھل پتھل ہونے لگیں ۔اسنے اسکی شرٹ پر گرفت سخت کر لی۔۔عالم کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔یہ میرے ملازم کر لیں گے سو بی ریلیکس ۔۔ہمم عالم اس سے الگ ہوتے بولا۔۔تو نین بھی روم سے باہر آگئی ۔۔تاکہ بریک فاسٹ کو دیکھ سکے ۔۔کہاں تک پہنچا اسے بہت بھوک لگی تھی۔۔

عالم کے ملازموں نے آکر اسے مکمل تیار کیا تھا۔ پھر وہ روم سے باہر آیا اور نین کے ساتھ اسنے بریک فاسٹ کیا۔۔

---

نین تم نے کہا تھا کہ سب نے میرے خلاف بیان دیا تھا کیونکہ انہیں کسی کے آڈرز ملے تھے۔۔عالم۔کے سوال پر وہ الرٹ ہوئی ۔۔ہمم بلکل مجھ سے یہ کسی نے نہیں کہا لیکن میں نے ان سب کو بات کرتے سنا تھا کہ انہیں آڈرز نہ ملے ہوتے تو وہ کبھی نہ ایسا کرتے ۔۔ اور بوسس تو دو ہی ہیں نہ آپ اور مسٹر آر میر تو پھر وہ کیوں آپکے خلاف بیان دینے کا کہیں گے مجھے یہ بات سمجھ نہیں ائی۔۔نین کنفیوز تھی۔۔

مسٹر آر میر نے آڈرز دیئے پر کیوں -- عالم۔ بھی ایک پل کو چونکا--

آہاں--اسکو مسکراتے دیکھ نین منہ کھولے اسے دیکھنے لگی ایسی تو کوئی بات نہیں کی تھی اسنے جسپر وہ مسکرانے بیٹھ جائیں تو وہ کیوں اتنی قاتلانہ مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا افف اتنا کیوٹ لگ رہے ہیں۔ یہ مسکراتے ہوئے اوپر سے انکے ڈمپلز مجھے یہ چاہیئے افف--نین سوچ کر رہ گئی--بولنے کی تو ہمت کہاں سے لاتی وہ--

اپ۔اپ مسکرا کیوں رہے ہیں--بلاخر ہمت کرتی وہ اتنا تو پوچھ ہی بیٹھی--کیونکہ۔اج تم مکمل طور پر جو مسسز عالم سلطان شاہ بنی کھڑی ہو نہ یہ میرے رب کے اپنے پلینز ہیں جس میں انہوں نے مسٹر آر میر کو ذریعہ بنایا جنہوں نے سب کو کہا کہ میرے خلاف

پریس کو بیان دیں جبکہ یہ آڈرز تمہیں کسی نے نہیں دیئے کیوں، سوچا تم نے --وہ جو اسکی پہلی بات پر شرم سے سر جھکا گئی تھی اسکی دوسری بات پر ٹھٹکی --آہستہ کیوں--نا سمجھی سے پوچھا گیا--

کیونکہ وہ سب دیکھنا چاہتے تھے کہ تم میرے ساتھ مخلص ہو یا نہیں--اور دیکھو تم انکے اس امتحان میں پاس ہوگئی دوسرا تم نے عالم کے دل میں اپنے لئے جگہ بنا لی--اور آج تمہاری دعا اللہ نے کچھ اس طریقے سے پوری کر دی کہ تم اب اسکی ----کمر میں ہاتھ ڈالتے کھینچ کر قریب کرتے وہ بات ہی ادھوری چھوڑ گیا--جس پر نین کے دل نے شور برپا کر دیا تھا--جو عالم۔ بخوبی سن ہا رہا تھا--

Really your closeness is different from my first love janum .ummmmah..

عالم کہتے ہی اسکے لبوں کو اپنی قید میں لیتے خود کو سیراب کرنے لگا۔۔مگر نین تو اسکے لفظ فرسٹ لوو پر ہی دنگ رہ گئی ۔۔تو کیا وہ کسی اور سے پہلے محبت کرتے تھے اور وہ اسکی دوسری محبت تھی کیا۔۔نین کی آنکھ میں آنسو بھرنے لگے۔۔جو برق رفتاری سے اسکے گال سے لڑھک کر عالم کی داڑھی میں جذب ہونے لگے۔۔۔عالم اپنے داڑھی پر گیلا پن محسوس کرتے اسے سے الگ ہوتے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اسے دیکھنے لگا جو رو رہی تھی۔۔

What's happening Jana..why are u crying..

وہ جسے کبھی اسکے آنسوؤں کی پرواہ نہ ہوئی تھی آج اسکے آنسو اسکے دل پر کسی خنجر سے کم نہیں لگ رہے تھے --

نین اسکے لہجے میں تڑپ محسوس کر سکتی تھی--اپ --اپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں یا تھے--نین کے عجیب بے ڈھنگے سے سوال پر وہ پہلے تو شوک ہوا پھر اسکی بات کا مطلب سمجھتا سر جھٹک کر رہ گیا--

بہت ہی فضول کہا تم نے --اور یہ واٹ پہلی محبت ہاں--مجھے کسی سے محبت نہیں ہے--اوکے--عالم کے یوں ڈھرلے سے انکار کرنے پر وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے

لگی تو اب تک وہ جو کہہ رہا تھا جو کچھ وہ اسکے ساتھ کر رہا تھا وہ سب کیا تھا۔۔جب وہ انکار کر رہا تھا کہ وہ کسی سے محبت نہیں کرتا۔۔

محبت تو صنف نازک کرتی ہیں ۔۔مرد ذات تو عشق کرتا ہے۔۔وہ بھی ٹوٹ کر ۔۔اور میرا پہلا عشق میرا لندن ہے دوسرا میرا کام ۔۔وہ۔کہہ کر خاموش ہوا جبکہ نین تو کچھ اور بھی سننے کے انتظار میں تھی۔۔نین کو بے تابِی سے اپنی جانب دیکھتے اسکو ہنسی آئی جسے وہ روک گیا۔۔

اور۔۔نین نے اسکے خاموش رہنے پر آخر پوچھ ہی لیا۔۔اب تو عالم کا دل کیا وہ زور سے ہنسے لیکن ضبط کر گیا۔۔

اور کیا۔۔کچھ بھی تو نہیں ۔۔بائے دا وے بہت باتیں کرتی ہو تم دیکھو تمہاری وجہ سے میں لیٹ ہوگیا ۔۔مجھے اتنے سارے کام کرنے اور اتنا وقت برباد ہو گیا تمہاری وجہ سے۔۔عالم اسے گھورے ایک دم سیرس ہوکر بولا ۔۔نین کے دل میں کچھ ٹوٹا تھا ۔۔کیا بگڑ جائے گا آگر آپ اقرار کر لیں گے تو۔۔نین اسکے جانے کے بعد بڑبڑا کر رہ گئی۔۔

---

ویلا میں سب۔ ٹھیک ہے۔۔اسنے پوچھا ۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے۔ دایان وہیں پر ہوتا ہے۔۔رافع کے دایان کہنے پر عالم نے اسے غور سے۔ دیکھا جو اسکے زکر پر بے تاثر۔ چہرے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اور پیلیس میں۔ بھی سب نارمل ہے پولیس کا۔ پھیرہ ویلا کی نسبت کیطرف زیادہ ہے۔۔رافع نے اسے بتایا اسے لگا عالم اسے اسی لئے دیکھ رہا ہے کہ اسنے پیلیس کی خبر اسے نہیں دی تھی۔۔

کیونکہ میرے سیل کی لوکیشن پیلیس کو شو کرتی ہے۔۔عالم کی چالاکی پر۔ رافع کا منہ۔ ہی کھل گیا۔۔مگر بولا کچھ نہیں ۔۔

وہ شاید اس سیل۔ فون کی۔ کچھ۔ چیکنگ کر رہا تھا۔۔رافع۔ سب کچھ۔ دیکھ رہا تھا۔۔

عالم نے پاسورڈ چینج کرنا تھا اسی لئے اسے۔ رخ موڑنے کا کہا ۔جس پر رافع دوسری طرف منہ کر کے کھڑا ہوگیا۔۔جب وہ کر چکا تو اسنے اسے اپنے طرف رخ کرنے کا کہا تو رافع واپس سے اسکی جانب مڑا۔۔

ایک بات پوچھوں ٹائگر۔۔ہمم پوچھو۔۔

سب نے تمہارے خلاف بیان دیا ہے ۔۔اور پولیس بھی کافی مستعدی سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہے۔۔پھر کیسے نکلو گے یہاں سے ۔۔اور کب تک چھپے رہنے کا ارادہ ہے۔۔اسطرح تو ہماری ساخ پر بھی اثر پڑے گا۔۔رافع۔ نے اسے بتانا ضروری سمجھا۔۔

مجھے ایک پرسنٹ بھی۔ فرق نہیں پڑتا۔۔کون میرے ساتھ ہے کون نہیں ۔ تم۔سب میں سے جو انمول ہے وہ میرے پاس ہے حالانکہ میں نے اسے کچھ نہیں دیا۔۔وہ چاہتی تو سب کی ہی طرح میرے خلاف بیان دے دیتی مگر اسنے ایسا نہیں کیا۔۔کیونکہ وہ مخلص اور اصیل ہے۔۔باقیوں نے یہ سب اپنی مرضی ۔سے نہیں کیا مسٹر آر میر نین کو پڑکھنا چاہتے تھے کہ وہ میرے ساتھ کس حد تک مخلص ہے۔۔اور دیکھو وہ انکی امیدوں پر پورا اتری۔اور آج وہ میری دسترس میں ہے۔۔رافع حقیقت سن کر تھوڑا شرمندہ ہوا کیونکہ وہ دایان سے ناراض تھا لیکن اب سچ پتہ چلنے پر وہ پشیمان ہوا۔۔

دوسری بات۔ میری ساخ کو۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ مت سوچو۔۔میں چاہوں تو۔ راتوں رات۔ ان سب کا منہ بند کروا سکتا ہوں کیا یہ عالم سلطان شاہ کے۔لیے مشکل

ہے۔۔اسنے آئی برو اچکائے۔۔جس پر رافع نے سر جھکا لیا کیونکہ عالم کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی وہ چاہتا تو سب کے منہ چٹکیوں میں بند کروا سکتا تھا۔۔

باقی رہی میری چھپنے کی بات تو عالم کسی سے چھپتا نہیں لوگ اس سے چھپتے ہیں ۔

اور میں یہاں پر ہوں تو نین کے ساتھ کچھ وقت تنہائی میں گزارنا چاہتا ہوں۔۔اگر ابھی باہر نکلا تو اسے وقت نہیں دے پاؤنگا۔۔اسنے اسکو۔ تفصیلی۔ جواب دیا جس پر رافع اسکے باتوں کا مطلب سمجھتا سر ہلا گیا۔۔

لنچ ریڈی کرواؤ۔۔اسنے حکم دیا۔اور وہاں سے اٹھ کر۔ اندر کمرے میں۔ آگیا۔۔جہاں اب بھی۔ نین۔ شوق شوق میں کھڑی۔ برف کو۔ دیکھ رہی تھی۔۔

عالم اسی کے پیچھے آکھڑا ہوا نین اس قدر مگن تھی برف دیکھنے میں کہ عالم کی موجودگی کو بھی محسوس نہ کر سکی۔۔عالم نے بھی کیا خوب توجہ مبذول کرائی اپنی طرف نین کی اسکی اس جسارت پر ڈر کے مارے چیخ ہی بر آمد ہوگئی ۔۔

اللہ جی ۔۔کون ہے۔۔ایک دم ہی وہ اچھلی تھی اور پیچھے مڑ کر دیکھنے کی کوشش کرنے لگی دیکھنے کے لئے کہ کون ہے ۔مگر جلد ہی عالم کی خوشبو اسکے لمس کا احساس اسے دلا گیا کہ وہ اسکا عالم ہی ہے۔۔آہ۔۔عالم اپنے تو ڈرا ہی دیا تھا مجھے وہ اسکی جانب رخ موڑے اسکے سینے میں منہ چھپائے بولتی گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔عالم نے جسارت ہی ایسی کی تھی پیچھے سے کہ وہ تو خوف زدہ ہی ہوگئی ۔۔۔کسی اور کے خیال سے۔۔آہ۔۔عالم اسٹل اپنی جسارتوں میں لگا رہا نین کے منہ سے سسکی نکلی۔۔تم نے یہ

سوچ بھی کیسے لیا کہ میری امانت کو کوئی چھو سکتا ہے نین۔۔عالم اسے خود میں بھینچے سختی سے بولا۔۔اسکے لمس میں بھی اب سختی در آئی تھی جو نین کے لئے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔آہ ۔۔عا۔۔ع۔۔عالم۔عالم ۔۔مجھے درد ہو رہا۔نین ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں بمشکل بول پائی تھی۔۔یہ میرے سوال کا جواب نہیں نین ۔۔عالم ہنوز سختی کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھا۔۔آہ۔۔آہ۔۔عا۔۔عالم۔۔پلیز ۔۔مجھے۔۔مجھے سچ میں بہت درد ہورہا ہے ۔۔نین اسکی شرٹ پر گرفت مظبوط کئے اسکی جانب دیکھتی بولی۔۔عالم بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اسکی آنکھوں میں درد کے باعث امڈتے آنسو دیکھ نرم پڑنے لگا۔۔۔نین شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتی آنکھیں موند گئی۔۔عالم ایک ہاتھ اسکی گردن میں ڈالے اسکے لبوں کو اپنی قید میں لئے نرمی سے اسے مزید اپنے قریب کرتے جیسے پچھلے رویہ کا ازالہ کر رہا

تھا۔۔نین اسکے لمس میں نرمی محسوس کرتی پر سکون ہونے لگی۔۔لیکن یہ کچھ زیادہ ہی ہورہا تھا پھر ۔ یہ قید بھی بھاری پڑنے لگی تھی ہماری معصوم نین کے لئے ۔۔عالم بنا اسکی حالت کی پرواہ کئے قید کچھ زیادہ لمبی لے جارہا تھا ۔۔

۔۔نین مجبوراً احتجاج پر اترنے لگی جو عالم پر ناگوار گزری۔۔پر اسکی اکھڑی سانسیں دیکھ وہ اسے دیکھنے لگا۔۔

نین تم پر صرف عالم سلطان شاہ کا حق ہے ۔۔جو کبھی بھی اپنی حق تلفی نہیں ہونے دیگا ۔پیچھے سے ہو یا آگے ۔۔،دائیں بائیں کہیں سے بھی آؤں ۔۔تم ایسے ڈرو گی نہیں۔۔بلکہ مجھے محسوس کرو گی۔۔اور کرواوگی۔۔اتنی بے باکی پر تو نین کا دل چاہا وہ یہاں

سے بھاگ جائے۔۔لیکن کہیں جا تو نہیں سکتی تھی اسی لئے اسکے سینے میں چھپنے لگی۔۔

نہیں ڈرونگی ۔۔اوکے۔۔پلیز اپنا موڈ ٹھیک کر لیں۔۔نین اسے غصے میں دیکھ منت بھرے لہجے میں بولتی اسکی جانب دیکھنے لگی۔اگر چاہتی ہو میرا موڈ ٹھیک ہو تو ان نازک لبوں سے مجھے جی بھر کے سیراب ہونے دو بنا کسی اسٹرائیک کے۔۔عالم کی بات پر تو وہ نہ انکار کر سکتی تھی نہ ہی ہامی بھر سکتی تھی ۔۔وہ ہمیشہ اسکے لئے دو آپشن لا کھڑا کرتا تھا کہ ان میں سے تو کوئی ایک بھی اسکے کام کا نہیں ہوتا تھا۔۔

وہ آنکھیں بند کرگئی۔۔عالم نے اسکے بند آنکھیں دیکھ ان پر پیار بھرا لمس چھوڑا۔۔نین حیران ہوئی اسکے عمل سے۔۔

سونو دال میں جانا ہے۔۔عالم۔کے پوچھنے پر اسنے فوراً سر ہلایا۔۔اوکے پہلے لنچ کر لیتے ہیں پھر چلیں گے ۔۔۔عالم کے فورا مان جانے پر وہ مسکراتے اسکا شکریہ ادا کرنے لگی۔۔جس پر عالم نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔پھر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر روم سے باہر ڈائننگ ٹیبل پر لے ایا۔۔جہاں پر اسکے گارڈز بلیک یونی فارم میں ملبوس آنکھوں پر بلیک ہی گاگلز چڑھانے سامنے نہ جانے کہاں دیکھ رہے تھے ۔۔نین کو سمجھ تو نہ آیا لیکن انہیں وہاں دیکھ کر خودکو عالم کی بانہوں میں دیکھ وہ جو پہلے ہی شرم سے نڈھال ہورہی تھی مزید ہو گئی۔۔

عالم مجھے نیچے اتارے ۔۔نین ان سب کو دیکھتی جھجھکتی بولی۔۔

کیوں ۔اسنے اپنے ازلی لہجے میں دریافت کیا۔۔کیونکہ سب دیکھ رہے ہیں۔۔وہ اسے آنکھیں دیکھاتے بولی۔۔

عالم نے مسکراتے ہوئے اسے نیچے اتار دیا اور اسکے لئے چئیر کھسکا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔جبکہ نین شرمیلی مسکراہٹ لئے سر جھکائے بیٹھ گئی۔اسکے گارڈز اپنی بیوی کے لئے اس کرم نوازی پر تو وہ دنگ رہ گے۔۔

۔عالم اسے شرماتا دیکھ سب کو وہاں سے چلے جانے کا ایک اشارہ کیا پل بھر میں ہی سب وہاں سے غائب ہوگئے ۔۔عالم اسکی چئیر اپنے قریب کرتے اسے خود کھلانے لگا۔۔

عالم پلیز دور رہیں مجھ سے --اور میں خود کھا لونگی--نین سر جھکائے ہی اسے دبے دبے سے لہجے میں بولی--کوئی نہیں ہے یہاں ریلیکس ہو جاؤ --نین اسکے کہنے پر فورا سے سر اوپر اٹھاتے اس پاس نگاہ دوڑاتی ہے واقع یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے سب کہاں چلے گئے--وہ متعجب تھی--ہمم جادو سے غائب ہوگئے ۔عالم اسے مزید اپنے قریب کرتا بولا--

آہاں --وہ تو میں بھول ہی گئی کہ میرے ہسبینڈ کے پاس تو ایک چھڑی ہے جس سے وہ جو بھی حکم کرتے تو وہ سب ہو جاتا ہے جو وہ چاہتے ہیں--نہیں--نین کیوٹ سے ایکسپریشنز بنا کر بولتی اسے پھر سے اپنی طرف مائل کر رہی تھی --عالم کو بے باک نظروں سے خود کو دیکھتے وہ جھجکتے سر جھکا گئی--

جبکہ عالم بھی اب اسے کھانہ کھلانے لگا۔۔اور وہ اسکی اس کرم نوازی پر پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔دل تو چاہا کہ وہ بھی اسے اپنے ہاتھ سے کھانہ کھلائے لیکن اس شرم کا کیا کرتی جو جانے کا نام ہی نہیں لیتی تھی کسی بھی وقت۔۔

---

وہ کھانہ کھا چکے تو نین روم میں آگئی وہ سنو دال میں جارہے تھے تو اسنے موٹا کوٹ اور شال لے لی تھی ویسے تو اسنے ویلوٹ کی ہی فراک پہنی ہوئی تھی جو اسکی سفید دودھیا رنگت میں بہت جچ رہی تھی اور اس حسین روپ سے وہ بار بار عالم کو اپنی جانب متوجہ کروارہی تھی۔۔

وہ جب پہن کر باہر آئی تو عالم اسے ساتھ لئے سنودال میں چلا گیا۔جہاں پہلے سے ہی اسکے گارڈز جا چکے تھے۔۔

نین اس پاس دیکھ کر مطمئن ہوگئی کہ وہاں اور کوئی نہیں ہے لیکن اپنے لیفٹ سائڈ کا منظر دیکھ کر وہ خوشی سے جھلملا گئی ۔۔جہاں وہ سفید۔ رنگ کا چمکتی۔ جلد۔ اور لمبے بالوں والے گھوڑے کو دیکھ کر اسکی طرف لپکی اسکے پاس آتی وہ اسکا سر تھام کر سہلاتی چومے جارہی تھی اور۔ کچھ قدم دور کھڑا۔ عالم۔ اسکی خوشی۔ دیکھتا بھی مسکرا رہا تھا۔۔

نین عالم کو دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہو کیا میں اسپر بیٹھ سکتی ہوں۔۔عالم اسکے پاس آتے اسے اپنی بانہوں میں لئے ایک ہی جھٹکے سے اسے گھوڑے پر بیٹھا کر خود اسکے پیچھے بیٹھ گیا۔۔نین دونوں ٹانگیں ایک طرف کئے عالم کو کندھوں سے پکڑے بیٹھی تھی اسے ڈر بھی

لگ رہا تھا کیونکہ وہ آج سے پہلے تو کبھی نہیں بیٹھی تھی۔۔۔نہ ہی اسنے کبھی اپنی اصل زندگی میں اس سے پہلے گھوڑے دیکھے تھے۔۔اسی لئے اسے دیکھ کر اسپر بیٹھنے کی خواہش نے شدت سے انگڑائی لی تھی۔۔

عالم نے بھی اسکی اس خواہش کا احترام کیا تھا اسی لئے فورا سے سے بیٹھا دیا۔۔اپکو پتہ ہے مجھے کتنا شوق ہے گھوڑے پر بیٹھنے کا۔۔نین اسکی جانب دیکھتے سوال کر رہی تھی۔شائد جانتا ہوں تبھی اس وقت یہ یہاں پر موجود ہے ۔۔۔اسکے جواب پر نین کو اسکے ڈمپل پر کس کرنے کا دل چاہا لیکن یہ چاہت چاہت بن کر ہی رہ گئی ۔۔کس اور وہ اسکی شرم اسے کروا ہی نہ لیتی۔عالم۔اسکی یہ خواہش تو کب کا جان چکا تھا کہ اسے اسکے ڈمپلز سے عشق ہو چکا ہے۔۔لیکن وہ بھی شرمیلی اتنی تھی کہ اپنی خواہش پر کبھی عمل ہی نہ کر سکی یا پھر ابھی تک اسنے اسکی اجازت ہی کہاں دی تھی۔کہ وہ اسے اتنا

فرینک ہوتی۔۔عالم نے نین کے ہونٹ اپنی چیکس پہ رکھ دیئے۔ اور زبردستی اسکے۔ ہونٹوں کو کتنی ہی دیر اپنے چیکس کے ساتھ لگائے رکھا نین تو اس افتاد کے لئے تیار نہ تھی لیکن اپنی خواہش کو اسے پورا کرتے دیکھ گھبرا رہی تھی کہ اسے کیسے پتہ چل گیا وہ یہ چاہتی تھی۔۔افف نین نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔عالم کچھ دیر میں اس سے الگ ہوتا گھوڑے۔ کی لگامیں تھامتے سوار ہو گیا نین نے عالم کو۔ سختی سے پکڑ لیا کہیں وہ گر ہی نہ جائے۔۔سانسیں تو اسکی پہلے سے بے ترتیب تھیں ایک دم گھوڑے کی رفتار سے مزید بگڑنے لگیں۔۔

وہ برف پر گھوڑا دوڑا۔ رہا تھا۔۔ شائد وہ کوئی خاص قسم کا گھوڑا تھا جو برف میں بھی برق رفتاری سے۔ دوڑ رہا تھا۔۔

وہ کافی دور۔ چلے گئے ۔۔پھر اسنے گھوڑے۔ کی لگامیں کھینچی اور گھوڑے کو ریورس کیا۔۔

نین اسکو مسکراتی نظروں سے دیکھنے لگی۔ آج وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا کیونکہ وہ عام دنوں کی نسبت آج مختلف گیٹ اپ میں تھا۔۔اسنے بلیک ہائی نیک۔ پہنی ہوئی تھی عالم نے گلے میں ایک بہت پیاری سی گولڈ چین بھی پہنی ہوئی تھی جس پر آئے لکھا ہوا تھا وہ اس چین کی خوبصورتی کی جان تھی ۔۔ نین کی نظریں اسپر ٹک سی گئیں۔۔عالم نے گھوڑا روک لیا تھا۔۔نین نے اسکی چین کو دو انگلیوں سے چھو کر دیکھا۔۔عالم اسکی حرکت پر مسکرایا۔۔اور بنا توقف کے وہ چین اتار کر اسکے گلے میں پہنا دی۔۔نین کی مسکراہٹ اس خوبصورت چین کو اپنے گلے میں دیکھ کر گہری ہوگئی۔۔جس سے اسکی چن پر ڈمپل گہرا ہوگیا۔۔یہ آپ نے مجھے کیوں پہنائی ۔۔اسنے ائے کو چھوتے کہا۔۔کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ اب سے تم ہی پہنو۔۔عالم اسکے گرد بازوؤں کا حصار بنادھے

بولا۔۔ا ممممم۔۔اتنے مہربان کیوں۔۔نین کا دائیاں بازو اسکے گلے میں تھا جبکہ ایک اسکی پہنائی ہوئی چین پر۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔۔

نین عالم کی گہری گولڈن بلوئش آئیز میں ڈوبتی چلی جارہی تھی ۔۔عالم اسکے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے اسے مزید اپنے قریب کرتا اسکے لبوں پر جھکنے لگا۔۔نین اسکے دہکتے لبوں کا نرم گرم لمس پاتے ہی ریڈ روز کی طرح کھل سی گئی ۔اسکے گال الریڈی سردی نے سرخ کئے ہوئے تھے اوپر سے عالم کی گستاخیاں اسے مزید سرخ کر رہی تھی۔۔

عالم تھوڑی دیر کے بعد اسے ازادی بخشتا اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔نین آنکھیں موندے لمبے لمبے سانس لینے میں مصروف تھی۔۔

تھوڑی دیر میں وہ خود کو نارمل کرتی آنکھیں کھول گئی وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا --چہرے پر مسکان تھی--نین اسے دیکھے گئی--اسکی نظریں ان ڈمپلز پر تھیں--عالم اسکی چاہت کو بخوبی سمجھ چکا تھا--اسی لئے اسنے اپنے گال نین کے گال سے مس کرتے اسکے لبوں سے مس کئے--نین تو دنگ رہ گئی وہ کیسے جان گیا اسکی دل کی خواہش اسنے تو اسے ایک بار بھی نہ کہا تھا پھر بھی --

نین شرماتے اسکے سینے میں منہ چھپا گئی ۔عالم اسکی اس ادا پر ہنسا --مائے اسٹابری پرنسس--امما--وہ اسے سر پر پیار کرتے خود میں بھینچ گیا--

عالم کیا آپ ہمیشہ ایسے ہی رہینگے یا پھر سے بدل جائینگے --نین دل میں مچلتا سوال کر بیٹھی--جسے سن کر عالم کے خاموش رہنے پر وہ اسکے سینے سے نکل کر اسے دیکھنے

لگی۔۔کیا ہوا بتائیں نہ۔۔نین اسے بنا کسی تاثر کے خودکو دیکھتے پہلے تو گڑبڑائی لیکن پھر سنبھل کر بولی۔۔وقت سب کچھ بتا دیتا ہے اور تمہارے سوال کا جواب بھی تمہیں وہی دے گا۔۔عالم کے عجیب سے جواب دینے پر وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی ۔۔مطلب وہ اسے کچھ بھی سیدھے طریقے سے نہیں بتا سکتا تھا کیا۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ نین کو لئے اندر آگیا ۔۔نین کو وہ لے کر سیدھا اپنے روم میں آگیا ۔۔نین روم میں آتے ہی واش روم میں گھس گئ۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ جب آئی تو عالم ہائی نیک اتارے بیڈ پر دراز تھا وہ اسکے ارادے جان چکی تھی ۔۔دل میں ہل چل سی۔مچنے لگی۔۔ارے اسی ڈریس میں کیا کر رہی ہو اب جاؤ جلدی سے چینج کر کے آؤ ۔۔مجھے ویٹ کرنا بلکل نہیں پسند ۔۔نین آلریڈی تم بہت لیٹ

کر چکی ہو ۔۔کسی قسم۔کی رعائت کی امید مت رکھنا۔۔وہ اسے وارن کرتے بولا۔۔نین تو اسکے سنجیدہ لہجے پر گھبرا سی گئی اور واپس واشروم میں۔ گھس گئی جہاں اسکے لئے نائٹ پہلے سے ہی موجود تھی۔۔افففف یہ بھی پہننا ضروری ہے کیا ۔۔وہ اس نائٹ کو دیکھتے فیس کے طرح طرح کے پاؤٹ بناتے بولی۔۔لیکن پھر عالم کی آواز پر جلدی سے پہننے لگی۔۔

وہ چینج کر کے آئی تو عالم بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹا تھا۔۔اسے آتا محسوس کر کے ایک غصیلی نگاہ اسپر۔ ڈالی لیکن اس پنک نائٹ میں وہ پنک روز لگ رہی تھی جسے دیکھ سارا غصہ کسی جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔۔وہ اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔

نین ایک بار پھر خود کو اسکی گستاخیوں کے سپرد کر چکی تھی۔۔

جو بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔نین اسکی قربت میں مچلنے لگی تھی لیکن وہ بھی اسے خود میں مکمل قید کرتا اسے پھڑپھڑانے کی بھی اجازت نہ دے رہا تھا۔۔نین کو لگا وہ مر ہی جائے گی اسے اپنی سانسیں گھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ۔۔مگر مقابل پر تو جیسے جنون سوار تھا ۔۔وہ اسکے رحم و کرم پر خود کو حوالے کرتی اسے برداشت کرنے کی کوشش میں میں ہلکان ہوئے جارہی تھی۔

اور اس طرح ایک خوبصورت رات کا اختتام ہورہا تھا نین عالم کی قربت میں خود کو مکمل طور پر ڈوبتے محسوس کر رہی تھی ۔۔جبکہ اتنی رات ہونے کی وجہ سے اب تو وہ نیند سے بے حال ہوگئی تھی لیکن عالم شاہ بھی اپنی من مانیاں کر کے ہی اسے بخشنے والا تھا یہ بات بھی وہ جانتی تھی اسی لئے جلدی سے فجر ہونے کی دعا کرنے لگی۔۔تاکہ اسے آزادی مل سکے۔۔

---

گلاس وال پر بلائینڈز کے اوپر پڑے۔ دبیز پردوں نے گلاس وال سے ٹکراتی۔ چاند کی روشنی کو اندر آنے سے روک رکھا تھا۔اتش دان میں الاؤ دہک۔ رہے تھے۔۔اندھیرے۔ گھپ میں اٹھتے۔ شعلے کی چنگاریوں کی روشنی۔ صاف واضح۔ تھی۔۔ مگر اس۔ خون کو جما۔ دینے والی ٹھنڈ کو روکنے کے لئے۔ آتش دان۔ کی گرمائش۔ بی ناکام ثابت۔ ہو رہی تھی۔۔ اور اس میں نین کا بلکل دل نہیں چاہ رہا تھاکہ وہ اٹھے لیکن نمازکے خیال سے اٹھنا پڑا۔۔

نین عالم کے اس خوبصورت سنگت میں اسکی گرم جوش قربت۔ سے گھائل ہوگئی تھی۔۔عالم اسکے پاس نہیں تھا۔ جبکہ وہ اس بے باک انسان سے گبھراتی بستر سے اٹھ چکی تھی۔۔اپنی حالت پر وہ شرمندہ سی لحاف خود پر اوڑھ گئی۔۔اج وہ کچھ زیادہ ہی سو لی تھی۔ کیونکہ رات بھر۔ عالم شاہ نے معصوم سی نین کو سونے نہیں دیا تھا۔ نمازِ فجر ادا کر کے ہی۔ وہ سوئی تھی تبھی دیر سے اٹھی تھی۔۔فریش ہو کر وہ باہر نکلی تو سردی سے اسکا برا حال تھا۔۔شور لینا محال لگا اس وقت۔گو کہ کاٹیج۔ میں ہر قسم کی سہولت موجود تھی ۔۔اور پانی۔ بھی بہت گرم تھا۔۔لیکن پھر بھی اسنے باتھ نہیں لیا نماز فجر سے پہلے لے لیا تھا تو اب ضروری نہ سمجھا مگر وہ پھر بھی کپکپا رہی تھی۔۔لیکن وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا۔۔اسے شدید حیرت ہوئی کیونکہ اسے کوئی گارڈ بھی نہ دکھا۔۔سب کہاں چلے گئے ۔۔۔وہ خود سے کہتی کاٹیج سے باہر آگئی رات ڈھل چکی تھی۔۔

رات بھر برف باری سے سردی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔گو کہ برف باری تھم۔ گئی تھی ۔۔مگر چہار سو ہواؤں کا بسیرا تھا۔۔آسمان پر اب بادل۔ چھٹ چکے تھے۔۔اور چاند نمودار ہونے لگا۔ تھا جسکی رو پہلی۔ کرنوں۔ سے نکھرا نکھرا سا خوبصورت اجالا۔ سا تھا۔۔ہر طرف سفیدی۔ ہی سفیدی تھی۔۔دیکھنے۔ والوں کو ایسا لگتا آئیس لینڈ کی سڑکوں پر بہت ساری روئی بچھا دی گئی ہو۔۔درخت بھی سفید۔ لبادہ اوڑھے بیٹھے تھے۔۔ پھولوں کی پتیوں پر شبنم کی شکل۔ میں اوس۔ کی بوندوں۔ کے قطرے ٹھٹھک کر برف کی صورت اختیار کر۔ گئے تھے۔۔ گھروں کی۔ چھتوں پر برف کے تو۔ پردے یوں جمے تھے۔ جیسے۔ ان کا۔ پگھلنے کا کوئی ارادہ نہ ہو ۔۔اگر برف پگھلنے کا سوچتی۔ بھی تو۔ پھر سے برف باری ہونے لگ جاتی اور وہ سوچ بیچاری صرف سوچ بن کر رہ جاتی ۔۔اور آج کل برف باری۔ ویسے بھی بہت زور پکڑے ہوئے تھی۔۔ویسے یہ ٹھنڈ یہ رت و برف باری یہاں کا مزاج تھا۔۔اور آئیس لینڈ میں رہنے والوں کی زندگی ان برفیلی راہوں میں بھی۔ رواں دواں رہتی تھی۔۔وہ باہر کا منظر دیکھ کر سٹل ہو جاتی ہے۔۔

خوبصورت سے فاوٹین کے اردگرد ریڈ روز بکھرے پڑے تھے۔۔اسکے چاروں طرف دیے۔ رکھے گئے تھے۔۔جو برفیلی زمین پر بہت ہی بھلے لگ رہے تھے۔۔ایک طرف سے برفیلی زمین میں گڑھا بنا ہوا تھا جسمیں پانی موجود تھا۔۔اور اس میں ان کا عکس بہت ہی شاندار لگ رہا تھا۔۔سامنے ہی فائر کیمپ جلایا گیا تھا۔۔جسکی روشنی اس منظر کو اور بھی خیرا کر رہی تھی۔۔

ایک طرف جھولا تھا۔ جسے۔ صرف۔ ریڈ گلاب کے۔ پھولوں سے کور۔ کیا گیا تھا۔۔

عالم دور سے۔ اسکے چہرے پر بکھرے اپنی محبت اور خوشی کے۔ رنگوں کو دیکھ رہا تھا ۔۔نین اسے دیکھ لیتی ہے تبھی اسکے پاس آتی ہے تو عالم اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے

جھولے پر لے آتا ہے اس پر بیٹھاتے وہ اسے جھولا جھلانے لگا۔۔نین کے لئے یہ سب کسی خواب سے تو کم ہر گز نہ تھا۔۔

پھر وہ چلا جاتا۔ ہے۔۔۔نین ادھر ادھر دیکھتی ہے پر۔ عالم اسے وہاں کہیں دیکھائی نہیں دیتا۔۔پھر اسے دیکھنے کے لئے وہ زرہ سائڈ پر جاتی ہے جہاں اندھیرا تھا ۔مگر ہلکی ہلکی چاند کی روشنی سے اسے نظر آرہا تھا۔۔

اور وہیں اسکی نظر اپنے۔ عالم پر پڑتی ہے جو دیوں سے بنائے گئے ہارٹ میں کھڑا تھا۔۔

وہ بھاگ کر اسکے۔ پاس جاتی ہے۔۔اور اسے دیکھنے لگتی ہے۔۔مسکراہٹ اسکے لبوں سے جدا نہیں ہورہی تھی ۔۔سفید گالوں پر ہلکی ہلکی نیچرل لالی۔۔سیاہ گھنے بال جو کمر پر

بکھرے ہوئے تھے۔۔ریڈ ہی لونگ ویلوٹ کی فراک میں وہ کوئی کھلتا گلاب ہی لگ رہی تھی اس برفیلی زمین پر اس ریڈ روز کو دیکھ کر عالم بھونچکا رہ گیا۔اسپر اسکی قربت نے نین کے حسن کو اور بھی نکھار دیا تھا۔۔وہ اسکے سنگ رہ کر کچھ ہی دنوں میں اور زیادہ خوبصورت ہوگئی تھی۔۔آنکھیں جو پہلے ویران تھیں اب ان میں ایک الوہی سی چمک تھی جو اسکی سیاہ آنکھوں کو اور بھی خیرا بنا رہی تھی۔۔ ۔اسکی نین بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔عالم اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا کر اسے زور سے ہگ کر لیتا ہے۔۔

کتنے ہی لمحے ایسے ہی بیت گئے۔۔

کچھ دیر بعد نین اسکے سینے سے چہرہ نکالے اسے دیکھنے لگی جو آنکھیں موندے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔

آپ نے یہ سب میرے لئے کیا ہے نہ۔۔نین اسے دیکھے سے مان بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔

نہیں ۔۔کسنے کہاکہ یہ سب تمہارے لئے کیا گیا ہے۔۔اسنے آنکھیں وا کرتے الٹا اس سے سوال داغا ۔۔

کیا مطلب ۔۔میرے لئے نہیں تو پھر کس کے لئے۔۔مسٹر شاہ یہ میرے لیے کیا ہے آپ نے۔۔اوکے۔۔نین ایک دم ہی اسکا کالر پکڑے آنکھیں بڑی کرتی بولی یہ ہمت عالم ہی کی دی ہوئی تھی ورنہ اب تک وہ اسکی نا قابلِ سہم سزا کا شکار ہو چکی ہوتی۔۔

عالم پہلے اپنے کالر پر اسکے خوبصورت نازک ہاتھوں کی نرم سی گرفت کو دیکھتے پھر اسپر نظریں گاڑھے ہونٹوں پر تبسم بکھیرتا چلا گیا۔۔نین اسے بلاوجہ مسکراتے دیکھ تپ ہی گئی لیکن اسکے ڈمپلز جن میں اسکی جان تھی ۔۔انہیں دیکھ اسکی پکڑ کالر پر سے چھوٹتی چلی گئی وہ دیھرے دیھرے اپنا دایاں ہاتھ اسکے گال پر لاتی ٹرانس میں ان گڑھوں کو چھونے لگی۔۔عالم اسے دیکھے گیا اتنا نرم لمس تھا کہ وہ ایسے لمس سے۔ شائد لائف میں پہلی ہی بار آشنا ہو رہا تھا۔۔

بولتے کیوں نہیں کہ یہ سب آپ نے میرے لئے کیا ہے۔۔نین بے اختیار اپنی دل کی بات بولتی اسکے گال پر ہاتھ جما گئی۔۔جب جانتی ہو یہ حق صرف اور صرف تمہارا ہے تو کیوں سننا چاہتی ہو مجھ سے۔۔عالم بھی اپنا حصار تنگ کرتے اسکے چہرے کے قریب ہوتے سرگوشی نما آواز میں بولتا اسکے کانوں میں سحر پھونک گیا۔۔

امم جانتی ہوں لیکن خواہش ہے آپ سے سننے کی ۔۔بول دیں نہ کہ آپکو مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔نین دل نشین مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بولی۔۔

عالم اسکی بات کا بنا جواب دیئے اسکے لبوں پر جھک گیا۔۔نین اسکا ارادہ بھانپ لیتی تو کبھی کسی نہ کرنے دیتی اسے جب تک کہ وہ اس سے اقرار نہیں کر لیتا۔۔پر وہ بھی کیا عالم ہوگا جو اپنے ارادوں کی دوسروں کو بھنک بھی پڑنے دے وہ کب کیا کر جائے کوئی نہیں جانتا تھا سوائے اسکے دل و دماغ کے۔۔

نین اسکی جسارتوں کو سہنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی سو اسے مجبوراً اسکا ساتھ دینا پڑا تھا عالم کے جذبات نین کے ساتھ دینے پر مزید بھڑک اٹھے۔۔عالم کے لمس میں سختی

تھی تو نین کے لمس میں نرماہٹ جو عالم شاہ کو اپنے لمس میں نرمی گھولنے ہر اکسانے لگ جاتی۔۔

چاند ان کے ان خوبصورت لمحوں میں انہیں اکیلے چھوڑتا خود بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔۔ویسے اسے بھی نین کی طرح ہی شرم آرہی تھی۔۔

کس کر کے وہ اسے چھوڑتا ہے اور اسکا دوسری رخ جانب کرتا ہے ۔۔جہاں نین دیکھ کر ساکت ہو جاتی ہے۔۔

Woo...

It's just amazing..it's..so sooo beautiful..

نین اس طرف دیکھ کر خوشی سے بولتی ہے --

جہاں پر چائینز لاٹین رکھے ہوتے ہیں-- لیکن۔وہ کچھ اس طرح سے رکھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہی لگ رہا تھا کہ۔کچھ لکھا گیا ہو-- نین پاس جا کر دیکھتی ہے لیکن اسے سمجھ نہیں آتا وہ کیا لکھا ہوا تھا--

Hjartað mitt

(My heart)

نین نے پڑھنے کی کوشش کی لیکن اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا لکھا ہوا ہے۔۔اسنے اقرار کیا بھی تو کس لینگویج میں کہ وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔نین اسے مدد طلب نظروں سے دیکھتی ہے کہ وہی بتا دے کہ وہ کیا لکھا ہوا ہے لیکن وہ بجائے اسے بتانے کے وہ چائنیز لالٹین کو باری باری۔ جلا کر کر آسمان کی طرف۔ چھوڑ دیتا ہے ۔۔نین۔ بے انتہا۔ خوش ہو کر۔ دیکھ رہی تھی۔۔وہ سب آسمان پر جا کر بھی ایک ورڈ بنا رہے تھے ۔۔جو پھر اسے سمجھ نہیں آرہی تھا۔۔عالم نے بڑی مہارت سے انہیں کچھ اس طرح سے آسمان کی جانب چھوڑا تھا کہ وہ بہت ہی خوبصورتی سے کچھ لکھا ہوا لگ رہا تھا ۔۔

ástin mín

(My love)

افف او کیا آپ کچھ بھی سمپل اور آسان طریقے سے نہیں کر سکتے کیا۔چیزوں کو کوملیکیٹڈ کر کے بتانا ضروری ہے کیا۔ہمیشہ ہی میرے لئے جواب میں بھی سوال چھوڑ دیتے ہیں مجھے

curiosity

بلکل بھی نہیں پسند لیکن اپ۔۔نین اسے دیکھ کر جھلائی ۔۔

For more visit (exponovels.com)

سمپل اور آسان تو میری ڈکشنری میں ہے ہی نہیں بیوی۔۔

عالم اسے پیچھے سے حصار میں لیتے آسمان کی جانب دیکھنے لگتا ہے۔۔عالم۔کیا مطلب ہے اسکا بتائیں نہ پلیز۔۔نین اسکی جانب منہ کر کے منت بھرے لہجے میں بولتی ہے ۔۔تو عالم اسے اسی لینگویج میں بولتا ہے جس میں وہ لکھا ہوا۔ تھا۔۔نین نے اسے گھورا جسکا عالم پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ اسکی آنکھوں پر بوسہ دینے لگا۔۔نین نے بھی ضد نہیں کی موبائل تو اسکے پاس ہی تھا وہ گوگل سے سرچ کریگی ۔۔اسنے آسمان میں ایک بار پھر اس خوبصورت نظارے کو دیکھا اور پھر عالم اسے لئے اندر لے ایا۔۔انہوں نے ڈنر کیا اور پھر عالم اسے لئے ٹی وی لاؤنج میں آگیا جہاں بیٹھ کر اسنے ایک رومینٹک پکچر لگا دی ۔۔نین پہلے تو دیکھے گئی ۔۔پھر اچانک اسکے فیس ایکسپریشنز دیکھنے والے ہو گئے شرم سے نین کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا ۔۔عالم جو اسکے یہی کیوٹ سے پاوٹ دیکھنا چاہتا تھا اسے ہی

دیکھے جا رہا تھا اور پھر نین کو اس حالت میں دیکھ ایک زور دار قہقہہ ہوا میں گونجا تھا

--اپ بہت ہی برے ہیں عالم شاہ--نین اسکے سینے میں مکہ مارتے خود بھی چھپ کر بولتی ہے---جیسا بھی ہوں پر تمہارا ہوں۔یس۔ائی نو مائے ڈئیر ہبی--نین کے ڈئیر ہبی کے کہنے پر وہ اسے ایسے دیکھتا ہے جیسے کہہ رہا ہو ابھی ابھی کوئی برا کہہ رہا تھا تو اب پھر --جس پر نین آنکھیں گھماتے اسکی گردن میں چھپ جاتی ہے--

---

نین کے ساتھ وہ ہفتہ یہاں گزار چکا تھا --پر ہر روز وہ اسکی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا جسے نین بخوبی سمجھ رہی تھی پر اسنے ابھی تک اقرار نہیں کیا تھا--جبکہ وہ بہت کوشش کرتی کہ وہ ایک بار اقرار کرے لیکن ابھی تک تو ایسا پوسیبل نہیں ہوا تھا --

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آپ مجھ سے محبت تو کرتے ہیں نہیں لیکن پھر بھی مجھ پر یہ مہربانیاں کیوں کرتے ہیں۔۔

نین اسکی باہوں سے نکلنے کی کوشش کرتی بولی جو اسکو نکلنے کی کوشش کرتے دیکھ اپنی گرفت اسپر اب سخت کر رہا تھا کہ نین اسکے ساتھ چپک کر رہ گئی تھی ۔۔

کیونکہ تم خود پھنسی ہو میرے شکار میں۔۔تمہیں معلوم ہے کہ تم میرا وہ واحد شکار ہو جس پر۔ عالم۔ کی نگاہ نہیں پڑی بلکہ تم نے خود پروائی ہے۔۔اسنے اسے بتانا ضروری سمجھا ۔۔

آپکی ان پہیلیوں کی مجھے۔ نہ بلکل۔ سمجھ نہیں اتی۔۔ مجھے نہ بھوک لگ رہی ہے ۔ اسنے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا اور اس طرح وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی ۔۔

مجھے کھا لو۔۔ٹرسٹ می مائینڈ نہیں کرونگا۔۔ عالم۔ نے مسکراتے۔ ہوئے آنکھ دبائی جبکہ نین نے گھبرا کر اسکو دیکھا۔گال لال سرخ پڑ گئے تھے۔۔

اوکے اوکے چلو۔ میرے۔ ملازموں۔ نے۔ کھانا۔ تیار۔ کر ہی لیا۔ ہوگا اب تک تو ۔۔ اسنے اسے آزاد کرتے اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔

جسپر نین ساٸڈ پر ہوگی۔۔باہر باقی سب بھی ہونگے ۔۔اسنے اسے احساس دلایا ۔۔اور باہر نکل۔ گئی۔۔

تو۔۔عالم اپنا ہاتھ ہوا میں معلق دیکھ کر حیرانی۔ سے بولا۔۔اور اسکے پیچھے۔ ایا۔۔

---

نین کو بانہوں میں بھرے۔ وہ نیند کے مزے۔ پہلی بار لے رہا تھا اور شاٸد۔ اسکی۔ اٹھائیس۔ سالہ۔ زندگی۔ کی پہلی۔ چھٹی تھی جو اسنے۔ خود سے لی تھی ۔ نین بڑے غور سے اسے سوتا دیکھ رہی تھی جو بہت۔ کیوٹ لگ رہا تھا ۔۔اسنے اسکے کان میں لگے بلوٹوتھ دیکھے اور اسے نکال کر اپنے کانوں میں لگاٸے لیکن وہ اس قدر۔ گہری نیند میں تھا کہ نین

کی اس حرکت کا اسے علم ہی نہ ہو سکا۔۔آہاں مسٹر عالم شاہ اس دن تو اپنے یہ مجھے نہیں کان سے نکالنے دیئے تھے بٹ آج تو آپ سو رہے ہیں اور میں انہیں اپنے کانوں میں ڈالنے والی ہوں ۔نین بچوں کی سی خوشی سے سرگوشی نما بولی اونچا بولتی تو وہ جاگ کر اسکی خوشی پر پانی ہی پھیر دیتا۔۔

اوہ تو ان آوازوں کی بدولت یہ خود کو جاگ کر رکھتے ہیں۔۔نین اس میں سے عجیب وغریب سا شور سن کر خود سے بڑبڑائی لیکن جلد ہی وہ نکال کر واپس اسکے کان میں ڈال دیئے مبادہ وہ کہیں جاگ ہی نہ جائے۔۔

کچھ دیر بعد نین نے اسکے نیچے سے نکلنا چاہا۔۔لیکن یہ کیا وہ تو نکل ہی نہیں پارہی تھی۔۔کیونکہ عالم نے اسکے گرد اپنا حصار بنا لیا تھا۔۔

جسکی وجہ سے وہ نہیں نکل پارہی تھی۔۔اللہ جی کہیں انہوں نے سن تو نہیں لیا۔۔اگر سن لیا تو کیا ہوگا تیرا نین۔۔نین آنکھیں بند کرتی دل میں بولی۔۔

مسسز عالم سلطان شاہ ۔۔اپ بھول رہیں ہیں۔۔عالم جب تک خود نہ چاہے کوئی اسکی چیز کو چھو بھی نہیں سکتا۔۔اگر اس دن نہیں تمہیں نکالنے دیئے تھے تو آج تمہاری اس خواہش کو پورا کر دیا گیا ہے۔۔عالم اسکی بند آنکھوں پر بوسہ دیتے بولا۔۔

افف او یہ کبھی سوتے نہیں ہیں کیا۔۔نین دل ہی دل میں بڑبڑائی۔۔

ہمم نہیں سوتا کیونکہ اگر عالم سوجائے گا تو اسکے دشمن اسے نگلنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔۔تو کیا تم چاہتی ہو کہ میں سو جاکر اپنی جان گنوا دوں۔۔عالم کے منہ سے یہ الفاظ سن کر اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اسکے دل پر کنجر گھونپا ہو۔۔

عالم ۔۔اپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں جان گنوائیں آپکے دشمن لیکن آپکو ایک کھرونچ تک بھی نہیں آئے گی۔۔کیونکہ مجھے اپنے اللہ پر یقین ہے۔

اور بیشک ایمان والوں کو اپنے رب پر ہی یقین رکھنا چاہئیے ۔۔عالم نے اسکی ادھوڑی بات خود ہی پوری کر دی۔

ہاں جی بلکل نین جو غصے میں تھی اب نارمل ہوتے اسکے ناک سے اپنی نوز مس کرتے مسکرا کر بولی۔۔

آہاں کچھ زیادہ پیار نہیں آرہا ۔۔عالم اسکو مکمل اپنی قید میں لیتے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے بہت پاس لے جاتے ہوئے بولا اتنا پاس کے بولتے ہوئے اسکے لب نین کے لبوں کو مس کر رہے تھے۔۔نین اور وہ اسکے ہونٹوں کو نشیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

نین تو اسے پھر سے رات والی ٹون میں دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہوئے جارہی تھی جو عالم کے جذبات کو پھر سے بھڑکا رہے تھے۔۔

عالم اپنے جذبات پر قابو نہیں کرنا چاہتا تھا اس وقت تو بلکل بھی نہیں جب وہ یہ دن یہاں پر آخری بار گزار رہے ہیں۔۔پھر زندگی یہ موڑ پھر لائے نہ لائے کچھ علم نہیں ۔اسی لئے وہ اس لمحے کو اس پل کو کچھ اور دیر جینا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ لندن میں جب قدم رکھے گا تب وہ نین کے ساتھ اسطرح سے تو بلکل بھی وقت نہیں گزار پائے گا۔۔اور نہ ہی نین ایک ہی گھر میں ایک ہی روم میں رہنے والی تھی۔۔ہاں اب وہ اسکی طاقت تھی کمزوری نہیں اسنے اسے بھی ایک پاور فل گرل بنا دیا تھا جو اب ہر قدم اسکے ساتھ اٹھائے گی۔۔

اسی لئے وہ اسمیں مکمل کھوتا چلا جارہا تھا اور نین رات بھر تو اسے برداشت کرتی رہی تھی لیکن اب پھر سے اسے کرنا تھا کیونکہ یہ عالم کی محبت نہیں عشق تھا جو وہ اسپر اپنے انداز میں برساتا تھا۔۔موسلا دھاڑ بارش کی طرح ۔۔ہاں بس وہ اسمیں بہت جلدی بھیگ

جاتی تھی ۔۔اسی لئے نین کے لئے اسے برداشت کرنا تھوڑا مشکل تھا کیونکہ تیز بارش کی بوند جب جسم پر پڑتی ہے تو وہ نہ صرف رحمت بن کر برستی ہے پر بلکہ کرنٹ کی طرح چبتی بھی ہے ۔اسکا عشق کافی الگ تھا جو برف کے اولوں کی طرح گرتا ۔۔اور اوکے ٹھنڈ کے ساتھ درد بھی دیتے ہیں ۔۔اور وہ اگر کوئی عام لڑکی ہوتی تو کبھی اسے برداشت نہ کر پاتی اسی لئے تو اللہ نے اسے اتنا کمزور بنایا تھا کہ ایک دن عالم اپنا خون اسے دے دے اور وہ اسی کی طرح سٹرانگ بن سکے۔۔تاکہ وہ اپنے عالم کی شدت عشق کو سہہ سکے۔۔جو وہ سہتی تھی وہ بھی مجبوری سے نہیں خوشی سے ۔۔

---

عالم تو نین سے ایک بار پھر خود کو سیراب کر کے اٹھ چکا تھا۔۔لیکن نین تو خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی ظاہر ہے عالم نے اسے تنگ ہی اتنا کیا تھا کہ تھکن کی وجہ سے وہ دوبارہ سو گئی ۔۔جبکہ وہ باہر آگیا۔۔

اسے اپنی ملکیت میں واپس لوٹنا تھا کیونکہ اسکے ملک کو اسکی ضرورت تھی پہلے ہی وہ ٹرکس سیل کر دیئے گئے تھے اسے پہلے جا کر وہ بھجوانے تھے۔۔جیسے اب تک وہ بھجواتا آیا تھا۔۔اور یہاں ماہا بیوقوف مافیا والوں کو اس بات کی خبر بھی نہ تھی کہ وہ ان ہی کے بیچ رہ کر اپنے ملک کا لوٹا ہوا مال انسے واپس لے رہا تھا۔۔

لیکن کوئی ایسا دشمن جاگ اٹھا تھا جو عالم کے راستے کا کانٹا بن چکا تھا اور عالم کو اپنے راستے میں بکھڑے پھول پسند نہیں تھے تو پھر یہ تو کانٹا تھا جسے ہٹانا ہی نہیں اسے

اس دنیا سے ہی مٹا دینا اب عالم کا مشن تھا۔۔اسی لئے وہ لندن جانے کا حکم رافع کو دینے جانے والا تھا گو کہ اسکا۔ یہاں سے اور۔ نین کی قربت سے نکلنے۔ کا ارادہ۔ نہیں۔ تھا۔ اور نہ ہی دل۔ مگر جہاں بات اپنے وطن کی ہو وہاں دل اسکے لئے معنی نہیں رکھتا تھا۔۔۔وہ پھر وہی کرتا تھا جو اسکا ضمیر اسے کہتا تھا۔۔

اور ضمیر کی بات سن کر اس پر عمل کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی اسی لئے تو وہ ہر کسی میں نہیں بلکہ وہ قلیل میں شمار ہوتا تھا جو اپنے نفس کی نہیں ضمیر کی سنتے ہیں ۔۔۔

وہ فریش ہو کر باہر۔ آیا اور اسنے سب کو واپس لوٹنے کا حکم صادر کر دیا اور ایک کال ملائی ۔۔جسکا انتظام وہ بہت پہلے کر چکا تھا ۔۔

یہ لوگوں کے ساتھ مافیا میں بھی دھماکا۔ بننے والی خبر تھی تبھی تو وہ پرسکون تھا اسکے دشمن اسکی طاقت۔ کو مارنا چاہتے تھے اور عالم۔ اپنی۔ طاقت کا۔ ہی استعمال۔ کر رہا تھا۔ اب۔۔ تبھی۔ اسنے۔ کچھ دیر۔ فون پر بات کر کے چینج کرنے چلا گیا جب وہ باہر نکلا۔ تو۔ بلکل۔ پہلے کی طرح بلیک سوٹ میں وہ اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ۔ نکلا تھا۔۔

بلیک کوٹ کے نیچے بلیک ہی ہائی نیک پہنی ہوئی تھی۔۔ سلکی بالوں کو ماتھے پر لاپرواہی سے چھوڑے ہوئے تھے ۔۔

ایک ہاتھ پاکٹ میں تھا ۔۔جبکہ دوسرے ہاتھ میں ڈائمنڈ کی بندھی ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھا جہاں بارہ بج چکے تھے۔۔

جبکہ یہاں شام جیسا ماحول ہو چکا تھا سورج نہ نکلنے کے باعث ۔۔وہ باہر سنو میں کھڑا اپنے سیگریٹ کے کش کے مزے لے رہا تھا۔۔جبکہ اسکے پراویٹ۔ جٹ میں۔ گارڈز نے سارا۔ سامان۔ رکھ دیا تھا بس اب اسکے حکم کے منتظر۔ تھے۔ جو اسنے۔ دیا نہیں تھا۔۔وہ برف کے تودوں کو گھور۔ رہا تھا۔۔وہ اب زیادہ۔ بھاری۔ ہو چکے تھے کیونکہ۔ کل سے یہاں لگاتار ہی برف باری۔ ہوئے جارہی تھی۔۔

اسے یہاں کھڑے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر۔ گیا تھا۔۔ گارڈز مختلف جگہوں پر کھڑے اسکے۔ منتظر۔ تھے ۔۔کہ۔ پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز۔ آئی اور۔ اسنے پیچھے۔ مڑ کر دیکھا ۔۔نین۔ بھیگے۔ بالوں میں بلکل سفید رنگت لئے بے حد شرمندہ۔ دکھ رہی۔ تھی گال پر بکھری سرخی اسے مزید پرکشش بنا رہی تھی۔۔ مگر وہ پروپر ڈریسپ میں نہیں تھی۔۔

عالم نے ہاتھ۔ بڑھا کر۔ اسے۔ اپنے پاس۔ بلا لیا۔۔

Good morning. My soulmate..

نین کے لئے ان۔ الفاظوں۔ پر۔ یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ وقع اسے اپنی روح کہہ رہا تھا۔۔

جبکہ اسکی نگاہیں جھکی جارہی تھیں۔۔

عالم کو اسکی۔ شرمندگی کا۔ خوب۔ اندازہ۔ تھا تبھی وہ دلفریب مسکراہٹ لئے اسے ہی پر تپش نگاہوں سے تک رہا تھا ۔

عالم۔ نین اسکے سینے میں چھپتے۔ کچھ توقف سے بولی --

یس عالم ہمہ تن گوش ہوا--

پلیز ایسے مت دیکھیں نہ۔ مجھے شرم آرہی ہے۔

ہاہاہا ہا ہا ہا ---

۔نین نے کہا ہی تھا کہ عالم کا جاندار قہقہ گونجا ۔

مائی اسٹابری ۔۔امممممما۔۔وہ کہتے ہی شدت بھرا لمس اسکے گال پر چھوڑتا اپنے لب اسکے گال پر ہی جمائے اسکی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا جبکہ نین آنکھیں بند کئے دھڑکتے دل کے ساتھ محسوس کر رہی تھی ۔۔

عالِم نین ہم کچھ ہی وقت میں یہاں سے نکل جائیں گے واپس لندن جانے کے لئے ۔۔اور وہاں جاکر میں تمہیں بلکل بھی وقت نہیں دے پاؤں گا ۔۔اور ہو سکتا ہے تمہیں بھی مشنز پر جانا پڑے وہ بھی میرے بغیر ہی۔۔نین جو اسکی بات غور سے سن رہی تھی

وہ اسے گھورنے لگی۔۔بیبی ڈول ایسے مت گھورو تمہارا ہی ہوں فکر نوٹ۔۔عالم۔انکھ دبا کر بولا تو نین سٹپٹا گئی۔۔

نین دیکھو تمہیں ٹریننگ دی گئی ہے اسی لئے تاکہ تم بریو ہونے کے ساتھ ساتھ مظبوط بن سکو۔۔اور دیکھو اج تم ہو بھی ۔۔تو اب یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر مشن میں میں ہی تمہارے ساتھ جاونگا۔۔لیکن تم میرے بغیر بھی سیکس فل۔ہو کر لوٹو گی یہ میرا تم سے دعویٰ نہیں ہے بلکہ میں یہ پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔۔میں نے ٹرین کیا ہے تمہیں تو تم کبھی ہار نہیں سکتی۔۔عالم اسکے گال کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ایک مان سے کہہ رہا تھا جسپر نین نے اسے مایوس نہیں کیا۔۔بلکل عالم ایسا ہی ہوگا۔۔

بس اپنا ہمیشہ خیال رکھنا جہاں بھی جاؤگی یہ کبھی مت بھولنا کہ تم میری امانت ہو۔۔عالم اسے سینے میں دبوچے بولا۔۔عالم یہ بھی کوئی بھلانے والی بات ہے آپ بھی نہ ۔۔نین اسے آنکھیں دکھاتے بولی۔۔

اوکے سوری میڈم غلطی ہوگئی ۔۔عالم کے لفظ سوری کہنے پر جہاں وہ ٹھٹکی وہیں عالم اپنے الفاظ پر حیران ہوا ۔۔۔جس نے آج تک کسی سے سوری ورڈ نہیں بولا تھا وہ اس سے بنا کسی غلطی پر بھی کر رہا تھا۔۔

آں ۔۔تم ۔۔جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔۔پھر ہمیں نکلنا ہے ۔۔عالم پہلی بار گڑبڑایا تھا وہ وہاں سے چلا ہی گیا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی یہ سب کیا اور کیسے ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔

لیکن نین کو تو اسکے رویے پر ہنسی آرہی تھی ۔لیکن جلد ہی وہ سنبھل کر ریڈی ہونے لگی۔۔

تھوڑی دیر میں وہ جب باہر آئی تو عالم رافع کو ہدایات دے رہا تھا اسے اپنے ساتھ کھڑے دیکھ کر خاموش ہوا اور پھر رافع جٹ میں چلا گیا۔۔

بیبی ڈول چلیں پھر۔۔اپ پوچھ رہیں ہیں یا بتا رہیں ۔۔

عالم کبھی کسی سے کچھ نہیں پوچھتا بتاتا ہے ۔۔لیکن اپنی بیوی سے پوچھ رہا ہے۔عالم۔۔نین عالم کی بات پر کھلکھلائی۔۔

کیا آپکو پیار ہوگیا -- مسٹر عالم شاہ-- عالم اسے کوئی جواب نہیں دیتا بلکہ اسے اپنی بانہوں میں بھر کر جٹ میں آجاتا ہے جبکہ یہ سب تو نین کے لئے اتنا اچانک ہوا تھا کہ وہ سنبھل بھی نہ پائی اور اسکی باہوں میں آگئی-- جبکہ وہ اندر آنے تک اسے نیچے اتارنے کا کہتی رہی لیکن عالم کسی کی سن لے --آہسنہ-- ہو ہی نہ جائے کہیں--

افف توبہ آپ نہ --اپ بہت ہی برے ہیں --ارے سب دیکھ رہے تھے اور آپ سب کے سامنے نین اسی کے سینے میں منہ چھپائے اپنی شرم چھپانے کی ناکام سی کوشش کرتی اسے ڈانٹ رہی تھی جسکا عالم پر تو کوئی اثر ہوتا دیکھائی نہیں دے رہا تھا --

جانم ریلکس ہوجاؤ۔۔اب تو یہاں کوئی نہیں ہے دیکھو۔۔عالم اسے اپنے سینے سے نکالتے ادھر ادھر نظریں دوڑاتا بولا۔۔

جبکہ نین بھی اس پاس دیکھ رہی تھی جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

تو وہ چپ ہوگئی ۔۔

جبکہ عالم صوفے پر بیٹھ کر اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

جانم مجھے اپنے جیسے پیارے سے بیبی دے دو --جو ہمارے بعد ہمارے مقصد کو پورا کر سکیں--عالم-کی بات پر پہلے تو وہ لال ٹماٹر ہوگئی--لیکن اسے مقصد والی بات سمجھ نہ آئی تھی--

نہیں عالم شاہ ہماری اولاد اس مفیا ورلڈ سے بہت دور رہے گی میں ان پر اس دنیا کا سایا بھی نہیں پڑنے دونگی-- سمجھے اپ--نین ایک دم ہی سختی سے بولی--

نین تمہیں کیا لگتا ہے میں مافیا کنگ ہوں تو کیا واقع میں مافیا کی دنیا کو ہی اپنا سب کچھ مانتا ہوں --تو ایسا ہر گز نہیں ہے جانو--

تو پھر کیسا ہے نین دوبو بولی --اج وہ یہ حقیقت جاننا چاہتی تھی--

میں یہاں پر ہوں تو لیکن اس مافیا ورلڈ کے لئے نہیں بلکہ اسے ختم کرنے کے لئے --ہماری فیملی کے لئے ۔ہمارے اپنوں کے لئے ہمارے ملک کے لئے--جس سے آج ہم یہاں اتنے دور بیٹھے ہیں--اسکی وجہ ہے--میں ان میں رہ کر انکو ہی نگلتا چلا جاؤں --نین آئے دن کتنے ہی معصوم لوگ قتل کر دیئے جاتے ہیں --کتنے ہی بچے کتنی ہی لڑکیاں جو اپنی عزت گنوا دیتی ہیں اور وہ سب کون کرتا ہے یہ کتے --اور میں انہی کے لئے آیا ہوں --انہیں انکی جڑوں سے مٹانے --لیکن زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کب ساتھ چھوڑ جائے تو میرے پیچھے کوئی میرا وارث ہونا چاہیے جو اس مقصد کو پورا کر سکے --

عالم کی بات سن کر وہ جو پہلے ہی سے یہ نہیں مانتی تھی کہ برا ہے --اج اسے یقین ہو گیا تھا--عالم صرف یہ سختی کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھا تاکہ کسی کو اسپر شک نہ ہو--

ہاں عالم ایسا ہی ہوگا اللہ پاک آپکو کبھی مایوس نہیں کریں گے۔۔

نین مسکراتے ہوئے بولی تو عالم کو تسکین ملی ۔

پر آپ نے کہا ہماری فیملی کے لئے بھی۔۔کیا مطلب ہے آپکا اس سے ۔اور مسٹر آر میر نے بھی مجھ سے یہی بات کہی تھی کہ آپکے فادر میرے پاپا کے دوست تھے۔۔اور انکا ایکسیڈینٹ ہوگیا۔۔

آپ سب جانتے ہیں نہ عالم تو بتائیے نہ کیا ہوا تھا۔۔کون تھے میرے ممی پاپا کیسے انکی ڈیتھ ہوئی ۔۔اور جب آپ مجھے جانتے تھے تو یہ سب کیا تھا جو اب تک آپ کرتے آئے میرے ساتھ مجھے کیوں ان درندوں کے پاس اکیلے چھوڑے رکھا۔۔اور ائے بھی تو کس طرح سے۔۔بتائیے مجھے عالم شاہ میں جاننا چاہتی ہوں پلیز۔۔نین التجا کر رہی تھی اسکی آنکھیں عرک آلود ہوگئی۔۔

---

---

عرصے بعد جا کر گھر میں خوشیاں آئیں تھیں۔۔وہ خوشیاں جنکے لئے موم ڈیڈ یعنی سلطان شاہ اور مسسز سلطان شاہ شادی کے دس سال گز جانے کے بعد بھی وہ اولاد سے محروم

رہے ۔۔لیکن آخر اللہ نے موم ڈیڈ کی سن لی اور موم کی گود میں جڑواں بچے دے دیئے ایک سونیا اور دوسرا میں یعنی تمہارا عالم شاہ۔۔

جو ایک سیکنڈ ہی سونو سے بڑا ہے ،عالم کے انداز پر نین کی ہنسی چھوٹی ۔۔

آہاں بڑی ہنسی آرہی ہے۔۔عالم اسے ہنستے دیکھ خود کے مزید قریب کرتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

نہیں ۔۔ایسا تو کچھ نہیں ہے ۔۔اہمم تو پھر کیسا ہے ۔۔عالم ایک بھر پور جسارت کرتا ہے جس پر نین اسٹابری کی طرح سرخ پڑ جاتی ہے۔۔

عالم پلیز آگے بتائیں نہ پھر کیا ہوا ۔۔نین اسکے ہاتھوں کو پکڑتے منت بھرے انداز میں بولی۔۔

ہمارے ساتھ انہوں نے دس سال گزارے ۔۔اور اس دوران جب کچھ بڑا ہوا تو معلوم ہوا کہ ڈیڈ آرمی میں ہیں وہ ایک مشن میں تھے انکے ساتھ تمہارے ڈیڈ جو کہ میرے چاچا تھے۔۔واٹ۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔کیا آپ میرے ۔۔نین پر یہ بات کسی پہاڑ کی طرح ٹوٹ کر گری تھی۔۔

ہاں تمہارا ہی تھا ۔۔ہوں اور ہمیشہ رہونگا ۔۔عالم پیار سے بولا۔۔

اس مشن میں انہوں نے سارے سمگلر کو مارنا۔ تھا جو پاکستان سے لڑکیاں کڈنیپ کر کے لے جاتے تھے۔۔

لیکن اس مشن میں وہ صرف اکیلے نہیں تھے انکے ساتھ ہادی ،رافع،تالیہ،علینہ ان سب کے بھی موم ڈیڈ کا قتل کیا گیا وہ بھی بڑی ہی بے دردی سے۔۔ہم سب بچے گھر پر ہی تھے۔۔اسی لئے بچ گئے۔۔

جب وہ مشن پر تھے تب ہی چچی نے تمہیں جنم دیا اور جیسے جیسے تم بڑی ہوتی گئی چچا کو فیل ہونے لگا تم ہر چیز کو بڑی ہی جلدی ایڈوپٹ کر لیتی ہی ہو خاص کر تمہارا رجحان کمپیوٹر کی جانب بہت زیادہ ہوتا۔اسی لئے انہوں نے تمہیں اپنی ساس یعنی تمہاری نانی کے پاس پاکستان بھیج دیا تاکہ کسی کو تمہارے ٹیلنٹ پر شک نہ ہو۔۔اور وہ وہاں پر ہی

تمہیں بہت ہی قابل بنا سکیں۔۔لیکن وہ خود تو واپس نہ آئے پر انکی لاشیں دیکھ کر میں نے یہ عہد لیا تھا کہ اب انکا ادھورا کام میں اپنے طریقے سے پورا کرونگا دس سال ہی کی عمر میں میں نے اپنا بچپن کھو دیا۔ میں نے اپنی ذہانت کے بدولت بہت جلدی سب کچھ سیکھ لیا۔۔اور اس دنیا میں قدم رکھا۔۔جسکا آج میں کنگ ہوں۔ مسٹر آر میر نے مجھے ٹریننگ دی تھی۔۔اور میرے ساتھ ساتھ ہادی ،رافع بھی تھے جنہوں نے وہ سب سیکھا اور پھر اپنا انتقام پورا کیا۔۔اس دوران تم سے بھی غافل نہیں رہا۔۔ایک آدمی جو اسی حویلی میں تمہیں پروگرامنگ سیکھاتا تھا وہ میں نے ہی بھیجا تھا۔۔

ہاں تم پر ہر وقت میری نظر ضرور ہوتی تم کب کیا کرتی ہو کہاں جاتی ہو اور کون کون تمہیں وہاں ٹارچر کرتا ہے سب دیکھتا تھا اور کس ضبط سے دیکھتا یہ میں ہی جانتا ہوں۔۔

For more visit (exponovels.com)

نین اسکی ساری حقیقت سن کر دنگ رہ گئی۔۔اوہ تو مسٹر عالم شاہ آپ شروع سے ہی جب میری اتنی فکر کرتے تھے تو پھر وہ سب کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ۔۔۔

وہ سب ضروری تھا جان من اگر میں وہ سب نہ کرتا تو آج تم اس ٹریننگ میں سکسیسفل رہی۔۔

عالم۔۔اس سے پہلے کہ نین کوئی اور سوال کرتی عالم اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔

---

انکا پراویٹ جٹ پیلیس کے باہر اترا۔۔

نین حیران کن۔ اور حونک نظروں۔ سے۔ عالم کو۔ دیکھ رہی تھی۔۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔نین۔ نے اسکا۔ بازو۔ پکڑ لیا۔ مگر عالم۔ بے حد سنجیدہ تھا۔ اسکا مطلب نین کو۔ بھی۔ سنجیدہ۔ ہونا تھا۔۔اور نہ کوئی سوال۔ کرنا۔ تھا۔۔

تبھی وہ بھی اسکے۔ ساتھ۔ اٹھی۔ اور۔ دونوں باہر نکلے تو نین کی آنکھیں حیرت سے پھیل۔ گیئں۔ سامنے کامنظر۔ ہی کچھ ایسا تھا۔۔

جگہ جگہ کئی ممالک کے جھنڈے لگے تھے اور انکے پریزیڈنٹس مسٹر۔ عالم۔ کے لئے۔ کھڑا۔ تھے۔وہ سب عالم کے استقبال کے لئے کھڑے تھے یہ سوال سب کے ہی ذہنوں میں گردش کر رہا تھا۔۔

نین نے عالم۔ کے بازوں پر گرفت سخت کی تو عالم نین کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔

جس سے نین تھوڑا شرمندہ۔ ہوئی لیکن۔ پھر۔ پراعتماد ہوکر اسکے ہم قدم ہو لی۔۔

For more visit (exponovels.com)

نین نے اردگرد نگاہ دوڑائی کیمرے کی ٹھک ٹھک۔ اور میڈیا پریس۔۔ سب انکے ارد گرد جمع تھے۔۔جبکہ نین عالم کے لئے متفکر ہوئی کیونکہ۔ میڈیا تو اسکے پیچھے پڑا ہوا تھا۔۔اور اب وہ سب یہاں پر۔۔

اسنے عالم کی جانب دیکھا تو اسے لا پرواہ بنا کھڑا پایا۔۔جبکہ میڈیا والے اسے اپنے اپنے کیمروں میں قید کرنے کے لئے بے چین تھے۔۔جیسے وہ کوئی سوپر سٹار ہو۔۔

یہ مناظر نین کے لئے کافی حیران کن تھے۔۔

البتہ عالم اب انکی جانب بڑھ گیا نین نے تھوک نگلا۔۔

جبکہ نین کے ساتھ۔ ساتھ میڈیا۔ بھی متجسس تھا کہ عالم کے پیلیس میں پریذیڈنٹ کیا کر رہے تھے ۔وہ سب سوال کرنے کے لئے بے چین تھے۔۔

وہ سب عالم سے ایسے مل رہے تھے جیسے وہ انکا پارٹنر ہو۔۔اور وہ کوئی لیگل لیکن یہ کیسے پوسبل ہو سکتا ہے کیا وہ سب اندھے تھے جو اسے مل رہے تھے وہ بھی اسی کی جائےپناہ میں ۔۔جبکہ یہ بات ان سے چھپی نہ تھی کہ وہ ایک مافیا کنگ ہے ۔۔

جبکہ عالم کا اطمینان۔ قابلِ دید تھا۔

ہم سب معزرت کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ سمجھ نہیں آرہا کہ آپ سب یہاں پر کیوں ہیں ۔۔رپیورٹرز کی سوالوں کی بوچھاڑ شروع ہو چکی تھی

کیا مطلب ہم یہاں کیوں ہیں ۔۔کیا ایک شریف اور لندن کے بزنس ٹائیکون کے پیلیس میں آنے میں کوئی برائی ہے ۔۔ایک پریزیڈنٹ جو کہ رشیا کا تھا نے اس رپیوٹر کو جواب دیا۔۔جس پر وہ من کھولے انہیں دیکھتا گیا۔۔

مگر لوگ جانتے ہیں سر یہ مافیا۔۔دوسرے نے ہمت کرتے کہا جو سب ہی کہنا چاہتے تھے۔۔

ابھی وہ رپوٹر بول ہی رہا تھا کہ اسکرین پر ڈاکومنٹس شو ہونے لگے جو سارے لیگل تھے۔۔وہ سب ہی دنگ رہ گئے۔۔

سر آپ کس طرح اپنے آپ۔ کو ایک مافیا کنگ سے سیاسی لیڈر ثابت کر سکتے۔ ہیں ۔اپ لوگوں کے دماغوں نے مجھے مافیا کنگ بنایا۔۔

ورنہ یہ بات میں نے کبھی اپنی زبان سے۔ سے تو۔ نہ کہی کہ میں مافیا کنگ ہوں۔۔۔عالم نے۔ شاطر نظروں۔ سے ان سب کو دیکھا۔۔لوگ حیران تھے۔۔اگر بجلیاں لوگوں۔ پر گیریں تھی۔تو غلط نہیں تھا۔۔

نین اسکی ذہانت پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔کس قدر جادوگیری سے اسنے۔ لوگوں کو ٹریپ کر لیا تھا۔۔ اسکے۔ بعد وہاں سے کوئی سوال نہیں اٹھا۔۔

جبکہ عالم سمیت باقی سب بھی تھینکیو کہتے چلے گئے۔۔

نین اسکے ساتھ تھی۔۔

سارے پریس والے تو چلے گئے تھے پیچھے وہی سارے رہ گئے تھے۔۔عالم انہیں لئے اندر چلا آیا۔

وہاں کھانے کا ایک الگ دور چلا ۔۔

اسکے بعد وہ سب بھی چلے گئے۔۔

جبکہ نین اپنے شاطر ہسبینڈ پر کافی حیران تھی۔۔مطلب وہ اسکے سنگ رہ کر بھی اتنے دن اپنے کام سے غافل نہ رہا تھا ۔۔اور یہ جو کچھ بھی اسنے کیا تھا بہت بڑی کامیابی تھی۔۔جو کہ اسنے بہت کم وقت میں پائی تھی۔۔

حیران تھی نہیں تھا اسکا سارا خاندان ،پورا لندن خود۔ اسکی ذہانت کا آج قائل ہو گیا تھا ہاں وہ۔ چھپا نہیں تھا کسی سے بھی کیونکہ وہ کسی سے ڈرتا نہیں تھا وہ تو اس بارود کو بنانے کے لئے کچھ دن اس دنیا سے کٹ کے رہا تھا اور جب یہ بارود ان پر گرا تھا تو

سب ہی جب اسمیں ایسے گم ہو گئے تھے کہ خود کو ڈھونڈنا بھی انکے لئے مشکل ہو گیا تھا

۔

واٹ آ شوٹ مین ۔دایان نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ایل سی ڈی پر بے حد سنجیدگی اور۔ وجاہت سے بھر پور شخص کو اسکی کنفیوز وائف کے ساتھ دیکھا۔ تو۔ اسکو۔ عالم کی ذہانت پر خیر پہلے بھی کوئی شک نہیں تھا اب تو وہ اور بھی زیادہ اسکی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا جبکہ رافع اسے مرسیڈی میں بیٹھنے سے پہلے ہی اپنی خوشی کا اظہار زور سے اسے ہگ کر کے کیا تھا وہ جو سمجھ رہا تھا کہ عالم کسی بڑی مصیبت میں نہ پھنس جائے یہاں سے نکل کر لیکن عالم نے تو مصیبت کو ہی ڈرا دیا تھا۔۔

عالم بھی سب کے جانے کے بعد نین کو لئے وہاں سے باہر آگیا تھا۔۔جبکہ پیلیس میں انکے علاؤہ کوئی نہیں تھا۔۔پیلیس والوں سے انکی ابھی ملاقات نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی کسی اور سے۔۔عالم کہاں جا رہا تھا اسے لے کر یہ تو نین بھی نہیں جانتی تھی بٹ وہ خوش تھی باقی سب سے ملنے کے لئے۔۔اور انکے ری ایکشنز دیکھنے کے لئے۔۔

نین نے مرسیڈی سے باہر دیکھا تو اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔وہ گھر نہیں۔ بہت ہی۔ شاندار محل لگ رہا تھا

اتنا ہرا بھرا سا لان جہاں ہر قسم کے۔ پھولوں کے۔ چھوٹے بڑے گملے قرینے سے رکھے۔ تھے پتہ نہیں کتنے قسم۔ کے تو درخت بھی کھڑے تھے جسمیں بہت سے قسم کے۔ پھل بھی لگے تھے صبح صادق کے وقت کا یہ منظر آنکھوں کو تراوٹ بخش رہا تھا۔۔ایک سکون

سا اندر تک سرایت کر گیا تھا ۔۔رنگ برنگے ہر قسم کے پھولوں کا یہ بڑا سا۔ باغ اس قدر حسین اور دلکش لگ رہا تھا کہ وہ اس سر سبز ہریالی میں کھو سی گئی ۔۔اور اس قدر بڑے سے سر سبز لان کے بیچ وہ کانچ ک ،اینٹوں،اور ماربل سے مزین عالی شان محل اس سر سبز و شاداب سے ہریالی کی شان بڑھا رہا تھا اس محل۔ کا پورچ ہی اتنا بڑا تھا کہ ہر ماڈل کی گاڑیاں وہاں قطار سے کھڑی تھیں۔ایک پل کو تو نین کو اپنی ذات عالم کو دیکھتے ہوئے بہت چھوٹی سی لگی۔۔وہ کتنا بڑا رئیس زادہ تھا دنیا کی ہر چیز اسکے قدموں میں تھی اور اسکے پاس کچھ بھی تو نہیں تھا ۔۔سوائے ایمان کے ۔بس اسی سوچ نے اسے اپنے چھوٹے ہوتے دل کو مظبوط ہوتے محسوس کیا دنیا کی دولت اگر اسکے پاس نہ تھی تو کیا ہوا اسکے پاس ایمان تھا جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔۔

For more visit (exponovels.com)

جانم یہ سب آپکا ہی ہے --پوری لائف اب یہی پر رہنا ہے تم نے میرے ساتھ میری پناہوں میں ۔ تو جی بھر کر دیکھ لینا لیکن فی الحال مجھ غریب پر رحم کھاؤ اور مرسیڈی سے نیچے اترنے کی تھوڑی سی مشقت کر لیں اور اگر نہیں من تو یہ میرے لئے اور بھی اچھی بات ہوگی کیونکہ پھر میں تمہیں اپنی بانہوں میں اٹھائے ہی لے چلوں گا بعد میں گلہ مت کرنا کہ سب دیکھ رہے ہیں--عالم کی آواز پر اور اسکے لفظوں پر وہ جی بھر کے شرمندہ ہوئی تھی اور دل ہی دل میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگی تھی--

عالم شاہ گاڑی سے نیچے اترا تو نین بھی۔ اپنی۔ لونگ فراک کو سنبھالتی اتری--کاریڈار پار کرتے ہوئے وہ اس محل میں۔ داخل ہوئے تھے--

عالم نے تو ایک سکون بھرا سانس خارج کیا اپنی ملکیت میں آکر جو سکون ملتا ہے وہ تو مالک ہی جانتا ہے ۔۔عالم اسکا۔ ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ لئے۔ آگے بڑھنے لگا۔۔جبکہ نین تو بس۔ اس پاس دیکھنے میں مگن تھی۔۔

عالم سیدھا اپنے خوفیا محل میں آگیا جسکے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا اور اسکے سارے ریکارڈز یہیں پر تھے۔۔اسی لئے اسے مسٹر آر میر کے پیلیس پر ہونے والی ریڈ پر کوئی پرابلم نہیں ہوئی کیونکہ اس میں ایسا کچھ بھی نہ تھا جو انکے ہاتھ لگتا تو انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتا۔۔

عالم اسے لیئے سیدھا اپنے روم میں آگیا نین اسکا شاندار کمرہ دیکھ کر شاکڈ تھی وہ بہت ہی کشادہ ، اور خوبصورت کمرہ تھا ۔۔ڈارک بلیو اور وائٹ

combination

میں تھا والز بلیو تھی جبکہ چھٹ وائٹ اور پردے بھی وائٹ ہی تھے۔۔کمرے میں آؤ تو سامنے ہی لگژری وائٹ صوفے اور انپر بلیو کشنز رکھے تھے۔۔سامنے ہی کانچ کی خوبصورت سا ٹیبل تھا۔۔اور وہاں سے اگے آؤ تو جہازی سائز بیڈ تھا جسپر وائٹ بیڈ شیٹ اور وائٹ ہی کشنز جبکہ کمفرٹ بلیو کلر میں تھا۔۔سائڈ ٹیبل کانچ کے ہی تھے ۔ اسکے ساتھ ہی تھوڑی سی مسافت پر سنگھار میز تھا جو کہ وائٹ تھا۔۔وہاں سے وال کے رائٹ سائڈ پر ہی جاؤ تو دروازہ تھا جسے نین نے فوراً سے کھول کر چیک کیا تو سامنے بہت ہی خوبصورت سا چینجنگ روم تھا جسمیں وائٹ ہی لگژری الماری تھی۔۔جسمیں یقیناً اسکے کپڑے ہونگے۔۔لیکن یار واشروم کہاں ہے ۔۔وہی نظر نہیں آیا ابھی وہ سوچ کر مڑی ہی تھی کہ سامنے ہی وائٹ دروازہ تھا جسے اسنے کھولا تو منہ کھولے واشروم کو دیکھنے لگی ۔۔واشروم فل وائٹ ہی تھا۔۔وائٹ ماربل وائٹ ہی باتھ ٹب وائٹ ٹاول ۔۔اور وہ واشروم کم اسے کمرہ زیادہ لگا وہ بڑا واشروم تھا۔۔وہ واپس سے روم میں آگئی جہاں عالم اس وقت تو نہیں نظر آیا اسے۔۔

اب یہ کہاں چلے گئے۔۔نین لبوں پر شہادت کی انگلی رکھے خود سے بولی۔۔اور پھر نیچے کی جانب بھاگی۔۔وہ لاونج میں ہی صوفے پر بیٹھا تھا جہاں باقی سب بھی جمع تھے۔۔وہ انسب سے ملی اور سب ہی عالم کو داد دے رہے تھے۔۔

کل رات ہماری ویڈنگ پارٹی ہوگی جسمیں پورا لندن مدعو ہونا چاہیے ۔۔پارٹی آر میر پیلیس میں ہی ہوگی۔۔تاکہ سب کو لگے میرا ٹھکانہ صرف وہی ایک جگہ ہے۔سب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔۔اج کا لنچ سب اکھٹے ہی کریں گے۔۔تو آپ سب یہیں پر رہیں لنچ کے بعد اپنے اپنے کاموں میں سب لگ جانے چاہئیے ۔۔عالم آڈرز دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔نین کو تو لڑکیوں نے گھیرے میں لے لیا اور اسے عالم کو لے کر خوب تنگ کیا۔۔نین کا تو شرم سے برا حال ہو گیا۔۔اخر انہوں نے اسکی جان چھوڑ ہی دی ۔۔پھر

سب نے ساتھ میں لنچ کیا اور پھر سب ہی چلے گئے۔۔اخر کو عالم کی پارٹی کے لئے بہت سی تیاریاں کرنی تھیں انہیں۔۔

جبکہ عالم روم میں چلا گیا تھا تو سب کے جانے کے بعد وہ بھی روم میں ہی آگئی ۔۔عالم۔شرٹ لیس تھا اس وقت شائد وہ آرام کرنا چاہتا تھا۔۔وہ بھی اپنے کندھوں سے شال اتارتی حجاب کھول کر سائڈ پر رکھتی چینجنگ روم میں آگئی جہاں اسکے لئے ڈریسز آگئی تھی پتہ نہیں کب آئیں تھیں لیکن یہاں پر موجود تھیں نین نے ان میں سے ایک ہلکا پھلکا سا ڈریس نکال کر زیب تن کیا۔۔پھر وہ عالم کے پاس آکر لیٹ گئی جہاں وہ اپنی آنکھوں پر بازو رکھے ہوئے ٹانگیں پھیلائے لیٹا ہوا تھا۔۔نین کو لگا وہ سونا چاہتا ہے اسی لئے اسنے اسے مخاطب نہیں کیا۔۔اور سائیڈ پر ہو کر لیٹی تھی۔۔عالم نے کافی دیر ویٹ کیا کہ وہ اسکے سینے میں آکر سر رکھے گی اور عالم کو طمانیت بخشے گی لیکن ایسا نہ ہوا تو وہ

خود ہی اپنی اسٹابری کو بازوؤں میں بھرے اپنے اوپر لٹا گیا۔۔وائفی کی جگہ یہاں ہے جانم وہاں فاصلے پر نہیں ۔۔عالم کی بات سن کر وہ جھنپ گئی۔۔ایم سوری ۔۔وہ ہلکا سا سوری بول کر سونے لگی ۔۔کیونکہ اسے بہت نیند آرہی تھی اور عالم کے سینے پر سر رکھ کے تو جیسے اسے نیند سے نکلنے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔ اب بھی وہ بہت جلد نیند کی وادیوں میں کھوتی چلی گئی۔۔عالم نے بھی اسے ڈسٹرب نہ کیا۔۔کیونکہ وہ کافی وقت سے جاگ رہی تھی ۔۔

---

آج صبح سے ہی موسم کافی خوشگوار تھا۔۔

جہاں وقفے وقفے سے ہوتی بوندا باندی نے ٹھنڈ۔ میں خاطر خواہ اضافہ کیا وہیں۔ ہر منظر جیسے نکھر سا گیا۔۔ یہ کوئی شام کے چھ ساڑھے چھ بجے کا وقت تھا۔ لیکن بادلوں کی وجہ۔ سے شام بھی رات۔ کا سا سماں لگ رہا تھا ۔ اسپر نزاذ ٹھنڈی برف سی ہوائیں موسم۔ کو مزید دلکش بنا رہی تھیں۔۔

ایسے میں جب پورا شہر موسم کو انجوائے کر رہے تھے وہ ڈھیر سارے لوگوں پر مشتمل گروپ بے حد مصروف سا نظر آرہا تھا کیوں نہیں آتا آخر کو عالم شاہ نے پارٹی رکھی تھی ۔۔ جسمیں دنیا والے اس حسین جوڑے کو دیکھیں گے ۔۔جسے دیکھنے کے لئے وہ سب ناجانے کب سے بےتاب تھے۔۔

پورے آر میر پیلیس کو سرخ گلابوں سے سجایا گیا تھا جبکہ داخلی دروازے سے فلور۔ کے دوسرے وسط سے فلور کے وسط تک۔ سرخ گلابوں سے۔ روش بنائی گئی تھی۔۔ جو کہ۔ سیدھا اس خوبصورت دل کی شکل کے دائرے سے ملتی تھی۔۔جسے کینڈلز کی مدد سے بنایا گیا تھا۔۔

اس دائرے کے کچھ فاصلے پر ایک عدد گول میز دو کرسیاں موجود تھیں جن کے چاروں اطراف گلاب کے پھول بکھرے۔ ہوئے تھے ۔۔

چونکہ سرخ۔ گلاب محبت۔ کی علامت۔ سمجھے جاتے ہیں چناچہ ان سب نے انہیں ہی استعمال کیا تھا۔۔۔۔

پیلیس کے تیسرے۔ فلور پر کچھ ملازم ہاتھوں میں سرخ گلاب کی پتیوں کی باسکٹ لئے موجود تھے۔۔

عالم اور نین بھی وہاں آگئے تھے لیکن نین یہ سب نہیں دیکھ پائی تھی کیونکہ وہ لوگ صبح ہی یہاں پر آگئے تھے نین کو عالم اپنے روم میں ہی لے گیا تھا۔۔اور خود کام کا کہہ کر باہر آگیا۔۔

نین کو تیار کرنے کے لئے بیوٹیشن شام کو سات بجے ہی آگئی تھی۔۔نین کی نیچرل بیوٹی دیکھ کر وہ بہت امپریس ہوئی اسی لئے اسنے بھی میک اپ نہیں کیا وہ کرنا تو چاہتی تھی لیکن نین نے خود ہی منع کر دیا نین ریڈ کلر کے کامدار لہنگے میں بہت ہی غضب ڈھا رہی تھی وہ بھی بنا میک اپ کے ۔لمبے سلکی بالوں کو پیارے سے ہیئر اسٹائل میں مقید کیئے

سر پر دوپٹہ سیٹ کیا گیا ۔۔جیولری بہت ہی نادر اور خوبصورت تھی۔۔ساری جیولری ہی ڈائمنڈ کی تھی ۔۔پیارا سا نیکلس ،کانوں میں پیارے سے ڈائمنڈ کے ہی ائیر رنگز ،ایک ہاتھ میں ڈائمنڈ بریسلٹ دوسرے میں ڈائمنڈ کی ہی بینگل جو کہ چار تھی ان میں ریڈ کلر ہی نگ بھی تھے جو اس سیٹ کو نکھار رہے تھے۔۔ساتھ فنگرز میں رنگز ۔۔پاوں میں سینڈلز پہنے وہ بلکل تیار تھی ۔ساتھ ہی لڑکیاں اسے دیکھنے کے لئے اسکے روم میں ہی آگئی ۔اور اکر دنگ رہ گئی یہ حسن تو انہوں کہیں بھی نہ دیکھا تھا۔۔جو بنا میک اپ کے تھا۔۔انا کے اندر تو پھر کیڑا تھا جو ہلکورے کھا رہا تھا کہ کچھ تو میک اپ کو بھی اسکے بیوٹی فل فیس پر لگا کر اسے سیراب کرنے دو ۔اسی لئے نین کے کافی منع کرنے کے بعد بھی اسنے ریڈ لپ اسٹک لگا ہی لی۔۔جس میں نین کی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہوگیا واؤ بھابھی سچ میں آپ تو بجلیاں گرا رہے ہو آج تو پکا برو گئے کام سے۔۔علینہ نے دل سے تعریف کرتے ساتھ ہی اسے چھیڑا جسے نین شرما گئی۔۔

ائے ہائے یہ شرم --بہت ہی ظالم چیز ہے--تانیہ نے بھی چٹکلا چھوڑا--

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو--اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے --امین --نین نے سونیا کے دعا دینے پر دل ہی دل میں امین کہا --

ہاں دانی تم بہت خوبصورت ہو تمہاری صرف صورت ہی نہیں سیرت بھی بہت پیاری ہے--تالیہ اسکی دل سے مشکور تھی کیونکہ اسنے جو کیا تھا وہ معافی کے لائق تو ہرگز نہیں تھا لیکن نین نے اسے پھر بھی معاف کر دیا تھا اور اسکے ساتھ ایسے بی ہیو کرتی جیسے کبھی انکے درمیان کچھ ہوا ہی نہ ہو--

بہت شکریہ تم سب کا ۔۔نین نے دل سے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور تم سب بھی بہت پیارے اور بہت اچھے ہو۔۔ تھینکس بھابھی ۔۔

کیا میں اپنی پیاری سس کو دیکھنے اندر آسکتا ہوں۔۔عفان نے روم میں جھانکتے ہوئے بے تابی سے پوچھا جسپر سب ہی ہنس دیں کیونکہ وہ نین کو ہی دیکھ کر اجازت مانگ رہا تھا نین نے بھی مسکراتے اسے اندر انے کی اجازت دے دی ۔۔

بیوٹی کیا ہوتی ہے یہ تو آپکو دیکھ کر ہی احساس ہوتا ہے۔۔کس قدر خوبصورت ہمارے رب کا بنایا گیا شاہکار ہیں اپ۔۔عفان زیادہ فلمی ہونے کی ضرورت نہیں ۔۔انا اسکے کان پکڑے بولی ۔۔اوچ اوہ ظالم عورت میرے کان تو چھوڑو میں اپنی بہن کی پارٹی والے دن اپنا یہ نقصان تو تمہارے ہاتھوں سے نہیں کروانا چاہتا۔۔عفان درد میں مبتلا ہونے کی

ایکٹنگ کرتے فل ڈامہ بازی کرتے بولا۔۔کیا تم نے مجھے عورت کہا ۔۔صبر کرو کان کیا تمہیں ہی میں نہیں چھوڑوں گی۔۔انا کے تو سر پر لگی تلوں بجھی والی حالت ہوگی۔۔باقی سب انکی نوک جھوک کو انجوائے کر رہی تھیں جبکہ عفان تو اپنی جان بچانے کے چکر میں وہاں سے سرپٹ بھاگا ۔۔

عفان کے بچے آج تو میں تجھے نہیں چھوڑنے والی ٹھہر جا تو چپڑگنجو۔۔انا اسکے پیچھے بھاگتے بولی۔۔ارے شادی ہوئی نہیں تونے بچے پہلے پیدا کردیئے میرے ابھی تک اتنا بھی گناہگار نہیں ہوا کہ ناجائز اولاد لاتا پھروں۔۔عفان کے جملوں پر تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ہاں البتہ باقی سب منہ کھولے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں پھر ہنس دیں۔۔یہ کبھی نہیں سدھرے گا۔۔تانیہ کو اسکی حرکتوں پر خوب آگ لگ گئی۔۔

انا اسکے پیچھے بھاگ ہی رہی تھی لیکن میکسی کی وجہ سے بھاگنے میں دشواری ہورہی تھی تبھی وہ کسی سے زور سے ٹکرائی سامنے والے کو دیکھا خود کو ڈھیروں کوسا ۔۔

راف۔۔رافع اپ۔۔اپ۔۔یہاں ۔۔اسے سے تو بولا بھی نہیں جارہا تھا ۔

یہ بھوتنی بنے کہاں بھاگی جارہی تھی ۔۔تمیز سے نہیں چل سکتیں کیا تم۔۔رافع کو اسپر بہت غصہ آیا تھا کیونکہ وہ میک اپ سے چڑتا تھا ۔۔اور انا کو میک اپ کرنا اتنا ہی پسند تھا جبکہ اسے میک اپ کی بلکل بھی ضرورت نہیں تھی۔۔تضاد رافع کے منہ سے خود کے لئے لفظ بھوتنی سن کر تو وہ جو پہلے ہی عفان پر غصہ تھی اب مزید تپ گئی۔۔

کیا۔۔کہا اپ۔ نے میں۔۔ بھوتنی لگ رہی ہوں۔۔۔وہ حیرانی سے دوبارہ بولی۔۔ہاں۔۔

تو پھر آپ بھی کسی بھوت سے کم ہر گز نہیں ہیں۔۔سنا آپ نے بنا ڈرے جواب دے گئی۔۔جس پر رافع کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

آر یو اوکے۔۔آئی برو آچکا کر پوچھا گیا انا ایک پل تو اسکے انداز پر گھبرائی لیکن پھر خود کو مظبوط ظاہر کرنے لگی اندر سے وہ کس قدر کانپ رہی تھی اپنے زبان چلنے پر یہ تو اسکا دل ہی جانتا تھا۔

ہاں مجھے کیا ہونا ہے ۔۔اسنے حیرانگی سے کہا۔۔

کمرے میں چلو جاکر یہ جو پوچا اپنے منہ پر ملا ہوا ہے نہ اسے صاف کر کے آؤ ۔۔ سخت زہر لگ رہی ہو اس وقت تم مجھے ۔اور اگر تم نے خود نہیں کیا صاف تو میں آجاؤنگا اور بنا کسی لحاظ کے ہی اپنے طریقے سے کرونگا اور یقین مانو تمہیں میرا طریقہ بلکل بھی پسند نہیں آئے گا۔۔رافع کے وارننگ دیتے پر تپش لہجے پر وہ سیدھا روم میں بھاگی لیکن جلدی سے واشروم میں جاکر بند ہوگئی۔۔افففف اللہ جی کیا ضرورت تھی آپکو مجھے انسے باندھنے کی ایک نمبر کے کھڑوس ہیں یہ ۔۔میری ہر چھوٹی چھوٹی خواہشات کا قتل کرنے والے۔۔مجھے نہیں چاہیئے ایسا شوہر ۔۔انا روتے ہوئے آئینے میں دیکھتے اپنا دل کا غبار نکال رہی تھی ۔جبکہ اسکی یہ باتیں کوئی بڑے غور سے سن رہا تھا۔۔

---

نین کو لیئے وہ نیچے اوپن فلور میں آگئی تھیں ۔۔جہاں انہوں نے وہ سب ارینج کیا تھا ۔۔نین تو وہ سب دیکھ کر ہی مسمرائز ہوگئی۔۔عالم نے آکر اسکا ہاتھ تھام۔لیا تو وہ لڑکیاں ساءڈ پر ہوگئیں۔۔حال میں فل اندھیرا تھا سپوٹ لائٹ ان پر پڑ رہی تھی ۔۔وہ اندر آرہے تھے اور سب ہونقوں کی طرح انہیں دیکھ رہے تھے کچھ کی نظر میں جلن تھی تو کچھ میں حسد تو کچھ میں خوشی ۔۔ وہ سب سے لاپروا اپنی بیوی کے سنگ چلا آرہا تھا وہ دونوں ہال میں اینٹر ہوئے تو انپر پھولوں کی برسات ہوئی نین کو یہ سب ایک خواب ہی لگ رہا تھا ۔۔

وہ دونوں ساتھ میں مکمل لگ رہے تھے۔۔ وہ کوئی پرنس اور پرنسس ہی لگ رہے تھے اس سے پہلے وہ سٹیج پر جاتے میڈیا اس سے کچھ سوال کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

سر آپکی وائف--اج پروپر اناؤس ہوگئیں۔ ہیں--اب آپ۔ ہمیں۔ بتائیں کے خوشخبری کب ملے گی-- --یہ عالم کے سوپر رپیوٹر تھے آج اسنے کسی تلخ بات کاجواب۔ نہیں دینا تھا۔ عالم۔ کا قہقہ ابھرا --پہلی بار لوگ اسکا قہقہ سن رہے تھے--جبکہ نین تو سرخ سی ہوگئی--

بہت جلد --ٹائگر اینڈ مائی اسٹابری پرنسس کا پرنس چارم ۔

بہت جلد یہ۔ خوشخبری۔ ملے گی۔ آپ لوگوں کو--

اسنے خوش باش ہو کر کہا ۔ وہ جانتا تھا۔ اسکے مسکرانے سے ہی دشمنوں کو آگ لگ جاتی۔ ہے خیر وہ جس کمی کی وجہ سے اسے اسکی نشست سے ہٹانے کی کوششوں میں

تھے وہ اب پوری ہونے والی تھی۔۔جب بیوی آگئی تھی تو بیبی آنے میں کتنی دیر لگنی تھی۔۔

---

انا نے فیس ابھی تک واش نہیں کیا تھا۔۔وہ ایسے ہی واشروم سے باہر آگئی اور سامنے اپنے جن کو دیکھ کر ڈر گئی۔۔سچ ہی کہا تھا میں نے یہ نہ کسی جن سے کم تو ہر گز نہیں ہے اب پھر سے ٹپک پڑے افف میرے اللہ جی اب میں کیا کروں یہ تو میک اپ دھلوا کر ہی دم لیں گے۔۔

رافع اسے کچھ نہیں بولا بلکہ سیدھا اسکے قریب آکر اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے ساتھ لگا کر اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا جبکے چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔۔لیکن انا جو اسکی آنکھیں

ایک الگ ہی کہانی سنا رہیں تھیں۔۔جس پر وہ یقین نہیں کر سکتی تھی۔۔رافع اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر انا کے سرخ ہونٹوں کو جو لپسٹک سے سجے تھے اپنی قید میں لے کر شدت بھرا لمس چھوڑتے اسکی سانسوں کو اپنے اندر انڈیلنے لگا جبکہ انا تو شاک تھی لیکن اسے اسکا یہ لمس برداشت سے باہر ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا وہ اسکے ہونٹوں کو آج کاٹ ڈالے گا انا نے بہت جدو جہد کی اس ظالم جن سے خود کو چھڑوانے کی لیکن ناکام رہی اسکی گرفت سے نکلنا اس نازک اندام کے بس سے باہر تھا۔۔اسی لئے خود کو اسکے رحم و کرم پر چھوڑتی وہ اب نڈھال ہو چکی تھی۔۔رافع اپنا غصہ اسکے نازک نرم لبوں پر نکال چکا

تو اس کے لبوں کو آزادی بخشی ۔۔انا تو آزادی ملتے ہی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔جو ایسا لگ رہا تھا بند ہوگئی ہوں۔۔

رافع کی شرٹ کو وہ اپنی مخروطی انگلیوں میں جکڑے اسی کے سینے میں منہ چھپائے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

جبکہ رافع نے کچھ نہ کہا تھا اور نہ اسے خود سے دور کیا۔۔انا کو جب ہوش آیا تو وہ خود ہی اسے الگ ہوکر اسے غصے سے گھورنے لگی۔۔جسپر رافع نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو۔۔ عقل ٹھکانے نہیں لگی تو پھر سے۔۔انا اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے خود ہی نظریں جھکا گئی۔۔جاکر اب جو ملبہ بچا ہے اسے اچھے سے دھو کر آؤ۔۔رافع کے کہتے ہی وہ فوراً سے واشروم میں گھس کر جلدی جلدی مل مل کر منہ دھونے لگی۔۔منہ

دھو کر اچھے سے فیس ٹاول سے خشک کیا اور باہر آگئی۔۔گڈ۔۔اب انسان کی ہی بیوی لگ رہی ہو۔۔

ہنہ خود کو انسان کہہ کر معصوم سے انسانوں کو شرمندہ تو مت کریں ۔۔کہا تو آنا نے دل۔میں تھا مگر کم بخت قسمت کا کیا کرتی جسنے پھنسا دیا تھا اسے اس جن کے چنگل میں ایک بار پھر سے۔۔کیونکہ زبان سے جو بول دیا تھا۔۔

رافع اسکا بازو پکڑے اسے دیوار سے لگا کر اس پاس ہاتھ رکھ کر اسکے تمام راستے بند کر دیئے۔۔۔انا کی سانسیں پھر سے اتھل پتھل ہونے لگیں۔۔تو تم کہنا چاہتی ہو کہ میں انسان نہیں ہوں رائٹ ۔۔تو پھر بتا دو کہ کون ہوں میں۔۔

جن ۔انا کی زبان ایک بار پھر پھسلی۔۔افف بیڑا غرق ہو تیرا۔۔زبان کی بچی ۔۔مروا کر ہی رہے گی آج تو تو مجھے۔۔مسسز انا نے تو زبان کو بھی نہ چھوڑا تھا۔۔

جن ۔۔رئیلی۔۔تو پھر واقع غلط کہہ دیا تو پھر آپ تو ایک جن کی وائف کی طرح لگ رہیں ہیں۔۔صرف اپنے رافع جن کی وائف۔۔رافع اسکے بے حد قریب ہو کر بولا کہ بولتے اسکے لب انا کے لبوں سے مس ہو رہے تھے ۔۔

وہ کہہ کر مزید وہاں رکا نہیں چلا گیا مگر انا پر اپنا سحر پھونک کر گیا تھا وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں روم سے نکل گئی ۔۔جبکہ اسے اسطرح بنا میک اپ کے دیکھ وہ ساری ہی ٹھٹکی تھیں کیونکہ سبھی جانتی تھیں کہ اسے میک اپ کرنا کتنا پسند تھا تبھی تو وہ بلکل دلہن کی طرح تیار ہوئی تھی لیکن اب اسطرح دیکھ انہیں سمجھ نہ آیا کہ ایسا بھی کیا ہو گیا

ان کچھ پلوں میں کہ وہ منہ دھو کر آگئی انہوں نے پوچھا بھی لیکن اسنے ٹال دیا یہ کہہ کر کہ مجھے ایسے ہی اچھا لگ رہا ہے آخر دانی بھابھی بھی تو سمپل سی ریڈی ہوئیں ہیں تو میں منہ دھو کر اگئ تو کون سی بڑی بات ہوگئی اور اس جواب پر وہ سب ہی ہنس دیں۔۔ارے ایسے کیوں ہنس رہی ہو۔۔

وہ اسلئے کیونکہ دانی بھابھی تو سمپل رہنا ہی پسند کرتی ہیں جبکہ انا میڈم تو بھوتنی بننا۔۔علینہ کی بچی تو نہ ایک دن مرے گی میرے ہاتھوں دیکھ لینا۔ویلا چل ایک بار پھر بتاؤں گی۔۔انا دانت پیس کر رہ گئی کیونکہ وہ بھاگ گئی تھی۔۔

پریذیڈنٹ بھی شامل تھے وہ جیسے۔ ہی آئے۔ عالم نے نین کی کمر سے ہاتھ۔ نکالا اور وہ اسکے کان کی طرف جھکا پرنسس سونو کے پاس چلی جاؤ۔۔ میں کچھ دیر میں تمہیں پھر سے

جوائن کرونگا --اسنے اسکے گال۔ پر کس کرتے کہا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ نین تو اس پاس دیکھتی اپنی گال پر ہاتھ رکھ گئی--افف کتنے بے باک ہیں آپ --سب کے سامنے کس بھی کوئی کرتا ہے کیا --اب اگر کسی نے دیکھ لیا ہوگا تو کیا سوچے گا--نین خود سے بڑبڑائی جارہی تھی--دانی --تم یہاں ہر ہو او میں تمہیں سٹیج پر لے چلو --سونو اسے لئے سٹیج پر اگئی--

وہاں پر باری باری کچھ لوگ آکر نین سے ملتے جنہیں وہ نہیں جانتی تھی سونو نے چند ایک کا تعارف ابھی تک خود ہی کروایا تھا پھر عالم بھی آگیا تو یہ کام اسنے خود ہی سر انجام دیا--

تھوڑی دیر میں وہ سب لوگ نین سے مل چکے تھے--جو بھی آتا نین کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ دے کر جاتا جسے وہ انا کو تھما دیتی--

عالم نے مائک پر بولنا شروع کیا ۔۔جسپر سب ہی اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ آج یہاں آپ سب کس لئے مدعو ہوئے ہیں۔جس کا اتنے سالوں سے آپ سب کو انتظار تھا ۔۔کہ ٹائگر کب شادی کریگا کب اپنی بیوی اناؤس کریگا۔۔جبکہ عام حالات میں ایسا نہیں ہوتا ۔۔کوئی کسی کی شادی کے لئے اتنا بے چین نہیں پایا جاتا۔۔لیکن جہاں بات کسی سیلبریٹیز کی آجائے یا کسی بزنس ٹائیکون کی تو اسکی لائف میں کیا ہورہا ہے وہ سب ہی جاننے کے لئے بے تاب ہوتے ہیں۔۔باقی جائیں بھار میں ہمیں تو بھئی اسی کے بارے میں جاننا ہے وہ کیا کرتا ہے کیا نہیں۔۔اسکی بات پر سب ہی مسکرائے۔۔ایسا ہی تو تھا کسی عام شخص کو کوئی پوچھتا بھی نہیں تھا اور یہاں پر وہ سب اسکی شادی کے انتظار میں مرے جارہے تھے۔۔

اور اب میں نے شادی بھی کر لی اور اپنی وائف کو آپ سب سے انٹروڈیوز بھی کرا لیا --اب ہم ایک اور بہت ہی اہم اناوسمنٹ کی طرف آجاتے ہیں--اور وہ ہے مسٹر ریحان کی شادی -- جنکی شادی ہونے والی ہے مس تالیہ سے--اسی ویک میں انکی شادی ہوگی سنڈے کے رات آپ سب کو میں دعوت دیتا ہوں کہ سب ہی تشریف لائیے گا--

تالیہ جسکے دل نے ریحان کو ابھی چاہنا شروع کیا تھا اسی کا ہمیشہ کے لئے بننے کا سن کر اسے خوشی تو ہوئی لیکن وہ خوشی جلد ہی مدم پڑ گئی کیونکہ اسکا تلخ رویہ اسے برداشت نہیں ہوتا تھا۔اور ایسے میں وہ اس کے ساتھ جب بندھ جائے گی تو ہر وقت ہی اسکا یہ رویہ اسے سہنا پڑے گا--لیکن وہ اب کچھ نہیں کر سکتی تھی فیصلہ تو ہوچکا تھا--اور بہت جلد وہ اسکی ہونے والی تھی چاہے نام سے ہی سہی لیکن بنے گی تو وہ اسی کی بیوی نہ--

واؤ تالیہ واٹ ا سرپرائز ۔۔سب ہی لڑکیاں کافی شاک تھیں ۔۔اور اب اسے چھیڑ رہی تھیں۔۔جسے وہ نہ انجوائے کر پارہی تھی اور نہ ایسے ماحول سے بھاگ پارہی تھی۔۔

دوسری طرف ریحان ہر تاثر سے عاری چہرہ لیئے سب کے ساتھ بیٹھا تھا۔

تانیہ جو کب سے عفان کو گھورے جارہی تھی عفان نے کسی کی خود پر نظریں محسوس کر کے یہاں وہاں دیکھا تو اسے خود کو دیکھتے پاکر وہ ٹھٹھکا لیکن پھر جب وہ تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا اور تانیہ نے نظریں نہیں جھکائیں تو عفان نے بھی اسے چیلینجنگ انداز میں دیکھا تبھی اسنے نظروں کا زاویہ نہیں بدلا تو عفان نے بھی ٹھان لیا کہ وہ اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر کے ہی رہے گا۔۔اچانک اسنے اسے آنکھ ماری تو تانیہ سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھنے

لگی اسکے گال تو سرخ ہوگئے تھے جب عفان بھی اسے دیکھنے لگا تھا لیکن اسنے جان بوجھ کر نظریں نہیں جھکائیں تھیں۔۔لیکن اسکے اس ٹھرک پن پر تو وہ جی بھر کر لال گلابی ہوئی ساتھ اسے یہ بھی ڈر لاحق ہوا کہ اتنے سارے گیسٹس تھے اگر کسی نے دیکھا کیا تو۔۔ایک نمبر کا لفنٹر ہے یہ ۔۔گدھا۔ سب کے سامنے یہ حرکت کرنے کی کیا تک بنتی تھی ۔۔وہ وہاں سے رفو چکر ہوتے خود سے بڑبڑائی۔جبکہ عفان اسکے شرم سے سرخ پڑتے چہرے کو مسکراتے دیکھتا رہا جب تک وہ غائب نہ ہوئی وہاں سے۔۔یہ رنگ اسنے آج تک اسکے چہرے پر نہیں دیکھا تھا ۔۔اسی لئے وہ کافی دیر اسے ہی سوچتا رہا۔۔

---

سب گیسٹس چلے گئے تو عالم بھی نین کو لئے اپنے محل آگیا۔۔نین تو بہت تھک گئی تھی اس لئے آتے ساتھ ہی سو گئی۔۔عالم۔جب روم میں آیا تو اسے سوتے دیکھ اسے اچھا تو نہیں لگا۔۔لیکن اسکا معصوم سا چہرہ جو سوتے ہوئے اور بھی پرکشش لگ رہا تھا کو دیکھ اسنے اسے ڈسٹرب نہ کیا اور باتھ لے کر اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا۔۔

نین کی آنکھ فجر کی اذان پر کھلی تو عالم کو کام کرتے دیکھ وہ بہت شرمندہ ہوئی ۔۔عالم ساری رات نہیں سویا تھا۔ اور وہ اس سے بیگانہ بنی بس سوتی رہی ۔۔

عالم اسے جاگتے دیکھ اسے مخاطب ہوئے بنا ہی واشروم وضو کرنے چلا گیا۔۔جبکہ نین کا دل مسوس کر رہ گیا اسکے یوں اگنور کرنے پر۔۔وہ جلدی سے بیڈ پر سے اٹھتی کمفرٹ کو

تہہ لگاتی مڑی ہی تھی کہ عالم اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا سر پر رومال باندھے وہ ہائی نیک پینٹ میں نماز کے لئے تیار کھڑا تھا ۔۔

جلدی سے وضو کر کے پریئر روم میں آجانا ۔۔

عالم حکم صادر کر کے وہاں سے چلا گیا ۔۔جبکہ نین جلدی سے وضو کرتی وہاں کی ملازمہ سے پریئر روم کا پوچھتی چلی گئی۔۔نین اس روم میں آئی تو ہونق رہ گئی وہ روم بلکل مسجد کی ہی طرح لگ رہا تھا۔۔بہت ہی خوبصورت ۔۔نین اندر آگئی۔۔عالم نے دو سنتیں پڑھ لی تھی اور تلاوت کر رہا تھا ۔۔نین نے بھی سنت پڑھی ۔۔پھر عالم نے جماعت کی تو اسنے اسکی امامت میں نماز پڑھی۔۔عالم نماز پڑھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔جبکہ نین تلاوت کرنے بیٹھ گئی اسے سکون مل رہا تھا یہاں پر ۔۔دو گھنٹوں بعد وہ روم میں آئی تو

عالم۔اسے کہیں دیکھائی نہیں دیا جبکہ اب وہاں پر لیپ ٹاپ بھی نہیں پڑا تھا۔۔کہاں چلے گئے یہ۔۔کہیں مجھ سے ناراض تو نہیں کہ میں رات میں انکے آنے سے پہلے ہی سو گئی تھی۔۔نین پریشانی سے سوچتی نیچے آئی بڑا سا ہال خالی تھا وہاں کوئی نہ تھا وہ کچن کی جانب گئی جسکے ساتھ ہی ڈائننگ روم تھا جہاں پر عالم سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔ناشتہ ابھی لگایا جا رہا تھا۔۔اور وہ بس ایسے ہی بیٹھا تھا شائد اسی کے انتظار میں۔۔نین نے وہاں پر کھڑے ملازموں کو جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ سب ہی وہاں سے چلے گئے۔۔انکے جاتے ہی نین عالم کی ٹانگوں پر بیٹھتی اسکے گلے میں بانہیں ڈالے گردن میں منہ چھپا گئی۔۔ائم سوری رات میں جلدی سو گئی آپکا ویٹ ہی نہیں کیا۔۔ائدہ ایسا نہیں ہوگا۔۔پنکی پرامس۔۔بٹ ابھی مجھ سے ایسے ناراض مت ہونا پلیز مجھے بہت درد ہورہا ہے یہاں پر۔۔۔نین اسکو بولنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ہی بولے چلی جارہی تھی جبکہ عالم تو اسکے خود سے اپنے اتنا۔ قریب آنے پر خوش بھی تھا اور حیران بھی۔۔عالم پلیز سوری نہ ۔۔اپ ۔۔اپ دیکھ تو لیں میری طرف اب کیا دیکھیں گے بھی نہیں نین اسکی گردن

سے منہ نکالے۔اسکا چہرا اپنے ہاتھ سے اپنی جانب کرتی اسکے بے حد قریب ہوکر بولی ۔۔عالم کی نظر اسکے لبوں پر ٹک سی گئی جبکہ نین اسکی نظروں کو اپنے لبوں پر جمے دیکھ اسکے مزید قریب ہونے لگی۔وہ عالم کی رات بھر کی تشنگی مٹانا چاہتی تھی۔لیکن یہ وہ خود سے ہر گز نہیں کر سکتی تھی اسی لئے تو وہ اسکے لبوں کے پاس آکر شرم سے سرخ پڑتے چہرہ جھکائے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔عالم خود ہی اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسکے لبوں پر جھک گیا جبکہ نین اپنے تیز دھڑکتے دل کے ساتھ اسکا بھرپور ساتھ دے رہی تھی وہ عالم کی ناراضگی مٹا دینا چاہتی تھی اور اگر ایسے ہی تو ایسے ہی صحیح ۔۔جبکہ عالم اسکا ساتھ پاکر مزید جنونی ہوگیا۔۔۔

کچھ دیر بعد اسنے اسکے لبوں کو آزاد کیا نین اسکی گردن میں چھپتے اپنے دل کو قابو میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ایم ۔۔سوری عالم آپ پلیز مجھے معاف کردیں اور مجھ سے ناراض مت ہوں پلیز۔۔نین خود کو سنبھالتے ایک بار اسے متکفر سی بولی اسکی آنکھوں میں اپنی لئے ناراضگی کا ڈر وہ صاف دیکھ سکتا تھا۔۔

پر میں راضی تو تب ہونگا نہ جب میں ناراض ہونگا ۔۔اور اپنی اتنی پیاری ۔۔ معصوم ۔۔ہوٹ اینڈ کیوٹ بیوی سے میں ناراض ہوکر اپنی لائف میں بے سکونی کیوں لانا چاہوں گا بھلا۔۔عالم کے تو اس انکشاف کرنے پر وہ تو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔جبکے اسکی بے باکی پر تو اسکا دل کیا وہ کہیں چھپ ہی جائے۔۔اپ نہ بہت ہی برے ہیں۔۔نین اتنا ہی بول کر دوبارہ سے اسکے سینے میں چھپ گئی۔۔اہاں ۔۔جیسا بھی ہوں

پھر تم اسی برے بندے کے سینے میں پناہ ڈھونڈتی ہو۔۔اینڈ آئی لائق اٹ نینو۔۔عالم اسے زور سے ہگ کرتے بولا۔۔نین کے لب اسکی بات پر مسکرائے ۔۔

---

ریحان اور تانیہ کی شادی کی تیاریاں شور و زور سے کی جارہی تھیں ۔۔ہر روز شاپنگ ہوتی ۔۔مہمانوں کو انویٹیشن دینا۔ تیمور منشن کو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ۔۔تانیہ اور تالیہ وہیں پر رہتے تھے۔۔اور رائنہ اپنی دلی مراد پوری ہوتے دیکھ بہت خوش تھیں۔۔وہ تو گھن چکر بھی بنی ہوئیں تھیں اس سب میں اتنے سالوں بعد کوئی ایسی خوشی وہ لوگ دیکھ رہے تھے۔۔تو خوشیاں تو ہر طرف ہی تھیں۔انا ،سونیا اور علینہ کو عالم نے محل میں ہی بلا لیا تھا۔وہ لوگ بھی اکٹھے ہی سب کام کر رہیں تھیں۔۔اخر کار شادی کا دن ان ہی

پہنچا اور اسطرح تالیہ تالیہ مراد سے تالیہ ریحان شاہ بن گئی --وہ بے تحاشا پیاری لگ رہی تھی--سب نے بہت تعریفیں کی تھیں جبکہ جسکی بیوی تھی اسنے تو ایک بار بھی نہ دیکھا تھا اور تالیہ کا دل کیا کہ اسکے علاوہ جو کوئی بھی اسکی تعریف کر رہا ہے اسکی زبان کاٹ دے جسکے منہ سے وہ سننا چاہتی تھی وہ تو ایسے بنا بیٹھا تھا جیسے وہ اسکے ساتھ بیٹھا ہی نہ ہو--

شادی کے بعد وہ منشن میں آگئی فنکشن ہوٹل میں رکھا گیا تھا--اسی لئے وہ رات دیر سے منشن پہنچے تھے--

تالیہ کو اسکے روم میں تانیہ اور رائنہ ہی لے کر گئیں تھیں--

تالیہ کو روم میں چھوڑ کر وہ لوگ چلے گئے۔۔جبکہ وہ ناجانے کب سے اسکا انتظار کرتی رہی لیکن وہ دشمن جان ابھی تک نہیں آیا تھا وہ اسی طرح بھاری کامدار لہنگے میں بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے سوگئی۔۔جبکہ ریحان شاہ ٹیرس پر کھڑا سیگریٹ پی رہا تھا۔۔

جب اسکا دل بھر گیا یہاں سے تو وہ رات کے تین بجے روم میں ایا۔۔اور اسے اسطرح سوتے دیکھ اسے اچھا نہیں لگا اسی لئے خراماں خراماں چل کر اسکے پاس آتے وہ اسے بیڈ پر صحیح طرح سے لٹاتے اسکی بھاری جیولری اتارنے لگا۔۔اس دوران وہ اسکے بے حد قریب تھا۔۔تالیہ کا سیٹ اتار کر اسنے سائڈ ٹیبل پر رکھا اور اسکے کانوں میں موجود آویزے اتارنے لگا۔۔تالیہ جو کب سے محسوس کر رہی تھی کوئی اسکے ساتھ چھیڑ رہا ہے لیکن نیند کے باعث آنکھیں نہیں کھل پارہی تھی ۔۔اچانک سے انکھیں کھولتی اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ ایک پل کو ساکت رہ گئی اسکے ہاتھ ابھی بھی نہیں رکے تھے اسی طرح

وہ ایک ایک کر کے اسکی حالت سے باخبر ہوتے ہوئے بھی اسکے آویزے اتار کر سائڈ ٹیبل پر رکھ کر جانے کے لئے اٹھنے ہی لگا جب تالیہ فورا سے اٹھ کر اسکے بازو کو پکڑ گئی۔۔پلیز ریحان بس کر دو اور سزا مت دو ۔۔دیکھو میں نے غلطی کی ہے ہاں بہت بڑی غلطی کی ہے میں مانتی ہوں پر میں نے اس غلطی کی معافی بھی مانگی ہے اور اب اسکی سزا بھی کاٹ رہی ہوں۔۔لیکن بس ریحان بہت ہوگیا پلیز میرے پاس واپس آجاؤ ۔۔ مجھ سے تمہارے بنا اب اور نہیں رہا جاتا پلیز ۔۔تالیہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں پکڑے اس سے روتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔۔ریحان سے اسکے آنسو دیکھے نہیں گئے۔۔اسی لئے اسے خود میں بھینچ گیا۔۔ شششش بہت بولتی ہو۔۔اتنی رات میں بھی ایسے ہی بولتی رہو گی تو رات میں مٹر گشت کرتی اللہ کی مخلوق بھی تنگ آ جائے گی پھر میں تو ایک انسان ہوں ۔۔ریحان کو خود سے بولتے دیکھ وہ اسکے گرد گھیرا مزید تنگ کر گئی۔۔ایم سوری تالیہ اسکی بانہوں میں سمائے اسکے چہرے کے قریب آکر بولی ریحان جو خود کافی وقت سے اس سے

دور رہا تھا اب مزید برداشت نہ ہوا تو خود کو اس سے سیراب کرنے لگا۔۔اور تالیہ خوش ہوگئی کہ اللہ نے اسکی سن لی تھی۔۔

---

نین اس ہاسپٹل کی ساری ڈیٹیلز نکالو مجھے شک ہے کہ یہاں کچھ تو بہت غلط ہو رہا ہے ۔۔عالم نے اسے لیپ ٹاپ دیتے کہا۔ نین اسکے ساتھ اسکے آفس میں بیٹھی تھی ۔۔ریحان کی شادی کے بعد عالم نے سب کو ہی انکی ڈیوٹیز دے دی تھیں جبکہ ریحان اور تالیہ کو ہنی مون پر بھیج دیا تھا۔نین اسکے ساتھ والی چیئیر پر بیٹھی ہوئی تھی اور اب وہ اس ہسپتال کے سارے سسٹم کو ہیک کررہی تھی جو دس منٹس میں ہی ہوگیا تھا پھر جلدی سے ساری ڈیٹیلز نکال کر عالم کو دیکھائی۔۔جس میں یہ پتہ چل رہا تھا کہ اس ہسپتال

میں ایک ڈاکٹر ہے جو لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسا کر انہیں بے ہوش کر کے سمگلنگ کے لئے بھیج دیتا تھا۔۔اور اب انہیں اسکو روکنا تھا۔

نین یہ مشن تم کروگی۔۔تمہارے ساتھ ہادی ہوگا۔۔اب یہ تم نے کیسے کرنا ہے کیا کرنا ہے وہ تم پر ہے لیکن تم نے اس آدمی کو پکڑ کر اسکو اسکے انجام تک کچھ اس طریقے سے پہنچانا ہے کہ کسی کو بھنک بھی نہ پڑے ۔۔عالم کی بات کو وہ سمجھ گئی تھی۔۔اسی لئے سر ہلا کر دایان کے ساتھ چلی گئی ۔۔

یہ اسکا ٹریننگ لینے کے بعد سے پہلا مشن تھا جو وہ عالم کے بغیر کرنے جارہی تھی لیکن وہ بلکل بھی نروس نہیں تھی کیونکہ عالم نے اسے نڈر بنا کر اس کام کے قابل بنا دیا تھا کہ وہ گھراہٹ کا شکار نہیں ہورہی تھی۔۔بلکہ فل کنفیڈینٹ تھی۔۔

---

رات کے گیارہ بجے ہسپتال کے کاریڈور میں اسوقت۔ بہت کم لوگ تھے۔۔ خود کو مکمل۔ چادر میں چھپائے بیٹھی لڑکی نے اردگرد نگاہ دوڑائی ۔۔

اور پھر ایک نظر سامنے دروازے کو دیکھا۔۔

جس پر ڈاکٹر آر کے لکھا ہوا تھا۔۔

اپنی چادر کو ٹھیک کرتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی ۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے ٹرے لئے جسپر دو۔ جوس کے گلاس رکھے تھے۔۔ایک آدمی اسکے قریب سے۔ گزرا نامحسوس۔ انداز میں۔ ایک چابی لڑکی کے ہاتھ میں تھما کر وہ۔ آگے بڑھ گیا۔۔

چابی ملتے ہی لڑکی سامنے موجود کمرے۔ کے دروازے کے پاس آکر کھڑی ہوگئی دروازے پر دستک دی تو تھوڑی دیر۔ بعد اسے اندر بلایا گیا۔۔

وہ لڑکی جیسے ہی اندر داخل ہونے لگی روم سے ایک لڑکی بھاگنے کے انداز میں باہر نکلی جسکا چہرہ اس وقت سرخ پڑ رہا تھا۔۔اور پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔۔

لڑکی کی زیرک نگاہوں سے اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ مخفی نہ رہ سکی۔وہ لڑکی نم پلکیں لئے۔ باہر نکل گئی جبکہ چادر والی لڑکی پریشان ہوئی لیکن پل میں ہی چہرے کے تاثرات سخت چٹان کی طرح ہوگئے۔۔

اسلام وعلیکم ڈاکٹر صاحب ۔۔لڑکی نے چادر سے اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے سلام کیا۔۔تو اس ڈاکٹر نے ہنکارہ بھر کر لڑکی کو دیکھا۔اور اسے بیٹھنے کے لئے کہا۔۔

تو لڑکی شکریہ کہہ کر بیٹھ گئی۔۔

ہاں بولو کیا مسئلہ ہے۔۔ڈاکٹر اکتائے ہوئے بولا۔۔تو لڑکی نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

چہرے پر چادر۔ مزید آگے کی لیکن ہاتھ جو وہ چادر میں چھپائے ہوئے تھی داٸاں ہاتھ نکال کر شانے پر سے چادر درست کرنے لگی جو کہ پہلے سے ہی درست تھی۔۔ڈاکٹر کی نظر لڑکی کی چمکتی گوری رنگت پر گئی تو اسنے بے اختیار اسکی شکل دیکھنا چاہی جو ڈھکی ہوئی تھی چادر سے۔۔۔

آنکھوں میں چمک اور ہوس انگڑائی لینے لگی۔۔

کالی چادر کے پیچھے تو چمکتا چاند۔ چھپا تھا۔۔اسنے دل میں سوچا۔۔اور اسکی ساری۔ اکتاہٹ غائب ہوگئی۔۔

ڈاکٹر نے کمینگی۔ سے اپنے۔ ہونٹوں پر زبان۔ پھیرتے اسے خباثت سے دیکھا۔۔

وہ جی میں بڑی۔ غریب ہوں ۔بڑی مشکل۔پیسے جوڑ کر آپکی۔ فیس۔ دے رہی ہوں۔

سنا ہے آپکے ہاتھ میں بڑی شفا ہے۔۔بڑی مہربانی ہوگی۔ جی اگر آپ میرا علاج کردیں گے جی۔۔لڑکی روتے ہوئے بولی۔۔

تو ڈاکٹر اپنی جگہ۔ سے فورا اٹھ کر لڑکی۔ کے ساتھ۔ والی کرسی پر ان بیٹھا ۔۔

For more visit (exponovels.com)

امم آہ ۔ہاں۔ نہیں میں کرونگا نہ تمہارا علاج۔۔ڈاکٹر اسکے ساتھ والی کرسی کھسکا کر عجیب و غریب سی آوازیں نکالتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے بولا۔۔

تم فکر مت کرو ۔۔مگر میری فیس۔ بہت زیادہ ہے تم وہ افورڈ نہیں کر سکتی ۔کیونکہ آج تو تم فیس دے آئی ہو۔۔

مگر علاج ایک۔ دن میں تو نہیں ہو پائے گا۔ بعد میں بھی آنا پڑے گا۔۔لڑکی کے ہاتھ تھامنے کے لئے اسنے۔ اپنے ہاتھ آگے بڑھائے ہی تھے جب لڑکی پھرتی سے پیچھے ہوکر اپنی نشست سے کھڑی ہوکر دوسری طرف آکر چادر مزید چہرے کے آگے کر گئی۔۔ڈاکٹر کو اسکا ایسے اٹھ جانا مزید آگ میں جلھسانے لگا جسے وہ کب سے بجھانے کی طلب میں تھا۔۔

جی جانتی ہوں مگر آپکا احسان ہوگا میں بہت مجبور ہوں جی ۔لڑکی اپنے آنسو بہاتے ہی بولی

--

تو ڈاکٹر اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پاس آکھڑا ہوا --جبکہ وہ لڑکی اسے پھر سے اپنے قریب دیکھ کر تھوڑا اور پیچھے ہوگئی--علاج ہوجائے گا پیسے بھی نہیں دینے پڑیں گے--بس وہ کرنا ہوگا جو میں کہوں۔ گا-- لڑکی کے قریب ہوکر اسکی چادر کو چہرے پر سے ہٹانے کی کوشش کرتے وہ بولا جبکہ وہ لڑکی واپس سے کرسی پر آکر بیٹھ گئی--

جی کیا کرنا ہوگا--لڑکی نے اپنی چادر۔ ٹھیک کرتے ہوئے کہا--

وہی جو۔ دنیا کا اصول ہے۔۔ تم مجھے خوش کرو میں تمہیں خوش کرونگا ۔۔دیکھو وہ لڑکی بھی مجھے خوش کرنے ہی والی تھی کہ تم آگئی اب تمہیں تو مجھے لازماً خوش کرنا ہوگا۔۔ڈاکٹر اسکے پاس آتے گھٹنوں کے بل بیٹھتے بولا۔۔لڑکی کا دل کیا لات مار کر اسے دور پھینک دے۔۔لیکن پھر جلد ہی ضبط کر گئی۔۔

جی ٹھیک ہے جی آپ جیسے بھی خوش ہونا چاہتے ہیں ہو لیں جی مجھے تو بس علاج پورا کروانا ہے۔۔لڑکی زرہ سخت لہجے میں بات کر رہی تھی۔۔لیکن آواز بھاری ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر کو لگا اسکا انداز ہی ایسا ہے بات کرنے کا اس لئے اسنے زیادہ نوٹس نہیں لیا ۔۔وہ تو بس اس چاند کو دیکھنے کے لئے اسے کھیلنے کے لئے بے تاب تھا۔۔

ہاں یہ ہوئی نہ بات چلو پھر اتارو اپنی یہ چادر اور کرو مجھے خوش۔۔ڈاکٹر کے بولنے پر تو اسکا دل کیا چادر سے ہی اسکا گلا لپیٹ ڈالے ۔۔لیکن پھر نارمل ہوتے بولی۔۔ارے ڈاکٹر جی یہ کیا کہتے ہوئی جی ۔ یہاں پر کیسے۔۔وہ لڑکی اپنے خوبصورت ہاتھ سے اس کمرے کی جانب اشارہ کرتے بولی۔۔ڈاکٹر سمجھ گیا وہ یہاں پر یہ سب کرنا نہیں چاہتی ۔۔

تو پھر کہاں ہوٹل چلو گی کیا یا میرے گھر چلو گی۔۔ڈاکٹر اشتیاق سے بولا ۔

آپ کے گھر ہی ٹھیک رہے گا جی۔۔۔لڑکی کے بولنے پر وہ کمینگی مسکراہٹ کے ساتھ اسے چلنے کا اشارہ کر کے اپنا کوٹ پہنتے روم سے باہر نکل گیا لڑکی بھی اسکے پیچھے ہی باہر نکلی ۔اور اسکے ساتھ چلنے لگی۔۔

وہ پارکنگ ایریا سے گاڑی لانے گیا تب تک لڑکی کو ہسپتال کے باہر ہی رکنے کے لئے کہا ۔اسکے جاتے ہی لڑکی نے لیفٹ سائڈ پر بینچ پر بیٹھے آدمی جو کے اخبار کو نیچے کئے اسے ہی دیکھ رہا تھا کو وکٹری کا سائن دیا۔۔جسپر اسنے سر ہلایا۔۔تھوڑی دیر میں وہ بھی آگیا لڑکی پیچھے بیٹھ گئی جبکہ اسنے فرنٹ سیٹ کا ڈور اوپن کیا تھا اسکے لئے ۔۔ارے ڈاکٹر صاحب کیا کرتے ہو اس پاس اتنے لوگ ہیں ۔۔کیا کہیں گے۔۔میں پیچھے ہی بیٹھی ہوں آپ جلدی سے گڑی چلائیے جی گھر پر تو آپکے پہلو میں ہی بیٹھو گی جی۔لڑکی شرمانے کی ایکٹنگ کرتے بولی۔۔تو ڈاکٹر نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔انکے پیچھے ایک گاڑی انہیں کچھ اسطرح سے فالو کر رہی تھی کہ وہ دیکھ ہی نہیں پایا۔۔

ابھی آدھا راستہ بھی انہوں نے عبور نہ کیا تھا کہ گاڑی بیچ راستے میں جنگل کے پاس ہی خراب ہوگئی۔۔ڈاکٹر سے تو ٹھیک ہی نہیں ہو رہی تھی ۔۔وہاں سے ایک گاڑی گزر رہی

تھی جسے اسنے روک دیا۔۔اس گاڑی سے ایک آدمی باہر آیا ڈاکٹر نے ناجانے اس سے کیا کہا تھا کہ وہ اسکی گاڑی چیک کرنے کے لئے آگیا۔۔لڑکی بھی تب تک باہر نکل آئی تھی

۔۔

ارے تم کیوں باہر نکل آئی جاؤ اندر ہی بیٹھو بس گاڑی ٹھیک ہونے ہی والی ہے پھر چلتے ہیں۔۔ڈاکٹر اسے باہر آتے دیکھ بولا تبھی لڑکی نے اسکے پیٹ پر گھوم کر لات ماری ۔۔کہ وہ دہرا ہوگیا۔۔اور حیرانی سے اسے دیکھنے لگا جسنے چادر تو نہیں اتاری تھی پر اسکے چہرے سے سرک گئی تھی جس سے اسکا چہرہ دیکھا جا سکتا تھا مگر اندھیرا ہونے کے باعث وہ اسے دیکھ نہیں سکا اور روشنی ہوتی بھی تو وہ نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ اسنے اپنا منہ۔ ماسک سے چھپایا ہوا تھا۔۔

لڑکی نے اسکو ایک اور لات گھوم کر ماری تو وہ نیچے ڈھے گیا ۔۔وہ آدمی جو اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے جنگل کی جانب لے جانے لگا ۔۔جبکہ وہ اپنا ہاتھ اسے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مقابل کی گرفت اتنی سخت تھی کہ وہ اپنا ہاتھ چھڑوا نہیں پارہا تھا ۔۔لڑکی پیچھے اسکی گاڑی کی کیز کسی اور کو دے کر اسی جنگل میں چلی جاتی ہے ۔۔

کون ہو تم لوگ اور مجھے یہاں پر کیوں لائے ہو۔۔

کیوں تجھے نہیں معلوم کہ تجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔۔وہ آدمی اسے جنگل لا کر پٹختے بولا۔۔

میں نہیں جانتا اور تم۔۔ تم۔کون ہو لڑکی اور کیوں لائی ہو مجھے یہاں پر۔۔وہ آدمی اب لڑکی کی جانب مڑا ۔۔جب لڑکی نے اپنے ٹراؤزر کی پاکٹ میں سے چاقو نکال کر اسکے دل پر لگاتار وار کر دیئے۔۔میں کون ہوں یہ چھوڑو ۔۔جہنم کونسی جگہ اب جاکر دیکھو اور جانو۔۔نین پھنکاری تو وہ درد سے بلبلاتے حیران نظروں سے کبھی اسے تو کبھی اپنے سینے میں گھوپے اس چاقو کو دیکھ رہا تھا۔۔اسنے تو اسے سنبھلے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔اور اسکو بڑی بے دری سے مار دیا تھا لیکن نین نے اسے نہیں چھوڑا بلکہ اسکے بازو ہاتھ انگلیاں سب باری باری کاٹتے انہیں فرش خاک میں پھینکتی جارہی تھی۔۔اسکا چہرہ اتنے بڑے طریقے سے کاٹا تھا کہ اگر کسی کو اسکی ڈیڈ باڈی مل بھی جاتی تو بھی وہ کبھی اسکی شناخت نہ کر پاتے ۔۔وہ اپنے پہلے مشن میں کامیاب رہی تھی۔۔

دایان اور وہ اب جنگل سے نکل آئے تھے اور گاڑی میں سوار ہو گئے۔۔نین کو اپنی طبیعت آج صبح سے ہی بگڑی ہوئی سی لگ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہو کیا رہا تھا اسکے ساتھ ہسپتال میں وہ جب اس ڈاکٹر کے روم میں جانے لگی تھی تب بھی اسے چکر سے آئے تھے جس پر وہ ایک پل کو لڑکھڑائی بھی تھی لیکن پھر جلد ہی پاس ہی پڑے چیئرز پر بیٹھ گئی۔۔اسے متلی تو صبح سے ہورہی تھی لیکن آج انہیں یہ کام ہر حال میں سر انجام دینا تھا۔۔انہیں یہاں آئے دو دن سے ذیادہ ٹائم ہو گیا تھا اور وہ دونوں سے عالم سے دور رہی تھی۔۔اسنے ایک ویک لگا کر ساری پلیننگ کی پھر ہی وہ نیویارک میں آئے تھے۔۔اور اس دوران وہ عالم سے اسی لئے رابطہ نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی انہیں ٹریپ ہی نہ کر لے۔۔

لیکن اپنی طبیعت بگڑنے پر وہ بہت گھبرائی ۔۔

یا اللہ یہ آج مجھے صبح سے کیا ہو رہا ہے کیوں مجھے اتنی گھبراہٹ ہو رہی ہے -- سر بھی چکرا رہا ہے -- پلیز اللہ جی میری مدد کیجئے -- یہ میرا پہلا مشن ہے اور میں اسمیں ناکام ہو کر نہیں جانا چاہتی پلیز اللہ جی مجھے اپنے عالم کی کمزوری نہیں طاقت بننا ہے انکے لئے نئ مصیبت نہیں مصیبت کو ہی ختم کرنا ہے -- لیکن یہ سب تب ہی ہوگا جب میں یہ کر پاؤنگی -- اس لئے پلیز مجھے قوت عطا فرما تاکہ میں غدار کو اسکے انجام تک پہنچا سکوں میرے مولا مدد فرما میری -- نین دل ہی دل میں اللہ سے مدد طلب کر رہی تھی وہ بلکل ٹھیک تو نہیں ہوئی تھی لیکن بہتر محسوس کر رہی تھی -- لیکن -اب پھر سے اسے اپنی وہی حالت ہوتی محسوس ہورہی تھی --

وہ لوگ گاڑی سے اتر کر اپنے پروائٹ جٹ میں آئے اور سوار ہوگئے --

سفر کے دوران نین کو اکائی آئی صد شکر وہاں پر دایان نہیں تھا اسی لئے وہ جلدی سے واشروم میں گئی اسے وامٹ سٹارٹ ہوگئی۔۔

یہ سب کیا ہورہا ہے مجھے وامٹ کیوں ہورہی ہے۔۔نین کو اب فکر ہونے لگی تھی۔۔وہ جلدی سے فریش ہو کر باہر آئی تو جوس پیا فروٹس کھائے اسے اب کچھ بیٹر فیل ہو رہا تھا پہلے سے۔۔

---

عالم انکا آج بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔۔اسنے آج تک کسی کو مشن میں بھیج کر کبھی اسکا انتظار نہ کیا تھا لیکن آج وہ کر رہا تھا کیونکہ اس میں اسکا کوئی بہت اپنا بھی گیا ہوا تھا ۔

وہ لوگ آخر پہنچ بھی گئے رات کے بارہ بجے وہ جٹ سے باہر نکلے۔۔عالم۔جسکا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا وہ آخر میں نکلی تھی۔

نین کے چہرے پر تھکاوٹ کے اثرات صاف نمایاں تھے۔۔اسنے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

وہ سیدھا عالم کے آفس ہی آئے تھے وہ جو آفس میں ہی کھڑے وال گلاس سے باہر کا سب منظر دیکھ رہا تھا ڈور نوک ہونے پر اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا اور آنے والے کو پرمیشن دی۔۔دایان اور نین دونوں اینٹر ہوئے۔۔

اسلام و علیکم ٹائگر۔۔دایان اور نین ساتھ میں اسکے پاس آتے بولے عالم۔ نے جواب دیا ۔۔اور دایان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جبکہ نین کو فل اگنور کر رہا تھا نین کو لگا تو جیسے وہ اسے اگنور کر رہا ہے لیکن پھر اپنا وہم سمجھ کر وہ بھی جا کر بیٹھ گئی۔۔

دایان عالم کو سب کچھ دکھا اور بتا رہا تھا کہ کیسے نین نے وہ سب کیا تھا۔۔جس پر اسنے بجائے نین کو شاباش دینے کے اسے دے دی۔۔تو اسنے اسے آنکھیں تھوڑی چھوٹی کیئے

دیکھا کیونکہ عالم۔نے آج تک انکی تعریف نہیں کی تھی ۔۔اسی لئے۔۔ تھینکس۔۔میرے جگر لیکن یہ سب بھابھی نے ہی ہینڈل کیا ہے میں تو بس ایسے ہی وہاں ہوا کھا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہوگیا۔بس پھر آج کے لئے کیا کوئی اور کام ہے یا میں چلوں۔۔ہاں تم جاؤ گھر آرام کرو پھر ملے گے۔۔ابھی تو کافی وقت ہو گیا ہے۔۔عالم۔گھڑی میں وقت دیکھتے بولا۔۔

دایان چلا گیا جبکہ نین کو لگا وہ ابھی اس سے بات کریگا اس سے ملے گا آخر وہ اتنے دنوں بعد تو فری ہوئے تھے۔۔لیکن ایسا کچھ نہ ہوا نین کا دل اب رونے کو چاہا۔۔عالم۔اگر اس سے نہیں مل رہا تھا تو وہ بھی ضدی بنی بیٹھی تھی ۔۔اسنے بھی اسے ایک بار بھی نہیں پکارا تھا۔۔عالم۔اپنا لیپ ٹاپ بند کرتے اپنی کار کی کیز اٹھاتے نشست سے اٹھا۔۔رات یہیں پر گزارنی ہے تو بیٹھی رہو اور نہیں تو چلو پھر۔۔عالم۔کہہ کر رکا نہیں باہر

نکل گیا جبکہ نین غش کھا کر رہ گئی ۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس سے اسطرح سے بات کیوں کر رہا ہے اسنے کیا کیا تھا کوئی مسٹیک ہو گئی تھی جو نہیں ہونی چاہیئے پر کیا۔۔بس یہیں پر آکر وہ اٹک جاتی تھی۔۔وہ اسکے پیچھے ہی ائی آج وہ خود ڈرائیو کرنے والا تھا اسی لئے تو ڈرائورنگ سیٹ پر بیٹھا تھا نین بھی اسکے پہلو میں بیٹھ گئی۔۔عالم۔اسکے بیٹھتے ہی کار سٹارٹ کی اور چل پڑا۔۔

پورے راستے نین انتظار کرتی رہی کہ وہ اب اس سے بات کریگا اب کریگا لیکن نہیں اسنے کچھ نہیں کہا تھا اسکا دل کرچی کرچی ہوئے جارہا تھا۔۔وہ لوگ اپنے محل پہنچ گئے تھے ۔۔عالم گاڑی سے نکلا تو نین بھی باہر نکل آئی عالم نے گاڑی کی کیز اپنے ملازم کی طرف اچھالی۔۔اور خود روم میں اگیا۔۔نین کمرے میں ٹہلتے اسکا ویٹ کرتی رہی عالم آج خلاف

معمول دس منٹ بعد واشروم سے باہر نکلا تھا۔۔جس پر وہ اور بھی زیادہ دل برداشتہ ہو رہی تھی ۔۔

عالم چینج کر کے آیا تو روم سے ہی باہر نکل گیا نین آنکھیں پھاڑے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھتی رہی ۔۔بھار میں جائیں آپ اگر آپکو کوئی فکر نہیں میری تو میں بھی نہیں کرنے والی اس بار نین پیر پٹختی بولی اور چینجنگ روم سے نائٹ لے کر چینج کی۔۔وہ جب روم میں آئی تو عالم بھی آگیا تھا۔۔لیکن اسنے ابھی اسے ایک بار بھی نہیں۔ دیکھا تھا ۔۔اور بیڈ پر اپنا پلو ٹھیک کرنے لگا نین کی اب بس ہو گئی تھی عالم جو لیٹنے ہی والا تھا کہ نین نے اسے دھکا دے دیا اور وہ بیڈ پر سیدھا گر گیا۔۔اس سے پہلے وہ اٹھتا کہ نین اسکے اوپر لیٹتے اسے بنا کچھ کہے غصے میں اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے گئی لیکن وہ معصوم سی جان اج پہلی بار عالم شاہ بننے جارہی تھی لیکن وہ بھول گئی تھی وہ تو ایک ہی پیس ہے اس

دنیا میں بلکل اسکی ہی طرح --اسی لئے وہ زیادہ دیر کس نہ کر سکی اور اسے دور ہوتی گردن میں منہ چھپا گئی--

آپ نے مجھے اگنور کیا --کیوں--مجھے سے ایک بار بھی بات تک نہ کی جب سے آئی ہوں بس خود میں ہی مگن ہیں بیوی کو دیکھا تک نہیں --کیوں--نین اسے سے سوال در سوال کئے جا رہی تھی جبکہ وہ تو ابھی تک متعجب تھا وہ لڑکی جو آج بھی اپنے شوہر کے پاس آتی لال گلابی ہو جاتی تھی جیسے ابھی ہوئی ہوئی تھی پھر بھی یہ اسنے کیسے کر لیا تھا وہ اسکے گرد بازوؤں کا حصار باندھتے اسے خود میں بھینچ گیا--میں اپنی نینو سے ناراض نہیں ہوں نا ہی اگنور کر رہا ہوں -- تم سے ملنا تمہیں داد دینا اپنے اسٹائل میں بیڈ پر ہی دینا چاہتا تھا اسی لئے کوئی بات نہیں کی نہیں تو وہیں ضبط کھو بیٹھتا اور ہادی کے سامنے ہی شروع ہو جاتا--پھر مجھے تو کوئی مسلئہ نہیں تھا تم نے ہی کہنا تھا --عالم کی بات پر وہ

اسے گھورنے کے لئے سر اٹھایا تو عالم نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسکے لبوں پر جھکتے اپنی تشنگی مٹانے لگا۔۔۔

---

نین کی صبح آنکھ کھلی تو عالم اسکے پاس نہیں تھا وہ جلدی سے فریش ہو کر ائی۔اور نیچے چلی گئی۔۔عالم نے رات بھر نین کو اپنی قربت سے شاداب کئے رکھا۔۔ابھی وہ کسی کھلے ہوئے فریش گلاب کے مانند لگ رہی تھی۔۔

نین ڈائننگ روم میں آئی تو وہ وہاں بھی نہیں تھا اسے لگا وہ شائد چلا گیا ہو۔۔لیکن پھر بھی ملازم سے پوچھا۔۔کہ وہ کہاں ہے۔۔نین کو پہلے شاک لگا جو اسنے بتایا پھر وہ اپنی

یقین دہانی کرنے کے لئے کچن میں گئی عالم۔ کچن میں ہی تھا اور کوکنگ کر رہا تھا افففف اسے شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔عالم۔اپ کوکنگ کر رہے ہیں ۔۔پر کیوں۔۔شیف نہیں آیا کیا مجھے اٹھا دیتے میں بنا لیتی۔۔نین اسکے پاس آتی بولی جو بہت مزے دار بریک فاسٹ بنا چکا تھا۔۔بس اب سرو کرنے کی باری تھی۔۔

نہ ہی شیف کہیں گیا ہے اور نہ ہی کوئی اور ۔۔میں نے خود اپنی مرضی سے بنایا ہے تمہارے لئے اپنے ہاتھوں سے۔۔اخر کو تم اپنا پہلا مشن کرنے میں کامیاب رہی ہو۔۔عالم اسکے گال پہ شدت بھرا لمس چھوڑتے بولا ۔۔تو نین مسکرا دی۔پر مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ یہ۔سب میرے لئے کر رہے ہیں۔۔نین اسکی جانب ۔مسکراتے بولی۔۔

تو یقین دلا دیتا ہوں اس میں کون سی بڑی بات ہے۔۔عالم کہتے ہی اسکے لبوں پر جھکا تھا اور اتنی شدت سے اسکے لبوں کو اپنی قید میں لیا تھا کہ نین کا سانس بند ہونے لگا تھا ۔۔عالم کافی دیر یونہی رہا آخر معصوم پر رحم آہی گیا۔۔نین لمبے لمبے سانس لیتے اپنے لبوں پر انگلی پھیری جس پر خون کی بوند لگی تھی۔۔اسنے منہ کھولے عالم کو پھٹی آنکھوں سے دیکھا۔۔

جب یہ گستاخی ہو جائے تو سمجھ جاؤ عشق ہو چلا ہے۔۔عالم کے انکشاف پر تو وہ سن کھڑی رہ گئی وہ جو کب سے یہ سننے کے لئے ترس گئی تھی آج اسکے کانوں میں عالم نے وہ رس گھول ہی دیا تھا۔۔

نین اسکے گلے لگ گئی۔۔عالم۔نے بھی اسے زور سے خود میں بھی بھینچ لیا۔۔اج نین کی دعا قبول ہوگئی تھی۔۔اج صرف عالم اسکا نہیں تھا بلکہ وہ بھی اسکی تھی۔۔وہ بھی دل سے۔۔

عالم اسے لئے ڈائننگ روم میں آگیا ملازموں نے بریک فاسٹ سروو کیا ۔۔عالم۔نے فرسٹ بائٹ نین کوخود ہی کھلایا ۔نین۔نے بھی شرماتے لجھاتے اسے پہلا لقمہ کھلا ہی دیا۔۔

عالم یہ توبہت مزے دار ہے سچ میں۔۔نین اسکے ہاتھ کا ذائقہ ٹیسٹ کر کے بہت حیران تھی وہ بہت لذیذ کھانہ تھا۔۔ہاں مزے دار ہے پر تم سے کم تمہارا بنا ہوا بریک فاسٹ زیادہ ٹیسٹی ہوتا ہے۔۔عالم کے منہ سے آج اپنی تعریف سن کر وہ پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔

---

---

نین نے بریک فاسٹ کے بعد عالم کے ساتھ کافی وقت گزارا عالم آج گھر پر ہی رہ کر کام کر رہا تھا۔۔کیونکہ۔کافی دنوں سے وہ نین سے دور رہا تھا اسی لئے۔۔نین واشروم میں آئی اسے پھر سے گھبراہٹ ہورہی تھی واشروم آتے ہی اسنے وامٹ کر دی۔۔

اللہ جی یہ۔مجھے کیا ہو رہا ہے کہہ بھی ہورہی تھی آج پھر کیوں۔۔مجھے کیا ہوگیا ہے ۔۔وہ اب سچ میں پریشان ہو رہی تھی۔۔نین ماؤتھ فریشر لے کر باہر آئی تو عالم اسے ہی دیکھ رہا

تھا۔۔اسکا چہرہ زرد پڑتے دیکھ وہ اسکے پاس آیا۔۔واٹ ہیپننگ نین ۔تم۔ٹھیک۔تو ہو۔۔عالم۔اسکے پاس آتے بولا۔۔

ہاں میں۔۔میں۔نین بول ہی رہی تھی کہ اسے ایکبار پھر سے وامٹ انے لگی وہ منہ پر ہاتھ رکھے واپس واشروم میں گئی عالم اسے اس حالت میں دیکھ بے چین ہوگیا۔۔

اسنے جلدی سے ڈاکٹر بھیجنے کے لئے رافع کو کال کی جس نے کچھ ہی منٹوں میں ڈاکٹر بھیج دیا تھا۔۔نین واش روم سے باہر آئی تو عالم اسے لئے بیڈ پر آگیا اور لیٹا دیا۔۔کب سے ہورہی ہے وامٹ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کیا ہوا ہے نین۔۔عالم سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔عالم مجھے تو خود نہیں پتہ میرے ساتھ کیا ہورہا ہے۔۔بس کل صبح سے میری طبیعت اسی طرح خراب سی تھی۔۔متلی ہورہی تھی پہلے پھر ہم جٹ میں آئے تو مجھے

وامٹ ہونے لگی ۔۔پھر میں نے جوس پیا اور فروٹس کھائے تو ٹھیک ہوگئی تھی لیکن اب پھر سے ہورہا ہے پتہ نہیں کیوں ۔۔تو تمہارے ساتھ اتنا کچھ ہوتا رہا اور تم اس کنڈیشن میں بھی وہاں وہ سو کالڈ مشن کر رہی تھی۔کیا تم نہیں جانتی تمہاری لائف سے بڑھ کر عالم کے لئے اور کچھ نہیں ہے۔۔ہاں اگر تمہیں کچھ ہوجاتا تو ۔۔تم گئی اس کتے کو انجام تک پہنچانے تھی پر اگر تم اسکے ہی سامنے گر جاتی چکرا کر تو وہ تمہارے بے ہوش ہونے کا کتنا فائدہ اٹھا سکتا تھا ۔۔نین۔ میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا تمہیں مشنز پر جانا ہوگا لیکن تم۔اپنی حفاظت خود کروگی۔۔پھر تم اتنی لا پرواہ کیسے ہوسکتی ہو اپنے لئے۔۔عالم کا یہ سوچ سوچ کر ہی برا حال ہورہا تھا کہ اگر اسے کچھ ہوجاتا تو۔۔اسکو یہی سوچ تیعش دلا رہی تھی۔۔اور نین کو اب اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہورہا تھا وہ صحیح تو کہہ رہا تھا اگر کچھ۔۔وہ بھی اسے زیادہ نہیں سوچ سکتی تھی اور روتے ہوئے اسکے گلے لگ گئی ۔۔عالم ایم سوری ۔۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی۔۔اٸندہ خیال رکھونگی پکا اللہ کا پکا وعدہ ۔۔نین روتے ہوئے اسے وعدہ کررہی تھی ۔۔عالم کو یاد تھا اسنے پہلے بھی اس سے وعدہ کیا تھا

اور وہ اسنے نبھایا بھی تھا۔۔اب وہ اسکے آنے سے پہلے نہیں سوتی تھی۔ چاہے جتنی بھی دیر کیوں نہ ہو جائے وہ اسکا ویٹ کرتی تھی۔۔جبکہ عالم اسے اپنے لئے اتنی دیر رات تک جاگتے دیکھ ساری تھکن دور ہو جاتی لیکن اسکا خیال کرتے وہ اسے کتنی بار منع کر چکا تھا کہ سوجاٹا کرے لیکن وہ پھر بھی نہیں سوتی تھی ۔۔

اوکے ۔۔ریلیکس ۔۔میں نے تم پر اتنا شاؤٹ کیا۔۔سوری مجھے کہنا ہے تمہیں نہیں۔۔تو ایم سوری ۔۔عالم۔اسکے آنسو صاف کرتے پیار سے بولا۔۔

تو وہ مسکرا دی۔۔ڈور نوک ہوا تو عالم نے آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی ۔۔نین سامنے ڈاکٹر کو دیکھ کر بوکھلا گئی۔۔عالم۔کا وہ کیا کرتی جو اتنی سی بات کے لئے ڈاکٹر کو لے آیا تھا افف حد ہے۔۔وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

ڈاکٹر چیک اپ کر رہی تھی --

مسٹر ٹانگر آپکو تھوڑی دیر مجھے پرائویسی دینی ہوگی --مجھے ان کا پراپر چیک۔اپ کرنا ہے۔پلیز--ڈاکٹر کے کہنے پر وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا پر نین کے اشارے پر وہ جانے کے لئے مڑا--

لیکن پھر پلٹا--

For more visit (exponovels.com)

ڈاکٹر جو بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہے اور دیھان سے کرنا ہے میری بیوی کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے --وہ وارننگ دیتے انداز میں بولا --اور چلا گیا--

ایم سوری انکے بی ہیوئیر پر--نین نے معزرت کی --

اٹس اوکے --

ڈاکٹر کووہ لڑکی بہت معصوم اور پیاری لگی تھی --اسی لئے مسکرا کر بولی--اور اسکا چیک اپ کرنے لگیں--

کچھ دیر بعد عالم خود ہی اندر آگیا۔۔تب تک ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر چکی تھی۔۔

کیسی ہے میری وائف کیا ہوا ہے انہیں ۔عالم کے اتنا بے چین ہونے پر ڈاکٹر مسکرائی۔ ارے میری وائف کل سے ڈسٹرب ہے اور آپ مسکرا رہی ہیں۔عالم کو اسکا مسکرانا زہر لگا ۔۔

بات ہی کچھ ایسی ہے مسٹر ٹائگر۔۔اپ بھی سنیں گے تو مسکرائیں گے۔۔ٹھیک سے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔

You are going to be a dad

Oh okay okay..

عالم اپنی ہی رو میں بولتے بولتے رکا --

What did you say

اور دوبارہ سے پوچھا جیسے اپنی سماعت پر شبہ ہوا ہو--جبکہ نین تو شرم سے سر جھکا گئی تھی--خوشی تو اسے بھی بہت ہورہی تھی --

For more visit (exponovels.com)

Your wife is pregnant.

You are going to be mom and dad ..

ڈاکٹر کے دوبارہ بتانے پر عالم کی خوشی کی انتہا نہیں تھی وہ نین کو ڈاکٹر کے ہی سامنے اپنی باہوں میں اٹھائے جھومنے لگا ۔۔

Did you hear that?What did the doctor say?

You are pregnant..

For more visit (exponovels.com)

عالم چیختے ہوئے بولا۔۔جبکہ نین تو شرم سے مسکرا بھی نہ سکی وہ ڈاکٹر کے سامنے ہی شروع ہو گیا تھا۔۔

عالم پلیز ۔۔کنڑول کیجئے نہ ڈاکٹر یہیں پر ہیں۔۔نین دبی دبی آواز میں اسکے کان میں۔سرگوشی نما بولی ۔۔

ہاں تو کیا ہوا۔۔بیوی ہو میری اور مجھے اتنی بڑی گڈ نیوز دی ہے تو یہ کنٹرول کرنے کا تو بکل بھی مت بولنا۔۔

عالم کے صاف انکار کرنے پر وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی۔۔

یہ انکا ڈائٹ پلین اور میڈیسن ہیں۔۔ٹائم۔پر سب لیتی رہیئے گا اور پراپر چیک اپ ہر ویک میں ہوگا۔۔ریسٹ بہت امپورٹنٹ ہے اور پلیز اچھلنے کودنے یا پھر بھاگنے والا کا کام اور نہ کوئی۔ ہیوی میٹیریل اٹھائیں۔۔ڈاکٹر ہدایات دے کر چلی گئیں۔۔

اور عالم اسے اسی طرح اٹھائے نیچے لے ایا۔۔اسکی خوشی کی انتہا نہ تھی۔۔

اسنے رافع کو کال کر کے سب خاندان کو محل میں اکٹھا ہونے کے لئے کہا۔۔جس پر پہلے تو وہ ریشان ہوگیا۔لیکن یہاں آکر انہیں جو گڈنیوز ملی اسپر سبھی بہت خوش تھے۔۔

I am going to be a father.

عالم نے تین مرتبہ جوش میں کہا تھا سب اسے اتنا خوش دیکھ کر حیران تھے۔۔اور خوش بھی۔۔جبکہ نین اسکے پاگل پن پر بہت شرمندہ ہورہی تھی۔۔

عالم نے شاندار پارٹی رکھی تھی جسمیں اسنے اناوسمنٹ کی تھی سبھی جل جل کر خاک ہو رہے تھے کیونکہ عالم کا وارث آرہا تھا اور وہ پہلے سے بھی زیادہ پاور فل مین بننے والا تھا ۔۔یہی بات اسکے مافیا کے دشمنوں کو ہضم نہیں۔ ہورہی تھی۔۔۔

جبکہ نین تو اناوسمنٹ کی وجہ سے کافی پریشان رہنے لگی تھی ۔۔عالم نے پہلے تو نوٹ نہیں کیا لیکن ہر وقت اس سے گم صُم دیکھ اسے عجیب لگا۔۔

کیا بات ہے نین نوٹ کر رہا ہوں تم پریشان رہنے لگی ہو کوئی بات ہے تو بتاؤ مجھے۔۔

آں۔۔نہیں۔۔نہیں تو میں کیوں پریشان ہونگی ۔۔وہی تو میں نے تم سے پوچھا ہے ۔۔جب سے گڈ نیوز ملی تم تب سے ہی پریشان دکھنے لگی ہو۔۔کیا تم خوش۔۔

نہیں عالم ایسا نہیں ہے ۔میں کیوں نہیں خوش ہونگی جب اللہ ہمیں اتنی بڑی نعمت سے نواز رہے ہیں۔۔میں بہت زیادہ خوش ہوں ۔لیکن میں پریشان بھی ہوں عالم ۔۔اپ آپ نے پوری دنیا کے سامنے بابا بننے کی خبر پھیلا دی ہے اب آپکے دشمن تو اسی موقع

کی تلاش میں ہونگے کہ کب آپکی اولاد کو نقص۔۔وہ جو نین کی بات بڑے غور سے سن رہا تھا۔۔ اسکی آخری بات پر اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے لیا۔۔وہ بھی اتنی جنونیت سے کہ نین کو لگا اسکا دم ہی نکل جائے گا۔۔

عالم نے زیادہ دیر قید میں نہیں رکھا۔۔کیونکہ اسکی حالت واقع خراب ہورہی تھی۔۔نین آزادی ملتے ہی اسکے سینے میں چھپے اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی۔۔

نین تم یہ کیسے سوچ سکتی ہو کہ میرے رہتے میری فیملی پر کوئی اٹیک کریگا۔۔میری جان تم پر کوئی میری مرضی کے بنا نظر بھی نہیں رکھ سکتا۔۔اور یہاں تم نقصان کی بات کر کر رہی ہو۔۔اور اتنے دن تم اس فضول سوچ کو اپنے اوپر ہاوی ہونے دیئے جارہی

تھی۔۔نین تمہیں معلوم ہے نہ ڈاکٹر تمہیں ٹینشن لینے سے منع کیا ہے لیکن پھر بھی تم ۔۔عالم اسے اپنے سینے میں سموئے بول رہا تھا۔۔لہجہ نرم تھا۔۔

ایم سوری عالم پر میں کیا کروں جب سے میرے دل میں خیال آیا تو مجھ بہت ٹینشن ہوئی بٹ اب نہیں ہوگی ۔۔ائی پرامس۔۔

ہاں پرامس کرو کہ اپنی کیئر کرو گی ۔۔ایسے بات بے بات پر زیادہ سوچو گی نہیں۔۔بلکل ریلیکس رہو گی خوش رہو گی۔۔عالم اسے اپنے سامنے کرتے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیئے بولا۔۔

ع--عالم یہ -یہ وعدہ نبھانا بہت مشکل ہے--اگر اگے چل کر کچھ ہوگیا تو میں یہ وعدہ نہیں نبھا پاؤگی اور میں گناہگار نہیں ہونا چاہتی عالم پلیز--کئیر میں کرونگی میں وعدہ کرتی ہوں لیکن یہ میں نہیں کر سکتی --پلیز--نین عالم کے ہاتھ پر اپنے نرم ملائم ہاتھ رکھے بولی--اوکے ٹھیک ہے--یہی کافی ہے تم وعدہ نہیں کر رہی لیکن میں یہ وعدہ لیتا ہوں کہ تم تک پریشانی نہیں آنے دونگا--

عالم اسکی جبین پر بوسہ دے کر اسے بے باک نظروں سے دیکھنے لگا اور نین تو اسکی انہی نظروں سے گھبراتی تھی--

افف عالم-پلیز اب ایسے تو مت دیکھیں--ورنہ آپکے بیبی کیا کہیں گے فادر کتنے بے شرم ہیں ہمارے سامنے ہی شروع ہو جاتے ہیں -نین کی معصومیت میں بولے گئے جملے پر

عالم کا قہقہ امڈا۔۔جس سے وہ شرم سے لال سرخ ہوتی وہاں سے اوپر اپنے روم میں اگئی۔۔

---

وہ آج کافی دنوں بعد اپنے آفس آیا تھا۔۔اپنے آفس میں بیٹھے وہ تمام فائلز خود ریڈ کر رہا تھا ۔۔ان میں سے جو ضروری فائلز تھیں ان پر سائن کر کے اسنے رافع کو دی ۔۔جسکے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی کھڑا تھا

یہ کون ہے۔اسنے پوچھا۔۔

ٹائگر یہ میکس ہے کام مانگ رہا ہے۔۔ایک۔ہفتے سے یہاں کے چکر کاٹ رہا ہے ۔۔دایان نے تفصیلی جواب دیا۔۔

عالم نے غور سے اسکی جانب دیکھا۔۔

اسکے لب ہلکے سے مسکرائے۔میکس نے حیرت سے دیکھا۔۔

اسمیں کوئی مسکرانے والی بات نہیں تھی لیکن رافع سمجھ گیا تھا کہ۔یہ مسکراہٹ اس لڑکے کے لئے کوئی خاص نہیں ہے اچھی نہیں ہے۔۔یقینا ٹائگر نے اسکے اندر وہ دیکھا تھا جو دایان اور اسے نہیں دکھا تھا۔۔

تم جانتے ہو مجھے ۔۔عالم نے سیگریٹ کا کش لیتے اس سے سوال کیا۔۔

جی ہاں جانتا ہوں۔۔اور کافی سنا ہے آپکے بارے میں مافیا کنگ ہیں اپ۔۔ایسا کہا جاتا ہے۔۔اپکو۔۔لڑکے نے ہوشیاری کا مظاہرہ کرتے جواب دیا۔۔

ہمم تو تمہیں کیا لگتا ہے میں مافیا کنگ ہی ہوں -- جیسا کہ تم نے کہا ایسا لوگ کہتے ہیں تم نہیں ---میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے--وہ ناک سے دھواں فضا کے سپرد کرتا اسے ٹٹول رہا تھا--

اں--میرے لئے بھی آپ مافیا کے کنگ ہی ہیں--بہت ہی پاورفل ہیں آپ سٹرانگ --اسنے مظبوط لہجے میں جواب دیا--

گریٹ --نام کیا ہے میرا عالم سکون سے بولا--

ٹانگر --اسنے جواب دیا۔

Wrong..my name is ..the bloody tiger not only tiger..

And you are Muslim..

وہ لڑکا ایکدم ہی بولا۔۔تو عالم مسکرایا۔۔

And I'm proud

For more visit (exponovels.com)

کہ تم نے انگریزوں کا برتھا بنا کر رکھ دیا ہے۔۔

عالم نے شانے اچکائے۔۔

مگر ایک بات سمجھا نہیں میں ۔۔تم نے حلیہ تو انگریزوں والا اپنایا ہوا ہے۔۔۔۔وہ لڑکا کچھ زیادہ ہی بول رہا تھا دایان کو اسپر ترس بھی آرہا تھا۔۔

It's God Gifted man..

عالم نے جیسے اسے جتایا۔۔

For more visit (exponovels.com)

دوبارہ نہ آنے دینا اسکو یہاں۔۔ سخت بے زاریت اور سرد مہری سے جواب دے کر وہ اٹھا اور گاگلز لگا کر باہر نکل گیا۔۔

دایان نے اس لڑکے کو باہر نکالا۔۔

جسکا خون کھول رہا تھا۔۔

تم تم راسکل ٹائگر بہت فخر ہے نہ تمہیں خود پر ،تم میکس کے ہاتھوں ہی مرو گے ۔۔انسان کو دشمن اتنے ہی بنانے چاہئیے ۔۔جتنا وہ سہہ سکے۔۔

مگر تمہارا سب سے بڑا دشمن میں ہوں --وہ بولا --اور تن فن کرتا چلا گیا--

---

وہ لوگ اس وقت ہسپتال میں بیٹھے تھے جہاں پر ڈاکٹر کی طرف۔ عالم مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا جس نے اسکو بتایا تھا۔کہ اسکے ٹونز بیبی ہیں--اور۔ وہ بہت ایکٹیو۔ ہیں اسی لئے نین کی طبیعت اکثر بگڑ جاتی ہے۔

ڈیٹس گڈ ۔۔میری طرح میرے بچے بھی۔ تمہیں۔ ہلکان کر رہے ہیں۔۔اسنے نین کی طرف۔ مسکرا کر دیکھا۔۔جو ضرورت سے زیادہ ہیلدی ہوگئی تھی۔۔اور ہیلدی ہونے۔ کے ساتھ ساتھ مزید خوبصورت اور دلکش اسکے جیسے انگ انگ۔کو عالم کے عشق نے نکھار کر رکھ دیا تھا کہ لوگ۔ اسکو رشک بھری نگاہوں سے۔ دیکھتے تھے۔۔

نین گہرے سانس بھرتی۔ عالم کے ہاتھ میں ہاتھ دے گئی۔۔عالم نے اسے احتیاط سے اٹھایا۔۔

اور ہسپتال سے باہر لے آیا۔ اسے چلنے میں بھی دقت۔ ہوتی تھی۔۔وہ اپنا تقریباً وزن۔ عالم پر۔ ڈالے چل رہی تھی۔۔

جبکہ عالم کو کل رات۔ کا منظر۔ یاد آیا۔ اور وہ بے ساختہ۔ ہنس دیا ۔۔

نین نے گھور کر اسے دیکھا ۔کیونکہ جان تو وہ بھی گئی تھی کیونکہ آدھی رات کو اٹھ۔ کر۔ عالم کو اپنے نازک ہاتھوں سے سینے پر مکے برسانا ۔۔لازمی مزاحیہ تھا۔۔ جیسا۔ کہ وہ کر رہی تھی۔۔

نین کو سات مہینے گزر چکے تھے اور یہ سات مہینے بہت مشکل سے اسنے گزارے تھے۔۔وہ اسکی وجہ سے۔ یہ تکلیف برداشت کر رہی تھی جب کہ وہ خود اتنے وزن کو۔ اپنے اندر رکھتا تو اسے پتہ چلتا جو مزے سے سو رہا ہوتا تھا اور وہ معصوم آدھی رات کو جاگ جاتی تھی ۔۔لیکن چھوڑتی تو وہ اسے بھی نہیں تھی ۔۔جگا ہی دیتی تھی۔۔اور کل

رات تو وہ تنگ آکر اسپر مصنوعی غصہ نکال رہی تھی۔۔جبکہ عالم۔ تو حیران۔ پریشان سا اسے دیکھنے لگا کہ آخر۔ ہوا کیا ہے۔۔

اور اسکے بعد۔ اسکی باتوں پر وہ مسلسل اسکو پیار کرتا ہنس رہا تھا۔۔

کیونکہ ٹونز بیٹوں کی خبر بھی اسنے سر عام کر دی تھی۔۔لوگ عالم کی پاور۔ سے دبنے لگے تھے ۔۔اسنے نین۔ کو پلکوں پر اٹھا رکھا تھا۔۔اسکی ہر ضد پوری کرنا جو وہ اس چڑچڑے پن میں کرتی تھی۔۔وہ آدھی آدھی رات کو اسے جگا کر باہر چلنے کو کہتی یا پھر وہ آفس میں بہت بزی ہوتا اور وہ ایک فون کال۔کرتی تو عالم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگتا ہوا اس کے پاس آجاتا پھر اسے ڈھیر سارا پیار کرتا۔۔اسکی ہر چھوٹی چھوٹی باتوں کو مانتا ۔۔

غرض یہ کہ وہ اسکی بہت کیئرنگ کرتا --

اوکے ٹھیک ہے اگر کہتی ہو کہ میں بھی تمہاری طرح اپنے اندر یہ وزن اٹھائے پھروں--تو کل سے میں پتھر باندھ لونگا--اب خوش--تو اب پلیز سو جاؤ --

نو پہلے آپ وعدہ کریں کہ آپ۔ تین بڑے بڑے پتھر باندھے گے ۔دو آپکے بیٹے اور تیسرا آپکی اس کرم نوازی کی بنا پر جسکی بدولت آج میں اتنا کچھ برداشت کر رہی ہوں--وہ جو لیٹتے بول رہا تھا نین اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے اسے واپس سے بیٹھنے پر مجبور کرتے بولی ۔

اور اسکی بات پر اسنے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی دبائی اور سر ہلا گیا۔۔نین اسکی تابعداری پر ہنسی اور اسکے گال پر کس کرتے اسکے سینے پر سر رکھے لیٹ گئی عالم بھی اسے پرسکون ہوتے دیکھ خود بھی سو گیا۔۔

اس دوران دایان اور سونیا اور عفان اور تالیہ کی شادی کر دی گئی تھی۔۔

دایان جب سونیا سے اپنے جذبات کا اظہار کرنے گیا تھا تو آنا آگئی تھی ۔۔

وہ ویلا آیا تھا تو سامنے اسے دیکھ کر۔ بد مزہ ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اب سونیا سے بات کرنا مشکل ہو جانا تھا۔۔ سونیا تو ہمیشہ کی طرح کسی نہ کسی کام میں مصروف تھی۔ تبھی وہ

اسے سامنے تو کہیں دیکھائی نہ دی۔ اور نہ ہی علینہ۔۔انا بوریت کا شکار ہورہی تھی۔ اسے سامنے دیکھ کر ایکدم اچھلی ۔۔

اوہ پرنس چارم اتنے دنوں بعد اپنی چوہے والی شکل دکھا رہے ہو ۔میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ پتہ نہیں کیا ہوگیا۔ ۔انا کے منہ سے پرنس سن کر اسے اسکی طبیعت خرابی کا شک ہوا لیکن پھر اسکے منہ سے اسکا پسندیدہ نام اپنے لئے سن کر تلملایا تو لیکن اسے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر دیکھا۔۔

میرا موڈ نہیں۔ ہوا تو چپکلی کو دیکھنے کا بس اسی لئے۔ نہیں ایا۔۔دایان کے منہ سے اپنے لئے چپکلی سن کر وہ اسے گھورنے لگی۔۔

ساتھ ہی اسکے پاس آکر اسپر مکوں کی برسات کرنے لگیں۔۔

تمہارے سے بڑا نکما انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔

ویسے تمیز کرنی چاہیے اب میرا پروموشن ہونے والا ہے۔۔اور تم ہو کہ اب بھی میرے نام کا کیما بناتی ہو۔۔

اوہ اچھا تو مجھے اس سے کیا تمہارا پروموشن ہو یا کچھ اور میں نہ تمہارا کیما کیا برتھا بھی بنانے سے گریز نہیں کرونگی ۔۔انا اسکے گلے میں بازو ڈالے بولی۔۔تو دایان نے اسکے سر پر چپت لگائی۔۔

آوچ۔۔اچھا اب بتاؤ نہ کہ کون سی پروموشن ہونے والی ہے ۔انا کو تجسس ہوا۔۔ابھی تو کوئی کہہ رہا تھا اسے کسی پروموشن سے فرق نہیں پڑتا ۔۔دایان بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔

لو تم میرے کونسا دادا جی بننے والے ہو جو میں۔ پروموشن پر اچھلتی ابھی تو بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا ہاں تم نہیں بتانا چاہتے تو مت بتاؤ ۔۔میں بھی تمہیں سونو دی سے نہیں ملنے دونگی ۔۔انا اسے زبان چراتے بولی ۔۔

جبکہ دایان تو ہنس دیا اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔

یار بتاؤ بھی کیا کرنے والے ہو۔۔انا نے رازداری سے۔ پوچھا۔۔

آمم وہ تمہاری سس اور میں ساتھ ہوں تو کیسے لگتے ہیں۔۔دایان دانتوں کی نمائش کرتے بولا ۔۔

تو آنا نے منہ بنایا ۔۔

کلپرزے لگتے ہو پر دی تو بہت ہی کمال لگتی ہیں۔۔وہ بولی تو دایان نے آنکھیں نکالیں۔۔جبکہ اب کھلکھلانے کی باری انا کی تھی ۔۔

چھپے رستم ہو تم تو وہ بھی بڑے والے۔۔زور سے کہتی اسکے پیٹ میں مار کر سونیا کو بلانے کے لئے بھاگی۔۔انا سٹاپ جو کہنا ہے میں خود کہونگا۔۔یو اڈیٹ آئی سیڈ سٹاپ ۔۔جبکہ انا تو اسے منہ چڑاتی بھاگی اور سونیا کے روم میں گھس گئی ۔۔

سونو دی دی ۔۔میری بات سنو ۔۔میں ایک بات بتاتی ہوں ۔انا چیختی اس تک پہنچی جو حیران رہ گئی ۔کیونکہ اسکے پیچھے ہی دایان بھی کھڑا تھا ۔۔

Anna I will kill you just stop it..

دایان بھڑکا۔۔اوہ کم اون تم نے آج میرا پورا نام لیا ہے۔۔واؤ۔۔لیکن میں نہیں لینے والی۔۔

ارے کیا ہوا چڑیل کیوں اتنا چیخ چیخ کے میرے کانوں کے پردے پھاڑ رہی ہو۔۔علینہ جو روم میں تھی اسکی آواز سنتے باہر نکلی ۔۔

ارے تم چپ ہو جاؤ چھوٹی چوہیا ۔۔انا ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کرواتی بولی۔۔

دی یہ چوہا نہ آپ سے پیار کرتا ہے۔۔انا چیخی۔۔جبکہ سونیا کی تو آنکھیں نکل ائیں۔۔اور دایان کو اس پر جی بھر کر غصہ آیا ۔۔

کر لی تسلی بتا کر ۔۔اب دفع ہو جاؤ ۔۔دایان نے کہا۔۔

انا دانت نکالتی اسے دیکھنے لگی لیکن علینہ اسکا ہاتھ پکڑتے اسے وہاں سے لے گئی --

انا،علینہ کے جانے کے بعد دایان اسکے قریب آیا --وہ جو اسے اپنے پاس آتا دیکھ قدم پیچھے کی جانب لینے لگی--

ہادی آپ نے اگر کچھ کہنا ہے تو پلیز ایسے ہی بولئے ابھی فی الحال میرے قریب آنے کا حق نہیں ہے آپکے پاس پلیز--

اسکی بات پر وہ ہوش میں۔ آیا اور چند قدم۔ کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا --

ایم۔سوری ٹھیک کہا تم نے۔۔میں تمہارے قریب آنے کا حق نہیں رکھتا لیکن تمہیں اپنے نکاح میں لے کر تو تمہارے پاس آنے کا پورا اختیار ہوگا نہ میرے پاس۔۔دیکھو سونو میں زیادہ گھما پھرا کر بات نہیں کرونگا اسی لئے آسان الفاظ میں کہہ رہا ہوں۔

مجھے امید ہے تم مجھے انکار نہیں کروگی۔۔

ہاں آپ بولیں تو صحیح میں آپکی بہت عزت کرتی ہوں کبھی بھی آپکو انکار نہیں کرونگی۔۔

تو بولو کیا تم مجھ سے شادی کروگی۔۔دایان نے اسے پوچھا تو وہ مسکراتے سر جھکا گئی۔۔

جسکا مطلب وہ اچھے سے سمجھ گیا اسی لئے فورا سے واپس پلٹا اور سیدھا عالم کو اپنی پسند کے بارے میں بتا دیا اسے کوئی اعتراض نہیں تھا اسی لئے انکی جلد ہی شادی فکس ہوگی ساتھ ہی تانیہ اور عفان کی بھی شادی رکھی گئی تھی کیونکہ تانیہ کافی وقت سے بغیر کسی رشتے کے وہاں رہ رہی تھی تو سب نے یہی مناسب سمجھا کہ انکی بھی شادی کر لینی چاہیے --

تو اسطرح دو دو کپلز کا ملن ہوا تھا --اور اب انا علینہ عالم اور نین کے پاس رہ رہی تھیں --

تم کچھ پیو گی۔۔سوہ جھک کر۔ دروازے میں سے اسکو جھانکنے لگا۔۔اسکا احساس تو دل و جاں سے۔ بھی بڑھ کر تھا۔وہ چاہت سے اسکے بھرے بھرے نکھرے نکھرے وجود۔ کو آنکھوں میں سموئے بولا۔۔جسکا چہرہ اسکے یوں ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر سرخ پڑ گیا تھا۔۔

آمم ہنہ نو۔۔کچھ۔ نہیں پینا آپ آیئے نہ گھر چلتے ہیں۔۔نین کے کہنے پر وہ اندر آکر بیٹھ گیا۔۔اور پھر گاڑی محل کی جانب سوار ہوگئی۔۔

---

انکی۔ آج کافی عرصے بعد مافیا گینگ والوں کے ساتھ میٹنگ تھی۔وہ سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا سب ہی اسے داد دے رہے تھے۔۔لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ پاشا کو بھی ڈسکس

کر رہے تھے ۔۔کہ اسکی موت بہت ہی بھیانک ہوئی ہے لیکن اسکا بھائی ہے جو اسکی موت کا۔ بدلہ ضرور لے گا وہ چپ رہنے والوں میں سے ہرگز نہیں ہے ۔عالم کو جہاں شاک تھا یہ خبر سن کر وہیں رافع اور دایان کا بھی یہی حال تھا ۔۔

عالم باقی کا وقت کتنے صبرو تحمل سے وہاں بیٹھا رہا یہ وہی جانتا تھا اور دایان ،رافع بھی۔۔

---

اپنے آفس میں شان سے چیئر پر جھولتے اسنے رافع کو دیکھا جو پاشا کے بھائی اور نیویارک میں انکے کاروبار کی ڈیٹلز ہیک کرنے کی جان توڑ کوشش میں تھا۔۔

وہ جب سے وہاں سے آیا تھا انکی خوب کلاس لی تھی۔۔ تبھی اب وہ اپنے سامنے بٹھا کر انفارمیشن نکالنے کے لئے کہا تھا۔۔کیونکہ اب وہ نین سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتا تھا خاص کر اس کنڈیشن میں تو بلکل بھی نہیں۔۔اسنے جو بھی کرنا تھا وہ خود ہی کرنے والا تھا اب ۔۔

تبھی دایان اندر ایا۔۔

یہ لڑکا بار بار آرہا ہے صبح شام۔آتا ہے۔۔۔۔دایان نے میکس کو اندر دھکا دیا ۔۔اور قدرے غصے۔ سے بولا کیونکہ۔ میکس نے اسکا جینا مشکل کر دیا تھا۔۔

عالم نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔

What's your problem

سرد لہجے میں اسنے سوال کیا۔۔

I need work

میکس نے کہا تو۔۔عالم کچھ دیر اسکو دیکھتا رہا۔۔پھر اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

اسکا گریبان پکڑا اور رافع۔ کے پاس دھکا دیا۔۔

اگر یہ انفارمیشن تم آدھے۔ گھنٹے میں مجھے نکال دیتے ہو ۔۔تو آج سے۔ تم میرے ساتھ کام کروگے ۔۔ ورنہ یہیں تمہارے بھیجے سے نکلا مغز میرا ہنی کھائے گا۔۔

اسکے الفاظ پر ہنی کو دیکھتے میکس کا دم خشک ہوگیا۔۔عالم کے ایک اشارے پر ہنی کو اسی کے آفس کے ایک بنے روم سے جو کے بند تھا شیر کو باہر لایا گیا ۔۔۔

دایان اور رافع دونوں۔ خاموش کھڑے تھے۔۔ عالم اسکے سر پر کھڑا تھا۔۔

جبکہ میکس نے دل میں سوچ لیا تھا آج آر ہو یا پار۔۔

وہ جیکسن کی انفارمیشن۔ نکلوا رہا تھا۔۔ یعنی وہ شخص جسکو دھمکی دے رہا تھا کہ اسکے بھیجے کو ہنی نگلے گا وہ تو اسی کے پیچھے پڑا تھا اسے ہی ڈھونڈھوا رہا تھا۔۔

میکس کو ہنسی سی آگئی۔۔ اور اسنے تھوڑی بہت تردد کے بعد ایک دھندلی تصویر بر آمد کر لی۔۔

وہاں کی انفارمیشن۔ سے ابھی یہ ہی تصویر ملی ہے۔۔۔یہ تصویر چار دنوں میں کلیر ہوجائے گی۔۔اسنے کہا تو عالم نے اسکی جانب دیکھا اور رافع کو لیپ ٹاپ تھما دیا۔۔

رافع نے ساری ڈیٹیلز سرچ کیں تو وہ واقع --اسکی تصویر تھی مگر کلیئر ہونے میں اسے چار پانچ دن لگ سکتے تھے اسنے عالم کی جانب دیکھا تو آنکھوں میں ایسا تاثر تھا کہ عالم سمجھ گیا--

باہر لے جاؤ اسے ---دایان کو عالم نے کہا--

اور دایان میکس کو۔ لے کر باہر۔ نکل گیا--

عالم نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا--

اٹس میجیکل جس انفارمیشن کو تین دن سے میں ڈھونڈ رہا تھا اسنے --وہ نکال دی یہ دیکھو--

یہ اسکے بنگلور کی لوکیشن ہے--

جیکسن -- نیم پلیٹ پر نام لکھا ہے--

It's excellent..

For more visit (exponovels.com)

رافع حد سے زیادہ متاثر تھا۔۔جبکہ عالم توجہ سے ہر چیز دیکھ رہا تھا۔۔

معمولی سی چوک اسکے دشمنوں کو منہ کھولنے کا موقع دے سکتی تھی اسکا کوئی نہیں ہے۔۔
یہ خوف اور دہشت ہے جو سب کے منوں پر قفل ڈال دیتی ہے۔۔

اس لڑکے کو ٹارچر کرو۔عالم نے کچھ توقف کے بعد کہا۔۔

وٹ بٹ وائے۔۔رافع کو سمجھ نہیں ائی۔۔

For more visit (exponovels.com)

اگر تم یہ بات جان جاتے تو میری جگہ۔ بیٹھے ہوتے۔ عالم نے سنجیدگی سے رافع کی جانب دیکھا۔ جس نے کوئی اور بات کیئے بنا دایان کو اسکا۔ پیغام دے دیا۔۔

ٹارچر تو وہ خود کرتا تھا ۔۔کیونکہ۔اسے ٹارچر کرنے میں مزہ آتا تھا اسی لئے اسنے دایان کو اسے ٹارچر سیل میں لے جانے کا کہا تھا باقی کا کام اب اسنے کرنا تھا ۔۔۔

---

عالم رات ہونے سے پہلے گھر آجاتا تھا اگر آفس جائے بھی تو ۔لیکن آج وہ گیارہ ہوگئے تھے اور ابھی تک وہ نہیں آیا تھا اور نین کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔۔ ٹینشن سے نہ ہی اسنے کچھ کھایا تھا اور نہ ہی میڈیسن لی تھی۔۔

عالم کہاں چلے گئے آپ کیوں نہیں آجاتے --اب آپ دیکھنا آپ آئیں گے نہ تو میں۔ بھی آپ سے بات نہیں کرونگی دیکھنا آپ --نین انگلی اٹھا کر دیوار کو دیکھتے غصہ کر رہی تھی جبکہ عالم خود جو ابھی ابھی آیا تھا اسکا یہ روپ دیکھ کر مسکرائے جارہا تھا--

لیکن جب نین نے رخ موڑا تو اسکی مسکراہٹ اسکا چہرہ دیکھ کر سمٹ گئی چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا وہ ٹھیک نہیں ہے بہت تکلیف میں ہے--

نین --عالم چیختے اسکے پاس ایا--دور رہیئے آپ مجھ سے --جب میں نے آپکو بلایا تب تو آپ نہیں آئے اور اب آپ آئے تو میں آپ سے بات نہیں کرونگی --نین دو قدم پیچھے لیتی بولی--

اوکے جو کرنا ہوا کر لینا لیکن پہلے پاس تو آو۔۔عالم اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کرتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

جبکہ نین اسکی باہوں میں آتے ہی پر سکون ہوگئی ۔

اپ۔ اتنی دیر سے کیوں آئے ۔ میں نے کتنا ویٹ کیا اپکا آپکو پتہ بھی ہے پھر بھی آپ لیٹ ہو گئے۔ ۔نین اسکی شرٹ پکڑے سینے پر سر رکھے روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔عالم کو اسکے آنسو اپنے دل پر کسی کنجر کے وار سے تو کم ہر گز نہیں لگ رہے تھے۔۔

نین عالِم نین۔ ریلیکس دیکھو اب میں آگیا تو پلیز رونا بند کرو اور ادھر دیکھو میری طرف --ایم۔سوری میں لیٹ ہوگیا -- تم پلیز اب ریلیکس ہو جاؤ --عالم اسکے آنسو اپنے انگوٹھے کی پور سے چنتے بولا تو نین کو مزید رونا آنے لگا--

پر آپ نے اچھا نہیں کیا --اپ --اپ پرامس کریں کہ لیٹ نہیں ہونگے کبھی --مجھے بہت فکر ہورہی تھی--نین اسکے ہاتھ پکڑے وعدہ لے رہی تھی --اوکے وعدہ -- نہیں آؤں گا لیٹ خیال رکھونگا --

ہمم --عالم نے اسے کہا تو نین نے سر ہاں میں ہلایا --چلو اب اٹھو اور کھانہ کھاو--کیونکہ تم نے اسی چکر میں نہ ہی کھانا کھایا اور نہ ہی میڈیسن لی ہے--عالم کی بات پر وہ شرمندہ ہوگی ۔ایم سوری پر اس۔ حالت میں مجھے بھوک نہیں لگ رہی تھی --پر

اب آپ آگئے ہیں نہ تو میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤنگی اور میڈیسن بھی لونگی۔ پر آپکے ہاتھ سے۔۔گڈ۔۔عالم اسکے بالوں پر بوسہ دیتے مسکرایا۔۔

اسنے کھانے کے آڈر دیا پانچ منٹ میں کھانا ریڈی تھا۔۔انہوں نے مل کر کھانا کھایا پھر عالم نے نین کو میڈیسن دی۔۔نین پھر چینج کرنے واشروم چلی گئی۔۔اور عالم اسکا ویٹ کرنے لگا۔کیونکہ چینج وہ کر چکا تھا کھانہ کھانے سے پہلے ہی۔۔

نین بیس منٹ بعد بیڈ پر آئی تو عالم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر لیٹنے میں مدد کی۔۔

اور خود بھی اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔

عالم میں۔۔نین ابھی بول ہی رہی تھی کہ عالم اسپر جھک کر اپنی سانسیں اسمیں اتارنے لگا۔۔نین نے کوئی مزاحمت نہ کی وہ جانتی تھی عالم اس وقت صرف اپنی نین سے سیراب ہونا چاہتا اس کے علاؤہ کچھ بھی سننے کا وہ روادار نہیں۔۔اسی لئے وہ بھی اسکے شدت سے بھرپور لمس کا جواب نرمی سے دینے لگی جس سے عالم کی جنون میں نرمی در آئی اب وہ آرام سے اپنی نین کو محسوس کر رہا تھا۔۔

آہستہ آہستہ وہ لبوں سے ہوتے گردن تک آگیا نین اپنی آنکھیں بند کئے عالم کی قربت میں گھائل ہو رہی تھی۔۔

---

عفان اب اٹھ بھی جاؤ ۔۔کب سے سوئے پڑے ہو۔۔ایسے لگ رہا ہے جیسے مردہ پڑے ہو۔۔جب صبح ٹائم سے اٹھنے نہیں ہوتا تو رات بھر مستیاں کرنے کی کیا ضرورت ہوتی ہے ۔۔نہ ہی مجھے سونے دیتے نہ خود سوتے ہو۔۔بہت تنگ کرتے ہو تم مجھے ۔۔اب میں بھی تو صبح سے جاگ رہی ہوں پر نہیں مسٹر کو تو کوئی پرواہ ہی نہیں بیوی کی نیندیں چرا کر خود سویا ہوا ہے ۔تانیہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔۔جب سے انکی شادی ہوئی تھی وہ کوئی ایک رات بھی دھنک کا نہیں سو پائی تھی۔۔عفان رات بھر اپنی گستاخیوں میں اسکے ساتھ لگا رہتا تھا اور وہ بیچاری اسے اول تو منع نہیں کرتی تھی اور اگر کر بھی دیتی تو مسٹر عفان کو اپنا حق لینا بہت اچھے سے آتا تھا ۔۔اسی لئے مجبوراً اسے بھی اسکا ساتھ دینا پڑتا ۔۔لیکن پھر صبح وہ جلدی نہیں اٹھ پاتی تھی اور انہوں نے کام پر بھی جانا ہوتا تھا عالم نے سب کی ڈیوٹیز لگائیں ہوتی تھی ہر روز ہی انکی چینج ہوتی تھی اسی لئے وہ تھوڑی دیر صبح سو جاتی تھی کیونکہ عالم نے تھوڑی بہت اس طرف سے ان سب کپلز کو

چھوٹ دی ہوئی تھی کہ وہ صبح 11 بجے تک افس میں پہنچے ہوئے ہوں۔ اور رات کو بھی 11 بجے ہی اوفف ہوتا تھا ۔۔اور تانیہ روز صبح اس بھوکر کے لئے ناشتہ اپنے ہاتھوں سے بناتی تھی اسی لئے وہ تھوڑا جلدی اٹھ جاتی تھی۔۔اج بھی ابھی ناشتہ بنا کر آئی تھی تو ہی اسے جگانے لگی لیکن وہ پندرہ منٹ ہوگئے نہیں اٹھا تھا اب تانیہ کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا اسی لئے وہ پانی کا جگ اٹھانے ہی لگی تھی کہ عفان جو جاگ ہی رہا تھا بس سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا فوراً سے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ لڑکھڑا کر اس پر آگری۔۔

پھر عفان کو گھورنے لگی جو اسے نشیلی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا ۔اسکے ارادے جان کر وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جو کہ مقابل نے اپنی گرفت سخت کر کے ناکام بنا دی اور اسے گڈمارننگ کس کرنے لگا ۔۔تانیہ کا غصہ ہوا ہو گیا وہ اسی طرح ہی تو تھی اسکی قربت

میں سب کچھ بھول جانے والی۔۔اور عفان بھی اپنے جذبات صرف اسپر لٹاتا تھا ۔۔اب تو وہ کلب بلاوجہ کبھی نہ گیا تھا اگر کوئی کام ہو تو ہی جاتا ۔۔ورنہ دوسری تیسری لڑکی کو دیکھنا تو دور کوئی بھی لڑکی کھڑی ہوگی یہ وہاں جلدی جلدی کھسکنے کی کوشش کرتا تھا کیونکہ وہ اب صرف تانیہ کا تھا اور وہ اسکی ۔تانیہ سے وہ عشق کی حد تک محبت کرتا تھا۔۔اور تانیہ تو پہلے ہی سے اسکے لئے دیوانی تھی اب تو اور زیادہ ہو گئی تھی۔۔

---

عالم جو نین کے ساتھ ہی گھر پر تھا ۔۔نیچے کام کر رہا تھا جب کام کر چکا تو اوپر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا ۔۔۔اسنے اپنا کوٹ اتارا اور ابھی وہ واشروم جاتا ہی کہ۔ رافع کا۔ فون آگیا۔۔ اسنے زرہ تپ کر فون بیک کیا۔۔

What's your problem..

وہ بھڑکا--

ٹائگر وہ بے ہوش ہوگیا--الیکٹرک شاکس۔ سے--رافع پھولی سانسوں سے بولا--

کچھ کہا اسنے--عالم نے پھر سے پوچھا--

نہیں کچھ نہیں۔ کہا--بس کہہ رہا تھا کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا--رافع نے بتایا تو عالم نے سر ہلایا--

For more visit (exponovels.com)

اسے بھوکا پیاسا چھوڑ دو ۔دیوڑی میں۔۔ ٹائگر نے ایک اور حکم دیا اور ۔فون بند کر دیا۔۔جبکہ۔ خود وہ واشروم چلا گیا ۔۔

---

---

ارے یہ میری چاکلیٹ تو یہ مجھے دے ۔۔نہیں یہ میں نے پہلے لی تھی تو یہ اب میری ہوگئی ہے ۔ارے ایسے کیسے یہ تیری ہوگئی ہے یہ میری ہی ہے سمجھی ۔۔علینہ اسے چھیننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن انا کی پکڑ اتنی مظبوط تھی کہ وہ اسے لے نہیں پا رہی تھی ۔

دیکھ انا کی بچی یہ نہ ریپر ہھٹ جائے گا اور چاکلیٹ نیچے گر جائے گی پھر نہ تجھے ملے گی اور نہ ہی مجھے --

ہاں تو اچھا ہے نہ پھر تو بھی تو نہیں کھا پائے گی --انا اسے منہ چڑاتی ہوئے بولی۔

کیا ہورہا ہے یہ تم دونوں پھر کیوں لر رہی ہو --نین جو کچن میں آئی آج کا مینیو دیکھنے جب عالم گھر پر ہوتا تو وہ خود ہی ڈیسائیڈ کرتی تھی کہ کیا بنانا ہے--

انہیں سامنے چاکلیٹ ایک دوسرے سے چھینتے دیکھ وہ تو حیران ہی رہ گئی ۔۔کہ چاکلیٹ کہاں سے آئی کیونکہ اسنے بھی ایک چاکلیٹ ان سب سے چھپ چھپا کر رکھی تھیں کہ جب وہ اکیلی ہوگی تو کھائے گی۔۔لیکن اکیلی تو وہ بہت کم ہوتی تھی یہ دونوں اسے اکیلا چھوڑتی ہی کہاں تھی۔۔عالم نے جو انہیں اسپر تائثات کیا ہوا تھا۔۔

اب انکے ہاتھ میں چاکلیٹ دیکھ اسے تو یہ ڈر لاحق ہوگیا کہ کہیں یہ وہی تو نہیں جو اسنے اپنے لئے چھپائی تھی۔۔افف نو نو۔۔ایسے نہیں لڑتے دیکھو اج عالم بھی گھر پر ہے تو تم لوگ باہر جاسکتی ہو کتنے دن ہوگئے ہیں گھومنے تو گئے ہی نہیں جاؤ گھوم پھر بھی آنا اور جتنی چاکلیٹس لینی ہوئی کسی ملازم کو بھیج دینا لے آئے گا۔۔ٹھیک ہے چلو ۔۔نین ان سے وہ چاکلیٹ لیتی بڑی ہی عقلمندی سے انہیں وہاں سے چلتا کیا ۔۔وہ تو بہت خوش ہوگئی تھیں ۔باہر کا سن کر ہی۔۔بھابھی آپ نہ بہت اچھی ہو ۔۔انا اسے زور سے

ہگ کرتے بولی -- تھینکس--نین نے شکر کیا کہ وہ دونوں چلی گئیں اب وہ یہیں پر بیٹھ کر بڑے آرام سے چاکلیٹ سے انصاف کر رہی تھی مبادا ابھی نہ کھائی تو پھر سے کوئی چرا کر نہ لے جائے--

عالم جو اسے ہی ڈھونڈ رہا تھا انا اور علینہ کو کچن سے باہر آتا دیکھ اسکا پوچھا تو انکے بتانے پر وہ سیدھا وہیں آگیا اور وہاں اسے چیئر پر بیٹھے چاکلیٹ کھاتے دیکھ وہ مسکرایا کیونکہ نین بچوں کی طرح چاکلیٹ کھا رہی تھی --ہونٹوں کے آس پاس چاکلیٹ لگی ہوئی تھی اور وہ تو بس کھانے میں مگن تھی--عالم چلتا ہوا اسکے پاس آیا نین اچانک اسے اپنے سامنے دیکھ کر ٹھٹکی لیکن پھر سے کھانے لگی ایسے جیسے اسنے کسی کو بھی اپنے سامنے نہ دیکھا ہو--

وہ اسکے سامنے ہی چئیر کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔اور نین کو جلدی جلدی چاکلیٹ ختم کرتے دیکھ اسے زور کی ہنسی ائی۔۔

جسے اسنے روکا نہیں ۔۔

آپ ایسے کیوں ہنس رہے ہیں ۔نین منہ پھلا کر بولی۔۔

کیونکہ تمہارے منہ پر بھی چاکلیٹ لگی ہوئی ہے اور تم اس طرح بہت پیاری اور کیوٹ لگ رہی ہو۔۔اپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔نین کو تپ ہی چڑ گئی۔۔ارے میری یہ مجال کہ اپنی پرنسس کا مزاق اڑوں بس اگر آپکی اجازت ہو تو کیا میں یہ صاف کر دوں۔۔عالم کے اجازت مانگنے پر اسنے بھی تنگ نہیں کیا۔۔اور فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے

ہوئے اجازت دے دی۔۔پھر کیا اجازت دے کر جو وہ پچھتائی ۔۔عالم تو اسکے لبوں پر جھکا تو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ۔۔

نین تو بس اب اسکی شدتوں کو برداشت کر رہی تھی۔۔

---

---

خون سے لے پت وجود ایک طرف۔ پڑا کراہ رہا تھا ۔۔ وجود سے درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔مگر اسنے اپنی پوری کوشش کر لی ۔۔کہ وہ ہار نہ مانے۔۔وہ چلاتا رہا چیختا رہا۔۔مگر

اسنے منہ سے ایک لفظ نہیں نکالا تھا۔۔ جو اسکے خلاف جاتے ۔۔ اسوقت۔ بھی جب اسکی آنکھ کھلی۔ تو خود کو شدید اندھیرے میں پایا ۔۔

اسے محسوس ہوا۔ اس اندھیرے میں میکس کے سوا کوئی بھی نہیں ۔۔رافع۔ بھی نہیں تھا۔ جبکہ وہ۔ اسپر۔ تائثات رہتا تھا۔۔

بلڈی ٹائگر میں تمہیں جان سے مار دونگا۔۔ تم صرف جیکسن کے ہاتھوں ماروگے۔۔ وہ تمہیں زندہ جلا دیگا۔۔۔۔انتقامی ۔۔جزبے ایکدم۔ اسکے دلوں دماغ۔ میں اٹھے۔ اور اسنے زمین پر کئی مکے مارے۔۔تکلیف کی شدت سے آنسو بھی ٹوٹ۔ کر گال۔ پر بہہ گیا۔۔

تمہارے ساتھ میں وہ کرونگا جسکا تصور۔ بھی تمہارے دماغ میں نہیں ہوگا ۔۔۔۔تیز تیز چلتی سانسوں اور ناک کی نتھنوں سے نکلتی پھنکار۔ اس وقت۔ میکس کی آنکھوں میں خون اتر چکا تھا۔۔کہ تبھی دروازہ کھلا۔۔ بمشکل زمین سے ٹکراتا دروازہ ایک ناپسندیدہ ارتعاش پیدا کر رہا تھا۔۔ میکس کے اندر نفرت اس وقت بری طرح۔ پھیلی ہوئی تھی مگر پھر بھی اپنے جذبات پر قابو پاتا ۔۔وہ بے ہوش بن گیا۔۔

ابے اٹھ ۔۔ رافع نے اسکو پاؤں۔ مارا۔۔

میکس کا وجود۔ ڈھلک گیا۔۔

اسنے اچانک فون نکالا۔

سر وہ بے ہوش ہوگیا ہے۔ میکس کو اندازہ ہوگیا تھا۔ یہ فون ٹائگر کے پاس گیا ہے۔۔اسنے ہلکی۔ سی۔ آنکھیں۔ کھول کر رافع۔ کو دیکھنا۔ چاہا۔ جو پیٹھ موڑے کھڑا تھا۔۔

نہ جانے دوسری طرف سے۔ کیا جواب ملا تھا کہ رافع نے۔ موبائل پھر سے پینٹ کی جیب میں۔ رکھا۔۔اور میکس کی طرف بڑھا۔۔اور اسکو شرٹ سے پکڑ کر۔ وہ گھسیٹتا ہوا باہر لے جانے لگا۔۔جبکہ میکس کی سمجھ میں نہ آیا یہ سب۔۔ یہ گھسیٹنا کئی زیادہ تکلیف دہ تھا بانسبت چلنے کے۔۔

مگر خود کو سچا ثابت کرنے کے لئے وہ یوں ہی۔ اسکے ساتھ گھسیٹتا رہا۔ یہاں تک۔ کے رافع۔ نے اسکو گاڑی میں لا پٹخا۔۔اور گاڑی سٹارٹ کردی۔۔

میکس نئے ملنے والے درد پر کراہتا رہا ----

مگر ایک آواز بھی لبوں سے آزاد نہیں ہونے دی وہ جانتا تھا اگر اسکے منہ سے کوئ سچ برآمد ہو گیا تو ٹائگر اسکے کئ ٹکڑے کر کے ۔اسکے ہنی کو کھلا دے گا --اور وہ واپس نیویارک نہیں جا پائے گا -- تبھی اسنے منہ پر گویا تالے لگا لیے --- گاڑی اپنے سفر پر رواں دواں تھی -- میکس نے معمولی سی آنکھیں کھول کر راستہ دیکھنا چاہا --

مگر نہیں، وہ راستہ سمجھ نہ پایا اور تھک کر اسنے -- آنکھیں دوبارہ موند لیں ---- گاڑی جھٹکے سے رکی ---- وہ نہیں جانتا تھا گاڑی کہاں رکی ہے -- رافع گاڑی سے نکلا اور میکس کو بھی گاڑی سے نکال کر باہر کی جانب گھسیٹنا شروع کر دیا -- ہاں کہیں دماغ

میں زرا سی امید تھی کہ شاید وہ ہسپتال لایا گیا ہو مگر سد افسوس وہ ہسپتال نہیں تھا --- وہ رافع کے ساتھ گھسیٹتا چلا گیا ---

اچانک اسنے ہلکی سی آنکھ کھول کر دیکھا -- تو اسکے دل و دماغ لرز سے اٹھے یہ ٹائگر کی ملکیت تھی--

وہ ٹائگر کے پاس لایا گیا تھا --- ایک روم کا دروازہ کھول کر رافع نے اسے اندر پھینک دیا ---

اور ٹائگر کو دیکھا -- جو ایکویریم کے پاس کھڑا تھا -- جبکہ دایان صوفے پر بیٹھا ۔ لیپ ٹاپ میں مصروف تھا اسکے علاؤہ --- یہاں پر وہ لوگ بھی موجود تھے جو ٹائگر کے ساتھ کام کر

رہے تھے --- سب نے میکس کو دیکھا تو اسکی حالت پر اپنے آپ ترس سا آنے لگا ----

ڈرامے بند کر دو میکس --- تم نے بدلہ لینے کی کسی سڑک چھاپ سے نہیں ٹھانی تھی --- دی بلڈی ٹائگر کے ساتھ ٹھانی تھی جس کی آنکھیں اور ہاتھ --- اپنے دشمن کو گردن تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیتے ہیں --"سرد سنجیدہ سپاٹ آواز کمرے میں اٹھی تو وہاں موجود لوگ شدد رہ گئے تھے جبکہ--------میکس پر تو گویا بم پھٹا تھا --

Come on get up..

اسنے ریوالور میں --- تین گولیاں ڈالیں جس کی آواز میکس باخوبی سن رہا تھا اور اسکو لوڈ" کر لیا ----

اب مزید شاید اس ڈرامے کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی -- تبھی اسنے انکھیں کھولیں اور اپنے قدموں پر اٹھنے کی کوشش کی -- جو اسکے لیے مشکل تو کافی تھا

تو تمھیں سچ پتہ چل گیا "میکس نے منہ سے نکلتا خون ہاتھ کی مدد سے رگڑ کر صاف کیا

---

کیا مجھے نہیں پتہ چلنا چاہیے تھا --- چلو تمھیں ایک کہانی سناتا ہوں ---"عالم مسکرا دیا جبکہ ریوالور سے کنپٹی کھجاتے ہوئے اسنے رافع کی دی ہوئی سیگریٹ کو منہ میں دبا لیا جبکہ دھواں بڑی مشتاق سے ناک کے نتھنوں سے نکل رہا تھا ---

ہمیشہ کام کے لیے بندے میں خود چنتا ہوں کبھی کوئ میرے پاس کام کرنے کے لیے نہیں آیا--

پہلی بات ---- اچھا چلو مان لو کے تم آ گئے کام کرنے اور میں فولش تھا کیا --- تو تمہاری شکل دیکھ کر مجھے پہلی ملاقات میں ہی شک و شبہے ہونے لگے -- اور جس بات پر آپکا دل و دماغ دونوں اپکو ایکٹیو الرام سائن دیں اس بات پر چوکنا ہو جانا چاہیے ---- میں نے تمھیں بھگا دیا ---- اور تم میری آنکھوں میں آ گئے --- جانتے ہو ٹائگر رات گئے

سوتا نہیں --- کیونکہ سو جائے تو دو ٹکے کے لوگ ٹانگر کی پیٹ میں چھورا گھونپ دیں گے --- پھر حال میں نے اس گلاس وال سے تمھیں دیکھا --- اور تم نے باہر نکلتے ہی ہتھیلی پر مکہ مارا -- میرے شک کو تقویت ہوئ اور میں مسکرا دیا اپنے بندوں کو تمہارے پیچھے لگا دیا--

But you are smart boy..

تمھیں اندازا تھا کہ میں ایسا کروں گا ---

تبھی تم ان سے زیادہ ایکٹیو رہے -- مگر سمارٹ یہاں صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے خود دی بلڈی ٹائگر ---- میں نے عرصے بعد ہیکنگ سٹارٹ کی -- اور اسی رات مجھے پتہ چل گیا تھا کہ تم پاشا کے بھائی جیکسن ہو--

خیر مجھے خوشی ہوئی تمہاری پلینگ کامیاب بھی ہو سکتی تھی کافی سٹرانگ پلین تھا مگر ہو نہ سکی--

تمہارے بھائی نے کہا تھا لندن اسکی ہے--

Is that possible..

اسپر گن تانتے ہوئے اسنے آنکھوں کو مزاحیہ خیز جنبش دی ----

میں تمھیں جان سے مار دوں گا "جیکسن دھاڑا -- اپنا پلین ناکام دیکھ کر وہ تلملا اٹھا--

پہلے تم خود کو آئینے میں دیکھو "ٹائگر ہنس دیا ---

باقی کمرے میں موجود لوگوں پر سکوت چھایا ہوا تھا ----

جیکسن غصے سے بھڑکا مگر اپنی ہڈیوں میں اتنا دم نہیں پایا کہ وہ ٹائگر سے لڑ سکے --

اگر اتنے ہی بڑے کھلاڑی ہو تو ۔۔۔ اس حالت میں کیوں لڑنے کو تیار ہو ۔۔۔۔ مقابلہ برابری کا ہونا چاہیے "جیکسن نے آنکھیں نکالتے ہوئے اسنے کہا

I like it..

کمال کے آدمی ہو تم پسند آیا تمہارا انداز ۔۔

For more visit (exponovels.com)

-- میں نے اکثر لوگوں کی آنکھوں میں اس بندوق کا خوف اترتے دیکھا جیسے اندر ہی اندر سے تم ہو -- "اسے چڑانے کے لیے ٹائگر پھر ہنسا جیکسن نے ضبط سے اسکی طرف دیکھا------

خیر وقت زیادہ نہیں "اسنے گن کو لوڈ کر کے نشانہ بنایا --- جیکسن کے چہرے پر پسینے کی بوندیں پھیل گئیں --- ٹائگر نے مسکرا کر گن ہٹا لی ---

جاؤ"اسنے اچانک کہا -- تو اب وہاں بیٹھے لوگوں نے بھی جھٹکا کھا کر اسکی صورت کو دیکھا ---

اگلی بار گیدر کی طرح چھپ کر مقابلہ مت کرنا --- سامنے آکر ٹائگر سے لڑنا -- اور اگر تم نہ کرسکے تو میرا نشانہ بے حد پرفیکٹ ہے--- لندن سے بیٹھے بیٹھے نیویارک کو اڑا دوں گا اسنے مصنوعی انداز میں بندوق چلائ -- اور وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا --- جہاں" انتقام کے شعلوں کی لپکیں تھیں ---

رافع"اسنے دور کھڑے رافع کو پکارا --

وہ فورا اسکے پاس آیا ---

اسکو لے جاؤ یہاں سے --- اور پھینک دو باہر "ٹائگر نے کہا -- تو رافع نے سر ہلایا --- اور جیکسن کو گریبان سے پکڑے وہاں سے لے گیا ---

ٹائگر اسکی پشت گھورتا رہا ---

معافی چاہتا ہوں مگر میرا ایک سوال ہے ---

تم نے اسے چھوڑا کیوں -- وہ خطرہ تھا "وہاں بیٹھے لوگوں میں سے ایک نے پوچھا ---

خطرہ --- ہے "ٹائگر نے مڑ کر دیکھا --

کام میں ہمیشہ تندہی ہونی چاہیے --- عقابی نظریں ہونی چاہیے --- مگر یہاں صرف پیسہ لڑکی شراب ہے --- مجھے ان گولیوں سے تم لوگوں کو اڑانے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا ---"وہ سب پر زہر اگلتا بولا جبکہ سب ہی خاموش رہ گئے --- کوئ مان سکتا تھا ایک مسلم نے انگریزوں کی بینڈ بجا رکھی تھی --- وہ بھی انھیں کے سٹائل میں --

اگر دو آنکھیں ہیں تو دس کا استعمال لو"اسنے گن ٹیبل پر پھینکی اور ان سب کو جانے کا اشارہ کیا -- سب رفتہ رفتہ اٹھ کر چلے گئے --

دایان نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور اسکے نزدیک آیا ---

کیسے اندازہ لگایا تم نے"دایان نے حیرانگی سے پوچھا ---

تم اچھے ہیکر نہیں رہے ---"عالم نے اسپر چوٹ کی --

دایان کا منہ سا اترا ---

تمھیں اگلی بار خود محنت نہیں کرنی پڑے گی"وہ بولا تو عالم نے سر ہلایا ---

پوری پوری نگاہ ہونی چاہیے -اسپر --- بیوقوف انسان --- اپنی پلینگ میں پھنسا ہے ---"عالم مسکرایا --دایان اسکی سمارٹنس کا قائل ہوا تھا ---وہ ہر بار ہی کچھ ایسا کرتا تھا کہ سب کے ہوش اڑا دیتا --

---

ع۔۔۔ع۔۔عا۔۔عالم۔ ممممممممم۔۔اسکی چیخ۔کی آواز پر وہ بھوکلا گیا تھا۔۔اور اسنے دایان اور رافع کو غصے سے دیکھا۔۔رافع نے تو وہاں سے جانے میں ہی۔ عافیت جانی جبکہ دایان دانتوں میں انگلیاں دبا گیا تھا۔۔کیونکہ وہ دونوں اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔

پرنسس ریلیکس ریلیکس جانو۔۔جسٹ ون منٹ۔۔اسنے۔ ڈاکٹر کو گھور کر دیکھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

تم اوپریشن کیوں نہیں کر رہے ایسے کھڑے کھڑے کیا دیکھ رہے ہو۔۔

سر سچویشن ایسی نہیں ہے۔۔

تو کیسی سچویشن ہے ہاں ۔۔دفع ہو جاؤ تم سب کے سب یہاں سے یہاں پر صرف اور صرف لیڈی ڈاکٹر ہی ہونی چاہئیے ۔۔جاؤ۔۔عالم کو اچانک ہوش آیا کہ وہ سب ڈیلیوری کے وقت یہاں پر ہیں۔۔

سر ہم۔ نہیں کر رہے یہ میری وائف آگئیں ہی۔ یہی کریں گی۔۔ڈاکٹر اینٹرینس پر آنے والی خاتون کی جانب اشارہ کرتے بولا ۔۔

ہاں بیوی کرے گی تو سمجھا اسے کہ میری وائف اور بچے دونوں صحیح سلامت آنے چاہئیں ۔کسی کو بھی کچھ نہیں ہونا چاہئیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ۔۔عالم۔اسکا گریبان پکڑے ڈھارا۔۔

ا۔۔اوکے سر ۔۔وہ کہہ کر اپنے اپکو اسے چھڑوانے لگا ۔۔جبکہ نین پھر سے چیخی ۔۔

پلیز آپ انہیں لے جائیں میری وائف۔ سب ہینڈل۔ کر لیں گی۔۔ڈاکٹر دایان کی جانب دیکھتے بولا ۔۔دایان نے عالم کو قابو کیا اور نین کو جانے دیا۔

تو یہیں پر رہے گا اندر کوئی بھی میل ڈاکٹر نہیں جائے گا سمجھے۔۔عالم ان سب پر ایک بار پھر سے دھاڑا جو اس طرف ہی جارہے تھے۔۔تو سب ہی رک گئے۔۔

عالم۔۔عالم۔۔۔نین رونے لگی۔۔جبکہ عالم کا چہرہ غصے سے تپ رہا تھا۔تمتما رہا تھا۔۔وہ جو دشمنوں کو منٹوں میں ہرانا جانتا تھا آج اپنی نین کے لئے کچھ بھی نہیں کر پارہا تھا۔۔

دایان اسے دیکھ کر ایک دم ہی اچھلا۔۔اور اس سے دور ہو کر سونو کے پہلو میں جا کھڑا ہوا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عالم کا ہاتھ گھومے گا اور سیدھا اسکے منہ پر آکر لگے گا۔۔اور ابھی ابھی تو اسکی شادی ہوئی تھی۔ نیا ناویلا دلہا ہوکر وہ اپنا چہرہ نہیں بگڑوانا چاہتا تھا۔۔

ورنہ اسکی بے عزتی کا کیا عالم ہوگا ۔۔مگر وہ تو بس بھوکے شیر کیطرح کسی پر بھی اس وقت ہاتھ صاف کرنا۔ چاہتا تھا ۔۔

---

---

مارک نے مسکرا کر بیڈ کی طرف دیکھا جہاں جیکسن بستر پر پڑا کراہ رہا تھا۔۔

وہ بہت شارپ اور سمارٹ ہے۔۔۔مارک ہنسا۔۔جیکسن نے ضبط سے اسکو دیکھا۔۔

تم کچھ نہیں کر سکتے تو میرے سامنے اسکی حمایت میت کرو۔۔میں ٹائگر کو مار کر ہی دم لونگا۔۔۔۔ایسے نہیں۔۔جیکسن چلایا۔۔

اوہ ڈیوڈ ریلیکس اینڈ ٹیک آ چل پل۔۔تماری اسی جذباتی فطرت کی بنا پر ہی آج تمہارا یہ حال ہوا پڑا ہے۔۔

اگر عقل سے کام لیتے تو کبھی یہ سب نہ ہوا ہوتا۔۔

ہاں تو کیا تمہاری طرح اپنے بھائی کی موت کا ماتم کرتا رہوں --اوہ جسٹ شٹ اپ -یو فولش --وہ میرا بھی بھائی تھا-- سمجھے--مجھے بھی اتنا ہی دکھ ہوا جتنا تمہیں--اسی لئے میں نے اسی دن لندن کی پولیس کا سارا عملہ تبدیل کروایا --اور اسکو پہلی چوٹ پر ہی چھپنے پر مجبور کر دیا--

فولش میں نہیں تم ہو --تم نے اسی دن یہ سب کر کے انہیں الرٹ کردیا ہے تبھی تو انہیں میرے بارے میں بھی پتہ چل گیا --اور شائد تم بھول رہے ہو وہ چھپا نہیں تھا --بلکہ تنہائی میں دنیا والوں کے سامنے لیگل بننے کی تیاریوں میں مصروف تھا--اور دیکھو اسنے وہ کیا بھی اب عملہ تبدیل ہو جانے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا ہے وہ اپنا کام تو سب بھی ویسے ہی کر رہا ہے--وہ اس پر حقیقت آشکار کر رہا تھا--

ہاں ہاں میں سب جانتا ہوں۔۔تمہیں ضرورت نہیں ہے مجھے کچھ بھی یاد دلانے کی ۔۔اور اسی لئے اسکے بعد میں نے کوئی اٹیک اسپر نہیں کیا اتنے عرصے سے میں اسکی کمزوری تلاش کر رہا ہوں اور دیکھو ہمیں اسکی کمزوری مل ہی گئی اسکی بیوی۔۔اور اب تو اسکے بچے بھی آنے والے ہیں۔۔میں نے اتنا زبردست پلین بنایا تھا پر نہیں تم نے سب خاک میں ملا دیا وہاں جاکر ارے پہلے مجھ سے تو ڈسکس کر لیتے پھر اپنی اس بدھی کا استعمال کرتے نہ وہ اسپر چیخا۔۔

تو کیا پلین تھا تمہارا ۔۔جیکسن نے تجسس سے پوچھا ۔۔جو بھی تھا سب وہ کسی کام کا نہیں رہا ۔۔اب ہمیں کچھ وقت اور انتظار کرنا ہوگا اور ایک دھماکے دار پلیننگ کرنی ہوگی۔۔پھر ہی ہم اسکا صفایا کر سکیں گے۔۔

اسی لئے اگر تم چاہتے ہو کہ۔ہم۔اپنے بھائی کا بدلہ لیں اس سے تو پلیز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں یہیں پر رہنا ۔۔اور کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے کی تو بلکل مت سوچنا ۔۔یہ کام نہ میں خود ہی کر لونگا ۔۔اور فکر نہ کر کرنے سے پہلے تجھے بتاؤنگا تیری طرح ایسے ہی نہیں نکل جاؤنگا ۔۔مارک نے اسپر طنز کیا جسپر وہ پشیمان ہوا۔۔

سوری آئیندہ ایسا نہیں ہوگا برو۔۔بٹ کیا کروں جب بھی پاشہ کی یاد آتی ہے تو بے قابو ہوجاتا ہوں۔۔وہ اسکے گلے لگتے رونے لگا۔۔جسپر مارک کی بھی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔بس میرے بھائی اب ہم نے جتنا رونا دھونا تھا رو لیا اب رولانے کی باری ہے۔۔

وہ اسکی پیٹ سہلاتے نرمی سے بولا ایک کی آنکھ میں خون اترا ہوا تھا تو دوسرے کی آنکھ میں آگ کے شعلے پھوٹ رہے تھے۔۔

---

---

عالم جو کب سے انتظار میں تھا نین کی کوئی خبر دینے نہیں آیا تھا اب تک۔۔عالم جس ضبط سے وہاں کھڑا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔اس وقت اگر سونیا نہ ہوتی تو وہ یقیناً کچھ الٹا تو ضرور کر چکا ہوتا۔۔یہ اسکے بس سے باہر ہو رہا تھا اب۔۔اس سے پہلے وہ وہاں کھڑے لوگوں پر اپنا ضبط کھوتا نرس بھاگتی چلی آرہی تھی۔۔

Congratulations God has made you the father of two sons.

For more visit (exponovels.com)

And my wife..

عالم اسکی بات سن کر بولا کیونکہ اس نے نین کا ذکر ہی نہیں کیا تھا جسکے لئے اسکی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔

Yeah Your wife is also fine.

نرس کے بتانے پر اسکی جان میں جان آئی ۔۔عالم۔کسی سے بھی مبارک باد وصول کئے بغیر اللہ کی بارگاہ میں چلا گیا۔۔جب عطا اسنے کیا تھا تو پہلے شکر ادا بھی تو اسکا ہی کرنا تھا جو وہ کرنے آیا تھا۔۔

نین کو الگ روم میں شفٹ کیا گیا اور سب اسے ملنے چلے گئے بچوں کو دیکھ کر تو وہ بہت خوش تھے کیونکہ وہ دونوں ہی بہت پیارے تھے پورے کے پورے عالم کے ڈٹو کاپی ۔۔انہیں دیکھ کر تو ایک پل کے لئے یہی گمان ہوتا کہ عالم شاہ ہی ہیں وہ۔۔

عا۔۔عالم۔۔نین کو ہوش آیا تو اسکی زبان سے ایک یہی لفظ نکلا۔۔سونیا اسکے پاس آئی اور اسے بیٹھنے میں مدد دی۔۔

انا اور علینہ تو اسکے ٹونز بچوں سے کھیلنے میں مگن تھی ۔۔جو کب سے ان دونوں چڑیلوں کو اپنے پاس دیکھ کر اب اکتا گئے تھے تبھی رونے کی تیاری پکڑنے لگے۔۔

اس سے پہلے وہ روتے عفان آگیا وہاں پر۔۔ارے تم دونوں انکے سامنے کیوں آئیں ۔۔

کیوں ہم کیوں نہیں آسکتے ۔۔انا اسے گھورتے ہوئے بولی ساتھ ساتھ بچے کے چہرے پر ہاتھ بھی پھیر رہیں تھی جو دائیں بائیں ہلا رہا تھا۔۔

کیونکہ یہ تم چڑیلوں کو دیکھ کر ڈر جائیں گے اسی لئے ۔۔لاؤ ادھر دو میں اٹھاتا ہوں۔۔

نو جی ہم نہیں دیں گے ۔ہم تو خود ہی اٹھا کے رکھے گے۔۔جاو تم یہاں سے جب اپنے بچے ہونگے نہ تو انہی سے کھیلنا۔۔

وہ تو ہونگے تو میں انہیں تو تم لوگوں کو چھونے بھی نہیں دونگا۔۔

ہاں تو ہم کونسا انکے لئے مرے جارہے ہیں۔۔

انکی نوک جھوک کو سب ہی دیکھ کر مسکرا رہے تھے جبکہ نین تو آنا اور علینہ کے ہاتھ میں دو ننھے ننھے بچے دیکھ کر اللہ کا دل ہی دل میں شکر ادا کر رہی تھی۔۔اللہ نے اسے اپنی نعمتوں سے اسے نوازا تھا اگر اسنے مشکل وقت گزارا تھا تو آج اللہ نے اسے آسانی بھی دے دی تھی۔۔

رونے کی آواز پر وہ ہوش میں ائی۔۔وہ دونوں بھی اسے روتے دیکھ بوکھلا گیئں ۔۔

اور جلدی سے دونوں ہی نین کے پاس لے آئیں نین تو بس انہیں دیکھے جارہی تھی۔۔وہ بلکل عالم کی طرح دکھتے تھے۔۔عالم شاہ ۔۔نین انہیں دیکھتے بے ساختہ بولی اور پھر مسکرا دی۔۔

آں آں۔۔اولے اولے کیا ہوگیا میرے شہزادو کو کیوں رو رہے ہاں۔۔ماما تو پاس ہیں اپنے بچوں کے۔۔ا مممممما۔۔امما۔۔نین لاڈ سے کہتے دونوں کو اٹھاتے انہیں پیار کرتے بولی ۔۔وہ جو گلا پھاڑ پھاڑ کر رو رہے تھے نین کے پاس آکر خاموش ہوگئے۔۔

ارے بھابھی آپکے پاس تو اتے ہی چپ ہوگئے دونوں ۔۔تانیہ حیرانگی سے بولی۔۔ہاں جب تم بھی ماں بنو گی تو تمہارے بچے تمہاری گود میں آکر اسی طرح چپ ہو جائیں گے جیسے

دانی کے ہوگئے۔۔سونیا کے سب کے سامنے کہنے پر تو تانیہ لال ہوگئی۔۔جبکہ عفان اسے ہی بے باک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔جسے وہ خود پر اچھے سے محسوس کر رہی تھی۔۔

نین سے سب ہی آکر مل لئے تھے لیکن جسکو وہ ہوش آنے پر سب سے پہلے دیکھنا چاہتی تھی وہ نہ جانے کہاں چھپا بیٹھا تھا۔۔

---

اے میرے رب تیرا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے میرے مولا۔۔تو نے مجھے میری نین ایک بار بھر واپس کر دی۔۔اور اسے اکیلا نہیں بھیجا بلکہ میرے جڑواں سپوت ساتھ دے کر بھیجا ہے۔۔اے میرے رب میری اولاد کو صالح لوگوں میں شامل فرمانا انہیں ایمان کی

زندگی عطا فرما میرے اللہ انہیں ہر برائی سے بچا اور اور اتنی قوت عطا فرما کہ وہ اپنے راستے میں ہر آنے والی برائی کو اس دنیا سے نیست و نابود کر دیں۔۔اے میرے رب انہیں اچھا اخلاق والا بنانا۔۔انکی تربیت میں اور میری نین خود کریں گے ۔۔تیرے فضل و کرم سے بہترین انسان بنائیں گے۔۔ان شاءاللہ ۔۔اے میرے رب انہیں بھی اتنی ذہانت عطا فرما جو تو نے اپنے خاص بندوں کو دی تھی۔۔اور انہیں ہر چیز ازبر ہو جاتی تھی۔۔ویسے ہی انہیں بھی عطا فرما ۔۔انکا رحجان ہر اس چیز کی طرف کر دے میرے مولا جو تجھے پسند ہے اور تو اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔۔

میرے رب میں نے تجھ سے جو بھی مانگا ہے وہ تو نے مجھے ہمیشہ دیا ہے کبھی مایوس نہیں کیا۔۔اس پر بھی تیرا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے۔۔بس تو مجھے اور میرے اہل و

عیال کو بھی ان لوگوں میں شامل فرما جو تیرا شکر کرتے۔ نہیں تھکتے --امین--عالم نماز کے بعد سجدے کی حالت میں اپنے رب سے دعاگو تھا--

---

عالم نماز کے بعد ڈاکٹر سے ملنے گیا ان سے ساری رپورٹ مانگی جو جو انہوں نے بچوں کے ٹیسٹ کیئے تھے سب کلئر دیکھ اسے خوشی ہوئی وہ اب پر سکون ہوکر نین اور اپنی اولاد سے ملنے گیا تھا--

وہ سب تو مل کر جا چکے تھے کافی وقت ہو گیا تھا تو سونیا انا اور علینہ وہیں پر تھیں--دایان اور رافع تو آفس میں تھے --اور وہ یہاں پر اکیلی تھیں--

جبکہ گارڈز انکے روم کے باہر کھڑے تھے۔۔

وہ اندر آیا تو انہیں ایک دوسرے میں مگن پایا۔۔جبکہ نین تو اسکی خوشبو سے ہی اسے پہچان لیتی تھی ۔۔اسی لئے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ سامنے کھڑا تھا وہ کب سے اسکا انتظار کرتے کرتے اب اندر ہی اندر پریشان ہورہی تھی۔۔اور ساتھ میں غصہ بھی کہ وہ آئے گا تو وہ اسے نہ ہی خود ملی گی اور نہ بچوں کو انسے ملنے دے گی۔۔لیکن اب اسے سامنے دیکھ وہ تو سب بھول ہی گئی۔۔

ع۔۔عالم۔۔اپ ۔۔اپ۔وہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔نین اسے چمکتی مسکراتی آنکھوں سے دیکھتی بولی۔۔عالم کو دیکھ وہ سب بھی سائڈ پر ہوگئیں۔۔اسکے لئے بیڈ پر جگہ چھوڑ دی

تھی۔۔اور تینوں ہی یک زبان ہو کر اسے مبارک باد دینے لگی۔۔عالم کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں نین کے پاس آیا۔۔اور اسکی گود میں ننھے ہاتھوں کو حرکت دیتے اپنے بچوں کو دیکھا۔۔

عالم کچھ توقف کے بعد انکا رخ نین کی ہی گود میں اپنی جانب کر کے باری باری ان کے گالوں پر شدت سے بھرپور لمس چھوڑا۔۔دونوں ہی کو اپنے باپ کا اتنا جارہانہ پیار زرہ پسند نہ آیا تھا تبھی اونچا اونچا رونا رونا شروع کر دیا۔۔ایک پل کو تو وہ بھی انہیں اتنا زور سے روتے دیکھ بوکھلا گیا۔۔جبکہ اسکے اس عمل سے وہ تینوں ہی ہنسنے لگ گئیں۔۔

کیوں اسمیں ہنسے والی کیا بات ہے۔عالم۔ سنبھل کر انہیں بھنویں آچکا کر بولا تو وہ بجائے چپ ہونے کے اور ہنسنے لگیں۔۔

ارے کیا ہو گیا رونے کیوں لگ گئے پاپا آئے ہیں اور انسے ملنے کی بجائے رونا شروع کردیا آپ دونوں نے ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا۔۔نین انہیں چپ کراتے بولی۔۔تو وہ خاموش ہوتے اسے دیکھنے لگے اور کچھ ہی دیر بعد وہ مسکرائے ۔۔جس پر نین کو پہلے حیرت ہوئی لیکن وہ مسکراتے اتنے کیوٹ لگ رہے تھے کہ نین تو ان پر اپنا پیار لوٹانے لگی ۔۔

ارے آپ تو ہمیں منع کر رہے ہیں دیکھیں وہ دونوں بھی ہنسنے لگ گئے۔۔علینہ اسکی توجہ واپس سے انکی جانب کراتے بولی ۔

عالم انہیں والہانہ نظروں سے تکنے لگا ۔۔ایک۔پل کو تو اسکا دل کیا یہ سب چھوڑ کر کہیں بہت دور چلا جائے جہاں انکے علاؤہ اور کوئی نہ ہو وہ ہو نین اور اسکے عشق کی نشانیاں

۔۔لیکن نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا اگر ایسا کرتا تو اللہ نے جو اسے اتنا قابل بنایا تھا وہ قابلیت خاک میں مل جاتی وہ اپنا مقصد ادھورا چھوڑ کر اس دنیا سے جب جاتا تو رب کو کیا جواب دیتا کہ جب وہ یہ سب کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا تو کیوں اسنے پیٹ موڑ لی۔۔

ڈاکٹر بھی وہاں آگی نین کی فائلز چیک کرنے کے بعد وہ نین کو چیک کرنے لگی اسے وہ بلکل نارمل لگی ۔۔اسی لئے ڈسچارج کر گیا۔۔

وہ لوگ رات کو بارہ بجے تک گھر آئے جبکہ نین نے آج سونیا کو بھی محل ہی میں رہنے کا کہا تو اسنے بھی منع نہ کیا۔۔اور انکے ساتھ ہی چلی ائی۔۔دایان اور رافع بھی رات کو آگئے تھے۔۔انہوں نے مل کر کھانا کھایا تھا۔۔

انا جو اتنے وقت سے رافع کے سامنے نہیں آئی تھی اب پچھلی ملاقات یاد کر کے وہ شرم سے لال ہوگئی تھی جبکہ رافع بھی اسے ہی گہری نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا۔۔انا نے آج پہلی بار کھانہ تھوڑا سا کھا کر ایکسکیوز کر کے اپنے روم میں چلی گئی سونے کے لئے جبکہ نیند تو کوسوں دور تھی۔۔

رافع جو اسے ہی نوٹ کر رہا تھا اسکے یوں جانے پر دل ہی دل میں مسکرایا۔۔

کھانا کھا کر سب ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔

انا کو جب لگا کہ سارے سو گئے ہیں اور وہاں کوئی بھی نہیں ہے تو وہ بھوک کے ہاتھوں مجبور ہوکر کچن میں آگئی ۔۔اس وقت اسکا دل نہیں کر رہا تھا کھانا چھوڑ کر جانے کا لیکن

رافع کی بے باک نظروں کا وہ زیادہ دیر سامنا نہیں کر سکتی تھی اسی لئے وہ چلی گئی تھی۔۔کچن میں آکر وہ فریج میں سے کھانہ نکال کر اسے گرم کر کے کھانے لگی۔۔یہ ٹریننگ کا ہی کمال تھا کہ وہ خود سے بھی کبھی کبھی بنا کر کھا لیا کرتی تھی ورنہ پہلے تو ایسا کچھ نہ تھا۔۔

وہ کھا کر برتن سنک میں رکھ کر جانے کے لئے پلٹی ہی تھی کہ سامنے اپنے جن کو دیکھ کر اسکے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی کیونکہ اسنے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے انا آنکھیں پھاڑے اسے دوسری مرتبہ یہ جسارت کرتے دیکھ دنگ رہ گئی تھی۔۔اوپر سے اسکا لمس اتنا دیوانہ سا تھا کہ انا کے لئے برداشت کرنا مشکل ہورہا تھا۔۔

رافع اسے خود میں سموئے جارہا تھا۔۔بلاآخر اسے اسپر رحم آ ہی گیا ۔۔انا تو آزادی ملتے ہی اسکی گردن میں چھپ گئی۔۔مائی بھوتنی پلس جھلی سوئٹ وائفی تیار کر لو خود کو فزیکلی اور مینٹلی بھی کیونکہ بہت جلد اب میں تمہیں لینے آؤنگا۔۔

رافع اسکے کانوں میں سحر پھونک کر چلا گیا ۔۔انا تو کتنی دیر وہیں کھڑی اسکے لفظوں کو سوچتی رہی۔۔

---

عالم خراماں سا اسکے پاس آیا جو ابھی ان دونوں کو سلا کر فارغ ہوئی تھی۔۔

عالم کو اپنے پاس بیٹھتے دیکھ اسکی دھڑکنیں شور مچانے لگیں۔۔

عالم اسے ایک ہی جھٹکے میں خود کے قریب کرتا اسکو کچھ بھی بولنے کا موقع دیئے بغیر اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا۔۔لیکن جلد ہی اسے اسنے آزاد کر دیا۔۔نین کے لئے یہ پہلی بار ہوا تھا اسی لئے اسے حیرانی سی ہوئی لیکن پھر سر جھٹک گئی۔۔

نین میں بہت زیادہ خوش ہوں تم نے آج مجھے مکمل کر دیا۔پہلے میری صرف ایک ہی طاقت تھیں صرف تم اور آج اللہ نے ہمیں ٹرپیل پاور فل بنا دیا ہے۔۔ہاں عالم آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔اب ہم ساتھ میں مل کر دشمنوں کا خاتمہ کریں گے۔۔مظلوموں

کو انصاف دلائیں گے۔۔نین نے اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے کہا ۔۔عالم اسے خود میں بھینچ گیا۔۔

نینو۔ میری نین میرے پاس ہے ۔۔شکر ہے میرے اللہ کا ۔۔۔عالم اسکی کمر سہلاتے آنکھیں بند کئے بولا۔۔

نین بھی مسکرا دی ۔۔پھر عالم نے لیمپ اوفف کر دیا اور دونوں سونے کے لئے لیٹ گئے ۔۔نین عالم کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گئ ۔۔

اور اسطرح ایک خوبصورت رات کا اختتام ہوا۔۔

---

عالم ایک ہفتہ ہو گیا تھا آفس نہیں گیا تھا نین اور بچوں کے ساتھ اسنے یہ ویک گزارا تھا --ہر پل وہ انکے پاس رہا --نین بہت خوش تھی بچوں اور عالم کے ساتھ--

انہوں نے نام بھی رکھ لئے تھے دونوں کے--

ایک کانام زوہان ،اور دوسرے کا نام ازلان --

For more visit (exponovels.com)

شروع شروع میں وہ عالم۔کے پاس آتے بہت روتے تھے ۔۔لیکن پھر ایچ ہوگئے۔۔

آج وہ کافی دنوں بعد آفس جا رہا تھا۔۔بچے سو رہے تھے نین نے اٹھ کر خود ہی بریک فاسٹ بنایا تھا اسے ریڈی ہونے میں ہیلپ بھی خود ہی کی تھی۔۔

عالم اپنی پیاری بیوی کی کرم نوازیاں انجوائے کر رہا تھا۔

عالم پلیز اپنا خیال رکھئے گا۔۔اور رات کو تو بلکل دیر نہیں کرنی آپ نے جلدی انا ہے۔۔نین گیارہ بجے تو اسے بھیج رہی تھی ۔۔وہ جو جلدی جاتا تھا نین کی پریگنینسی کے بعد سے اسکے لئے ہی لیٹ جاتا تھا۔۔

اور اب پھر سے میڈم کا حکم نامہ جاری دیکھ وہ مسکرایا۔۔

ہمم اوکے۔۔جناب آپکا حکم سر آنکھوں پر ۔۔کچھ اور کہنا چاہئیں گی کیا آپ ۔۔عالم ادب سے سر جھکا کر بولا تو نین کھلکھلائی۔۔

نہیں بس اتنا ہی۔۔

اوکے اب میں چلتا ہوں تم بھی اپنا اور بچوں کا خیال رکھنا ۔۔ہمم عالم اسے ہگ کرتا بولا ۔۔اور پھر چلا گیا۔۔

---

عالم آفس آیا تو اسے ایک بہت بری خبر ملی۔۔اس ایک ہفتے ایک سو لڑکیاں اغوا ہوئیں تھیں۔۔اور انپر بہت بری طرح تششد کیا گیا تھا عالم نے تیعش میں آکر مٹھیاں بھینچ لیں۔۔ضرور یہ جیکسن ہی کا کام ہوگا میں نے کہا بھی تھا اسپر نظر رکھو پھر بھی تم لوگوں کی نظروں سے یہ سب کیسے اوجھل ہوگیا۔۔عالم۔اب ان سب پر دھاڑ رہا تھا ۔۔کیونکہ خبر ہی ایسی تھی۔۔

نہیں ٹائگر وہ تو اپنے بینگلور میں ہی ہے۔۔یہ کوئی اور ہے جو یہ سب کر رہا ہے۔۔ تم اتنے دعوے سے یہ کیسے کہہ سکتے ہو۔۔عالم رافع پر غرایا۔

کیونکہ اس دوران جیکسن خود ایک بار بھی اپنے بینگلور سے باہر نہیں نکلا اور نہ ہی اسنے کسی کو کال وغیرہ کی اگر کی ہوتی تو ہم ٹریپ کر چکے ہوتے --پر ایسا کچھ نہ ہوا--رافع نے اسے تھوس وجہ بتائی--

ایسا ہے تو پھر اس سے ڈھونڈو جو یہ سب کر رہا ہے--عالم انہیں سختی سے کہہ کر خود اپنی چیئر پر بیٹھ کر ان سب کو اپنی نگرانی میں کام کروا رہا تھا-- --

--- ----------

نین بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی آنا اور علینہ بھی انکے ساتھ ہی ہر وقت لگی رہتی تھیں۔۔جبکہ سونیا تو جا چکی تھی ۔

بھابھی کیا ہم ویلا جائیں پلیز بہت یاد آرہی ہے اس کی وہاں پر گزارا ہر لمحہ۔۔پلیز تھوڑی دیر کے لئے چلتے ہیں پھر واپس آجائیں گے ۔۔انا کو آج صبح سے نہ جانے کیا ہوگیا تھا جو پہلے علینہ سے اس گھر کی یادیں بیان کر رہی تھی جبکہ ان دونوں نے ایک ساتھ وہاں پر وقت گزارا تھا تو وہ سب جانتی ہی تھی پھر وہ کیوں اسے بتا رہی تھی یہ اسے سمجھ نہ آیا ۔اب پھر جب اسنے نین سے وہاں جانے کی بات کی تو وہ سمجھی کہ اسے وہاں جا کر بچوں کے ساتھ سیلفیز بنانی ہیں ۔

نین نے بھی بات مان لی کیونکہ وہ کافی دنوں سے کہیں باہر نہیں گئی تو سوچا باہر کی ہوا ہی کھا لے گی۔۔اسنے جلدی سے بچوں کو تیار کیا اور وہ چل پڑیں۔۔

وہاں انہوں نے کافی سارا وقت گزارا تھا۔۔جسمیں انا تو الگ الگ پوز میں پکس لے رہی تھی ازلان کے ساتھ تو کبھی زوہان کے ساتھ۔۔نین تو اسے دیکھ کر ہی ہنسی جارہی تھی۔۔

علینہ بھی اسکے ساتھ ہی انجوائے کر رہی تھی ۔۔جبکہ نین کو ایک دوبار احساس ہوا کہ وہاں پر کوئی ہے۔۔پر کون ہوسکتا ہے وہ سب تو یہاں ہر بیٹھیں تھی۔یہیں سوچ کر وہ سر جھٹک دیتی۔۔

انا جب بور ہوگئی تو وہ لوگ واپسی کے لئے مڑیں۔۔نین نے بچوں کو انا اور علینہ کو پکڑایا ہوا تھا اور خود دروازے لاک کرنے لگیں تھی وہ دونوں گاڑی میں جا کر بیٹھ گئیں۔۔نین دروازہ بند کر ہی رہی تھی کہ اسے پھر سے احساس ہوا کہ اندر کوئی ہے ۔۔وہ دیکھنے کے لئے اندر چلی گئی۔۔

اوہو یہ بھابھی کہاں رہ گئیں۔۔اکیوں نہیں رہیں ۔انا کب سے مین گیٹ کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ ابھی تک نہیں دیکھائی دی تھی۔۔تو پریشانی سے بولی۔۔ہاں انا کافی وقت ہو گیا بھابھی دیر کیوں لگا رہی ہیں ۔مجھے نہ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا دیکھ تو ڈرائیور انکل کے ساتھ سیدھا محل چلی جا راستے سے سونو دی کو پک کر لینا۔۔

یہ۔کیا بول رہی ہو تم ۔۔میں جو بچوں کو لے کر چلی جاؤنگی تو تم اور بھابی کیسے اوگے۔۔افف او میں انہیں ہی دیکھنے جا رہی ہوں ۔۔لیکن دیکھو وہ کافی وقت لگا رہی ہیں اور مجھے نہیں لگتا وہ خود سے لگا رہی ہیں یقینا کچھ ہو رہا ہے اندر اسی لئے ہمیں سب سے پہلے بچوں کو پروٹیکٹ کرنا ہے میری بات مان بنا کوئی اور سوال کئے تو چلی جا ۔۔اور جاتے ہی ٹانگر برو کو سب کچھ بتا دینا تاکہ وہ یہاں پر اجائیں۔۔ سمجھیں۔۔

اوکے لیکن تم اپنا خیال رکھنا۔۔انا سمجھتے ہوئے متفکر سی بولی تو علینہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی ۔۔

انا جب تک وہاں سے چلی نہ کہیں گئی تب تک علینہ اندر نہیں گئی۔۔اسکے جانے کے بعد وہ اندر کی جانب دوڑی ۔۔لیکن وہاں اسے نین کہیں دیکھائی نہیں دے رہی

تھی۔۔ بھابھی کہاں ہو اپ۔۔پلیز جلدی سے اجاو دیر ہورہی ہے۔۔ علینہ لاونج میں ہی کھڑے کھڑے ہانک لگاتے بولی۔۔ لیکن اچانک ہی کسی نے پیچھے سے آکر اسکے منہ پر رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا۔۔وہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھ پائی تھی اور بے ہوش ہوگئی ۔۔

---

اوہ میرے اللہ یہ کیا ہوگیا پلیز بھابھی اور علینہ سیف ہوں اور آرہی ہوں۔۔پلیز۔۔انا پیچھے نہیں دیکھ رہی تھی کیونکہ اسنے علینہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد سے جلد بچوں کو محل پہنچائے گی۔۔اس نے راستے میں سونیا کو بھی لے لیا تھا۔۔بچے سوئے ہوئے تھے اسی

لئے وہ انہیں کے پاس رہی جبکہ ڈرائیور کو اسنے سونیا کو بلانے بھیجا ۔۔ سونیا گھبرائی ہوئی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔۔

کیا ہوا انا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔اور وہ بھی بچوں کے ساتھ اور اندر آنے کی بجائے ڈرائیور کو کیوں بھیجا ۔۔ سونیا کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے اسی لئے ہڑبڑی میں ایک ساتھ اتنے سارے سوال کر گئی۔۔

ایک منٹ دی میں ابھی آپکو سب کچھ بتاتی ہوں ۔۔ پہلے ٹائگر برو کو بتا دوں۔۔انا ٹائگر کو کال کرتے بولی ۔۔ لیکن بیل۔جانے کے بعد بھی کوئی اٹھا نہیں رہا تھا اسے غصہ آنے لگا۔۔ سونیا اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔ جبکہ ڈرائیور گاڑی محل کی طرف لے چکا تھا۔۔

انا تو مجھے بتائے گی کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے میرا دم گھٹ رہا ہے جلدی بتا تو یہاں کیا کر رہی ہے وہ بھی ان بچوں کے ساتھ دانی اور علینہ کہاں ہیں ۔۔اور تو انہیں کیوں انکے بغیر باہر لائی ۔

دی ایک منٹ صبر کرو نہ بتاتی ہوں پہلے ٹائگر برو کو کال کرو۔۔وہ فون نہیں اٹھا رہے ۔۔انا خود بھی کال ملاتے بولی۔۔جبکہ سونیا نے دوسرے نمبر پر اسے کال۔کی لیکن وہ بھی بند جا رہا تھا۔۔

عالم کو مسلسل کالز آرہی تھی تنگ آکر اسنے کال اٹھا ہی لی بنا دیکھے ۔لیکن مقابل سے جو اسنے سنا وہ اسکی آنکھوں میں خون اتارنے کے لئے کافی تھا ۔۔

عالم سب چھوڑ کر رافع اور دایان کو لئے ویلا پہنچا۔۔لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر اسکے پاؤں شل ہوگئے ۔ویلا آگ میں نہا رہا تھا۔۔اسے کسی نے جلا کر رکھ دیا تھا اور اسے خبر بھی نہ ہو سکی ۔۔

رافع جو یہاں وہاں دیکھ رہا تھا کہ کہیں سے اندر جانے کا راستہ مل سکے۔۔راستہ تو ملا کہ نہیں لیکن ایک سیل فون نیچے گرا پڑا تھا ۔۔وہ دوڑ کر اس تک ایا۔۔

ٹائگر یہ دیکھو۔۔رافع فون اسکے پاس لایا۔۔اور پھر اسمیں ریکاڈ ہوئی ہوئی کال سننے لگا جو شائد علینہ سے غلطی سے اون ہوگئی تھی اور بھاگتے ہوئے گر گیا تھا موبائل ۔۔

ہاہاہاہا ہاہاہاہا -- ہم ٹائگر کی جان لے کر جارہے ہیں۔ اور اسے خبر بھی نہیں --اور جب تک اسے پتہ چلے گا تب تک ہم اسکو ناکارہ کر چکے ہونگے-- وہ تینوں اس نئی آواز کو سن رہے تھے جو زہر اگل رہی تھی--

وہ عالم کی نین کو لے گیا تھا--

اور وہ اب آیا تھا -- زمین پھاڑنی پڑے یا آسمان مجھے میری نین چاہیئے وہ بھی صحیح سلامت اس کتے کی ساری انفارمیشن نکالو--آدھے گھنٹے کے اندر اندر اسے ڈھونڈو -- عالم انپر برسا --وہ لوگ جلدی سے وہاں سے نکلے--اور سیدھا آفس پہنچے جبکہ عالم محل ایا۔ بچوں کو سونیا کی گود میں دیکھ کر وہ تھوڑا بہت پرسکون ہوا-- سونو انکا خیال رکھنا -- تم لوگوں کی بھابی اور علینہ اغوا ہوچکے ہیں-- لیکن۔ میں بہت جلد انہیں لے کر آؤنگا ۔اور ہمارے آنے تک

یہاں سے باہر تم لوگ قدم بھی مت رکھنا۔۔کیونکہ اس محل کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا۔۔لیکن اگر تم لوگ باہر گئیں تو ازلان اور زوہان کو بھی ۔۔عالم۔بات ادھوری چھوڑ گیا۔۔اس وقت وہ کس طرح انکے سامنے کھڑا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔

وہ کہہ کر رکا نہیں چلا گیا۔جبکہ وہ دونوں تو روئے جارہی تھی۔۔انا تو کمرے میں بند ہوگئی تھی۔۔سونیا کے لئے یہ سب سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا۔۔وہ خود بھی بہت دکھی تھی دانی کے لئے ۔۔وہ اسے بہت پسند تھی ۔۔وہ انکا ہی خون تھی ۔۔جو شروع سے ہی انسے دور رہی اب ملی بھی تو پھر دوسری بار بچھڑ گئی۔۔اے اللہ اسے واپس لے آ پلیز ۔۔اسے واپس لے آ۔۔

---

---

نین کو جب ہوش آیا تو اسے اپنا سر بری طرح چکراتے محسوس ہوا۔۔ کچھ دیر اسے نارمل ہونے میں لگے ۔۔پھر اس پاس نظریں دوڑانے لگی۔۔وہ ایک بہت ہی چھوٹا سا کمرہ تھا جسمیں تین لوگ ہی آسکتے تھے۔۔رائٹ سائڈ پر گلاس وال تھی جس سے وہ باہر کا منظر دیکھ سکتی تھی۔۔جہاں پر ایک چھوٹی۔ سی کم عمر لڑکی کو وہاں پر کھڑے بہت سارے مرد اپنی ہوس کا نشانہ بنا رہے تھے ۔۔اور وہ معصوم سب کے سامنے اپنی عزت کھو چکی تھی۔۔اپنا وکار اپنی ہمت ۔۔اپنا حوصلہ۔۔وہ جگہ کوئی عجیب سی تھی۔ سینٹر میں رنگ بنا ہوا تھا اور اسکے اس پاس بہت سارے مرد تھے جو باری باری اس لڑکی کو موت کے منہ میں دھکیلتے ۔۔اسکی درد ناک چیخیں وہاں گونج رہی تھی جسے نین تو نہیں سن پارہی تھی

لیکن۔ محسوس کر رہی تھی وہ کمرہ شائد ساونڈ پروف تھا تبھی وہ کچھ سن نہیں پارہی تھی ۔۔نین اس لڑکی کی حالت دیکھ کر کانپ اٹھی اسکے اندر خوف کی لہر دوڑ گئی۔۔پھر اسے اچانک سب یاد آگیا کہ وہ کس طرح سے یہاں پر آئی تھی۔۔وہ اندر گئی ہی تھی کہ کسی نے اسکے منہ پر رومال رکھ لیا تھا اسکے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہ تھا

اللہ جی میرے بچے۔۔وہ وہ کہاں ہونگے ۔۔علینہ اور انا انکے پاس تھے نہ اللہ کہیں وہ دونوں بھی اور زوہان اور ازلان بھی نہیں۔ نہیں ۔۔نین بولتے ہی چیخی تھی ۔۔ایسا نہیں۔ ہو سکتا ۔۔میرے بچوں کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا ۔۔میں جان لے لونگی ۔۔ہر اس شخص کی جسنے میرے بچوں کو تکلیف پہنچانے کا سوچا بھی ۔۔نین دھاڑی تھی ۔۔اس وقت وہ کسی بھوکی شیرنی کی طرح لگ رہی تھی ۔وہ بلیک لونگ فراک میں ملبوس

تھی سر پر ہمیشہ کی طرح حجاب تھا جو کہ بلیک ہی رنگ کا تھا ۔۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی دروازے کی جانب آئی اور اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔لیکن۔وہ سیل تھا ۔

یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے۔۔اپ نے کس جگہ مجھے قید ہونے دیا ۔۔جہاں ہر وقت میں یہ زنا ہوتے دیکھونگی۔۔یا پھر کہیں اس لڑکی کی طرح مجھے بھی تو نہیں ایسا نہیں ہوسکتا ۔۔کبھی نہیں مجھے آپ پر یقین ہے آپ اگر مجھے یہاں لائے ہیں تو کسی وجہ سے لائے ہونگے ۔اور وہ وجہ کوئی اور نہیں یہی ہے کہ میں ان سب مظلوموں کو یہاں سے نکالنے کا ذریعہ بنوں۔۔تو میرے رب مجھے تیری دستگیری کی ضرورت ہے میرے مولا تیری مدد اور طاقت کے بنا میں ناکارہ ہوں۔۔مجھے قوت عطا فرما میرے اللہ کہ میں ان سب ظالموں کا خاتمہ کر سکوں۔۔نین اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئی تھی۔۔

اور دل سے پکار رہی تھی اسے جو یقیناً اسکی پکار سننے والا تھا۔۔نین کو دعا کرتے وقت اگر مگر کا شبہ تک نہ ہوتا تھا اسے یقین تھا کہ وہ اگر اپنے رب سے کچھ مانگ رہی ہے تو ضرور وہ سنے گا۔۔یہ اسکا کامل یقین تھا۔۔

---

عالم ساری انفارمیشن جان چکا تھا اب وہ اکیلا نہیں جارہا تھا بلکہ اپنی پوری فوج کو لے کر جارہا تھا۔۔

وہ لوگ اس بلڈنگ کا ایک بار پوری طرح معائنہ کر چکے تھے۔۔وہ اس وقت نکاب میں تھے اور سب نے بلیک کلر کی یونیفارم پہن رکھی تھی جیسے وہاں کے گارڈز نے پہنی ہوئی تھی۔۔

عالم تھرڈ فلور میں موجود تھا اور وہاں کا ہر کمرہ دیکھ چکا تھا لیکن اسے ابھی تک نین کہیں بھی نہیں دکھی تھی۔۔

ابھی وہ جانے کے لئے پلٹا ہی تھا کہ اسکی نظر ایک سیل ہوئے ہوئے دروازے پر گئی وہ دیکھ کر جانے کے لئے پلٹا لیکن دل نے صدا لگائی کہ یہاں بھی دیکھ لے۔۔تو عالم نے وہ دروازہ توڑ دیا اور اندر سجدے کی حالت میں پڑی ہستی کو دیکھ کر وہ وہیں پر ساکت ہو گیا۔۔

نین اسکی آہٹ سن کر سجدے سے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ اٹھ بیٹھی عالم اندر آتے دروازہ بند کر کے اسکے پاس آکر نیچے ہی بیٹھ گیا نین کی آنکھیں جاگنے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی جبکہ رو رو کر اسکی آنکھیں سوجھی ہوئی لگ رہی تھی --

وہ تین دن سے یہاں پر قید تھی بنا کچھ کھائے پیئے --وہ یہاں پر ہر چار گھنٹے بعد ایک نئی لڑکی کو ان شیطانوں کی ہوس کا شکار ہوتے دیکھتی اور چار گھنٹوں میں وہ ناجانے کتنی بار مرتی پھر جیتی --مرتی پھر جیتی ۔اس سے وہ سب نہیں دیکھا جاتا لیکن۔ وہ اسکے سامنے ہی تھا اسی لئے وہ زیادہ دیر سجدہ کی حالت میں گزار دیتی--

وہ اس لڑکی کو چار گھنٹوں میں ہی مار کر اگلی کو لے آتے۔۔۔اور انپر اپنی درندگی ڈھانے والے بھی نئے نئے لوگ ہوتے۔۔

نین کے اندر ایک خونخوار شیرنی نے ان تین دنوں میں جنم لیا تھا۔۔جو یہاں سے نکلنے کے لئے بے تاب تھی ۔۔

اور ایک بار وہ باہر نکل گئی تو کوئی بھی اسکے عتاب سے نہ بچ سکتا تھا۔۔

عالم۔۔۔اپ۔۔اللہ کا شکر ہے آپ آگئے ۔۔نین اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے روتے ہوئے بولی۔۔

شششش ۔میری جان بس۔۔میں آگیا ہوں اب ان کتوں کو ایسی موت مارونگا کہ موت بھی کانپ اٹھے گی ۔۔کیونکہ ان راسکلز نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے ۔

عالم اسے خود میں سموئے دبا دبا غرایا۔۔

ہاں ۔۔اور ہم۔مل کر کریں گے ۔نین۔اسکے سینے سے نکلتی بولی ۔۔تو عالم کو اسکا یہ نڈر انداز بہت پسند آیا ۔۔ہاں۔میری ٹیم آگئی ہے اور میں انکے ساتھ یہ سب سنبھال لونگا تمہیں رافع محل چھوڑ کر۔۔

عالم میں نے کہا نہ ہم۔کریں گے تو مطلب ہم کریں گے۔۔نین ایک دم چیخی۔۔اور یہ پہلی بار ہوا تھا۔۔

عالم کی جان میں نہیں چاہتا میں اپنی کمزوری کی وجہ سے باقی سب کی جانیں۔ بھی داؤ پر لگا دوں ۔۔سو پلیز ۔

کس نے کہا آپ سے کہ میں آپکی کمزوری ہوں ہاں۔۔سنئے مسٹر عالم۔شاہ میں آپکی کمزوری نہیں طاقت ہوں۔۔ سمجھے آپ ۔۔اور آپ مجھے کسی محل وحل نہیں بھیجیں گے۔۔میں یہاں پر ہی رہونگی اور آپکے ساتھ اس مشن کو پورا کرونگی۔۔وہ بضد ہوئی۔۔تو عالم نے بھی منع نہیں کیا۔اوکے جانم ریلیکس تم میرے ساتھ ہی رہو گی ۔۔ڈن ہوگیا اب غصہ ختم کرو اور اپنے عالم۔کے پاس اجاو۔۔جاناں۔۔عالم باہیں وا کئے۔ گھمبیر لہجے میں بولا

نو پہلے پرامس کریں ۔۔اب اس میں پرامس کرنا ضروری ہے کیا میں نے کہا تو ہے وہ کافی نہیں جو پرامس کروا رہی ہو۔۔عالم نے کہا تو ۔تو نین اسکے سینے سے الگی۔۔

عالم ۔۔

عالم کی جان ۔

میں بہت ڈر گئی تھی ۔۔لیکن یہاں ان سب کے ساتھ یہ سب ہوتے دیکھ مجھ میں انتقام کی آگ بھڑکنے لگی۔بس جب آپ نے مجھے جانے کے لئے کہا تو مجھے غصہ آگیا

۔ایم سوری۔۔۔نین کی بات پر وہ رائٹ سائڈ پر نظریں کیئے دیکھنے لگا لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر اسنے نین خود میں چھپائے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں ۔کچھ توقف کے بعد عالم اسے اپنے سامنے کرتا ۔۔نین کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیئے اسکے لبوں کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا نین اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے خود ہی اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ گئی۔۔عالم۔اپنی معصوم نین کا نرم و گرم لمس محسوس کر کے خود کو فریش فیل کرنے لگا۔۔

تھوڑی دیر بعد نین اس سے الگ ہوئی تو عالم نے اسکے گال پر زور سے کس کی۔۔نین کے لب مسکرائے۔۔

For more visit (exponovels.com)

نین کے لب اچانک ہی سکڑے۔۔زوہان ،ازلان۔عالم ۔۔ہمارے بچے وہ بھی تھے۔۔انہیں پتہ نہیں کہاں رکھا ہوگا ۔۔وہ تو بھوکے ہونگے ۔۔اللہ میرے بچے۔۔نین زور زور سے رونے لگی۔۔کیونکہ انکی بھوک کا سوچ کر اسکی جان نکل جاتی ۔۔وہ خود ہی فیڈ کراتی تھی اور اب وہ اتنے دن سے کیسے بھوکے رہ رہے ہونگے۔۔یہ سوچ اسکو بہت کمزور کر دیتی اسے ایسا لگتا جیسے کوئی اسکی روح کو زور زور سے جھنجھوڑ رہا ہو۔۔

نین نین ریلیکس ۔۔۔

ہاں عالم اپ ٹھیک تو ہیں یہاں ہمارے بچے پتہ نہیں کس حال میں ہونگے ۔۔اور آپ مجھے ریلیکس ہونے کا کہہ رہے ہیں۔۔نین کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے یہی تو تمہیں کب سے بتانے کی کوشش کر رہا ہوں پر تم ہو کہ سن ہی نہیں رہی۔۔ہمارے بچے ٹھیک ہیں وہ سونو کے پاس ہیں۔۔تم انکی طرف سے بے فکر رہو۔۔ہاں بھوک کا وہ کیا بندوست کر رہی ہوگی یہ نہیں معلوم لیکن وہ سنبھال لے گی تم پریشان نہ ہو۔۔نین کو کچھ ڈھارس ملی۔۔پر علینہ اور انا وہ۔بچے کیسے محل میں ہیں۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔نین ہاتھ ہوا میں جھلاتے بولی۔۔انا کو علینہ نے بچوں سمیت محل بھیج دیا تھا اور خود وہ تمہارے پیچھے آئی تھی ۔۔اور اسے بھی تمہارے ساتھ ہی یہاں پر لایا گیا ہے پر وہ یہاں اب تمہارے ساتھ نہیں ہے امید کرتا ہوں باقیوں کووہ مل گئی ہو۔۔عالم متفکر ہوا ۔

کاش ایسا ہی ہو۔۔کاش۔۔ایسا ہی ہوگا نین تم پریشان مت ہو اور ریلیکس ہو جاؤ تبھی یہ مشن تم کر پاؤگی ۔۔عالم کی بات پر وہ سمجھتے سر ہاں میں ہلا گئی ۔۔

کوئی آرہا ہے۔۔میں واشروم میں جاتا ہوں ٹھیک ہے تیار رہنا اوکے۔۔عالم چوکنا ہوتے بولا اور واشروم میں چلا گیا۔۔

کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تو نین بلکل نارمل بیٹھی تھی سامنے والے کو دیکھ کر وہ کھڑی ہوگئی۔۔

وہ آج تین دن بعد اسکے پاس آئے تھے۔۔اس آدمی نے اپنا چہرہ نکاب سے چھپا رکھا تھا۔۔نین نے اسکی پیٹ میں پوری قوت سے لات ماری کے وہ پھڑپھڑا کر نیچے گرا نین اسکے گرتے ہی اسپر مکوں کی برسات کرتے اسکا گلا اسکے نکاب سے گھوٹ چکی تھی اس آدمی کو مار چکی تھی ۔ نین نے اپنے ہاتھوں سے دوسرے ظالم کا قتل۔کیا تھا۔۔

عالم باہر آیا تو نین کو زور سے ہگ کیا اور اسکے سر پر بوسہ دیا نین کو پھر وہ لے کر باہر آگیا۔۔اب وہ اس کاریڈور سے نیچے والے فلور میں چلے گئے وہاں سے انہوں نے لفٹ پکڑی اور بیسمنٹ میں آگئے جہاں پر یہاں کا سارا سسٹم کنٹرول کیا جارہا تھا وہاں پر جتنے بھی آدمی تھے انکو رافع اور دایان نے انہیں مار دیا تھا انکے ساتھ ہی کبیر اور علینہ بھی تھے۔۔انا کو سامنے دیکھ کر وہ اسکے پاس آکر گلے لگ گئی ۔۔شکر ہے تم ٹھیک ہو۔۔

ہاں بھابھی اور آپ بھی اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔علینہ مسکراتے ہوئے بولی ۔۔

نین یہاں پر یہ جتنے بھی کیمرے ہیں تم نے دو گھنٹوں کے لئے فریز کر لینے ہیں۔۔عالم کی بات سمجھتے وہ جلدی سے اپنا کام شروع کر چکی تھی۔۔

بیس منٹ لگے تھے اسے اس پوری بلڈنگ کے کیمروں کو بند کرنے میں۔۔

پھر وہ یہاں سے باہر نکل آئے اور پلین کے مطابق سب الگ الگ کاریڈور میں تین تین کا گول بنائے ایک کاریڈور میں گئے تھے ۔

اب وہ کمروں کے باہر کھڑے گارڈز کو اپنی بندوقوں سے چلھنی کر رہے تھے۔۔

For more visit (exponovels.com)

عالم رافع اور دایان رنگ کی طرف گئے تھے۔۔جبکہ نین باقی سب کو لے کر اندر ان سب لڑکیوں کو اکٹھا کر رہی تھی۔اور جو بھی راستے میں آرہا تھا اسے درد ناک موت مارتی جارہی تھی۔۔

---

رنگ میں ایک بار پھر سے نئی لڑکی کو لایا جارہا تھا۔۔یہاں لاتے ہوئے وہ فل ڈریس میں تھی۔۔سب ہی اس نوجوان خوبرو کم عمر لڑکی کو دیکھتے بھوکوں کی طرح اسپر جھپٹنے لگتے کہ فائر کی گونج پر سب اپنی اپنی جگہوں پر جامد رہ گئے۔۔وہ سب جو سیری ہونا چاہتے تھے ایک دم ہی غصے بھری نگاہوں سے ان تینوں کو گھورنے لگے۔۔جبکہ عالم کے اشارے پر ان سب پر وہ فائر کرنا شروع ہوگئے تھے ۔۔

لڑکی یہ سب دیکھ کر کوئی ری ایکٹ نہیں کر رہی تھی ایسے لگتا تھا جیسے وہ کسی ڈرگ کے زیر اثر ہو۔۔ان سب کو جہنم واصل کر کے عالم۔نے اس لڑکی کی جانب دیکھا۔۔وہ سمجھ گیا کہ وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے۔۔دایان کو اسنے اشارہ کیا جس پر وہ سر ہلاتے اسے وہاں سے لے گیا۔۔

---

نین نے علینہ کو ان لڑکیوں کو لے جانے کا کہا اور خود وہ ایک بار پھر سے سارے رومز اچھے سے چیک کرنے لگی کہ کوئی رہ تو نہیں گیا جب اسے تسلی ہو گئی کہ کوئی نہیں ہے تو وہ آگے بڑھ گئی۔۔وہ اوپر فورتھ فلور پر چلی گی ۔۔وہاں سے اسے چیخوں کی آوازیں آرہی

تھیں۔۔نین ان آوازوں کا پیچھا کرتے وہاں پر آگئی وہ ایک کمرہ تھا جسکا دروازہ ادھ کھلا تھا نین نے وہاں سے جھانکا تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ۔۔

تین آدمی تھے جو وہاں پر لڑکیوں کو کوئی انجیکشن دے رہے تھے۔۔جبکہ وہ لڑکیاں لگوانا نہیں چاہتی تھیں۔۔اسی لئے وہ انپر تھپڑوں کی برسات کرتے انہیں زبردستی وہ انجیکشن لگا رہے تھے۔۔

یا اللہ یہ کونسا انجیکشن ہے جو یہ ان معصوموں کو زبردستی دے رہے ہیں۔۔نین سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے کچھ معلوم نہیں تھا اس بارے میں اسی لئے کنفیوز تھی ۔۔لیکن اسے ایک بات حیران کر گئی جس جسکو انجیکشن لگتا جا رہا تھا وہ بت بنتی جارہی

تھی مطلب وہ ایسے اسٹیچو کی طرح کھڑی رہتی بنا کسی حرکت کے جیسے وہ انکے کنٹرول میں آگئی ہو۔۔

وہ انجیکشن لگا کر سب کو باہر نکلنے کا حکم دینے لگے جس پر وہ سب فوری عمل کرنے لگیں۔۔نین جلدی اس دیوار پر چڑھنے لگی تاکہ وہ اسے دیکھ نہ سکے۔۔اج عالم۔کی دی ہوئی ٹریننگ کی وجہ سے وہ یہ سب کر پارہی تھی۔۔عالم۔نے روم میں ہی اسے

climbing shoes

دے دیئے تھے۔۔جنہیں نین نے وئیر کر لیئے تھے ۔اسی لئے اب چھت پر سپائڈر وومین کی طرح لیٹی ہوئی تھی ۔۔

لڑکیوں کو جلد ہی باس کے پاس لے جانا ہوگا ورنہ تو وہ ہمیں ہی یہاں آکر زمین میں دفنا دیں گے۔۔ان آدمیوں میں سے ایک بولا ۔۔

ہاں صحیح کہہ رہے ہو چلو جلدی سے انہیں لے کر چلیں ۔۔دوسرے نے اسکی تائید کی ۔

باس۔۔اب یہ باس کون ہے اور کہاں لے جانے کی بات کر رہے ہیں یہ لوگ۔۔نین سوچ میں پڑ گئی انکے وہاں سے جانے کے بعد وہ اسی روم میں گھس گئی جہاں وہ سارے انجیکشن پڑے تھے۔۔نین نے انہیں دیکھا تو شاک رہ گئی وہ بہت ہی خطرناک ڈرگز تھے جو وہ ان لڑکیوں کو دے چکے تھے۔۔

اللہ اکبر۔۔

مجھے انکا پیچھا کرنا ہوگا ۔۔پتہ لگانا ہے وہ اصلی بلا ہے کون جو کہیں اور چھپا بیٹھا ہے۔۔نین کہتے ہی اس طرف گئی جہاں سے وہ لوگ گئے تھے۔۔

اللہ جی یہ لوگ تو ان لڑکیوں کو اس ٹرک میں لے جارہے ہیں ۔۔مجھے بھی انکے ساتھ ہی اس ٹرک میں جانا ہوگا تبھی معلوم ہوگا کہ آخر وہ ہے کون جو یہ سب کر رہا ہے ۔لیکن میں عالم کو کیسے اطلاع دوں بنا بتائے جاؤنگی تو وہ مجھے یہاں ڈھونڈتے رہے گے اور اگر بتا کر جاؤنگی تو یہ لوگ کہاں جارہے ہیں یہ پتہ نہیں چل سکے گا۔۔نین آخر فیصلے تک پہنچتی ہے ۔۔اور وہ جو ٹرک چلانے لگتے ہیں انکے چلانے سے پہلے وہ اس ٹرک پر چڑھ کر اسکی چھت پر آجاتی ہے ۔۔ٹرک کے اوپر ہی ایک ڈھکن لگا تھا جسے کھول کر وہ اندر چلی گئی۔۔

وہ ٹرک کہاں جا رہا تھا اسے اندر بیٹھتے کچھ نہیں پتہ چل رہا تھا اسی لئے وہ ٹرک کی دیوار پر چڑھتے کسی چپکلی کی طرح اس ڈھکن کو احتیاط سے ہٹاکر بیچ میں ہی کھڑے ہوکر باہر کا منظر دیکھنے لگی۔۔وہ۔سارا راستہ نوٹ کرتی جارہی تھی وہ لوگ کہاں جارہے تھے یہ تو اسے نہیں پتہ تھا لیکن وہ اس راستے کو حفظ کر چکی تھی۔۔اے میرے رب میں تیرا جتنا بھی شکر ادا کروں اتنا کم ہے ۔۔تو نے مجھے اتنی شارپ میموری عطا فرمائی کہ ایک بار کچھ بھی دیکھنے سے وہ مجھے حفظ ہو جاتی ہے ۔۔

---

عالم اندر آیا تو وہاں پر علینہ کبیر ،عفان ،ریحان وہ سب مل کر ان لڑکیوں کو ایک ہال میں اکٹھا کر چکے تھے۔۔اس نے سب پر نظر ڈالی لیکن اسے وہ چہرہ کہیں نہیں دیکھائی دیا جسمیں اسکی جان تھی۔۔

نین۔۔کہاں ہے نین۔۔عالم نے کرخت آواز میں پوچھا۔۔وہ سب بھی اس پاس دیکھنے لگے انہیں بھی وہ دیکھائی نہ دی۔۔وہ تو ہمارے ساتھ ہی تھی۔کہاں چلی گئی۔۔علینہ نے پریشانی سے کہا۔۔کیا مطلب ساتھ تھی۔۔عالم دھاڑا۔۔

ڈیمٹ وہ نا جانے کب سے تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہے اور تم لوگ ہو کہ جانتے بھی نہیں ۔۔عالم اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے بولا۔۔

ٹائگر ریلیکس یار یہیں پر ہونگی بھابی ہم سب ڈھونڈتے ہیں۔۔

کیسے ریلیکس کر لوں سب یہاں پر ہیں لیکن میری بیوی نہیں ہے۔۔ہاں ڈھونڈو اسے جلدی۔۔عالم ان سب کو پوری بلڈنگ میں پھیلا چکا تھا۔۔

لیکن انہیں کہیں پر وہ دیکھائی نہیں دی تھی۔۔

کہاں چلی گئ نین۔۔ایک تو کیمرے بھی بند کر دیئے تھے اب کیسے پتہ چلے گا کہ دی کہاں گئی ہے۔۔عفان افسردہ ہوا۔۔وہ۔اسکی اکلوتی بہن تھی ۔۔اسے وہ نہیں کھو سکتا تھا۔۔جیسے ہی انہیں نین اور علینہ کے اغوا ہونے کی خبر ملی وہ سب کے سب عالم

کے پاس دوڑے چلے آئے تھے اور عالم۔کے ساتھ ہی وہ انہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے۔۔

جب وہ انہیں ملی تو انکی اٹکی ہوئی جانیں بحال ہوئیں تھی لیکن اب ایک بار پھر سے وہ انکے درمیان نہیں تھی۔۔

کہاں گئی ہوگی۔۔رافع کو خطرہ لا حق ہوا۔۔

نین کو بھی ڈھونڈ لیں گے ۔۔اسے کچھ نہیں ہوگا وہ جہاں پر بھی ہوگی اپنی حفاظت کرنا وہ اچھے سے جانتی ہے ۔۔لیکن پہلے ہمیں ان لڑکیوں کو یہاں سے نکالنا ہوگا اس سے پہلے کہ کوئی اور یہاں پر اجائے ۔۔عالم۔کی بات پر سب ہی متفق تھے ۔۔

وہ سب ان لڑکیوں کو لے کر باہر آگئے --

انہوں نے بس کا انتظام پہلے سے ہی کرلیا تھا جس میں وہ انہیں لے کر چل دیئے ۔

---

venir directamente

Come straight.

For more visit (exponovels.com)

وہ ایک بہت بڑے گھر میں آگئے تھے مین گیٹ پر بہت سارے گارڈز کھڑے تھے .جو انہیں ہدایت دے رہے تھے۔۔نین کو عالم نے بہت ساری زبانیں بھی سکھا دی تھی اسی لئے اسے یہ بھی سمجھ اگئی۔وہ لوگ

Spanish

میں بات کر رہے تھے ۔۔انکی بات سنتے ہی نین ڈھکن ٹھیک کرتے واپس اندر آکر انہی کی طرح دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

Ve al camión y abre la puerta.

Open the truck door.

کسی نے دوازدہ کھولنے کے لئے کہا تو نین الرٹ ہوگئی اسے بہت سوچ سمجھ کر قدم رکھنا تھا اسکی ایک زرہ سی بھی چوک دشمنوں کو چوکنا کر سکتی تھی۔۔

وہ لوگ ان لڑکیوں کو ایک ایک کر کے اٹھا کر باہر لے جانے لگے تھے۔۔نین انہیں خود کو انکی باہوں میں کبھی نہیں دینے دے سکتی تھی۔۔اسی لئے جب وہ آدمی ان لڑکیوں کو لے کر اندر کی جانب گئے تو وہ جلدی سے باہر نکل گئی اس پاس کوئی نہیں تھا۔۔اسنے شکر کیا اور اندر کی جانب جانے کی بجائے اس گھر کے پچھلی جانب اگئی۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیسے اندر جائے اس طرف کوئی کھڑکی کوئی ایسا آلہ اسے نظر نہ آیا جہاں سے وہ اندر جاسکتی --وہ اس جگہ کا مکمل جائزہ لینے لگی--

اس طرف سے دائیں جانب آؤ تو ایک کھڑکھی اسے کھلی ہوئی نظر آئی وہ اس طرف گئی لیکن تھوڑا سائڈ پر دیوار سے لگ کر اسے کھڑا ہونا پڑا اندر سے آوازیں آرہی تھی--

ٹائگر کی بیوی کو آپ نے جانے سے کیوں منع کیا--

وہ لڑکی اس ٹائگر کی کمزوری ہے اور اسی لئے اسے وہاں پر قید کیا ہے--تاکہ ٹائگر اس تک کبھی پہنچ نہ پائے --وہ کچھ دن اور اسی کمرے میں رہے گی-- بھوکی ،پیاسی--بلکل اسی طرح جیسے پاشہ اور جیکسن کو ٹائگر نے رکھا تھا --لیکن میں نے ایک اور چیز کا بھی اسکی

قید میں اضافہ کر دیا ہے --وہ ایسے کمرے میں قید ہے جہاں پر وہ ہر وقت ان لڑکیوں کو دیکھے گی جنکے ساتھ دن رات دل بہلایا جا رہا ہے--وہ یہاں دیکھتے ہوئے پاگل ہو جائے گی--کیونکہ نہ وہ وہاں سے نکل پا رہی ہوگی اور نہ ہی خود کو محفوظ کر پائے گی--ہر وقت اسے یہی خوف کھاتا رہے گا کہ کہیں اگلی باری اسکی نہ ہو--اور دوسری طرف --ٹائگر یعنی کہ عالم اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈتا پھرے گا اور وہ اسے کہیں نہیں ملے گی --اسکے دل میں ہر وقت یہی خوف رہے گا کہ کہیں اسکی عزت پامال نہ ہوگئی ہو--اور میں اسکے چہرے پر وہی خوف دیکھنا چاہتا ہوں--

نین بڑے ضبط سے وہاں کھڑے وہ سب سن رہی تھی--

بیوقوف جانتا نہیں میں عالم کی کمزوری نہیں انکی طاقت ہوں۔۔اور تم یہاں اسی خوش فہمی میں رہنا کہ وہ مجھے کبھی ڈھونڈ نہیں پائیں گے جبکہ میں تو آزاد ہو چکی ہوں اور اب تمہاری موت بن کر یہاں تمہارے ہی اس پاس منڈلا رہی ہوں جسکی تمہیں خبر بھی نہیں۔۔اور وہاں عالم آب لڑکیوں کو باحفاظت گھر پہنچا بھی دے گے ۔۔اور تم بس ہاتھ ملتے رہ جاوگے۔۔

لیکن ایک بات تو پکی ہے تمہاری موت بہت ہی دردناک ہوگی۔۔یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔نین دانت پیستے دبی دبی غرائی۔۔

وہ لڑکیاں اب تک کیوں نہیں آئیں۔۔کوئی کسی پر دھاڑ رہا تھا۔۔

اب کونسی لڑکیوں کی بات کر رہا ہے یہ ہوس پوجاری۔۔نا جانے کتنی معصوم جانیں انکے چنگل میں پھنسی ہوئیں ہیں۔۔نین دل ہی دل میں بڑبڑائی۔۔

سر وہ ہم پہلے باکسنگ رنگ سے لڑکیاں لائے ہیں بڑا ہی فریش مال آیا ہے آپ پہلے انہیں دیکھ لو پھر ہم انہیں بھی لے آئیں گے۔۔

نہیں وہ میں دیکھ لونگا پہلے جاؤ اور جاکر انہیں ہے کر آو۔۔

اوکے سر۔۔

یہ کہیں اور سے لڑکیوں کو لینے جارہے ہیں۔مجھے انکو فالو کرنا ہوگا کہاں ہیں وہ لڑکیاں ۔۔نین وہاں سے جاتے ہوئے بولی۔۔

وہ لوگ اسی ٹرک میں جانے والے تھے وہ سب سے چھپتے چھپاتے اسی ٹرک میں اگئی۔۔

---

تم یہاں کھڑے کھڑے کیا کر رہے ہو جاؤ باکسنگ رنگ میں مجھے وہاں کی کوئی رپورٹ نہیں مل رہی۔۔جلدی سے کار ریڈی کرو میں خود جا کر دیکھونگا کہ وہاں کیا ہورہا ہے۔۔وہ

شخص اس آدمی پر دھاڑا جو وہاں کب سے کھڑا اپنے ناخن کھائے جارہا تھا جیسے یہ کام۔اسکے لئے سب سے ضروری ہو۔۔

---

---

ٹرک رکا نین تب تک باہر نہ نکلی جب تک انکے قدموں کی آواز اسکے کانوں سے دور جاتی ہوئی نہ محسوس ہوئی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلی ۔وہ وہاں سے جلدی سے پیچھے کی جانب بھاگی کیونکہ وہاں پر گارڈز کھڑے تھے جنکا رخ دوسری جانب تھا تبھی وہ اسے نہیں دیکھ پائے ۔۔وہ کوئی بلڈنگ تھی جسکی کنسٹرکشن بھی ابھی تک کمپلیٹ نہیں ہوئی تھی۔۔

نین اسکی بیک سائیڈ میں کھڑی تھی۔

جہاں پر ڈرمز، لکڑیاں اور گلاس کے بڑی بڑی شیلف پڑی ہوئیں تھیں۔۔

وہیں پر اوپر کی جانب بڑے بڑے در اوپن تھے نین انہیں دیکھ کر خوش ہوگئی ۔۔اور ڈرمز پر چڑھ کر وہ اوپر کی جانب لپکی اور دیوار کو پکڑ کر ٹانگوں کو اوپر کی جانب اچھالا تو وہ بازی کھاتے ہوئے وہ اوپر اگئی۔۔

شکر ہے مولا۔۔اوپر چڑھتے ہوئے اسے بازو پر رگڑ بھی لگی تھی جس سے اسکا بازو زخمی ہو گیا تھا۔۔لیکن وہ بنا اسکی پرواہ کیئے اندر کی جانب بڑھی۔۔

وہاں بہت ساری کم عمر لڑکیاں تھی جنکی حالت کافی خراب دکھ رہی تھی۔۔سب ہی کے لیئے اس جگہ پر دریاں بچھائی گیئں تھیں۔۔اور درمیان میں دیوار کی جگہ چادر لگائی ہوئی تھی جیسے وہ انکے الگ الگ کمرے ہوں۔۔ہر سیگمنٹ میں دو سے تین لڑکیاں تھیں ان میں سے کوئی ہوش میں تھیں تو کوئی بند آنکھیں کیئے شائد سو رہی تھیں ۔۔کچھ اپنے زخموں پر مرہم لگا رہی تھیں تو کچھ دعائیں کر رہی تھی انہیں دیکھ کر لگتا وہ الگ الگ مذہب سے تعلق رکھتی تھیں۔۔کیونکہ۔انکی دعا کرنے کے اسٹائل ڈفرینٹ تھے۔۔وہ الگ الگ زبانوں میں بول رہی تھی۔۔۔نین کو انکی حالت پر بہت تکلیف ہو رہی تھی ۔۔

آپ لوگ یہاں پر کیوں ہو۔۔کس نے رکھا ہوا ہے۔۔کیا جانتی ہو۔۔نین ایک لڑکی سے پوچھنے لگی جس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔اسے دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ کوئی عربین ہو۔۔

هل تتحدث اللغة العربية؟؟

Do you speak arabic language?

اسنے تب بھی کوئی جواب نہ دیا تو وہ آگے چلی گئی۔۔

For more visit (exponovels.com)

اردو ؟؟

انگلش ؟؟

سپینش ؟؟

نین گزرتے ہر ایک سے دریافت کرتی جارہی تھی پر جواب ندارد تھا۔۔

For more visit (exponovels.com)

کیا کروں کیسے پوچھوں ان سے ابھی وہ لوگ آجائیں گے اور شاید انہیں ہی لے کر جانا ہے انہوں نے ۔۔افففف میرے اللہ مدد فرما پلیز۔۔نین دل ہی دل میں اللہ سے مدد طلب کرنے لگی۔۔

کیا چاہئیے اپکو۔۔تبھی وہاں پر ایک پیاری سی لڑکی آئی جسکا چہرہ بتا رہا تھا اسپر تشدد کیا گیا ہے۔۔

نین نے ایک پل کے لئے تکلیف سے آنکھیں میچ لیں۔۔

مجھے بات کرنی ہے وقت نہیں ہے شاید وہ لوگ تمہیں ہی لینے آئیں ہیں اسی لئے جلدی سے کہیں اور بیٹھ کر بات کرتے ہیں تاکہ وہ ہم تک دیر سے پہنچیں۔۔

ٹھیک ہے۔۔وہ لڑکی اسے اپنے ساتھ لئے اپنی جگہ پر لے گئی

وہاں دونوں بیٹھ گیئں۔۔

مجھے اسی جگہ پر جانا ہے جہاں پر تم لوگ جانے والے ہو ۔۔اور اندر جانے کے لئے یہ تبھی ممکن ہے جب میں تم لوگوں کے ساتھ اندر جاؤں ۔۔کیسے جاتے ہو وہاں پر کیوں لے کر جاتے ہیں سب بتاؤ مجھے ۔

For more visit (exponovels.com)

ہم وہاں پر اپنی مرضی سے نہیں جاتے یہ لوگ ہمیں زبردستی لے کر جاتے ہیں۔۔وہاں کی زمین کی رگڑ رگڑ کر ہم صفائی کرتے ہیں اور پھر وہ ہمارے ساتھ اسی زمین پر ۔۔وہ لڑکی آخر رو پڑی ۔۔نین اسے اپنے ساتھ لگا کر اپنے نکلنے والے آنسو پر بمشکل بندھ باندھ رہی تھی۔۔

فکر مت کرو میں یہاں پر تم لوگوں کے لئے ہی آئیں ہوں ۔اگر تم لوگ آزادی چاہتی ہو میرا ساتھ دو۔۔جیسا میں کہتی ہوں ویسا ہی کرو۔۔

آزادی کس کو نہیں پسند۔۔وہ لڑکی فورا سے بولی تو نین مسکرائی۔۔

ہم لوگ وہاں پر گاؤن پہن کر جاتے ہیں۔۔اور نکاب کر کے۔۔اوہ پھر یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔نکاب میں وہ مجھے نہیں پہچان پائیں گے نین کو خوشی ہوئی۔۔

ہاں ایسا ہی ہوگا۔۔

وہ وہاں دیر سے آتا ہے۔۔اسکے آنے سے پہلے ہی ہمیں صفائی مکمل کرنی ہوتی ہے جب وہ آجاتا ہے تو ہمیں اسکے سامنے پیش کیا جاتا ہے کسی کھلونے کی طرح اور وہ ہم میں سے جسکو چاہتا ہے اسکے ساتھ اپنی رات رنگین کرتا ہے اور ہمیں برباد۔۔

افففف میرے۔ اللہ جی نین کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا ۔۔

کون ہے وہ--اسنے پوچھا--

وہ مارک ہے--

نین اس نام پر ٹھٹکی اسنے یہی تو۔ عالم کو بتانا تھا جو وہ بتا نہیں پائی تھی کہ وہ عملہ تبدیل کروانے والا وہی ہے --پاشہ کا بھائی --

For more visit (exponovels.com)

اوہ تو ٹھیک ہے۔۔ تم۔لوگ ویسے ہی صفائی کرنا تب تک میں اندر کا جائزہ لونگی ۔۔اور جب وہ اجائے تو مجھے کسی طرح اشارہ کر دینا کوئی آواز یا کچھ ایسا الگ کرنا جس سے میں سمجھ جاؤں کہ وہ آگیا ہے پھر میں وہاں پر آجاؤں گی ۔۔

نین کی بات پر وہ سمجھتے سر ہلا گئی اور وہاں پر ساری لڑکیوں کو سب کچھ سمجھا کر وہ ساری گاؤن پہننے لگیں۔۔نین نے بھی گاؤن پہنا اور نکاب کیا۔۔

تب تک وہ لوگ آگئے ۔۔وہ انکے ساتھ چلی گئیں۔۔

---

وہ جب وہاں پر پہنچا تو اسکو ایسا جھٹکا لگا کہ وہ اپنی جگہ سے لڑکھڑاتے لڑکھڑاتے بچا۔۔

منظر ہی سامنے کا کچھ ایسا تھا کہ وہ دنگ رہ گیا۔۔

کیسے ہو سکتا ہے یہ کیسے ےےےےے۔۔وہ۔اتنی زور سے چیخا تھا کہ اسکی آواز بادلوں کو بھی چیڑتی گئی۔۔

اس باکسنگ رنگ کو آگ اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔۔

آگ کے شعلے پھوٹ پھوٹ کر آسمان میں جارہے تھے--

اسکو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو چکا ہے--

وہ آگیا ہے مارک وہ آگیا ہے اور یہ تو اسکے بدلے کی آہٹ ہے --ناجانے اسکے بدلے کی گونج کیسی ہوگی --وہ لڑنا چاہتا ہے--یہ آگ ہی بتا رہی ہے جو وہ لگا کر گیا ہے -ہاں وہ آگیا ہے--سناٹوں ،اندھیروں کی چیخ بھی اسے دیکھ کر نکل جاتی ہیں--وہ-موت بن کر آرہا ہے ہم سب کو مارنے --

----مارک کا خاص آدمی کے الفاظ اسے چبتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے --وہ تو مارے گا کہ نہیں لیکن میں تجھے پہلے ہی ختم کردیا ہوں --

اسنے اسکو وہیں شوٹ کر دیا تھا۔۔

تو نہیں بچے گا عالم۔جہاں کہیں بھی ہوگا میں تجھے ڈھونڈ نکالونگا۔۔تو مجھے نہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا سمجھا میں پاشہ نہیں ہوں اسکا بڑا بھائی ہوں۔جو ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہرانے والوں میں سے ہے۔۔اگر یہ پلین ناکام ہوگیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔میں دوسرا پلین بناؤں گا جو تیری لاش کو زمین میں دفنا کر ہی رہے گا۔

وہ لوگ پہنچ گئے تھے جاتے ہی لڑکیاں اپنے کام پر لگ گئیں تھیں۔۔نین بھی انکے ساتھ کام کروانے لگی جب وہاں پر موجود گارڈز سائڈ پر ہوئے تو نین اوپر چلی گئی۔۔وہاں

پر بہت سارے کمرے تھے۔۔وہ باری باری سب کو چیک کرنے لگی۔۔اسے کوئی کام کی چیز تو اب تک نہیں ملی تھی۔۔

ایک آخری کمرہ رہتا تھا جہاں پر وہ گئی تو وہاں اسے بہت عجیب سا لگا وہ پورا روم الماری نما تھا ہر دیوار پر بڑے بڑے کبرڈ بنے ہوئے تھے ۔۔نین دروازہ بند کر کے ایک ایک کبرڈ کھول کر چیک کرنے لگی۔۔اسے کچھ بھی خاص نظر نہیں آیا ۔۔ایک میپ تھا۔۔وہ کس جگہ کا پہلے تو اسے کچھ سمجھ میں نہ آیا ۔۔لیکن پھر وہ جیسے جیسے دیکھتی گئی سب سمجھتی گئی۔۔

کیا انکی فیکٹری بھی ہے۔۔اغل ریفائنری کی افف وہاں پر یہ اصل میں لڑکیوں کو قید کر کے رکھتے تھے۔۔

یا اللہ میرا سر گھوم رہا ہے ۔کتنے ٹھکانے ہیں انکے ۔۔

ایسا لگتا ہے پوری دنیا کی لڑکیاں تو انہی کے پاس ہیں۔۔افف ۔۔نین وہ میپ فولڈ کرتی اپنی جینز کی پاکٹ میں ڈال گئی ۔۔

اچانک اسے ٹھک ٹھک کی آواز آنے لگی ۔۔

اوہ تو وہ آگیا ۔۔چل نین اسے جاکر بتا دے کہ اسنے یہاں پر آکر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔

نین کہتے ہی واپس سے نیچے آگئی --

وہ ساری لڑکیاں اسکے سامنے کھڑی تھیں--اور وہ سب کو خبیث نظروں سے دیکھ رہا تھا --تبھی اسکی نظر نین پر پڑی --مجھے یہ چاہئیے --وہ اسے دیکھتے کمینگی ہنسی ہنسا--

نین کو اسکے کمرے میں لے جایا گیا--

ہمم تو حسینا اپنا حسن میرے سامنے کسی کھلتے ہوئے پھول کی طرح کھلا دو-تاکہ میں اس سے سیراب ہو سکوں--وہ شخص اپنا کوٹ اتارتے بولا--نین کے ہاتھ میں چاقو تھا جو وہ

اسی کمرے سے لائی تھی جس کمرے سے اسے میپ ملا تھا۔۔نین نے وہ اسکی پیٹ پر گھونپ دیا۔۔ساتھ اسکا منہ کپڑے سے باندھ دیا تاکہ اسکی آواز باہر نہ جا سکے ۔۔

پھر اسنے جتنے ہی وار اسکے دل پر کیئے۔۔

اسے اوپر پہنچا کر وہ باہر آئی جہاں پر گارڈز کھڑے تھے۔۔وہ سب کو گن سے اڑاتی گئی۔۔جب اسکی گولیاں ختم ہوگئی تو دیوار پر بڑی سی تلوار لٹکی ہوئی تھی جسے اسنے کھینچ کر اتاری ۔اور سب کو مارتی گئی۔۔دوسری طرف لڑکیاں بھی آج اپنے اندر جاگنے والی شیرنی کا روپ ان سب کو دیکھا رہی تھیں ۔انہیں انہی کی بندوقوں سے چھلنی کر کے۔۔

نین ابھی ان سب کو مار کر نیچے آئی ہی تھی کہ سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی جان وہیں اٹک گئی۔۔جسے وہ مار کر آئی تھی وہ کوئی اور تھا۔۔کیونکہ جو سامنے کھڑا تھا اصل میں مارک وہ تھا۔۔کیونکہ کسی آدمی نے اسکا نام بھی لیا تھا۔۔

اوہ تو تونے آخر دکھا ہی دیا کہ تو اس عالم کی بیوی ہے۔۔کتنی بڑی بیوقوف ہو تم جو خود ہی موت کے منہ میں آگئی ہو ہاں۔۔مجھے لگا تم دونوں نکل گئے ہو میرے ہاتھ سے اسی لئے۔ اب میں اپنے بھائی کے ساتھ مل کر تم دونوں کو مارنے کی پلیننگ کرنے والے تھا لیکن دیکھو تم نے یہاں آکر مجھے محنت کرنے سے روک دیا۔۔

مار تو تم اب بھی نہیں پاؤگے۔۔تمہاری یہ بھول ہے کہ تمہارے سامنے کوئی کمزور یا لاچار لڑکی کھڑی ہے جسے تم روند ڈالو گے۔

آہاں۔۔میں وہ ہوں جسپر عالم کو فخر ہے میں وہ ہوں جو اسکی طاقت بنتی ہے کمزوری نہیں ۔۔میں وہ ہوں جسکے سامنے تجھ جیسے شیطان آجائیں تو انکا خاتمہ کر دیتی ہوں۔۔

ہاہاہا ہاہا ۔۔تمہاری ہمت کی داد دینی پڑے گی۔۔موت کے منہ میں کھڑی ہو پھر بھی کینچی کی طرح زبان چلا رہی ہو۔۔

موت کے منہ میں میں نہیں تو کھڑا ہے ۔ تبھی تو موت کا خوف تیری آنکھوں میں دکھ رہا ہے ناکہ میری آنکھوں میں۔۔دیکھ دیکھ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ تجھے کہیں بھی خوف دیکھائی نہیں دے گا ۔۔جانتا ہے کیوں کیونکہ میں موت سے ڈرتی نہیں ہوں کیونکہ وہ برحق ہے اور ایک نہ ایک سب کو آنی ہے۔۔۔۔

لیکن تجھ جیسے شیطان موت پر ایمان نہیں رکھتے ۔۔اس فانی دنیا میں اپنے آپکو خدا مان لیتے ہو ۔۔سوچتے ہو کوئی ہمیں کچھ کہنے والا نہیں ۔۔ارے اسکی لاٹھی بے آواز ہے ایک بار پڑتی ہے تو بندہ کہیں کا نہیں رہتا جیسے تمہارا بھائی پاشہ نہیں رہا۔۔بلکل ویسے ہی۔۔نین کے منہ سے وہ اپنے بھائی کا نام سن کر اسپر تھپڑوں کی برسات کرنے آگے بڑھا ہی تھا کہ نین نے اسکے پیٹ میں مکوں کی برسات کر ڈالی ایک پل کو وہ درد سے بلبلا اٹھا ۔۔

اسکے گارڈز فورا اسکو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے جنہیں وہ مارنے لگی ۔لیکن وہ کب تک ان سے لڑ پاتی وہ بہت زیادہ تھے اور وہ تو تھی بھی بھوکی پیاسی اسکے باوجود وہ کتنے وقت

سے لڑ رہی تھی ۔اب اسکی ہمت جواب دے گئی ۔۔ تبھی ایک آدمی نے اسکی ٹانگ پر لات ماری جس سے وہ لڑکھڑا کر نیچے گری گئ۔۔

اسے نیچے گرتا دیکھ وہ سب خوفزدہ ہوگئیں ۔۔

مارک تیعش میں اسکی طرف بڑھا اور اسکو سر سے پکڑ کے پیچھے کرتے منہ پر تھپڑ در تھپڑ مارنے لگا ۔۔نین کے لبوں سے خون نکلنے لگا۔۔لیکن وہ ایک بار بھی نہیں کراہی۔۔

وہ مارتے مارتے تھک گیا تو خود ہی پیچھے ہوگیا۔۔اور پھر ایک آدمی نے اسکے دہن میں رسی باندھی دی اور اسکے ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے باندھ دیئے۔۔ساتھ ہی پیر بھی باندھے انہیں اسے باندھتے ہوئے مشکل تو ہورہی تھی کیونکہ وہ انسے قابو نہیں ہورہی تھی۔۔

---

---

عالم جو سب کو لئے جارہا تھا اچانک سے انکے سامنے بہت ساری گاڑیاں آگئی جنمیں آدمیوں نے بندوقیں پکڑیں ہوئیں تھی --اس سے پہلے وہ ان پر نشانہ باندھتے عالم نے گاڑی ریورس لی--اج ڈرائیو وہ کر رہا تھا کیونکہ ان سب کو پہنچا کر انہیں واپس انا تھا نین کے لئے--اب سامنے سے رکاوٹ دیکھ اسنے غصے سے اسٹیرنگ پر گرفت سخت کرتے وہ تیز ڈرائیو کرنے لگا--

For more visit (exponovels.com)

لیکن پیچھے سے بھی گاڑی آتے دیکھ اسنے رائٹ سائیڈ گاڑی لے لی۔۔وہاں بھی گاڑی تھی

ٹائگر کیا ہم گھر چکے ہیں۔۔نو ڈیمٹ ۔۔ایسا نہیں ہوگا۔۔عالم چلایا اور پیچھے کی جانب بس لی۔۔

وہ اب دائیں جانب سے لے جارہا تھاکہ سامنے اسکی نظر جس ہستی پر پڑی اسکے ہاتھ خود بخود اسٹرنگ پر سے چھوٹ کر گر سے گئے۔۔وہ پھٹی آنکھوں سے اپنی کل کائنات کو دیکھ رہا تھا جسے اتنی بری حالت میں بھی وہ پہنچان گیا تھا۔۔نین جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اسکی جانب دیکھتی نہ میں سر ہلانے لگی۔۔

لیکن عالم چونکہ گاڑی پر اپنا کنٹرول کھو چکا تھا اسی لئے گاڑی سیدھا جاکر دیوار کے ساتھ لگی اور اسکا سر اسٹرنگ پر جبکہ کانچ ٹوٹ کر اسپر اگرے۔۔باقی سب بھی بری طرح اپنی اپنی سیٹوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔

---

عالم کی جب آنکھ کھلی تو نین اسکے سامنے ہی تھی رسوں میں جکڑی ہوئی اسکی دماغ کی رگیں جیسے پھٹنے کو تھیں اور آنکھیں وہ بہت مشکل سے کھولے ہوئے تھی۔۔اسکے ہونٹوں سے خون نکل رہا گال پر بری طرح تھپڑوں کے نشان پڑے ہوئے تھے ۔عالم کی آنکھوں میں اسکی حالت دیکھ کر خون اتر آیا تھا۔۔

وہ اٹھنے لگا لیکن یہ کیا اپنے ہاتھ۔ پاؤں بندھے دیکھ اسے یاد آیا کہ وہ تو بے ہوش ہو گیا تھا۔۔اور بس اس نے اسے بھی باندھ لیا تھا ۔۔لیکن۔وہ اس وقت یہ بھول گیا تھا کہ اسنے ایک زخمی شیر کو باندھ رکھا ہے ۔۔جو اپنی قید کو بھی آزادی میں بدل کر ان کو قید بھی میسر نہیں کرتا جس نے اسے قید کیا تھا۔بلکہ وہ سیدھا اس دنیا سے اسکا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔۔

آں۔۔تم عالم سلطان شاہ بہت شوق ہے نہ مظلوموں کا دفاع کرنے کا انہیں انصاف دلانے کا۔۔تو اب تم اوپر جا کر کرتے رہنا انصاف اور دفاع بھی۔۔مارک اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں لئے غرایا۔۔

عالم نے اسے خون آشام نظروں سے گھورا۔۔

ویسے بہت اچھی چوائس رہی ہے ہمیشہ سے تمہاری --اب بیوی ہی دیکھ کو کیا تڑکا ہے---اتنی لڑکیوں کو دیکھا ہے انسے کھیلا ہے لیکن جو تیری بیوی ہے نہ اسکی تو چست ہی الگ ہے--

مارک نین کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوس بھری نظروں سے دیکھتے بولا--

مارک میری بیوی کو ہاتھ نہ لگا ورنہ تجھے اسی زمین میں گاڑ دونگا--عالم چیخا --

ارے ارے ۔۔پہلے خود کو تو اس زمین میں دھنسنے سے بچا لے پھر مجھے گاڑھنے کی بات کرنا مارک نے تپانے والے انداز میں کہا۔۔

نین اسکے ہاتھ لگانے پر زور زور سے ہلنے لگی ۔۔میرے دھنسنے کا تو پتہ نہیں مگر اپنی زندگی کی الٹی گنتی گننا شروع کر دے۔۔عالم نے رسی ڈھیلی کر لی تھی۔۔

ارے تو اور تیری یہ بیوی بہت لمبی لمبی چھوڑتے ہو۔۔پر دیکھنا اب کیسے میں تیری بولتی بند کرتا ہوں۔۔

ابھی جب تیری آنکھوں کے سامنے تیری بیوی کو داغ دار کر دونگا اور تو چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پائے گا۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی اور قدم۔اٹھاتا عالم کھڑا ہوتے اسکی گردن دبوچ چکا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسکا وہی بازو پکڑے جو اسنے نین کے شانے پر رکھا تھا کو اتنی زور سے پیچھے کی جانب لے جا کر مڑوڑا کے وہ ہڈی ٹوٹنے کی آواز باخوبی سنائی دینے لگی۔۔اسکی چیخیں پورے کمرے میں گونجی رہیں تھیں۔۔اسی ہاتھ سے میری نین کو چھوا تھا نہ تو نے اب دیکھ اسکے ساتھ میں کیا کرتا ہوں۔۔عالم نیچے زمین سے ایک کانچ کا ٹکرا اٹھا کر اسکے ہاتھ میں کھبو چکا تھا۔۔پھر اسکی پینٹ کی پاکٹ سے گن نکال کر اسکے دماغ پر تین بار فائر کیا۔گولیوں کی آوازیں باہر سنائی دینے لگی ۔۔تو اسکے چیلے اندر آنے کے لئے بڑھے لیکن عالم نے پھرتی سے دروازہ لاک کر دیا۔۔

پھر وہ نین کی جانب بڑھا اور اسے ان رسیوں سے آزاد کر کے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔نین جو بلکل ہمت ہار گئی تھی اب اپنے عالم کو سامنے دیکھ ایک بار پھر سے تن کر کھڑی ہوگئی ۔۔

عالم اسے سٹرانگ دیکھ کر مسکرایا اور دونوں ایک ایک گن ان گارڈز کی لیتے دروازے کی جانب بڑھے۔۔اور لگاتار فائر کرتے گئے۔۔جو بھی راستے میں آرہا تھا وہ موت کے ذائقہ سے متعارف ہوتا جا رہا تھا ۔۔

عالم ان سب کو مار رہا تھا جبکہ نین باقی سب کو ڈھونڈنے لگی ۔۔وہ لوگ ایک روم میں بندھ تھے نین وہاں گئی تو انہیں بندھا دیکھ جلدی سے سب کو کھولنے لگی۔۔جبکہ وہ سب

نین کی ہمت کو داد دے رہے تھے۔۔وہ اتنی بری حالت میں بھی کس قدر بہادری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔

وہ سب کھڑے ہوگئے۔۔لیکن وہ لڑکی جس نے نین کی بات سنی تھی یہاں اپنے ساتھ لائی تھی اسکی مدد کی تھی وہ تو چئیر کے ساتھ بندھی تھی اور اسکے ساتھ بم فٹ کیا گیا تھا جسکی ٹائمنگ صرف تین منٹ باقی رہتے تھے ۔۔

رافع بم ڈفیوز کرنا جانتا تھا لیکن یہ بہت کمپلیکیٹڈ تھا وہ نہیں کر پا رہا تھا اسی لئے اسنے سب کو باہر نکلنے کا کہا پہلے تو وہ نہیں جا رہے تھے ۔۔لیکن عالم نے سچویشن کو دیکھتے ہوئے۔ سب کو باہر جانے کا حکم دیا۔۔تو سب باہر نکلنے لگے۔۔عالم کی حالت بھی کوئی اتنی خاص ٹھیک نہیں۔ تھی کانچ کے ٹکرے اسپر گرے تھے جسکی وجہ سے اسکے جسم

پر کئی گہرے زخم آگئے تھے جن سے خون رس رہا تھا پر اسے اسکی پرواہ نہیں تھی اسے اس وقت ان سب کو یہاں سے نکالنا تھا وہ بھی صحیح سلامت --

رافع دیکھ ہمارے پاس وقت کم ہے--اور جانیں بہت جنہیں ہمنے بچانا ہے--تو نے یہ سب کرنا اسلیئے نہیں سیکھا تھا کہ ضرورت آنے پر مجھے یہ سننا پڑے کہ تو یہ کر نہیں سکتا---انا تو اسے ساتھ لے کر ہی ورنہ مت انا --وقت کم ہے مجھے سب کو نکالنا ہے--باہر بہت سارے گارڈز ہیں--ان سب کو بھی تو اوپر پہنچانا ہے--عالم کہتے ہی وہاں سے چلا گیا--

جبکہ وہ اب سب کو باہر نکال رہا تھا اور یہاں رافع جو بہت دماغ لگانے کے باوجود بھی اسے نہیں کر پا رہا تھا اسی لئے اسنے آخری فیصلہ لیا --

وہ لوگ دروازے سے باہر نکلنے ہی لگے تھے کہ پیچھے دھماکے کی آواز پر وہ سب ایک پل کے لئے رک گئے --دل جیسے بند ہونے لگے تھے ساروں کے--سب نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں آنسو گالوں پر پھسل رہے تھے--جبکہ عالم کی نظریں وہیں جمیں تھیں--اور دیکھتے ہی دیکھتے رافع اس لڑکی کا ہاتھ تھامے بھاگا چلا آیا رہا تھا اسے دیکھ کر اسکے لب مسکرائے --باقی سبکی بھی جسموں میں جان آئی--اور پھر سب ہی باہر کی طرف بھاگے کیونکہ آگ اب تیزی سے پھیل رہی تھی--

باہر سارے گارڈز آگ پھیلتے دیکھ بھاگنے کی تیاری کر رہے تھے جبکہ وہ سب انکی گری بندوقیں اٹھا کر انہیں گولیوں سے چھلنی کئے جا رہے تھے--

For more visit (exponovels.com)

انکا انتقام پورا ہوا تھا اور سب ہی ایک ساتھ کھڑے تھے ہاں چوٹیں تو سب کو بہت آئیں تھی لیکن جتنی عالم اور نین کو آئیں تھیں ان سے دوسروں کو کم ہی آئیں تھیں --

دایان نے جلدی سے جٹ بلوانے کا آڈر دیا تھا --اور جٹ کے آنے تک انہیں وہیں انتظار کرنا تھا--وہ سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے سب ٹھیک تھے صحیح سلامت تھے--

نین عالم کے پاس آگئی جو اکیلا کھڑا تھا --نین سب کی پرواہ کئے بنا اسکے گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی--

عالم کو اسکے آنسو تکلیف دے رہے تھے اسی لئے اسنے ان سبکی پرواہ کئے بغیر اسے اپنی قید میں لے لیا۔۔

سب عالم کے شیدائے پن سے واقف تھے وہ سبھی انہیں اکیلا چھوڑتے دوسری طرف چلے گئے ۔

عالم اسمیں پوری طرح سے کھو گیا جبکہ نین نے کوئی مزاحمت نہ کی ۔۔بلکہ اسکا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے اور کھلے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی ۔۔

اے میرے پروردگار یہ کل کائنات ہمیں ہر بار موت کے منہ پھینکنے کے در پر تھی لیکن ہر بار۔ تو نے ہمیں ایک نئی۔ زندگی دی تاکہ ہم اپنے مقصد کو پورا کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔۔اور بے شک زندگی اور موت پر تو ہی اختیار رکھتا ہے بس کائنات کو تو تونے ذریعہ بنایا۔۔شکر ادا کرتے ہیں ہم تیرا کہ تونے ایک زندگی میں ہمیں کئی زندگیاں عطا فرمائیں۔ ہیں۔۔شکر ادا کرتے ہیں ہم تیرا کہ تونے اتنی قوت عطا فرمائی کہ شیطانوں کو ہم انکے انجام تک پہنچا سکے۔۔

بیشک شیطان کا داؤ دبو ہوتا ہے۔۔عالم اور نین اپنے رب کا شکر ادا کرنے والوں میں سے تھے اسی لئے ہر بار وہ اسی کا شکر ادا کرتے جسنے انہیں بنایا۔۔ناکہ آسائش ملنے پر اس سے منہ موڑ لیتے۔۔ہمیں ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے جیسا کہ ہمارے

پیغمبر، صحابہ و تابعین اور انکے بعد آنے والی نسلیں در نسلیں کرتی۔ آئیں اور جیسے عالم اور نین کرتے آئے ۔

---

وہ لوگ لندن واپس آگئے تھے ۔۔نین اور عالم کے زخم جانے میں کافی وقت لگا لیکن زندگی میں زخم نہ آئیں وہ زندگی زندگی کیسی۔۔

عالم تو اپنی روٹین کے مطابق آچکا تھا جبکہ نین اپنے بچوں کے ساتھ محل میں ہی رہتی تھی۔وہ انکی تربیت خود کر رہی تھی ۔۔نہ کہ کسی کیئر ٹیکر یا کسی ٹوٹر سے کروا رہی تھی۔۔جبکہ اب انا اور علینہ کی شادی کی ڈیٹ بھی فکس ہوگئی تھی۔۔

اور انکی تیاریاں بھی شورو زور سے جاری تھیں۔۔

---

وہ لوگ کتنی شاپنگ کر چکے تھے پر انا کو تو کوئی ڈریس پسند ہی نہ آتا تھا۔۔اخر کار سب نے شکر کیا کہ رافع کا لایا ہوا ڈریس اسے پسند آگیا۔۔انکی شادی بھی ان پہنچی۔۔پورا پیلیس روشنی میں نہایا ہوا تھا۔وہ لوگ شادی پیلیس میں ہی کر رہے تھے ۔۔

نکاح کی تقریب کے بعد کھانا وغیرہ کھایا گیا۔۔اور سب نے خوب انجوائے کیا۔۔

رافع اور کبیر کا انتظار ختم ہوا تھا ۔اور سب ہی اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے ہاں رخصتی کے وقت تھوڑا بہت سینٹی ماحول بنا تھا ۔

انا کو سونیا روم میں لائی تھی جو بہت ہی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا ۔۔

رافع تو انکے پیچھے پیچھے ہی چلا ایا۔۔

ارے بھابھی اپنے کیوں تکلیف کی میں خود لے آیا ہوتا انا کو۔

سونیا اسکی بات پر مسکرائی جبکہ انا منہ کھولے اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

آہاں اس میں کوئی تکلیف کی کیا بات وہ میری دی ہیں اگر لے آئیں تو کیا ہوا۔۔

انا بنا شرمائے گھبرائے اپنی زبان سے فراٹے بھرنے لگی۔۔

جبکہ سونیا بنا کچھ کہے باہر چلی گئی۔۔

اور اسکے جاتے ہی رافع جلدی سے دروازہ بند کرتے استک پہنچا جو اسے ہی گھورے جا رہی تھی۔۔

بہت زبان چل رہی ہے۔۔لگتا ہے بھول گئی ہیں سامنے کون ہے۔۔۔

رافع گھمبیر لہجے میں کہتے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

نہیں پتہ ہے جن ہے۔آں میرا مطلب آپ ہی ہیں ۔۔انا کے جن کہنے پر رافع نے اسے آنکھیں دیکھائیں جسپر وہ ہکلائی۔۔

رافع مسکراہٹ چھپاتے اسکے نازک لبوں پر اپنی شدتیں لٹانے لگا۔

---

کبیر پلیز مت کرو نہ تنگ مجھے گفٹ دے بھی دو۔۔کبیر جو گفٹ اپنے پیچھے چھپائے بیٹھا تھا جسے علینہ دیکھ گئی تھی تبھی بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔۔

ارے ایسے تھوڑی ملے گا تمہیں تمہارا گفٹ پہلے مجھے میرا گفٹ تو دو پھر لے لینا اپنا بھی گفٹ۔۔

کبیر اسے نہارتے بولا۔۔علینہ کے گال اسکی معنی خیزی پر دہکنے لگے۔۔

For more visit (exponovels.com)

کبیر۔۔۔علینہ اپنا منہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپائے شرماتے بولی اور بس یہیں پر کبیر کا ضبط کہیں کھو گیا اور وہ اسے اپنے اوپر گراتے خود میں سمو گیا۔۔

---

ماما۔۔مماما۔۔۔ماما۔۔ذوہان کب سے رو رہا تھا لیکن عالم۔سے چپ ہی نہیں ہو کے دے رہا تھا جبکہ اسکے برعکس ازلان خاموش لیٹے چاکلیٹ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں پکڑے اس سے کھولنے کی کوشش کرتے آمم انس اپنی ناجانے کونسی نا سمجھ آنے والی بولی بول رہا تھا۔۔نین چینج کرنے واشروم گئی تھی رونے کی آواز میں جلدی سے باہر آئی ۔۔

ارے کیا ہو گیا ماما کی جان کو ہاں کیوں رو رہے ہو ا ممم ماما تو آپکے پاس ہی ہیں ۔دیکھو۔۔نین اسے عالم کی گود سے لیتے چپ کراتے بولی۔۔

کیا کرتے ہیں آپ بھی ایک بچہ نہیں ہوتا آپ سے خاموش نین عالم کو ڈپٹ رہی تھی جسپر زوہان کھلکھلا کر ہنسا ۔ اسکی ہنسی بہت پیاری تھی لیکن وہ عالم کو تو ایک آنکھ نہ بھائی تھی پہلی وجہ یہ کہ وہ تب ہنس رہا تھا جب عالم کو ڈانٹ پڑی تھی دوسری وجہ ہنستے ہوئے اسکے ڈمپل واضح ہوتے تھے جن پر نین فدا تھی۔۔۔اور یہ عالم کو بلکل منظور نہیں تھا ازلان کے گال پر ڈمپل نہیں تھا نین کی ہی طرح چن پر تھا جبکہ زوہان کے گال پر تھا ۔۔اور نین کی اس میں جان بستی تھی۔۔ لیکن اب وہ عالم کے ڈمپل پر فدا نہیں ہوتی تھی یہی بات عالم کو چبتی تھی وہ اسے بیٹا نہیں کبھی کبھی دشمن کہتا تھا ۔۔جو اسکے حصے کا پیار بھی نین سے کرواتا تھا۔۔

نین انہیں سلا کر آئی تو عالم نائٹ گاؤن میں ملبوس بیڈ پر دراز تھا ۔۔نین بھی اسکے پاس چلی ائی۔۔ابھی وہ بیڈ پر بیٹھی بھی نہیں تھی کہ عالم نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر بیڈ پر گرا لیا تھا اور خود اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اسے خود میں چھپا گیا۔۔

اس بار مجھے بیٹی چاہیئے ۔۔وہ بے باک نظروں سے نین کو دیکھتے بولا تو نین کے گال سرخی مائل ہوگئے ۔۔عالم۔۔ابھی وہ کچھ کہتی کہ عالم نے اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ دئے ۔۔

نین نے آنکھیں بند کر دیں ۔۔اور اسکی قربت میں گھائل ہونے لگی ۔۔

چاند جو اج خوشی سے ان سب کے ملن پر نکلا تھا شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔

ختم شد